

بَابُ شَهَادَةِ الْمَلَائِكَةِ بِدَرَا

۱۱۶۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَبْرِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ الزُّرَّارِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ أَبُوهُ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ قَالَ جَاءَ جَبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَعْبُدُونَ أَهْلَ بَدْرٍ فَيَكْفِيكُمْ قَالَ مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِينَ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ وَكَذَلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ .

۱۱۷۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ وَكَانَ رِفَاعَةُ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ وَكَانَ رَافِعُ مِنْ أَهْلِ الْعُقَيْبَةِ فَكَانَ يَقُولُ لِأَبْنِهِ مَا لَيْسَ لِي فِي إِيَّاهُ شَيْءٌ بَدْرًا بِالْعُقَيْبَةِ قَالَ سَأَلَ جَبْرِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا .

۱۱۷۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى سَمِعَ مُعَاذَ بْنَ رِفَاعَةَ أَنَّ مَلَكًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ يَحْيَى أَنَّ يَزِيدَ بْنَ الْهَادِ أَخْبَرَهُ أَنَّكَ كَانَ مَعَهُ يَصُومُ حَدَّثَهُ مُعَاذٌ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ يَزِيدُ فَقَالَ مُعَاذٌ إِنَّ الشَّائِلَ هُوَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

۱۱۷۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ هَذَا جَبْرِيلُ أَخَذَ بِرَأْسِ قَائِمٍ عَلَيْهِ إِدَاةُ الْحَرْبِ .

بَابُ

۱۱۷۳۔ حَدَّثَنَا خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَاتَ أَبُو زَيْدٍ وَلَوْ يَبْرُكُ عُقْبًا وَكَانَ بَدْرِيًّا .

غزوة بدر میں فرشتوں کا آنا ۔

حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو غزوہ بدر میں شامل تھے کہ حضرت جبریلؑ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ آپ غزوہ بدر میں شمولیت کرنے والوں کو کیا سمجھتے ہیں ؟ فرمایا میں انہیں مسلمانوں میں سب سے افضل شمار کرتا ہوں ، یا ایسا ہی کوئی دوسرا لفظ استعمال فرمایا حضرت جبریلؑ نے کہا کہ غزوہ بدر میں شمولیت کرنے والے فرشتے بھی دوسرے فرشتوں میں اسی طرح ہیں ۔

حضرت معاذ بن رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم رفاعہ بدری صحابی ہیں اور میرے جد امجد حضرت رافع بیت عقبہ والوں سے ہیں ۔ وہ (حضرت رافع) اپنے صاحبزادے حضرت رفاعہ سے فرماتے تھے کہ مجھے غزوہ بدر میں شامل ہونے کی اتنی خوشی نہیں جتنی بیت عقبہ کی ہے ۔ وہ فرماتے تھے کہ حضرت جبریلؑ نے نبی کریم سے اس بارے میں دریافت کیا تھا ، جیسا کہ مذکور ہوا ۔ یحییٰ بن سعید کا بیان ہے کہ حضرت معاذ بن رفاعہ نے فرمایا کہ ایک فرشتے نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا ۔ یحییٰ فرماتے ہیں کہ یزید بن الہادی نے مجھے بتایا کہ جس روز حضرت معاذ نے یہ حدیث بیان کی تو میں آپ کے ساتھ تھا ۔ یزید کا بیان ہے کہ حضرت معاذ نے فرمایا تھا کہ دریافت کرنے والے فرشتے کا نام حضرت جبریلؑ علیہ السلام ہے ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے روز فرمایا کہ یہ حضرت جبریلؑ ہیں جنہوں نے اپنے گھوڑے کا سر ہٹا دیا ہے اور ہتھیار زیب تن کئے ہوئے ہیں ۔

غزوہ بدر سے بعد کی باتیں ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو زید صحابی لاؤ لہ انتقال کر گئے اور غزوہ بدر میں شامل ہوئے تھے ۔

۱۱۷۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
الْثَّيْتُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ
مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ خُبَّابٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ بْنُ مَالِكٍ الْخُدْرِيَّ
قَدِمَ مِنْ سَمَرَ فَقَدَّمَ إِلَى أُمِّ الْيَمَنِ أَهْلَهُ لِحَمَائِقِنَ الْحَوِمْ
الْأَحْمَلِي فَقَالَ مَا أَتَانَا بِكَ حَتَّى أَسْأَلَ فَأَنْطَلِقَ
إِلَى أَخِيهِ لِأَتِيهِ وَكَانَ بَدْرِيًّا فَتَدَاكَ بَنُ
التَّحْمَانِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ إِنَّكَ حَدَّثْتَ بَعْدَكَ
أَمْ تُرَقِّصُ لِمَا كَانُوا يَنْهَوْنَ عَنْهُ مِنْ أَكْلِ الْحَوِمْ
الْأَضْحَجِ بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ -

۱۱۷۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو
أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ
الرَّبِيعُ لَقِيتُ يَوْمَ بَدْرٍ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَعِيدٍ بْنَ
الْعَاصِ وَهُوَ مَدَّ شِجْرًا لَا يُرَى مِنْهُ إِلَّا عَيْنَاهُ
وَهُوَ يَكْنَى أَبُو ذَاتِ الْكَرْشِ فَقَالَ أَبُو ذَاتِ
الْكَرْشِ فَحَدَّثْتُ عَلَيْهِ بِالْعَتَرَةِ فَطَعْنَتْهُ فِي عَيْنِهِ
فَمَاتَ قَالَ هِشَامٌ فَاخْبِرْتُ أَنَّ الرَّبِيعَ قَالَ
لَقَدْ وَضَعْتُ رِجْلِي عَلَيْهِ لَتَمُطَّاتُ فَحَكَانَ
الْبَجَهْدُ أَنَّ تَرَعْتَهَا وَقَدْ انْتَلَنِي طَرَفَاهَا قَالَ عُرْوَةُ
فَسَأَلَنِي أَيُّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاكَ
فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا
ثُمَّ طَلَبَهَا أَبُو بَكْرٍ فَأَعْطَاهُ فَلَمَّا قُبِضَ أَبُو بَكْرٍ سَأَلَهَا
إِيَّاهَا عُمَرُ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا فَلَمَّا قُبِضَ عُمَرُ أَخَذَهَا
ثُمَّ طَلَبَهَا عُثْمَانُ مِنْهُ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا فَلَمَّا قُبِضَ
عُثْمَانُ وَقَعَتْ عِنْدَ آلِ عِيٍّ فَطَلَبَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
الرَّبِيعِ فَكَانَتْ عِنْدَكَ حَتَّى قُبِلَ -

۱۱۷۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو ذَرٍّ رِيسٌ عَائِدُ اللَّهِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عِبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَكَانَ شَهِيدَ بَدْرٍ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَّ بِالْعَوْنِ -

حضرت ابو سعید بن مالک خدری رضی اللہ عنہ جب سفر
سے اپنے اہل و عیال میں واپس آئے تو ان کے گھر والوں نے
ان کے سامنے قربانی کے گوشت میں سے پیش کیا۔ انہوں نے
فرمایا کہ میں اس رت تک اسے نہیں کھاؤں گا جب تک
اپنے اہل عیال صحابی حضرت قتادہ بن نفعان سے نہ پوچھ
لوں جو بدری صحابی ہیں۔ جب ان سے پوچھا تو انہوں
نے فرمایا: آپ کے جانے کے بعد سابقہ حکم منسوخ
ہو گیا تھا یعنی پہلے قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے
کی مانعت تھی۔

حضرت عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد
حضرت زبیر نے غزوہ بدر کے روز دیکھا کہ عبیدہ بن سعید بن العاص بالکل
لہے میں چھپا ہوا تھا اور دونوں آنکھیں کھلوا رہی تھیں نظر نہیں آتا تھا اس
کی کنیت ابو ذات الکرش تھی وہ کہنے لگا کہ میں ابو ذات الکرش ہوں۔
پس حضرت زبیر نے اس پر حملہ کیا اور اس کی آنکھ میں برہمی ماری تو
وہ مر گیا ہشام کہتے ہیں کہ مجھے حضرت زبیر کی قربانی بنایا گیا کہ میں نے اس
پر اپنا پاؤں رکھ کر زور لگایا اور برہمی شکل سے وہ برہمی نکالی تھی جس
کے باعث اس کے دونوں کنارے ٹپڑھے ہو گئے تھے۔ عروہ کا بیان
ہے کہ اس برہمی کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مانگا تو انہوں
نے پیش کر دی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو انہوں نے
سے لے لیں۔ پھر حضرت ابو بکر نے طلب کی تو انہیں دے دی۔ جب حضرت ابو بکر
کا وصال ہو گیا تو اسے حضرت عمر نے مانگا۔ لہذا انہیں دے دی۔ جب
حضرت عمر کا وصال ہو گیا تو انہوں نے سے لے لیں۔ جب حضرت عثمان نے
ان سے طلب کی تو انہیں بھی دے دی جب حضرت عثمان شہید کر
دئے گئے تو یہ حضرت علی کی اولاد کے پاس آگئی۔ آخر کار حضرت
عبید اللہ بن زبیر نے ان سے مانگ لی اور شہید ہونے تک ان کے پاس ہی رہی۔
ابو ذر ریس عائد اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عباس
بن صامت نے کہا جو غزوہ بدر میں شامل ہوئے تھے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے بیعت
کر۔

١١٤٩ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ
عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ التَّهْرِيمِيِّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي
أَبِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَثِيْقٍ عَنِ ابْنِ
شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ
ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو طَلْحَةَ صَاحِبُ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ كَانَ شَهِيدًا بَدْرًا

خالد بن ذکوان کا بیان ہے کہ مجھ سے شریعِ بخت معنوز نے فرمایا کہ شبِ زفاف کے بعد میرے غریب خانے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میرے بستر پر اس طرح جلوہ افروز ہوئے جیسے آپ بیٹھے ہیں۔ اس وقت کچھ لڑکیاں دن بجا کہ جنگِ بدر میں مارے جانے والے اپنے بڑوں کی شان میں قصیدہ گارہی تھیں۔ آخر کار ایک لڑکی نے کہا کہ ہم میں ایسا نبی تشریف فرما ہے جو کل کی بات جانتا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ لایا کہ یہ نہ کہو بلکہ وہی کے جاؤ جو تم پہلے کہہ رہی تھیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے
حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے صحابی ہیں اور غزوہ بدر میں شامل ہوئے تھے کہ میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو آپ نے فرمایا ارحمت
کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتاب یا تصویر

يُونُسُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْ عَدَسَةَ
 حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ الثَّوْمِيَّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ
 أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَخْبَرَنَا أَنَّ عَلِيًّا قَالَ
 كَانَتْ لِي شَارِكٌ مِّنْ تَصِيبِي مِنَ الْمُغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ وَ
 كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي مِثْلًا فَإِذَا أَنَّهُ
 عَلَيْهِ مِنَ الْخُمْسِ يَوْمَئِذٍ فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ ابْتَغِي بِهَا لَهْجَةً
 عَلَيْهِ السَّلَامُ بَنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعَدْتُ
 رَجُلًا صَوَاعِقًا فِي بَيْتِي قَدْ تَقَاعَمَ أَنْ يَرْتَحِلَ مَعِيَ فَتَأْتِي
 بِأَذْخِرٍ فَأَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَهُ مِنَ الصَّوْغِ غَيْرَ لَنَسْتَعِينُ
 بِهِ فِي وَلِيْمَةٍ عَمْرِي فَبَيْنَا أَنَا أَجْمَعُ لِشَارِكِي مِنَ الْأَقْتَابِ
 وَالْعَرَايِمِ وَالْجِبَالِ وَشَارِكِي مَنَاخَانَ إِلَى جَنْبِ حَبْرَةٍ
 رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ حَتَّى جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ فَإِذَا أَنَا بِشَارِكِي
 قَدْ أُجِبْتُ أَسِنَّتَهُمَا وَبَقِيََتْ خَوَاصِرُهُمَا وَأُخِذَ
 مِنِّي أَكْبَادُهُمَا فَلَمَّا أَمْلَكْتُ عَيْنِي رَأَيْتُ الْمُنْظَرَ قُلْتُ مَنْ
 فَعَلَ هَذَا قَالُوا فَعَلَهُ حَمْرَةٌ مِّنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ فِي
 هَذِهِ الْبَيْتِ فِي شَرْبٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ عِنْدَهُ قَيْنَةٌ وَ
 أَصْحَابُهَا فَقَالَتْ فِي غَنَائِكَا أَلَا يَأْخُذُكَ الشَّرَفُ النَّوَاجِرُ
 قَوَّيْتُ حَمْرَةً إِلَى السَّيْفِ فَأَجَبْتُ أَسِنَّتَهُمَا وَبَقِيََتْ خَوَاصِرُهُمَا
 وَأُخِذَ مِنِّي أَكْبَادُهُمَا قَالَ عَلِيُّ فَإِنِّي لَأَنْظُرُ حَتَّى أَدْخُلَ
 عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ
 حَارِثَةَ وَكَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِينَ
 لَقِيَتْ فَقَالَ مَا لَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَرَأَيْتَ
 كَابُيُومَ عَدَا حَمْرَةً عَلَيَّ نَاقَتِي فَأَجَبْتُ أَسِنَّتَهُمَا وَبَقِيََتْ
 خَوَاصِرُهُمَا وَهِيَ هُوَذَا فِي بَيْتِ مَعَدٍ شَرِبْتُ قَدْ عَاثَنِي
 اللَّهُ عَلَيْهِ بِرَدَائِهِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَنْظُرَ يَتِيمِي وَأَتَّبِعَهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ
 حَارِثَةَ حَتَّى جَاءَ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ حَمْرَةٌ فَأَسْتَاذَنَ عَلَيْهِ فَأُذِنَ
 لَنَا فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُومُ حَمْرَةً فَبَيْنَا فَعَلْ
 فَإِذَا حَمْرَةٌ تَمِيلُ مُخَمَّرَةً عَيْنًا فَانْظُرْ حَمْرَةً إِلَى النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرْتَدُّ النَّظَرَ فَتَنْظُرَ إِلَى رُكْبَتَيْهَا

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ غزوہ بدر کے مالِ غنیمت سے میرے حصے
 میں ایک اونٹنی آئی اور ایک اونٹنی مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالِ
 غنیمت کے اپنے حصے میں سے اسی روز مرحمت فرمائی تھی۔ اس وقت میں نے
 ارادہ کر لیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محنت بھر حضرت فاطمہ علیہا السلام
 کی رخصتی کا بندوبست کروں۔ پس میں نے اپنے ساتھ بنی قینقاع کے
 ایک سناور کو تیار کیا تاکہ ہم دونوں جاگراؤں میں پر اذخر گھاس لائیں میری
 غرض یہ تھی کہ اسے بیچ کر نکاح کے وسیعہ کا بندوبست کیا جائے۔ پس
 اس خیال سے میں پالان، رسیاں اور تھیلے وغیرہ فراہم کر رہا تھا اور اونٹنی
 میں نے ایک انصاری کے مکان کے سامنے بٹھادی تھیں۔ جب سامان
 بے کر میں اونٹنیوں کے پاس آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ کسی نے ان کے کوہان
 کاٹ رکھے ہیں اور پیٹ چاک کر کے کیلیاں نکال لی ہیں۔ یہ منظر دیکھ کر
 میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ میں نے پوچھا کہ یہ حرکت کس نے
 کی ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت حمزہ کی کارگزاری ہے جو بعض انصار
 کے ساتھ اس گھر میں بیٹھے شراب پی رہے ہیں، ایک لوندی ان کے پاس لگا
 رکھی ہے اور یار دوستوں کا جمع لگا ہوا ہے۔ بات یہ ہوئی کہ لوندی نے
 لگاتے ہوئے کہا تھا کہ اے حمزہ! ان موٹی اونٹنیوں کو کاٹ لو۔ چنانچہ حضرت
 حمزہ تلوار سے کراٹھے، اونٹنیوں کے کوہان کاٹے اور پیٹ چاک کر کے
 کیلیاں نکال لیں۔ حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم کی بارگاہِ بیکس پناہ میں حاضر ہو گیا اور آپ کے پاس حضرت زید
 بن حارثہ بھی موجود تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے دیکھتے
 ہی میری کتاب غم پڑھ لی اور فرمایا: تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ میں عرض گزار
 ہوا، یا رسول اللہ! آج جیسا افسوس تاک دن مجھ پر پہلے کبھی نہیں آیا۔
 حضرت حمزہ نے میری اونٹنیوں پر ستم ڈھایا کہ ان کے کوہان کاٹ ڈالے
 اور ان کے پیٹ چاک کر کے کیلیاں نکال لی ہیں۔ وہ اس وقت ایک
 گھر میں بیٹھے ہوئے شراب پی رہے ہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 نے اپنی ردائے مبارک مشکوائی، اسے اوپر ڈالا اور چل پڑے۔
 میں اور حضرت زید بن حارثہ بھی آپ کے چھپے چل دیے، یہاں تک
 کہ اس گھر تک پہنچ گئے جس میں حضرت حمزہ تھے۔ آپ نے اجازت طلب فرمائی۔
 اجازت ملنے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکان کے اندر داخل ہوئے اور اس حرکت

حضرت حمزہ کو ولایت کا اور فرمایا کہ یہ تم نے کیا کیا؟ لیکن حضرت حمزہ غراب کے نشہ میں چہرہ تھے اور ان کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔ حضرت حمزہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب دیکھا، پھر آپ کے کندھوں تک نظر اٹھائی، پھر چہرے کو دیکھ کر کہنے لگے: اچھا، تم لوگ میرے والد ماجد حضرت عبدالطلب کے غلام ہو، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے داخلہ فرمایا کہ اس وقت ان کے ہوش و حواس ٹھکانے نہیں ہیں تو حضرت ابن مسقل کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت سہل بن خنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر (زائد) عکبریں کہیں کیونکہ یہ غزوہ بدر میں شامل ہوئے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر کی صاحبزادی حضرت حفصہ بیوہ ہو گئیں، جو حضرت خنیس بن حذافہ سہمی کے نکاح میں تھیں، یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے اور بدری صحابی تھے اور مدینہ منورہ میں ان کا انتقال ہو گیا تھا۔ پس حضرت عمر نے حضرت عثمان سے ملاقات کی اور ان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں اپنی صاحبزادی حفصہ کا آپ سے نکاح کر دوں؟ حضرت عثمان نے جواب دیا کہ میں اس بارے میں خود کروں گا۔ یہ کئی دفعہ تک انتظار کرتے رہے لیکن آخر کار انہوں نے یہ جواب دیا کہ ابھی میرا نکاح کرنے کا ارادہ نہیں ہے۔ پھر حضرت عمر نے حضرت ابوبکر سے ملاقات کی اور کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں اپنی صاحبزادی حفصہ کا نکاح آپ سے کر دوں؟ پس حضرت ابوبکر نے غامض اختیار فرمایا اور مجھے کوئی تسلی بخش جواب نہ دیا۔ ان کے طرز عمل کا مجھے حضرت عثمان کے جواب سے بھی زیادہ دکھ ہوا۔ کئی روز گزر گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لیے حفصہ کا پیغام بھیجا۔ پس میں نے اس کا آپ کو نکاح دے دیا۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا: شاید آپ کو یہ بات ناگوار گزری ہوگی جب آپ نے حفصہ کا میرے ساتھ نکاح کرنا چاہا اور میں نے آپ کی مرضی کے مطابق جواب نہیں دیا تھا؟ میں نے کہا: ہاں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے اس لیے تسلی بخش جواب نہیں دیا تھا کہ میرے علم میں یہ بات تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے لیے اس بارے میں مجھ سے مشورہ فرمایا تھا۔ پس یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا راز فاش نہیں کر سکتا تھا۔ ہاں اگر حضور حضرت ابوسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی جو اپنے اہل و عیال پر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور ہم آپ کے ساتھ واپس آ گئے۔

فَرَصَعَدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ حَمَزَةٌ هَذَا أَنْتُمْ الْأَعْيَبُ لَا يَفِي لَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ثَمِيلٌ فَكَفَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَاقِبِيهِ الْقَهْقَرَى فَخَرَجَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ.

۱۱۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عِيَيْنَةَ قَالَ أَلْفَذَةً لَنَا ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ سَمِعَهُ مِنْ ابْنِ مَعْقِلٍ أَنَّ عَلِيًّا كَثُرَ عَلَى سَهْلِ بْنِ خَنِيْفٍ فَقَالَ إِنَّهُ شَبِيهُ بَدْرًا.

۱۱۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ مِنْ حَنِيْفٍ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا أَوْ قِيَامَ الْمَدِينَةِ قَالَ عُمَرُ فَلَقِيْتُ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ لَمَّا ضُتَّ عَلَيْهِ حَفْصَةُ فَقُلْتُ إِنَّ يَشُتُّكَ أَنْ يَكُنْ حَفْصَةَ بِدْتُ عُمَرُ قَالَ مَا نَظَرْتُ فِي أَمْرِي فَلَقِيْتُ لِيَالِي فَقَالَ قَدْ بَدَأَ لِي أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ يَوْمَ هَذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِيْتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ إِنَّ يَشُتُّكَ أَنْ يَكُنْ حَفْصَةَ بِدْتُ عُمَرُ فَصَدَّتْ أَبُو بَكْرٍ فَلَمَّا يَرْجِعُ إِلَيَّ شَيْئًا لَكُنْتُ عَلَيْهِ أَوْجَدَ مِنِّي عَلَى عُثْمَانَ فَلَقِيْتُ لِيَالِي لَمَّا خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّكَ كُنْتَ يَا أبا بَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَى حَبِيبٍ عَرَضْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَلَمَّا رَجِعَ إِلَيْكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ لَمْ يَسْعَى أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتُ إِلَّا أَنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا ذَكَرَهَا فَلَمَّا أَكُنْ لَا فَشَى سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَوْتَرَكَهَا لَقِيْتُهَا

۱۱۸۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عِدَّةٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ سَمِعَ أَبَا سَعْدٍ الْبَدْرِيَّ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلَى أَهْلِهِ صَدَقَةٌ.

خرچ کرتا ہے وہ بھی صدقہ ہے۔

۱۱۸۴ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْزُبَيْرِ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي إِمَارَتِهِمْ أَخْبَرَنَا الْمُجِيرَةُ بِنْتُ شُعْبَةَ الْعَصْرِيَّةُ وَهِيَ أُمِّيرُ الْكُوفَةِ فَدَخَلَ أَبُو مَسْعُودٍ عُقْبَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْأَنْصَارِيِّ جَدُّ نَائِبِ بْنِ حَسَنِ شَهِيدًا بَدْرًا فَقَالَ لَقَدْ عَلِمْتُ نَزَلَ جِبْرِيلُ فَصَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَسِرَ صَلَواتُكُمْ قَالَ هَكَذَا أَمَرْتُ كَذَلِكَ كَانَ بَشِيرُ بْنُ أَبِي مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ.

حضرت عمر بن الزبیر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز کے دورِ امارت میں حاکم کوفہ حضرت سفیر بن شعبہ نے نماز عصر میں تاخیر کر دی۔ جب ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری آئے جو زید بن حسن بن علی کے نانا اور بدری صحابی تھے، تو انہوں نے فرمایا: آپ کو معلوم ہے کہ حضرت جبریل نے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پانچوں نمازیں پڑھائی تھیں اور بتایا تھا کہ اسی طرح نماز پڑھنے کا حکم فرمایا گیا ہے۔ بشیر بن ابو مسعود اپنے والد سے اس حدیث کو اسی طرح روایت کرتے تھے۔

۱۱۸۵ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ فِي الْبَدْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيَاتُ مِنَ الْخَيْرِ مَوَدَّةُ الْبَقَاءِ مَنْ قَرَأَ هُمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَّتَاهُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَلَقِيتُ أَبَا مَسْعُودٍ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِي بِهَذَا.

حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورۃ البقرہ کی آخری دو آیتیں جو رات میں پڑھ لے تو اسے کفایت کریں گی۔ عبد الرحمن بن زید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو مسعود کی زیارت کی جب وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے اور اس کے متعلق ان سے دریافت کیا تو انہوں نے اسی طرح مجھ سے حدیث بیان کی۔

۱۱۸۶ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَكْرِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَتَبَانَ بْنَ مَالِكٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَنَ شَهِيدًا بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَنَّهُ أَجَدُ هُوَ ابْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَوْ سَأَلْتُ الْحَصَيْنَ ابْنَ مُحَمَّدٍ وَهُوَ أَحَدُ بَنِي سَالِمٍ وَهُوَ مِنْ سَرَاتِهِمْ عَنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَتَبَانَ بْنِ مَالِكٍ فَصَدَّقَ.

یحییٰ بن جکر، لیث، عقیل، ابن شہاب، محمود بن ربیع نے حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے اور انصار میں سے غزوہ بدر میں شامل ہوئے تھے اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ احمد بن صالح، عقبہ، یونس، ابن شہاب نے حسین بن محمد سے جو نبی سالم کے شرفاء سے تھے، اس حدیث کے بارے میں پوچھا جو محمود بن ربیع نے عتبان بن مالک سے روایت کی ہے۔ تو انہوں نے اس کی تصدیق کی۔

۱۱۸۷ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بْنُ رِبْعَةَ وَ

عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ کا بیان ہے جو نبی عدی کے سردار تھے اللہ ما عبد غزوہ بدر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے

كَانَ الْكَلْبُ بَنِي عَبْدِ يَدْرٍ وَكَانَ أَبُوهُ شَهِيدَ يَدْرٍ أَمَرَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ عَمَّا اسْتَعْمَلَ قَدْ أَمَتَ بَن
مُطْعُونٍ عَلَى الْبَحْرَيْنِ وَكَانَ شَهِيدَ يَدْرٍ أَوْ هُوَ خَالُ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَحَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ.

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعَدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
حَكَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَسْمَاءَ
حَدَّثَنَا جَوَيْرِيَّةٌ عَنْ مَا لَيْلِ عَيْنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ سَالِمَ بْنَ
عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَتِيدًا وَكَانَ شَاهِدًا لِبَدْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْمَرْأَةِ
قُلْتُ يَا سَالِمُ فَتَكْرِيهَا أَنْتَ قَالَ نَعَمْ أَنَّ رَافِعًا أَكْثَرَ
عَلَى نَفْسِهِ .

١١٨٩. حَدَّثَنَا أَبُو مَرْحَدَةَ شَا شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنِ
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ هَدَّادٍ
بْنَ الْهَادِ اللَّيْثِيَّ قَالَ لَدَايْتُ رِفَاعَةَ ابْنَ رَافِعٍ الْكُتَيْبِيَّ
وَكَانَ شَهِيدًا.

١٩٠ ۥ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ أَنَّهُ أَخْبَرَنَا
 مُحَمَّدُ بْنُ يُوْنُسَ عَنْ الثَّوْرِيِّ عَنْ عُمَرَ وَهْبٍ أَنَّ الزُّبَيْرَ
 أَخْبَرَهُ أَنَّ الْيَسُوْسَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ
 بْنَ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيفُ بَنِي عَاهِرٍ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِيدَ
 يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ ابْنَ
 الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَلْقَى بِجَزْمِيَّتِهِمَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَالِحٌ أَهْلُ الْبَحْرَيْنِ
 وَأَمَرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءُ ابْنَ الْحَضَرَمِيِّ فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ
 بِعَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتْ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَيْمَنِ
 عُبَيْدَةَ فَأَوْافُوا صَلَوةَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْصَرَفَ تَعَزَّيْنَا لَمَّا قَبَسَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَأَاهُ ثُمَّ قَالَ أَطْنُكُمْ
 سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ مَرِيضِي مِرْقَالُوا أَجَلٌ يَا رَسُولَ

اس بات کا ہے کہ تم اتنے خوشحال نہ ہو جاؤ جتنے تم سے پہلے لوگ خوشحال ہو گئے تھے اور پھر تم میں ایک دوسرے سے اسی طرح جتنے گویا وہ جلتے تھے اور دنیا کا مال کہیں تمہیں بھی اسی طرح ہلاک نہ کر دے جیسے ان لوگوں کو ہلاک کیا تھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہر قسم کے سانپوں کو مار دیا کرتے تھے، یہاں تک کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں رہنے والے سفید سانپوں کے مارنے سے منع فرمایا ہے، تو یہ ان سانپوں کو مارنے سے رک گئے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار کے کہنے ہی لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت طلب کی اور پھر عرض گزار ہوئے کہ ہمیں اجازت مرحمت فرمائیے کہ اپنے بھائی، عباس کا ذریعہ معاف کر دیں۔ آپ نے فرمایا: خدا کی قسم، ایسا نہ کرو بلکہ ان کی طرف ایک درہم (روپیہ) بھی نہ چھوڑنا۔

ابو عامر، جریر، زہری، عطاء بن یزید، عبید اللہ بن عبد اللہ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

عبید اللہ بن عبد اللہ خیار کا بیان ہے کہ حضرت مقداد بن اسود الکندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو نبی کریم کے صلیف اور غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا کہ حضور مجھے بتائیے کہ اگر کسی کافر سے میری لڑائی ہو جائے اور خوب لڑ کر مقابلہ ہو، یہاں تک کہ وہ تلوار کی ضرب سے میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالے اور پھر کسی درخت کی پناہ لے کر کھنکھائے کہ میں تو خدا کے یہاں ہو گیا ہوں، یا رسول اللہ! جب اس نے یہ بات کہہ دی تو کیا دیدی حالات میں اسے قتل کر سکتا ہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب تم اسے قتل نہ کرو۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اس نے میرا ایک ہاتھ جو کاٹ دیا ہے اور جو بات اس نے کہی وہ تو ہاتھ کاٹنے کے بعد کی

اللہ قَالَ فَأُبَشِّرُكَ وَأَهْلَكَ مَا يَسُرُّكُمْ كَمَا كُفِرَ كُفْرًا
الْفَقْرُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ وَلَكِنِّي أَخْشَى أَنْ تَبْسُطَ عَلَيْكُمْ
الدُّنْيَا كَمَا بَسِطَتْ عَلَى مَنْ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوهَا كَمَا
تَنَافَسُوهَا وَتَهْلِكُ كَمَا أَهْلَكْتُمْ.

۱۱۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو السَّحْمَانِ حَدَّثَنَا جَدِيرُ بْنُ
حَازِمٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ كُلَّهَا حَتَّى حَدَّثَنَا أَبُو
لُبَابَةَ الْبَدْرِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَهَى عَنْ قَتْلِ جَنَانِ السُّيُوتِ فَأَمْسَكَ
عَنْهَا.

۱۱۹۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ قُلَيْبٍ عَنْ مَوْسَى بْنِ عُقَيْبَةَ قَالَ ابْنُ
شِهَابٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ
الْأَنْصَارِ اسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَدْنُ كُنَّا فَلَمْ تَرْكُ لِابْنِ أَخْتِنَا عَبَّاسٍ
فَدَأَاهُ قَالَ وَاللَّهِ لَا تَدْرُونَ مِنْهُ دِرْهُمًا.

۱۱۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ
النَّضَرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ
عَنِ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ
ابْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شِهَابٍ
عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ الْبَدْرِيُّ أَنَّ
الْجَنْدَ عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْخِيَارِ أَخْبَرَهُ
أَنَّ ابْنَ الْمُقَدَّادِ ابْنَ عَمِّهِ وَالْكَنْدِيُّ وَكَانَ حَلِيمًا
لَبِيقًا زَهْرًا وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْراً مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا قَتَلَ
أَكْفَابًا فَأُقْتِلْنَا فَضَرَبَ إِحْدَى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ
فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَازِمَتْنِي بِشَجَرَةٍ فَقَالَ اسْكُمْتُ نَبِيَّ قَتَلَهُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ بَعْدَ أَنْ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

سَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَنْتَ قَطَعْتَ إِحْدَى يَدَيَّ فَقَالَ ذَلِكَ بَعْدَ مَا
قَطَعَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَقْتُلُهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ يَمُزُّ لَيْتَكَ قَبْلَ أَنْ
تَقْتُلَهُ وَإِنَّكَ يَمُزُّ لَيْتَهُ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتِهِ
الَّتِي قَالَ.

۱۱۹۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي هَيْمٍ حَدَّثَنَا
ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ التَّيْمِيِّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ
يَنْظُرُ مَا ضَمَّ أَبُو جَهْلٍ فَأَنْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَجَّهَ
قَدْ ضَرَبَهُ ابْنُ عَفْرَاءَ حَتَّى بَرَدَ فَقَالَ أَنْتَ أَبَا جَهْلٍ
قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سُلَيْمٌ هَكَذَا قَالَ لَهَا أَنَسُ قَالَ
أَنْتَ أَبَا جَهْلٍ قَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ
قَالَ سُلَيْمٌ أَوْ قَالَ قَتَلَهُ قَوْمُهُ قَالَ قَالَ أَبُو جَهْلٍ
قَالَ أَبُو جَهْلٍ فَلَوْ غَيْرُ أَكْثَرٍ قَتَلْتَنِي.

۱۱۹۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا
مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْكَوْثِيِّ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لِي بَكْرٍ أَنْطَلِقُ بِمَا إِلَى
إِخْوَانِنَا مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَقِينَا مِنْهُمْ رَجُلَانِ صَالِحَانِ
شَاهِدَا بَدْرٍ فَحَدَّثْتُ عُمَرُوهُ بَنَ الرَّبِيعِ فَقَالَ هُمَا
عُؤَيْبُ بْنُ سَاعِدَةَ وَمَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ.

۱۱۹۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ مُحَمَّدَ
ابْنَ قُصَيْبٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ كَانَ عَطَاءُ
الْبَدْرِيِّينَ خَمْسَةَ أَلْفٍ خَمْسَةَ أَلْفٍ وَقَالَ
عُمَرُ لَا فَضْلَ لَكُمْ عَلَى مَنْ بَعْدَهُمْ.

۱۱۹۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَوَّحْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔
اب تم اسے قتل نہ کرو کیونکہ تم نے اگر اب اسے قتل
کر دیا تو وہ تمہارے اس مقام پر ہوگا جو اس کو قتل
کرنے سے پہلے تمہارا تھا اور تم اس کے اس مقام
پر ہو گے جو اس کلمہ کے کہنے سے پہلے اس کا تھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بدر کے روز فرمایا: کون ہے جو یہ دیکھے
کہ ابو جہل کا کیا بنا؟ پس حضرت ابن مسعود گئے اور دیکھا کہ حضرت عفرأ
کے صاحبزادوں کی ضربوں سے نڈھال ہو کر لب دم ہے۔ انہوں نے
فرمایا: تو ہی ابو جہل ہے؟ ابن علیہ اور سلیمان کہتے ہیں کہ حضرت انس
نے بتایا کہ یہ کما حقہ کیا تو ہی ابو جہل ہے؟ اس نے جواب دیا: کیا
مجھ سے بڑا کوئی ہے جس کو تم نے قتل کیا ہو؟ سلیمان کہتے ہیں کہ یا اس نے
یہ کہا: جس کو اس کی قوم نے قتل کیا ہو۔ ابو جہل کا بیان ہے کہ ابو جہل نے
مرنے وقت کہا: کاش مجھے کسان کے علاوہ کوئی اور قتل کرتا۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
بیان کیا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا رصال ہو گیا تو میں نے حضرت ابو بکر سے کہا
کہ مجھے بدر کے انصاری صحابیوں کے پاس سے چلیے۔ پس میں راستے میں در انصاری
نے بڑیکہ غصہ تھا اور دونوں غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ جب
یہ حدیث میں عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت عروہ بن زبیر سے بیان کی
تو انہوں نے فرمایا کہ وہ دونوں حضرت عویم بن ساعدہ اور حضرت معن بن
عدی تھے (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

تیس کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے بدری صحابہ کا پانچ پانچ ہزار
درہم سالانہ وظیفہ مقرر فرمایا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا
کہ میں غزوہ بدر میں شریک ہونے والے حضرات کو دوسرے اصحاب
پر ترجیح دیتا ہوں۔

حضرت جابر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں سورۃ الطور پڑھتے ہوئے
سنار یہ پہلا موقع ہے کہ ایمان میرے دل میں جاگزیں ہوا۔

يَقُولُ أُنْفِي الْمَغْرِبَ بِالْقُلُوبِ وَذَلِكَ أَوَّلُ مَا وَفَّرَ
 الْإِسْمَانُ فِي قُلُوبِي وَعَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
 جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ فِي أُسَارَى بَدْرٍ تَوَكَّأَ الْمُطْعِمُ بَيْنَ
 عِدَّتِي حَتَّى أَكْفَرَ كَلِمَتِي فِي هَؤُلَاءِ النَّتْنَى لَتَرَكَنَّهُمْ
 لَنَا وَقَالَ النَّبِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
 وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الْأُولَى يَعْنِي مَقْتَلَ عُمَرَ فَلَمْ تَبْقَ
 مِنْ أَصْحَابِ بَدْرٍ أَحَدٌ أَكْفَرَ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّانِيَةُ
 يَعْنِي الْحَرَّةَ فَلَمْ تَبْقَ مِنْ أَصْحَابِ الْحُدَيْبِيَّةِ أَحَدٌ
 ثُمَّ وَقَعَتِ الثَّلَاثَةُ فَلَمْ تَرْتَفِعْ وَلِلنَّاسِ طَبَاخٌ
 ۱۱۹۸ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
 بْنُ السَّمِيرِيِّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ
 الرَّهْزِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ
 الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعَبِيدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
 عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كُلُّ حَدَّثَنِي طَلِيفَةً مِنَ الْمَوَدِّثِ قَالَتْ فَأَقْبَلْتُ أَمَّا
 وَأُمُّ مُسْطَحٍ فَعَثَرْتُ أُمُّ مُسْطَحٍ فِي رُطْبَةٍ فَكَالَتْ
 تَوَسَّسَ مُسْطَحٍ فَقُلْتُ يَكُفُّ مَا قُلْتُ تُسَيِّئِينَ رَجُلًا
 شَهِدَ بَدْرًا فَذَكَرَ حَدِيثَ الْوَفْدِ.

۱۱۹۹ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا
 مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُؤَمِّلِ بْنِ عُقْبَةَ
 عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ لَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَكَرَ الْحَدِيثَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُقِيمُ هَلْ وَحَدَّثَكُمْ
 مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالَ مُؤَمِّلٌ قَالَ نَافِعٌ قَالَ
 عَبْدُ اللَّهِ قَالَ نَافِعٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعٍ لِمَا قُلْتُمْ مِنْهُمْ قَالَ أَبُو
 عَبْدِ اللَّهِ جَمِيعٌ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنْ قُرَيْشٍ مِمَّنْ صُحِبَ لَهُ

حضرت جبرائیل معصوم کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
 اسیرانِ بدر کے متعلق فرمایا کہ اگر معلم بن مدکی آج زندہ ہوتے
 اور وہ ان قیدیوں کی مجلس سے سفارش کرتے تو میں انہیں چھوڑ
 دیتا۔ سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ جب پہلا
 فتنہ رون ہوا یعنی حضرت عثمان غنی کے گئے تو شرکائے
 بدر میں سے کوئی ایک صاحب بھی موجود نہ تھے۔ پھر
 دوسرا فتنہ حرہ کا ہوا، تو اس وقت حدیبیہ والوں میں سے
 کوئی نہ تھا اور جب تیسرا فتنہ ہوا تو وہ اس وقت تک
 سر نہ اٹھا سکا جب تک فہم و فراست والے حضرات موجود
 رہے۔

زہری فرماتے ہیں کہ میں نے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب
 علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ سے سنا کہ چاروں حضرات نے
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کفہجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ سے متعلقہ
 حدیث کا ایک حصہ بیان کیا کہ حضرت صدیقہ نے فرمایا۔ میں اور
 اُمّ مسلم قضاے حاجت کے لیے نکلیں تو والدہ مسلحہ کا پاؤں
 چادر میں لپیٹا اور وہ گر پڑیں، تو انہوں نے اپنے بیٹے مسلح
 کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ میں نے کہا۔ آپ بدری صحابی
 کو سب شتم کر رہی ہیں؟ پھر انہوں نے نسبت کا پورا ادا
 بیان کیا۔

ابن شہاب نے کہا کہ یہ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے غزوات اور پھر غزوہ بدر کا ذکر کرتے ہوئے بتایا
 کہ مقتولینِ بدر سے خطاب کرتے ہوئے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم نے وہ پایا جس کا تمہارے رب
 نے سچا وعدہ فرمایا تھا؟ حضرت عبد اللہ بن عمر کا بیان ہے کہ
 آپ کے اصحاب میں سے کئی حضرات عرض گزار ہوئے۔
 یا رسول اللہ! آپ مژدوں سے کلام فرما رہے ہیں؟ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کچھ میں کہ رہا ہوں اسے تم ان
 سے زیادہ نہیں سنتے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں
 کہ قریش میں سے جو حضرات غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور

وَتَمَانُونَ رَجُلًا وَكَانَ عَمْرُو بْنُ الزُّبَيْرِ يَقُولُ
قَالَ الزُّبَيْرُ قَسَيْتُ سَهْمَانَهُمْ فَكَانُوا مِائَةً
وَاللَّهُ أَعْلَمُ

۱۲۰۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا
هَشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ
أَبِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ضَرَبْتُ يَوْمَ بَدْرٍ
لِلْمُهَاجِرِينَ مِائَةً مَسْهُمٍ

بَابُ تَسْمِيَةِ مَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ
فِي الْجَامِعِ الَّذِي وَضَعَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَى
حُرُوفِ الْمُعْجَمِ النَّبِيِّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْهَاشِمِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاسُ بْنُ الْبَكْرِ . يَزَالُ
بُنُ رِيَالٍ مَوْلَى إِيَّاسِ بْنِ الْبَكْرِ . حَمْدَةُ بْنُ عَبْدِ
الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيُّ حَاطِبُ بْنُ أَبِي بَلْتَعَةَ حَلِيفُ
لِقَرْنِشٍ . أَبُو حَذَافَةَ بْنُ عَثْبَةَ بْنُ مَرْبُوعَةَ
الْقُرَشِيُّ حَارِثَةُ بْنُ التَّيْمِ الْأَنْصَارِيُّ قُتَيْلُ
يَوْمَ بَدْرٍ وَحَارِثَةُ بْنُ مَرَاثَةَ كَانَ فِي النَّظَارَةِ
حَبِيبُ بْنُ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ غَنِيصُ بْنُ حَذَافَةَ السَّهْلِيُّ
رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيُّ رِفَاعَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُنْدَرِ
أَبُو لُبَابَةَ الْأَنْصَارِيُّ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ الْقُرَشِيُّ
زَيْدُ بْنُ سَهْلٍ أَبُو طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ أَبُو زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ
سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ الزُّهْرِيُّ . سَعْدُ بْنُ حَوْلَةَ
الْقُرَشِيُّ سَعِيدُ بْنُ مَالِكٍ بْنُ عَمْرِو بْنِ نَفِيلٍ الْقُرَشِيُّ
سَهْلُ بْنُ حَذِيفَةَ الْأَنْصَارِيُّ ظَهْرُ بْنُ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيُّ
وَأَخُوهُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَثْمَانَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ
الْقُرَشِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ الْهَذَلِيُّ عَثْبَةُ
بْنُ مَسْعُودٍ الْهَذَلِيُّ . عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ عَوْفٍ
الزُّهْرِيُّ عُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ الْقُرَشِيُّ عِبَادَةُ
الْأَنْصَارِيُّ الْأَنْصَارِيُّ . عَمْرُو بْنُ الْخَطَّابِ الْعَدَوِيُّ
عَثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ الْقُرَشِيُّ خَلْفَةُ النَّبِيِّ

جنس مال غنیت سے حصہ ملا ان کی تعداد اکتالیس ہے اور حضرت عمرو بن زبیر کہتے ہیں کہ حضرت زبیر نے فرمایا۔ ان کے حصے میں نے تقسیم کئے اور وہ حضرات شلو تھے۔ آگے خدا بہتر جانتا ہے۔

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، معمر، ہشام بن عمرو، حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر کے مال غنیت سے ہاجرین حضرات کو ستر حصے مرحمت فرمائے گئے تھے۔

شرکائے بدر کے اسمائے گرامی۔

من کو امام بخاری نے بطریق صحیح ترتیب دیا ہے۔ ۱۱۰ النبی محمد مصطفیٰ بن عبد اللہ ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم (۱۲۱) ایاس بن بکر (۱۲۲) بلال بن رباح مولى ابوبکر قرشی (۱۲۳) حمزہ بن عبد المطلب ہاشمی (۱۲۴) حاطب بن ابی بلتعہ حلیف قریش (۱۲۵) ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ قرشی (۱۲۶) حارث بن ربیع انصاری۔ ان کا نام حارثہ بن سراقہ بھی ہے۔ یہ بدر کے روز شہید ہو گئے۔ حالانکہ کم سن تھے اور صرف جنگ کا نظارہ دیکھنے گئے تھے (۱۲۷) حبیب بن عدی انصاری (۱۲۸) غنیم بن حذافہ بن سہمی (۱۲۹) رفاعہ بن عبد المنذر ابولبابہ انصاری (۱۳۰) زبیر بن العوام قرشی (۱۳۱) زید بن سہل ابوطحہ انصاری (۱۳۲) ابو زید انصاری (۱۳۳) سعد بن مالک یعنی سعد بن ابی وقاص (۱۳۴) سعد بن خولہ قرشی۔ (۱۳۵) سعید بن زید بن عمرو بن نفیل قرشی (۱۳۶) سہل بن حذیفہ انصاری (۱۳۷) ظہر بن رافع انصاری (۱۳۸) ان کے بھائی (مظہر) (۱۳۹) عبد اللہ بن عثمان ابوبکر صدیق قرشی (۱۴۰) عبد اللہ بن مسعود ہذلی (۱۴۱) عتبہ بن مسعود ہذلی (۱۴۲) عبد الرحمن بن عوف زہری (۱۴۳) عبیدہ بن الحارث قرشی (۱۴۴) عبادہ بن صامت انصاری (۱۴۵) عمر بن خطاب عدلی (۱۴۶) عثمان بن عفان قرشی۔ انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سائزادی کی عالت کے باعث چھوڑ گئے تھے لیکن مال غنیت سے انہیں حصہ مرحمت فرمایا تھا۔ (۱۴۷) علی بن ابوطالب ہاشمی (۱۴۸) عمرو بن عوف حلیف بنی عامر بن لوی (۱۴۹) عتبہ بن عمرو انصاری۔ (۱۵۰) عامر بن ربیعہ غزوی (۱۵۱) عاصم بن ثابت انصاری

(۳۳) نوزم بن ساعدہ انصاری (۱۳۵) شبانہ
بن مالک انصاری (۳۶) قدامہ بن مظلوم (۱۳۷)
قتادہ بن نعان انصاری (۱۳۸) معاذ بن عمرو
بن الجموح (۱۳۹) معوذ بن مضر (۲۰) معوذ کے
کے بھائی عوف یا معاذ (۱۴۱) مالک بن ربیع البر
اسید انصاری (۲۲) مرارہ بن ربیع انصاری (۳۳)
معن بن عدی انصاری (۳۴) مسطح بن اثاثہ بن عبادہ
بن مطلب بن عبدمنات ۔

(۳۵) مقداد بن عسکر الکندی حلیف بنی نمرہ ۔
(۳۶) ہلال بن البراسہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ
عنہم ۔

مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَجْنَتِهِ وَخَرَبَ لَهُ
يَسْهِيْمٌ. عَنْ بَنِي أَبِي مَالِكٍ الْهَاشِمِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عُوفٌ حَلِيفُ بَنِي عَامِرٍ بْنِ لُؤَيٍّ عَقِبَةُ بْنُ عَمْرِو
الْأَنْصَارِيِّ. عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ الْعَنْزِيُّ عَاصِمُ
ابْنُ مَيْمُونٍ الْأَنْصَارِيُّ عَوْفِيُّ بْنُ سَاعِدَةَ
الْأَنْصَارِيُّ عَتَبَةُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ قُدَاهُ
بَنُ مَظْلُومٍ قَتَادَةُ بْنُ نَعَانَ الْأَنْصَارِيُّ عَمَّازُ
ابْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ مَعُوذُ بْنُ عَمْرٍاءَ وَخُوَّةُ
مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ أَبُو أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ مُرَارَةُ
بَنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ مَعْنُ بْنُ عَدِيِّ الْأَنْصَارِيِّ
مِسْطَحُ بْنُ أَثَاثَةَ بْنِ عَبَادَةَ بْنِ الْمَطْلَبِ بْنِ عَمْرِو
مَيْمُونٍ مَقْدَادُ بْنُ عَسْكَرٍ الْكَنْدِيُّ حَلِيفُ بَنِي نَمِرَةَ
هَلَالُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

بنی نصیر کا بیان

یعنی رسول خدا کا دو آدمیوں کی دیت کے سلسلے میں ان
کے پاس تشریف لے جانا اور ان کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم سے دھوکا بازی کرنا۔ زہری نے حضرت عروہ سے روایت
کی ہے کہ یہ واقعہ عروہ عہد کے چھ ماہ بعد اور عروہ سے پہلے
کا ہے، جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وہی ہے جس
نے ان کافر کیوں کو ان کے گھروں سے نکالا ان کے پہلے مشرک نے
(سورۃ النحر آیت ۲) ابن اسحاق نے بھی واقعہ بئر معونہ اور بئر دھوکا ذکر کیا
حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ بنی نصیر اور
بنی قریظہ نے لڑائی کی تو بنی نصیر کو جلا وطن کر دیا گیا اور بنی قریظہ پر امن
کر کے انہیں رہنے دیا گیا۔ جب انہوں نے دوبارہ لڑائی کی تو
ان کے مردوں کو قتل کر دیا اور ان کا عورتوں اور بچوں کو نیز مال اسباب
کو مسلمانوں میں بانٹ دیا گیا۔ ہمارے ان لوگوں کے جو بنی نصیر
صلی اللہ علیہ وسلم سے مل گئے یعنی ایمان لا کر مسلمان ہو گئے ۔
چنانچہ عہد معونہ کے سارے یہودی یعنی بنی قینقاع جو

بَنِي نَصِيرٍ حَدِيثُ بَنِي النَّصِيرِ وَمَخْرَجُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فِي دِينِهِ
الرَّجُلَيْنِ وَمَا ارَادُوا مِنَ الْغَدْرِ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّهْطِيُّ عَنْ عَمْرِوَةَ كَانَتْ
عَلَى دَائِسٍ بَشْتَةً أَشْهَرُ مِنْ وَقْعَةٍ بِدَرْقِيلَ أُحُدٍ
وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى هُوَ الَّذِي أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا
مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِأَوَّلِ الْحَشْرِ وَ
جَعَلَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ بَعْدَ بَيْرِ مَعُونَةَ وَاحِدٍ

۱۲۰۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
أَخْبَرَنَا بَنُ جَرِيْبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقِبَةَ عَنْ نَافِعٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَارَبَتِ النَّصِيرُ وَفَرَّقَتْهُمْ فَاجْلَى
بَنِي النَّصِيرِ وَاقْرَيْطَةَ وَمَاتَ عَلَيْهِمْ حَتَّى حَارَبَتْ
قَرْيَطَةَ فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ وَقَسَمَ بَسَاءَهُمْ وَأَوْلَادَهُمْ
وَأَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا بَعْضَهُمْ لِحِقْوَةِ الْيَتِيمِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَامْنَعُوا سَلَمُوا وَأَجْلَى

يَهُودَ الْمَدْيَنَةِ كُلُّهُمْ بَنِي قَيْنَقَاءَ وَهُمْ رَهْطُ عَبْدِ
اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَرَبُّهُمُ دَبْيُ حَارِثَةَ وَكُلُّ يَهُودِ
الْمَدْيَنَةِ

۱۲۰۲۔ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُذَرِّجٍ حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبْنِ عَبَّاسٍ سُورَةُ
الْحَشْرِ قَالَ قَدْ سُوْرَةُ النَّصِيرِ تَابِعَهُ هُشَيْمٌ
عَنْ أَبِي شَيْبَةَ

۱۲۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا
مَعْمَرٌ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ النَّسَّ بْنَ مَالِكٍ قَالَ
كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْخِلَابَ حَتَّى أَقْتَسَمَ مَا يُظَنُّ وَالنَّصِيرُ فَكَانَ
بَعْدَ ذَلِكَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ

۱۲۰۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَحَلَ بَنِي النَّصِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُؤَيْرَةُ
فَنَزَلَتْ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْسَةٍ أَوْ نَزَلَتْمْ هَافَاثَةً
عَلَى أَصُولِهَا قِيَادِينَ اللَّهِ

۱۲۰۵۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَمَّانُ أَخْبَرَنَا
جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَحْلَ بَنِي
النَّصِيرِ قَالَ وَلَقَدْ يَقُولُ حَمَّانُ بْنُ ثَابِتٍ

وَهَانَ عَلَى سَمَاءِ بَنِي كَوْزٍ
حَرَّقَ بِالْبُؤَيْرَةِ مُسْتَطِيرٌ

قَالَ فَاجَاوَزَهُ أَبُو سَفْيَانَ ابْنُ الْحَارِثِ
أَمَرَ اللَّهُ ذَلِكَ مِنْ صَنِيعٍ
وَحَرَّقَ فِي نَوَاحِيهِمَا الشَّعِيرُ
سَتَعْلَمُ أَيُّهَا مِنْهَا بِئْرَةٌ
وَتَعْلَمُ أَنَّ أَرْضَيْنَا نَصِيرُ

حضرت عبداللہ بن سلام کے ہم قوم تھے، بنی حارثہ
کے یہود اور مدینہ طیبہ کے دوسرے تمام یہود کو
ملا وطن کر دئے گئے۔

سعید السیب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن
عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے سورۃ الحشر کا ذکر کیا تو
انہوں نے فرمایا کہ اسے سورۃ النصیر کہو۔ عظیم
نے بھی ابو بکرؓ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

سیمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن
مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بعض لوگوں
نے کھجور کے چند درخت بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے لیے مخصوص کر چھوڑے تھے، یہاں تک کہ جب
بنی قریظہ اور بنی نصیر پر بیخ بانی کو وہ درخت ٹوٹا دئے گئے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نصیر کے کھجور کے بعض درخت نذر آتش
کرا دئے اور بعض کٹوا دئے تھے جو بُؤیرہ دباخ میں تھے۔
اس پر یہ آیت نازل ہوئی: جو درخت تم نے کاٹے یا ان کی جڑوں پر
قائم چھوڑ دئے، یہ سب اللہ کی اجازت سے تھا (سورۃ
حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ بنی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے بنی نصیر کے کھجوروں کے درخت نذر آتش
کرا دئے تھے۔ اس پر حضرت حسان بن ثابتؓ نے کہا

ہو گی بنی کوزی کی زیست اب آسان
آگ کی پیٹ میں ہے بُؤیرہ کا بستان

راوی کا بیان ہے کہ ابو سفیان بن حارث نے جواب دیتے ہوئے کہا تھا:

دیکھ خدا بھلائی دینے کے اکتہ و خیام
حرق ہو آگ سے اُس کو، ہونا بودا کھ ہو وہ تمام
دیکھ لوگے کون ہے محفوظ رہے غم عنقریب
کون پائے گا زیاں اور کون ہو گا بد نصیب

۱۲۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
 التَّمِيمِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَدُوٍّ أَنَّ
 النَّصْرِيَّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ دَعَا إِذَا جَاءَهُ حَاجَةٌ
 يَرْفَأُ فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالْأَنْبِيَاءِ
 وَسَعْدِ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ نَعَمْ فَإِذَا دَخَلَ هُوَ فَلَيْتَ قَلِيلًا
 ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عُبَيْسٍ وَعَلِيٍّ يَسْتَا ذِمَّانِ
 قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا دَخَلَ قَالَ عَبَّاسُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَقْبِضْ بَيْنَهُمَا
 يَبْنِي وَبَيْنَ هَذَا وَهَذَا يَخْتَصِمَانِ فِي الدِّنِّ أَفَأَنْتَ اللَّهُ
 عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي النَّبِيِّينَ فَاسْتَبَدَّ
 عَلَى وَعَبَّاسُ قَالَ الرَّهْطِيُّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَقْبِضْ بَيْنَهُمَا
 فَإِنَّهُمَا مِنْ الْأَخِيرِ فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي دُونَكَ وَأَنَا شَدِيدُ كَرَمٍ
 يَا اللَّهُ الَّذِي بِأَذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُونَ
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُورَثُ مَا
 تَرَكْنَا صَدَقَاتُ بَرٍّ يُدِي بِذَلِكَ نَفْسَهُ قَالَ لَوْ أَنَّكَ
 فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى عُبَيْسٍ وَعَلِيٍّ فَقَالَ أَنَشُدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ
 تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 ذَلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي أُحَدِّثُكُمْ عَنْ هَذَا الْأَمْرِ أَنَّ
 اللَّهَ سُبْحَانَهُ كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فِي هَذَا النَّبِيِّ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ فَقَالَ جَلَّ
 ذِكْرُهُ وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ كَمَا أَوْفَقْتُمْ
 عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ إِلَى قَوْلِهِ قَدْ يَرَوْنَكُمْ أَنْتَ
 هَذِهِ خَالِصَتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
 قَالَ اللَّهُ مَا اخْتَارَهَا وَمَنْكُمْ وَلَا اسْتَخَرَهَا عَلَيْكُمْ لَقَدْ
 أَعْطَاكُمْوهَا وَقَسَمَ بِكُمْ حَتَّى بَقِيَ هَذَا الْمَالُ مِنْهَا
 فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ
 نَفَقَةً سَتَرَهُمْ مِنْ هَذَا الْمَالِ ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ لِمَنْ يَشَاءُ
 مَالِ اللَّهِ فَعَمِلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 حَيَاتِهِ ثُمَّ تَوَفَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْوَلِيُّ
 قَانَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبِضْنَا

ملک بن ادیس بن حدثان نصری کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے بلایا۔ جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کے دربان یحییٰ نے آکر بتایا کہ حضرت عثمان، حضرت عبدالرحمن، حضرت زبیر اللہ حضرت سعد انصاری نے آپ کی اجازت طلب کرتے ہیں۔ آپ نے اجازت دے دی۔ پس وہ اندر آئے۔ ابھی عمر بن خطاب دروازے پر پہنچے کہ دربان نے آکر کہا کہ حضرت عباس اور حضرت علی کو بھی آپ کے پاس بھیج دیں، وہ اندر آنا چاہتے ہیں۔ فرمایا: ہاں بھیج دو۔ جب وہ دونوں حضرات آپ کے پاس پہنچے تو حضرت عباس نے کہا: اے امیر المؤمنین! میرے اور ان کے درمیان فیصلہ فرمائیے، جبکہ ہمارا جھگڑا بنی نصر کے اس مال کے بارے میں ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو سننے کے طور پر مرحمت فرمایا اور آپس میں ہماری تلخ کلامی بھی ہوئی ہے۔ جو دوسرے حضرات بیٹھے تھے وہ کہنے لگے کہ اے امیر المؤمنین! ان دونوں کا فیصلہ فرمادیجئے تاکہ ان میں سے ہر ایک دوسرے سے مطمئن ہو جائے۔ حضرت عمر نے فرمایا: یہ جلدی سے کام نہ لیجئے، میں آپ حضرات کو اس خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں، کیا آپ کے علم میں یہ بات ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ یہ آپ نے اپنے منطلق فرمایا تھا۔ سب نے کہا کہ واقعی آپ نے ہی فرمایا تھا۔ پھر حضرت عمر نے حضرت عباس اور حضرت علی کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا: میں آپ دونوں حضرات کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا یہ بات آپ کے علم میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا تھا؟ دونوں نے جواب دیا: ہاں۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ اب میں آپ حضرات کے سامنے اس حقیقت کا اظہار کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو مال فتنے کے بارے میں مخصوص فرمایا تھا، جبکہ دوسروں کو یہ چیز حاصل نہیں ہوتی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: تم نے ان پر نہ اپنے گھوڑے دینے تھے اور نہ اونٹ، مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کے قابو میں دے دیتا ہے جسے چاہے اور اللہ سب کچھ رکھتا ہے (سورۃ الاحزاب آیت ۱۶) یہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہے۔ پھر خدا کی قسم وہ مال کو اس پر کوئی اختیار نہیں دیا، ان انہوں نے اس مال کو اپنے لیے جمع نہیں کیا بلکہ غایت فراتے رہے اور آپ لوگوں کے درمیان تقسیم ہی کرتے رہے۔ یہاں تک کہ اس میں سے صرف یہی مال بچا ہے۔ اس کے علاوہ رسول اللہ

أَبُو بَكْرٍ فَحِيلَ فِيهِ بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ حَيِّثُ قَابِلٌ عَلَى عِيٍّ وَغَبَائِرٍ وَقَالَ تَذَكَّرَانِ أَنْ أَبَا بَكْرٍ فِيهِ كَمَا تَقُولَانِ وَاللَّهِ يَعْلَمُ أَنَّهُ فِيهِ لَصَادِقٌ بَارٌّ زَاهِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ أَنَا قَرِيبٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا فِي بَكْرٍ فَقَبَضْتُهُ سَنَتَيْنِ مِنْ إِمَارَتِي أَقْبَلَ فِيهِ بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنِّي فِيهِ صَادِقٌ بَارٌّ زَاهِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ جِئْتُمَنِي بِكُلِّكُمْ وَأَكْلَمْتُكُمْ وَأُحَدِّثُكُمْ وَأَمْرُكُمْ كَمَا جِئْتُمَنِي يَنْبَغِي عِبَاسًا فَقُلْتُ لَكُمْ أَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُورِثُ مَا تَرَكَنَا صَدَقَةً فَكَلَّمَا بَدَأَ إِلَى أَنْ أَدْفَعَهُ إِلَيْكُمْ قُلْتُ إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهُ إِلَيْكُمْ عَلَى أَنْ عَلَيَّكُمْ مَا عَهَدَ اللَّهُ وَمِيثَاقُكُمْ لَتَحْمِلَانِ فِيهِ بِمَا عَمِلَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَوَعِدْتُ فِيهِ مَدَّةً وَلَيْتُ وَإِلَّا فَلَا لَكُمْ لِي قَوْلُكُمْ أَدْفَعُهُ إِلَيْنَا بِذَلِكَ قَدْ فَعَعْتُ إِلَيْكُمْ أَفَلَيْسَ بِي مِمَّا قَضَاءٌ غَيْرُ ذَلِكَ قَوْلَ اللَّهِ الْيَوْمَ يَأْذَنُ تَقْوَمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لَأَقْضِي فِيهِ بِقَضَائِهِ غَيْرُ ذَلِكَ حَتَّى تَقْوَمَ السَّاعَةُ فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهُ فَأَدْفَعَا إِلَيَّ فَإِنَا أَكْفِيكُمْ مَا هُوَ قَالَ فَحَدَّثْتُ هَذَا الْحَدِيثَ عُمَرَوُ بْنُ الْكَرْبِ فَقَالَ صَدَقَ مَا لَيْكَ بَيْنَ أَوْسٍ أَنَا سَمِعْتُ عَائِشَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ أَرْسَلَ الرَّسُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَيْنَا نَسْأَلُنَا نُسْرَتَهُنَّ مِمَّا آتَاَهُ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ أَنَا أَرْدُهُنَّ فَقُلْتُ لَهَيْكَ إِلَّا تَقْبَلِينَ اللَّهُ أَلَمْ تَعْلَمِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لَا تُورِثُ مَا تَرَكَنَا صَدَقَةً فَرَبِّدُ بِذَلِكَ نَفْسِي إِنَّمَا يَأْكُلُ الْمُحَمَّدُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذِهِ الْأَمْوَالِ فَاتَّبَعْتُ الرَّسُولَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس مال سے اپنی زوجہ مطہرات کو سال بھر کا خرچہ دیا کرتے تھے۔ اور جو بچتا اسے راہ خدا میں خرچ کر دیا کرتے تھے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری وقت تک یہ معمول رہا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو حضرت ابو بکر نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جانشین ہوں۔ پس حضرت ابو بکر نے اس مال کو اپنے قبضے میں رکھا اور اسے اسی طرح خرچ کرتے رہے۔ پھر آپ نے حضرت علی اور حضرت عباس کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا کہ آپ حضرات اس بارے میں ان کا شکوہ کرتے تھے اور حضرت ابو بکر کے بارے میں یہ سبکیاں کرتے تھے، حالانکہ خدا گواہ ہے کہ اس بارے میں وہ سچے، نیکوکار اور صمیم راستے پر تھے۔ حق کی پیروی کر رہے تھے۔ جب حضرت ابو بکر کا وہ مال ہو گیا تو میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر کا جانشین ہوں۔ پس اپنے عہد خلافت میں جو سال تک اسے میں نے اپنے قبضے میں رکھا اور اس طرح اس مال کو خرچ کیا۔ جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر خرچ کیا کرتے تھے۔ اور خدا جانتا ہے کہ ایسا کرنے میں یقیناً میں سچا، نیکوکار، سیدھی راہ پر اور حق کے تابع تھا۔ پھر آپ دونوں حضرات میرے پاس آئے اور آپ دونوں متفق تھے اور دونوں کا سوا مال ایک ہی تھا۔ اس کے بعد آپ دو حضرت عباس اور میرے پاس آئے تو میں نے آپ سے کہا کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں، جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔ پھر میرا ارادہ ہوا کہ میں اس کا انتظام آپ دونوں حضرات کے سپرد کروں اور اسی مقصد کے تحت آپ نے کہا تھا کہ میرا یہ ارادہ ہے کہ اس کا انتظام آپ حضرات کے سپرد اللہ کے بچے وعدے پر کروں کہ اسے آپ اسی طرح خرچ کریں گے، جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر خرچ کرتے رہے تھے اور میں نے اپنے دور خلافت میں جس طرح خرچ کیا وہ نہ میں نہیں دیتا۔ آپ دونوں حضرات نے کہا تھا کہ اسے ہمارے سپرد کر دیجئے۔ تو میں نے آپ کے سپرد کر دیا۔ اب کیا آپ مجھ سے اس کے خلاف کوئی فیصلہ چاہتے ہیں؟ قسم اس ذات کی جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں، میں اس کے خلاف کوئی اور فیصلہ قیامت تک نہیں کروں گا۔ اگر آپ اس کے انتظام سے عاجز آگئے ہیں تو واپس لوٹا دیجئے کہ اس کا انتظام کرنے کے لیے میں کافی ہوں۔

ہے کہ میں نے یہ حدیث عمر بن زبیر سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا: ایک بن لوی نے
 سچ کہا ہے کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مذہب مطہر حضرت عائشہ صدیقہ کو فرماتے
 ہوئے سنا کہ ازواجِ مطہرات نے مال سے اسے اکٹھوی جیسے کامطابہ کرنے کے لیے
 حضرت ابوبکر کی خدمت میں حضرت عثمان کو بھیجا چاہا تو میں نے انہیں ایسا کرنے سے
 منع کیا اور ان سے کہا کہ کیا آپ کو خدا کا ذکر نہیں اور کیا آپ کو یہ معلوم نہیں کہ نبی کریم نے فرمایا
 کہ ہر مرد (انبیاء کا کوئی وارث نہیں، ہر کچھ ہم مجبور نہیں وہ صدقہ ہے اور اس کی اپنی ہر ایک
 حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام
 اور حضرت عباس نے مدینہ کی زمین اور خیبر کے مال سے اپنی میراث کا حق
 ابوبکر سے مطالبہ کیا۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں، جو کچھ
 ہم مجبور ہوا میں وہ صدقہ ہے۔ بے شک آل محمد اسی مال سے کھائیں
 گے کیونکہ خدا کی قسم مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں
 سے اپنے رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی نسبت زیادہ
 پسند ہے۔

کعب بن اشرف کا قتل۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ایک یودی کعب بن اشرف کے متعلق فرمایا کہ اس نے اللہ اور اس کے رسول
 کو ایذا دی تھی۔ حضرت عمر بن مسعودؓ نے جو کہ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ
 کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ اسے قتل کر دیا جائے؟ فرمایا: ہاں، عرض گزار
 ہوئے کہ مجھے یہ اجازت فرمادیجئے کہ ضرورت کے مطابق مناسب یا
 نامناسب بات کہوں؟ فرمایا: جو چاہو کہو۔ پس عمر بن مسعودؓ نے اس
 کعب کے پاس جا کر اس پر شخص (رسول خدا) تو تم کو بہت تنگ کرتا ہے۔
 اور ہم سے زکوٰۃ مانگتا ہے مالا کہ ہم خدا تنگ دیتے ہیں۔ میں آپ کے پاس
 اس لیے آیا ہوں کہ میں عرض ہی دلوں ایجئے۔ وہ کہنے لگا کہ یہ شخص ابھی تو
 تمہیں اور بھی تنگ کرے گا۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم اس کی پیروی جو کرچکے
 تو اب اس کا کچھ اور دین مناسب نہیں لیکن موقع کا تلاش میں ہیں، دیجئے
 اونٹ کس کوڑ بھٹاتا ہے۔ ہم آپ کے پاس اس لیے آئے ہیں کہ ہمیں
 ایک دروستی (دین) کھجوریں ترس دے دیجئے۔ سیدان کا بیان ہے کہ
 عمر بن زبیر نے کئی مرتبہ ہم سے یہ حدیث بیان کی لیکن ایک دروستی کھجوریں

إِلَى مَا أَخْبَرْتَهُمْ قَالَ لَكَ كَانَتْ هَذِهِ الصَّدَقَةُ بِمَدِينَةِ
 عَنِ مَنَعَهَا عَلَى عِبَّاسٍ أَفْغَلِيَّةَ عَلَيْهِمَا سَلَامٌ كَانَ بِمَدِينَةِ
 حَسَنَ بْنِ عَلِيٍّ تَقَرَّبَ بِهِ حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ تَقَرَّبَ بِهِ عَلِيٌّ
 بَيْنَ حُسَيْنٍ وَحَسَنَ بْنِ حُسَيْنٍ كَلَامُهُمَا كَانَ يَتَدَاوَلُهُمَا
 تَقَرَّبَ بِهِ زَيْدُ ابْنِ حَسَنٍ وَهِيَ صَدَقَةٌ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا.

۱۲۰۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ
 عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ
 عَلَيْهَا السَّلَامُ وَالْحَبَّاسَ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ يَتَسَامَانِ بَيْنَهُمَا
 أَرْضُهُ مِنْ فَدْلٍ وَسَهْمٍ مِنْ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَذُورُثُ مَا تَرَكْنَا
 صَدَقَةً إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ فِي هَذَا الْمَالِ وَاللَّهُ
 تَعَالَى أَيْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيْنَا
 أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي.

باب قتل كعب ابن الأشرف

۱۲۰۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
 قَالَ عَمْرٌ وَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَعْبِ ابْنِ
 الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ أَذَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَامَ مُحَمَّدٌ
 بْنُ مُسْلِمَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ قَالَ
 نَعَمْ قَالَ خَاذِنِي إِنْ أَقُولَ شَيْئًا قَالَ قُلْ مَا تَأْكُلُ
 مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ فَقَالَ إِنْ هَذَا الرَّجُلُ قَدْ سَأَلَنَا
 صَدَقَةً وَارْتَدَّ قَدْ عَنَّا وَإِنِّي قَدْ أَنَيْتُكَ
 اسْتَسْلِفَكَ قَالَ وَابْنًا وَابْنًا وَاللَّهِ لَتَمْلُكُنَّ قَالَ إِنَّا
 قَدْ اتَّبَعْنَا هَؤُلَاءِ نَحِبُّ أَنْ تَدَّ عَدُوًّا حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى
 آتِي شَيْءٍ يَصِيرُ شَأْنًا وَقَدْ أَرَدْنَا أَنْ نَسْلِفَنَّا
 وَسُقَا أَوْ دَسَقَيْنَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَغَيْرُ مَرَّةٍ فَكَفَرُوا
 يَدُكَ وَسُقَا أَوْ دَسَقَيْنَ فَقُلْتُ لَهُ فِيهِ وَسُقَا أَوْ دَسَقَيْنَ
 فَقَالَ أَرَى فِيهِ وَسُقَا أَوْ دَسَقَيْنَ فَقَالَ نَعَمْ

ارْهَنُونِي قَالُوا اَيُّ شَيْءٍ تَرْهِنُنَا قَالَ ارْهَنُونِي نِسَاءَكُمْ
 قَالُوا كَيْفَ نَرْهِنُكَ نِسَاءَنَا وَ اَنْتَ اَجْمَلُ الْعَرَبِ
 قَالَ فَاَرْهَنُونِي اَبْنَاءَكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَرْهِنُكَ اَبْنَاءَنَا
 فَيَسَبُّ أَحَدُ هُمُ فَيَقَالَ رَهْنُ يَوْسَى اَوْ وَسْقَيْنِ
 هَذَا عَارٌ عَلَيْنَا وَلَكِنَّا نَرْهِنُكَ اللّٰمَةَ قَالَ سَفِينٌ
 بَعْدَ السَّلَامِ فَوَاعِدَ أَنْ يَأْتِيَهُ فَجَاءَهُ لَيْلًا وَمَعَهُ
 أَبُو نَائِلَةَ وَهُوَ أَخُو كَعْبٍ مِنَ التَّضَاعَةِ قَدْ عَاهَمَ
 إِلَى الْحِصْنِ فَتَنَزَّلَ إِلَيْهِمْ فَقَالَتْ لِمَ امْرَأَتُكَ
 آتَتْ تَحْمِلُكَ هَذِهِ السَّاعَةَ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ مَحْتَمِلٌ
 بِنُ مَسْلَمَةَ وَأَخِي أَبُو نَائِلَةَ وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو
 قَالَتْ أَسْتَعْمُ صَوْتًا كَذَنًا يَقْطُرُ مِنْهُ الدَّمُ
 قَالَ إِنَّمَا هُوَ أَخِي مَحْمَدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَرَضِيحِي
 أَبُو نَائِلَةَ إِنَّ الْكَبِيرَ لَوُدِيحِي إِلَى طَعْنَةٍ يَلْبِلُ
 لَأَجَابَ قَالَ وَيَدُ خُلٍّ مَحْمَدُ بْنُ مَسْلَمَةَ مَعَهُ
 رَجُلَيْنِ قِيلَ لِسَفِينٍ سَتَاهُمْ عَمْرٍو قَالَ
 سَتَى بَعْضُهُمْ قَالَ عَمْرٍو جَاءَ مَعَهُ بِرَجُلَيْنِ
 وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو أَبُو عُبَيْسِ بْنِ جَبْرِ وَالْخَبْرُ
 بَنُ أَوْ هِيَ وَعَبَادُ بْنُ يَسْرِ قَالَ عَمْرٍو جَاءَ مَعَهُ
 بِرَجُلَيْنِ فَقَالَ إِذَا مَا جَاءَ فَارْتَأَى قَاتِلَ يَشْعُرُ
 فَاهْتَمَّهُ فَاذَارَ أَيُّتُمُونِي اسْتَمَكْتُ مِنْ رَأْسِهِمْ
 قَدْ وَنَكُمُ فَاضْرِبُوهُ وَقَالَ مَرَّةً ثُمَّ أَشْكُمُكُمْ
 فَتَنَزَّلَ إِلَيْهِمْ مَتَوَفِّحًا وَهُوَ يَنْفَعُ مِنْهُ رِيحُ
 الطَّيِّبِ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ رِيحًا أَيْ
 الطَّيِّبِ وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو وَقَالَ عِنْدِي عَطَرٌ
 نِسَاءُ الْعَرَبِ وَ أَكْمَلُ الْعَرَبِ قَالَ عَمْرٍو فَقَالَ
 أَتَاذَنْ لِي أَنْ أَشْمَرَ رَأْسَكَ قَالَ فَشَمَّهُ ثُمَّ
 أَشْمَرَ أَصْحَابَهُ ثُمَّ قَالَ أَتَاذَنْ لِي قَالَ نَعَمْ
 فَلَمَّا اسْتَمَكَّنَ مِنْهُ قَالَ دُونَكُمْ فَتَقَتَلُوهُ ثُمَّ
 أَتَوُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْمَرُّوهُ

کا ذکر نہیں کیا۔ جب میں نے ان سے کہا کہ اس حدیث میں ایک دروغی کھجور
 کا ذکر ہے تو کہنے لگے کہ میرے خیال میں اتنی کھجوریں کا ذکر صحیح ہے۔ پس کب
 نے کہا کہ کھجوریں رکھو انہوں نے کہا: آپ کیا چاہتے ہیں؟ جواب دیا کہ اچھی طرح
 گڑی رکھ دو۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم آپ کے پاس عورتیں کس طرح گڑی رکھیں
 اللہ جل جلالہ ہمارے عرب میں خوبصورت ترین آپ لوگ ہیں۔ اس نے کہا تو اپنے بیٹے
 کس طرح گڑی رکھیں، ایسا کرنے سے بہ کوئی گال دے سکتا ہے کہ تم ایک دروغی
 کھجوروں کے بدلے گڑی رکھے گئے تھے، لہذا ایسا کرنے سے تو ہمیں شرم آئے
 گی، ہاں ہم اپنے سمجھدار گڑی رکھ سکتے ہیں، سفیان نے لامۃ کا مطلب بتلایا
 بتایا ہے۔ پس انہوں نے دوبارہ آنے کا وعدہ کیا۔ پھر یہ رات کے وقت گئے اور
 ان کے ساتھ کعب کا رضاعی بھائی ابونا کعب بھی تھا۔ اس نے انہیں قلعہ میں بلا لیا اور
 ان کے پاس بیٹھے آنے لگا۔ اس کی بیوی کہنے لگی کہ اس وقت آپ کہاں جاتے
 ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ محمد بن مسلمہ اور اپنے بھائی ابونا کعب سے ملنے۔ عمرو بن عبد
 کے سوا دوسرے حضرات نے کہا کہ عورت نے یہ بھی کہا کہ اس آواز سے تو خون ٹپک رہا
 ہے۔ کہنے لگا کہ محمد بن مسلمہ گویا میرا حقیقی اور ابونا کعب رضاعی بھائی ہے اور شریف آدمی
 کورأت کے وقت اگر نیرہ مارنے کے لیے بھی بلا لیا جائے تو اسے جانا چاہیے۔ محمد
 بن مسلمہ کے ساتھ قدامی بھی تھے۔ سفیان سے پوچھا گیا کہ عمرو بن دینار
 نے ان کے نام بتائے، کہا، کسی کا نام یہ تو تھا لیکن میں فرمایا کہ ان کے ساتھ دکان
 آدمی بھی تھے۔ دوسرے حضرات نے ان کے نام اسرارہ بن جابر اور احمرہ
 بن ادیس، عبداللہ بن بشران کے نام بتائے ہیں۔ عمرو کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے
 دونوں ساتھیوں سے کہا کہ میں اس کے بال پر نہ کر سونگھوں گا۔ جب آپ دیکھیں
 کہ میں نے اسے سر کے بالوں سے پوری طرح اچھا کر دیا تو تم اس کا
 کام تمام کر دیا۔ ایک دفعہ عمرو بن دینار نے یہ بھی کہا کہ میں بھی سونگھاؤں گا پس وہ
 چاروں اڑھے ہوئے نیچے اڑا اور اس سے بڑی تندہ و خوشبو آ رہی تھی۔ محمد بن مسلمہ
 لگے کہ میں آج تک اتنی تندہ خوشبو نہیں سونگھی۔ عمرو کے علاوہ دوسرے حضرات کہتے ہیں
 کہ کعبہ کہا: میرے پاس ایسی عورتیں ہیں جو عرب میں سب سے زیادہ عطر کا استعمال کرتی ہیں
 اور عجب انداز میں وہاں میں کال ہیں۔ عمرو کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا: کیا میں آپ کا سر سونگھ
 سکتا ہوں؟ جواب دیا ہاں۔ پس محمد بن مسلمہ نے ان کا سر سونگھا اور اپنے ساتھیوں کو بھی
 حکایا پھر کہنے لگے، کیا مجھے دوبارہ سونگھنے کی اجازت ہے؟ اس نے جواب دیا ہاں۔
 جب انہوں نے اسے مضبوطی سے تھام لیا تو دوسرے حضرات نے اسے موت کے گھاٹ

میں گرا دیا۔ اس واقعہ کے بعد انہوں نے ان کے سر پر عطر کاٹ دیا۔

بَابُ قَتْلِ أَبِي رَافِعٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
أَبِي الْحَقِيقِ وَيُقَالُ سَلَامُ بْنُ أَبِي الْحَقِيقِ
كَانَ بِحَبِيرَ وَيُقَالُ فِي حِصْنِ لَمَا بِأَرْضِ
الْحِجَازِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ هُوَ بَعْدَ كُفَيْبِ
بْنِ الْأَشْرَفِ.

۱۲۰۹ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ أَدْمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي سَالَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَظًا إِلَى أَبِي رَافِعٍ
فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَتِيكٍ بَيْتَهُ لَيْلًا
وَهُوَ نَائِمٌ فَقَتَلَهُ.

۱۲۱۰ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مَوْسَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ
اللَّهُ بْنُ مَوْسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ
الْبَرَاءِ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَى أَبِي رَافِعٍ الْيَهُودِيَّ رَجُلًا مِنْ الْأَنْصَارِ فَكَانَ
عَلَيْهِمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَتِيكٍ وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ يُؤْذِي
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُعِينُ عَلَيْهِ
وَكَانَ فِي حِصْنٍ لَهُ بِأَرْضِ الْحِجَازِ فَلَمَّا دَبَّرُوا
مِنْهُ وَقَدْ غَابَتِ الشَّمْسُ وَرَاحَ النَّاسُ يَسْرِعُونَ
فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لِصَحَابِهِ اجْلِسُوا مَكَانَكُمْ
فَإِنِّي مُتَطَيِّقٌ وَمَتَلَطَّفْتُ لَيْلِي أَبِي لَعَلِّي أَنْ أَدْخُلَ
فَأَقْتُلَ حَتَّى دَلَّنِي مِنَ الْبَابِ ثُمَّ تَقَعَّمْتُ يَتُوبِي
كَأَنَّمَا يَقْضِي حَاجَةً وَقَدْ دَخَلَ النَّاسُ فَهَنَفْتُ
بِهِ الْيَوَابُ يَا عَبْدَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُ مُرِيدًا أَنْ
تَدْخُلَ فَادْخُلْ فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُعْلِقَ الْبَابَ
فَدَخَلْتُ فَكُنْتُ فَلَمَّا دَخَلَ النَّاسُ أَعْلَقْتُ
الْبَابَ ثُمَّ عَلِقْتُ الْأَعْلَاقَ عَلَى وَتَدَا قَالَ فَقُمْتُ
إِلَى الْأَقَالِيدِ فَاخْذْتُهَا فَفَتَحْتُ الْبَابَ وَكَانَ
أَبُو رَافِعٍ لَيْسَ عِنْدَهُ وَكَانَ فِي عِلَاقِي لَمَّا

ابو رافع عبد اللہ بن ابوالحقیق کا قتل۔

اس کو سلام بن ابوالحقیق بھی کہتے ہیں بغیر میں رہتا تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ
سرزمین حجاز میں اس کا اپنا قلعہ تھا۔

زہری کہتے ہیں کہ یہ کعب بن اشرف کے بعد قتل کیا
گیا۔

حضرت برادر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو رافع کے لیے چند
آدمی بھیجے۔ پس وہ رات کے وقت اس کے گھر میں داخل
ہوئے اور ان حضرات میں حضرت عبد اللہ بن عتیک بھی تھے۔
اس وقت وہ سو رہا تھا اور اسی حالت میں موت کے گھاٹ
اتار دیا گیا۔

حضرت برادر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ابو رافع یہودی کے لیے انصار سے چند حضرات کو بھیجا اور حضرت عبد اللہ
بن عتیک کو ان پر امیر مقرر فرما دیا۔ ابو رافع ہمدانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
تکلیف پہنچاتا اور دشمنوں کی مدد کرتا تھا۔ سرزمین حجاز میں اس کا قلعہ تھا۔
جب یہ حضرات وہاں پہنچے تو سورج غروب ہو چکا تھا اور لوگ اپنے جانوروں
کو لاد رہے تھے۔ حضرت عبد اللہ کے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ آپ اسی جگہ
بیٹھ جائیں۔ میں جانوروں اور دربان سے کوئی بہانہ کر کے اندر جانے کی کوشش
کروں گا۔ پس یہ دروازے کے نزدیک پہنچے اور اپنے کپڑے اس طرح میٹھ
کر بیٹھ گئے جیسے کوئی رفع حاجت کے لیے بیٹھا ہو۔ دوسرے لوگ اندر داخل ہو
چکے تھے لہذا اصحاب نے انہیں آواز دی کہ اے اللہ کے بندے! اگر اندر
آنا ہے تو آ جاؤ ورنہ میں دروازہ بند کرنے لگا ہوں۔ میں اندر داخل ہو کر ایک
جانب چھپ گیا۔ جب تمام لوگ داخل ہو گئے تو دربان نے دروازہ بند کر دیا اور
چابیاں ایک کھل کے ساتھ دکھادیں۔ یہ فرماتے ہیں کہ میں اٹھا، چابیاں میں،
دروازہ کھولا اور ابو رافع کے پاس بالا خانے پر نصہ خوانی ہو رہی تھی جب
قصہ خان اس کے پاس سے چلے گئے تو میں اس کی طرف چڑھنے لگا اور میری دھڑکنے
کو میں کھوں سے اندر سے بند کر دیتا تھا کہ کون دوسرا داخل نہ ہو سکے اور
اگر لوگوں کو میرا پتہ بھی لگ جائے تو ان کے پیچھے ملک ابو رافع کا کام تمام کر دوں۔
آخر کار میں اس تک پہنچ گیا اور وہ ایک اندھیرے کمرے میں اپنے اہل و عیال کے

فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْهُ أَهْلُ سَكْرَةٍ صَعِدَتْ إِلَيْهِ
فَجَعَلَتْ حَكْمًا فَتَحَتِ بَابًا أَعْلَقَتْ عَلَى مِنْ
دَاخِلٍ قُلْتُ إِنَّ الْقَوْمَ خَذِرُوا لِمَا يَخْلُصُوا
إِلَى سَكْرَةٍ أَقْتُلُهُ فَا نْتَهَيْتُ إِلَيْهِ فَا ذَاهُو فِي
بَيْتٍ مُظْلِمٍ وَسَطَرُ عِيَالٍ لَا أَدْرِي أَيْنَ هُوَ
مِنَ الْبَيْتِ فَقُلْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ قَالَ مَنْ هَذَا
فَا هَوَيْتُ نَحْوَ الصَّوْتِ فَا ضَرَبْتُهُ ضَرْبَةً
بِالسَّيْفِ وَأَنَا دَهْشٌ فَمَا أَغْنَيْتُ شَيْئًا فَصَاحَ
فَا خَرَجْتُ مِنَ الْبَيْتِ فَا مَكَثْتُ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ
دَخَلْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ مَا هَذَا الصَّوْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ
فَقَالَ لَا يَرَاكَ الْوَيْلُ إِنَّ رَجُلًا فِي الْبَيْتِ ضَرَبَنِي
قَبْلُ بِالسَّيْفِ قَالَ فَا ضَرَبْتُهُ ضَرْبَةً أَثَخَنَتْهُ
وَلَمْ أَقْتُلْهُ ثُمَّ دَخَلْتُ ظِلْمَةَ السَّيْفِ فِي بَطْنِهِ
حَتَّى أَخَذْتُ فِي ظَهْرِهِ فَخَرْتُ أَنِّي أَقْتُلُهُ فَجَعَلْتُ
أَفْتَحُ الْأَبْوَابَ يَا بَابًا حَتَّى أَتَيْتُ إِلَى دَرَجَةٍ
لَهُ فَوَضَعْتُ رِجْلِي وَأَنَا أَسَايَ أَنِّي قَدْ أَتَيْتُ
إِلَى الْأَرْضِ فَوَقَعْتُ فِي لَيْلَةٍ مُقِيمَةٍ فَا كَسَرْتُ
سَاقِي فَعَصَبْتُهَا بِعِصَا مَيْتَةٍ ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتَّى
جَلَسْتُ عَلَى الْبَابِ فَقُلْتُ لَا أَخْرُجُ الْبَيْتَ حَتَّى
أَعْلَمَ أَقْتُلْتُهُ فَنَدِمًا صَاحَ الْوَيْلُ قَامَ النَّاسُ
عَلَى السُّورِ فَقَالَ أَفْنَى أَبَا رَافِعٍ تَأْخِذُ أَهْلَ الْحَاذِ
فَا انْطَلَقْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَقُلْتُ النَّجَاءُ فَتَبَّ
قَتَلَ اللَّهُ أَبَا رَافِعٍ فَا نْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَدَّ شَمَهُ فَقَالَ السُّطْرُ رَجُلًا
فَيَسْطُكُ رَجُلِي فَيَسْخُكُهَا فَكَأَنَّهَا لَمْ تَشْكُهَا
فَقَطَّ

۱۲۱۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَثْمَانَ حَدَّثَنَا
شَرِيحُ هُوَ ابْنُ مَسْكَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي
بُرَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ

در میان خود خواب تھا۔ گھر کے اندر مجھے یہ معلوم نہیں ہو رہا تھا کہ وہ کدھر
ہے۔ پس میں نے آواز دی، اے البرافیع! اس نے کہا، کون ہے؟ میں
نے آواز کے مطابق تھوڑے سے دُور کیا اور میرا دل دھڑک رہا تھا۔ اس طرز
سے کون مقصد حاصل نہ ہوا اور وہ چلانے لگا تو میں کمرے سے باہر
نکل آیا اور تھوڑی دیر کے بعد میں نے پھر اندر جا کر کہا، اے البرافیع!
یہ آواز کسی تھی؟ اس نے کہا، میری ماں تجھے روئے، ابھی ابھی آدمی
نے گھر میں تھوڑے سے مجھ پر وار کیا تھا وہ فرطتے ہیں کہ آواز سنتے ہی
میں نے تھوڑا کھیر پور وار کیا لیکن وہ مرانہ تھا، پس میں نے تھوڑا کی
ٹوک اس کے پیٹ پر رکھ کر دُور دیا تو اس کی کمر سے پار نکل گئی
اور مجھے یقین ہو گیا کہ وہ ملکِ ہند میں پہنچ گیا ہے۔ پس میں ہر ایک
دروازے کو کھول کر باہر نکلا تو یہاں تک کہ ایک منزل سے اترتے
ہوئے جب میں نے اپنا پر آگے رکھا اور میں چاندنی رات میں
یہ محسوس کر رہا تھا کہ زمین پر پہنچا ہوں، پس میں اوپر سے زمین پر
گرا اور میری پیٹلی ٹوٹ گئی میں نے اسے غماز سے باندھ لیا
اور دروازے پر بیٹھ گیا، پھر اپنے دل میں کہا کہ آج کی رات اس
وقت تک یہاں سے نہیں چلاؤں گا جب تک مجھے اس کے
مرنے کا یقین نہ ہو جائے۔ جب مرغ نے آذان دیا تو
ایک شخص قلعے کی دیوار پر کھڑا ہو کر کہنے لگا، لوگو! ال محمد
کا تاجر البرافیع مر گیا ہے۔ پس میں اپنے ساتھیوں کے پاس گیا اور
ان سے کہا کہ اب یہاں سے کھسک جانا چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے
البرافیع کو جہنم واصل کر دیا ہے۔ پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ عرض کر دیا۔ آپ نے
فرمایا کہ اپنا پاؤں پھیلاؤ۔ میں نے پھیلا دیا تو آپ نے جب
اس پر اپنا دستِ کرم پھیر دیا تو ایسا ہو گیا جیسے
اس میں سرے سے کوئی تکلیف ہوئی ہی نہ
تھی۔

حضرت برادر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے البرافیع کے لیے حضرت عبداللہ بن قیس اور حضرت عبداللہ بن
عتبہ کو بھیجا اور چند آدمی بھی ان کے ساتھ کر دیئے۔ پس یہ چل پڑے

اور قلعہ کے پاس جا پہنچے۔ پس حضرت عبداللہ بن قلیک نے ساتھیوں سے کہا کہ آپ یہاں ٹھہریں اور میں جا کر دیکھتا ہوں۔ وہ فرماتے ہیں کہ دربان سے بات چلانے کی تدبیر سوچ رہا تھا کہ کسی طریقے سے اندر داخل ہو جاؤں، تو حسن اتفاق سے ان کا گھواگم ہو گیا تو وہ روشنی سے گراس کی تلاش میں نکلے۔ میں ڈر کر کہیں مجھے پہچان نہ لیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے سر اس طرح کپڑا ڈال لیا جیسے میں رنج و حاجت کے لیے بیٹھا ہوا ہوں۔ پھر وہ بان کے آواز دی کہ حیراندا آنا چاہتا ہے آجائے دروازہ بند کرنے لگا ہوں۔ پس میں اندر داخل ہو گیا اور دروازے کے پاس گدھوں والے کمرے میں چھپ گیا۔ ان لوگوں نے اور رافع کے ساتھ کھانا کھایا پھر کئی رات تک باتیں کرتے رہے، یہاں تک کہ اپنے اپنے گھروں میں چلے گئے۔ جب پوری طرح سنا ہوا چھپ گیا اور کسی حرکت کی آواز تک نہیں آئی تھی تو میں نکلا اور دربان کو میں نے قلعہ کی چابیاں ایک کیل سے منگواتے ہوئے دیکھ لیا تھا، پس میں نے چابیاں لے کر قلعہ کا دروازہ کھولا تاکہ ان لوگوں کو اگر میرا علم ہو جائے تو آسانی کے ساتھ باہر جاسکیں۔ پھر قلعہ کے جتنے مکانات تھے میں نے باہر سے ان کی کنڈیاں لگا دیں، پھر میں میری سیڑھی کے ذریعے اور رافع کی طرف چڑھ گیا۔ دیکھا تو گھر میں اندھیرا تھا کیونکہ انہوں نے اپنا چراغ بجھا دیا تھا۔ مجھے کچھ پتہ نہیں لگ رہا تھا کہ وہ کدھر ہے۔ پس میں نے آواز دی کہ اے اور رافع! اس نے کہا: کون ہے؟ میں آگے بڑھا اور آواز پر پھر پور وار کیا۔ وہ چلانے لگا اور مقصد کچھ بھی حاصل نہ ہوا۔ یہ فرماتے ہیں کہ میں پھر گیا گویا کہ اس کا مددگار ہوں اور میں نے کہا: اے اور رافع! آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ اور میں نے اپنی آواز بدل کر کہا: باجی کدھر ہے؟ جب کہ بات ہے، تیری ماں مجھے روئے، کوئی آدمی میرے پاس آیا ہے اور اس نے مجھ پر تلوار سے وار کیا۔ یہ فرماتے ہیں کہ میں دوبارہ اس کی جانب بڑھا اور کادری ضرب لگائی لیکن بات ایسی نہ بنی۔ وہ جیسا اور اس کے اہل و عیال بھی جاگ اٹھے۔ میں آواز بدل کر اس کے مددگار کی شکل میں پھر گیا تو وہ چیت پڑا تھا۔ میں نے اس کے پیٹ پر تلوار رکھ کر اوپر سے دبا ڈیا تو وہ ٹہلنے لگا تو میں نے اس کی آواز آئی سپر میں گھبرا ہوا باہر نکل آیا اور میری سیڑھی کے ذریعے اترنا چاہا لیکن گر پڑا اور میرے پیچ کا جوڑ ٹک گیا۔ پس میں نے اسے کس کر باندھ لیا اور آہستہ آہستہ چل کر اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچا۔ پھر میں نے ان سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ

الہی علیہ وسلم قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
إلی ابی رافع عبد اللہ بن عتبہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن
نابس معہم فاطلقوا حتی دثوا من الحصن فقال
لہم عبد اللہ بن عتبہ امکثوا انتم حتی انطلق
انا فاطلق قال فمکثت ان ادخل الحصن
فقد و احیما ما لہم قال فخرجوا یقبس
یطلبونہ قال فحیث ان اعراف قال
فقطیت راسی کانی اقصی حاجۃ شمر نادى
صاحب الباب من اذ ان یدخل فیہ فلیدخل
قبل ان اغلقة قد خلعت شراختبات فی حرب
جناہ عند باب الحصن فتشوا عند اری
رافع و تحذوا حتی دہبت ساعة من
اللیل شمر رجعوا الی بیوتہم فلما ہذا
الاصوات ولا اسمہم حرکۃ شرجت قال
ورایت صاحب الباب حیث وضع مفتاح
الحصن فی کونہ فاختدہ ففتحت بہ باب
الحصن قال قلت ان یدرانی القوم انطلق
علی مہل ثم عمدت الی ابواب بیوتہم
فغلقت علیہم من ظاہر شمر صعدت الی ابی
رافع فی سلم فاذا البیت مظلم قد طفی سراجہ
فلما اذیر ابن الرجل فقلت یا ابا رافع قال
من ہذا قال فعمدت نحو الصوت فا ضربہ
وصاح فہم نحن شیئا قال شمر جئت کانی
ایضاً فقلت مالک یا ابا رافع وغیرت صوتی
فقال الا احبک لایمک التویل دخل علی
رجل قصہ بنی بالشیب فقال فعمدت لہ
ایضاً فا ضربہ اخری فہم تعین شیئا فصاح
وہام اہلہ قال شمر جئت وغیرت صوتی
کھیشۃ المعبث فاذا هو مستلق علی ظہرہ

تھائے علیہ وسلم کو مبارک یہ خوش خبری سنا دیجئے، کیونکہ
میں اس وقت تک یہاں سے نہیں گیا۔ جب تک اس
کی موت کا اعلان نہ سن لوں جب صبح ہونے والی تھی تو اعلان کرنے
والے نے البرافغ کی موت کا اعلان کیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں چلتے
کے لیے کھڑا ہوا تو خوشی کے مارے مجھے تکلیف کا بھی احساس نہ ہوا اور
اپنے ساتھیوں سے جلا ملا۔ قبل اس کے کہ وہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچے، میں نے
خود حاضر ہو کر آپ کو خوش خبری جا سنائی۔

غزوہ احمد کا بیان۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور یاد کرو اے محبوب! جب تم صبح
کر اپنے دوست خانہ سے برآمد ہوئے، مسلمانوں کو لڑائی کے مورچوں
پر قائم کرنے اور اللہ سننا جانتا ہے سورہ آل عمران آیت
(۱۱۲)۔ نیز ارشاد ربانی ہے: اور نہ سستی کرو اور نہ
غم کھاؤ، تم ہی غالب آؤ گے اگر ایمان رکھتے ہو اگر تمہیں
کوئی تکلیف پہنچی تو وہ لوگ بھی ویسی ہی تکلیف پا چکے
ہیں اور یہ دن ہیں جن میں ہم نے لوگوں کے لیے بارہاں
رکھی ہیں اور اس لیے کہ اللہ پہچان کر اے ایمان والوں
کہ اور تم میں سے کچھ لوگوں کو شہادت کا مرتبہ دے اور اللہ
دوست نہیں رکھتا ظالموں کو اور اس لیے کہ اللہ مسلمانوں
کو نکھار دے اور کافروں کو مٹا دے۔ کیا اس گمان میں ہو
کہ جنت میں چلے جاؤ گے اور ابھی اللہ نے تمہارے غازیوں کا
امتحان دیا اور نہ صبر والوں کی آزمائش کی اور تم تو موت کی
تسکین کرتے تھے، اس کے ٹٹے سے پہلے، تو اب وہ
تمہیں نظر آئی آنکھوں کے سامنے (آیت ۱۳۵ تا ۱۴۴)۔
نیز فرمایا ہے: اور بے شک اللہ نے تمہیں سچ کر دکھایا،
اپنا وعدہ جبکہ تم اس کے حکم سے کافروں کو قتل کرتے تھے،
یہاں تک کہ جب تم نے بزدلی کی اور حکم میں جھگڑا اٹھایا اور

فَاضْمُ السَّيْفِ فِي بَطْنِهِ ثُمَّ أَنْكَبَ عَلَيْهِ حَتَّى
سَمِعَتْ صَوْتَ الْعَظْمِ حَتَّى خَرَجَتْ دَهْشًا حَتَّى
أَتَيْتُ السَّلَامَ أُرِيدُ أَنْ أَنْزِلَ فَاسْقَطَ مِنْهُ
فَانْخَلَعَتْ رِحْلِي فَعَصَبْتُهَا ثُمَّ أَتَيْتُ أَصْحَابِي
أَحْجَلُ فَقُلْتُ انْطَلِقُوا فَبَشِّرُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي لَا أَبْرَحُ حَتَّى أَسْمَعَ النَّارِيَّةَ
فَلَمَّا كَانَ فِي وَجْهِ الصُّبْحِ صَعِدَ النَّارِيَّةَ فَقَالَ
أَلَيْ أَتَى أَبَارَافِغَ قَالَ فَقُسْتُ أَمْتًا مَائِي قَلْبَةً
فَادْرَكْتُ أَصْحَابِي قَبْلَ أَنْ يَأْتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَشَّرْتُهُ

مَا كُنْتُمْ غَزْوَةً أَحَدٍ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى
وَرِثَاقًا عَدُوَّتٍ مِنْ أَهْلِكَ تُبَوِّغُ
الْمُؤْمِنِينَ مَقَاعِدَ يَفْتَالِ وَاللَّهُ سَمِيعٌ
عَلِيمٌ وَقَوْلِهِ حَبَا ذِكْرُهُ وَلَا
تَكُونُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ
إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ إِنْ تَيْسَّرَ لَكُمْ
قَرَارٌ فَقَدْ هَسَّ الْقَوْمَ قَرَارٌ مِثْلُهُ
وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نَدَا لِلْمُؤْمِنِينَ النَّاسِ
وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَّخِذَ
مِنْكُمْ شُهَدَاءَ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ
وَلِيَمْتَحِنَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَ
يَمْحَقَ الْكَافِرِينَ أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ
تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ
الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ
الصَّابِرِينَ وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمُوتُونَ
الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ
رَأَيْتُمُوهُ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ وَقَوْلِهِ
وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللَّهُ وَعْدَهُ إِذْ
تَحْسَبُونَهُمْ بِأَذْنِهِ حَتَّى إِذَا فَشِلْتُمْ

وَتَنَاغَشُّكُمْ فِي الْأَمْرِ وَعَصَيْتُمْ
مِنْ بَعْدِ مَا أَسْرَكْتُكُمْ مَا تُحِبُّونَ مِنْكُمْ
مَنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَنْ
يُرِيدُ الْآخِرَةَ شَرَّفْنَا فِيكُمْ مِنْهُمْ
لِيَنْتَلِيَكُمْ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ وَاللَّهُ
ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ، وَلَا
تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ
أَمْوَاتًا الْآيَةُ

۱۲۱۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا
عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ يَحْيَى مَوْلَى
عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ أُحُدٍ هَذَا أَحَبُّ رَيْلٍ أَحَدٌ يَرَاهُ فِي حَرْبٍ
وَعَلَيْهِ إِدَاةُ الْحَرْبِ.

۱۲۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا
ذَكْرِيَاءُ بْنُ عَدُوٍّ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ
حَبِوَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ
عَنْ عَلِيَّةَ بِنْتِ عَائِشَةَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَتْلِي أُحُدٍ بَعْدَ ثَلَاثِي
سِنِينَ كَالْمَوَدِّعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ ثُمَّ طَمَعَ
الْمَنْبَرُ فَقَالَ إِنِّي بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فَطَرُّوا أَمَا
عَلَيْكُمْ شَرِيبَةٌ وَإِنْ مَوْعِدُكُمْ الْخَوْضُ وَإِنِّي
لَأَنْظُرُ إِلَيْكُمْ مِنْ مَقَامِي هَذَا وَإِنِّي لَأَكُنَّ أَخْبَرًا
عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا وَلِحِكَّتِي أَخْشَى عَلَيْكُمْ
الدُّنْيَا أَنْ تَنَاقِسُوهَا قَالَ فَكَأَنَّمَا أَخْبَرُ نَظَرَةً
نَظَرَ تَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ

۱۲۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ
إِسْرَافِيلَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ
لَقِينَا الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ أُحُدٍ وَاجْتَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

ناظرانی کی، بعد اس کے کہ اللہ تمہیں دکھا چکا تھا تمہاری خوشی کی
بات۔ تم میں کوئی دینار چاہتا تھا اور تم میں کوئی آخرت چاہتا
تھا۔ پھر تمہارا منہ ان سے پھیر دیا کہ تمہیں آزمائے اور بے شک
اس نے تمہیں معاف کر دیا اور اللہ مسلمانوں پر فضل
کرتا ہے (آیت ۱۵۲) — یہ بھی فرمایا:۔ اور جو
اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انہیں مردہ خیال نہ کرنا
بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں، درحقیقت پاتے ہیں
(آیت ۱۶۹)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوہ اُحُد کے روز فرمایا
کہ یہ حضرت جبریل علیہ السلام ہیں جنہوں نے اپنے گھوڑے
کا سر کاٹا ہوا ہے اور جنگی ہتھیاروں سے مسلح ہو کر آئے ہیں۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے شہیدانِ اُحُد پر اُٹھ سال کے بعد بھی
اس طرح نماز پڑھی جیسے زندے مردوں کو رخصت
کرتے ہیں۔ پھر خود شہید رسالت نے بمنز پر طلوع
نہرایا اور ارشاد ہوا کہ میں تمہارا پیش خیمہ ہوں، میں تمہارے
ادب پر گواہ ہوں، ہمساری ملاقات کی جگہ، حوض کوثر ہے
اور میں اس جگہ سے حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں اور
مجھے تمہارے متعلق اس بات کا تو ڈر ہی نہیں ہے کہ تم
شرک کر دو گے بلکہ تمہارے متعلق تو مجھے دنیا داری کی محبت
لاڑ ہے، جس کے باعث تم ایک دوسرے سے حسد
کرنے لگو گے۔ حضرت عقبہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کا آخری دیدار میں نے اسی موقع پر کیا تھا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
اُحُد کے روز جب ہماری مشرکین سے لڑ ہوئی تو نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے تیرا اندازوں کی ایک جماعت پر حضرت عبد اللہ

بن جبر کو اس پر مقرر کر کے فرمایا۔ تہا پی جگہ نہ چھوڑنا خواہ یہ دیکھو کہ ہم ان پر غالب آ گئے ہیں، اللہ خواہ یہ دیکھو کہ وہ ہم پر غالب آ گئے ہیں تو ہمارا مدد کو نہ آنا۔ جب ہماری کافروں سے ٹکر ہوئی تو وہ بھاگ کھڑے ہوئے یہاں تک کہ میں نے ان کی عورتوں کو دیکھا کہ پندیاں کھولے، یا منچے چڑھائے پیٹ پر دوڑ رہی ہیں اور ان کی پائیں نظر آرہی ہیں، پس یہ دیکھ کر نیز انداز میں غصت نصبت کئے جوئے مال لڑنے آ گئے جبکہ حضرت عبداللہ بن جبر نے ان سے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہم سے عہد کیا تھا کہ اپنی جگہ سے نہیں ہٹیں گے، لیکن انہوں نے ان کی بات نہ مانی نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمانوں کے منہ پھر گئے اور ان کے ستر آدمی شہید ہو گئے، جنانچہ ابوسفیان نے اونچی جگہ پر چڑھ کر یہ آواز دی کہ کیا اس جماعت میں مستعد موجود ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اسے جواب نہ دو۔ اس نے پھر کہا کیا اس جماعت میں ابن قحانہ (حضرت ابوبکر) ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اسے جواب نہ دو۔ اس نے پھر کہا کیا اس جماعت میں ابن خطاب ہے؟ پھر خود ہی کئے لگا کر یہ سارے مارے جا چکے ہیں، اگر زندہ ہوتے تو ضرور جواب دیتے۔ حضرت عمر اپنے آپ کو تاجوں میں نہ رکھ سکے اور بے اختیار جواب دیا۔ اے خدا کے رشتہ تھے زمین کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ان سب کو زندہ رکھا ہوا ہے۔ ابوسفیان نے کہا، ہل ادنچا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے جواب دو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ کیا جواب دیں؟ آپ نے فرمایا، یہ جواب دو کہ اللہ تعالیٰ ہی سب سے بزرگ ہے۔ ابوسفیان نے لگا کر فری جھار ہے اور تہلہ کوئی مرقی نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے جواب دو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ کیا جواب دیں؟ فرمایا تم یہ کہو کہ اللہ ہمارا مددگار ہے اور تہلہ کوئی نہیں ہے۔ ابوسفیان نے کہا، آج جنگ جسکے بدرے کارن ہے اور لڑائی ڈول کی طرح ہوتی ہے۔ تم اپنے مردوں کو دیکھو گے کہ ان کے کان ناک کانٹے ہوئے ہیں، اگرچہ میں نے انہیں یہ حکم نہیں دیا تھا لیکن مجھے اس حرکت پر افسوس بھی نہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ عروہ بدر کے روز بعض حضرات نے صبح کے وقت شراب پی اور مقابلے کے وقت جام شہادت نوش کر گئے۔

حضرت ابراہیم بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ ان کے

وَسَلَّمَ جَيْشًا مِنَ الرُّمَّةِ وَأَمَرَعَيْنِهِمُ عَبْدُ اللَّهِ وَقَالَ لَا تَبْرَحُوا إِنِّي رَأَيْتُمُونَا ظَهَرْنَا عَنْهُمْ فَلَا تَبْرَحُوا وَإِنِّي رَأَيْتُمُوهُمْ ظَهَرُوا عَلَيْنَا فَلَا تَحِينُونَا فَلَمَّا نَقِيتَنَا هَمُّهُمْ بَرُّوا حَتَّى رَأَيْتُ النِّسَاءَ يَتَعَدَّدْنَ فِي الْجَبَلِ مَا فَعَنْ عَسَنَ سَوَقِهِنَّ قَدْ بَدَتْ خِلَا خِلْهُنَّ فَتَأَخَذُوا يَقُولُونَ الْغَنِيْمَةُ الْغَنِيْمَةُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ عَهْدًا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَبْرَحُوا فَإِنَّمَا أَبَوَا صِرَافَ دُجُوهُمْ فَأَصِيبُ سَبْعُونَ قَتِيلًا وَأَشْرَفَ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ أَرَأَيْتُمُ الْمُؤْمِرَ مُحَمَّدًا فَقَالَ لَا تُجِيبُوهُ فَقَالَ أَرَأَيْتُمُ الْمُؤْمِرَ ابْنَ أَبِي فَحَافَةَ فَقَالَ لَا تُجِيبُوهُ فَقَالَ أَرَأَيْتُمُ الْمُؤْمِرَ ابْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنْ هُوَ لَا يَفْتُلُوا فَلَوْ كَانُوا أَحْيَاءَ لَا جَابُوا فَلَمْ يَمْلِكْ عَمَّا لِنَفْسِهِ فَقَالَ كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللَّهِ أَبْقَى اللَّهُ عَلَيْكَ مَا يُخْزِيكَ وَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ أَعْلَ هُبَلٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجِيبُوهُ قَالُوا مَا نَقُولُ قَالَ قُولُوا اللَّهُ أَعْلَى وَأَجَلٌ قَالُوا أَبُو سُفْيَانَ لَنَا الْحَزَى وَلَا عَزَى لَكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجِيبُوهُ قَالُوا مَا نَقُولُ قَالَ قُولُوا اللَّهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلَى لَكُمْ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ يَوْمَ مَرِّ يَوْمٍ بَدَا وَالْحَرْبُ سَجَالٌ وَتَعْدَاوَنَ مُثَلَّةً ثُمَّ أَمْرٌ بِهَا وَلَمْ تَسُوْنِي.

۱۲۱۵۔ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ قَالَ أَصْطَبِعُ الْخَمْرَ يَوْمَ أُحُدٍ تَأْسُ كُفْرًا قَتَلُوا شُهَدَاءَ.

۱۲۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

والد حضرت عبدالرحمن بن عوف روزے سے تھے۔ جب ان کے سامنے دشام کو اکھاڑا رکھا گیا تو کہنے لگے۔ حضرت مصعب بن عمیر کو شہید کیا گیا اور وہ مجھ سے بہتر تھے۔ انہیں چادر کا کفن پہنا یا گیا تھا۔ اگر ان کا سر چھپاتے تو ہم کھن جاتے تھے اور پیروں کو چھپاتے تو سر کھن جاتا تھا۔ راوی کا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ حضرت حمزہ بھی مجھ سے بہتر تھے جنہیں شہید کیا گیا۔ ہمیں دنیا کی دولت سے مالا مال کر دیا گیا ہے اور خوب کشار گ فراہم کی گئی ہے۔ مگر یہ کہیں ہماری نیکیوں کا بدلہ دنیا میں ہی نہ مل گیا ہو۔ پھر زار و قطار روئے گئے اور کھاتا بھی نہ کھایا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے احد کے روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یہ تو ارشاد فرمائیے، اگر میں اس لڑائی میں مارا جاؤں تو میرا ٹھکانا کہاں ہوگا؟ فرمایا: جنت میں۔ تو انہوں نے کہجوریں ہاتھ سے ڈال دیں جو کھا رہے تھے پھر کانٹوں سے جا کر لٹنے لگے اور جام شہادت نوش کر گئے۔

حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رضائے انبی کے لیے ہجرت کی، پس ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے پاس جمع ہو گیا۔ جبکہ ہم میں سے بعض وہ حضرات بھی ہیں جنہوں نے یہاں اپنا اجر چکھا بھی نہیں تھا۔ ایسے حضرات میں سے ایک حضرت مصعب بن عمیر ہیں جو غزوہ احد میں شہید کر دیئے گئے تھے، جنہوں نے چھ مہینے ایک کسب چھڑا اٹھا جب اس کے ساتھ ہم ان کا سر چھپاتے تو ہر کھن جاتے اور جب ان کے پیروں کو چھپاتے تو سر کھن جاتا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ اس کے ساتھ ان کا سر چھپا دو اور ان کے پیروں پر اذخر ڈال دو یا یہ فرمایا کہ ان کے پیروں کو اذخر سے چھپا دو۔ جبکہ ہم میں سے بعض وہ حضرات بھی ہیں جن کے پھل پک چکے اور وہ انہیں چن رہے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے چچا حضرت انس بن نضر، غزوہ بدر کے وقت موجود نہ تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ پہلے غزوہ

اخبرنا شعبہ عن سعد بن ابراهيم عن زبيده ابراهيم ان عبداً للرحمن بن عوف ارقى بطعام وكان صائماً فقال قتل مصعب ابن عمير وهو خير مني كفن في بردة ان عطي رأسه بدات رجلاً وان عطي رجلاً بدات رأسه وأما قتال وقيل حمنة وهو خير مني ثم بسط لنا من الدنيا ما بسط أو قال أعطينا من الدنيا ما أعطينا وقد خشينا أن تكون حسائنا فحدث لنا ثم جعل يسكني حتى ترك الطعام.

۱۲۱۷۔ حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا سفيان عن عمرو وسيم جابر بن عبد الله قال قال رجل لنبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم اُحد ارايت ان قتلت فاين انا قال فی الجنة فانی فی یومہ دفن قاتل حتی قتل.

۱۲۱۸۔ حدثنا أحمد بن یونس حدثنا زهير حدثنا الأعشى عن شقيق عن حجاب قال قال جبرم رسول الله صلى الله عليه وسلم يبتغي وجه الله فوجب أجرنا على الله ومنا من مضى أو ذهب لغريباً كل من أجره شيئاً كان منهم مصعب ابن عمير قتل يوم أحد لم يترك إلا نيمَةً كنا إذا أعطينا بها رأسه خرجت رجلاً وان عطي بها رجلاً خرجت رأسه فقال لنا النبي صلى الله عليه وآله وسلم غطوا بها رأسه واجعلوا على رجله الإذخر أو قال القوا على رجله من الإذخر ومثاقداً أينعت له ثمرته فهو يقو بها.

۱۲۱۹۔ أخبرنا حسان بن حسان حدثنا محمد بن طلحة حدثنا حميد عن أنس بن

عَمَّ غَابَ عَنْ بَدْرٍ فَقَالَ غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْثُنَ أَشْهَدَانِي
اللَّهُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْثُنَ
اللَّهُ مَا أُجِدُّ فَلَقِيَ يَوْمَ أُحُدٍ فَهَرَمَ الْمَشَاسُ
فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعْتَذِرُ إِلَيْكَ مَتَّاصِنَعَهُ هَوَاكَ
يَعْنِي الْمُسْلِمِينَ وَأَبْرَأُ إِلَيْكَ مَتَّاجَاءَ يَدِ
الْمُشْرِكُونَ فَتَقَدَّرَ بِسَيْفِهِ فَلَقِيَ مَعْدَانُ
مَعَاذٍ فَقَالَ إِنْ سَعِدْتُ إِنْ أُجِدُّ لَيْثُنَ الْجَنَّةِ
دُونَ أُحُدٍ فَتَضَيَّ فَقُتِلَ فَمَا عَرِفَتْ حَتَّى
عَرَفَتْهُ أُخْتُهُ بِشَامَةِ أَوْ بَدَنَانِهِ وَبِهِ
بِضْمٌ وَشَاوُونَ مِنْ طَعْنَةٍ وَضَرْبَةٍ وَ

رَمِيَةٍ بِسَهْمٍ

۱۲۲۰ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شَقَابٍ أَخْبَرَنِي
خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا
بَنِي ثَابِتٍ يَقُولُ فَقَدْتُ أَمِيَّةً مِنَ الْأَحْزَابِ
حِينَ نَسَخْنَا الْمُصَحَّفَ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا
فَالْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْنَاهَا مَعَ حُزَيْمَةَ
بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلًا
صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهُ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ
مَنْ قَتَلَنِي نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ
فَالْحَقُّنَاهَا فِي سُورَتِهَا فِي
الْمُصَحَّفِ

۱۲۲۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ عِدِّي بْنِ ثَابِتٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ
ابْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ
قَالَ لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَى أُحُدٍ تَجَعَّ قَائِلٌ مِمَّنْ خَرَجَ مَعَهُ

میں تو میں موجود نہ تھا اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سعیت میں دوبارہ کبھی یہ سعاد
میسر آئی تو اللہ تعالیٰ میری کارگزاری دکھا دے گا۔ پس یہ غزوہ اُحُد میں شریک
ہوئے اور جب مسلمان بھاگ کھڑے ہوئے تو انہوں نے کہا۔ میں ان حضرات
کی کارگزاری میں ساتھ دینے سے مجبور ہوں اور مشرکین کے اقدام سے اپنی بڑائی
کا اعلان کرتا ہوں۔ پھر انہوں نے تھوڑے کرکڑوں کی جانب پیش قدمی فرمائی۔
زراعت میں انہیں حضرت سعد بن معاذ نے توان سے فرمایا۔ اے سعد کہاں
جاتے ہو؟ مجھے تو اُحُد کی اس طرف سے جنت کی خوشبو آرہی ہے۔ پس یہ بڑھتے
چلے گئے اور بالآخر جامِ شہادت نوش فرمایا۔ ان کی لاش پہچانی نہ جاسکی بلکہ ان
کی ہمشیرہ نے کسی یا انکلی کی بدولت انہیں پہچانا تو ان کے مبارک جسم
پر نیزے اتار اور تیر کے اتنے سے زیادہ زخم آئے تھے۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب
دخلافت عثمان کے دور میں اہم قرآن کریم جمع کر رہے تھے تو سورۃ
الاحزاب کی ایک آیت ہمیں نہیں مل رہی تھی حالانکہ اس کا بار بار
تلاوت کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا تھا۔ ہم
اسے تلاش کرتے رہے تو حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری کے
پاس لی، یعنی یہ کچھ وہ مرد ہیں مسلمانوں میں سے جنہوں نے
سچا کر دکھایا جو اللہ سے عہد کیا تھا۔ تو ان میں
کوئی ایسی سنت پوری کر چکا اور کوئی انتظار میں
ہے اور وہ نماز بد سے آیت ۱۲۳ تو ہم نے
اسے تسکین مجید کی متعلقہ صورت میں لکھ دیا
رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ اُحُد کے لیے نکلے تو ساتھ نکلنے
والوں میں سے بعض لوگ (منافقین) آپ کا ساتھ چھوڑ کر واپس
لوٹ گئے۔ ان کے متعلق مسلمانوں کے دوا گروہ ہو گئے۔ ایک
گروہ کہتا تھا کہ جس پہلے ان سے لڑنا چاہیے اور دوسرا گروہ

وَكَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرَقَتَيْنِ فِرَقَةٌ تَقُولُ نَتَّاقِلُهُمْ وَفِرَقَةٌ تَقُولُ لَا نَتَّاقِلُهُمْ فَتَرَلَّتْ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِرَقَتَيْنِ وَاللَّهُ أَرْكَسَهُم بِمَا كَسَبُوا وَقَالَ إِنَّهَا طَيْبَةٌ تَنْتَفِي الدُّنُوبَ كَمَا تَنْتَفِي السَّاءُ حَبِثَ الْفِضَّةُ

بَابُ إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللَّهُ وَلِيَهُمَا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ

۱۲۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِينَا إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا بَيْنِي سَكَمَةٌ وَبَيْنِي حَارِثَةٌ وَمَا أَحَبُّ أَتْهَالِكُمْ تَخِرُونَ وَاللَّهُ يَقُولُ وَاللَّهُ وَلِيَهُمَا

۱۲۲۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَكَلَّمْتُ يَا جَابِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَاذَا يَكْصُرُ أَمْرُ قُتَيْبَةَ قُلْتُ لَا بَلْ قُتَيْبَةُ قَالَ فَهَلَا جَابِرِيَّةٌ تَلَا عَيْبُكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَيْنَ قُتَيْبَةُ يَوْمَ أَحَدٍ وَتَرَكَ يَسْمَعُ مَنَاتٍ كُنْتُ لِي يَسْمَعُ أَخَوَاتٍ فَكَيْفَ هُمُ أَنْ أَجْمَعَ إِلَيْهِنَّ جَابِرِيَّةٌ خَرَفَاءَ مِثْلَهُنَّ وَلَكِنْ أَمَرَأَةً تَمْشِي طَهْرًا وَتَقُومُ عَلَيْهِنَّ قَالَ أَصَبَتْ

۱۲۲۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شَرِيحٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ

ان سے روئے کے حق میں نہ تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ تمہیں کیا ہوا کہ منافقوں کے بارے میں دو فریق ہو گئے؟ اور اللہ نے انہیں ازیدھا کر دیا ان کے کوٹوں کی وجہ سے (سورۃ النساء آیت ۸۸)۔ اور اس پر آپ نے فرمایا کہ یہ (مدینہ منورہ) طیبہ ہے، گنہگاروں کو اس طرح نکال بیٹھتا ہے جیسے بھیٹی چاندی کے میل کو نکال دیتی ہے۔

آیتِ اِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ کا بیان۔

جب تم میں سے دو گروہوں کا ارادہ ہوا کہ نامردی دکھائیں اور اللہ ان کا سنبھالنے والا ہے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہئے (سورۃ آل عمران آیت ۱۲۲)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہمارے متعلق یہ آیت نازل ہوئی اور جب تم میں سے دو گروہوں کا ارادہ ہوا کہ نامردی دکھائیں۔ نازل ہوئی تو اس دو گروہوں سے بنی سلسلہ اور بنی حارثہ مراد ہیں۔ مجھے یہ پسند نہیں کہ یہ آیت نازل نہ ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے فرما دیا کہ وہ دونوں گروہوں کا مددگار ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا: اے جابر! کیا تم نے نکاح کر لیا ہے؟ میں نے جواب دیا، ہاں۔ پھر فرمایا: کنکاری عورت سے نکاح کیا ہے یا بیوہ سے؟ میں عرض گزار ہوا: کنکاری سے نہیں بلکہ بیوہ سے۔ فرمایا: کیا بوری عورت تمہارا دل خوش کر رہی ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! غزوہ اُحُد میں جب میرے والد محترم کو شہید کر دیا گیا تو پیچھے تو صاحبزادیاں چھوڑیں۔ پس بہنوں کی موجودگی میں یہ بات مجھے پسند نہ آئی کہ ان جیسی ایک نامحرم لڑکی کا اور اضافہ کروں، لہذا میں نے چاہا کہ ایسی عورت سے نکاح کروں جو ان کی کنگھی چوٹی کرنے کے ساتھ ان کی دیکھ بھال کر سکے۔ فرمایا:

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم کی شہادت غزوہ اُحُد میں ہو گئی تھی۔ ان کے اوپر کافی فتنہ تھا

فَوَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَاكَ اسْتَشْهَدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا وَتَرَكَ سِتَّ بَنَاتٍ فَلَمَّا حَضَرَ جَزَأَ النَّخْلَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلْتُ قَدَّ عَيْنَتْ أَنْ وَالِدِي قَدَّ اسْتَشْهَدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ دَيْنًا كَثِيرًا وَإِنِّي أَحِبُّ أَنْ يَرَاكَ الْعَرَمَاءُ فَقَالَ أَذْهَبَ فَبَيْدَ كُلَّ تَنٍ عَلَى نَاحِيَةٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيَّ كَانَتْهُمْ أَعْرُؤِي بِتِلْكَ السَّاعَةِ فَلَمَّا سَأَى مَا يَصْنَعُونَ أَطَافَ حَوْلَ عَظَمَاهَا بَيْدَرًا أَتَيْتُ مَرَاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ أَدُمُّ لَكَ أَصْحَابَكَ فَمَا نَزَلُ إِلَيَّ يَكِيلُ لِيهِمْ حَتَّى أَذَى اللَّهُ عَنْ وَالِدِي أَمَا أَنْتَ وَأَنَا أَرْضَى أَنْ يُؤْذِيَ اللَّهُ أَمَا أَنْتَ وَالِدِي وَلَا أَرْجِعُ إِلَى أَخَوَاتِي بِتَمْرَةٍ فَلَمَّا اللَّهُ الْبِيَادُ كُلَّهَا وَحَتَّى أَتَى أَنْظَرَ إِلَى الْبَيْدَرِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهُمَا لَمْ يَنْقُصْ تَمْرَةً وَاحِدَةً.

۱۲۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَيْمٍ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ وَمَعَهُ رَجُلَانِ يَتَأْتِلَانِ عَنْهُ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بَيْضَتَانِ كَأَنَّ الْقِتَالَ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلَ وَلَا بَعْدَ.

۱۲۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ السَّعْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ

اور مجھے چوتھے صاحبزادیاں تھیں۔ جب کھجوریں توڑنے کا وقت آیا تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ حضور کو معلوم ہے کہ میرے والد ماجد غزوہ اُحُد میں شہید ہوئے اور ان کے تھے بہت قرض ہیں ہے، دریں حالات میں چاہتا ہوں کہ تم غواہ آپ کو دیجیں۔ فرمایا اے تم جاؤ اور کھجوروں کے ڈھیر الگ لگانا۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور پھر آپ کو بلا لیا۔ جب تم خواہوں گے آپ کو دیکھا تو اس وقت میرے ساتھ اللہ بھی فرما کر آئے گے۔ جب آپ نے ان کی یہ برکت غلامہ فرمائی تو سب بٹے ڈھیر کے گرد بیٹھ کر لگائے پھر اس پر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ اپنے قرض خواہوں کو بلاؤ۔ پس آپ انہیں پرمانہ بھر بھر کر دیتے رہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے والد محترم کا سارا قرضہ ادا کر دیا، حالانکہ میں اس پر بھی خوش تھا کہ میرے والد ماجد کا قرض ادا ہو جائے خواہ میں اپنی بہنوں کے لیے ایک کھجور بھی بے کر نہ جا سکوں۔ لیکن جو ایہ کہ اللہ تعالیٰ نے تمام ڈھیروں کو بکادیا اور جب میں اس ڈھیر کو دیکھتا تھا جس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوئے تھے تو یوں معلوم ہوتا تھا کہ اس میں سے ایک کھجور بھی کم نہیں ہوئی ہے۔ یہ یہ رحمت و دعا کے مدد سے میں اللہ تعالیٰ جل مجدہ نے برکت فرمائی تھی۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگِ اُحُد کے روز میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو ایسے حضرات کو دیکھا جو آپ کے جانب سے لڑ رہے تھے۔ انہوں نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے اور بڑی جواہری سے معروض یکساں تھے۔ میں نے انہیں نہ کبھی اس سے پہلے دیکھا تھا اور نہ کبھی وہ بعد میں نظر آئے۔

سعد بن مسیب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ غزوہ اُحُد کے روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ترکش میں سے تیر

سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ نَظَرْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّا نَمْنَاهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ إِنْ مِ فِدَاكَ إِيَّيْ وَأُفِّي.

نکال کر دیتے ہوئے منہ پایا۔ میرے باپ تم پر قربان، تیرا انداز کر۔

۱۲۲۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ جَمَعَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ.

یحییٰ بن سعید بن مسیب روایت ہے کہ انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ غزوہ اُحُد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماں باپ کو میرے لیے جمع فرمایا تھا۔

۱۲۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لُبَيْثٌ عَنْ يَحْيَى عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ لَقَدْ جَمَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ أَبَوَيْهِ كِلَيْهِمَا يُرِيدُ حِينَ قَالَ فِدَاكَ إِيَّيْ وَأُفِّي وَهُوَ يَقَاتِلُ.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ اُحُد کے روز میرے لیے اپنے والدین کریمین دونوں کو جمع فرمایا۔ اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ وہ لڑ رہے تھے تو آپ نے فرمایا تھا۔ میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔

۱۲۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَحْيَمٍ حَدَّثَنَا يَسْرَعٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيًّا يَقُولُ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ أَبَوَيْهِ إِلَّا سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ يَا سَعْدُ إِنْ مِ فِدَاكَ إِيَّيْ وَأُفِّي.

عبد اللہ بن شداد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عدی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے نہیں سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن ابی وقاص کے سوا کسی کے لیے اپنے والدین کریمین کو جمع فرمایا ہو۔

۱۲۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَرَةَ بْنُ صَفْوَانَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَدِيٍّ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ أَبَوَيْهِ إِلَّا سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ يَا سَعْدُ إِنْ مِ فِدَاكَ إِيَّيْ وَأُفِّي.

عبد اللہ بن شداد کا بیان ہے کہ حضرت عدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں نے نہیں سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن مالک کے سوا اور کسی کے لیے اپنے والدین محرمین کو جمع فرمایا ہو۔ کیونکہ غزوہ اُحُد کے روز میں نے خود آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اسے سعد تیرا انداز کر، میرے ماں باپ تم پر قربان ہو۔

۱۲۳۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلَ عَمْرُؤُا عُمَانَ أَنَا لَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ يَتْلُكَ إِلَّا يَأْمُ السَّيِّئِ يَقَاتِلُ فِيهِمْ غَيْرَ طَلْحَةَ وَسَعْدٍ عَنْ خَدِشٍ هَمَّا

ابو عثمان کا بیان ہے کہ ایک جنگ (غزوہ اُحُد) جس میں آپ نے خود بھی جنگ آزمائی فرمائی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس حضرت طلحہ بن عبید اللہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص کے سوا اور کوئی نہیں رہا تھا۔ یہ واقعہ راوی نے ان دونوں حضرات سے سنا تھا۔

۱۲۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا

سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبد الرحمن بن عوف

حَازِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ قَالَ
سَمِعْتُ الشَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ
الزَّحْنَنِيَّ ابْنَ عَوْفٍ وَطَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ وَالْمِقْدَادَ
وَسَعْدَ ابْنِ عُبَيْدٍ فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ
عَنْ يَوْمٍ أَحَدٍ

۱۳۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
وَكَيْعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ رَأَيْتُ يَدَ
طَلْحَةَ بَدَلًا وَفِي يَدِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ أَحَدٍ

۱۳۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ
أَحَدٍ أَهْلُ مِائَةِ النَّاسِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَوِّبٌ عَلَيْهِ بِحُجْفَةٍ لَهُ وَكَانَ
أَبُو طَلْحَةَ رَجُلًا نَهَبَ شِدِيدًا لَمْ يَدْرِكْ يَوْمَئِذٍ
قَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ
بِحُجْبَةٍ مِّنَ النَّبْلِ فَيَقُولُ امْشُرْهَا لِي أَيْ طَلْحَةَ
قَالَ وَبِشَرِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ فَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ يَا أَيُّ أَنْتَ
أَيُّ لَاشْرَفُ يُصِيبُكَ سَهْلٌ مِّنْ سَهَابِ الْقَوْمِ
نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ يَدُوكَ
أَيُّ بَكْرٍ وَأُمُّ سَكِينٍ وَإِهْمَا لِمُسْتَعْتَابِ أُمَيَّ
خَدَامَ سَوَقِيهِنَّ تَنْقُرُ ابْنَ الْقَرَبِ عَلَى مَنَاقِبِهِمَا
تَنْقُرُ عَائِشَةَ فِي أَهْوَاكِ الْقَوْمِ تَنْقُرُ عَائِشَةَ فَتَقُولُ
تَنْقُرُ عَائِشَةَ فَتَنْقُرُ عَائِشَةَ فِي أَهْوَاكِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ
وَقَعَ الشَّيْءُ مِنْ يَدِي أَيْ طَلْحَةَ إِمَامًا مَّرْقُومًا وَأَمَّا
تَلَا

۱۳۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

حضرت طلحہ بن عبید اللہ، حضرت مقداد اور حضرت سعد بن ابی
وقاص کی صحبت میں رہا انہوں نے لیکن اس بارے میں کسی کو
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے نہیں
سنا۔ سوائے اس کے کہ میں نے حضرت طلحہ کو غزوہ
احد کے حالات بیان کرتے ہوئے سنا ہے (رمی)

قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے ایک ہاتھ کو شل (بیکار) دیکھا تھا کیونکہ اس کے
ساتھ انہوں نے غزوہ احد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر
سے وار روکا تھا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ احد
میں جب لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ گئے تو حضرت
ابو طلحہ ڈھال لے کر سراپا آپ کے آگے ڈھال بنے ہوئے
تھے۔ حضرت ابو طلحہ بڑے ہیر انداز اور زوردار کمان والے تھے
اس روز ان کے ہاتھوں دو یا تین کمانیں ٹوٹ گئی تھیں۔ جب
کوئی شخص ان کے سامنے سے ترکش لے کر گزرتا تو حضور اس
سے فرماتے کہ انہیں ابو طلحہ کے سامنے ڈال دو۔ راوی کا بیان
ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سر مبارک کو اٹھا کر کافروں
کو دیکھتے تو حضرت ابو طلحہ عرض کرتے: یہ میرے ہاں آپ
پر قربان، سر مبارک کو نہ اٹھائیے، مبارک کافروں کا کوئی میر خدا
نخواستہ آگے۔ حضور پر قربان ہونے کے لیے اس خادم کا
حکم موجود ہے۔ اور میں نے حضرت عائشہ بنت ابوبکر اور حضرت اسماء
کو دیکھا اور دونوں نے اپنے کپڑے اوپر چڑھائے ہوئے ہیں، جس کا
بہت بڑیاں نظر آ رہی ہیں اور اپنی پیٹھ پر مشکیزے اٹھا کر لاتی ہیں
چاہے لوگوں کو پلاتی ہیں اور پھر واپس جا کر پانی بھر کر لاتی ہیں اور
اور پیاسے مسلمانوں کو پانی پلاتی ہیں۔ نیز حضرت
ابو طلحہ کے ہاتھ سے دو یا تین مرتبہ تلوار بھی گر پڑی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ

١٢٣٤ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَبُو حَمزة
عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ حَبْرَ
الْبَيْتِ فَرَأَى قَوْمًا جُلُوسًا فَقَالَ مَنْ هَؤُلَاءِ
الْقَوْمُ فَقَالُوا هَؤُلَاءِ قُرَيْشٌ قَالَ مِنَ الشَّيْخِ
قَالُوا ابْنُ عُمَرَ فَأَنَاهُ فَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُكَ
عَنْ شَيْءٍ مِنْ حَدِيثِي قَالَ أَسْتَدْرِكُ بِحُرْمَةِ هَذَا
الْبَيْتِ أَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَرِيبٌ
مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَتَعَلَّمْتُ تَفْقِيحَ عَنْ يَدِهِ
فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ فَتَعَلَّمْتُ أَنَّهُ تَخَلَّفَ عَنْ
يَعْقُوبَ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ
نَعَمْ قَالَ فَكَبَّرَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ
لَا خَيْرَ لَكَ وَلَا بَيْنَ لَكَ عَنَّا مَا لَتَنِي عَنْهُ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: بے شک وہ جو تم میں سے پھر گئے جس دن دونوں فوجیں ملیں گی، انہیں شیطان ہی نے لغزش دی ان کے بعض اعمال کے باعث اور بے شک اللہ تعالیٰ نے انہیں سماعت فرمایا، بے شک اللہ بخشنے والا حلیم والا ہے (سورہ آل عمران) عثمان بن مویہ کا بیان ہے کہ ایک شخص (یربذ بن بشر) حج بیت اللہ کی غرض سے آیا تو وہاں بہت سے لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھ کر پوچھا کہ یہ کون حضرت ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا کہ یہ قریش ہیں۔ اس نے پھر پوچھا کہ وہ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر ہیں۔ پس وہ ان کے نزدیک آیا اور کہنے لگا: میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں، اگر مجھے آپ حقیقت سے مطلع فرمادیں اور میں آپ کو حرمت بیت اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا یہ بات ۔۔۔۔۔ آپ کے علم میں ہے کہ حضرت عثمان نے غزوہ احک سے راہ فرار اختیار کی تھی؟ جواب دیا، ہاں۔ اس نے کہا، کیا آپ اس بات سے باخبر ہیں کہ وہ غزوہ بدر سے بھی غائب رہے اور اس میں شریک نہ ہوئے۔ انہوں نے جواب دیا، ہاں۔ کیا آپ کے علم میں یہ بات ہے کہ وہ بیت

مذہب ان میں بھی شامل نہیں تھے۔ انہوں نے کہا، ہاں۔ راوی کا جی دن بے کرسیں کراہی نے اشد اکبر کہا۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا۔

أَتَاكَ أَرْكَ يَوْمَ أَحَدٍ فَكَاشَفَهُ أَنْ اللَّهَ عَفَا عَنْهُ
وَأَمَّا تَغْيِبُهُ عَنْ بَدَا فَكَانَتْ كَأَنَّ تَحْتَهُ يَنْتِ
رَسُولِي اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ
مَرِيضَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ يَمُوتُ شَهِيدًا بَدَا مَا
سَهْمًا وَأَمَّا تَغْيِبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ
فَكَانَتْ كَأَنَّ أَحَدًا أَعْتَبَ بِطَنْ مَكَّةَ مِنْ
عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ لِبَيْعَتِهِ مَكَانَ فَبَعَثَ عُثْمَانَ
وَكَانَ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ
عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَالِهِ وَسَلَّمَ بِمِدَّةِ الْيَمْنِ هَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ
فَضَرَبَ بِهَا عَلَى يَدِهِ فَقَالَ هَذِهِ لِعُثْمَانَ
أَذْهَبْ بِهَذَا الْآنَ مَعَكَ

بَابُ إِذْ تَصْعَدُونَ وَلَا

تَلُودُونَ عَلَى أَحَدٍ وَالرَّسُولُ
بَيْنَ عُنُوكُمْ فِي الْخُرُوبِ فَأَثَابَكُمْ
حَتَّى يَغْتَمِرَ لِكَيْلًا تَحْزَنُوا عَلَى مَا
فَاتَكُمْ وَلَا مَا أَصَابَكُمْ وَاللَّهُ
خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ تَصْعَدُونَ
كَذَهِبُونَ أَصْعَادًا وَصَعِيدًا خَوْقُ
الْبَيْتِ

۱۳۳۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ خَالِدِ
حَدَّثَنَا رُحَيْوُ عَنْ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ آدَمَ بْنَ عَائِشَةَ قَالَ
جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى الرِّجَالِ يَوْمَ أَحَدٍ عَبْدًا اللَّهُ
بْنُ جَبْرِ وَأَقْبَلُوا مِنْهُمْ مِيرَ
فَدَاكَ إِذْ دُعُوا هُمْ الرَّسُولُ فِي
أَخْرَافِهِمْ

ذرا ٹھہرا جو کچھ تم نے ان کے متعلق پوچھا ہے میں تمہیں اس کی
حقیقت بتا دوں۔ غزوہ احد سے فرار ہونے کے متعلق میں گواہی
دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرمادیا۔ جہاں تک غزوہ
احد میں شامل نہ ہونے کی بات ہے تو ان کے نکاح میں رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی تھیں جو ان دنوں بیمار تھیں۔
پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا کہ تمہیں غزوہ
احد میں شامل ہونے والوں کے برابر اجر اور مال غنیمت سے حصہ
میں گا۔ یہی بیعت رضوان میں شامل نہ ہونے کی بات تو کہہ کر مرکی
سرزمین میں اگر کوئی دوسرا حضرت عثمان سے زیادہ اثر مومخ والا ہوا
تو ان کی جگہ اسے بھیجا جاتا۔ لیکن آپ نے حضرت عثمان کو بھیجا اور
بیعت رضوان تو حضرت عثمان کے کہہ مقررہ جانے کے بعد ہوئی تھی۔
پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دائیں دست مبارک کے
لیے فرمایا کہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے اور اسے دوسرے دست مبارک پر رکھ کر فرمایا
آیت: اِذْ تَصْعَدُونَ وَلَا تَلُودُونَ کا بیان۔

جب تم منہ اٹھائے چلے جاتے تھے اور پیٹھ پھر کر کسی کو نہ دیکھتے تھے
اور دوسری جاہت میں ہمارے رسول تمہیں پکار رہے تھے تو تمہیں
غم کا بدلہ غم دیا اور معافی اس لیے سنائی جو ہاتھ سے گیا اور جو افتاد
پڑی اس کا رنج نہ کرو اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر
ہے۔

سورہ آل عمران، آیت ۱۵۳

تَصْعَدُونَ بَنَسْکَ پَر چڑھنا اللہ کر کے پَر چڑھنا

حضرت بلال بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوہ احد کے روز حضرت
عبد اللہ بن جبر کو پیدل فوج کا امیر مقرر فرمایا تھا۔ جب
کچھ حضرات شکست کھا کر بھاگ کھڑے ہوئے تو ان کے
متعلق ہی وہ آیت نازل ہوئی کہ رسول ان کو دوسری جاہت
سے پکار رہے تھے۔ یعنی وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ - رَفِ
أَخْرَافِهِمْ۔

بَاب ۳۸۸ شَرَّ أَتَزَلْ عَلَيْكُمْ
مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمْنًا نَعَا سَا
يَغْشَى طَائِفَةً مِنْكُمْ وَطَائِفَةٌ قَدْ
أَهَمَّتْهُمْ أَنْفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِاللَّهِ
غَيْرَ الْحَقِّ ظَنًّا الْجَاهِلِيَّةِ يَقُولُونَ
هَذَا لَنَا وَمِنَ الْأَمْرِ مِنْ شَيْءٍ هَٰذَا
إِنْ الْأَمْرُ كُلُّهُ لِلَّهِ يَخْشَوْنَ
فِي أَنْفُسِهِمْ مَا لَا يُبْدُونَ لَكَ
يَقُولُونَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ
شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هَهُنَا قُلْ لَوْ
كُنْتُ فِي بَيْتِكُمْ لَكُنْتُ مِنَ
الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ
إِلَىٰ مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ مَا
فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحَّصَ مَا فِي
قُلُوبِكُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ
الصُّدُورِ

۱۲۳۸. وَقَالَ لِي خَلِيفَتُهُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ
بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ
قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ
كُنْتُ فِيْ مَنْ تَغَشَّى الْتَبَّ اسْمُ
يَوْمٍ أَحْمَدُ حَتَّى سَقَطَ سَبِيْنِي مِنْ
يَدِي وَمَرًّا يَسْقُطُ وَأَخَذْتُ فَيَسْقُطُ
وَأَخَذْتُ

آیت: مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمْنًا کابیان۔
پھر تم پر غم کے بعد چین کی نیند آناری کہ تمہاری ایک جماعت
کو گھیرے ہوئی تھی اور ایک گروہ کو اپنی جان کی پڑی تھی،
اللہ پر بے جا گمان کرتے تھے، جاہلیت کے بے
گمان۔ کہتے کیا اس کام میں کچھ ہمارا بھی اختیار ہے؟
تم فرادہ کہ اختیار تو سارا اللہ کا ہے۔ اپنے دلوں میں
چھپاتے ہیں جو تم پر ظاہر نہیں کرتے۔ کہتے ہیں ہمارا کچھ
بیس جوتنا تو ہم یہاں نہ مارے جاتے۔ تم فرما دو
کہ اگر تم اپنے گھروں میں ہوتے جب بھی جن کا
اما جانا لکھا جا چکا تھا اپنی قتل گاہوں تک نکل کر آتے
اور اس لیے کہ اللہ تمہارے سینوں کی بات
آزمائے اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے
کھول دے اور اللہ دلوں کی بات جانتا ہے۔
(سورہ آل عمران، آیت ۱۵۴)

حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا: غزوہ احد کے روز میں ان لوگوں
تھا جن کو نیند نے دبا دیا تھا۔ یہاں تک کہ کئی مرتبہ میرے
اتھ سے سوار گر گئی تھی۔ وہ گر پڑتی اور میں اسے اٹھا لیتا
وہ پھر گر پڑتی اور میں پھر اسے اٹھا
لیتا تھا۔

آیت لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ کابیان

یہ بات تمہارے ہاتھ نہیں، یا انہیں توبہ کی
توفیق دے یا ان پر عذاب کرے کہ وہ ظالم
ہیں (سورہ آل عمران، آیت ۱۳۸)

بَاب ۳۸۹ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ
شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ
أَوْ يُعَذِّبُهُمْ فَلَا تَهُمُّ
طَائِفَةٌ

۱۲۳۹۔ قَالَ حَمِيدٌ وَثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجَّوْا نَبِيَّهُمْ فَخَرَلَتْ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ

۱۲۴۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السُّلَمِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الزُّكُوفِ مِنَ التَّرَكُّبِ الْآخِرَةِ مِنَ الْقَجْرِ يَقُولُ اللَّهُمَّ الْعَنْ قُلَانَا وَقُلَانَا وَقُلَانَا بَعْدَ مَا يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ نَزَلَ اللَّهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ إِلَى قَوْلِهِ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ وَعَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سَفْيَانَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو عَلَى صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ وَسَهِيلِ بْنِ عَمْرٍو وَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَخَرَلَتْ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ إِلَى قَوْلِهِ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ

باب ۳۹ ذکر ام سلیط

۱۲۴۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي حَدَّادٍ أَنَّ الْبَيْهَقِيَّ عَنْ يُونُسَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَعَلَّكَ بَنِي مُلِكٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَسَمَ مِرْدُطًا بَيْنَ نِسَاءٍ مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَبَقِيَ مِنْهَا مِرْدُطٌ جَيِّدٌ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اعْطِ هَذَا بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيِّ عِنْدَكَ يُرِيدُ وَنَ أُمِّ كَلثُومٍ بِنْتَ عَلِيٍّ فَقَالَ عُمَرُ أُمُّ سَلَيْطٍ أَحَقُّ بِهِ وَأُمُّ سَلَيْطٍ مِنْ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ وَمَنْ بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ وَإِنَّهَا كَانَتْ تَرْفُهُ لَنَا الْقَرَبُ يَوْمَ أُحُدٍ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ اُحُد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کو زخمی کر دیا گیا تھا، تو آپ نے فرمایا، وہ قوم کیسے نجات پاسکتی ہے جس نے اپنے نبی کو زخمی کر دیا، اس پر (سورۃ آل عمران کی آیت ۱۲۸) نازل ہوئی

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر کی آخری رکعت میں رکوع کے بعد سر مبارک اٹھایا تو صبح اللہ من حمدہ اور ربنا وللب الحمد کے بعد یہ دعا کی: اے اللہ! ظلالِ ظلال اور ظلال پر لعنت فرما۔ پس اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرما دیا کہ یہ بات تمہارے ہاتھ میں نہیں رہے گی۔ آیت (خطبہ بن ابیوسفیان کا بیان ہے کہ میں نے سالم بن عبد اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صفوان بن امیہ، سہیل بن عمرو اور حارث بن ہشام کی تہاکت کے لیے دعا کی، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے۔ یہ بات تمہارے ہاتھ میں نہیں رہے گی یا انہیں تو یہ کہ توفیق دے یا ان پر غضب کرے کہ وہ ظالم ہیں۔

(سورۃ آل عمران، آیت ۱۲۸)

ام سلیط کا ذکر

قلیب بن ابیہامک کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ منورہ کی مسنورات کے درمیان چادر پی تقسیم فرمائی تو ان میں سے ایک بہترین چادر باقی بچ گئی، جو حضرات آپ کے پاس تھے ان میں سے بعض نے کہا کہ اے امیر المؤمنین! یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس صاحبزادی کو دے دیجئے جو آپ کے دولت خانے میں ہے۔ ان کا اشارہ حضرت ام کلثوم بنت علی کی جانب تھا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ ام سلیط ان سے زیادہ حق دار ہے۔ حضرت ام سلیط انصار کی ان عورتوں سے ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ حضرت عمر نے یہ بھی فرمایا کہ غزوہ اُحُد کے روز یہ مجھ سے ملے گی میں پانی پھر کر لاتی ہوں۔

بَابُ قَتْلِ حَمْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

۱۲۴۲ حَدَّثَنَا ثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حُجَّيْنُ بْنُ الْمُسْتَنَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقُضَيْلِ عَنْ سَيِّمَانَ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ أُمِّةِ الصَّنَابِقِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ بْنِ الْخِيَارِ فَلَمَّا قَدِمْنَا حِمَصَ قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ إِنَّهُ فَلَكَمَا قَدِمْنَا حِمَصَ قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ هَلْ لَكَ فِي وَحْشِي تَسْأَلُهُ عَنْ قَتْلِ حَمْزَةَ قُلْتُ نَعَمْ وَكَانَ وَحْشِي تَسْكُنُ حِمَصَ فَسَأَلْنَا عَنْهُ وَقِيلَ لَنَا هُوَ ذَاكَ فِي ظِلِّ قَصْرِ كَانَتْ حَبِيبٌ قَالَ فَجِئْنَا حَشَوُ فَمَّا عَلَيْنَا بِبَيْتٍ فَسَلَمْنَا فَرَادَ السَّلَامُ قَالَ وَعَبِيدُ اللَّهِ مُعْتَجِرٌ بِعِمَامَتِهِ مَا يَرَى وَحْشِي الْأَعْيُنِ وَيُخَلِّبُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ يَا وَحْشِي أَعْرِضْنِي قَالَ فَتَطَرَّ إِلَيْنَا ثُمَّ قَالَ لَا وَاللَّهِ إِلَّا أَنْ أَعْلَمُ أَنَّ عَدِيَّ بْنَ الْخِيَارِ تَزَوَّجَ امْرَأَةً يُقَالُ لَهَا أُمُّ قَيْسٍ بَدَتْ لِي الْحِمَصَ فَوَلَدَتْ لَنَا غُلَامًا بِمَكَّةَ فَصُكِّنَتْ اسْمُهُ مِنْ لَدُنِي فَحَمَلْتُ ذَلِكَ الْغُلَامَ مَعَ أُمِّهِ فَنَاءَ وَلَنُهَا إِيَّاهُ فَكَأَنِّي نَظَرْتُ إِلَى قَدَمَيْكَ قَالَ فَكُشِفَ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تُخْبِرُنَا بِقَتْلِ حَمْزَةَ قَالَ نَعَمْ إِنَّ حَمْزَةَ قَتَلَ طُعَيْمَةَ بْنَ عَدِيٍّ بْنِ الْخِيَارِ بِبَدَا فَقَالَ لِي مَوْلَايَ جَبِيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ إِنَّ قَتَلْتَ حَمْزَةَ بِعَدِيٍّ فَأَمَتَ حَرْثٌ قَالَ فَلَكَمَا أَنْ عَدِيَّ النَّاسِ عَامَرَيْنَيْنِ وَعَيْنَيْنِ جَبَلٍ بِجِبَالِ أَحَدٍ

حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت

جعفر بن محمد بن ابیہ تمیمی کا بیان ہے کہ میں نے عبید اللہ بن عدی بن خیاریہ کے ساتھ سفر کیا۔ جب ہم حیمص پہنچے تو عبید اللہ نے مجھ سے کہا کہ ہم حضرت وحشی کے پاس جا کر شہادت حمزہ کا حال دریافت کریں؟ اور حضرت وحشی ان دنوں حیمص میں اقامت پذیر تھے۔ ہم نے ان کے متعلق لوگوں سے دریافت کیا تو ہمیں بتایا گیا کہ وہ اپنی دیوار کے سائے میں اس طرح بیٹھے ہوئے ہیں جیسے بھولی ہوئی مشک جعفر کا بیان ہے کہ تھوڑی سی دیر میں ہم حضرت وحشی کے پاس جا پہنچے۔ پس ہم نے سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب دیا۔ ان کا بیان ہے کہ عبید اللہ نے اپنے عمامہ کے ساتھ خود کو یوں چھپایا کہ ان کی آنکھوں اور پردوں کے سوا وحشی کو اور کچھ بھی نظر نہیں آتا تھا۔ پھر عبید اللہ نے کہا اے حضرت وحشی! کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ انہوں نے ان کی طرف دیکھ کر کہا کہ پہچانتا تو نہیں، ہاں اتنا جانتا ہوں کہ عدی بن خیاریہ نے ایک عورت سے شادی کی تھی جس کا نام ام قیس تھا۔ قتال بن ابوالعص تھا، اس کے بطن سے مکہ مکرمہ میں ایک لڑکا پیدا ہوا تھا۔ میں نے اس کے لیے دودھ پلانے والی تلاش کی تھی، لہذا میں اس کی والدہ کے ساتھ اسے اٹھا کر لے گیا تھا۔ اب تمہارے قدموں کو دیکھ کر محسوس کر رہا ہوں کہ یہ گویا وہی بچہ میرے پاس سے۔ جعفر کا بیان ہے کہ یہ سن کر عبید اللہ نے اپنا چہرہ کھول دیا اور کہنے لگے، کیا آپ یہ بتائیں گے کہ حضرت حمزہ کو کس طرح شہید کیا تھا؟ جواب دیا ہاں۔ حضرت حمزہ نے طعیم بن عدی بن خیاریہ کو میدان پر سے قتل کیا تھا۔ مجھ سے میرے آقا جبر بن معطم نے کہا کہ اگر حمزہ کو میرے بچا کے بدلے قتل کر دو تو تم آزاد ہو۔ ان کا بیان ہے کہ جب لوگ ٹھنبن کے سال رٹنے کے لیے نکلے اور ٹھنبن کوہ احد کی پہاڑیوں میں سے ایک پہاڑی

بیچ مارا تو وہ اس کے کندھوں سے پار نکل گیا۔ اتنے میں کچھ نصیب بھی اس پر ٹوٹ پڑے۔ پس میں نے کھوپڑی پر تلوار سے بھی ایک ضرب لگائی۔ حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ ایک لونڈی نے مکان کی چھت پر کھڑی جو گر گیا۔ اے امیر المؤمنین! مبارک ہو کہ مسیلہ کو ایک کالے غلام نے قتل کر دیا ہے۔

رسول خدا کا غزوہ احد میں زخمی ہونا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس قوم سے سخت ناراض ہے جس نے اپنے نبی کے دانت شہید کیے اور اپنے صلے کے دندان مبارک کی جانب اشارہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا سخت غضب ہے اس شخص (ابی بن خلف) پر جس کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے راہ خدا میں قتل کیا تھا۔

مکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ اس شخص (ابی بن خلف) پر اللہ تعالیٰ کا سخت غضب ہے جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے راہ خدا میں قتل کیا تھا نیز اس قوم پر اللہ کا سخت غضب ہے جس نے اللہ کے نبی کا چہرہ مبارک خون آلودہ کیا تھا۔

ابو حازم فرماتے ہیں کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زخمی ہونے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے بخوبی معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زخم کو کس نے دھویا، اپنی کس نے ڈالا اور کیا دوائی استعمال کی گئی۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام بنت رسول خدا تو دھو رہی تھیں اور حضرت علیؓ بھیڑی ہوئی ڈھال سے پانی ڈال رہے

إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَضْرَبَهُ بِالسَّيْفِ عَلَى حَامَتِهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْقُصَيْلِ فَأَخْبَرَ بَنِي سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ فَقَالَتْ جَارِيَةٌ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ وَآمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَتَلَهُ الْعَبْدُ الْأَسْوَدُ

بَاب ۳۹۲ مَا أَصَابَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَرَاحِ يَوْمَ أُحُدٍ

۱۲۴۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ سَمْعَانَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى قَوْمٍ فَعَلُوا بَيْنِيَّةً يُشِيرُونَ إِلَى رَأْسِ نَبِيِّهِ أَشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى رَجُلٍ قَتَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۱۲۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى قَوْمٍ دَمَوْا وَجْهَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ وَهُوَ يُسْأَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَا أَعْرِفُ مَنْ كَانَ يُغْسِلُ جُرْحَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ يَسْكُبُ الْمَاءَ وَيَبَادُؤُوهَا قَالَ كَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْتَسِلُهُ وَعَلِيٌّ يَسْكُبُ

تھے جب حضرت فاطمہ نے دیکھا کہ پانی ڈالنے سے تو خون اور بھی زیادہ بہنے لگا ہے تو انہوں نے بوریے کا ایک ٹکڑا جلا کر اس کی راکھ زخم میں بھر دی تو خون بسا بند ہو گیا۔ اور اس روز آپ کے سامنے کے دندان مبارک شہید کر دیئے تھے اور آپ کے مبارک چہرے کو زخمی کر دیا تھا۔ کیونکہ مبارک کا خود تو ٹوٹا ہوا تھا۔

مکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ ہے کہ اس شخص پر اللہ تعالیٰ کا بڑا غضب ہے جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کیا اور اللہ تعالیٰ کا اس شخص پر بڑا غضب ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک چہرے کو ہولناک کیا تھا۔

آیت :- الذین استجابوا للہ والرسول کا بیان

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آیت :-
 وہ جو اللہ اور رسول کے بلائے پر حاضر ہوئے بعد اس کے انہیں
 رخم پہنچ چکا تھا، ان کے ٹیکو کاروں اور پرہیزگاروں کے لیے
 بڑا ثواب ہے (سورہ آل عمران، آیت ۱۷۲) کے متعلق
 حضرت عروہ سے فرمایا: اے عیسیٰ مجھے! تمہارے والد
 محرم حضرت زبیر اور تمہارے نانا حبان حضرت ابوبکر بھی
 ان لوگوں میں سے ہیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم کو غزوہ احد میں مشرکین کی جانب سے صدر پہنچا
 تو خدشہ ہوا کہ کہیں وہ پھر نہ پلٹ پڑیں۔ آپ نے فرمایا،
 ان لوگوں کے حالات کون معلوم کرتا ہے؟ پس مسلمانوں میں
 شہداء اس میں ہم پر گئے جن میں حضرت ابوبکر اور حضرت زبیر بھی تھے۔
 شہیدانِ احد کا بیان۔

ان حضرات میں حضرت حمزہ، حضرت یربان، حضرت انس بن نضر اور
 حضرت مصعب بن عمیر بھی ہیں۔

قتادہ فرماتے ہیں کہ ہماری نظر میں عرب کا ایسا کوئی قبیلہ
 نہیں جو انصار کے برابر راہِ خدا میں شہید ہو کر قیامت کی شریح
 نوری حاصل کر گئے ہوں۔ انہوں نے حضرت انس بن مالک

الْمَاءُ بِالْمَجْنِ كُلَّمَا سَأَتْ فَاطِمَةُ اَنَّ
 الْمَاءَ لَا يَزِيدُ الدَّمَ إِلَّا كَثْرَةً اَخَذَتْ
 قِطْعَةً مِنْ خَصِيرٍ فَاخْرَقَتْهَا وَاصْقَتْهَا
 فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ وَكَبُرَتْ دُبَابُ عَيْتَةٍ يُؤَيِّدُ
 وَجْرَ وَجْهٍ وَكَبُرَتْ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ
 ۱۲۳۶۔ حَدَّثَنَا ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ
 عَنْ يَكْرِ مَتَّى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ
 عَلَى مَنْ قَتَلَهُ نَبِيٌّ وَاشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى مَنْ
 قَتَلَهُ نَبِيٌّ وَاشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى مَنْ دَفَى
 وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ

۱۲۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مَعَاذٍ
 عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
 أَنَّ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا
 أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ
 أَنْفَقُوا أَجْرَ عَظِيمٍ قَالَتْ لَعَزُوزَةٌ يَا ابْنَ
 أَخْتِي كَانَتْ أَبُولَ مِنْهُمْ الشَّيْءُ وَأَبُولَ يَكْرُ
 لَمَّا أَصَابَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَصَابَ يَوْمَ أُحُدٍ وَأَنْصَرَفَ عَنْهُ الْمُشْرِكُونَ
 خَافَ أَنْ يُرْجَعُوا قَالَ مَنْ يَذْهَبُ فِي إِيَّاهُمْ
 فَانْتَدَبَ مِنْهُمْ سَبْعُونَ رَجُلًا قَالَ كَانَ فِيهِمْ
 أَبُو بَكْرٍ وَالزُّبَيْرُ

بَابُ مَنْ قُتِلَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ أُحُدٍ
 مِنْهُمْ حَمَزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَالْإِمَامُ وَالْأَنْسُ
 بْنُ النَّضْرِ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ

۱۲۳۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ
 بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا ثَنَا ابْنُ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ مَا
 نَعْلَمُ حَيًّا مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ أَكْثَرَ شَهِيدًا أَعَنَ

ہے اور ان کے درمیان ایک نالی ہے۔ پس میں بھی لڑنے کے لئے لوگوں کے ساتھ نکلا۔ جب سباع پہلوان نے میدان میں نکل کر مبارز طلب کیا تو حضرت حمزہ بن عبد المطلب اس کے مقابلے پر آئے اور فرمایا: اے سباع! اُمّ النمار کے بیٹے، جو بچوں کے ختنے کیا کرتی تھی، تم بھی اشرار اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہو؟ ان کا بیان ہے کہ حضرت حمزہ نے اُسے یوں ہلک دم پہنچا دیا جیسے گری ہوئی گل۔ یہ نہایت ہی کہ پھر میں حضرت حمزہ کے لیے ایک چتر کی آڑ میں چھپ گیا۔ جب وہ میرے نزدیک آئے تو میں نے اپنا نیزہ بھینک کر ہذا جوان کے زیر ناک لگا اور سرین سے پار ہو گیا۔ ان کا بیان ہے کہ یہ حضرت حمزہ کا آخری وقت تھا۔ جب لوگ جنگ سے واپس لوٹے تو میں بھی واپس لوٹا اور مکہ مکرمہ میں اقامت پذیر ہوا۔ جب اس سرزمین میں اسلام پھیل گیا تو میں طائف چلا گیا۔ اہل طائف نے مجھے قاصد بنا کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب بھیجا اور بتا دیا کہ وہ قاصدوں کو تکلیف نہیں پہنچا کرتے۔ پس میں دوسرے لوگوں کے ساتھ چل دیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ جب آپ نے مجھے دیکھا تو فرمایا: کیا تم وحشی ہو؟ میں عرض گزار ہوا، ہاں۔ فرمایا: کیا حمزہ کو تم نے شہید کیا تھا؟ میں نے جواب دیا: ایسی بات ہے جو پوری طرح آپ کے علم میں ہے۔ فرمایا: کیا تم مجھ سے اپنا منہ چھپا سکتے ہو؟ ان کا بیان ہے کہ پھر میں باہر نکل آیا۔ پس جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور مسیلہ کذاب نبوت کا دعویٰ کرتا ہوا نکلا تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں بھی مسلمانوں کے ساتھ اس لڑنے کے لیے نکلوں گا، شاید اسے قتل کر سکوں اور یہ حضرت حمزہ کے قتل کرنے کا کفارہ ہو جائے۔ پس میں بھی لوگوں کے ساتھ نکلا اور متواتر ہوا جو کچھ ہوا۔ ان کا بیان ہے کہ ایک آدمی دیوار کی آرمیں کھڑا تھا جس کا رنگ اونٹ کے مانند تھا اور اس نے اپنا سر جھکایا ہوا تھا۔ میں نے جانتے ہوئے کہ مسیلہ یہی ہے اپنا دی نیزہ سنبھالا اور پھینک کر اس کی چھاتی کے نیچے

بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ وَأُخْرِجْتُ مَعَ النَّاسِ إِلَى الْقِتَالِ فَلَمَّا اصْطَفُوا لِلْقِتَالِ خَرَجَ سَبَاعٌ مِّنْ هَلْ مِنْ مَّبَارِيقٍ قَالَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ حَمَزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ يَا سَبَاعُ يَا ابْنَ أُمِّ النَّمَارِ مُقَطَّعِي الْبُطُونِ أَنْتَ أَذُّ اللَّهِ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ شَدَّ عَلَيْهِ فَكَانَ كَأَنَّ مِثْلَ الْهَبِ قَالَ وَكَمَنْتُ لِحَمَزَةٍ تَحْتَ صَخْرَةٍ فَلَمَّا دَنَا مِنِّي رَمَيْتُهُ بِحَرْبَتِي فَأَجْنَعَهَا فِي ثَنِيَّتِي حَتَّى خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ قَالَ فَكَانَ ذَلِكَ الْعَهْدَ بَيْنَهُمَا جَمْعُ النَّاسِ رَجَعَتْ مَعَهُمْ فَاقْبَلْتُ بِمَكَّةَ حَتَّى فَشَلْتُ فِيهَا إِلَى سَلَامٍ ثُمَّ خَرَجْتُ إِلَى الطَّائِفِ

فَارْتَمَلُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا فَقِيلَ لِي إِنَّهُ لَا يَكْفِيهِ الرُّسُلُ فَخَرَجْتُ مَعَهُمْ حَتَّى فَشَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَيْتُ أَنِّي أَنْتَ وَخِصَّتِي قُلْتُ تَعْرِفُ قَالَ أَنْتَ قَتَلْتَ حَمَزَةً قُلْتُ قَدْ كَانَ مِنْ الْأُمْرِ مَا يَكْفِيكَ قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُغَيِّبَ وَجْهَكَ عَنِّي قَالَ فَخَرَجْتُ فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ قُلْتُ لَا خَرَجْتُ إِلَى مُسَيْلِمَةَ لَعَلِّي أَقْتُلُهُ فَأُكَافِي بِهِ حَمَزَةً قَالَ فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ فَكَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ قَالَ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي ثَلَمَةٍ جَدِيدٍ كَأَنَّهُ جَمَلٌ أَوْ رَقٌّ سَائِرُ الرَّاكِبِينَ قَالَ هُوَ مِثْلُهُ بِحَرْبَتِي فَأَجْنَعَهَا بَيْنَ ثَنِيَّتِي حَتَّى خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ فَتَالَ وَوَسَبَ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے غزوہ احد میں ان کے ستر افراد شہید ہوئے اور ستر ہجرت معونہ کے واقعہ میں اور ستر ہی جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے۔ ہجرت معونہ کا واقعہ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں ہوا تھا اور یمامہ کا واقعہ حضرت ابوبکر صدیق کے دور خلافت میں ہوا جبکہ مسیلہ کذاب سے ٹکرا ہوئی تھی۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ شہیدان احد میں سے دو دو حضرات کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کپڑے میں جمع فرمایا۔ پھر دریافت فرماتے کہ ان میں سے قرآن مجید کس کو زیادہ یاد تھا۔ جب کسی ایک کی جانب اشارہ کر دیا جاتا تو آپ لہجہ میں پہلے اسے رکھواتے اور فرمایا کہ قیامت کے روز میں ان سب پر گواہ ہوں اور حکم فرمایا کہ انہیں اسی طرح خون میں بھرتے ہوئے دفن کر دیا جائے نیز نہ ان پر ناز نہ بازہ پڑھی گئی اور نہ انہیں غسل دیا گیا۔ نیز حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میرے والد ماجد کو شہید کر دیا گیا تو میں رونے لگا اور ان کے چہرے سے کپڑے کو ہٹاتا۔ چنانچہ صحابہ کرام مجھے ایسا کرنے سے منع کرتے رہے لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے منع نہیں فرمایا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیری (بھوپھی سے) فرمایا۔ ان پر نہ رو دیا ان پر کیوں روتی ہو، ان کا جنازہ اٹھنے تک فرشتے اپنے پرول سے ان پر سایہ کیے رکھیں گے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ایک خواب میں یہ دیکھا کہ تلوار ہلائی تو اس کی نوک ٹوٹ گئی۔ اس کی تعبیر وہی مدبر ہے جو مسلمانوں کو بروز غزوہ احد اٹھانا پڑا۔ پھر میں نے دوبارہ ہلائی تو وہ پہلے سے بھی زیادہ خوبصورت ہو گئی۔ اس کی تعبیر یہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے بعد میں فتح رحمت فرمائی اور ان میں اتفاق پیدا کر دیا۔ اسی خواب کے اندر میں نے گائیں دیکھیں

يَوْمَ الْقِيَمَةِ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ قَتَادَةُ وَحَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ قُتِلَ مِنْهُمْ يَوْمَ أُحُدٍ سَبْعُونَ وَيَوْمَ بَيْرُ مَعُونَةَ سَبْعُونَ وَيَوْمَ الْيَمَامَةِ سَبْعُونَ قَالَ وَكَانَ بَيْرُ مَعُونَةَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَوْمَ الْيَمَامَةِ عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ يَوْمَ مَسِيلَةَ الْكَذَّابِ.

۱۲۴۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي قَرْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ إِنَّهُمْ لَأَنْتُمْ أَخَذُوا الْقُرْآنَ فَإِذَا أُبْشِرَ لَهُ إِلَى أُحُدٍ قَدَّمَ مَرْكَبَهُ وَفَعَلَ وَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَذِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَمَرَ بِهِ فَيُحْمَلُ بِهِمَا ثُمَّ وَلَعْرُ يُصَلِّي عَلَيْهِمْ وَلَمْ يَنْتَلِزُوا. وَقَالَ أَبُو الْوَلِيدِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ لَقَدْ قُتِلَ أَبِي جَعَلَتْ أُمِّي وَالْكَثِيفُ الْقُوبَ عَنْ وَجْهِهِ فَجَعَلَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَلَّوْنَ وَيُؤْتُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعْرَيْنَهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْكِيَنَّ أَوْ مَا تَبْكِيَنَّ مَا زِلْتُمُ الْمُنْكَدِرَ تُظِلُّهُ بِأَجْنِهَتَيْهَا حَتَّى رَفَعَهُ.

۱۲۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ بَرِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هَزْزَتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ خَمْرُهُ زَقَتْ أُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ بِهِ اللَّهُ عَنِ النَّجْدِ وَاجْتَمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ وَرَأَيْتُ فِيهَا بَقَرًا وَاللَّهُ خَيْرُ

فَإِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ -

۱۲۵۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ خَبَّابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَنَّا نَبْتَنِي وَجَهَ اللَّهُ فَوَجِبَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ قِيمَتًا مِمَّنْ قَضَى أَوْ ذَهَبَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا كَانَ مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عَمِيرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ يَتْرُكْ إِلَّا نَمِرَةً كُنَّا إِذَا غَطَيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا أُغْطِيَ بِهَا رِجْلَاهُ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوا بِهَا رَأْسَهُ وَجَعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ الْإِذْخِرَ أَوْ قَالَ الْقَوَاعِي رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ آيَنَعَتْ لَهُ كَمَرَتُهُ وَهُوَ يَهْدِيهَا.

۱۲۵۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ قَالَ عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۵۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِي النَّبِيِّ عَنْ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَنَا أُحُدًا فَقَالَ هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي حَرَّمْتُ مَا بَيْنَ لَدُنِّيْهَا.

۱۲۵۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْأَحْوَرِ عَنْ عُمِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ مَا

اور اس کی تعبیر یہی ہے جو غزوہ اُحد میں مسلمانوں کے سامنے آئی۔
حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رضائے الہی کے لیے ہجرت کی تھی، پس ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے پاس جمع ہو گیا۔ ہم میں سے بعض حضرات وہ بھی ہیں جنہوں نے اپنے اجر میں سے یہاں چلے کر بھی نہیں دیکھا جیسے حضرت مصعب بن عمیر یہ غزوہ اُحد میں شہید ہوئے اور کچھ صرٹ ایک کبیل چھوڑا تھا۔ جب ہم ان کے سر کو چھپاتے تو پیر کھل جاتے تھے اور جب پیروں کو چھپاتے تو سر کھل جاتا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ اس کے سامنے ان کا سر چھپا دو اور اس کے پیروں پر اذخر ڈال دو یا یہ فرمایا کہ اس کے پیروں پر خنوری کی اذخر ڈال دو اور ہم میں سے بعض ایسے بھی ہیں جن کے چل چکے اور وہ ان کے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

فرمان رسالت ہے کہ اُحد پر ہمارے ہم سے محبت رکھتا ہے۔ عباس بن سہل: ابو حمیرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے روایت کیا ہے۔

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ پہاڑ (اُحد) ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب کوہ اُحد نظر آیا تو آپ نے فرمایا: یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ اسے اللہ بیشک حضرت ابراہیم نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا اور میں ان دونوں پتھری جگہوں کے درمیان کی جگہ کو حرم بناتا ہوں۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز باہر نکلے اور

فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَواتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ
إِلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ إِنِّي فَرَطْتُ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ
وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْأَنْوَارِ وَإِنِّي أُعْطِيْتُ مَعَارِجَهُ
خَزَائِنِ الْأَرْضِ وَأُمَافِيَتِيحِ الْأَرْضِ إِنِّي وَاللَّهِ مَا
أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنِّي أَخَافُ
عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَاسُوا فِيهَا.

بَابُ ۳۹ غَزْوَةُ الرَّحْمَنِ وَرَعْلٌ ذَكَوَانٌ وَبَيْتُ
مَعُونَةَ وَحَدِيثُ عَصَلٍ وَالْفَارِجَةُ وَعَاصِمُ بْنُ
ثَابِتٍ وَخَبِيبٌ وَأَصْحَابُ قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ
حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ أَنَّهُ بَعَثَ أَحَدًا

شہدائے احد پر اس طرح نازل پڑھی جیسے میت کی نماز جنازہ
پڑھی جاتی ہے پھر آپ نے ہر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا
میں پہلے جا کر تمہارے کام درست کرنے والا ہوں اور میں تمہارے
ادب پر گواہ ہوں اور میں اپنے حوض کوثر کو اب بھی دیکھ رہا ہوں دیکھو
زمین کے خزانوں کی جہاں رحمت فرمائی گئی ہیں یہ مجھے زمین کی جہاں عطا فرمائی گئیں ہیں
خدا کی قسم مجھے یہ مطلقاً تمہارے متعلق قد نہیں کہ میرے بعد تم ترک کرنے لگ جاؤ گے
غزوہ رجع اور رعل، ذکوان، بئر معونہ کا بیان ہے نیز عسل
قارہ اور عاصم بن ثابت حبیب اور ان کے ساتھیوں کا واقعہ ان
اسحاق نے عاصم بن عمر سے نقل کیا کہ یہ غزوہ اُحد سے بعد کی
بات ہے۔

میں پہلے جا کر تمہارے کام درست کرنے والا ہوں اور میں تمہارے ادب پر گواہ ہوں اور میں اپنے حوض کوثر کو اب بھی دیکھ رہا ہوں دیکھو زمین کے خزانوں کی جہاں رحمت فرمائی گئی ہیں یہ مجھے زمین کی جہاں عطا فرمائی گئیں ہیں خدا کی قسم مجھے یہ مطلقاً تمہارے متعلق قد نہیں کہ میرے بعد تم ترک کرنے لگ جاؤ گے غزوہ رجع اور رعل، ذکوان، بئر معونہ کا بیان ہے نیز عسل قارہ اور عاصم بن ثابت حبیب اور ان کے ساتھیوں کا واقعہ ان اسحاق نے عاصم بن عمر سے نقل کیا کہ یہ غزوہ اُحد سے بعد کی بات ہے۔

۱۲۵۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ مَوْسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ
بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الشَّهْبِيِّ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ أَبِي
سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ
مَنْىَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرِّيَّةً عَيْنًا وَأَمَرَ عَلَيْهِمُ
عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ وَهُوَ جَدُّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِذَا كَانَ بَيْنَ عَسَا
وَمَكَّةَ ذَكَرُوا الْحِجَّ مِنْ هَذِيلٍ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو
لَحْيَانَ فَتَبِعُوهُمْ بِقَرِيبٍ مِنْ وَاقِعَةٍ رَأَاهُمْ
فَاقْتَصَمُوا النَّارَ هُمْ حَتَّى اتَّوَا مَنَزِلًا نَزَلُوهُ
فَوَجَدُوا فِيهِ نَوَى تَمِي نَزَرُوا مِنْ الْمَدِينَةِ
فَقَالُوا هَذَا أَمْرٌ يَشْرِبُ فَتَبِعُوا النَّارَ هُمْ
حَتَّى لَحِقُوا أَهْلَهُمْ فَلَمَّا أَتَاهُ عَاصِمٌ وَأَصْحَابُهُ
لَجَّأُوا إِلَى قَدْحِهِ وَجَاءَ الْقَوْمُ فَحَاطُوا
بِهِمْ فَقَالُوا لَكُمْ الْعَهْدُ وَالْمِيثَاقُ إِنْ نَزَلْتُمْ
إِلَيْنَا أَنْ لَا تَقْتُلُوا نَكْرًا رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمٌ
وَأَمَّا أَنَا فَلَا أُنْزِلُ فِي ذِمَّةٍ كَافِرٍ اللَّهُ هُمْ
أَخِيذَعْنَا نَبِيَّكَ فَقَاتَلُوهُمْ حَتَّى قَتَلُوا
عَاصِمًا فِي سَبْعَةِ نَفْسٍ بِالنَّيْلِ وَبَنَى خَبِيبٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سر (جاسوسی ٹولی) روانہ فرمایا اور ان پر
حضرت عاصم بن ثابت انصاری کو امیر مقرر کر دیا جو حضرت عاصم بن عمر
بن خطاب کے ماموں تھے جب یہ حضرت عثمان اور مکہ مکرمہ کے درمیان
بدھ کے مقام پر پہنچے۔ قبیلہ لحيان والوں کو کسی نے ان کے متعلق بتا دیا۔ یہ
لحيان قبیلہ کی ایک شاخ ہے۔ پس انہوں نے تلوے کے قریب نیرانہ اذان کی
گواہی میں بھیج دیئے۔ وہ ان کے پیروں کے نشانات کی تلاش میں تھے۔
یہاں تک کہ انہوں نے ان حضرات کے ٹھہرنے کی ایک جگہ پر موجود دو گھٹیاں
دیکھ کر کہا کہ یہ تو شرب (مذیہ) کی کھجوریں معلوم ہوتی ہیں۔ پس وہ
قدحوں کے نشانات دیکھتے ہوئے پیچھے چلے گئے۔ جب حضرت عاصم
اور اس کے ساتھیوں نے دیکھا کہ وہ لوگ قریب آگئے تو یہ ایک پہاڑ کی
پرچھٹ گئے۔ کافروں نے پہاڑ کی کوٹھیر لیا اور ان سے کہنے لگے کہ
اگر تم نیچے اتر آؤ اور خود کو ہمارے سپرد کر دو تو ہم یہ عہد و پیمان
کرتے ہیں کہ تم میں سے کسی ایک کو بھی قتل نہیں کریں گے۔ حضرت عاصم
نے کہا کہ ساتھیو! میں تو کافروں کی پناہ میں جلتے کے لئے مطلقاً
تیار نہیں ہوں۔ اے اللہ! ہمارے حال سے نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو مطلع فرما۔ دشمنوں نے تیرے سامنے شروع کر دیئے۔
جس سے حضرت عاصم اور اس کے ساتھی شہید ہو گئے اور باقی

وَرَبِيدٌ وَرَجُلٌ أَخْرَفَا عَطْرَهُمُ الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ
فَلَمَّا أَغْطَوْهُمُ الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ تَذَكَّرُوا الْيَوْمَ
فَلَمَّا اسْتَبَكُّوا مِنْهُمْ حَتَّى أَذَقْنَا قَيْسِيَهُمْ
فَرَبَطُوهُمْ بِهَا فَقَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ السَّادِثُ
مَعَهُمَا هَذَا أَقْوَلُ الْعَهْدِ فَإِنِ انْ تَصَحَّبَهُمْ
فَجَزَّأُوهُ وَعَالَجُوهُ عَلَى أَنْ تَصَحَّبَهُمْ فَلَمْ
يَفْعَلْ فَقَتَلُوهُ وَأَنْطَلَقُوا يُحْبِيبُ وَنَبِيًّا
حَتَّى بَاغَوْهُمْ بِمَكَّةَ فَأَشْتَرَى حَبِيبًا بِمُسُو
الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ تَوْقِلٍ وَكَانَ حَبِيبٌ هُوَ
قَتَلَ الْحَارِثَ يَوْمَ بَدْرٍ فَمَكَثَ عِنْدَهُمْ أَسِيرًا
حَتَّى إِذَا أَجْمَعُوا قَتْلَهُ اسْتَعَارَ مُوسَى مِنْ بَعْضِ
بَنَاتِ الْحَارِثِ لِيَسْتَحِدَّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ قَالَتْ
فَقُلْتُ عَنْ صَبِيٍّ لِي قَدْ بَرَّ إِلَيْكَ حَتَّى أَتَاكَ
فَوَضَعَهُ عَلَى فَخِذِهِ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ قَرِئْتُ نَزْعَةً
عَرَفْتُ ذَلِكَ صَبِيٍّ وَفِي بَيْتِهِ الْمَوْسَى فَقَالَ
الْحُشَيْنُ أَنْ أَقْتُلَكَ مَا كُنْتُ لِفَعْلِكَ ذَاكَ
إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَكَأَنْتَ تَقُولُ مَا رَأَيْتُ
أَسِيرًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ حَبِيبٍ لَقَدْ رَأَيْتُهُ
يَأْكُلُ مِنْ قِطْعٍ مِنْ بَيْتٍ وَمَا بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ
شَرًّا وَإِنَّهُ لَمُتَّوَلِّي فِي الْحَدِيثِ وَمَا كَانَ
إِلَّا رِثَاقٌ بَرَزَهُ اللَّهُ فَخَرَجُوا بِهِ مِنَ
الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ فَقَالَ دَعُونِي أَمْسِكُوا
رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ لَوْلَا أَنْ
تَرَوْا أَنَّ مَا بِي جَزَعٌ مِنَ الْمَوْتِ لَزِدْتُمْ
فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَنَّ الرُّكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْقَتْلِ
هُوَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ احْصِهِمْ عَدَدًا ثُمَّ
قَالَ ه

مَا بَالِي حِينَ أَقْتُلُ مُسْلِمًا
عَلَى أَيْ شَيْءٍ كَانَ اللَّهُ مَصْرُوعًا

تین حضرات ان کے عہد پر ایمان کا یقین کرتے ہوئے نیچے اتر گئے یعنی
حضرت حبیب، حضرت زید بن ذر، تیسرے کوئی اور حضرت
عبد اللہ بن طارق جب انہوں نے خود کو ان کے سپرد کر دیا تو وہ
کمانوں سے نانت نکال کر ان کی مشکیں باندھنے لگے تیسرے
ساتھی نے دیکھا کہ یہ تو شروع میں ہی دغا بازی کرنے لگے تو فرمایا کہ
میں تمہارے ساتھ ہرگز نہیں جاؤں گا، مجھے اس کی نسبت اپنے مقتول
بھائیوں کے پاس پہنچ جانا زیادہ پسند ہے۔ کافروں نے ان ساتھ
بہت کھینچا تانی کی لیکن یہ مطلقاً آمادہ نہ ہوئے تو آخر وہ (انہیں
قتل کر کے) حضرت حبیب اور حضرت زید کو لے کر چلے گئے یہاں تک
دو قوں حضرات کو فروخت کر دیا۔ یہ واقعہ جنگ یدرس کے بعد کا
ہے۔ چنانچہ حضرت حبیب کو بنو حارث بن عامر بن نوفل نے خرید
لیا کیونکہ غزوہ بدر میں انہوں نے حارث بن عامر کو قتل کیا تھا۔
حضرت حبیب کافی دنوں تک ان کی قید میں رہے۔ تو انہوں نے
قتل کرنے کی ٹھان لی لہذا انہوں نے حارث کی ایک بیٹی سے استرا
مانگا۔ عورت نے استرا دیدیا اور اپنے بچے کی طرف سے غافل ہو گئی
اور بچہ اور حارث جاتا ہوا حضرت حبیب کے پاس چلا گیا انہوں نے
اسے اپنی زبان پر بٹھا لیا جب اس نے بچے کو ان کے پاس دیکھا تو
بہت گھبراہٹ حضرت حبیب نے اس کی پریشانی کو محسوس
کرتے ہوئے فرمایا: کیا تم اس لئے ڈر رہی ہو کہ میں بچے کو قتل کر دوں گا؟
میں ایسا ہرگز نہیں کر دوں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ وہ عورت کہتی تھی کہ
میں نے حبیب سے زیادہ ٹیک کوئی قیدی نہیں دیکھا۔ مشک میں نے
ایک روز انہیں انگوڑ کھاتے ہوئے دیکھا اور گچھا ان کے ہاتھ میں
تھا۔ حالانکہ ان دنوں کہ کمر میں کوئی پھل نہیں ملتا تھا اور پیسے
وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ پس یہ وہ روزی تھی جو اللہ تعالیٰ
انہیں مرحمت فرماتا تھا جب نئی حارث انہیں قتل کرنے کی
خاطر حرم کی حدود سے باہر لے گئے تو اس وقت حضرت حبیب
نے کہا مجھے دو رکعتیں پڑھنے کی اجازت دے دیجئے۔ پس انہوں
نے یہ چھوڑ دیئے تو انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا خدا
کی قسم میں یہ رکعتیں کافی دیر میں پڑھتا لیکن اس وجہ سے دیر نہ

وَذَلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلَهِ وَإِنْ يَشَاءُ

يُأَيِّدُكَ عَلَى أَوْصَالِ شَيْئٍ مِمَّنْ

ثَوَّقَ أَمْرَ الْيَهُودِ عَقِبَهُ بَنُ الْخَرِثِ فَقَتَلَهُ وَتَعَثَّتْ

قُرَيْشٌ إِلَى عَاصِمِ بْنِ كُرَّازٍ يَهُودِيٍّ عَمِنَ جَسَدِهِ

يَعْرِفُونَهُ وَكَانَ عَاصِمٌ قَتَلَ عَظِيمًا مِمَّنْ

عُظَمَاءُ يَهُودٍ يَوْمَ بَدْرٍ فَبَحَثَ اللَّهُ عَلَيْهِ مِثْلُ

الظِّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ فَحَسَنَهُ مِنْ رَسُولِهِمْ فَلَمْ

يَقْدِرُوا إِلَيْهِ عَلَى شَيْءٍ

۱۲۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ وَسِيمٍ جَابِرًا يَقُولُ الَّذِي قَتَلَ

حَبِيبًا هُوَ أَبُو سَرٍّ وَهَنَةٌ

۱۲۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعِينَ رَجُلًا لِحَاجَةِ

يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَاءَةُ فَمِنْهُمْ لَكَمُ حَيَّانٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ

يَعْلَى وَذَكَوَانُ عِنْدَ يَمْرِئٍ يُقَالُ لَهُ أَبُ ثَرْمَعُونَ

فَقَالَ الْقَوْمُ وَاللَّهِ مَا رَأَيْنَاكُمْ أَرَدْنَا أَنْ نَمَاحُكُمْ

فَجَاءَ زَوْنٌ فِي حَاجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَلَيْهِمْ شَهْرًا فِي صَلَوةِ الْخُدَاةِ وَذَلِكَ بَدَأُ الْقُبُورِ

وَمَا كُنَّا نَقْنُتُ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَمَا لَ رَجُلٍ

أَنْشَأَ عَنِ الْقُبُورِ أَبْعَدَ الرَّكُوعِ وَيَعْنِدُ

فِي إِيَّاهُ مِنَ الْقُرَاءَةِ قَالَ لَا بَلَّ عِنْدَ قَرَارِجٍ مِنَ

الْقُرَاءَةِ

۱۲۵۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا

ثَوَّقٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا أَبْعَدَ الرَّكُوعِ يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءِ

کی کہ کہیں تم پر نہ پھٹے گو کہ میں موت سے ڈر رہا ہوں پھر دعا مانگی۔

سے اللہ انہیں گئی گن کر تباہ کر چکن چکن کر تھل کر اور ان میں سے کسی

ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑ پھر یہ انشعاب پڑھے :-

ہو جاؤ تھل صدق و صفا تو کیا الم : باؤں پچھاڑا اور خدا میں تو کیا ہو تم

سے میری جاں پسو یہ یزدان تو کیا الم : برکت سے میرے حرم و اعضاء کیف و کم

پھر غفر بن حادث نے کھڑے ہو کر انہیں تھل کر دیا اوروں نے حضرت مسیح

بن ثابت کی طرف چند آدمی بھیجے تاکہ ان کے جسم کا لکھ حصہ کاٹ لیں جس سے انکی

پہچان ہو سکے کہ انکو انہوں نے انکے بڑوں میں سے غزوہ بدر میں ایک کو پہنچ

داصل کیا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے انکی لاش کے پاس بھڑو کی مثل جالز بھیج

دیئے جنہوں نے کسی کو انکی لاش کے پاس پھٹنے بھی نہیں دیا اور وہ انکے

عبد اللہ بن محمد سفیان، عمرو نے حضرت جابر بن

اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت خلیف کے

قائل کا نام (کفیت) ابو سرور ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ستر افراد کو ایک ضرورت کے تحت

روانہ فرمایا جنہیں قادی حضرت کہا جاتا تھا چنانچہ بنو سلیم

کے قبیلہ رعل اور قبیلہ ذکوان والوں نے انہیں ایک کنوئیں کے

پاس گھیر لیا جس کو شرمعون کہتے تھے۔ انہوں نے کہا بھی کہ خدا

کی قسم ہم کسی سے لڑنے نہیں آئے بلکہ ہمیں تو نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم نے ایک حاجت (قرآن کریم پڑھانے) کے تحت بھیجا

ہے۔ اس کے باوجود ان لوگوں نے انہیں شہید کر دیا پس نبی کریم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک صبح کی نماز میں ان لوگوں

کی ہلاکت کے لئے دعا کی قنوت کی ابتدا یہی ہے ہوتی اور اس

سے پہلے ہم قنوت نہیں پڑھا کرتے تھے عبد العزیز کا قول ہے کہ

حضرت انس سے قنوت کے متعلق دریافت کیا گیا کہ رکوع کے بعد یہ یا

قرآن تم کر کے بعد انہوں نے فرمایا بلکہ قرآن تم کر لینے کے بعد ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک پہلے تک رکوع کے

بعد عرب کے بعض قبیلوں کی ہلاکت کے لئے

جسم کا کوئی حصہ نہ ہٹا کر

مَنْ الْعَرَبِ

۱۲۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَّيْجٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رِجْلًا قَدْ ذُكِرَ أَنَّ وَعْصِيَّةَ وَبَنِي الْحَيَّانِ اسْتَمَدُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُدْوَانٍ مَدَّهُمْ بِسَبْعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ كُنَّا نُسَيِّبُهُمُ الْقُرْآنَ فِي زَمَانِهِمْ كَأَنَّا يَحْتَضِبُونَ بِالنَّهَارِ وَيُصَلُّونَ بِاللَّيْلِ حَتَّى كَانُوا بِبَيْتِ مَعُونَةَ قَتَلُوهُمْ وَغَدَرُوا بِهِمْ قَبْلَ أَنْ يَتَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ شَهْرًا فِي الصُّبْحِ عَلَى أَحْيَاءِ الْعَرَبِ عَلَى رِجْلِ قَدْ ذُكِرَ أَنَّ وَعْصِيَّةَ وَبَنِي الْحَيَّانِ قَالَ النَّاسُ فَقَرَأْنَا فِيهِمْ قُرْآنًا فَهَرَّانَ ذَلِكَ رُفِعَ يَدُوهَا هَتَا قَوْمَنَا إِنَّا لَهَيِّنَا رَبَّنَا فَزَيَّ عَنَّا دَارُ مَنَا وَأَدْعَن قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَنَا أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَتْ شَهْرًا فِي صَلَوةِ الصُّبْحِ يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءِ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ عَلَى رِجْلِ قَدْ ذُكِرَ أَنَّ وَعْصِيَّةَ وَبَنِي الْحَيَّانِ زَادَ خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ زُرَّيْجٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ السَّبْعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ قَتَلُوا بِبَيْتِ مَعُونَةَ قَدَامًا كِتَابًا نَحْرَةً

وعاکی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قبائل رعل، ذکوان، عقیہ اور بنی حیان واسطے اپنے دشمنوں کے خلاف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے امداد کے طلب گار ہوئے۔ آپ نے انصار کے ساتھ انکی مدد فرمائی۔ اس زمانے میں ہم انہیں قاری حضرات کہا کرتے تھے۔ وہ دن کو ٹکڑیاں لاسے اور رات کو نماز پڑھا کرتے تھے۔ جب یہ حضرات بے مروتہ کے پاس پہنچے تو انہیں قتل کر دیا گیا اور انکے ساتھ دھوکا کیا۔ جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے ایک مہینہ تک صبح کی نماز میں قبائل عرب سے قبیلہ رعل، قبیلہ ذکوان، قبیلہ عقیہ اور قبیلہ بنی حیان کے لئے قنوت پڑھی۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ ہم انکے متعلق قرآن کریم کی ایک آیت پڑھا کرتے تھے جو اید میں مسوخ ہو گئی یعنی ہماری یہ خبر قوم کو پہنچا دی جائے کہ ہم اپنے رب کی بارگاہ میں پہنچ گئے۔ وہ ہم سے راضی ہے اور اس نے ہمیں راضی کر دیا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک صبح کی نماز میں قنوت پڑھی اور قبائل عرب میں سے قبیلہ رعل، قبیلہ ذکوان، قبیلہ عقیہ، قبیلہ بنی حیان کی ہلاکت کی دعا کی۔ دعا کی۔ خلیفہ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ یہ ستر حضرات انصار سے تھے جو بے مروتہ پر شہید کئے گئے اور اس حدیث میں لفظ قرآن سے کتابا مراد ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے ماموں جان یعنی میری والدہ ماجدہ حضرت ام سلمہ کے بھائی کی سرکردگی میں ستر سواروں کو روانہ فرمایا۔ مشرکین کے سردار عامر بن طفیل نے بارگاہ رسالت میں یمن شریطیں پیش کی تھیں۔ اس نے کہا کہ (۱) دیہات پر آپ کی امداد شہر مدینہ پر میری حکومت ہو (۲) مجھے اپنا خلیفہ نامزد کر دیا جائے (۳) ورنہ اہل غطفان کے دو ہزار افراد کے ساتھ آپ پر حملہ کر دوں گا۔ پس عامر کو ام قلال کے گھر میں طاعون کی بیماری نے آدھو جلا دیا۔

۱۲۶۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ خَالَهُ أَمْرًا لَا مَرِيضَةٍ فِي سَبْعِينَ رَاكِبًا وَكَانَ رَئِيسَ الْمُشْرِكِينَ عَامِرُ بْنُ طَفِيلٍ حَبِيبُ بَنِي ثَلَاثٍ خَصَالٍ فَقَالَ يَكُونُ لَكَ أَهْلُ السَّهْلِ وَلِي أَهْلُ الْمَدِينَةِ أَوْ أَكُونُ خَلِيفَتَكَ أَوْ أَغْرُوكَ يَا أَهْلَ غُطَفَانَ يَا لَيْتَ وَ أَلَيْتَ

کہتے تھاکہ اس خاندان کے گھر میں تو مجھے بھی ادنیٰ جیسی ٹکڑی ملے گی۔
 پس بھائی کے لئے گھوڑا منگوایا اور اسکی پیٹھ پر ہی ایک دم کو
 راہی ہو گیا۔ پس میرے ماموں حضرت حرام بن طحان جو حضرت ام سلیم
 کے بھائی تھے، انہوں نے ایک انگڑے کو می..... کو ساتھ

لبیا، پھر کافروں کے پاس گئے اور اپنے ساتھیوں سے کہا کہ اگر یہ مجھے پناہ دیدیں تو میرے پاس آجانا اور اگر مجھے قتل کر دیں تو اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ جانا۔ پس انہوں نے کہا، کیا تم مجھے امان دیتے ہو تا کہ میں تمہارے تک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیغام پہنچا دوں یہ پیغام سنانے لگے اور انہوں نے ایک آدمی کی طرف اشارہ کر دیا،

شخص نے پیچھے سے آکر ان کو نیزہ مارا۔ ہمام راوی کا بیان ہے کہ میرے
 خیال میں اسحاق بن عبد اللہ نے یہ فرمایا کہ پھر نیزہ ان کے جسم سے
 پاد ہو گیا۔ انہوں نے فرمایا اللہ اکبر کعبہ کے رب کی قسم میں تو کامیاب
 ہو گیا۔ پھر انہوں نے ان کے ساتھیوں کو بھی جانیہ اور اس لشکر سے بزرگ
 کے سوا یا تو سب کو شہید کر دیا۔ وہ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گئے تھے پھر
 اللہ تعالیٰ نے ایک آیت نازل فرمائی جو بعد میں منسوخ ہو گئی تھی
 کہ بیشک ہم اپنے رب کی بارگاہ میں پہنچ گئے ہیں۔ پس وہ ہم
 سے راضی ہے اور اس نے ہمیں راضی کر دیا ہے۔ پھر نبی کریم صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس دن صبح کو قنوت رطل اور کوان بنی حیان اور عتیبہ
 قتیبہ کی ہلاکت کے لئے دعا کی کیونکہ ان لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی

حضرت الشیخ بن مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ

مشرعوں کے لئے جب حضرت حکیم بن محمد بن علی میرے ماموں جان کو نیزہ مارا گیا تو انہوں نے اپنا خون بے کراپنے منہ اور اپنے سر پر مل لیا اور فرمایا۔ رب کعبہ کی قسم، یقیناً میں تو اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا ہوں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب

بمقام کی جانب سے ایذا رسائی کی حد ہو گئی تو حضرت ابو بکر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تسکین جاننے کی اجازت چاہی، آپ نے فرمایا: ابھی بٹھہرے رہو عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ کیا آپ

١٣٦١ - حَدَّثَنَا فِي حَبَّانٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا
مَعْمَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا ثَمَامَةُ بْنُ عَمْرٍو اللَّهُ بِنِ
النَّسْرِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّسْرَ بِنَ مَا إِلَيْكَ يَقُولُ لَنَا
طُعْنَ حَزَامٍ بِنِ مِلْحَانَ وَكَانَ خَالَهُ يَوْمَ مِثْرٍ
مَعُونَةً قَالَ بِالدَّمِ لَهْكَذَا افْتَضَحَ عَلَى وَجْهِهِ
وَرَأَيْتُهُ ثَقُفًا قَالَ قُرْتُ وَرَبِّ الْكَمَةِ

١٢٩٢. حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ اسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَبِي بَكْرٍ فِي الْخُرُوجِ حِينَ اسْتَنْدَ عَلَيْهِ

الَّذِي فَقَالَ لَهُ أَتَمَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَطْعَمُ
 أَنْ يُؤْذَنَ لَكَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَقُولُ إِنِّي لَا أُحْبِذُ ذَلِكَ قَالَتْ كَأَنَّهُ تَنْظُرُ يَا أَبُوبَكْرٍ
 فَأَتَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ
 ظَهَرَ أَفْنَادَاةُ فَقَالَ أَخْبِرِي عَنِّي عِنْدَكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ
 إِنَّمَا هُمَا ابْنَتَايَ فَقَالَ أَشَعَرْتَ أَنَّ كَذَا أُذِنَ لِي فِي
 الْخُدُورِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الصُّحْبَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّحْبَةُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدِي
 نَاقَتَانِ قَدْ كُنْتُ أَحَدُ ذَلِكَ لِيَخْدُمَا فَأَعْطَى
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدَهُمَا وَهِيَ الْجَدْعَاءُ
 فَذَكَرَ كَمَا نَظَلَّتَا حَتَّى أَتَيَا الْغَارَ وَهُوَ يَتَوَرَّبُ فَتَوَارَبَا
 فِيهِ فَكَانَ عَامِرُ بْنُ قُهَيْرَةَ غُلَامًا مَالِعًا لِلنَّبِيِّ
 الطُّفِيلِ بْنِ سَخْبَرَةَ أَخُو هَالِسَةَ لَا يُهَابُ وَكَانَتْ
 لِأَبِي بَكْرٍ مَخْضَةٌ فَكَانَ يَرُدُّهَا وَيَعْدُو عَلَيْهَا
 وَيُصْبِرُ فَيَدَّيْرُهَا لِيَهْمَانُ نَسْرُ مَرْفَلًا يَقْطُرُ بِهِ
 أَحَدُهُمَا مِنَ الرِّعَاءِ فَلَمَّا خَرَجَا مَعَهُمَا يُقْبِلَانِ حَتَّى
 قَدِمَا الْمَدِينَةَ فَقَتِلَ عَامِرُ بْنُ قُهَيْرَةَ يَوْمَ بَيْتِ الْمُعَوِّذَةِ
 وَعَنْ أَبِي سَامَةَ قَالَ قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَاتِلُهُ فِي ابْنِ
 قَالَ لَمَّا قَتِلَ ابْنُ بَيْتِ الْمُعَوِّذَةِ وَأُسْرِعَ عَمْرُو بْنُ
 أُمَيَّةَ الْقُمَيْيُّ قَالَ لَهُ عَامِرُ بْنُ الطُّفِيلِ مَنْ هَذَا
 فَأَشَارَ إِلَى قَتِيلٍ فَقَالَ أَعْمَرُ بْنُ أُمَيَّةَ هَذَا أَعْمَرُ
 بْنُ قُهَيْرَةَ فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُهُ بِحَدِّ مَا قَتِلَ رُفِيعَةُ
 إِلَى السَّمَاءِ وَحَتَّى إِنِّي لَا أَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ
 الْأَرْضِ ثُمَّ وَضِعَ قَاتِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 خَيْرُهُمْ فَتَعَاهَهُمْ فَقَالَ إِنِّي أَصْحَابُكُمْ قَدْ أُصِيبُوا
 وَإِنَّهُمْ قَدْ سَأَلُوا رَبَّهُمْ فَقَالَ لَوْ رَأَيْتُمْ أَخِيرُ
 عَنَّا إِخْوَانَتَا بِمَا نُضِيقُ عَنْكَ وَرَحِمَتِ عَنَّا
 فَأَخْبِرَهُمْ عَنْهُمْ وَأُصِيبَ يَوْمَئِذٍ فِيهِمْ عُرْوَةُ
 بْنُ أَسَمَةَ بْنِ الصَّلْتِ فَسُيِّئَ عُرْوَةُ كَيْفَ وَمُنْذُ رُبْتُ

یہ چاہتے ہیں کہ میں آپ کو اجازت ملے تک ٹھہرا ہوں؛ یہی کریم صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے یقیناً یہی امید ہے کہ حضرت صدیق
 فرمائی ہیں کہ حضرت ابو بکر اسی انتظار میں ہے۔ ایک روز رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر کے وقت تشریف لائے اور فرمایا کہ
 اپنے پیاس سے دوسرے افراد کو پیسے بھیج دو حضرت ابو بکر عرض گزار
 ہوئے کہ یہ دونوں تو میری بیٹیاں ہیں، فرمایا، کیا تمہیں معلوم ہے کہ
 مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے، عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! میں
 ساتھ رہوں گا، یہی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم ساتھ رہو
 گے، عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! میرے پاس دو اونٹنیاں ہیں جو
 میں نے سفر کے لئے تیار کی ہیں پس ان میں سے جیسا چاہیے انہی ہی کریم
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دی اور دونوں حضرات
 سوار ہو کر غارِ غارِ ثور تک پہنچ گئے اور اس میں چھپ گئے۔
 پس حضرت عائشہ صدیقہ کے مال جلستے بھائی حضرت عبداللہ بن طفیل
 بن سحر کا غلام عامر بن قہیرہ رضی اللہ عنہ صبح و شام دو وہ دالی اونٹنیاں
 حضرت ابو بکر کے پاس لے آتا تھا اور رات کو صبح تک رہتا اور پھر
 چلا جاتا تھا، چرواہا ہوں میں سے کوئی بھی اس دانہ سے واقف نہیں
 تھا جب دونوں حضرات غار سے نکلے تو راستہ تنانے کے لئے ان
 دونوں کو ساتھ لے لیا، یہاں تک کہ مدینہ منورہ پہنچ گئے، حضرت
 عامر بن قہیرہ کو بڑھوٹہ کے لئے شہید کر دیا گیا تھا، حضرت عروہ
 بن زبیر فرماتے ہیں کہ جب بڑھوٹہ والے حضرات کو شہید کر دیا گیا
 اور حضرت عمر بن امیر ضمری قید کر لئے گئے تو ایک لاش کی جانب
 اشارہ کر کے عامر بن طفیل نے ان سے دریافت کیا کہ یہ کس کی لاش ہے، عمرو بن
 امیر نے جواب دیا کہ یہ حضرت عامر بن قہیرہ ہیں، وہ کہنے لگے کہ میں نے انکو شہادت
 کے بعد نکھار آسمان کی طرف اٹھائے گئے تھے، یہاں تک کہ میں نے انکو زمین و
 آسمان کے درمیان معلق دیکھا تھا اور پھر نیچے کھدیے گئے، پس یہی کریم
 کو اس واقعہ سے اللہ نے مطلع فرمادیا اور آپ کے صحابہ سے فرمایا کہ تمہارے
 بھائی سچا شہادت نوش کر گئے ہیں و لاہوتے آخری وقت اپنے پروردگار
 سے یہ دعا کی تھی کہ ہمارے بھائیوں کو اس بات کی خبر پہنچادی جائے کہ ہم تجھ
 (عمر) سے لڑ رہے ہیں و تو ہم سے لڑ رہی ہے، پس صحابہ کرام کو ان حضرات کی خبر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْدِي بِهِ هُتَدَىٰ رَأً

۱۲۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ سَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الزَّكَاةِ شَهْرًا يُدْعَوُا عَلَى رِغْلٍ وَذِكْوَانٍ وَيَقُولُ عَصِيَّةُ عَصِيَّتِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ

۱۲۶۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَالْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الَّذِينَ قَتَلُوا يَحْيَى ابْنَ أَبِي حَبَابٍ بِمِثْرِ مَعُونَةَ ثَلَاثِينَ صَبَا حِينَ يَدْعَوُا عَلَى رِغْلٍ وَلَحْيَانٍ وَعَصِيَّةُ عَصِيَّتِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَسٌ مَا نَزَلَ اللَّهُ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِينَ قَتَلُوا أَصْحَابَ بَيْتِ مَعُونَةَ قَدْ أَنَا قَدْ أَنَا دَعَا نَسَمَ بَعْدَ بَلَّغُوا قَوْمَنَا لَقِينَا رَبَّنَا فِرْضِي عَنَّا وَرَضِينَا عَنْهُ

۱۲۶۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوتِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ نَحْمُ قُلْتُ كَانَ قَبْلَ الزَّكَاةِ أَوْ بَعْدَ؟ قَالَ قَبْلَهُ قُلْتُ فَإِنْ قُلْنَا أَخْبِرْ لِي عَنْكَ أَنْتَ قُلْتُ بَعْدَهُ قَالَ كَذِبٌ إِنَّمَا قَدِمْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الزَّكَاةِ شَهْرًا أَتَى كَانَتْ بَعَثَ نَاسًا يَقَالُ لَهُمُ الْقِرَاءَةُ وَهُمْ سَبْعُونَ رَجُلًا إِلَى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَبَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ قَبْلَهُمْ قَطَبٌ هُوَ لَا يَرَى الْوَدَيْنَ كَانَتْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ قَدِمْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الزَّكَاةِ شَهْرًا يُدْعَوُا عَلَيْهِمْ

بَابُ غَزْوَةِ الْخَنْدَقِ وَهِيَ الْأَحْزَابُ

پہنچا دی گئی۔ اس وقت شہید ہونے والے نہیں مردہ بنی اسماء بن الصلت بھی تھے ۲ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد ایک جھینے تک قبیلہ رعل اور قبیلہ ذکوان کی ہلاکت کے لئے دعا کی اور آپ فرمایا کرتے کہ قبیلہ عصبہ والوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرام بئر معونہ کے مقام پر شہید کر دیئے گئے تو آپ صبح کے وقت تیس دن تک قبیلہ رعل اور قبیلہ ذکوان اور قبیلہ عصبہ کے ان لوگوں کی ہلاکت کے لئے دعا کی جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تھی حضرت انس فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بئر معونہ کے مقام پر شہید ہونے والے صحابہ کرام کے متعلق قرآن کریم کی ایک آیت نازل فرمائی یہ تھی جو بعد میں منسوخ ہو گئی کہ یہاں ہی قوم کو یہ خبر پہنچا دی جیسے کہ ہم اپنے رب کی بارگاہ میں پہنچ گئے ہیں یہیں وہ ہم سے ملائی ہے اور ہم اس سے راضی ہیں۔

عاصم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ نماز میں قنوت بھی پڑھی جاتی تھی یا نہیں فرمایا ہاں میں نے پوچھا کہ رکوع سے پہلے یا اس کے بعد فرمایا رکوع سے پہلے میں نے کہا کہ فلاں شخص نے تو مجھے آپ کے حوالے سے بتایا ہے کہ آپ نے رکوع کے بعد کے لئے فرمایا ہے آپ نے فرمایا کہ اس نے خلافت واقعہ کہہ رہے ہیں شک رسول اللہ نے رکوع کے بعد قنوت پڑھی ہے لیکن صرف ایک جھینے تک کیونکہ آپ بعض اصحاب کو جنہیں قادی حضرات کہا جاتا تھا اور تعداد شتر تھی انہیں مشرکین کی جانب بھیجا حالانکہ ان کافروں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان قبل ازیں عہدِ محرم چکا تھا تو ان لوگوں نے اس معاہدے کو توڑ دیا جو ان کے اور رسول اللہ کے مابین ہوا تھا پس رسول اللہ ایک جھینے تک رکوع کے بعد قنوت پڑھتے اور ان لوگوں کی ہلاکت کے لئے دعا کرتے رہے۔

غَزْوَةُ خَنْدَقٍ بِأَغْرَؤَةَ الْأَحْزَابِ

قَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ كَانَتْ فِي شَوَّالِ سَنَةِ
أَرْبَعٍ.

۱۲۶۳۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ
ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَ
يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعٍ عَشَرَ فَلَمْ يُجِزْهُ وَعَرَضَهُ يَوْمَ
الْخَنْدَقِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ عَشَرَ فَأَجَازَهُ.

۱۲۶۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ
أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَنْدَقِ وَهُمْ
يَحْفَرُونَ وَنَحْنُ نَقْلُ الثَّرَابَ عَلَى الْكُفَّاءِ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ لِلْكَافِرِ
الْآخِرَةَ فَاعْمِدُوا لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ.

۱۲۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
مُعَوِيذُ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا أَبُو ثَعْلَبَةَ عَنْ حُسَيْنِ
سَمْعَتٍ أَنَّهُ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْخَنْدَقِ فَإِذَا الْمُهَاجِرُونَ
وَالْأَنْصَارُ يَحْفَرُونَ فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ
عَيْدٌ يَعْلَمُونَ ذَلِكَ لَهُمْ فَلَمَّا نَازَى مَا بَيْنَهُمْ مِنَ
النَّصَبِ وَالْجُوعِ قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ
الْآخِرَةِ فَاعْمِدُوا لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرِينَ فَفَعَلُوا
مُحِبِّينَ لَهُ.

نَحْنُ الدِّينَ بَابِعُوا مُحَمَّدًا

عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدًا

۱۲۶۹۔

حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْأَدَبِيُّ
عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَعَلَ الْمُهَاجِرُونَ
وَالْأَنْصَارُ يَحْفَرُونَ الْخَنْدَقَ حَوْلَ الْمَدِينَةِ وَيَقْلُبُونَ الثَّرَابَ عَلَى

نَحْنُ الدِّينَ بَابِعُوا مُحَمَّدًا

عَلَى الْإِسْلَامِ مَا بَقِينَا أَبَدًا

ہوئے بن عقبہ فرماتے ہیں کہ یہ شوال کے مہینے میں مکہ کے اندر ہوا۔

ناصح کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو غزوہ احد کے لئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا اور وہ چودہ سال کے تھے، لیکن آپ نے انہیں شامل ہونے کی اجازت مرحمت نہ فرمائی، پھر جب جنگ خندق کے موقع پر انہیں پیش کیا گیا تو اجازت مرحمت فرمادی گئی، جبکہ اس وقت تک عمر پندرہ سال تھی۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خندق کھودنے کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے۔ کچھ حضرات خندق کھودتے تھے اور ہم اپنے کندھوں پر مٹی اٹھا کر دوسری جگہ ڈالتے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوں دعا مانگی۔ اے اللہ! زندگی تو حقیقت میں آخرت کی زندگی ہے پس مہاجرین اور انصار کی مغفرت فرما۔

حمید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خندق کی جانب تشریف لے گئے تو آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ مہاجرین اور انصار صبح کے وقت بھی خندق کھود رہے ہیں حالانکہ سردی کافی تھی۔ ان کے پاس غلام بھی نہ تھے جن سے یہ کام لیا جاتا، جب آپ نے ان کی مشقت اور بھوک ملاحظہ فرمائی تو بارگاہِ خداوندی میں عرض گزار ہوئے۔ اے اللہ! زندگی تو حقیقت میں آخرت کی زندگی ہے، پس انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما اور وہ آپ کے جواب میں کہتے تھے۔

ہم کے نبی دستِ حضرت سید الانام پر

زندگی میں گامزن ہیں جاوہِ اسلام پر

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مہاجرین اور انصار مدینہ طیبہ کے گرد خندق کھودتے اور اپنے کندھوں پر مٹی اٹھا کر دوسری جگہ ڈالتے اور یہ کہتے جاتے تھے۔

مصطفیٰ کے ہاتھ پر ہم تو مسلمان ہو گئے

اب خدا کبھی رسالت پر رہیں پروانہ دار

قَالَ يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَسُو

بِحَبِيبِهِمْ ه

اللَّهُمَّ إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْأَخِيرِ وَالْأَخِيرُ

قَبَارِكُ فِي الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرِ

قَالَ يُرْتَوْنَ بِمِلَّةٍ كَفَى مِنَ الشَّعِيرِ فَيُصْنَعُ لَهُمْ
بَاهَالَةٍ سَنَخِي تَوْضَعُ بَيْنَ يَدَيْ الْقَوْمِ وَالْقَوْمِ
جِيَاءٌ وَهِيَ تَشَعُّ فِي الْحَلَقِ وَلَهَا رِيحٌ
مُنْتِنٌ

۱۲۷۰ - حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَلِيدِ

ابْنُ أَيْمَنَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ جَابِرًا فَقَالَ إِنَّمَا

يَوْمُ الْخَنْدَقِ نَحْنُ فَخَرَصْتُ كَذِبًا شَيْئًا يَدَّ

نَجَاءً وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا هَذِهِ

كَذِبَةٌ عَرَضْتُ فِي الْخَنْدَقِ فَقَالَ أَنَا نَارِلٌ

ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهُ مَعْصُوبٌ بِحَجَرٍ وَلَيْسْنَا ثَلَاثًا

أَيَّامٌ لَا خَدُّونِي ذَرَأًا فَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ الْمَحْوِلَ فَضَرَبَ فَعَادَ كَرِيحًا أَهْيَلُ أَوْ

أَهْلِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَانِي إِلَى الْبَيْتِ

فَقُلْتُ لَا مَرَأَتِي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا كَانَ فِي ذَلِكَ صَبْرٌ فَعِنْدَهُ لَكِ شَيْءٌ

قَالَتْ يَحْدِثُ شَيْءٌ وَعَنَّا قَدْ بَحَثَ الْحَنَاقِ

وَطَحَنَتِ الشَّعِيرَ حَتَّى جَعَلْنَا اللَّحْصَ فِي الْبُرْمَةِ

ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَجِيبُ

قَدْ انْكَسَرَ وَالْبُرْمَةُ بَيْنَ الْأَخَا فِي قَدْ كَادَتْ أَنْ

تَنْفُضَهُمْ فَقُلْتُ طَعِبْتَنِي نَقَمُ أَمْتُ يَا رَسُولَ

اللَّهِ وَرَجُلٌ أَوْ رَجُلَانِ قَالَ كَمْ هُوَ قَدْ كَرُمْتُ

لَهُ قَالَ كَثِيرٌ طَيِّبٌ قَالَ قُلْ لَهَا لَهَا تَنْزِعُ

الْبُرْمَةَ وَلَا الْخَبْرَ مِنَ الشُّوْرِ حَتَّى أَتَى فَقَالَ

قَوْمُوا فَقَامَ الْمُهَاجِرُونَ فَكَلَّمَا دَخَلَ عَلَى

مَرَاتِهِ قَالَ وَيَحَلْكَ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

راوی کا بیان ہے کہ پردہ والوں کو جواب دیتے ہوئے شمع

رسالت کی زبان مبارک پر یہ کلمات جاری ہوتے جاتے

اے اللہ! بھلائی تو حقیقت میں آخرت کی بھلائی ہے، پس

انصار اور مہاجرین کو اودہ برکت عطا فرما۔ حضرت انس فرماتے

ہیں کہ اس وقت اگر ایک پتھری بھر جو بھی میسر آتے تو انہیں

بدمزہ چوبلی میں پکا کر سب حضرات کے سامنے رکھ دیا جاتا۔

اودہ اسی کو بانٹ کر کھا لیتے حالانکہ وہ کھانا حلق کو کھینچتا اودہ

اس سے بدلو آتی تھی

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم خندق کھود

رہے تھے تو ایک سخت پتھر نکل آیا، لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یہ بہت بڑا پتھر نکل آیا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں خود خندق میں اترتا ہوں، چنانچہ

آپ کھڑے ہوئے اور ہم مبارک سے پتھر بندھا ہوا تھا اودہ ہم نے بھی

تین دن سے کچھ کھایا پیا نہ تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کدال

لے کر اس پتھر پر ماری تو وہ ریزہ ریزہ ہو گیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ!

مجھے گھر جانے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے۔ پس میں نے اپنی بیوی

سے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو (بھوک کی) ایسی حالت میں

دیکھا ہے جو میرے لئے ناقابل برداشت ہے۔ پس بتاؤ کیا تمہارا بے

پاس کھانے کے لئے کچھ ہے؟ انہوں نے کہا، تھوڑے سے جوہل دوا یک

بکری کا بچہ۔ پس میں نے بکری کے بچے کو ذبح کیا اور بیوی کے لئے جو پیسے

میں ایک کدوشت ہانڈی میں پکے کے لئے لکھ دیا گیا۔ پس نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا جبکہ آٹا گوندھ کر رکھ لیا اودہ

ہانڈی پکے کے قریب ہو گئی۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ کے لئے کھانا تیار

کر دیا ہے پس آپ ایک دو حضرات کو ساتھ لے کر تشریف لے چلے،

فرمایا، کتنا کھانا پکایا ہے؟ میں نے آپ کی خدمت میں عرض دیا، فرمایا،

یہ تو بہت ہے اودہ ٹٹا پھلے۔ پھر فرمایا کہ نبی بیوی سے کہہ دینا کہ وہ ہانڈی

کو نہ اتاریں ورنہ اسے رد کیاں نہ نکالیں جب تک میں نہ آجاؤں۔

پس آپ نے مہاجرین و انصار سے فرمایا کہ کھانے کے لئے کھڑے ہو جاؤ

میں نبی بیوی کے پاس جا کر کہنے لگا کہ خدا کی بندی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ بِالنَّهَاجِ رَيْنَ وَالْأَنْصَارِ وَمَنْ مَعَهُمْ
قَالَتْ هَلْ سَأَلَكَ قُلْتُ نَحْمَدُ فَقَالَ ادْخُلُوا
وَلَا تَصْنَعُوا غَطْرًا فَجَعَلَ يَكْسِرُ الْخُبْرَ وَيَجْعَلُ عَلَيْهِ
اللَّحْمَ وَيُخَيِّرُ الْبَرَصَةَ وَالشُّوْرَ إِذَا أَخَذَ
مِنْهُ وَيُقَرِّبُ إِلَى أَصْحَابِهِ ثُمَّ يَنْزِعُ فَلَمْ
يَزَلْ يَكْسِرُ الْخُبْرَ وَيُغْرِفُ حَتَّى شَبِعُوا وَبَقِيَ
بَقِيَّةٌ قَالَ كُلُّ هَذَا وَاهْدِنِي فَإِنَّ النَّاسَ أَصَابَتْهُمْ
مَجَاعَةٌ

تو سارے مہاجرین و انصار کو سامنے لے کر تشریف لاد رہے ہیں۔
کہنے لگیں کیا حضور نے آپ سے کچھ پوچھا تھا؟ میں نے جواب دیا،
ہاں۔ پس آپ نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ اندر چلو اور شورو غل نہ
کرنا۔ پھر روٹیاں توڑ کر ان پر گوشت ڈالا اور ہانڈی سے گوشت
اور تھورے دوٹپاں لے کر انہیں ڈھک دیتے تھے اور
صحابہ کرام کے سامنے رکھتے جاتے۔ آپ برابر روٹیاں توڑ کر
لوگوں کو دیتے رہے یہاں تک کہ سامنے شکم سیر ہو گئے اور کھانا بچ
بھی رہا۔ آپ نے فرمایا، اب تم بھی کھا لو اور جن کے لئے کھانا بچ گیا ہے
انکے لئے بھی بھیج کیونکہ آج کل لوگوں کو بھوک نے ستا پایا ہوا ہے۔

و: اس حدیث اور اس سے اگلی حدیث میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک عظیم الشان معجزے کا ذکر ہے جس کے باعث اہل ایمان
کے دلوں کو اپنے عظیم اور شفیق آقا کی عظمت و شفقت کے باعث بڑا سہارا مل جاتا ہے۔ جنگِ خندق ہوئے سے پہلے منافقت کی خاطر مدینہ طیبہ کے گرد خندق
کھودی جا رہی تھی۔ اُن دنوں مدینہ منورہ میں بڑی غذائی قلت تھی۔ اکثر صحابہ کرام ناقوں کا شکار تھے۔ ان دنوں مدینوں کے راوی حضرت جابر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے تین دن سے کچھ کھایا نہ تھا۔ شیع رسالت کے پردوں کی یہ حالت تھی تو یَا عَائِشَةُ! تو سبشت لَسَارَتْ صَحِيَّ
يَحْيَا! الدَّاهِيَّ فرانے والے آفا کے شکم اظہر رہی پھر بندھا ہوا تھا جو اس بات کی نشانی تھی کہ اللہ جل شانہ کے محبوب اکرم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم بھی فاقے سے ہیں۔ تاکہ انہیں کوئی شکوہ نہ رہے اور وہ آقا کی بھوک کو دیکھ کر اپنی بھوک کو بھلا دیں۔

بھوک کی مصیبت میں صحابہ کرام مبتلا تو تھے جبکہ محنت و مشقت کے وقت بھوک کی تکلیف اور بڑھ جاتی ہے۔ اس مشقت کے وقت رحمتِ خدا
عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود بھی شیع رسالت کے اُن عظیم الشان پردوں کے پاس رہ کر اُن کا غم بھلا رہے تھے بلکہ خود بھی اس مشقت میں اُن کے
شریک کار ہو کر انہیں نواز رہے تھے اور دوسری جانب محنت کشوں کو فرما رہے تھے سربراہوں اور حکام بالا کے لیے دستبردِ عمل مرتب ہو رہا تھا کہ
وہ دونوں جہانوں کے بادشاہ و سربراہوں کے عظیم و عظیم کی سیرت طیبہ کا یہ پہلو دیکھیں اور اپنے ذہنوں کو سفید بنویں کی جانب مائل کریں کیونکہ اہل باطن و باطنی
یہی ہے کہ دلوں پر حکومت کی جائے۔

صحابہ کرام بھوک کی تکلیف میں ہیں مذکورہ بالا طرزِ عمل اُن حضرات کی اس تکلیف کا روحانی و ایمانی بندوبست تھا۔ آگے ظاہری بندوبست اور
ملاج بھی کیا جاتا ہے اور ایسے طریقے پر کہ نہ اس سے پہلے کوئی ایسا بندوبست کر سکا تھا اور نہ آئندہ کر سکے گا۔ اُن سے بھوک کی بلا دفع کی۔ انکی
حاجت روحانی فرمائی اور اُن کی مشکل کشائی کی اور ایسے طریقے پر کہ یہ عقلی انسانی اس کے سمجھنے سے قاصر ہے۔ کھانا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کے گھر سے کھایا، جبکہ ان کے پاس صرف ایک صاع جو کے آٹے کی روٹیاں تھیں تقریباً اتنے ہی گوشت کا سالن ہو گا ایک ہزار سے زائد صحابہ کرام کو شکم
سیر کر دیا۔ بھری کے گوشت کے ساتھ پیٹ بھر کر روٹیاں کھلا دیں۔ یہی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تیار کردہ کھانے میں سے ہے، جی نہیں۔ اُن کے
گھر توفیق کے لیے جتنا آنا گزرا گیا تھا اور جتنا گوشت پکا یا گیا تھا وہ ایک ہزار افراد کے کھانے کے بعد بھی موجود ہے۔ اگرچہ کھانے والے بظاہر اسی
کھانے میں سے کھا رہے تھے لیکن درحقیقت اس میں سے ذرا بھی کھانا کھایا نہیں گیا تھا۔

پھر حضرت جابر کے گھر سے جو ایک ہزار سے زائد افراد نے کھانا کھا یا وہ کہاں سے آیا؟ کس راستے سے آیا؟ کس کے ذریعے آیا؟

عنانِ برابر! یہاں عقل کے گھوڑے نہ دوڑائے کیونکہ یرب اکرم کے خلیفہ اعظم نے اپنے اصحابِ بکرم کی ضیانت فرمائی تھی۔ اور ایسے طریقے سے اتہام کیا کہ بالکمال دیکھتے ہی رہ جائیں عقلِ انسانی ویدہ حیراں ہو جائے۔ اگر کچھ سمجھ میں آئے گا تو صرف اُس وقت آئے گا۔ جب اس بیت کی کچھ مز کھلے گی۔

وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ

رَمَى * (۸ : ۱۷)

اور اے محبوب! وہ خاکِ جہنم نے پھینکی، تم نے نہ پھینکی بلکہ اللہ نے پھینکی۔

اور کچھ لمبہ نہیں آئے گا۔ جسید نہیں کھلے گا اپنے کچھ نہیں پڑے گا، عقل بے عقل ہو کر رہ جائے گی۔ اگر وہ محبوب پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قرآنی زاویہ نظر سے نہ دیکھے گی۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَبَايِعُوْكَ اِنَّمَا يَبَايِعُوْنَ

اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ قَوْقُ اَيْدِيْهِمْ

(۳۸ : ۱۰)

وہ جو (اے محبوب!) تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں۔ اُن کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔

جب اس زاویہ سے دیکھا جائے گا تو کوئی اشکال نہیں رہے گا عظمتِ مصطفیٰ کا کچھ تصور دلوں اور دماغوں میں سمائے گا۔ گندھے ہوئے آٹے اور گوشت کی پختی ہوئی ہانڈی میں جو آپ نے لعابِ دہن ڈالا تھا اُس کی قدر و قیمت کا کسی قدر اندازہ ہو گا اور ذہن سوچنے پر مجبور ہو گا کہ اُن کے لعابِ دہن کی سی کہ شرمہ کاریاں صحابہ کرام رات دن اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔ اُن کے جسمِ اطہر سے لگ جانے والی ہر چیز کا کمال اُن کی آنکھوں کے سامنے آتا رہتا تھا۔ اس پر بھلا اے آپ کے لعابِ دہن یا آپ کے جسمِ اطہر سے لگ جانے والے وضع کے پانی کو پھر کس طرح زمین پر گر جانے دیتے کیوں نہ ان چیزوں کو دنیا و مافیہا سے گر لیں امیر شمار کرتے اور انہیں حاصل کرنے کی پوری کوشش کرتے۔ سرورِ کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی زاویہ نظر سے دیکھنے میں ایمان کا کمال ہے اور اسی زاویہ سے اُنہیں نہ دیکھنے میں ایمان کا کمال ہے۔ اللہ تعالیٰ جلد دین اسلام کو اپنی اور اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی محبت نصیب فرمائے، آمین۔

۱۲۷۱- حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُو عَامِرٍ
اَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ اَرْقَمٍ مُّسْقِيَاتُ اَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ
مَيْثَانَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا
حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَأَيْتُ رَأْسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَمُصًا شَدِيدًا قَاتِكَةً اِلَى اَمْرَاقِي فَقُلْتُ هَلْ
عِنْدَكَ شَيْءٌ فَاِنِّي رَأَيْتُ رَأْسَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمُصًا شَدِيدًا قَاتِكَةً اِلَى اَمْرَاقِي
جَرَابًا فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ وَلَنَا بِكَيْمَةٍ دَاجِنٌ
فَدَنَّا بِحُتُبِهَا وَطَحْنَتِ الشَّعِيرُ فَمَرَعَتْ اِلَى
فِرَاقِي وَقَطَعَتْهَا فِى بَرْمَتِهَا ثُمَّ وَثَبْتُ اِلَى

سعد بن حنیفہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب خندق کھودی جا رہی تھی تو میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت بھوک لگی ہے، پس میں اپنی بیوی کے پاس بھر گئے لگا کہ کھانے کی کوئی چیز ہے؟ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت بھوک کی حالت میں دیکھا ہے۔ اس نے بوری نکالی تو اس میں ایک صاع جو کھجور تھیں وہ اسے پاس بکری کا ایک بچہ کھانا پس میں نے بکری کا بچہ ذبح کیا اور بیوی نے جو پیس لئے ہیں لے کر گوشت کی بوٹیاں بنا کر انہیں ہانڈی میں ڈال دیا۔ جب میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہونے کی خاطر جانے لگا تو بیوی نے کہا کہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کے سامنے شرمناک نہ کرنا میں

نے حاضر خدمت ہو کر سرگوشی کے انداز میں عرض کی یا رسول اللہ! ہم نے بکری کا ایک بچہ ذبح کیا ہے اور ہمارے پاس ایک صاع جو کا آٹا ہے پس آپ چند حضرات کو ساتھ لیکر تشریف لے چلے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے باذانہ بلند فرمایا کہ اے خندق والو! جا کر تمہارے لئے ضیافت کا بندوبست کیا ہے لہذا آؤ چلو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ میرے آگے تک ہانڈی نہ آنا اور دو ٹیاں نہ بچکانا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور آپ لوگوں کے آگے آگے گئے۔ جب میں گھر گیا تو بیوی نے گھر کہ مجھ سے کہا کہ آپ نے تو میرے ساتھ وہی بات کر دی جس کا عندشہ تھا۔ میں نے کہا کہ تم نے جو کچھ کہا۔ وہ میں نے عرض کر دیا تھا۔ پس حضور نے آگے میں لعاب دہن ڈالا اور برکت کی دعا مانگی۔ پھر ہانڈی میں لعاب دہن ڈالا اور دعائے برکت کی اس کے بعد فرمایا کہ روٹی پکانے والی ایک اور بلا لونا کہ میرے سامنے دو ٹیاں پکائے اور تمہاری ہانڈی سے گوشت نکال کر دیتی جائے اور فرمایا کہ ہانڈی کو پیچے نہ آنا نہ کھانے والوں کی تعداد ایک ہزار تھی۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ صلی اللہ علیہ وسلم سب کھانا کھا لیا یہاں تک کہ سب کے سر ہو کر چلے گئے اور کھانا پیچھے ہی چھوٹ گئے۔ دیکھا گیا تو ہانڈی میں تباہی گوشت موجود تھا جتنا پکے کے لئے رکھا تھا اور ہمارا آٹا بھی اتنا ہی تھا جتنا کہ پکانے سے پہلے تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ میں نے جب کافر تم پر آئے تمہارے اوپر سے اور تمہارے نیچے سے اور جب ٹھٹھک کر رہ گئیں گے ہیں (سورۃ الاحزاب، آیت ۱۰) کے بارے میں فرمایا کہ اس میں جنگ خندق کی کیفیت بیان فرمائی گئی ہے۔

حضرت ابوہریرہ مازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خندق کھودنے وقت محمد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک جگہ سے دوسری جگہ مٹی اٹھا کر لے جلتے تھے، یہاں تک کہ آپ کے شکم مبارک کو مٹی نے چھپا لیا تھا یا شکم مبارک گرد آلود ہو گیا تھا اور آپ کی زبان حق ترجمان پر یہ الفاظ تھے۔

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا تَفْضَحْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ مَعَهُ وَجِيعَتُهُ فَسَارَ مَا تَهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَبَحْنَا بُهْمَةً لَنَا وَطَحْنَا صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ كَانَ عِنْدَنَا فَتَعَالَي أَتَيْتُ وَنَفَرْتُ مَعَكَ فَصَاخَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُورًا فَخَيَّ هَذَا يَكْفُرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزِلُّنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تُخَيِّرُنَّ مَجِيئَتَكُمْ حَتَّى أَرِيكُمْ فَجِئْتُ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدُمُ الْقَامِ حَتَّى جِئْتُ أَمْرًا لِي فَقَالَ لَيْتَ بِكَ وَبِكَ فَقُلْتُ كَذَبْتُ الَّذِي قُلْتُ بِنَا خَرَجْتُ لَمْ يَجِدْنَا فَبَصَقَ فِيهِ وَبَارَكَ لَكُمْ عَمَدًا لِي بِرُمْتِنَا فَبَصَقَ وَبَارَكَ سَلَّمَ قَالَ أَدُمُ خَايِرًا فَلَمْ تُخَيِّرْ مَعِيَ وَاقْدُمِي مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُزِلُّرْهَا وَهِيَ أَلْفٌ فَأَقْسِمُ بِاللَّهِ لَقَدْ أَكَلُوا حَتَّى تَرَ كَوَادِخَهُمْ وَرَأَى بُرْمَتَنَا لَتَحِطُّ كَمَا هِيَ وَإِنْ عَجِينَا لَيُخَيِّرُ كَمَا هُوَ.

۱۲۴۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِذْ جَاؤُوا مِنْ قَوْكِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلِ مَتْنِكُمْ وَإِذَا نَزَّخْتِ الْأَنْصَارُ قَالَتْ كَانَ ذَلِكَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ.

۱۲۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ التُّرَابَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتَّى أَغْمَرَ بَطْنَهُ أَوْ أَغْمَرَ بَطْنَهُ فَقُلْتُ

يَقُولُ ۝ وَاللَّهُ لَوَلَا اِنَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا اقْبَضَ قُنًى وَلَا صَلَّيْنَا
فَاَنْزَلَنَّا سَكِينَةً عَلَيْنَا
وَكُنَّتِ الْاَقْدَامُ اِنْ لَّا قَيْنَا
اِنَّ الْاُلَى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
اِذَا ارَادُوا فِتْنَةً اَبَيْنَا
وَرَفَعْنَا صَوْتَهُ اَبَيْنَا

تو ہدایت گرنہ فرماتا ہیں پروردگار! کیسے بن سکتے تھے ہم بندے تیرے طاعت گزار ہم پر اسے رحمت فرما اپنی رحمت کا نزول ہوں مقابل دشمنوں کے قلعہ مرموس دار ہر کہیں گاہی سے بدخواہوں کی ہم ہوں باخبر اُن کے فتنوں اور مکروں سے رہیں ہم ہوشیار اور لفظ اَبینا ادا کرتے وقت آپ آواز کو بلند فرماتے تھے۔

۱۲۴۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ مَجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصَرْتُ بِالْضَّبَاءِ وَأَهْلِكَتُ عَادًا بِالذَّبُورِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری پُرکد ہوایا باد نسیم کے ساتھ مدد فرمائی گئی ہے جبکہ قوم عاد کو بچھو اگر کم ہوا کے ذریعے ہلاک کیا گیا تھا۔

۱۲۴۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَثْمَانَ حَدَّثَنَا شَرِيحُ بْنُ مُسْلِمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ اَبِي اِسْمَاعِيلَ قَالَ سَمِعْتُ اَلْبَرَاءَ يَقُولُ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْاَحْزَابِ وَخَدَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَتَهُ يَنْقُلُ مِنْ تُرَابِ الْخَدَقِ حَقًّا وَارَى عَنِ الْغِيَارِ جِلْدًا يَطْنِمُ وَكَانَ كَيْفِيرُ الْمُشْعِرِ قَسَمَهُ يَرْجِعُ بِكَلِمَاتِ بْنِ رَوَاحَةَ وَهُوَ قُلُّ مِنَ التُّرَابِ

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ میں حضرت ابراہمی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیان فرماتے ہوئے سنا کہ جنگ احزاب یا خندق کے دنوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا کہ خندق کی مٹی اٹھا کر لے جاتے تھے۔ یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ آپ کے شکم مبارک کی جلد پر گرد و غبار پڑی ہوئی تھی اور آپ کے جسم اطہر پر بال کافی تھے۔ پس میں نے سنا کہ آپ مٹی دھوئے پوتے حضرت ابن رواحہ کے یہ اشعار پڑھ رہے تھے۔

يَقُولُ ۝ اللَّهُمَّ تَوَلَّ اُمَّتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا اقْبَضَ قُنًى وَلَا صَلَّيْنَا
فَاَنْزَلَنَّا سَكِينَةً عَلَيْنَا
وَكُنَّتِ الْاَقْدَامُ اِنْ لَّا قَيْنَا
اَنَّ الْاُلَى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
وَإِنْ ارَادُوا فِتْنَةً اَبَيْنَا
قَالَ تَعَرَّيْتُ بِهَا صَوْتُهُ بِاُخْرِيهَا

تو ہدایت گرنہ فرماتا ہیں پروردگار! کیسے بن سکتے تھے ہم بندے تیرے طاعت گزار ہم پر اسے رحمت فرما اپنی رحمت کا نزول ہوں مقابل دشمنوں کے قلعہ مرموس دار ہر کہیں گاہی سے بدخواہوں کی ہم ہوں باخبر اُن کے فتنوں اور مکروں سے رہیں ہم ہوشیار لادہ کا بیان ہے کہ آخری شعر مراد آپ آواز کو بلند فرماتے تھے۔

۱۲۴۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّامِدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ

حضرت عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: سب سے پہلی جنگ

دِينًا بِعَنْ أَبِيهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ أَوَّلَ يَوْمٍ شَهِدْتُهُ
يَوْمَ الْخَنْدَقِ.

۱۲۷۷ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ أَبِي هَيْثَمٍ عَنْ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ
عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ
وَأَخْبَرَنِي ابْنُ طَارِسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ ابْنِ خَالِدٍ عَنْ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ وَنَسَوْتُ أَهْمًا
تَنَطَّطْتُ قَلْبًا قَدْ كَانَ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ مَا تَرَيْتُ
فَلَمْ يَجْعَلْ لِي مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ فَقَالَتْ إِنَّكَ
فَانْهَمْ يَنْتَظِرُ وَبِكَ وَاسْتَشِرْ أَنْ يَكُونَ سَفِي
أَحْتِبَّاسِكَ عَنْهُمْ فَرَفَعْتُ فَنَزَلَتْ عَنْهُ حَتَّى
ذَهَبَ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ حُطِبَ مَعُوبَةٌ قَالَ
مَنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَتَكَلَّمَ فِي هَذَا الْأَمْرِ فَلْيُطْلِعْ لَنَا
قَوْلَهُ فَلَمَّا حَضَرَ أَحَقُّ بِهِ مِنْهُ وَمِنْ أَبِيهِ قَالَ
حَبِيبُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَهَلَا أَجَبْتَهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ
فَحَلَلْتُ حَبِيبِي وَهَمَمْتُ أَنْ أَقُولَ أَحَقُّ بِهَذَا
الْأَمْرِ مِنْكَ مَنْ قَاتَلَكَ وَأَيُّكَ عَلَى الْإِسْلَامِ
فَتَحَسَّنَيْتُ أَنْ أَقُولَ كَلِمَةً تُفَرِّقُ بَيْنَ الْجَمْعِ
وَتُسْقِيكَ الدَّمَ وَيُحْمَلُ عَنِّي غَيْرُ ذَلِكَ فَذَكَرْتُ
مَا أَعَدَّ اللَّهُ فِي الْجَنَانِ قَالَ حَبِيبٌ حُفِظْتُ وَ
عَصَمْتُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَتَوَسَّعْتُ

۱۲۷۸ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
رَبِيعٍ إِسْحَاقَ عَنْ سَيِّمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ نَفَرْتُ
وَلَا يَفِرُّ مِنَّا.

۱۲۷۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
يَعْقُبُ بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ سَمِعْتُ أَبَا
إِسْحَاقَ يَقُولُ سَمِعْتُ سَيِّمَانَ بْنَ صُرَدٍ يَقُولُ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حِينَ

جس کے اندر میں نے شمولیت کی وہ غزوہ خندق
ہے۔

حضرت امی عمر رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ میں حضرت ام المؤمنین
حفصہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کے گیسوٹے مبارک کے
پانی ٹپک رہا تھا۔ میں عرض گزار ہوا کہ لوگوں نے خلافت کے بارے میں
جو کچھ کیا وہ آپ کو ملاحظہ فرمائی ہیں اگرچہ مجھے بذات خود خلافت
کے کچھ دلچسپی نہیں ہے۔ فرمایا اتم لوگوں سے جا کر غزوہ نہالہ انتظار
کر رہے ہو گئے اندھے ڈر رہے کہ تمہارے نہ جانے کے باعث ان
میں نا اتفاق نہ ہو جائے۔ پس ان کے حکم کی تعمیل میں انہیں جانا پڑا جب
لوگ منتشر ہو گئے تو حضرت معاویہ نے خطبہ دیتے ہوئے کہا کہ جو
خلیفہ بننے کا ارادہ رکھتا ہے وہ ہمارے سامنے بات کرے کیونکہ ہم اس
سے بلکہ اس کے باپ سے بھی زیادہ حق دار ہیں حبیب بن مسلمہ نے کہا کہ آپ نے
انہیں جواب کیوں نہ دیا؟ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ میں جواب
دینا چاہتا تھا اللہ میرا یہ کہنے کا ارادہ ہوا کہ آپ سے خلافت کا وہ زیادہ
مستحق ہے جو اسلام کی خاطر آپ سے اور آپ کے باب سے جنگ کر چکا ہے
لیکن میں ڈر رہا کہ یہ بات کہنے سے مسلمانوں کے اتحاد کو نقصان پہنچے گا
اور خون بہے گا۔ پس میں اس ثواب کو یاد کر کے خاموش رہا جو اللہ تعالیٰ
نے جنت میں نبار کیا ہو ہے۔ حبیب بن مسلمہ نے کہا کہ واقعی آپ
نے مسلمانوں کو فساد کے محفوظ رکھا اللہ بخیر نری سے بچا لیا
ہے۔ محمود نے عبدالرزاق سے جو روایت کی ہے اس میں
نکسوا انہما کی جگہ کو سا تھا ہے۔

حضرت سلیمان بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب کے دنوں میں فرمایا
کہ اب ہم ان لوگوں پر چڑھائی کیا کریں گے اور یہ ہم پر کبھی
چڑھائی نہیں کر سکیں گے۔

حضرت سلیمان بن عمرو رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جنگ
احزاب کے وقت جب کافروں کی فوجیں نظر آئیں تو میں نے اس
وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اب ہم
ان پر چڑھائی کیا کریں گے یہ ہم پر چڑھائی نہیں کر سکیں

أَجَلِي الْأَحْزَابَ عِنْدَ الْآنَ تَعَزَّوْهُمْ وَلَا يَغْنُ دُنَا
فَحْنُ نُسِيرُ إِلَيْهِمْ.

۱۳۸۰ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا رَوْحُ حَدَّثَنَا هِشَامُ
عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِكَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْخُذِّ مَلَأَ اللَّهُ
عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا كَمَا شَعَلُوا عَنْ
صَلَاةِ الْوُضُوءِ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ.

گئے اور ہم ان کی جانب چل کر جایا کریں گے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جنگ خندق کے
روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے
ان کافروں کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر
دیا ہے جنہوں نے آفتاب غروب ہو جانے تک ہمیں
نماز عصر نہ پڑھنے دی۔

۱۳۸۱ - حَدَّثَنَا النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي بَرْهٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ
عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَاءَ يَوْمَ الْخُذِّ
بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ جَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارًا مُدْرِيثًا
وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كَذَبْتُ أَنْ أُصَلِّيَ حَتَّى
كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَغْرُبَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ مَا صَلَّيْتُهَا فَتَزَلَّتْ لَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَحَاءٍ فَتَوَضَّأَ لِلْقُلُوبِ وَ
تَوَضَّأَ نَا لَهَا فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ
ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ خندق
کے روز غروب آفتاب کے بعد حضرت عمر بن خطاب کفار قریش کو
بمرا بھلا کہتے ہوئے آئے اور عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ
میں آفتاب غروب ہونے تک نماز عصر نہیں پڑھ سکا، نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا کی قسم میں نے بھی نہیں پڑھی۔
پس ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ وادعی بظحا
میں آئے تو آپ نے نماز کے لئے وضو فرمایا اور ہم
نے بھی نماز کے لئے وضو کیا۔ پھر غروب آفتاب کے
بعد پہلے آپ نے نماز عصر اور پھر نماز مغرب
پڑھائی۔

۱۳۸۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ
عَنِ ابْنِ الْمُبَرِّكِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ
مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الرَّبِيرُ رَغِمَ أَنْفُ مَنْ
قَالَ مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الرَّبِيرُ أَنَا شَعَرٌ
قَالَ مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الرَّبِيرُ أَنَا شَعَرٌ
قَالَ إِنَّ لَكُمْ نَبِيَّ حَوَارِيٍّ فَإِنْ حَوَارِيٌّ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب کے موقع پر فرمایا: کون ہے
جو کافروں کی خبر لا کر دے؟ حضرت ابیر عرض گزار ہوئے، میں حاضر
ہوں پھر فرمایا، کافروں کی خبر کون لائے گا؟ حضرت ابیر نے جواب دیا
میں پھر لاؤں گا۔ کافروں کی خبر کون لا کر دے گا؟ پس حضرت
ابیر بولے: میں لاؤں گا۔ آپ نے فرمایا: ہر نبی کا ایک
حواری (خاص ساتھی) ہو اسے اور میرا حواری تو میرا ہے
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۳۸۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
الْكَثِّبُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
جنگ خندق کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمایا
کرتے کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے

جس نے اپنے لشکر کو غالب کیا، اپنے بندے کی مدد فرمائی اور کافروں کی فوجوں کو مغلوب کیا۔ اس کیلئے کئے بعد ازاں کوئی کچھ بھی نہیں۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ احزاب کے وقت کافروں کے خلاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی۔ اے اللہ! اب کونازل فرما لے والے، جلدی حساب لینے والے کافروں کو شکست دینے والے! اے اللہ! ان کافروں کو شکست دے اور ان کے قدم اکھاڑ دے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوات، حج یا عمرہ سے واپس آتے تو پہلے تین مرتبہ تکبیر کہتے پھر زبان مبارک پر یہ کلمات ہوتے، نہیں کوئی سمجھتا کہ اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے سب تعریفیں ہیں اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ ہم اسی کی طرف لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، سجدہ کرنے والے اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ بچا کر دکھایا اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اسی نے کافروں کی فوجوں کو شکست دی ہے۔

غزوہ خندق سے فراغت اور

بنی قریظہ کا محاصرہ کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنگ خندق سے فارغ ہو کر دولت عثمانیہ کی جانب لوٹے تو ہتھیار اتار کر غسل فرمانے لگے تو حضرت جبریل علیہ السلام آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ آپ نے تو ہتھیار اتار دیئے ہیں لیکن خدا کی قسم ہم نے ابھی ہتھیار نہیں اتارے ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ اب کدھر کا ارادہ ہے؟ جواب دیا۔ ادھر کا اور بنی قریظہ کی جانب اشارہ کیا پس نبی کریم

كَانَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرَكَ لَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَغَلَبَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ فَلَا شَيْءَ بَعْدَهُ۔

۱۲۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا الْفَرَارِيُّ وَعَبْدَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَحْزَابِ فَقَالَ اللَّهُمَّ مَثِّرُ الْبُكَايِبِ سَرِيعُ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ اللَّهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَتَرَاهُمْ يُزَلُّونَ۔

۱۲۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَرْسِيُّ بْنُ عَقَبَةَ عَنْ سَالِمٍ وَنَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَتَلَ مِنَ الْغَزَاوِ أَوْ الْحَجِّ أَوْ الْعُمْرَةِ يَبْدَأُ فَيَكْتُمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ الْيُسْرَى تَابُوتُ مَا يَدُونُ سَاجِدُونَ لِمَرْبِّنَا حَامِدُونَ وَنُصْرَةُ اللَّهِ وَوَعْدُهُ وَنَصْرُ عَبْدِهِ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ۔

باب ۲۹۸ مَرَجِعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَحْزَابِ وَمَخْرِجُهُ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ وَمَحَاصِرُهُ إِيَّاهُمْ۔

۱۲۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ كُثَيْبٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاعْتَسَلَ أَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ قَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ وَاللَّهُ مَا بَدَّ ضَعْفَاكَ فَأَخْرَجَهُ إِلَيْهِمْ قَالَ فَإِنَّ أَيْنَ قَالَ هَهُنَا وَأَشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ.

۱۲۸۷. حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ حَازِمٍ عَنْ حَمِيدِ بْنِ هِزَالٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَأَنِّي أُنْظَرُ إِلَى الْخُبَّارِ سَائِلِينَ فِي زُقَاقٍ بَنِي غَنَمٍ مَوْصِيَبٍ يَجْرِي بَيْنَ صَمَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَنِي قُيَظَةَ.

۱۲۸۸. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ لَا يَصِلِينَ أَحَدَ الْعَصَرِ إِلَّا فِي مَسِيٍّ قُرَيْظَةَ فَإِذَا رَكَ بَعْضُهُمُ الْعَصَرَ فِي الظُّلُمِ فَقَالَ لَا تَقِي حَتَّى نَزِيلَهَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ نَقِي لَمْ يَرِدْ مَتَازِلِكَ فَذَكَرَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَوْ يَعِيفُ وَاحِدٌ مِنْهُمْ.

۱۲۸۹. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْأَسودِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ وَحَدَّثَنِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّعَابِ حَتَّى أَفْتَتَحَ قُرَيْظَةَ وَالْفَضِيرَةَ وَأَهْلِي أَمْرُوهُ أَنْ أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْأَلَهُ الَّذِينَ كَانُوا أَعْطَوْهُ أَوْ بَعْضَهُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْطَاهُ أُمَّ أَيْمَنَ فَجَاءَتْ أُمَّ أَيْمَنَ وَجَعَلَتْ الشُّوْبَ فِي عُنُقِ النَّبِيِّ كَلَا وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَا يُعْطِيكُمْ وَقَدْ أَعْطَانِيهَا أَوْ كَمَا قَالَتْ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَكِ كَذَا أَوْ تَقُولِي كَذَا وَاللَّهُ حَتَّى أَعْطَاهَا حَبِطٌ أَنَّهُ قَالَ عَشْرَةَ أَمْثَالِهَا أَوْ كَمَا قَالَ.

۱۲۹۰. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ نَزَلَ أَهْلُ

صلی اللہ علیہ وسلم ان کی جانب تشریف لے گئے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ گویا میں حضرت جبریل کے گھوڑے کے غبار کو اب بھی دیکھ رہا ہوں جو بنی غنم کی گلیوں میں بھر گیا تھا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی قریظہ کی جانب ان کی سرکونی کے لئے تشریف لے گئے تھے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب کے روز فرمایا کہ کوئی عصر کی نماز نہ پڑھے مگر بنی قریظہ میں جا کر۔ پس بعض حضرات کو راستے میں عصر کا وقت ہو گیا مگر وہ کہنے لگے کہ ہم منزل مقصود پر پہنچ کر ہی نماز پڑھیں گے اور بعض حضرات نے راستے میں پڑھ لی اور فرمایا کہ ہمیں نماز پڑھنے سے توسع نہیں فرمایا گیا۔ اس صورت حال کا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور ذکر کیا گیا تو آپ نے کسی فریق پر بھی نارا صلی کا اظہار نہیں فرمایا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ کھجوروں کے درخت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نذر کر دیا کرتے تھے۔ جب بنی قریظہ اور بنی نضیر کو فتح کر لیا گیا اور آپ نے وہ درخت واپس دے دیے تو میرے گھر والوں نے مجھ سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنے درختوں کا سوال کروں تاکہ آپ وہ سارے یا ان میں سے چند واپس فرما دیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ حضرت ام ایمن کو عطا فرما دیئے تھے۔ پس حضرت ام ایمن بھی آگئیں اور انہوں نے میری گردن میں کپڑا ڈال کر فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں میں وہ درخت تمہیں ہرگز نہیں دے گی جو مجھے حضور نے عطا فرمائے ہیں یا جو مجھے فرمایا نبی کریم نے ان سے فرمایا کرتے ہی درخت دوسرے لے لو لیکن وہ یہی کہتی رہیں کہ خدا کی قسم ہرگز نہیں دے گی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں آپ نے اس گناہ درخت دینے کا وعدہ بھی فرمایا۔ یا جو مجھے فرمایا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ کے حکم پر بنی قریظہ قلعہ سے بھیجے گئے تھے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد کو لانے کے لئے پیغام بھیجا پس وہ بارگاہ

قَدْ يَظُنُّ عَلَى حَكِيمٍ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى سَعْدٍ فَأَتَى عَلَى حَمَاهُ فَلَمَّا دَفَى مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ لِلْأَنْصَارِ قَوْمُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ أَوْ خَيْرِكُمْ فَقَالَ هُوَ لَا يَزِلُّوْا عَلَى حَتِّكَ فَقَالَ لَقُتْلُ مَقَاتِلَهُمْ وَلَسِيَّ ذَرَارِيَهُمْ قَالَ قَضَيْتُ بِحُكْمِ اللَّهِ وَرَبِّمَا قَالَ يُحْكِمُ الْمَلِكُ.

۱۳۹۱۔ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَصِيبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ حِثَانُ بْنُ الْعِزَّةِ سَمَاهُ فِي الْأَكْحَلِ فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُوذَ مِنْ قُرَيْبٍ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَصَحَّ السَّلَاحُ وَاسْتَسْلَمَ فَأَتَاهُ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يَنْقُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْخُبَارِ فَقَالَ قَدْ وَضَعْتَ السَّلَاحَ وَاللَّهُ مَا وَضَعْتَهُ أَخَذَهُ إِلَيْهِمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ قَابَشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ فَأَتَاهُمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَزَلُّوا عَلَى حَكِيمٍ قَدْ أَتَى حَكِيمٌ إِلَى سَعْدٍ قَالَ فَإِنِّي أَحْكُمُ فِيهِمْ أَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَأَنْ تُسَبَى الْيَسَاءُ وَالذَّرِيَّةُ أَنْ تُقَسَمَ أَمْوَالُهُمْ قَالَ هِشَامُ فَأَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَعْدًا قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أُجَاهِدَ هُمْ فَيَكُ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوا رَسُولَكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْرَجُوهُ فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَإِنْ كَانَ بَقِيَ مِنْ حَرْبٍ قُرَيْشٍ شَيْءٌ فَأَبْقِي لِي حَتَّى أُجَاهِدَهُمْ فَيَكُ وَإِنْ كُنْتُ وَضَعْتَ فَأَجْرُهَا وَاجْعَلْ مَوْثِقِي فِيهَا فَأَنْفَجَرْتُ مِنْ لَبَنِيهِمْ فَلَمْ يَرْعَهُمْ وَفِي الْمَسْجِدِ خَيْمَةً مِنْ بَنِي عَفَّارٍ إِلَّا أَنَّهُمْ لَيْسَ لِي قَوْلٌ فَقَالُوا يَا أَهْلَ

رسالت میں حاضر ہونے کے لئے گدھے پر سوار ہو کر چل پڑے اور جب مسجد نبوی کے قریب آئے تو آپ نے انصار سے فرمایا کہ اپنے سردار یا اپنے بہترین فرد کے لئے تعظیمی قیام کرو۔ آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ تمہارے حکم پر قلعہ سے اتر آئے ہیں بلکہ انہیں قلعہ سے دور اس لئے فیصلہ کیا کہ ان کے جو افراد لڑنے کے قابل ہیں وہ قتل کر دیے جائیں اور ان کے اہل و عیال کو قیدی بنالیا جائے۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے حکم الہی کے مطابق فیصلہ کیا ہے اور کسی آپ پر فرمائے کہ حکم فرشتہ کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب خندق کے اندر حضرت سعد بن معاذ کو قریش کے ایک دیوانہ بن عوفہ کا تیر لگ گیا تھا، جو ان کی رگہ ہفت اندام میں لگا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے مسجد نبوی میں خیمہ نصب کروا دیا تھا تاکہ ان کی تیمارداری میں آسانی رہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ خندق سے فارغ ہو کر ولایت خمانہ کی طرف لوٹے تو ہتھیار اتار کر غسل فرماتے تھے۔ اس وقت حضرت جبریل کی طرف سے حضرت سعد بن معاذ کا مبارک سے گرد بھاتا ہے جسے عرض گزار ہوئے کہ آپ نے تو ہتھیار اتار کر غسل فرمایا لیکن خدا کی قسم میں نے بھی نہیں اتارا ہے۔ ان کی جانب تشریف لے چلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کن کی جانب؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے۔ پس وہ آپ کے حکم پر نعلے میں اتر آئے کیونکہ فریقین نے حضرت سعد بن معاذ کو حکم (منصف) تسلیم کر لیا تھا۔ انہوں نے حضرت سعد نے فرمایا کہ اس کا یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ ان کے جو مرد لڑنے کے قابل ہیں انہیں قتل کر دیا جائے۔ ان کی عورتوں و بچوں کو لونڈی غلام بنالیا جائے اور ان کے مال کو مسلمانوں پر تقسیم کر دیا جائے۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ حضرت سعد نے بارگاہِ محمدیہ میں یوں دعا کی تھی۔ اے اللہ! تو جانتے ہے کہ مجھے اس سے پیاری کوئی چیز نہیں کہ اس قوم سے بھاگ کر تارہوں جس نے میرے رسول کو بھٹایا اور انہیں وطن سے نکالا میرے خیال میں تو نے ہمارے اور کفار قریش کے درمیان لڑائی ختم کر دی ہے۔ اگر قریش سے لڑنا ابھی باقی ہے تو مجھے زندگی عطا فرما تاکہ میں میری راہ میں لڑ سکے ساتھ بھاد کرو اور اگر تم نے ان کے ساتھ ہمدانی لڑائی ختم فرمادی ہے تو میرے کسی زخم کو جاری کر کے شہادت کی سوت عطا فرمے۔ پس ان کے سینے سے خون جاری ہو گیا جو مسجد میں لگے عیسے سے ہی عفا کی طرف بہرے جانے لگا۔ وہ لوگ کہنے لگے کہ عیسے والو!

یہ تمہاری طرف سے کیا چیز آدمی ہے پھر انہیں معلوم ہوا کہ یہ تو حضرت سعد بن معاذ کے زخم کا خون ہے اور وہ اسی زخم کے باعث اپنے حقیقی مالک کی بادگاہ میں جا پہنچے۔

حضرت برادر بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسان سے فرمایا کہ مشرکین کی بھوکہ دہی کو کہہ جبرئیل بھی تمہارے ساتھ ہیں، حضرت برادر بن عازب کی دوسری روایت میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کے لئے حضرت حسان بن ثابت سے فرمایا کہ مشرکین کی بھوکہ دہی کو کہہ حضرت جبرئیل بھی تمہارے ساتھ ہیں۔

غزوۃ ذات الرقاع کا بیان

یہ جنگ محارب قبیلے سے ہوئی جو حضرت کی اولاد تھے اور وہ بنی ثعلبہ سے ہیں جو قبیلہ غطفان کی شاخ تھے، پس آپ غلستان میں جہانڑے اور یہ جنگ خیبر کے بعد ہوئی کیونکہ حضرت ابو موسیٰ اشعری جنگ خیبر کے بعد حبشہ سے آئے تھے، حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو نمازِ خوف ساتویں غزوہ یعنی غزوۃ ذات الرقاع میں پڑھائی تھی۔ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازِ خوف غزوہ ذی قرد میں پڑھائی حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نمازِ خوف محارب اور ثعلبہ کی جنگ میں پڑھائی۔

حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غلستان سے نکل کر ذات الرقاع کی طرف گئے وہاں قبیلہ غطفان کی قریبی لیکن جنگ نہ ہوئی بلکہ ایک دوسرے کو مرعوب ہی کرتے رہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازِ خوف کی دو رکعتیں پڑھیں۔ یزید نے حضرت سلم بن اکوع سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۃ قرد میں شرکت کی تھی۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم

الْخَيْمَةِ مَا هَذَا الَّذِي يَا بَنِيْنَا مِنْ قَبْلِكُمْ فَإِذَا اسْعَدُ يَخْدُو جُرْحُهُ دَمَا قَمَاتٍ مِّنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

۱۲۹۲۔ حَدَّثَنَا الْحَجَّابُ بْنُ مِنْطَالٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ أَتَةَ السَّمْعِ الْبَرَاءُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَسَّانِ أَهْلِي هُمْ أَوْ هَاجِرِهِمْ وَجَبْرِئِلَ مَعَكَ وَنَادَىٰ أَبْرَاهِيمُ بْنُ هَلْهَانَ عَنِ الشَّيْبَانِي عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ لِحَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ أَهْلُ الشَّيْبَانِي كُنْ فَإِنَّ جَبْرِئِلَ مَعَكَ.

بَابُ غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ وَهِيَ غَزْوَةُ مُحَارِبٍ خَصَفَتْ مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ مِنْ غُطَفَانَ فَتَنَزَّلَ نَحْلًا وَهِيَ بَعْدَ خَيْبَرَ لَاكُ أَبَا مُوسَى جَاءَ بَعْدَ خَيْبَرَ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ الْعَطَاءُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ فِي الْخَوْفِ فِي غَزْوَةِ الشَّابِغَةِ غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ إِلَى الْكَنْزِ عَتَابِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَوْفُ نَبِيٌّ قَدْ قَالَ بَكَرُ بْنُ سَوَادَةَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِي مُرَّةٍ أَنَّ جَابِرًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مُحَارِبٍ وَثَعْلَبَةَ وَقَالَ بَنُ إِسْمَاعِيلَ سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ سَمِعْتُ جَابِرًا أَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ذَاتِ الرِّقَاعِ مِنْ نَحْلِ فَلَنِي جَمْعًا مِنْ غُطَفَانَ فَلَمْ يَكُنْ قِتَالًا وَأَخَافُ النَّاسُ بِحَصْمَتِهِمْ بَعْضًا فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْعَتِي الْخَوْفِ وَقَالَ يَزِيدُ عَنْ سَلَمَةَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقَرْدِ.

۱۲۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو

أَسَامَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَمِيدٍ التَّمِيمِيِّ أَنِّي بَرَدَةً عَنْ أَبِي
بَرَدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ وَرَفَعْنَا يَسْتَمِعُ نَفَرًا بَيْنَنَا بَعِيرٌ نَعْتَقِبُهُ
فَنَقِيبُ أَقْدَامَنَا وَتَقَبَّضْتُ قَدَمًا مَيَّ وَسَقَطَتْ
أَعْيُنِي وَكُنَّا نَكْفُ عَلَى أَرْجُلِنَا الْخَوْرُكَ فَسَمِعْتُ
عَنْ وَكَذَا ذَاتَ الرِّقَاعِ كَمَا كُنَّا نَحْمِصُ مِنَ الْخَرَقِ عَلَى
أَرْجُلِنَا وَحَدَّثَ أَبُو مُوسَى بِهَذَا الشَّرْكَرَةِ ذَاكَ
قَالَ مَا كُنْتُ أَصْنَعُ أَنَّ أَذْكَرَهُ كَانَتْ كِرَةً أَنْ
يَكُونَ شَيْءٌ مِنْ عَلَيْهِمْ أَفْشَاهُ.

۱۲۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ
عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُوْعَانَ عَنْ مَالِكِ بْنِ خُوَابٍ عَنْ
تَهْمَدِ بْنِ رَسُولٍ أَنَّ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ
صَلَّى صَلَاةَ الْخَوْفِ أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ
وَجَاءَ الْعَدُوُّ فَصَلَّى بِالنَّبِيِّ مَعَهُ رُكْعَةً ثُمَّ ثَبَّتَ قُلُوبَهُمْ
أَتَمُّوا أَنْفُسَهُمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَصَلُّوا وَجَاءَ الْعَدُوُّ
وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَلَّى بِرُكْعَةِ النَّبِيِّ
بَقِيَّتُهَا مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ قَبِلَتْ جَالِسًا أَوَّاهُوا أَنْفُسَهُمْ
ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ وَقَالَ مَعَاذَ اللَّهِ مَا هَذَا عَنْ أَبِي
الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِتَحْلِيقِ ذَكَرِ صَلَاةِ الْخَوْفِ تَابِعَهُ قَالَ

مَالِكٌ وَذَلِكَ أَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ تَابِعَهُ
الْبَيْهَقِيُّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ
أَبْنِ عُمَرَ حَدَّثَهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ

۱۲۹۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ الْقَسِيمِ
ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ خُوَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي
حَشْمَةَ قَالَ يَقُومُ الْإِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَطَائِفَةٌ
مِنْهُمْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ مِنْ قِبَلِ الْعَدُوِّ وَجُوهُهُمْ
إِلَى الْعَدُوِّ فَيُصَلِّي بِالنَّبِيِّ مَعَهُ رُكْعَةً ثُمَّ يَقُومُونَ

صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنگ کے لئے نکلے۔ ہم چھ آدمی تھے
اور ہمارے پاس صرف ایک اونٹ تھا، لہذا ہم باری باری سوار ہوتے
تھے جس کے باعث ہمارے پیچھے گئے تھے اور میرے دونوں پیرو
بھی پیچھے گئے تھے بلکہ ناخن بھی گر گئے اور ہم نے اپنے پیروں پر
بھی پیچھے لپٹ لئے تھے، اس لئے اس غزوہ کا نام غزوہ
ذات الرقاع پر گیا کیونکہ ہم نے اپنے پیروں پر پیچھے ہٹنے سے
حضرت ابو موسیٰ اشعری نے بیان کرنا شروع کیا اور واقعہ بیان کر دیا لیکن بعد میں
انہوں نے اسے ناپسند فرمایا۔ ان کا بیان ہے کہ مجھے یہ ذکر کرنا اچھا معلوم
نہیں ہوتا کیونکہ میں اپنے کسی عمل کو ظاہر کرنا پسند نہیں کرتا۔

صلح بن خوات نے کسی ایسے صحابی کے جو کچھ پر موجود
تھے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ
ذات الرقاع کے روز نماز خوف پڑھائی، کہ ایک گروہ آپ کے پیچھے
صفت بستہ رہا اور دوسرا گروہ دشمن سے مقابلہ کرتا رہا، جب پہلے گروہ
نے آپ کے ساتھ ایک رکعت پڑھ لی تو حضور خاموش کھڑے رہے
اور دوسرا گروہ اپنی دوسری رکعت پڑھ کر دشمن کے مقابلہ پر صفت آ کر جا ہوا
پھر دوسرے گروہ نے اگر آپ کے پیچھے وہ دوسری رکعت پڑھی جو حضور کی
باقی رہی تھی پھر آپ خاموش ہو کر بیٹھ گئے تاکہ وہ لوگ اپنی پہلی رکعت
پڑھ لیں پھر ان کے ساتھ سلام پڑھا گیا، حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ ہم غلستان میں ہی کہیں صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے پھر انہوں نے
نماز خوف کا اسی طرح ذکر فرمایا جیسا کہ مذکور ہوا، امام مالک فرماتے ہیں
کہ نماز خوف کے بارے میں جتنی حدیثیں میں نے سنی ہیں یہ ان میں سب سے
احسن ہے، قاسم بن محمد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
نماز خوف غزوہ بنی النضیر میں پڑھی۔

حضرت سہل بن ابو حمزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز خوف
کے لئے امام قبلہ کھڑا ہو جائے مسلمانوں میں سے ایک گروہ اس کے
ساتھ نماز پڑھے اور دوسرا گروہ دشمن کے باقاعدہ رہے اور ان کے
مزدو دشمن کی جانب رہیں، یہی جو لوگ پیچھے ہیں ان کے ساتھ امام ایک
رکعت پڑھے پھر وہ کھڑے ہو کر دوسری رکعت خود پڑھیں، بلکہ
کوئی اور دونوں رکعتوں کے بعد اللہ تعالیٰ کی جگہ پر نماز پوری کر کے

فَيَرْكَعُونَ لِأَنفُسِهِمْ رُكْعَةً وَيَسْجُدُونَ تَحْدَتَيْنِ
فِي مَكَانِهِمْ ثُمَّ يَذْهَبُ هُوَ إِلَى مَقَامِ أُولَئِكَ
فَيَرْكَعُ بِهِمْ رُكْعَةً فَكُلُهُ ثَلَاثَانِ ثُمَّ يَرْكَعُونَ وَ
يَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ.

پہلے جائیں۔ پھر وہ سرے لوگ آئیں اور امام ایک رکعت
ان کے ساتھ پڑھے تو امام کی پوری دو رکعت ہو گئیں
اور آئے والے دوسری رکعت کا رکوع اور دونوں
سجدے بھی کر لیں (پھر وہ امام کے ساتھ سلام
پھیر دیں)

۱۲۹۶. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ
بْنِ خُوَاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنْظَلَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

مسدد یحییٰ، شعبہ عبدالرحمن بن قاسم، قاسم بن محمد
صالح بن خوات، حضرت سہل بن ابو حنظلہ نے نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گزشتہ حدیث کی
روایت کی ہے۔

۱۲۹۷. حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي جَارِمٍ عَنْ يَحْيَى سَمِعَ الْقَاسِمَ أَخْبَرَنِي
صَالِحُ بْنُ خُوَاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنْظَلَةَ قَوْلَهُ:

محمد بن عبد اللہ، ابن ابو حازم، یحییٰ، قاسم بن محمد
صالح بن خوات نے بھی مذکورہ حدیث کی حضرت سہل
بن ابو حنظلہ سے روایت کی ہے۔

۱۲۹۸. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ الزُّهْرِيِّ
قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ نَجْدٍ فَوَازَيْنَا
الْعَدُوَّ فَصَفَّيْنَا لَهُمُ:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں ایک غزوہ
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا، جو نجد کی جانب
کیا تھا۔ پس ہم دشمن کے بالمقابل ہوئے تو ان کے لئے
صف بندی کر لی۔

۱۲۹۹. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ
حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ صَلَّى بِأَحَدِي الطَّائِفَتَيْنِ وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرَى
مُوَاخِجَةُ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوا إِلَى مَقَامِ أَصْحَابِهِمْ
فَجَاءَ أُولَئِكَ فَصَلَّى بِهِمْ رُكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ
قَامَ هُوَ لَا يَنْقُضُوا رُكْعَتَهُمْ وَقَامَ هُوَ لَا يَنْقُضُوا
رُكْعَتَهُمْ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے دو گروہوں میں سے ایک کے ساتھ
نمازِ خوات ادا کی اور دوسرا گروہ دشمن کے بالمقابل ڈٹا رہا۔
پھر اپنے ساتھیوں کی جگہ پر چلے گئے اور وہ گروہ اگیا پھر آپ
نے ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور سلام پھیر دیا۔ پھر
یہ گروہ کھڑا ہوا اور اس نے اپنی باقی ایک رکعت
پڑھ لی۔ پھر وہ گروہ کھڑا ہوا اور اس نے اپنی رکعت
پڑھی۔

۱۳۰۰. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الزُّهْرِيِّ
قَالَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَةَ أَنَّ جَابِرَ أَخْبَرَنَا أَنَّ غَزَا
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ تَجْدٍ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نجد کی
جانب ایک غزوہ میں شرکت کی تھی۔

۱۳۰۱. حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ
سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيْقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ

میں شرکت کی، جو آپ نے نجد کی جانب فرمایا تھا جب آپ واپس لوٹے تو ہم بھی ساتھ تھے۔ آخر کار ایک ایسی دلدی میں قبولہ کا وقت ہو گیا جہاں کاسٹے دار درخت بہت تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی جگہ اتر گئے اور لوگ درختوں کا سایہ تلاش کرتے ہوئے ادھر ادھر بکھر گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بکھرے نیچے ٹھہر گئے اور اپنی تلوار درخت سے لٹکا دی۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ہمیں سوتے ہوئے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں آواز دی جب ہم حاضر خدمت ہوئے تو آپ کے پاس ایک اعرابی بیٹھا ہوا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب میں سویا ہوا تھا تو اس نے میری تلوار سونٹ لی۔ تو میں بیدار ہو گیا لیکن تلوار اس کے ہاتھ میں تھی۔ پس اس نے مجھ سے کہا کہ اب تمہیں مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے جواب دیا، اللہ، پس وہ آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو کوئی سزا نہیں دی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم غزوہ ذات النقیع میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے جب ہم ایک سایہ دار درخت کے پاس آئے تو ہم نے اسے نبی کریم کے لئے چھوڑ دیا۔ پس مشرکین میں سے ایک آدمی آیا اور نبی کریم کی تلوار درخت کے ساتھ لٹکی ہوئی تھی۔ اس نے تلوار اتالی اور کہا۔ مجھ سے ڈرتے ہو؟ میں نے کہا، نہیں۔ اس نے کہا اب تمہیں مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے جواب دیا۔ اللہ۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے اسے ڈانٹا۔ پھر نماز قائم کی گئی۔ پس آچے ایک گروہ کے ساتھ وہ کعبین پرچیں اور وہ ہٹ گئے۔ اس کے بعد دوسرے گروہ کے ساتھ وہ دو کعبین پرچیں۔ یوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار کعبین ہو گئیں اور توہم کے ہر فرد کی دو دو کعبین۔ مستردا ابو العوانہ، ابو ہریرہ سے راوی ہیں کہ اس آدمی کا نام عذرت بن عذرت تھا اور یہ ہمارے محارب شخصہ سے کیا تھا۔ ابو الزبیر سے حضرت جابر نے فرمایا کہ

عَنْ سَيِّدَيْنِ ابْنِ أَبِي سَيَّانٍ الدُّوَيْجَانِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَخْبَرَكَ أَنَّكَ عَنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهُ فَأَدْرَكَهُمْ الْقَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيرٍ الْعَصَاةَ فَتَزَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْعَصَاةِ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ وَتَزَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ قَالَ جَابِرٌ فَبِمَا نَوْمَةٍ ثُمَّ إِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونَا فَجِئْنَا فَإِذَا عِنْدَهُ أَعْرَابِيٌّ جَالِسٌ يَدْعُونَا فَجِئْنَا فَإِذَا عِنْدَهُ أَعْرَابِيٌّ جَالِسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا اخْتَرَطَ سَيْفِي وَأَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقِظْتُ وَهُوَ فِي يَدِي فَصَلَّتَا فَقَالَ لِي مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قُلْتُ اللَّهُ فَبَاكَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ لَمَّا رَأَى أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَقَالَ ابْنُ أَبِي حَتَّابٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَاتِ الرِّقَاعِ فَإِذَا أَتَيْنَا عَلَى شَجَرَةٍ ظَلِيلَةٍ مَرَكْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْمُخْرِكِينَ وَسَيْفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْلَقٌ بِالشَّجَرَةِ فَاخْطَرَطَهُ فَقَالَ تَخَافُنِي قَالَ لَا قَالَ فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قُلْتُ اللَّهُ فَتَهَادَا أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُفِعَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّ بِطَائِفَتَيْنِ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَأَخَّرُوا وَصَلَّى بِالنَّاسِ نَفْسَهُ الْآخِرَى رُكْعَتَيْنِ وَكَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ رُكْعَةً وَقَالَ مُسَدَّدٌ عَنْ أَبِي عَوَّامَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ اسْمُ اللَّهِ جَلَّ عَظَمَتُهُ بَنُ الْحَارِثِ وَقَتَّلَ فِيهَا حَمَامِيْبَ خَصْفَةً وَقَالَ أَبُو النَّضْرِ بِيْرُ عَنْ جَابِرٍ كُنَّا

کہ ایک شخصستان میں ہم نبی کریم کے ساتھ تھے تو ہم نے نماز نوح ادا کی حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم کے ہمراہ غزوہ نجد میں نماز نوح پڑھی اور حضرت ابو ہریرہ جنگ جبر کے دنوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تھے۔

غزوہ بنی مصطلق کا بیان

بنی مصطلق بھی خزاعہ کی شاخ ہیں اور اسے غزوہ مرسیع کہتے ہیں۔ ابن اسحاق کا قول ہے کہ یہ سمرہ میں ہوا، موکی بن عقبہ سمرہ میں بتاتے ہیں۔ نعمان بن راشد نے زہری کے حوالے سے بتایا کہ بہتان کا واقعہ اس غزوہ مرسیع میں ہوا تھا۔ ابن مہریرہ کا بیان ہے کہ میں مسجد نبوی میں داخل ہوا تو

میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ پس میں اس کے پاس بیٹھ گیا اور ان سے عزل کے بارے میں دریافت کیا۔ حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ کے ہمراہ غزوہ بنی مصطلق کے لئے نکلے تو عرب کی کچھ لونڈیاں ہمارے ہاتھ آگئیں، ہمیں خود لوگوں کی تمنا ہوئی کیونکہ خواہش تھی کہ ہم پر غلبہ کیا ہو تھا، لہذا ہم عزل کرنا چاہتے تھے ہم نے عزل کرنے کے لئے کہا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں نظر نہ تھی۔ پس ہم نے اس کے متعلق آپ سے دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ اگر تم ایسا نہ کرو تو اس میں تمہارا نقصان کیا ہے؟ سنو! قیامت تک جس جان نے پیدا ہونا ہے وہ پیدا ہو کر رہے گی۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ نجد کیا اور جب قبیلہ کا وقت ہو گیا تو اس وادی میں کانٹے دار درخت تھے جس آپ ایک درخت کے سائے میں آگئے اور اپنی تلوار اس کے ساتھ لٹکادی۔ صحابہ کرام بھی سائے کی وجہ سے ادھر ادھر منتظر ہو گئے۔ یہ تو دیر بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بلایا تو ہم حاضر خدمت ہو گئے۔ دیکھا تو ایک اعرابی آپ کے پاس بیٹھا ہوا ہے۔ فرمایا۔ جب میں سویا ہوا تھا تو یہ میرے نزدیک آیا۔ اس نے میری تلوار اٹھالی

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلِي فَصَلَّى الْخَوْفَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَاً وَكَانَ صَلَاةُ الْخَوْفِ وَإِذَا جَاءَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامَ خَيْبَرٍ.

بَابُ غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ مِنْ خُزَاعَةَ وَهِيَ غَزْوَةُ الْمَرْيَسِيِّ قَالَ ابْنُ اسْمَاعِيلَ وَذَلِكَ سَنَةِ سِتٍّ وَقَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ سَنَةِ أَرْبَعٍ وَقَالَ الثَّعْمَانُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ كَانَ حَدِيثُ الْإِفْكِ فِي غَزْوَةِ الْمَرْيَسِيِّ.

۱۳۰۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رِبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَيْدٍ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ عَنْ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَرَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخَدْرِيَّ قَامَ فَقَامَتِ الْيَمُومَةُ عَنْ الْعَزْلِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَصْبَحْنَا سَبِيًّا مِنْ سَبِيِّ الْعَرَبِ فَاشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ وَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعَرَبُ وَأَجَبْنَا الْعَزْلَ فَأَرَدْنَا أَنْ نَعْلِي وَقُلْنَا نَعْلِي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِ نَاقِلِكُمْ أَنْ تَسْلَكُوا فَسَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا مَا مِنْ لَسَمَةٍ كَأَيْتَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ إِلَّا وَهِيَ كَرِيهَةٌ.

۱۳۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ أَخْبَرَنَا الرَّزَّاقُ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ غَزَاَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَاً وَكَانَ نَجْدٍ فَلَمَّا أَدْرَكَتْهُ الْقَائِلَةُ وَهُوَ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِصَاوَةِ فَكَزَلَتْ تَحْتَ شَجَرَةٍ وَاسْتَقْبَلَ بِهَا وَعَلَى سَيْفًا فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الشَّجَرَةِ يَسْتَظِلُّونَ وَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ دَعَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجِئْنَا فَوَإِذَا أَعْرَابِيٌّ قَاعِدٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ إِنَّ هَذَا

أَتَانِي وَأَنَا نَائِمٌ فَأَخْرَجْتُ سَيْفِي فَأَسْتَيْقِظُ وَهُوَ
قَائِمٌ عَلَى رَأْسِي مُخْتَرِطٌ صَنًّا قَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي
قُلْتُ اللَّهُ فَشَامَهُ ثُمَّ قَعَدَ فَلَهُ هَذَا قَالَ وَلَمْ يَخَافْنِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَطْنِ غَزْوَةَ أَنَسٍ

۱۳۰۴ - حَدَّثَنَا أَبُو حُدَيْبٍ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ حَدَّثَنَا
عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَاقَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
الْأَنْصَارِيِّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ
الْمَدِينَةِ عَلَى رَأْسِهِ مَتْرَجًا قَبْلَ الشَّرْقِ مَطْوً عَا

يَا أَيُّهَا حَيَاتِي الْإِفْكِ وَالْإِفْكِ بِسُرْلَةٍ
النَّجَسِ وَالنَّجَسِ يُقَالُ إِنْكَهَرُوا

۱۳۰۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي ثَيْمٍ قَالَ
حَدَّثَنِي عَنْ وَثْقَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
وَعَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ وَعَبِيدُ اللَّهِ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ
مَا قَالُوا وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِي طَائِفَةٌ مِنْ حَدِيثِهَا
مِنْ بَعْضِ مَا أَتَتْ لَهَا أَقْتَصَا مَا وَقَدْ وَجَّهْتُ
عَنْ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ الْحَدِيثَ الَّذِي حَدَّثَنِي
عَنْ عَائِشَةَ وَبَعْضُ حَدِيثِهَا يُصَدِّقُ بَعْضُهَا
وَإِنْ كَانَ بَعْضُهُمْ أَوْعَى لَهَا مِنْ بَعْضٍ قَالُوا
قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا رَادَ سَفَرًا أَقْبَعَ بَيْنَ أَزْوَاجِهِ
فَأَيُّهُنَّ خَدَجٌ سَخَّطَهَا خَدَجٌ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ قَالَتْ عَائِشَةُ
فَأَقْبَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةِ غَزَا هَا فَخَدَجٌ
فِيهَا سَهْوِي فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

پس میں بیدار ہو گیا اور میرے سر کے پاس کھڑا تھا۔ اسی نے تلوار
سونت کر کہا، بتاؤ اب مجھے تمہیں کون بچائے گا؟ میں نے کہا۔ اللہ
پھر تلوار کو نیام میں کر کے پیش کیا جو یہ سانسے موجود ہے۔ لیکن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی نرا نہیں دی۔

غزوة انمار کا بیان

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ میں نے غزوہ انمار میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کو دیکھا کہ آپ سوادِ ی پر مشرق کی جانب منہ کر کے
نفل نماز پڑھ رہے تھے۔

بہتان تراشی کا واقعہ

افک گویا بھس کے قائم مقام ہے اسی لئے بہتان کو
افک کہتے ہیں۔

غزوہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور
عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود ان چاروں حضرات
نے حضرت عائشہ صدیقہ زوہدہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
اس واقعہ کی روایت کی ہے جو بہتان لگانے والوں نے لگایا تھا
ان میں سے ہر ایک نے اس حدیث کا ایک حصہ بیان کیا ہے جبکہ ان میں
سے بعض کو دوسرے بعض سے حدیث کا زیادہ حصہ یاد تھا۔ چونکہ
ہر ایک کا بیان بالکل درست تھا، لہذا میں نے ہر ایک کے بیان کردہ
الفاظ کو جو اس نے مجھ سے بحوالہ حضرت عائشہ بیان کئے ایک ہی
طرح میں پردہ لیا ہے اور ان میں سے ایک کا بیان دوسرے کی تصدیق کرتا
ہے اگرچہ بعض کو بعض سے زیادہ واقعہ یاد تھا۔ انکا بیان ہے کہ
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا یہ معمول تھا کہ جب کسی سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی اندراجِ مطہرات
کے درمیان قرعہ اندازی فرماتے کہ کس کو ساتھ لے جانا ہے جس کے نام
قرعہ نکل آتا وہ سفر میں آپ کے ساتھ جاتی چلتا ہے ایک غزوہ میں
جانے سے پہلے آپ نے قرعہ ڈالا تو میرا نام نکل آیا۔ پس میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر پر نکلے اسکے بعد کہ پردے کا
حکم نازل ہو چکا تھا پس میں پردے کے ساتھ ہو رہے ہی سوار گردانی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ فَكُنْتُ
أَحْمَلُ فِي هَوْدَجِي وَأُنْزِلُ فِيهِ قِسْمًا حَتَّى
إِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ غَنَى وَبَيْتِي تِلْكَ وَقَفَلْتُ دُونًَا مِنْ
الْمَدِينَةِ فَأَفْلَحَ أَذُنُ لَيْلَةٍ بِالرَّحِيلِ
فَنَشِيتُ حَتَّى جَاءَتْ نَارُ الْجَيْشِ فَلَمَّا قَضَيْتُ

نَاشِي أَقْبَلْتُ إِلَى رَحِيلِي فَلَمَسْتُ صَدْرِي
فَإِذَا عَقْدُ لِي مِنْ جَذَعٍ أَظْفَارُ قَدْ انْقَطَعَ
فَرَحِمْتُ فَالْتَمَسْتُ عَقْدِي فَحَبَسَنِي أَبْتِغَاءُ وَهْ
قَالَتْ وَاقْبِلِ الرَّهْطَ الَّذِينَ كَانُوا يُدْجِلُونِي
فَاحْتَمِلُوا هَوْدَجِي فَاحْمِلُوهُ عَلَى بَعِيرِ الَّذِينَ
كُنْتُ أَرْكَبُ كَيْبَرُ وَهُمْ يُحْسِبُونَ أَنِّي فِيهِ وَ
كَانَ التَّسَاءُّ إِذْ ذَاكَ خِفَافًا فَلَمْ يَهَيِّئْنَ وَلَمْ
يُغْشَقَنَّ اللَّحْمُ إِنَّمَا يَأْكُلْنَ الْعُكَّةَ مِنْ
الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَنَكِرِ الْقَوْمُ مَخَفَةَ الْهُوَ دَجَرِ
حِينَ رَفَعُوهُ وَحَمَلُوهُ وَكُنْتُ جَارِيَةً
حَدِيثَةَ الشَّيْنِ فَبَعَثُوا الْجَمَلَ فَسَارُوا
وَوَحِدَتْ عَقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَ الْجَيْشُ
فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا مِنْهُمْ
دَائِرٌ وَلَا مُجِيبٌ فَتَيَسَّمْتُ مَنْزِلِي الَّذِي
كُنْتُ بِهِ وَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ سَيَفْقِدُونِي فَاصْجَعُونَ
إِلَى قَبِيلِنَا أَنَا جَالِسَةٌ فِي مَنْزِلِي عَلَى نِي
عَيْنِي فَنِمْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعْقِلِ
السَّلَمِيُّ شَعْرَ الذُّكُورِ مِنِّي وَمَرَّ الْجَيْشُ
فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي فَهَامِي سَرَادِ السَّابِ
نَا فَمَرَّ فَنِي حِينَ رَأَيْتُ وَكَانَ رَأْيِي
قَبْلَ الْحِجَابِ فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِزْجَاعِهِ

گئی اور اس میں بیٹھ گئی۔ پس ہم نے سفر کیا، یہاں تک کہ جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اس غزوہ سے فارغ ہو کر واپس لوٹے اور عینہ سورہ
کے قریب آگئے تو اس منزل سے رسول اللہ نے رات کے وقت چلنے کا
حکم دیا۔ جب آپ نے کوچ کا حکم فرمایا تو اس وقت میں قضائے حاجت
کے لئے شکر سے دوہ چلی گئی جب فارغ ہو کر اپنی سواری کے پاس آئی
اور اپنے سینے پر ہاتھ پھیرا تو دیکھا کہ میرا خرقہ بمی ہار ٹوٹ کر کہیں گر
گیا تھا۔ پس میں اپنے ہار کو تلاش کرنے کے لئے واپس لوٹی اور مجھے
اس کی تلاش میں کافی دیر ہو گئی۔ وہ فرماتی ہیں کہ جن لوگوں کے سپرد
مجھے سوار کروانے کا کام تھا وہ آگے بڑھے اور انہوں نے میرے
ہودے کو اٹھا کر اس سواری پر رکھ دیا جس پر سوار ہوئی تھی اور
وہ یہی تھے کہ میں ہودے کے اندر ہوں۔ ان دنوں گورنر بھی عموماً
ہلکا پھلکی ہوتی تھیں کیونکہ ان کی غذا سادہ اور غیر مرغی ہوتی تھی۔ ان
لوگوں کو ہودے کے اٹھانے اور اونٹ پر رکھتے ہوئے یوں بھی اس کا
ہلکا ہوس نہ ہوا کہ میں نو عمر لڑکی تھی۔ پس لوگوں نے اونٹ کو اٹھایا اور
پہل دیئے۔ ہار مجھے اس وقت ہاجب لشکر اپنی جگہ سے کوچ کر گیا تھا۔ نہ
انکے ساتھ اس وقت کوئی پکالے والا تھا اور نہ بھاب دینے والا۔ پس
میں اپنی جگہ پر گر بیٹھ گئی اور یہ خیال کیا کہ جب وہ مجھے نہ پائیں گے تو
میری تلاش میں اور صراہیں گے۔ اسی اثنا میں کہ میں وہاں بیٹھی ہوئی
تھی، میری آنکھیں بند ہونے لگیں اور میں سو گئی۔ چنانچہ حضرت صفوان
بن سطل سلی ذکوانی لشکر کے پیچھے رہا کرتے تھے۔ وہ صبح کے وقت
میرے نزدیک آئے کیونکہ انہوں نے دیکھا کہ کوئی آدمی سو یا پڑا ہے۔
پس انہوں نے مجھے دیکھتے ہی پہچان لیا کیونکہ پردے کا حکم نازل
ہونے سے پہلے انہوں نے مجھے دیکھا تھا۔ پس میں ان کی زبان سے
اَنَا لَللَّهِ وَأَنَا لِبَنِي إِسْرَءِيلَ لَكَ شُكْرٌ جَاگ اٹھی۔ میں نے انہیں
دیکھ کر چادر سے اپنا منہ چھپا لیا اور خدا کی قسم نہ ہم نے کوئی گفتگو کی
اور نہ میں نے کلمات اَنَا لَللَّهِ کے سوا ان کے منہ سے ایک لفظ بھی
سنا۔ وہ اپنی سواری سے اترے، اس کے پیر ہاتھ سے پھر میں کھڑی
ہوئی اور اس پر سوار ہو گئی۔ وہ آگے آگے پیدل چلتے ہوئے مجھے
لے چلے یہاں تک کہ ہم سخت گرمی کے وقت دو پردوں چڑھے لشکر میں

حِينَ عَرَفَنِي فَخَسَمْتُ وَجْهِي بِجَنَابِي
وَرَأَيْتُ مَا تَكَلَّمْنَا بِكَلِمَاتٍ وَلَا سَمِعْتُ مِنْهُ
كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِزْجَاعِهِ وَهُوَ حَتَّى أَتَا
رَأَيْتُهُ فَوَضَعْتُ عَلَى يَدَيْهَا فَفُتَّتْ إِلَيْهَا
فَرَكِبَتْهَا فَانْطَلَقَ يَقُودُنِي الرَّاحِلَةَ حَتَّى
أَتَيْنَا الْجَيْشَ مُوَغِيرِينَ فِي نَحْرِ الظُّهَيْرِ
وَهُمْ نَزُولٌ قَالَتْ فَهَذَا مَنْ هَذَا
كَانَ الَّذِي تَوَلَّى كِبَرَ الْإِفْكِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
أَبِي بِنِ سُلَيْمٍ قَالَ عُرُوَّةُ أُخْبِرْتُ أَنَّكَ
يُنَادِي وَيَتَحَدَّثُ بِشَيْءٍ عِنْدَكَ فَيُسْقَرُ
يَسْتَمِعُهُ وَيَسْتَوْشِيهِ وَقَالَ عُرُوَّةُ أَيْضًا لَمْ
يُسْمِعْ مِنْ أَهْلِ الْإِفْكِ أَيْضًا إِلَّا حَتَّى أَتَى
ثَابِتٌ وَاسْطَطِرُّ بْنُ أَثَاثَةَ وَحَمَنَةُ بِنْتُ
جَحْشٍ فِي نَاسٍ آخِرِينَ لَا يَعْلَمُونَ بِهِمْ غَيْرَ
أَنَّهُمْ عَصَبَةٌ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَإِنَّ كِبَرَ ذَلِكَ
يَقَالُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بِنِ سُلَيْمٍ قَالَ عُرُوَّةُ كَانَتْ
عَائِشَةُ تَكْرَهُ أَنْ يُسَبَّ عِنْدَهَا حَتَّى أَنْ دَقَقْتُ
إِنَّ الَّذِي قَالَ

فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَكَ وَغَيْرَ ذَلِكَ

لِحِمْزٍ مَحْتَبٍ مِنْكُمْ وَقَالَ

كَانَتْ عَائِشَةُ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَأَشْتَكَيْتُ
حِينَ قَدِمْتُ شَهْرًا وَالنَّاسُ يَفِيضُونَ فِي هَوْلِ
أَصْحَابِ الْإِفْكِ لَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ وَهُوَ
يُرِيدُنِي فِي وَجْعِي إِنْ لَأَعْرِفُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّطْفَ الَّذِي كُنْتُ أَمَارِي
مِنْهُ حِينَ أَشْتَكِي إِنْ مَا يَدْخُلُ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَقُولُ كَيْفَ تَبْشُرُونَ
كَمْ يَنْصَرِفُ فَذَلِكَ يُرِيدُنِي وَلَا أَشْعُرُ بِالشَّيْءِ
حَتَّى خَرَجْتُ حِينَ نَفَقْتُ فَخَرَجْتُ مَعَ أُمِّ مِسْجَمٍ

چلے آئے اور انہوں نے پڑاؤ ڈال دیا تھا۔ آپ فرماتی ہیں کہ پھر
جس کو ہلاک ہونا تھا وہ بہتان لگا کر ہلاک ہوا اور جس نے بہتان
کو سبک کر دیا وہ ہوا دی وہ عبداللہ بن ابی بن سلول تھا۔ عروہ فرماتے
ہیں مجھے معلوم ہوا کہ جب اس بد بخت کے پاس اس بہتان کا ذکر ہوتا
تو ٹھہر جیسی ہے اس کا ذکر کرنا۔ اسے حقیقت پر مبنی قرار دیتا اور
اسے بڑے غور سے سنتا اور بھی بیان کرتا۔ حضرت عروہ یہ بھی فرماتے ہیں
کہ بہتان لگانے والوں میں سے حضرت حسان بن ثابت، حضرت مسطح بن
اثاثہ اور حضرت حمزہ بنت محض کے سوا مجھے اور کسی کے نام کا
علم نہیں ہے، ہاں ان کی ایک جماعت تھی، جیسا کہ
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور ان لوگوں کی قیادت
عبداللہ بن ابی بن سلول کر رہا تھا۔ عروہ فرماتے ہیں کہ
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات کو ناپسند فرماتی
تھیں کہ ان کے سامنے کوئی حضرت حسان کو برا بھلا
کہے۔ فرماتی تھیں کہ یہ وہی شخص ہے جس نے یہ
کہا ہے۔

ہوئی فدا ماں باپ میرے اور میں بر مسطقی

معنویاً ہو میرے حضرت پر بیعت کی وفا

حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو میں
ایک ماہ تک بیمار رہی اور لوگوں میں بہتان کے متعلق چرچا ہونا رہا
اگرچہ مجھے اس بارے میں کچھ بھی معلوم نہ ہوا لیکن یہ شک میری
تکلیف میں اضافہ کرتا رہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا لطف کرم بیماری سے پہلے جیسا نہ دیکھا۔ میری بیماری کے
دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لاتے،
سلام کرتے اور حال دریافت کر کے واپس تشریف لے جاتے
تھے۔ پس یہ بات تو مجھے شک میں ڈالتی تھی لیکن اٹھائے ہوئے
طوفان بد تمیزی کا مجھے کوئی علم ہی نہیں تھا۔ یہاں تک کہ میں
کچھ صحت یاب ہوئی تو حضرت مسطح کی والدہ ماجدہ کے ساتھ
رفع حاجت کے لئے باہر نکلی اور ہمارا معمول اس مقصد کے لئے
رات کے وقت باہر جانے کا تھا اور یہ ان دنوں کی بات ہے

جب ہمارے گھروں کے قریب بیت الخلاء نہیں بنے تھے اور نہ
اہل عرب کی شروع سے عادت یہی ہے کہ اس مقصد کے لئے جنگل میں
جاتے تھے۔ کیونکہ گھروں کے نزدیک بیت الخلاء بنانا ہمارے
لئے تکلیف کا باعث ہوتا تھا۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں گئی اور اہم سطح
بیت ابوہریرہ بن عبدالمطلب بن عبدمناف۔ ان کی والدہ حضرت عامرہ
کی بیٹی اور حضرت ابوبکر صدیق کی والدہ ہیں۔ ان کے صاحبزادے
کا نام سطح بن اثاثہ بن عباد بن عبدالمطلب ہے۔ جب میں
والدہ سطح کے ساتھ فارغ ہو کر گھر کی جانب واپس لوٹی تو سطح
کا پیر چادر میں لپٹے گیا اور وہ گر پڑا۔ پس انہوں نے کہا۔ سطح کا
بڑا ہوا۔ پس میں نے کہا کہ آپ نے بری بات کہی ہے۔ کیا آپ ایسے
شخص کو برا بھلا کہہ رہی ہیں جو غزوہ بدر میں شریک ہوا تھا۔ پس انہوں
نے کہا۔ خدا کی قسم! شاید آپ نے سنا ہی نہیں کہ اس نے کیا کہا ہے،
یہ فرماتی ہیں کہ میں نے پوچھا، بتاؤ انہوں نے کیا کہا ہے؟ پس انہوں
نے مجھے بہتان تراشنے والوں کی بات بتائی، وہ فرماتی ہیں کہ پھر تو بیماری
بہت ہی بڑھ گئی، جب میں گھر پہنچی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے
پاس تشریف لائے۔ پس سلام کر کے فرمایا کہ تمنا لہا حال کیسا ہے؟
میں عرض گزار ہوئی کہ کیا آپ مجھے اپنے والدین کے گھرانے کی اجازت
مرحمت فرماتے ہیں؟ ان کا بیان ہے کہ میں اپنے والدین سے اس
غیر کی تحقیق کرنا چاہتی تھی۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھے اجازت مرحمت فرمادی۔ پس میں نے اپنی والدہ محترمہ
سے کہا۔ امی جان! لوگ کہا باتیں کرتے رہتے ہیں؟ فرمایا اسے بیٹی! اس
بات کا علم نہ کھاؤ۔ خدا کی قسم! یہ تو ہوتا ہی آیا ہے کیونکہ جب کوئی
عورت خوبصورت ہو اور خداوند بھی اسے چاہے تو سو کہیں عورت
ایسا قریب کر گزرتی ہیں وہ فرماتی ہیں کہ میں نے تعجب سے سبحان اللہ
کہا کہ لوگ اتنی بڑی بات منہ پر لانے لگے۔ ان کا بیان ہے کہ پھر تو میں
ساری لائن روٹی تھی۔ نہ میرے آنسو تھے اور نہ صبح تک مجھے
نیند آئی اور صبح کے وقت بھی میں رو رہی تھی۔ ان کا بیان ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابوطالب اور حضرت
اسامہ بن زید کو بلایا کیونکہ وہی آئی نہ تھی تاکہ ان دونوں سے

عَلَى الْمَتَابِ وَكَانَ مُتَبَرِّئًا وَكُنَّا لَا نَحْضُرُ
إِلَّا لَيْلًا إِلَى لَيْلٍ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ تَتَّخِذَ الْكُنُفَ
قَبِيلًا مِنْ بَنِي تَيْمٍ قَالَتْ وَأَمَرْنَا أَمْرًا عَرَبِ
الْأَوَّلِ فِي الْبَرِيَّةِ قَبْلَ الْغَائِطِ وَكُنَّا
نَتَأَذَى بِالنُّكُفِ أَنْ تَتَّخِذَهَا عِنْدَ بَنِي تَيْمٍ
قَالَتْ فَأُطْلِقْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ وَهِيَ
أُمُّ آدَى هَمْدُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ
مَنَافٍ وَأُمُّهَا بَدَتْ صَخْرَةَ بْنِ عَاصٍ خَالَةً
أُمِّ بَكْرِ بْنِ الصَّدِيقِ وَأُمُّهَا مِسْطَحُ ابْنُ
أُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَأَقْبَلْتُ أَنَا
وَأُمُّ مِسْطَحٍ قَبْلَ بَيْتِي حِينَ فَكَّرْنَا مِنْ شَانِنَا
فَعَاثَرْتُ أُمُّ مِسْطَحٍ فِي مِرْطَلَا فَقَالَتْ تَعِيسُ
مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا بَشَسَ مَا قُلْتَ أَلَسْتِ بَيْنَ
رَجُلَيْنِ شَهْدَ بَدْرٍ أَفَقَالَتْ أُمِّي هُنَاكَ وَلَسْتُ
تَسْمَعِي مَا قَالَ قَالَتْ وَقُلْتُ مَا قَالَ فَخَابَتْ بَنِي
يَقُولُ أَهْلُ الْإِفْكِ قَالَتْ فَارْدُدْتُ مِرْطَلَا
مَرَّطِي فَلْتَنَا جَعَتِ إِلَى بَيْتِي دَخَلَ عَلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ لَعَنَ قَالَ كَيْفَ
بِكُمْ فَقُلْتُ لَهُ أَقَاذِنِي أَنْ أُرِي أَبَوِي قَالَتْ
أُرِيدُ أَنْ أَسْتَيْقِنَ الْخَبَرَ مِنْ قَبْلِهَا قَالَتْ
قَاذِنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ لَا قِيَّ يَا أُمَّتَا مَاذَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ
قَالَتْ يَا بَنِيَّةُ هُوَ فِي عَيْنِكَ هُوَ اللَّهُ لَعَنَّا كَانَتْ
أُمْرًا قَطْرًا وَصِيَّةً عِنْدَ رَجُلٍ يُجِثُّهَا لَهَا
ضَرَأً ثُمَّ الْكَفَرْنَ عَلَيْهَا قَالَتْ فَقُلْتُ سُبْحَانَ
اللَّهِ أَوْ لَقَدْ تَحَلَّى النَّاسُ بِهَذَا قَالَتْ فَبَكَيْتُ
تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَصْبَحْتُ لَا يَرِقُّ لِي دَمْعٌ وَلَا
أَكْجَلُ يَوْمٍ ثُمَّ أَصْبَحْتُ أَبْكِي قَالَتْ وَدَعَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنِ

أَبْنِي طَالِبٍ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَجِئْتَ أَسْتَلْبِثَ
الْوَحْيَ يَسْأَلُكُمْ وَيَسْتَشِيرُهُمْ فِي ذُرَائِي
أَهْلِيهِ قَالَتْ فَمَاذَا أَسَامَةُ فَأَمَّا شَاءَ عَلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالَّذِي
يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ وَبِالنَّبِيِّ
يَعْلَمُ لَهُمْ فِي نَفْسِهِ فَقَالَ أَسَامَةُ أَهْلَكَ
وَلَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا وَأَمَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِي
رَسُولِ اللَّهِ لَمْ يُضَيِّقْ اللَّهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ يَسْأَلُونَ
كَثِيرٌ وَسَلِ الْجَارِيَةَ تَصَدَّقْ قُلْتُ قَالَتْ فَدَنَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَبْرَةٍ فَقَالَ
أَيُّ بَرْبَرَةٍ هَلْ رَأَيْتَ مِنْ شَيْءٍ يُؤْرِيكَ قَالَتْ
بَرْبَرَةٌ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا رَأَيْتُ عَلَيْهَا أَمْرًا
فَقَدْ أَغْمَصَهُ غَيْرَ إِذَا جَارِيَةٍ حَدِيثُ الْمُسْتَرِ
تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِيهَا فَتَأْتِي الدَّاحِجُ فَتَأْكُلُهُ
قَالَتْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ يَوْمِهِ فَاسْتَعْدَّ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي وَهُوَ
عَلَى الْيَسْبَرِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ يُحْذِرُنِي
مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِي عَنْهُ أَذَاهُ فِي أَهْلِي وَاللَّهِ
مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا فَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا
عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَمَا يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي
إِلَّا مَعِي قَالَتْ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مَعَاذٍ وَهُوَ أَخُو بَنِي
عَبْدِ الْأَشْهِلِ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْذِرُكَ
فَإِنْ كَانَ مِنَ الْأَوَّلِينَ ضَرَبْتُ عَنْقَهُ وَإِنْ كَانَ
مِنْ آخِرِينَ أَمِنْ الْخَيْرِ رَجُلٌ أَمَرْتُنَا فَفَعَلْنَا أَمْرًا
قَالَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْخَزَرَجِ وَكَانَتْ أُمُّ حَنْتَةَ
بَنَتْ عَلَيْهِ مِنْ فَخِذِهِ وَهُوَ سَعْدُ بْنُ عَبَّادَةَ
وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزَرَجِ قَالَتْ وَكَانَ قَبْلَ ذَلِكَ
رَجُلًا صَالِحًا وَلَكِنْ احْتَمَلْتُهُ الْحِمِيَّةَ فَقَالَ
لِسَعْدٍ كَذِبٌ لَعَنَ اللَّهُ لَا تَقْتُلُكُمْ وَلَا تَقْدِرُ عَلَيَّ

اپنی زہد مطہرہ کو چھوڑ دینے کے واسطے میں پوچھیں اور مشورہ
کریں۔ وہ فرماتی ہیں کہ حضرت اسامہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں گزارش کی جو آپ کی اہلیہ کی برأت سے پوری طرح باخبر
تھے اور اندازِ رحمت کی پاک دامنی سے بدلتا خود واقف تھے
کہنے لگے کہ حضور کی اہلیہ محترمہ کے متعلق بھلائی کے سوا اور کچھ بھی
نہیں جانتے۔ حضرت علی عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ
آپ پر نیکی نہیں فرمائے گا اور خود میں ان کے علاوہ اور بھی بہت ہیں۔
باقی آپ اس لڑکی (حضرت بربرہ) سے دلربا نیت فرمائیں، یہ آپ کو
خاک بٹاسے گی۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے بربرہ کو بلایا اور فرمایا۔ اسے بربرہ

کوئی بات نہ کہی ہے، بربرہ عرض گزار ہوئیں کہ قسم اس ذات کی
جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، میں نے تو شک و شبہ
والی قطعاً کوئی بات نہیں دیکھی۔ سو اسے اس کے کہ وہ کم عمر لڑکی ہیں
یہاں تک کہ آٹا گوندھ کر سو جاتی ہے اور بکری اگر اسے کھا جاتی ہے۔
وہ فرماتی ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے پھر
عبداللہ بن ابی کی شکایت فرمائی مچنا نہ منبر پر جلوہ افروز نہ
ہو کر آپ نے فرمایا۔ اسے مسلمانوں کو کون ہے جو اس شخص سے میرا بدلہ
لے جس نے میری بیوی کے بارے میں مجھے تکلیف پہنچائی ہے خدا کی
قسم میں اپنی بیوی میں بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتا۔ نیز جس
شخص کا ذکر کرتے ہیں اس کے اندر بھی بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں
دیکھتا وہ میرے گھر میں داخل ہوتا تو میرے ساتھ وہ فرماتی
ہیں کہ اس پر بنی عبداللہ اشہل کے بھائی حضرت سعد بن معاذ
کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ آپ کا بدلہ میں لوں گا
اگر وہ شخص قبیلہ اوس سے ہے تو میں اس کی گردن اڑا دوں گا اور اگر
قبیلہ خزرج داسے ہمارے بھائیوں میں سے ہے تو جس طرح آپ
حکم فرمائیں اس کی تعمیل کی جائے گی۔ یہ فرماتی ہیں کہ پھر خزرج والوں
میں سے ایک شخص کھڑا ہو گیا کیونکہ حضرت حسان کی والدہ اس کے
بچا کی بیٹی اور اس قبیلے سے تھی۔ وہ خزرج کے سردار حضرت سعد بن عباد
تھے یہ فرماتی ہیں کہ پہلے وہ بٹانیک آدمی تھا لیکن اس موقع پر پڑائی

قَتْلِهِ وَكَوْكَانَ مِنْ مَّا أَحْيَيْتَ اَنْ
يُقْتَلَ فَهَآءُ اَمِيْدُ بْنُ حَضِرٍ وَهُوَ ابْنُ عِمِّ سَعْدِ
فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ كَذَبْتَ لَعَنَهُ اللهُ
لَنَقْتُلَنَّكَ فَاِنَّكَ مَنَافِقٌ تَجَادِلُ عَنِ الْمَنَافِقِيْنَ
فَنَارَ الْحَيَّانِ الْاَوْرُسُ وَالْخَزْرَاءُ حَتَّى هَمَّ اَنْ
يُقْتِيلُوْهُ اَوْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَاتِمٌ عَلَى الْيَمِّ بِرَقَالَتٍ فَكُمُ يَزِلُّ رَسُوْلُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَنُوْهُ
سَكَتًا قَالَتْ فَبَكَيْتُ يَوْمَئِذٍ ذَلِكُمْ كُلُّهُ لَا يَرَقَايَ دَمْعٌ
وَلَا اُكْتَحِلُ يَوْمَئِذٍ قَالَتْ وَاصْبِرْ اَبُو اَيُّ حَنْدِ
وَقَدْ بَكَيتُ لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمًا لَا يَرَقَايَ دَمْعٌ وَلَا
اُكْتَحِلُ يَوْمَئِذٍ حَتَّى اِنِّي لَا ظَنُّ اَنْ اُبْكَا فَنَالِقُ
كَيْدِي فَبَيْنَا اَبُو اَيُّ جَالِسَانِ عِنْدِي وَاَنَا اُبْكِي
فَاسْتَاذَنْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَاذْنَتْ لَهَا
فَجَلَسَتْ تَبْكِي مَعِيَ قَالَتْ فَبَيْنَا نَخُوضُ عَلَى ذَلِكِ
دَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا
فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ قَالَتْ وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي
مُنْذُ قِيلَ مَا قِيلَ قَبْلَهَا وَقَدْ لَيْثَ شَهْرًا لَا
يُورِجِي اِلَيْهِ فِي شَأْنِي لَيْشِي قَالَتْ فَتَشْهَدُ رَسُوْلُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَلَسَ شَعْرًا قَالَ
اَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ اِنَّهُ يُلْقِيْ عَلَيْكَ كَذَا وَكَذَا
فَاِنْ كُنْتِ بِرَيْثَةٍ فَسَبِّحِيْكَ اللهُ وَاِنْ كُنْتِ
اَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِيْ اللهَ وَتُورِيْ اِلَيْهِ
فَاِنْ الْعَبْدُ اِذَا اعْتَرَفَ شَعْرًا تَابَ تَابَ اللهُ عَلَيْهِ
قَالَتْ فَتَنَّا قَضَى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَقَالَتَهُ قَلَصَ دَهْنِي حَتَّى مَا اَحْسُ مِنْهُ قَطْرَةً
فَقُلْتُ لَا بِيْ اَجِبْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِّي فَيَسْأَلُ فَقَالَ اَبِيْ وَاللهِ مَا اَدْرِيْ مَا اَقُوْلُ
لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَا حُجِّي

حسیت نے ان کے اندر جوش مالا اور حضرت سعد بن معاذ سے کہا۔
خدا کی قسم آپ غلط کہہ رہے ہیں، نہ آپ اسے قتل کریں گے اور نہ
آپ اسے قتل کر سکتے ہیں۔ اگر وہ آپ کے قبیلے سے ہوتا تو آپ اس کو
قتل کرنا ہرگز پسند نہ کرتے۔ اس پر حضرت اسید بن حضیر کھڑے
ہوئے کہ جو حضرت سعد بن معاذ کے چچا زاد بھائی تھے۔ پس انہوں نے
حضرت سعد بن معاذ سے کہا کہ آپ غلط کہہ رہے ہیں، ہم اسے ضرور قتل کریں گے
اور معلوم ہو گیا کہ آپ بھی منافق ہیں اسی لئے تو منافقوں کا دُعا
کر رہے ہیں، اس پر قبیلہ ادس اور قبیلہ خزرج کے لوگ ایک دوسرے
کے مخالف بن گئے اور خطرہ پیدا ہو گیا تھا کہ کہیں آپس میں دست درگیاں
بہر جائیں اور رسول اللہ منبر پر جلوہ افروز نہ ہوتے۔ حضرت سعد بن معاذ کا بیان
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلبران سب کو خاموش ہونے کے
لئے فرماتے رہے یہاں تک کہ سب خاموش ہو گئے۔ یہ فرماتی ہیں کہ میں
اس روز بھی سارا دن خون کے آنسو دیتی رہی۔ نہ میرے آنسو ٹپکتے
تھے اور نہ مجھے نیند آتی تھی اور میرے والدین بھی میری دہرے
پریشان خاطر تھے۔ مجھے برابر روئے ہوئے دو راتیں اور ایک دن گزرا
میرے آنسو تھے اور نہ مجھے نیند آتی۔ یہاں تک کہ مجھے یہ گمان گزرنے
لگا کہ اتنا رونے سے میرا کچھ بچٹ جائے گا، اسی اثنا میں کہ میرے والدین
کہ کہیں میرے پاس تشریف فرما تھے میں رو رہی تھی کہ ایک نصاری
موجودت نے میرے پاس آئے کی اجازت مانگی، اسے اجازت دی گئی تو
وہ میرے پاس بیٹھ کر رونے لگی۔ اسی دوران رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور سلام کیے بیٹھ گئے۔ وہ
فرماتی ہیں کہ جب یہ بہتان لگایا گیا تھا اس وقت سے آپ میرے پاس
بیٹھے نہ گئے اور قریباً ایک ماہ سے وہی کا نڈول بھی بند تھا کہ میرے
متعلق کوئی حکم فرمایا جاتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھے
ہوئے کلمہ شہادت پڑھا اور اس کے بعد فرمایا۔ اے عائشہ! مجھے
تمہارے متعلق یہ افواہ پہنچی ہے۔ اگر تم پاکدامن ہو تو عنقریب
اللہ رب تعالیٰ تمہیں بری فرما دیگا اور اگر تم گناہ میں ملوث ہو گئی ہو تو
اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو اور توبہ کر لو کیونکہ جب بندہ اپنے گناہ کا
اقرار کر کے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے۔

أَجَبَنِي لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا
 قَالَ قَالَتْ أُرَى وَأَنْتُمْ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثُ
 السِّبْكِ لَا أَقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ كَثِيرًا إِنْ أَرَى وَاللَّهُ لَقَدْ عَلِمْتُ
 لَقَدْ سَمِعْتُمْ هَذَا الْحَدِيثَ حَتَّى اسْتَقَرَّ فِي أَنْفُسِكُمْ
 وَصَدَّقْتُمْ بِهِ فَلَمَنْ قُلْتُ لَكُمْ إِنْ بَرَيْتُمْ لَا
 تُصَدِّقُونِي وَلَكِنْ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرِ اللَّهِ يَعْلَمُ
 إِنْ أَرَى مِنْهُ بَرَيْتُمْ لَكُمْ قَبْلِي فَوَاللَّهِ لَا أَجِدُ لِي وَكَلْمًا
 مَثَلًا إِلَّا أَبَا يُوسُفَ حِينَ قَالَ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ
 وَاللَّهُ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ عَلَى مَا تَصِفُونَ ثُمَّ
 تَحَوَّلَتْ وَاضْطَجَعَتْ عَلَى فِرَاشِهَا وَاللَّهُ يَعْلَمُ
 إِنْ أَرَى جِبْتِي بِرَيْتِي وَأَنَّ اللَّهَ مُتَرَفِّي بِبَرَاءَتِي وَكَفَى
 وَاللَّهُ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللَّهَ مُتَرَفِّلٌ فِي شَأْنِي دَخَا
 يُتَلَّى لَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحَقُّ أَنْ يَكْتُمَ اللَّهُ فِي
 يَأْمِرُ وَلَكِنْ كُنْتُ أَسْجُو أَنْ يَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوَرُومِ رُؤْيَا يَبْرُئُنِي اللَّهُ بِهَا
 فَوَاللَّهِ مَا سَأَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَحْلِسُ وَلَا خَرَجَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ حَتَّى
 أَنْزَلَ عَلَيْهِ فَاتَّخَذَ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْقُرْآنِ حَقًّا
 إِنَّهُ لَيَتَّخِذُ سَامِعُهُ مِنَ الْعَرَفِ مَثَلُ الْجَمَانِ وَهُوَ
 فِي تَوَرُّمٍ غَائِبٍ مِنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْهِ
 قَالَتْ فَسَرَّيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَكَانَتْ أَوَّلَ كَلِمَةٍ كَلَّمَهُ
 بِهَا أَنْ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَمَا اللَّهُ فَقَدْ بَرَأَ
 قَالَتْ فَقَالَتْ لِي أُرَى قَوْمِي إِلَيْهِ فَقُلْتُ وَاللَّهِ
 لَا أَقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ كَثِيرًا إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
 قَالَتْ وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ
 الْعَشْرَ الْآيَاتِ ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ هَذَا فَرَآءَ قَوْمِي
 قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَالصِّدِّيقُ وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى مَسْكِينِهِ

حضرت صدیق کا بیان سہجہ کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد
 فرمایا کہ تو میں نے اپنے والد محترم سے عرض کی کہ آپ رسول اللہ کو کوئی
 جواب دیں۔ والد ماجد نے فرمایا کہ خدا کی قسم میری سمجھ میں نہیں آتا کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب دوں۔ پھر میں نے اپنی
 والدہ محترمہ سے گزارش کی کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد
 کا جواب دیں۔ میری والدہ ماجدہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میرے ذہن میں
 نہیں آتا کہ میں رسول اللہ کی خدمت میں کیا عرض کروں۔ پس میں
 خود عرض گزار ہوئی کہ سالانہ میں تو عمر کی نفی اول قرآن کریم میں
 نے نہ زیادہ نہیں پڑھا ہوا تھا۔ بیشک خدا کی قسم میرے علم میں
 بھی وہ بات آگئی جو آپ حضرات نے سنی ہے۔ اب جبکہ وہ بات
 آپ کے دلوں میں آگئی اور آپ کے حقیقت پرستی کچھ لیا تو آپ یہ کہیں بھی
 کہ میں اس بہتان سے پاک ہوں تب بھی لوگ میری بات کی تصدیق نہیں کریں گے اور
 اگر میں اس گناہ کا اعتراف کر دوں تو اللہ تعالیٰ بخوبی جانتا ہے کہ میں اس سے پاک
 ہوں تو ضرور میری تصدیق کی جائے گی پس خدا کی قسم میری والدہ آپ حضرات کی مثال
 حضرت یوسف کے والد محترم جیسی ہے جبکہ انہوں نے کہا تھا کہ تو سب اچھا اور
 اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں ان باتوں پر جو بتا رہے ہو سو وہ یوسف آیت ۱۸
 پھر میں نے منہ دوسری جانب کر لیا اور خاموش ہو کر سر پر لپیٹ لی اللہ تعالیٰ جانتا
 ہے کہ میں اس جرم سے بری ہوں واللہ تعالیٰ میری پاکدامنی ظاہر فرمادے گا۔ لیکن
 خدا کی قسم یہ بات میرے دہم و گمان میں بھی نہ گئی کہ اللہ تعالیٰ میری شان میں وحی
 نازل فرمائے گا اور میری شان کے خطبے پڑھوئے جائیں گے۔ کہو کہ میری حقیقت
 اپنی تو نہیں کہ باری تعالیٰ میرے بارے میں کلام فرمائے۔ ہاں مجھے یہ امید ضرور
 تھی کہ اللہ جل مجدہ خواب میں رسول اللہ کو میری پاکدامنی دکھا دیگا۔ پس
 خدا کی قسم، اسی دیدار میں کہ رسول اللہ ہمارے درمیان جلوہ افروز تھے
 اور ہمارے گھر کا کوئی فرد باہر بھی نہیں گیا تھا کہ آپ پر وحی کا نزول ہونے لگا
 اور وہی حالت آپ پر طاری ہو گئی جو وحی کے وقت ہوا کرتی تھی اور کلام کی
 ثقالت کے باعث سردی کے دلوں میں بھی پسینہ موتیوں کی طرح جاری
 ہو جاتا تھا۔ وہ فرمائی ہیں کہ رسول اللہ سرد و اندھ تھم رہے نظر کبھی نہ چاہے سب
 پہلا کلام آپ نے یہ فرمایا کہ عاشر اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس الزام سے بری فرما
 دیا ہے وہ فرمائی ہیں کہ اس وقت میری والدہ ماجدہ نے مجھ سے فرمایا کہ کھڑی ہو کر

ابن اَنَسَةَ لَمَّا رَأَتْهُ مِنْهُ وَفَقِيَهُ وَاللَّهُ لَا يُفِي
عَلَى مَسْطَعٍ شَيْئًا أَبَدًا الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ
مَا قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَلَا يَأْتِلُ أُولُو الْفَضْلِ
مِنْكُمْ إِلَى قَوْلِهِمْ عَفْوًا رَجِيئًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ
الْقِيَدُ يَوْمَ بَنَى وَاللَّهُ إِنِّي لَا حِبُّ أَنْ يُفِيهِ اللَّهُ لِي
فَرَجَعَهُ إِلَى مَسْطَعٍ التَّقِيَّةَ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهَا
وَقَالَ وَاللَّهُ لَا تُزْعِمُهَا مِنْهُ أَبَدًا مَا لَمْ
عَائِشَةُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَأَلَ مَنْ يُكَبِّرُ بِلَيْتٍ جَعَلَ عَنْ أَمْرِ
فَقَالَ لَزَيْبٍ مَاذَا عَلِمْتَ أَوْ رَأَيْتَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَحْيَى سَمِعْتُ وَبَصَرْتُ وَاللَّهُ مَا عَلِمْتُ إِلَّا
خَيْرًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِيهِمْ مِنْ
أَمْرِ وَارِجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَصَمَهَا
اللَّهُ بِالنَّوْمِ قَالَتْ وَكَيْفَ خُتِمَتْ حُجَّتُهَا
فَخَارِبَ لَهَا قَهْلُكَ فِيمَنْ هَذَا قَالَ ابْنُ
شِهَابٍ فَهَذَا الَّذِي بَلَغَنِي مِنْ حَدِيثِ هُوَ لَا
الْزُهَيْطُ ثُمَّ قَالَ عَزَّ وَكَلَّ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاللَّهِ إِنْ
السَّجِلَ الَّذِي قِيلَ لَهُ مَا قِيلَ لِيَقُولُ سُبْحَانَ
اللَّهِ قُوا الَّذِي تَفْسِي بِيَدِهِ مَا كَشَفْتُ مِنْ كُفٍّ
أَتَى قَطُّ قَالَتْ ثُمَّ قِيلَ بَعْدَ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ
اللَّهِ

۳۰۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَمَّا
عَلَى هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ مِنْ حِفْظِهِ أَخْبَرَنَا
عَنِ الثَّهْرِيِّ قَالَ قَالَ لِي الْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ
أَبْلَغَكَ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ فِيمَنْ قَذَفَ عَائِشَةَ
قُلْتُ لَا وَلَكِنْ أَخْبَرَنِي رَجُلَانِ مِنْ قَوْمِي
أَبُو سَكَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ

رسول خدا کا شکریہ ادا کر رہے ہیں میں عرض کرتا ہوں کہ خدایک قسم میں ان کا شکریہ
کیوں ادا کر دوں میں صرف اللہ کا شکر ادا کرتی ہوں (جیسے میری پاکدامنی کا اعلان
فرمایا ہے) انکا بیان ہے کہ اللہ نے فرمایا یہ شک میں لوگ تھے بہتان باندھا
(سورۃ النور) دیکھ آیتیں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مجھے اس بہتان
سے پاک فرمادیا ہے حضرت ابو بکر فرماتے ہیں کہ میں قرابت کے باعث
مسطح بن اثاثہ کے ساتھ مالی سلوک کیا کرتا تھا کیونکہ وہ غریب تھے۔ پس
میں نے یہ ارادہ کر لیا تھا کہ خدایک قسم اب مسطح کے ساتھ کبھی بھی کوئی
مالی سلوک نہیں کر دوں گا کیونکہ وہ بھی عائشہ صدیقہ پر تہمت لگانے والوں کے ہمنوا
ہو گئے تھے۔ پس ان کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا اور قسم دکھائیں وہ جو
تم پر فضیلت سے اور گناہ سے والے ہیں قرابت والوں و مسکینوں و اللہ کی راہ
میں ہجرت کرنا والوں کو دینے کی اور جیسے کہ سعادت کریں و درگزر کریں کیا تم اسے پسند
نہیں کرتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ بخشے والا مہربان ہے (سورۃ النور
آیت ۲۲) حضرت ابو بکر کہتے تھے کہ میں نہیں خدایک قسم میں تو یہی چاہتا ہوں کہ اللہ
میری مغفرت فرمادے پس آپ حضرت مسطح کی اسی طرح مالی امداد فرماتے تھے جس طرح
پیشے فرماتے تھے اور فرمایا کہ خدایک قسم اب میں اسے کبھی بند نہیں کر دوں گا رسول اللہ نے
میرے متعلق حضرت زینب بنت جحش سے بھی دریافت فرمایا تھا کہ تمہارا عائشہ کے
بائے میں کیا خیال ہے بائے کیا دیکھا ہے وہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ!
میں اپنے کالوں و دھاریں انکھوں کو برائی سے بچانا چاہتی ہوں میرے علم میں تو انکی بھلائی کے
سوا اندک نہیں ہے حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ ازواج مطہرات میں سے حضرت زینب
ہی میری ہم عمر تھیں تو اللہ نے انہیں انکی پرہیزگاری کے باعث گناہوں سے بچا
دیا آپ فرماتی ہیں کہ انکی حسن اس بائے میں گھڑائی تھی وہ تہمت لگانے والوں کے ساتھ
وہ بھی ہلاکت میں پڑ گئی انکی شہاب فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مجھے دیکھ چاروں حضرات سے
زہری کا بیان ہے کہ ولید بن عبد الملک نے مجھ کو کہا کہ کیا انہیں یہ معلوم
ہے کہ حضرت علی بھی ان لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ پر تہمت
لگائی تھی؟ میں نے جواب دیا کہ ایسا نہیں ہوا ہاں آپ کی قوم کے آدمی یعنی
ابو سلمہ بن عبد الرحمن و عبد الوہب بن عبد الرحمن بن حارث کلابیہ ہیں کہ حضرت صدیقہ
نے فرمایا حضرت علی میرے بارے میں خاموش رہے تھے پس یہ ان
کے پاس گئے تو انہوں نے پھر یہی بتایا اور کہا کہ خاموش ہی
رہے تھے اس میں کوئی شک شبہ نہیں ہے اور پرانے

اصل نسخے میں مستأذنی کا لفظ ہے۔

لَهُمَا كَانَ عَلَىٰ مَسَلَةٍ بِلَا شَكٍّ فِيهِ وَعَلَيْهِ كَانَ
فِي أَصْلِ الْحَقِّ كَذَلِكَ

۱۳۷۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو
عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنِي
مَسْرُوقُ بْنُ الْأَعْدَدِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مَرْوَانَ
وَهُوَ أَبُو عَائِشَةَ قَالَتْ بَيْنَا أَنَا وَابْنُ عَدَى
وَعَائِشَةُ إِذْ وَجَّهَتْ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَتْ
فَعَلَ اللَّهُ بِقُلَانٍ وَفَعَلَ فَقَالَتْ أَبُو
رُوْمَانَ وَمَا ذَاكَ قَالَتْ ابْنِي فِيمَنْ
حَدَّثَ الْحَدِيثَ قَالَتْ مَا ذَاكَ قَالَتْ
كَذًا وَكَذَا قَالَتْ عَائِشَةُ سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ
وَأَبُو بَكْرٍ قَالَتْ نَعَمْ فَخَرْتُ مَخْشِيًا عَلَيْهَا
فَمَا أَفَاقَتْ إِلَّا وَعَلَيْهَا حُثِي بِتَافِضٍ قَطْرَ حُثٍ
عَلَيْهَا شَيْءٌ بِهَا فَغَطَّتْهَا فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شَأْنُ هَذِهِ قُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَذَ قُلَانُ الْحُثِي بِتَافِضٍ قَالَ
فَفَعَلَ فِي حَدِيثٍ تُحَدِّثُ بِهِ قَالَتْ نَعَمْ
فَقَعَدَتْ عَائِشَةُ رَهْرَ فَقَالَتْ وَاللَّهِ لَسْتُ
خَلَفْتُ لَأَتَصَدَّقَ بِي وَلَكِنْ قُلْتُ لَا تَعْدُرُونِي
مَخْلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَا يُعْقَبُونَ وَبَنِيهِ وَاللَّهُ
الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ قَالَتْ وَ
الْأَنْصَارُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْئًا فَانْزَلَ اللَّهُ
عُذْرًا هَا قَالَتْ بِحَمْدِ اللَّهِ لَا بِحَمْدِ أَحَدٍ
وَلَا بِحَمْدِكَ

۱۳۷۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ
نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُثَلِّبٍ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِالسَّلَامِ
وَتَقُولُ التَّوَلَّى الْكَذِبُ قَالَ ابْنُ

حضرت عائشہ صدیقہ کی والدہ حضرت حضرت ام رومان فرماتی
ہیں کہ میں بیٹھی ہوئی تھی اور عائشہ بھی کہ کسی مددگار ہمارے پاس نہ تھا
کی ایک عورت آئی اور کہنے لگی کہ اللہ تعالیٰ نے فلاں فلاں کو ہلاک کر دیا
حضرت ام رومان نے فرمایا کہ ایسا کیوں کہتی ہو وہ کہنے لگی کہ میرا بیٹا
بھی اس بہتان کے گھرنے والوں میں ہے۔ انہوں نے دریافت فرمایا
کہ کیسا بہتان ہے پھر اس نے بہتان کا سارا واقعہ بیان کر دیا حضرت
عائشہ نے دریافت کیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ
بات کہی ہے؟ جواب دیا ہاں۔ دریافت کیا کہ حضرت ابو بکر نے

بھی کہی ہے اس نے جواب دیا ہاں پس اتنا سنتے ہی حضرت صدیقہ
بیہوش ہو کر گر پڑیں اور جب انہیں ہوش آیا تو لرزہ کے ساتھ بخار چڑھا ہوا
تھا پس میں نے اوپر کھڑا ڈال کر اسے اچھی طرح لپیٹ دیا پھر ہی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور دریافت فرمایا کہ اس کا کیا حال ہے؟
میں عرض گزار ہوئی کہ رسول اللہ اسے لرزہ کے ساتھ بخار چڑھ گیا ہے
فرمایا شاید اس قحط کے باعث ہے جو گھڑی گئی ہے؟ میں نے جواب
دیا ہاں۔ پس عائشہ صدیقہ اٹھ کھڑی گئی اور کہنے لگی کہ خدا کی قسم اگر
اب میں قسم بھی کھاؤں تو لوگ میری تصدیق نہیں کریں گے اور کچھ کہوں تو
میرا عند قبول نہیں کرے گے۔ پس میری اور آپ حضرات کی مثال حضرت
یعقوب علیہ السلام اور ان کے بیٹوں جیسی ہے۔ پس اللہ ہی مدد فرمائے والا
ہے اس پر جو لوگ کہتے ہیں انکا بیان ہے کہ پھر آپ واپس لوٹ گئے
اور زبان مبارک سے کچھ نہ فرمایا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کی برائت
کے بارے میں آپہیں نازل فرما دیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ
نے کہا کہ مجھ پر اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے احسان فرمایا ہے
اور کسی نے بھی نہیں ایسا تک کہ آپ نے بھی نہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جب اذ تَلَقَّوْنَهُ بِالسَّلَامِ
کو ترجمہ کرتی ہیں تو فرمایا کرتی ہیں کہ یہ لفظ التَّوَلَّى سے نکلا ہے
جس کا مطلب جھوٹ ہے، یعنی جب تم ایسی جھوٹی
بات اپنی زبانوں پر لاتے تھے (سورۃ النور آیت ۱۵) حضرت

مَلِكًا وَكَانَتْ أَعْلَمُ مِنْ غَيْرِهَا بِذَلِكَ
لَا مَنَعَ تَرَلَّ فِيهَا.

۱۳۰۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ
قَالَتْ ذَهَبْتُ أَسْبُ حَسَنًا عِنْدَ عَائِشَةَ
فَقَالَتْ لَا تَسْبُهُ فَإِنَّكَ كَأَنَّ يَتَأَفَّمُ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
قَالَتْ عَائِشَةُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَجَاءِ الْمُشْرِكِينَ
قَالَ كَيْفَ بِحَسْبِي قَالَ لَا سُلْطَانَ مِنْهُمْ
كُنَّا نُسَلُّ الشَّعْرَةَ مِنَ الْعَجِينِ وَقَالَ مُحَمَّدٌ
حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ فَارَسٍ سَمِعْتُ هِشَامًا
عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَبَيْتُ حَسَنًا وَكَانَ مِثْنُ
كَثْرَ عَلَيْهَا.

۱۳۱۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الصُّلْحِيِّ
عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ وَعِنْدَهَا حَسَنٌ
بْنُ قَابِيتٍ يُنَشِّدُهَا شِعْرًا يُشِيبُ بِأَبْيَاتٍ لَهُ وَقَالَ
حَصَانٌ مَرَّاهُ مَا تَذَنُّ بِرَبِيبَةٍ
وَتُصْنِفُ غَرَّتِي مِنْ لُحُومِ الْخَوَافِلِ

فَقَالَتْ لِمَا عَائِشَةُ لِكَيْتَكَ لَسْتُ كَذَلِكَ قَالَ
مَسْرُوقٌ فَقُلْتُ لَهَا لِمَ تَأْذَنِي لِمَا أَنْ يَدْخُلَ
عَلَيْكَ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَالَّذِي تَوَلَّى
كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ فَقَالَتْ
أَيُّ عَذَابٍ أَشَدُّ مِنَ الْعَذَابِ قَالَتْ لِمَا إِنَّهَا
كَانَتْ يَتَأَفَّمُ أَوْ يَكَا جِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ابن ابی بلکہ فرماتے ہیں کہ حضرت صدیقہ کو اس آیت کا دوسروں کی نسبت
زیادہ علم تھا کیونکہ یہ ان کے متعلق ہی تو نازل ہوئی تھی۔

حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ میں حضرت
عائشہ صدیقہ کی خدمت میں گیا اور حضرت حسان کو برا بھلا کہنے لگا
تو آپ نے فرمایا۔ تم انہیں برا بھلا نہ کہو کیونکہ وہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کفار کا میدان شاعری میں مقابلہ
کیا کرتے تھے۔ (حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ انہوں نے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی جھوٹا بیان کرنے کی اجازت طلب
کی تو آپ نے فرمایا۔ میرے نسب کو کہہ کر لے جاؤ گے، عرض گزار
ہوئے کہ میں آپ کو ان میں سے اس طرح نکال لوں گا جیسے آٹے

سے بال نکال لیا جاتا ہے۔ عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ میں
نے حضرت حسان کو برا بھلا کہا کیونکہ یہ بھی حضرت صدیقہ
رضی اللہ عنہا پر بہتان لگانے والوں میں شامل تھے۔
رضی اللہ عنہم والرضا نا عنہم)

مسروق فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کے پاس حضرت حسان بن ثابت
موجود تھے جو ان کی شان میں اشعار سنارہے تھے چنانچہ انہوں
نے تشبیہ کے اشعار پڑھتے ہوئے یہ بھی کہا۔

زبان عقیقہ و سنجیدہ نگو کار

نہیں اس سے کہ تو نصیب سے گنہگار

حضرت عائشہ صدیقہ نے ان سے فرمایا۔ لیکن آپ ایسے نہیں ہیں
مسروق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا
سے گزارش کی کہ آپ انہیں اپنے پاس آنے کی اجازت
کیوں دیتی ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ۔ اور
ان میں وہ جس نے سب سے زیادہ حصہ لیا اس کے لئے بڑا
عذاب ہے (سورۃ النور آیت ۱۱) آپ نے فرمایا کہ دنیا میں
اندھا ہو جانے سے اور کونسا عذاب سخت ہے۔ لیکن
یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے
کفار کا (شاعری کے میدان میں مقابلہ کرتے یا ان کی

ہو کہا کرتے تھے۔

غزوہ حدیبیہ اولیٰ بیعت رضوان
ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ بے شک اللہ راضی
ہوا ایمان والوں کے جب وہ اس درخت کے نیچے
تہا بیعت کرتے تھے (سورۃ الفتح، آیت ۱۸)

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ کے سال (۱) سفر ہوا۔
تو دوران سفر راستہ کے وقت بارش ہوئے لگی۔ پس صبح کے وقت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہمیں نماز پڑھادی تو ہماری
جانب متوجہ ہو کر فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو کہ ایسا کیوں ہوا؟ ہم
عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ
نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ میرے بندے تھے اس حالت میں
صبح کی کہ وہ مجھ پر ایمان بھی رکھتا ہے اللہ میرے ساتھ کفر بھی
کرتا ہے۔ پس جو یہ کہتا ہے کہ ہم پر اللہ کی رحمت سے،
اللہ کے برساتے سے اور اللہ کے فضل سے بارشیں
برسی، وہ مجھ پر ایمان رکھتا ہے اور ستارہ دل کی تاثیر
کا منکر ہے۔ لیکن جو یہ کہتا ہے کہ فلاں ستارے کی وجہ
سے بارشیں ہوتی، تو وہ ستارے پر ایمان رکھتا اور
میرا منکر ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے چار ہی عمرے کئے اور سارے ہی
ذی القعدہ کے بیٹھے میں کئے ماسوائے اس کے جو آپ نے
حج کے ساتھ کیا تھا۔ چنانچہ پہلا حدیبیہ کا ذی القعدہ میں دوسرا
اگلے سال کا ذی القعدہ میں۔ تیسرا عمرہ جہرانہ جبکہ آپ نے
غزوہ حنین کا مال غنیمت تقسیم فرمایا تو یہ بھی ذی القعدہ
میں اولہ جو تھا (ذی الحجہ میں) جو حج کے ساتھ کیا تھا۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حدیبیہ
کے سال ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چلتے رہے۔

بَاب ۱۵ عَنْ وَدِّ بْنِ الْحَدَّادِ قَوْلَ اللَّهِ
تَعَالَى لَمَّا رَضِيَ اللَّهُ عَنِ
الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ
الشَّجَرَةِ.

۱۳۱۱۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا
سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ
كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحَدِيثِ قَامَ بَيْنَا
مَطَرٌ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا
فَقَالَ اخْدُرُونْ مَاذَا قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَقَالَ قَالَ اللَّهُ أَصْبَحَ
مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنِينَ وَكَافِرِينَ فَا مِمَّنْ
قَالَ مَطَرٌ نَا بِرَحْمَةِ اللَّهِ وَرِشِقِ اللَّهِ وَ
يَفْضِلُ اللَّهُ وَهُوَ مُؤْمِنُونَ وَكَافِرٌ بِالْكَوَاكِبِ وَ
أَمَّا مَنْ قَالَ مَطَرٌ نَا بِتَجْمِ كَذَا فَلَئِنْ هُوَ مِنْ
بِالْكَوَاكِبِ وَكَافِرٌ فِي.

۱۳۱۲۔ حَدَّثَنَا هُدُبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا
هَبْشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا أَخْبَرَهُ قَالَ
اعْتَمَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الرَّيْعَ عَمْرُكَلَهْنَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا النَّحْيَ كَانَتْ مَعَ
حَاجَّتِهِ عُمَرَةُ مِنَ الْحَدِيثِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَ
عُمَرَةُ مِنَ الْحَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ عُمَرَةُ
مِنَ الْجَعْرِ أَنْتَ حَيْثُ قَسَمَ هَذَا حَتَّى فِي
ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمَرَةُ مَعَ حَاجَّتِهِ.

۱۳۱۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا
عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي

دیگر اصحاب رسول نے احرام باندھا ہوا تھا لیکن
میں نے نہیں باندھا تھا (یعنی اللہ عنہم۔)

قَتَادَةُ أَنَّ أَبَا حَدَّادَةَ قَالَ انْطَلَقْنَا مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَحْدُثْ بَيْنَهُمَا حَرَمٌ
أَصْحَابُهُ وَلَمْ أُحْدِثْ.

حضرت برادر بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ
حضرات کو انا فقہنا ایک فقہ کے فتح مکہ مراد لیتے ہیں جب کہ
فتح مکہ کے فتح ہونے میں کوئی خیر نہیں لیکن حدیبیہ کے روز جو
بیعت رضوان ہوئی ہم مذکورہ فتح اس کو شمار کرتے ہیں۔ اس
وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہم چودہ تنہا افراد
تھے۔ حدیبیہ اصل میں ایک کنوئیں کا نام ہے۔ جب ہم نے
اس سے پانی بھرنا شروع کیا تو اس میں ایک قطرہ پانی بھی نہ
رہا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو
آپ تشریف لائے اور کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھ گئے۔ پھر
آپ نے پانی کا ایک برتن منگایا اور وضو کیا اگلی فرمائی
اور بارگاہ خداوندی میں دعا کی اس کے بعد بچا ہوا
پانی کنوئیں میں ڈال دیا۔ تھوڑی سی دیر میں اتنا پانی جمع ہو گیا کہ
ہم اور ہماری سواریاں سیراب ہو گئیں۔

۱۳۱۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى عَنْ
إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَحَ مَكَّةَ وَفَتَحَ كَانَ
فَتْحُ مَكَّةَ فَتْحًا وَنَحْنُ نَعُدُّ الْفَتْحَ بَيْعَةَ
الرِّضْوَانِ يَوْمَ مَرَّ الْحَدَّ بَيْنَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عَشَرَ مِائَةً وَ
الْحَدَّ بَيْنَنَا بِرُّ فَتَحْنَا هَا فَكُنَّا نَزْلُ
فِيهَا قَطْرَةً فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَتَاهَا فَجَلَسَ عَلَى شَيْئٍ بِهَا شُرْدَعًا
يَدْنَاهُ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ شُرْدَعًا مَضْمُوعًا وَدَعَا
شُرْدَعًا صَبِيحَةً فَتَرَكْنَا هَا غَيْرَ بِجِدِّ شُرْدَعًا
أَصَدَّ رَشْنَا مَا شَكْنَا نَحْنُ وَرَجَا بَنَانَا.

وہ ان احادیث میں بیعت رضوان کے متعلق کئی باتیں ہیں پہلی بات یہ کہ بدری صحابہ کے بعد بیعت رضوان دسے اصحاب باقی ساری
امت سے افضل ہیں۔ دوسری بات یہ کہ ان کی تعداد حضرت برادر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایتوں کے مطابق چودہ تنہا، حضرت عبداللہ بن
ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے مطابق تیرہ تنہا اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت کے مطابق چودہ تنہا سونے والی حدیث کی
۱۳۱۶ اور ۱۳۱۷ کے مطابق پندرہ تنہا افراد تھے۔ تیسری بات یہ بھی قابل غور ہے کہ اس موقع پر حدیبیہ کنوئیں یا گڑھ میں پانی ختم ہو گیا۔ صحابہ کرام
سنت فسخ میں پہنچے صورت حال کی بارگاہ رسالت میں شکایت کی۔ پروردگار عالم نے اپنے محبوب، سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
ہاتھوں پانی دلا کر ان کی شکل کشائی و حاجت روائی فرمائی۔ آپ نے صحابہ کرام کو پانی کس طرح دیا، اس کا ذکر ان متعلقہ احادیث میں مختلف وارد
ہوا ہے مثلاً:-

۱- حدیث ۱۳۱۴ میں حضرت برادر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے ہے: حدیبیہ اصل میں ایک کنوئیں کا نام ہے۔ جب ہم نے اس
سے پانی بھرنا شروع کیا تو اس میں ایک قطرہ بھی نہ رہا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو آپ تشریف لائے اور کنوئیں کی منڈیر
پر بیٹھ گئے۔ پھر آپ نے پانی کا ایک برتن منگایا۔ وضو کیا اگلی فرمائی اور بارگاہ خداوندی میں دعا کی اس کے بعد بچا ہوا پانی کنوئیں میں ڈال دیا۔ تھوڑی
دیر میں اتنا پانی جمع ہو گیا کہ ہم اور ہماری سواریاں سیراب ہو گئیں۔

۲- حدیث ۱۳۱۵ میں ان سے ہی روایت ہے: جب ہم اس کنوئیں کا سارا پانی نکال چکے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ پس آپ کنوئیں پر تشریف لائے۔ اور اس کی منڈیر پر بیٹھ گئے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ پانی کا ایک ڈول لاؤ۔ پس وہ آپ کی خدمت میں پیش کر دیا گیا۔ آپ نے اس میں لعابِ دہن ڈالا، پھر دعا کی، اس کے بعد فرمایا کہ ایک ساعت ٹھہرے رہو۔ پس سارے حضرات خود اور ان کی ساریاں کو شجہ کرتے مکہ سیراب ہوتے رہے۔

۲۔ حدیث ۱۲۱۶ کے اندر حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے یوں ہے: ————— عرض گزار ہوں، یا رسول اللہ! ہمارے پاس دھنوکہ لے کر دیکھنے کے لیے پانی نہیں ہے۔ پس یہی تھا جو اس برتن کے اندر حضور کی خدمت میں پیش کر دیا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے برتن میں اپنا دستِ کرم رکھ دیا تو آپ کی انگشت لمبے مبارک سے پتھوں کی طرح پانی پھوٹ نکلا یہ فرماتے ہیں کہ ہم پانی پیے اور وضو کرتے رہے۔

۳۔ بخاری شریف کی اسی جلد میں واقعہ کے متعلق حدیث ۴ میں حضرت مسور بن عزمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مروان بن حکم کی روایت میں یوں ہے: آپ نے اُسے (قصص مکی) لکھا تو وہ اچھل کر حسب سابق رداں رداں ہو گئی یہاں تک کہ حدیبیہ کے بالکل قریب ایک ایسے گڑھے کے کنارے بیٹھ گئی جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ لوگوں نے اس میں سے تھوڑا تھوڑا پانی بیا تھا کہ وہ ختم ہو گیا۔ لوگوں نے بارگاہِ رسالت میں پیاس کی شکایت کی تو آپ نے اپنے ترکش سے ایک تیز نکال کر انھیں دیتے ہوئے فرمایا کہ اسے گڑھے میں ڈال دو۔ پس قسم ہے خدا کی کہ پانی فوراً اُبھنے لگا اور تمام لوگ سیراب ہو گئے۔

ان احادیث میں اس موقع پر آپ نے شیخ رسالت کے پیروانوں کو جس طرح پانی مرحمت فرمایا اس کے تین طریقے مذکور ہوئے ہیں —————

۱۔ آپ نے ایک برتن میں کچھ پانی یا وہ کنوئیں میں ڈالا اور کھول پانی سے بھر گیا۔ (۲) آپ نے برتن میں دستِ کرم رکھ دیا تو آپ کی انگشت لمبے کرم سے پانی کے چشے پھوٹ نکلے۔ ————— ہی آپ نے شکایت کرنے والوں کو تیسرے مرتبہ کر کے فرمایا کہ اسے حدیبیہ کے گڑھے میں ڈال دو۔ یہی کیا گیا تو اس تیسرے پانی کا چشمہ پھوٹ نکلا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس موقع پر یقیناً ایک ہی طریقے سے پانی مرحمت فرمایا ہو گا تو ان تینوں میں سے کون سے کو وہی طریقہ شمار کیا جائے اور کون سے دو کی تکذیب کر دی جائے؟ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی جلالتِ شان اور بخاری شریف کے راویوں کو حفظِ دیانت میں جو مقام دیا جاتا ہے اس کے پیش نظر تینوں طریقوں کی تصدیق لازم آتی ہے لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ہی طریقے سے پانی مرحمت فرمایا ہو گا تو باقی دو کی مشیتِ حق افسانوی رہ جاتی ہے اور کون کسی ایک کا متنی تعین نہ کر پانے کے باعث تینوں کی تکذیب ہونے لگتی ہے۔ دینِ حالات نام آدمی اس ایک طریقے کو معلوم کرنے اور تینوں میں مطابقت کرنے سے یقیناً عاجز رہ جائے گا۔ ایسے مواقع پر اس کے سوا چارہ کار نہیں کہ وہ ماہرینِ حدیث یعنی آئمہ حدیث میں سے کسی ایک کا سہارا لے۔ چنانچہ وہ امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی فتح الباری سے اپنی شکل حل کر سکتا ہے یا امام بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ کی عمدۃ القاری کا سہارا لے پراس دلدل سے نکل سکے گا یا امام خطیب احمد عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ارشادِ ساری سے مدد حاصل کر کے مراد مانے گا۔

فَاسْكُنُوا أَهْلَ الْبِلَادِ كَيْدَانُ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ۔ (۲۴: ۱۱۶) کا یہی مفاد ہے کہ اور یہی تطبیق کی ضرورت ہے کہ جو بات نہیں جانتے وہ ملتے دلوں سے پوچھتے جاؤ۔ مسائل میں جہاں بات مکرراتی ہے وہ آئمہ مجتہدین پر جا کر ختم ہوتی ہے۔ ان حضرات میں سے کسی ایک کے فیصلے کو مانے بغیر چارہ نہیں۔ (اسی سے نظمِ ملت قائم رہ سکتا ہے اور سخاوتِ امت کی خاطر یہ شرعی ضرورت ہے جس کی انادیت سے انکار کرنا ملتِ اسلامیہ کی بدخواہی اور غیہ کی کبی پر مبنی ہوگا۔ ہزرگوں اور آئمہ مجتہدین سے منہ موڑ کر جو خود ممتنع سے یا عوامِ اناس کو دعوت دے کہ ہزرگوں کا ملکی سہارا نہ لو بلکہ قرآن

و حدیث پر ہر کوئی اپنی عقل اور سمجھ کے مطابق عمل کرے تو یہ نسبت اسلامیہ کے اتحاد کو توڑنا اور سگڑائی کا پیمانہ کم کرنا ہے جس پر عمل کرنے والا حیرت کی راوی میں شتر بے مہار کی طرح پھرتا رہے گا اور ہو سکتا ہے کہ احادیث میں ایسے اختلافات دیکھ کر ان سے بدظن ہو جائے اور منکرین حدیث کی جہول میں جا کر رہے۔ پروردگار عالم ہر مسلمان کو عقل سلیم عطا فرمائے اور ہر مذہب کے فیوض و برکات سے فائدہ حاصل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے، آمین۔

حضرت جابر بن عبد ربیع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حدیث میری

کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جو وہ سوا فرما دیا اس سے بھی کہیں زیادہ جتنے ہیں ہم نے ایک کنوئیں کے پاس پڑاؤ ڈالا۔ جب ہم اس کنوئیں کا سانا پانی نکال چکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ پس آپ کنوئیں پر تشریف لائے اور اس کی مٹہ پر پڑھ گئے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ پانی کا ایک ڈول لاؤ۔ پس وہ آپ کی خدمت میں پیش کر دیا گیا۔ آپ نے اس میں لعاب دہن ڈالا۔ پھر دعا کی۔ اس کے بعد فرمایا کہ ایک ساعت ٹھہرے رہو۔ پس سارے حضرت خود امدان کی سوا دیاں کو جھک کر سنے تک سب میرا ہوتے رہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حدیث میری

روز لوگ پیاس سے دوچار ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور ایک برتن رکھا ہوا تھا جس سے وضو فرما رہے تھے۔ جب لوگ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہے؟ عرض گزار ہوئے ایا رسول اللہ ہمارے پاس وضو کرنے اور پینے کے لئے پانی نہیں ہے؟ پس یہی تھا جو اس برتن کے اندر حضور کی خدمت میں پیش کر دیا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے برتن میں اپنا دست گرم رکھ دیا تو آپ کی انگشت ہمارے مبارک سے چٹکوں کی طرح پانی پھوٹ نکلا۔ یہ فرماتے ہیں کہ ہم پانی پیتے اور وضو کرتے رہے۔ پس میں (سالم بن ابوالجعد) نے حضرت جابر سے دریافت کیا کہ اس روز آپ

کتنے حضرات تھے؟ فرمایا اگر لاکھ بھی ہوتے تو پانی سب کے لئے کافی ہو جاتا لیکن ہم پندرہ سو تھے۔

۱۳۱۵۔ حَدَّثَنَا ثَنَا فَضْلُ بْنُ يَحْقُوبَ حَدَّثَنَا

الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَمْرِو بْنِ الْحَدَّادِ

حَدَّثَنَا هَرِيرٌ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ قَالَ أَمَّا

النَّبِيُّ أَبُو بِنِ عَزِيبٍ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحَدِيدِيَّةِ أَلْفًا

وَأَرْبَعِينَ مِائَةً أَوْ أَكْثَرَ فَتَرَلَوْا عَلَى يَمِينِهِمْ حَوْهَا

فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خَاتَمَ الْبُرِّ فَقَعَدَ عَلَى شَفِيرِهَا ثُمَّ قَالَ

أَسْتَوِي بِدَلْوَيْنِ مَائَتَا خَاتَمٍ بِه قَبَضَتْ

فَدَعَا ثُمَّ قَالَ دَعُوْهَا سَاعَةً فَأَمَدَوْا

الْقِسْمَ وَرَبَّكَ بِهَمْ حَتَّى انْتَحَلُوا

۱۳۱۶۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا

ابْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمٍ عَنْ

جَابِرٍ قَالَ عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحَدِيدِيَّةِ

وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعِينَ

يَدًا يَدَ كَوْهٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا ثُمَّ أَقْبَلَ

النَّاسُ نَحْوَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ

لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ بِهِ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا

مَا فِي مِائَتِكَ قَالَ فَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدًا فِي السَّكْوَةِ فَجَعَلَ

النَّاسُ يَقُودُونَ مِنْ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُوتِ

قَالَ فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا فَقُلْتُ لِي جَابِرُ كَمْ

كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةً أَلْفٍ لَكُنَّا

كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً

۱۳۱۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الصَّلْتِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ
لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ بَلَغَنِي أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
كَانَ يَقُولُ كَانُوا أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً فَقَالَ
لِي سَعِيدٌ حَدَّثَنِي جَابِرٌ كَانُوا خَمْسَ عَشْرَةَ
مِائَةً الَّذِينَ بَايَعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا
قَتَادَةُ عَنْ قَتَادَةَ تَابِعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ
حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

۱۳۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ سَفِيَّانُ قَالَ
عَمْرُو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ
لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ
الْحُدَيْبِيَّةِ أَنْتُمْ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ وَ
كُنَّا أَلْفًا أَرْبَعَةَ مِائَةٍ وَلَوْ كُنْتُ أَبْصَرُ
الْيَوْمَ لَا رَيْبَ لَكُمْ مَكَانَ الشَّجَرَةِ تَابِعَهُ
الْأَشْمَشُ سَمِعَ سَالِمًا سَمِعَ جَابِرَ أَلْفًا وَ
أَرْبَعَةَ مِائَةٍ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعَادٍ حَدَّثَنَا
أَبُو حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ حَدَّثَنِي
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ كَانَتْ أَصْحَابُ
الشَّجَرَةِ أَلْفًا وَثَلَاثَ مِائَةٍ وَكَانَتْ
اسْمُهُنَّ الْمُهَاجِرِينَ تَابِعَهُ مُحَمَّدُ
بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ

۱۳۱۹۔ حَدَّثَنَا بَرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا
عِيْسَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسِ أُمِّ سَمْعٍ
مُرْدَاسًا الْأَسْلَمِيَّ يَقُولُ وَكَانَتْ مِنْ أَصْحَابِ
الشَّجَرَةِ يُقْبَضُ الصَّالِحُونَ إِلَّا وَلَدُ
الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلُ وَتَبَقِيَ حَفَالَةٌ كَحَفَالَةِ
النَّمْلِ وَالشَّجَرِ لَا يَبْعَثُ اللَّهُ بِهِمْ شَيْئًا

قتادہ نے سعید بن مسیب سے کہا کہ مجھے یہ بات پہنچی
ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ ہم (حدیبیہ میں) چودہ سو
افراد تھے۔ پس سعید بن مسیب نے مجھ سے کہا کہ مجھے حضرت جابر
نے خود بتایا ہے کہ جب حدیبیہ کے روزہم نے نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو ہماری تعداد پندرہ سو تھی۔ اس
کی ابو داؤد قرہ نے قتادہ سے روایت کی ہے نیز محمد بن بشار،
ابو داؤد اور شعبہ سے بھی مروی ہے یہ دونوں ذیلی سندیں ہیں
جبکہ اصل سند یہ ہے۔ صلت بن محمد، یزید بن زریج، سعید بن
ابو عمرو نے حضرت قتادہ سے روایت کی

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
حدیبیہ کے روزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم
زمین پر بسنے والوں میں سب سے بہتر ہو اور اس وقت
ہم چودہ سو افراد تھے اگر آج میں بصادات سے محروم
نہ ہوتا تو تمہیں وہ درخت دکھا دیتا۔ یہی چودہ سو
افراد کی روایت ائش، سالم نے حضرت جابر سے کی
ہے۔ عبد اللہ بن معاذ، معاذ بن معاذ، شعبہ، عمرو
بن مرہ نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت کی کہ درخت کے نیچے بیعت کرنے
والے تیرہ سو افراد تھے اور یہ بھی خود ان میں شامل
تھے اور قبیلہ اسلم کے لوگ مہاجرین کا آٹھواں حصہ
تھے۔ اکی طرح محمد بن بشار، ابو داؤد سے شعبہ
سے روایت کی ہے۔

قیس بن ابی ہازم نے حضرت مرداس بن مالک سلمی رضی اللہ
عنہ کو فرماتے ہوئے سنا یہ ان حضرات میں شامل ہیں جنہوں نے درخت
کے نیچے بیعت رضوان کی تھی کہ قیامت کے نزدیک ایک افراد
یکے بعد دیگرے اٹھائے جائیں گے اور ان کے بعد سے بیکار لوگ وہ جائیں
گے جیسے کھجوروں میں گئی سڑی کھجور یا جو کا پھل کا اور بارگاہ رب العزت
میں ان کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہوگی۔

۱۳۲۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ مَرْوَانَ وَالْمُسَوِّمِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ أَخْرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْخُدَيْيَةِ فِي بَضْعِ عَشْرَةٍ وَاثْنَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا كَانَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ قُلْدَ الْهَدْيِ وَاشْعَرِ وَأَخْرَمَ وَمِنْهَا لَا أُحْصِي كَمَّ سَبْعَتُهُ مِنْ سُفْيَانَ حَتَّى سَبْعَتُهُ يَعْتُولُ أَحَقُّظَ مِنْ الثَّوْرِيِّ لَا شُعَامَ وَالثَّقَلِيدَ فَلَا أَذْرِي مَوْضِعَ إِلَّا شُعَامَ وَالثَّقَلِيدَ وَالْحَدِيثُ كُلُّهُ

۱۳۲۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ خَلْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ وَرِثَاءَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَلَا وَقِيلَ يَسْقُطُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ أَلَيْزُ ذِيكَ هَذَا أَتَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَرَّةً رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَحْلِقَ وَهُوَ بِالْحُدَيْيَةِ وَلَمْ يَبْتِئْ لَهُمْ أَنَّهُمْ يَحْلِقُونَ وَهُمْ عَلَى طَمَحٍ أَنْ يَدْخُلُوا مَكَّةَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ الْفَيْدِيَّةَ قَامَةً رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يُطَهَّرَ فَتَابَيْنِ سَعَةً مَسَاكِينِ أَوْ يُهْدَى شَاةٌ أَوْ يَصُومَ ثَلَاثَةَ أَقَامَ

۱۳۲۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِلَى الشَّوْقِ فَلَمَقْتُ عُمَرَ امْرَأَةً شَابِيَةً فَقَالَتْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَلْكَ مَا دُرِجِي وَتَرَكَ صَبِيَّةً صَغِيرًا

عروہ کا بیان ہے کہ مروان اور حضرت سعد بن خضر رضی اللہ عنہما دونوں حضرات نے فرمایا ہے کہ حدیبیہ کے سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہزار سے زیادہ صحابہ کرام کو لے کر نکلے اور جب ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچے تو آپ نے قربانی کے جانور کو ہار پہنایا۔ کوہان پیر کر خون بہایا اور وہیں کے عمرے کا احرام باندھ لیا۔ علی بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ جتنی دفعہ میں نے سفیان سے یہ حدیث سنی اسے شمار نہیں کر سکتا، یہاں تک کہ میں نے انہیں فرماتے سنا کہ مجھے نہ ہری کا ہار ڈالنے اور کوہان پیرنے کا ذکر یاد نہیں رہا۔ میں جنہیں کہہ سکتا کہ اشعار اور تقلید کا مقام بھول گیا ہوں یا ساری حدیث ہی مجھے یاد نہیں رہی ہے۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ملاحظہ فرمایا کہ جویش میرے سر سے چہرے پر گر رہی ہیں تو آپ نے فرمایا: کیا تمہیں ان سے تکلیف نہیں ہوتی؟ میں عرض گزار ہوا: ہاں ہوتی ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ تم سر منڈوا لو اور آپ حدیبیہ کے مقام پر تھے۔ ان پر یہ ظاہر نہیں ہو گا کہ روکے جا رہے تھے بلکہ یہی امید تھی کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ نے فدیہ کی آیت نازل فرمادی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا کہ چھ مسکینوں کو دو وقت کھانا کھلا دو یا ایک بکری کی قربانی پیش کر دو یا تین روزے رکھ لو۔

زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بازار گیا تو حضرت عمر کو ایک لوجوان عورت ملی جو کہنے لگی: اب امیر المؤمنین! میرا خاوند فوت ہو گیا اور نیچے چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ گیا ہے۔ خدا کی قسم! میرے پاس کھانے کا کوئی بندوبست نہیں کہ میں

وَاللّٰهُ مَا يَنْصُرُونَ كُرَاعًا وَلَا لَهْمَ زَمْعٍ وَلَا
 ضَرْعٌ وَخَشِيتُ أَنْ تَأْكُلَهُمُ النَّصْبَةُ وَأَنَا
 بَيْنْتُ عَقَابَ بْنِ إِيمَانَ الْغَفَّارِ وَهَذَا شَهِدٌ
 أَبِي الْحَدَّيْبِيَّةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَوِّفَتْ مَعَهَا عُمُورٌ وَلَمْ يَمْنَعْ شَقَرٌ
 قَالَ مَرَّحَبًا بِكَ قَرِيبٌ شَقَرُ النَّصْرَةِ
 إِلَى بَعِيرٍ فَلَمَّا كَانَ مَذْبُوظًا فِي الدَّارِ
 فَحَمَلَ عَلَيْهِ غَرَارَتَيْنِ مَلَاهُمَا طَحَامًا وَ
 حَمَلَ بَيْنَهُمَا نَفَقَةً وَشِيَابًا شَقَرْنَا وَلَهَا
 يَخْطَا مِمَّ شَقَرٌ قَالَ أَتَادِيهِ قَتْنٌ يَغْنِي حَتَّى
 يَأْتِيَكُمُ اللَّهُ يَخْبِرُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا أَمِيرَ
 الْمُؤْمِنِينَ أَكْثَرْتَ لَهَا قَالَ عَمَّا تَكَلِّتُكَ
 أُمُّكَ وَاللَّهِ أَتَى لَا رَيْ أَبَاهُ هَذِهِ وَأَخَاهَا قَدْ
 حَاصَرَا أَحْصَانًا مَا نَا فَا فَتَحَاهَا ثُمَّ أَصْبَحَا
 تَسْتَفِي سُرْمًا نَهْمًا فِيهِ

۱۳۳۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا
 شَيْبَةُ بْنُ سَوَادٍ أَبُو عَمْرِو الْقُرَاشِيُّ حَدَّثَنَا
 شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ
 أَبِيهِ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ الشَّجَرَةَ دَقَّرَ أَتَيْتُهَا
 بَعْدَ قَلَمٍ أَعْرَاقُهَا قَالَ مَحْمُودٌ ثُمَّ أَلَيْسَتْ لَهَا
 بَعْدُ

۱۳۳۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ
 إِسْرَءِيلَ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ
 انْطَلَقْتُ حَاجًّا فَمَرَرْتُ بِقَوْمٍ يَصْنَعُونَ قُلْتُ
 مَا هَذِهِ الْمَسْجِدُ قَالَ الْوَاهِدِيَّةُ الشَّجَرَةُ حَيْثُ
 بَايَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ فَأَتَيْتُ سَعْدَ بْنَ
 الْمُسَيَّبِ فَأَخْبَرَنِي فَقَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنِي

انہیں کھلاؤں۔ نہ ان کی کوئی زندگی نہیں ہے اور نہ کوئی دودھ
 کا جانور پس مجھے ڈر ہے کہ کہیں یہ بھوکوں نہ مرجائیں۔ میں
 حضرت خفاف بن ایماہ غفاری کی بیٹی ہوں اور میرے
 والد محترم حدیبیہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے
 پس حضرت عمر اسی کے پاس کھڑے رہے اور آگے نہ گئے پھر
 فرمایا، مہربانیاں نسب تو قریبی ہے۔ پھر آپ ایک طاقتور
 اونٹ کی طرف گئے جو گھریں بندھا ہوا تھا اور اس پر اناج
 کی دو بوریاں رکھوا دیں۔ کچھ نقد رقم اور کپڑے بھی ان کے اندر
 رکھ دیئے اور اونٹ کی رسی اس عورت کے ہاتھ میں دیتے
 ہوئے فرمایا۔ دوست میرے جاؤ اور اس کے ختم ہونے سے پہلے
 اللہ تعالیٰ اس سے اور بہتر عطا فرمائے گا۔ ایک آدمی کہنے لگا کہ اے
 امیر المؤمنین! آپ نے تو اس عورت کو بہت مال دے دیا۔ اس پر
 حضرت عمر نے فرمایا۔ مجھے تیری ماں سے بھلائی قسم میں نے اس کے والد اور بھائی کو کھیا
 کہ تیرے انہوں نے ایک قلعے کا محاصرہ کئے رکھا، پھر ہم نے اسے فتح کر لیا اور صبح
 کی وقت ان دونوں کا حصہ بھی ہم وصول کر لیا ہے۔ (یعنی وہ شہید ہو چکے تھے)
 سعید بن مسیب نے اپنے والد محترم سے روایت کی
 ہے کہ میں نے اس درخت (جس کے نیچے بیعت رضوان ہوئی
 تھی) دیکھا ہے۔ جب میں دوبارہ وہاں گیا تو پہچان نہ سکا۔
 محمود بن عبدان کی روایت میں ہے کہ جب دوسری
 دفعہ گیا تو اس درخت کو بھول گیا۔

طارق بن عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ میں حج کے لئے
 گیا تو میرا گزرا ایسے لوگوں پر ہوا جو نماز پڑھ رہے تھے۔ میں
 نے دریافت کیا کہ یہ کونسی مسجد ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ
 یہ وہ درخت ہے جس کے نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 بیعت لی تھی، جس کو بیعت رضوان کہتے ہیں۔ پس میں سعید بن
 مسیب کے پاس گیا اور انہیں یہ واقعہ بتایا تو انہوں نے فرمایا کہ

میرے والد محترم نے مجھے بتایا تھا کہ میں ان لوگوں میں شامل تھا جن

أَيُّ أَتَى كَانَ فِيمَنْ بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ نَسِينَاهَا فَلَمْ نَقْدِرْ عَلَيْهَا فَقَالَ سَعِيدٌ إِنْ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْكُسُوها وَعَلِمْتُمُوهَا أَتَلُمُوهَا ثُمَّ أَعْلَمُوا.

۱۳۲۵ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا طَارِقٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ أَتَى أَتَى كَانَ فِيمَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَجَعَلْنَا إِلَيْهَا الْعَامَ الْمُقْبِلَ فَعَسِيَتْ عَلَيْنَا.

۱۳۲۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سَفْيَانٌ عَنْ طَارِقٍ قَالَ ذُكِرَتْ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ الشَّجَرَةُ فَضَحِكَ فَقَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي وَكَانَ شَاهِدًا.

۱۳۲۷ - حَدَّثَنَا أَبُو دُرَيْمٍ بْنُ إِيَّاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَةٍ قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ فَاتَاهُ آتَى بِصَدَقَةٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى.

۱۳۲۸ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَخِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ عُبَادِ بْنِ تَمِيمٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْحُدَّةِ وَالْمَنَاسِ يُبَايِعُونَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ فَقَالَ ابْنُ تَمِيمٍ عَلَى مَا يُبَايِعُ ابْنُ حَنْظَلَةَ الْمَنَاسِ.

سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی۔ پس جب ایک سال گزر گیا تو ہم اس درخت کو نہ پہچان سکے اور اسے تلاش نہ کر سکے۔ پس حضرت سعید بن مسیب نے فرمایا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تو اس درخت کو بھول گئے لیکن آپ حضرات کو معلوم ہے، حالانکہ آپ پھر آپ ہیں اور ان سے زیادہ جانتے والے نہیں ہیں۔

سعید بن مسیب نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ وہ ان حضرات میں شامل تھے جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب اگلے سال ہم اس کی طرف گئے تو ہم اس درخت کو نہ پہچان سکے۔

طارق کا بیان ہے کہ جب میں نے سعید بن مسیب کے سامنے اس درخت کا ذکر کیا جس کے نیچے بیعت رضوان ہوئی تھی، تو وہ ہنس پڑے اور فرمایا کہ میرے والد محترم نے مجھے وہ درخت بتایا تھا اور وہ اس بیعت میں شامل تھے۔

عمر بن مرہ کا بیان ہے کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ جو بیعت رضوان والوں سے ہیں کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ جب لوگ آپ کی خدمت میں صدقہ پیش کرتے تو آپ کہا کرتے کہ اے اللہ! ان پر کرم فرما۔ چنانچہ میرے والد محترم نے آپ کی بارگاہ میں صدقہ پیش کیا تو آپ نے کہا اے اللہ! ابی اوفیٰ کی آل پر کرم فرما۔

عباد بن تیم کا بیان ہے کہ جنگ مرہ میں لوگ عبداللہ بن حنظلہ سے بیعت کر رہے تھے۔ پس حضرت عبداللہ بن زید نے دریافت کیا کہ ابن حنظلہ کس بات پر لوگوں سے بیعت لے رہے تھے؟ انہیں بتایا گیا کہ موت پر انہوں نے فرمایا کہ اس بات پر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ

و سلم کے بعد میں کسی سے بیعت نہیں کروں گا۔ یہ حدیث میں حضور کے ساتھ موجود تھے۔

حضرت سلم بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو درخت کے نیچے بیعت رضوان کرنے والوں سے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز جمعہ ادا کرتے اور جب واپس لوٹتے تو کسی مرد بزرگ کا سایہ نہ ہوتا جس کے سائے سے ہم فائدہ حاصل کرتے۔

یزید بن ابی عبید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سلم بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ حدیث کے روز آپ حضرات نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کس بات پر بیعت کی تھی انہوں نے فرمایا کہ موت پر۔

علاء بن مسیب نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا، آپ کہتے خوش نصیب ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا ثمرت پایا اور درخت کے نیچے حضور سے بیعت کی۔ فرمایا اے بیٹے! تمہیں کیا معلوم کہ ہم نے بعد میں کیا کچھ کیا ہے۔

ابو غلابہ کا بیان ہے کہ حضرت ثابت بن خثاک رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخت کے نیچے بیعت رضوان کی تھی۔ ان حضرات کے ایسے بیانات تحدیثِ نعمت کے طور پر ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انا فتحناک فتحاً یسراً کی فتح سے مراد صلح حدیبیہ ہے۔ آپ کے اصحاب عرض گزار ہوئے کہ یہ مبارک بشارت تو

قِيلَ لَكَ عَلَى الْمَوْتِ قَالَ لَا أَبَايَعُ عَلَى ذَلِكَ أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ شَهِدًا مَعَهُ الْحَدَّ يَدِيَّةً.

۱۳۲۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْنَى النَّحَّاسُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ قَالَ كُنَّا نَهْبِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَتَصَرَّفُ وَلَيْسَ لِلْخَيْطَانِ ظِلٌّ نَسْتَقِيلُ فِيهِ.

۱۳۳۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ ابْنِ الْأَكْوَعِ عَلَى أَبِي شَيْءٍ بَايَعَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحَدَّ يَدِيَّةَ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ.

۱۳۳۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَشْكَاطٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقِيتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَقُلْتُ طُرِبَ لَكَ سَعِيدَتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتَهُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحَدُنَا بَعْدَهُ.

۱۳۳۲ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعَاوِيَةُ هُوَ ابْنُ سَلَامٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قَلَابَةَ أَنَّ قَابِتَ ابْنَ الْقَحْطَالِ أَخْبَرَنَا أَنَّ بَايَعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ.

۱۳۳۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا

قَالَ الْحَدِيثُ قَالَ أَصْحَابُ هَيْدَمَ مَرِيئًا
فَمَا لَنَافَ نَزَلَ اللَّهُ لِيَدْخُلَ الْمُؤْمِنِينَ وَ
الْمُؤْمِنَاتِ جَنَاتٍ قَالَ شُعْبَةُ فَقَدْ مَثُ
الْكُوفَةُ فَحَدَّثْتُ بِهَذَا كُلَّهُ عَنْ قَتَادَةَ فَكَمْ
رَجَعْتُ فَكَذَرْتُ لَهُ فَقَالَ أَمَا إِنَّا فَتَحْنَا
لَكَ فَعَنْ أَنَسٍ وَأَمَّا هَيْدَمَ مَرِيئًا فَعَنْ
عِكْرَمَةَ.

۱۳۳۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا إِسْرَاقُ بْنُ أَبِي مَرْجَانَةَ عَنْ
الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ الشَّجَرَةَ
قَالَ إِنِّي لَا دُوقُ قَعَتِ الْقَدْرُ بِالْحَوْمِ الْحُمْرِ إِذْ
نَادَى مُنَادِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَكَّمُ
عَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ وَعَنْ مَجْزَأَةٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ
مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ اسْمُهُ أَهْبَانُ بْنُ
أَوْسٍ وَكَانَ اسْمُكَ رُكْبَتُهُ وَكَانَ
إِذَا مَجَّدَ جَعَلَ تَحْتَ رُكْبَتِهِ
وَسَادَةً.

۱۳۳۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَقَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ
عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ
بَهْزِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سُؤْدَةَ بْنِ النُّعْمَانِ وَكَانَ
مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ أَتَوْا يَسُورِينَ فَلَا كُوفَةَ
تَابَعَهُ مُعَاذُ عَنْ شُعْبَةَ.

۱۳۳۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ عَنْ بَزْزِمْ
حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ
سَأَلْتُ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ
هَلْ يَقْضَى الْوُثْرُ قَالَ إِذَا لُذِرْتُ مِنْ أَقْلِي

آپ کے لئے ہے لیکن ہمارے لئے کیا ہے؟ پس اللہ تعالیٰ
نے یہ آیت نازل فرمائی تاکہ ایمان والے مردوں اور
ایمان والی عورتوں کو جنتوں میں داخل کرے؟ شعبہ
فرماتے ہیں کہ میں کو فہ گیا اور پوری حدیث حضرت
قتادہ سے بیان کی۔ جب میں واپس لوٹا اور اس کا
ان سے ذکر کیا تو فرمایا کہ انا فتحنا لک کی یہ تفسیر حضرت انس
سے اور ہنیامریثا کا بیان حضرت عکرمہ سے منقول ہے۔

مجزاة بن زہرا سلمی اپنے والد محترم سے روایت کرتے
ہیں جو درخت کے نیچے بیعت رضوان کرنے والوں میں شامل
تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ گدھے کا گوشت پکانے کے لئے میں نے
ہانڈی چڑھائی ہوئی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب
سے ندا کرنے والے نے منادی کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
آپ حضرات کو گدھے کا گوشت کھانے سے
منع فرماتے ہیں۔ مجزاة سے روایت ہے کہ ایک بزرگ
جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت رضوان کی تھی اور جن کا
اسم گلامی حضرت اہسان بن اوس تھا، ان کے گھٹنے میں تکلیف
تھی چنانچہ جب وہ سجدہ میں جاتے تو اپنے گھٹنے کے
نیچے تکیہ رکھ لیا کرتے تھے۔

بہز بن یساف نے حضرت سؤدہ بن نعمان رضی اللہ
عنه سے روایت کی ہے جو درخت کے نیچے بیعت رضوان
کرنے والوں میں شامل تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ (غزوہ خیبر میں)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اس طرح کے پرہیزگاروں نے
مستثنیٰ کر گندہ اوقات کرتے رہے۔ معاذ نے بھی شعبہ
سے اسی طرح روایت کی ہے۔

ابو حمزہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ بن عمر رضی
اللہ عنہ سے دریافت کیا جو کسی کو ہم صلی اللہ علیہ وسلم
کے صحابی ہیں اور بیعت رضوان کرنے والوں میں شامل
تھے کہ کیا وہ نماز کا توڑ کر پڑھنا درست ہے؟ انہوں نے
فرمایا کہ جب تم رات کے پہلے صبح میں وتر کی پوری نماز پڑھو

تَوَاتُرِهِ مِنْ آخِرِهِ -

۳۲۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسِيرُ مَعَ
يَلِيلًا سَأَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ
يُجِبْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَأَلَهُ
فَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ ثَلَاثُكَ أَمْثَلُكَ يَا عُمَرُ تَزِمْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ
ذَلِكَ يُجِيبُكَ قَالَ عُمَرُ فَعَزَّكَ بِعِزِّي بِشَرِّ
تَقَدَّمْتُ أَمَامَ الْمُسْلِمِينَ وَخَشِيتُ أَنْ
سَمِعْتُ مَا رَخَّابُ صِرْتُ فِي قَالَ فَقُلْتُ لَقَدْ
خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزَلَ فِي قُرْآنٍ وَجِئْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ
عَلَيْهِ فَقَالَ قَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ الْبَيْكَةِ سَوْرَةٌ
لَيْ

أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ
ثُمَّ قَالَ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا

۳۲۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
سُفْيَانٌ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ جِئْتُ حَدَّثَ
هَذَا الْحَدِيثَ حَقَّقْتُ بَعْضَهُ وَتَبَيَّنَ مَعَهُ
عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمُسَوِّدِ بْنِ
مَعْرُومَةَ وَهَذَا أَنَّ بَنَ الْحَكَمِ يَزِيدُ أَحَدَهُمَا
عَلَى صَاحِبِهِ قَالَ أَخْرَجَ التَّيْمِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحَدِيثِ فِيهِ بِضْعُ
عَشْرَةَ مِائَةً مِنْ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا آتَى
ذَلِكَ الْحَلِيفَةَ قُلْتُ الْهَدْيَ وَالْأَشْعَرَةَ

تو آخری صحیح میں نہ پڑھو۔

زید بن اسلم اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں تھے اور ایک رات
حضرت عمر بن خطاب آپ کے ہمراہ چل رہے تھے پس حضرت
عمر بن خطاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات
ددیافت کی لیکن آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ دوسری مرتبہ
پوچھا تو پھر بھی کوئی جواب مرحمت نہ فرمایا تیسری مرتبہ عرض گزار
ہوئے تب بھی کوئی جواب نہ ملا۔ حضرت عمر نے اپنے دل میں
کہا کہ اسے عمر! مجھے تیری ماں روئے تو نے یہی مرتبہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں گزارش پیش کی لیکن ہر دفعہ مجھے
جواب سے محروم رکھا گیا حضرت عمر فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے
اونٹ کو تیز دوڑایا اور دوسرے مسافروں سے آگے نکل گیا۔
مجھے یہ ڈر تھا کہ میرے بارے میں قرآن کریم کی کوئی آیت نازل
ہو جائے گی۔ بخود ہی ہی دیر کے بعد مجھے کسی نے پکارا حضرت عمر
فرماتے ہیں کہ میں اور زیادہ ڈرا کہ شاید میرے بارے میں
قرآن کریم کی کوئی آیت نازل ہو گئی۔ غیر میں نے رسول اللہ کی بارگاہ
میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا آپ نے ارشاد فرمایا آج رات
مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی (سورۃ الفتح) سہم جو مجھے ان تمام
چیزوں سے زیادہ پیاری ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے پھر آپ نے یہ
آیت تلاوت فرمائی: مِشْكُ بَسْمَةِ نَهْمَا لَمْ يَكُنْ رُشْنُ فِدْوَسِ فَمَحْ قَرَادَى
سفیان کا بیان ہے کہ یہ حدیث بیان کرنے وقت میں
نے زہری کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ حدیث مجھے کچھ یاد رہی تھی اود
بعض صحیح میں بھول گیا تھا۔ تو عمر نے مجھے پوری یاد کروادی
اور انہوں نے عروہ بن زبیر سے اس کی روایت کی ہے اور
انہوں نے سور بن مخزوم اور مردان بن حکم سے۔ دونوں میں
سے ہر ایک کو اس حدیث کا دوسرے سے زیادہ حصہ یاد تھا۔
دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے سال نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم ایک ہزار سے زیادہ صحابہ کرام کو ساتھ لے کر مکہ
جب ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچے تو آپ نے قربانی کے جانور

وَأَخَذَ مِنْهَا يَوْمَ بَيْتِ لَحْمٍ مِنْ خَزَاعَةٍ وَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ بِغَدِيرِ الْأَضْطَاطِ أَتَاهُ عَلَيْهِ فَكَانَ إِذَا قَرَيْشًا جَمَعُوا لَكَ جَمُوعًا وَفَدَّ جَمُوعًا لَكَ الْأَحَابِيْثُ وَهُنَّ مَكَاتِلُكَ وَصَادُوكَ عَنِ الْبَيْتِ وَمَا يَمُوكَ فَكَانَ أَشِيرُوا إِلَيْهَا الشَّامُ عَلَى أَتْرُونَ أَنْ أَمِيلَ إِلَى عِيَالِهِمْ وَذَرَايَتِي هُوَ لَا يَزَالُ الَّذِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يَصُدُّوكَ عَنِ الْبَيْتِ فَإِنْ تَيَأْتُونَ كَانَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَتَدَقُّعُ عَيْنًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَالْأَمْرُ كُنَاهُمْ مَحْدُومِينَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَرَجْتَ مَأْمُودًا يَهْدِي الْبَيْتَ لَا تُرِيدُ قَتْلَ أَحَدٍ وَلَا حَرْبَ أَحَدٍ فَتَوَجَّهَ لَهُ فَمَنْ صَدَّنَا عَنْهُ قَاتِلْنَاكَ قَالَ أَمَضُّوا عَلَى أَسْمِهِ

کو ہار پھانیا۔ کوہان چیر کر اس کا خون بہایا اور اسی جگہ سے عمر سے کا احرام باندھ لیا۔ پھر آپ نے نئی خزانہ کے ایک شخص (بدر بن سفیان) کو قریش کی خبر لانے کے لئے بھیجا۔ یہاں تک کہ جب غدیر الاضطاط کے مقام پر پہنچے تو جاسوس نے اگر نہ آیا کہ قریش آپ کے لئے جمع ہو رہے ہیں اور انہوں نے آپ کی خاطر بہت سے لشکر اکٹھے کر لئے ہیں۔ وہ آپ سے لڑنے بیت اللہ سے روکنے اور سبوتاژ بننے کے لئے تیار ہیں۔ آپ نے فرمایا، لوگو! مجھے مشورہ دو کہ تمہارے خیال میں کیا مجھے کافروں کے اہل و عیال پر ملغار کر دینی چاہیے جو ہمیں بیت اللہ سے روکنا چاہتے ہیں؟ اگر وہ ہم سے مقابلہ کرنے کے لئے آئے لڑے لڑے تو خدا سے عزم و جہل ہمارے ساتھ ہے جس نے ہمارے جاسوس کو ان کے شر سے محفوظ رکھا ہے اور اس وقت ہم انہیں ایسا چھوڑیں گے جیسے لڑائی سے بھاگے ہوئے حضرت ابو بکر عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! ہم اپنے گھوڑوں سے بیت اللہ کا قصد کر کے نکلیں، کسی کو قتل کرنے یا کسی سے لڑنے کے لئے نہیں آئے۔ پس آپ اسی کی جانب قدم بڑھائیں اور جو بھی ہمیں روکے گا ہم اس سے لڑنے کے لئے تیار ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا، اچھا اللہ کا نام لے کر چل پڑو۔ (یعنی حضرت ابو بکر کی رائے سے آپ نے اتفاق فرماتے ہوئے چلنے کا حکم فرما دیا)

عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ میں نے مروان بن حکم اور حضرت سوری بن محرز رضی اللہ عنہما سے سنا۔ دونوں حضرات نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عروہ حدیبیہ کی خبر دیتے ہوئے کہا ہے۔ پس ان دونوں حضرات کے حوالے سے جو مجھے حضرت عروہ نے بتایا، اس کے مطابق جب حدیبیہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سہیل بن عمرو کے درمیان معاہدہ تحریر کیا جا رہا تھا، جو ایک معینہ مدت کے لئے تھا تو اس میں سہیل بن عمرو نے یہ شرط بھی رکھوائی چاہی کہ ہمارا جو آدمی آپ کے پاس آجائے، خواہ وہ آپ کا دین ہی قبول کرے، تب بھی آپ اسے ہماری طرف

۱۳۳۹۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي آخِي ابْنُ خُزَيْمٍ عَنْ عَمِّهِ أَخْبَرَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ شَدَّ سَمِيعَ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَالْمُسَوِّمَ ابْنَ مَخْرَمَةَ يُخْبِرَانِ خَبِيرًا قَيْنَ خَبِيرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَمْرٍ فِي الْحُدَيْبِيَّةِ فَكَانَ فِي مَا أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْهَا أَنَّ لَهَا كَاتِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُهَيْلَ بْنَ عَمْرِو بْنِ مَخْرَمَةَ الْحُدَيْبِيَّةِ عَلَى

قَضِيَّةُ أُمِّهِ وَآلِهِ قَالَ لَا يَأْتِيكَ مِنَّا أَحَدٌ
وَأِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا
وَحَلَّيْتُمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ وَأَبَى سَهِيلٌ أَنْ
يُقَاوِمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَّا عَلَى ذَلِكَ فَكَرِهَ الْمُؤْمِنُونَ ذَلِكَ وَ
امْتَعَصُوا فَتَكَلَّمُوا فِيهِ قَلْبًا أَبَى سَهِيلٌ
أَنْ يُقَاوِمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ إِلَّا عَلَى ذَلِكَ كَاتِبَهُ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَجَدِ بْنِ
سَهِيلٍ يَوْمَئِذٍ إِلَى أَبِيهِ سَهِيلِ بْنِ عَمْرِو
وَلَوِيَّاتِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ أَحَدٌ مِنَ الرِّجَالِ إِلَّا مَا ذَكَرْنَا فِي ذَلِكَ
الْمُدَّةِ وَإِنْ كَانَ مُسْلِمًا وَجَاءَتْ الْمُؤْمِنَاتُ
مُهَاجِرَاتٍ فَكَانَتْ أُمُّ كَلثُومٍ مِنْهُنَّ
عُقُوبَةُ بِنْتُ أَبِي مُعِيْطٍ مِمَّنْ خَدَجَ رَأْسُهَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ
عَاتِقٌ فَجَاءَ أَهْلُهَا يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْجِعَهَا إِلَيْهِمْ
حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِي الْمُؤْمِنَاتِ
مِمَّا أَنْزَلَ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ وَآخِرُ نَبِيِّ
عَدُوَّةٍ مِنَ النَّبِيِّ أَنْ عَاشَتْهُمَا دُجْرُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْتَمَسَتْ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَمْتَحِنُ مَنْ هَاجَرَ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ بِهَذِهِ
الْأَلْفِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ
وَعَنْ عَمِّهِ قَالَ بَلَّغْنَا حَيْثُ أَمَرَ اللَّهُ
رَسُولُكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرُدَّ

لوٹا دیں گے اور اپنے پاس نہیں رکھیں گے۔ سہیل بن عمرو
اس شرط کو رکھوئے بغیر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے معاہدہ و تصفیہ کرنے پر آمادہ ہی نہیں ہوتا تھا، حالانکہ
اس کا یہ طریقہ عمل مسلمانوں پر گراں گزر رہا تھا اور وہ ناراضگی
کا اظہار کر رہے تھے۔ چنانچہ اس پر کافی گفتگو ہوتی
رہی۔ جب سہیل اس شرط کے بغیر رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معاہدہ کرنے پر آمادہ نہ
ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
یہ شرط بھی لکھوا دی اور حضرت ابو جندل بن سہیل کو
ان کے والد سہیل بن عمرو کی جانب اسی رد نہ لوٹا دیا۔
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو شخص بھی آتا
اسے واپس لوٹا دیتے، خواہ وہ دائرہ اسلام ہی میں آجاتا۔
اور اسی طرح مسلمان عورتیں بھی ہجرت کر کے آئے لگیں،
جن میں سے ایک ام کلثوم بنت عقبہ بنت ابی معیط بھی ہیں،
جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کر کے
آئیں اور وہ بالغہ تھیں۔ پس اس کے رشتہ دار
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگے
کہ اسے ہماری طرف لوٹا دیا جائے، یہاں تک کہ
اللہ تعالیٰ نے مسلمان عورتوں کے بارے میں وحی نازل
فرمائی۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ بھے عروہ بن زبیر
نے بتایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتی ہیں کہ جو عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا امتحان لیا کرتے تھے، اس
ارشاد خداوندی تحت اسے غیب کی خبریں بتانے والے
رہی جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں آئیں، ابن شہاب اپنے
چچا سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ جب
اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو انہیں مشرکین کی جانب
وہ خرچہ لوٹانے کا حکم فرمایا جو انہوں نے اپنی
بیویوں پر کیا تھا اور ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت

إِلَى الْمُشْرِكِينَ مَا أَنْفَقُوا عَلَىٰ مَنْ هَا جَرَهُمْ
أَزْوَاجُهُمْ وَيُلْغِنَا إِنَّ أَبَا بَصِيرٍ فَذَكَرَهُ
يُطْرَلِيهِ

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ
ثَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ خَرَجَ مُعْتَمِرًا
مِنَ الْفَيْثَةِ فَقَالَ إِنَّ صِدْقَتُ عَنِ الْبَيْتِ
صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْلَ بَيْتِهِ
مِنْ أَجْلِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ أَهْلَ بَيْتِهِ عَامَ
الْحُدَيْبِيَّةِ

۱۳۳۱۔ حَدَّثَنَا مَسَدُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
عَبِيدِ اللَّهِ عَنْ ثَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ
أَهْلَهُ . وَقَالَ إِنَّ حَيْلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ
لَفَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حِينَ خَالَتُ كُفَّارًا قُرَيْشٍ بَيْنَهُ
وَبَلَا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ
حَسَنَةٌ

۱۳۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ
أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ ثَافِعٍ أَنَّ
عَبِيدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَسَالِمَ بْنَ
عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَاهُ أَنَّهَا كَلَّمَا عَبْدَ اللَّهِ
بْنَ عُمَرَ رَحِمَهُمَا وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ
إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ ثَافِعٍ
أَنَّ بَعْضَ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَهُ لَوْ
أَقْسَمْتُ النَّعَامَ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا
تَصِلَ إِلَى الْبَيْتِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَالَ
كُفَّارًا قُرَيْشٍ دُونَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ النَّبِيُّ

ابو بصیر۔ پھر ان کا طویل واقعہ بیان کیا (رضی
اللہ تعالیٰ عنہم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فتنہ کے زمانہ
رجب حجاج بن یوسف حضرت عبداللہ بن زبیر کے یزید
پلید کی حمایت میں برسرِ پیکار تھا، میں عمرہ کے ارادے سے
نکلے اور فرمایا کہ اگر مجھے بیت اللہ سے روکا گیا تو ہم وہی
کچھ کریں گے جو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی ہجرت میں کیا تھا، پس انہوں نے بھی عمرے کا احرام
باندھ لیا کیونکہ مدینہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے عمرے کا احرام باندھا تھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے احرام باندھا اور
فرمایا کہ اگر لوگ ہمارے اور خانہ کعبہ کے درمیان حائل
ہوئے تو میں وہی کچھ کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اس وقت کیا تھا جب کفار قریش آپ کے راستے
میں (مدینہ کے سال) حائل ہوئے تھے۔ پھر آپ نے یہ آیت
پڑھی: بیشک تمہیں اللہ کے رسول کی پیروی بہتر ہے۔
(سورہ الاحزاب، آیت ۲۱)

عبید اللہ بن عبد اللہ اور سالم بن عبد اللہ سے
مروی ہے کہ ہم نے اپنے والد محترم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ
عنہما کی خدمت میں گزارش کی۔ نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ
بن عمر کے بعض صحابہ اسے انکی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ آپ
اس سال عمرے کے لئے نہ جاؤ کیونکہ ہمیں ڈر ہے کہ آپ
بیت اللہ تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ فرمایا ہم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (مدینہ کے سال) نکلے تھے تو کفار قریش
حائل ہو گئے اور بیت اللہ تک نہ پہنچنے دیا تو نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے اپنی قربانیوں کو ذبح فرمایا اور سر مبارک
منڈوا دیا نیز آپ کے صحابہ کرام نے بھی سر منڈائے پھر انہوں
حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ تم گواہ رہنا کہ میں نے عمرہ اپنے

سَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا يَأَهُ وَحَلَقَ
وَقَصَرَ أَصْحَابُهُ وَقَالَ أَشْهَدُكُمْ أَنِّي
أَوْجَبْتُ عَمْرًا فَإِنْ خِلْتُمْ بَيْنِي وَبَيْنَ
الْبَيْتِ طَلَفْتُ وَإِنْ خِلْتُمْ بَيْنِي وَبَيْنَ
الْبَيْتِ صَنَعْتُ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَ سَاعَةً ثُمَّ
قَالَ مَا أُرَى مَخَانِفَهُمَا إِلَّا وَاحِدًا أَشْهَدُكُمْ
أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَاجَةً مَعَ عَمْرٍاءِ فَطَافَ
طَوَافًا وَاحِدًا وَسَعْيًا وَاحِدًا حَتَّى حَلَّ
مِنْهُمَا جَمِيعًا.

۱۳۴۳- حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْوَلِيدِ
سَمِعَ النَّضْرَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
عَنْ نَافِعٍ قَالَ إِنَّ النَّاسَ يَتَحَدَّثُونَ
أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَسْلَمَ قَبْلَ عَمْرٍاءِ وَلَيْسَ
كَذَلِكَ وَلَكِنْ عَمْرٍاءُ يَوْمَ الْحَدِيثِ
أَرْسَلَ عَبْدُ اللَّهِ إِلَى فَرَسٍ عِنْدَ رَجُلٍ
مِنَ الْأَنْصَارِ يَأْتِي بِهِ لِيُقَاتِلَ عَلَيْهِ وَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبَايِعُ
عِنْدَ الشَّجَرَةِ وَعَمْرٍاءُ لَا يَدْرِي بِذَلِكَ
فَبَايَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى الْأَنْصَارِ
فَجَاءَ بِهِ إِلَى عَمْرٍاءِ وَعَمْرٍاءُ يَسْتَلِيمُ لِلْقِتَالِ
فَأَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَبَايِعُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَتَالَ
فَأُتْلِقَ فَذَهَبَ مَعَهُ حَتَّى بَايَعَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ
الَّتِي يَتَحَدَّثُ النَّاسُ ، أَنَّ ابْنَ
عُمَرَ أَسْلَمَ قَبْلَ عَمْرٍاءِ وَقَالَ هِشَامُ
ابْنُ عَمْرٍاءَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ
مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَمْرٌو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَمَرِيُّ

اور پر واجب کر لیا ہے۔ اگر لوگ میرے اور بیت اللہ کے
درمیان حامل نہ ہوئے تو میں طواف کر لوں گا اور اگر وہ
حامل ہو گئے تو میں وہی کچھ کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے (حدیبیہ کے سال) کیا تھا۔ تھوڑی دیر تو آپ
چلتے رہے اور اس کے بعد فرمایا کہ میرے خیال میں حج اور
عمرہ دونوں کا معاملہ ایک جیسا ہے، پس تم گواہ رہنا کہ میں
نے حج اور عمرہ دونوں اپنے اور پر واجب کر لئے ہیں۔ پس
انہوں نے ایک کا طواف کیا اور ایک کی ہی سعی کی یہاں تک
کہ دونوں کا احرام کھول دیا یعنی دو الحجہ کی دسویں تاریخ
کو حج اور عمرہ دونوں کا احرام کھول دیا۔

نافع کا بیان ہے کہ بعض لوگ یہ کہتے رہتے ہیں کہ حضرت
عبداللہ بن عمر نے اپنے والد ماجد حضرت عمرؓ کے پہلے اسلام
قبول کیا تھا (یعنی اللہ عنہما) حالانکہ یہ بات حقیقت پر نہیں
ہے۔ انہوں نے اس بات سے دھوکا کھایا ہے کہ حضرت عمر
نے حدیبیہ کے روز حضرت عبداللہ کو ایک انصاری عورت
سے گھوڑا لانے کے لئے بھیجا تا کہ بوقت ضرورت اس پر
سوار ہو کر جہاد کر سکیں اور اس وقت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم درخت کے نیچے بیعت لے رہے تھے جبکہ حضرت عمر
کو اس بات کا کوئی علم نہ تھا۔ پس حضرت عبداللہ نے پہلے
بیعت کی اور پھر گھوڑا لے کر حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر
ہو گئے۔ حضرت عمرؓ اس وقت جنگ کے لئے مسلح ہوئے تھے۔
انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو درخت کے
نیچے بیعت لے رہے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ چلے گئے
اور حضرت عبداللہ بھی ساتھ تھے اور دونوں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کر لی۔ پس یہ ہے اصل بات
جس کا بعض لوگوں نے یوں تشکیک بنایا کہ حضرت ابن عمرؓ اپنے
والد حضرت عمرؓ سے پہلے مسلمان ہوئے ہوئے۔ نافع نے ابن عمر
سے روایت کی ہے کہ حدیبیہ کے روز لوگ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے ہمراہ تھے لیکن درختوں کے سائے میں

أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّاسَ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ شَفَرَقُوا فِي ظِلِّ الشَّجَرِ فَإِذَا النَّاسُ مَحْدِقُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَنْظِرْ مَا شَأْنُ النَّاسِ قَدْ أَحْدَقُوا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَهُمْ يَبَايِعُونَ فَبَايَعَهُمْ ثُمَّ سَجَعَ إِلَى عُمَرَ وَخَدَّجَ فَبَايَعَهُ.

۱۳۳۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اعْتَمَدَ طَوَاتُ فَطَفْنَا مَعَهُ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَكُنَّا نَسْتُرُهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ لَا يُصِيبُهُ أَحَدٌ بِشَيْءٍ.

۱۳۳۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مَعْمُورٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَصِينٍ قَالَ قَالَ أَبُو وَائِلٍ لَمَّا قَدِمَ سَهْلُ بْنُ حَنَيفٍ مِنْ صَقِيقِ اتِّبِنَا لَهُ لَسْتُمْ خَيْرُهُ فَفَتَا لِيهِمُ الرَّأْيَ فَلَقَدَا رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَكُنَّا سَتِطِيمُ أَنْ أُرَدَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرُهُ لَرَدِّدَتْ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ وَ مَا وَضَعْنَا أَسْيَافَنَا عَلَى عَوَاقِبِنَا لِأَمْرٍ يُفْطَحُنَا إِلَّا أَسهَلُنَا بِمَا إِلَى أَمْرٍ نَحْنُ قَبْلُ هَذَا الْأَمْرِ مَا نَسُدُّ مِنْهَا خَصْمًا إِلَّا أَتَفَجَّرَ عَلَيْنَا خَصْمٌ

اور صراحت کر کے ہوئے تھے جب لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد جمع ہوئے گئے تو آپ نے فرمایا کہ اسے عبد اللہ جاکر دیکھو کہ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گرد کیوں جمع ہو رہے ہیں؟ میں نے دیکھا کہ وہ بیعت کر رہے ہیں تو میں نے بیعت کر لی۔ جب میں اپنے والد ماجد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں بتایا تو آپ بھی گئے اور جاکر بیعت کر لی۔

اسمعیل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حدیبہ کے سال) عمرہ کیا تو ہم آپ کے ساتھ تھے۔ پس جب آپ نے طواف کیا تو ہم نے بھی کیا اور جب آپ نے نماز پڑھی تو ہم نے بھی پڑھی اور جب آپ نے مفاد مرد کے درمیان سعی فرمائی تو ہم نے بھی سعی کی اور ہم اہل مکہ سے آپ کی نگرانی کرتے رہے تاکہ کوئی شخص آپ کو تکلیف نہ پہنچا سکے۔

ابوداؤد کا بیان ہے کہ جب حضرت سہل بن حنیف جنگ صفین سے واپس لوٹے تو ہم ان کی واپسی کی وجہ اور حالات معلوم کرنے کی غرض سے حاضر ہوئے۔ انہوں نے فرمایا کہ اپنی رائے پر نازاں نہیں ہونا چاہیے کیونکہ میں نے صلح حدیبیہ کے دن ابو جندل کے سعاٹے میں دیکھا کہ اگر وہ بات میرے بس میں ہوتی تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کو بھی نہ مانتا اور آپ کے حکم کو روک دیتا لیکن اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں چنانچہ اس سے پہلے جب بھی کسی مشکل کام کے لئے ہم نے اپنے کندھوں پر تلواہیں رکھیں تو وہ آسان ہو گیا اور اسکا وہی نتیجہ نکلتا جس کو ہم بہتر سمجھتے تھے، لیکن اب ہم ایک گوشے سے فساد کو روکتے ہیں تو دوسرے گوشے سے اٹھ کھڑا ہوتا ہے جس کے باعث کچھ میں یہ بات نہیں آتی کہ ہم اس شخص کو کیسے سمجھائیں (حالات کچھ اس قدر ابھرتے گئے تھے کہ بڑے بڑے مدبر

مَا نَدَرْتُ كَيْفَ نَأْتِي لَكَ

۱۳۳۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ أَتَى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحَدِيثِيَّةِ وَالْقَمَنِ يَتَنَاسَرُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ أَيُّؤْذِيكَ هَؤُلَاءُ رَأَيْتُكَ قُلْتَ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَصُمِّ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعَمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ أَوْ انْشُرْ نَسِيكَ قَالَ أَيُّؤْبُ لَا أَدْرِي بِأَيِّ هَذَا بَدَأَ

۱۳۳۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي يَسْحَرَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَدِيثِيَّةِ وَهَجْنُ مُعْرَمُونَ وَفَتَدَّ حَصْرَنَا الْمُشْرِكُونَ قَالَ وَكَانَتْ لِي وَفَرَّةٌ فَجَعَلَتِ الْهُوَآمُ تُسَاقِطُ عَلَيَّ وَجِئِي فَمَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّؤْذِيكَ هَؤُلَاءُ رَأَيْتُكَ قُلْتَ نَعَمْ قَالَ وَ أَنْزَلْتُ هَذِهِ آيَةً فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفَدَيْهِ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسْكَ

بَابُ قِصَّةِ عَصَى وَعَرِيْنَةَ

۱۳۳۸۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَارِضٍ حَدَّثَنَا

حضرات بھی نہیں سمجھتے تھے خود کو مجبور شمار کرتے تھے۔

ابن ابی لیلی کا بیان ہے کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صلح حدیبیہ کے زمانے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور مجھ میں میرے چہرے پر گہر رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا کیا یہ تمہارے سر کی جھریں تمہیں تکلیف دیتی ہیں؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ فرمایا تو اپنا سر منڈا اور اونہیں روزے رکھ لینا یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دینا یا ایک بکری کی قربانی پیش کر دینا۔ ایوب کا بیان ہے کہ مجھے یہ یاد نہیں رہا کہ ان تینوں میں سے پہلے آپ نے کونسی بات کا ذکر فرمایا تھا۔

عبدالرحمن بن ابی لیلی کا بیان ہے کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم حدیبیہ کے مقام پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور ہم نے احرام باندھا ہوا تھا اور مشرکین نے ہم کو روک دیا تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میرے سر پر بڑے بڑے بال تھے جن سے جو میں چہرے پر لگتی تھیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گزر میرے پاس سے ہوا تو آپ نے فرمایا کیا یہ تمہارے سر کی جھریں تمہیں تکلیف دیتی ہیں؟ میں نے جواب دیا، ہاں۔ فرمایا۔ اسی بارے میں تو یہ آیت نازل ہوئی ہے کہ پھر جو تم میں بیمار ہو یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہے تو بدلہ (قدیم) دے روزے یا خیرات یا قربانی (سورۃ البقرہ آیت ۱۹۶)۔

عَصَى اور عَرِيْنَةَ قِبَالِ کا ذکر۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قبیلہ عَصَى اور قبیلہ عَرِيْنَةَ کے کچھ لوگ مدینہ طیبہ میں گئے اور نبی کریم

سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَ قَهُمُ
 أَنَّ نَاسًا مِنْ عُكْلٍ وَعَمِّيَّةٍ قَدِمُوا
 الْمَدِيْنَةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَكَلَّمُوا يَا لِسَلَامٍ فَقَالُوا يَا مَسِيحُ اللَّهُ
 إِنَّا كُنَّا أَهْلَ ضَرْعٍ وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ
 يَافِثٍ وَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِيْنَةَ فَأَمَرَهُمُ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذُودٍ
 وَمَا يَمُوتُ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فِيهِ
 فَيُخْرِجُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا
 فَإِنْ طَلَقُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا نَاجِيَةَ الْحَرَّةِ
 كَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوا
 رَأِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
 اسْتَأْذَنُوا الدُّودَ فَبَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الْقَلْبَ فِي
 أَثَابِهِمْ فَأَمَرَهُمْ فَنَسَمُوا أَغْلِيَتَهُمْ
 وَقَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَتَرَكُوا فِي نَاجِيَةِ
 الْحَرَّةِ حَتَّى مَاتُوا عَلَى حَالِهِمْ وَقَالَ
 قَتَادَةُ بَلَّغْنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ كَانَ يَحْكُمُ عَلَى
 الصَّدَقَةِ وَيَنْهَى عَنِ الْمُخْلَةِ وَقَالَ
 شُعْبَةُ وَأَبَانٌ وَحَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ مِنْ
 عَمِّيَّةٍ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ وَالْيُؤُبُ
 عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ قَدِمَ مَنُفَرِّقِينَ
 عُكْلٍ

۱۳۴۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ
 حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ أَبُو عَمْرٍو الْحَوْضِيُّ
 حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَامٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ
 وَالْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ وَقَالَ حَدَّثَنَا أَبُو
 رَجَاءٍ مَوْلَى أَبِي قَلَابَةَ وَكَانَ مَعَهُ

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر انہوں نے
 اسلام قبول کر لیا پھر عرض گزار ہوئے کہ یا نبی اللہ! ہم دودھ
 دینے والے جانور رکھتے ہیں کھیتی باڑی کرتے ہیں اور
 مدینہ طیبہ کی آب و ہوا ہمارے موافق نہیں ہے۔
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے چند
 دودھ دینے والی اونٹنیاں اور ایک چرواہا دینے کا
 حکم دیا اور ان لوگوں کو حکم فرمایا کہ وہ مدینہ منورہ سے باہر
 چلے جائیں اور وہاں ان اونٹنیوں کے دودھ وغیرہ پر
 گزاراوقات کرتے رہیں۔ پس وہ چلے گئے لیکن جب
 مقام حرہ کے نزدیک پہنچے تو اسلام سے منحرف ہو کر پھر کافر
 ہو گئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کر کے
 اونٹنیوں کو لے کر دوڑ گئے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ
 وسلم کو ان کی اس کثرت کی خبر پہنچی تو آپ نے انہیں
 پکڑنے کے لئے کچھ آدمی روانہ فرمائے اور حکم دیا کہ
 انہیں پکڑ کر ان کی آنکھوں میں گرم سلاخیاں بھیر دی جائیں۔
 ان کے ہاتھ پیر کاٹ دیئے جائیں اور حرہ کے نزدیک ہی
 انہیں ڈال دیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور وہ اسی
 اسی حالت میں مر گئے۔ قتادہ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ بات
 پہنچی ہے کہ اس کے بعد خبرات کرنے پر زیادہ زور دینے
 لگے تھے اور مشلہ کرنے سے منع فرماتے تھے۔ شعبہ، ابان،
 حماد نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ وہ قبیلہ عرینہ کے لوگ
 تھے سبکی بنی ابوکثیر، ابوب، ابوقلابہ نے حضرت انس
 سے روایت کی ہے کہ قبیلہ عکلی کے کچھ لوگ آپ کی بارگاہ
 میں حاضر ہوئے تھے۔

حجاج صوف کا بیان ہے کہ مجھ سے ابوجلابہ نے حدیث
 بیان کی جو ابوقلابہ کے آزاد کردہ غلام تھے اور شام کے
 اندران کے ساتھ تھے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے لوگوں سے
 مشورہ کرتے ہوئے دریافت کیا کہ قسامت کے بارے میں
 تمہاری کیا رائے ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یہ حق ہے

بِالشَّامِ أَنَّ عَمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ اسْتَشَارَ
النَّاسَ يَوْمًا قَالَ مَا تَقُولُونَ فِي هَذِهِ
الْقِسَامَةِ فَقَالُوا حَقُّ قَضَىٰ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَضَتْ بِهَا الْخُلَفَاءُ
قَبْلَكَ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ خَلَفَ سِيرَهُ فَقَالَ
عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَيُّنَ حَدِيثٍ أَفْهِمَ
فِي الْعَرَبِيِّينَ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ إِنِّي أَتَى
حَدَّثَنِي النَّسَّابُ ابْنُ مَالِكٍ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ
بْنُ مُهَيَّبٍ عَنِ النَّسَّابِ مِنْ عَرَبِيَّةٍ وَقَالَ
أَبُو قِلَابَةَ عَنِ النَّسَّابِ مِنْ عَرَبِيَّةٍ ذَكَرَ
الْقِصَّةَ.

کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم فرمایا اور
آپ سے پہلے خلفائے اس پر عمل کیا ہے۔ راوی کا بیان ہے
کہ ابو قلابہ اس وقت تخت کے چھ کھڑے ہوئے تھے۔ پس
عُبید بن سعید نے کہا کہ عربیہ قبیلے والوں کے متعلق حضرت
انس کی حدیث کدھر جاسے گی؟ ابو قلابہ نے کہا کہ یہ
تو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھ سے
بیان فرمائی تھی، چنانچہ عبدالعزیز بن مہیب نے جو
حضرت انس سے روایت کی اس میں عربیہ سے اول
ابو قلابہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
جو روایت کی اس میں اس کے پھر پورا واقعہ
بیان کیا ہے۔

بِفَضْلِہِ تَعَالٰی سُوْلُہِوَاں پَارِہِ خَتْمِہُوَا

پارہ ۱۷

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو رحمان رحیم اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

غزوہ ذات القردہ یہ غزوہ ان لوگوں سے
ہو جو غزوہ خیبر سے تین روز پہلے رسول خدا کے کچھ
اونٹوں کو بھگا کر لے گئے تھے۔

حضرت سلمان اکرم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں صبح کی
اذان سے بھی پہلے مدینہ منورہ سے باہر نکلا اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی اونٹنیاں ذی قردہ کے مقام پر چرائی تھیں۔ اسی اتنا
میں مجھے حضرت عبدالرحمن بن عوف کا ایک غلام ملا اور اس نے
بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیاں پکڑی گئی ہیں۔
میں نے دریافت کیا کہ انہیں کون لے گیا ہے؟ اس نے جواب
دیا کہ بنی غطفان کے لوگ، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے یا صبا حاء
کہہ توین مزہ خوب اور بھی آواز لگائی۔ پس مدینہ منورہ کے ہر گھسٹے
میں بسنے والوں نے میری آواز کو سنا۔ پھر میں ان لوگوں کی جانب
لپکا، یہاں تک کہ انہیں جا لیا اور وہ اونٹنیوں کو پانی پلا
رہے تھے۔ پس میں نے نیر چلائے شروع کر دیئے اور تیر اندازی
کرنے وقت یہ کتا رہتا رہتا میں اکوڑ کا بیٹا ہوا۔ آج ہلاکت کا دن
ہے میں یہ رجز پڑھتا رہا یہاں تک کہ میں نے ان سے اونٹنیاں پھر لیں
اور انکی تین چادریں بھی چھین لیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ پھر نبی کریم بھی تشریف لے گئے
اور کتنے ہی حضرات آپ کے ہمراہ تھے میں عرض گزار ہوا یا نبی اللہ! میں نے انہیں
پانی بھی نہیں پینے دیا حالانکہ وہ پیاسے تھے۔ پس ان کے تعاقب میں چند حضرات
کو روانہ فرمایا۔ اپنے فرمایا اے ابن اکوڑ! جب تم نے انہیں بھگا دیا تو اب اس
بات کو چھوڑ دو۔ فرماتے ہیں کہ اسکے بعد ہم واپس لوٹے اور رسول اللہ نے ۲
غزوہ خیبر

بیشتر بنی سار کا بیان ہے کہ حضرت سید بن نعمان نے

بَابُ غَزْوَةِ ذَاتِ الْقَرْدِ وَهِيَ
الْغَزْوَةُ الَّتِي أَقَارُوا عَلَى لِقَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ خَيْبَرِ ثَلَاثَ

۱۳۵۰۔ حَدَّثَنَا تَيْبَةُ بِنْتُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَازِمٌ
عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَكَّةَ بْنَ الْأَكْوَ
مِ يَقُولُ حَدَّثْتُ نَبِيَّكَ أَنَّ يُوْزَنَ بِالْأَدْنَى وَكَانَتْ
لِقَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدْرِي بِذَلِكَ قَدَرٌ
قَالَ فَلَقِيْنِي غُلَامٌ لِحَبِيبِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ
أَخَذْتُ لِقَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ
مَنْ أَخَذَهَا قَالَ غُطْفَانٌ قَالَ فَصَرَحْتُ لَكَ صَرَحًا
يَا صَبَا حَاءُ قَالَ فَاسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لَدَيْهِ السَّيْفِ
تَحَا نَدَا فَنُتِ عَلَى وَجْهِ حَتَّى أَذْرَكَ تَهْمُ وَكَانَ
أَخَذُوا وَيَسْتَقُونَ مِنَ الْمَاءِ فَجَعَلْتُ أَرْبِعَهُمْ بَيْنِي
وَكُنْتُ مَأْمِيًا وَقُولُ أَنَا ابْنُ الْأَكْوَمْ. أَيَوْمَ يَوْمِ
الرَّحْمِ. وَأَرْتَجِ حَتَّى اسْتَفْقَدْتُ اللَّيْلَ فَخَرَجْتُ مِنْهُمْ
وَأَسْتَبْتُ مِنْهُمْ ثَلَاثِينَ بَدْرَةً. قَالَ وَجَاءَنَا النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْتَابَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ
قَدْ حَبَيْتُ الْقَوْمَ الْمَاءَ وَهُمْ عَطَاشٌ فَأَمَرَ الْبَرَاءَ
السَّامَةَ فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَمْ مَكَتَ فَاسْجِعْ قَالَ
شَرَّ جَعْنَا وَيُذِيقُنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ نَاقِيَةٍ حَتَّى دَخَلْتُ الْمَدِينَةَ.

بَابُ غَزْوَةِ خَيْبَرِ

۱۳۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكِ

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ سَارٍ أَنَّ سَوِيدَ بْنَ
الْحَمَّانِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَامَ خَيْبَرٍ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْقَصْرِ مَبَازٍ وَهِيَ مِنْ أَذْنِ
خَيْبَرَ صَلَّى الْقَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْأَسْوَادِ فَخَرُّوا
إِلَّا بِالسَّوْدِيقِ فَأَمَرَهُ فَنَزَلَ فَكَلَّ وَأَكَلْنَا
ثُمَّ قَامَ إِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضَى وَفَضَّلْنَا ثُمَّ
صَلَّى وَكَلَّ يَتَوَضَّأُ

۱۳۵۲۔ حَجَّ ثَلَاثًا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا حَازِمُ
ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ الْأَكْوَعِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَدَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَى خَيْبَرَ قَسِيرًا لَنَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لِعَامِرٍ
يَا عَامِرُ لَا تَسْمَعُنَا مِنْ هُنَاهَا تَدْرِي وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا
شَاعِرًا فَتَنَزَّلَ يَحْدُو بِالنَّوْمِ يَقُولُ

أَلَمْ يَكُنْ لَوْ كَأَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَاغْفِرْ لَنَا أَعْلَاكَ مَا أَبْقَيْتَنَا وَتَبَّتِ الْقَدَامَانُ لَا قِيَا
وَالْعَيْنُ سَكِينَةٌ عَلَيْنَا إِنْ أَرَادَا جِئُوا بِتَابِينَا
وَبِالْوَصِيَاءِ عَزَّوَالَا عَلَيْنَا

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا
السَّائِلُ قَالُوا عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ قَالَ
رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَجَبَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ تَوَلَّا أَمْتَعْنَا
بِهِ فَأَتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَا هَهُنَا حَتَّى أَصَابَتْ
خُمْصَةُ شَوْبِئِنَا ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى فَتَحَهَا عِدَّةً يَوْمَ
فَلَمَّا مَسَى النَّاسُ مَسَاءَ يَوْمٍ أَتَى فَبَحَثَ عَلَيْهِمْ
أَوْفَدُوا نَارَ كَيْبَرَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَلِّمْ مَا هَذِهِ الْبَيْرَانُ عَلَى آيٍ شَيْءٍ تَوْقِيْدَاوَنَ
قَالُوا عَلَى لَحْمٍ قَالَ عَلَى آيٍ لَحْمٍ قَالُوا لَحْمٌ حَسْبُ
إِلَّا نُسَيْبُهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ يَقُوْهَا
وَأَكْبَرُوهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْفَدِي يَقُوْهَا
وَنَفْسِيهَا قَالَ أَوْفَدَا لَقَدْ لَقِيتَا نَصَاتِ الْقَوْمِ كَانَ

انہیں بتایا کہ وہ غزوہ خبیر کے لئے نبی کریم کے ہمراہ نکلے یہاں تک کہ
جب ہم مہربا کے قریب پہنچے تو خبیر کے بالکل نزدیک ہے تو نماز عصر
پڑھی پھر آپ نے بچا ہوا ذرا دواہ لوگوں سے طلب فرمایا کسی کے پاس
سٹروں کے علاوہ اور کچھ نہ نکلا۔ پس آپ کے حکم سے سٹو گھول
لئے گئے۔ پس آپ نے تناؤں فرمائے اور ہم نے بھی کھائے
پھر نماز مغرب کے لئے کھڑے ہوئے تو آپ نے صرف کئی فرمائی کہ تم نے
بھی کئی کر لی اور نماز پڑھی یہی دوبارہ وضو نہیں کیا۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خبیر کی جانب نکلے ہم بات کے وقت سفر کر رہے
تھے کہ ہم میں سے ایک آدمی نے (میرے بھائی) حضرت عامر سے کہا اے
عامر! آپ ہمیں اپنے شعر کیوں نہیں سناتے؟ حضرت عامر شاعر آدمی
تھے۔ چنانچہ وہ نیچے اتر آئے اور لوگوں کے سامنے یوں
مدی خوانی کرنے لگے۔

تو ہر بات گزرتا میرے پروردگار۔ کیسے بن سکتے تھے ہم بندے طاعت گزار
زندگی بھر دی پر قربان ہم ہوتے ہیں خوشنوں کے بالمقابل شے ہمیں صبر و قرار
ہم پر نازل کر سکینے والے مرے رب غفور۔ کافر و کفر کے دین باطل سے ہمیں ہم درکنار
حملہ آؤں ہم پہ ہو جاتے ہیں ظالم بار بار۔

پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مدی خوانی کرنے والا
کون ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ عامر بن اکوع ہے آپ نے فرمایا۔ اللہ
اس پر رحم فرمائے۔ ہم میں سے ایک شخص (حضرت عمر) کہنے لگا کہ ان کے
لئے شہادت واجب ہوگئی یا نبی اللہ! کیا ہی اچھا ہوتا کہ آپ ہمیں
ان سے اور فائدہ حاصل کر لیتے دیتے۔ بہر حال ہم خبیر پہنچ گئے اور ہم
نے یہودیوں کا محاصرہ کر لیا۔ اس دوران ذرا راہ کی قلت کے باعث
بھوک نے ہمیں خوب تنگ کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر ہمیں فتح عطا
فرمائی۔ جس بعد ہم فتحیاب ہوئے اس بعد شام کو ہم نے بڑی آگ
جلائی تو نبی کریم نے دریافت فرمایا کہ یہ کبھی آگ ہے؟ اس پر ہم نے کیا پکار
کئے ہوئے لوگوں نے جواب دیا گوشت۔ دریافت کیا کہ کس چیز کا گوشت ہے؟
عرض گزار ہوئے کہ بالترکھوہ کا۔ نبی کریم نے فرمایا۔ یہ گوشت پھینک دو
اور ہانڈیاں توڑ دو۔ ایک شخص عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! کیا گوشت

سَيِّفٌ عَامِرٌ قَصِيرًا فَنَاقَلَهُ بِهِ سَاقٍ يَهُودِيٍّ لِيَضْرِبَهُ
فَبَرَجَّعَهُ ذُبَابٌ سَيْفُهُ فَأَصَابَ عَيْنَ رُكْبَةٍ عَامِرٍ
فَمَاتَ مِنْهُ. قَالَ فَلَمَّا قَفَلُوا قَالَ سَكَنَةُ سَرَانِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اخْتِذَ بِيَدِي
قَالَ مَا لَكَ قُلْتَ كَذِبًا لَكَ آيِي وَإِنِّي سَأَعْمُرُكَ
عَامِدًا حَيْطَ عَمَدَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَذَبَ مَنْ قَالَ لَكَ لَهْ لَا جَرِيْنٍ وَجَعَمَ بَيْنَ إِيْهِمَا
لَهْ نَحْنُ نَحْنُ نَحْنُ هَذَا قُلْ عَرَبِيٌّ مَشْنِيٌّ بِمَا مِثْلُهُ حَدَّثَنَا
قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ قَالَ نَشَأَ بِهَا.

۱۳۵۳. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ الطُّوَيْلِيِّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى خَيْبَرَ لَيْلًا
وَكَانَ إِذَا أَتَى قَوْمًا يَكُنِي لَمْ يَغْزِ بِمَوْحِي يَصْبَحُ فَلَمَّا
أَصْبَحَ خَرَجَتْ إِلَيْهِ وَرِيْمَسَا جَبِيْرٌ وَمَكَرَ قَدْرُ فَلَمَّا
رَأَوْهُ قَالُوا هَذَا وَاللَّهِ مُحَمَّدٌ وَآلُ مُحَمَّدٍ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرِيتُ خَيْبَرَ نَا إِذَا نَزَلْنَا
بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ. أَخْبَرَنَا
صَدَاقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا
أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَبَحْنَا خَيْبَرَ بَكْرَةَ فَخَرَجَ أَهْلُهَا بِالسَّابِغِ
فَلَمَّا بَصُرُوا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا
مُحَمَّدٌ وَاللَّهِ مُحَمَّدٌ وَآلُ مُحَمَّدٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَا يَنْكُرَ عَنْ
لَحْمِ الْخَيْبَرِ فَانْهَارَ جَسَدُ.

۱۳۵۴. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْأَوْهَابِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَنَسٍ

پسینک کر یا نڈیاں دھو ڈالیں، فرمایا چلو اس طرح کہ لو جب مسلمانوں
نے سمت بندی کی تو جو کہ حضرت عامر کی تلوار چھوٹی تھی، اہذا وہ ان جنگ
انہوں نے تلوار ماری تو ایک یہودی کہ بٹلی پر تھی، ایک چھٹ کر اسکی دھار
انکے اپنے گھٹنے کی چھٹی پر آگئی جس کے باعث یہ جان بحق ہو گئے حضرت سلمہ کا
بیان ہے کہ جب وہ اس کوٹنے لگے تو مجھے افسردہ دیکھ کر رسول اللہ نے
میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا تمہیں کیا ہو گیا ہے، میں عرض گزار ہوا میرے ماں باپ
آپ پر قربان، بعض لوگوں کا خیال ہے کہ عامر کا عمل ضائع ہو گئے ہیں،
ابو کریم نے فرمایا جس نے یہ کہا اس نے غلط کہا ہے کہ کسی نے تو دو گنا اجر ہے۔
پھر اپنی دو انگلیوں کو جمع کر کے فرمایا وہ راہ خدا میں جانفشانی کیے والا مرد
حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
رات کے وقت خیمہ کے مقام پر پہنچے چنانچہ آپ کا یہ معمول تھا کہ جب کسی جگہ
رات کو پہنچتے تو صبح تک ان لوگوں پر حملہ نہیں کیا کرتے تھے جب صبح کے
وقت یہودی اپنی کھار دی اور زبیلین وغیرہ لے کر باہر نکلے اور انہوں
نے آپ کو دیکھا تو کہنے لگے۔ محمد خدا کی قسم محمد ادا کی فرج نہیں کریم
نے فرمایا کہ خیمہ برباد ہو گیا کیونکہ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں
تو ان کا فرد کی قسمت پھوٹ جاتی ہے۔ حضرت انس بن مالک فرماتے
ہیں کہ جب خیمہ کے مقام پر ہمیں صبح ہوئی تو وہاں کے باشندے اپنی کھار دیا
وغیرہ لے کر باہر نکلے لیکن جب انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کو دیکھا تو کہنے لگے۔ محمد خدا کی قسم محمد اور ان کی فرج نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے اللہ کی کھار اور فرمایا کہ خیمہ برباد ہو گیا ہے کیونکہ جب ہم کسی
قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ان کا فرد کی قسمت پھوٹ
جاتی ہے۔ وہاں ہمیں گدھوں کا گوشت دستیاب ہوا۔
تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب سے
منادی کرنے والے نے ندا کی کہ اللہ اور اس کے
رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے تمہیں گدھے کا گوشت
کھانے سے منع فرمایا ہے کیونکہ یہ ناپاک ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ

مَا لَيْكَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جَاءَهُ فَقَالَ أَكَلْتَ الْحُمُرَ فَسَكَتَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةُ
فَقَالَ أَكَلْتَ الْحُمُرَ فَسَكَتَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالثَةُ فَقَالَ
أَفِيئَتِ الْحُمُرُ فَأَمَرْنَا بِهَا فَنَادَى فِي النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ
وَرَسُولُهُ يَهَيِّئُكُمْ عَنْ حُمُرِ الْحِمَى الْأَهْلِيَّةِ فَكُفِّتِ
الْقُدُورُ وَرَأَتْهَا تَتَفَوَّرُ بِاللَّحْمِ -

۱۳۵۵ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ
ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ كَرِيْبًا
مِنْ جَبَلِ بَغْلَسٍ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ حَرَبْتُ خَيْبَرُ
إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ قَسَّاءَ صَبَاحَ الْمُنْذَرِينَ
نُخْرِجُوا يَسْمَعُونَ فِي السَّمَاءِ فَفَقَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَى الدَّارِيَّةَ وَكَانَ فِي
السَّيِّ صَيْفِيَّةٌ فَصَارَتْ إِلَى دِجَّةٍ أَكَلَتْ سَحَرًا
صَارَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ
عَتَقَهَا صَدَاقَهَا فَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ حَبِيبٍ
لِثَابِتٍ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَنْتَ قُلْتَ لَأَنْسَ مَا أَصْدَقَهَا
فَحَدَّثَكَ ثَابِتٌ أَنَّ سَهْلَ بْنَ أَبِي حَرْبٍ قَالَ -

۱۳۵۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ
ابْنِ حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
يَقُولُ سَبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَيْفِيَّةً
فَاعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا. فَقَالَ ثَابِتٌ لَأَنْسَ مَا أَصْدَقَهَا
قَالَ أَصْدَقَهَا نَفْسَهَا فَاَعْتَقَهَا -

۱۳۵۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَسْعِدِي رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى
هُوَ وَالْمُتَرَكِّبُونَ فَاقْتَتَلُوا فَلَمَّا مَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عُسْكِرِهِ وَمَالَ الْأَعْدَى
إِلَى عُسْكِرِهِمْ وَفِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

گدھے کا گوشت کھا لیا گیا ہے۔ آپ خاموش رہے دوبارہ آیا اور کہنے
لگا کہ گدھے کا گوشت کھا لیا گیا ہے۔ آپ اس دفعہ بھی خاموش رہے۔
وہ تیسری مرتبہ حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ اب تو گدھے کا گوشت کھا پی کر
ختم بھی کر دیا گیا پس آپ نے ندا کرنے والے کو حکم دیا کہ لوگوں میں یہ منادی
کر دو کہ اللہ اس کے رسول نے نہیں پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے
پس ہانڈیاں لٹا دی گئیں اور سوخت گدھوں کا بہت سا گوشت بکایا جا رہا تھا۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خیر کے نزدیک صبح کی نماز
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اندھیرے میں ادا کی، پھر فرمایا اللہ اکبر
خیر بڑا دیو گیا ہے کیونکہ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ان
کافروں کی صحرا بھج جاتی ہے یعنی قسمت پھوٹ جاتی ہے یہ سب
اہل خیرگی کو چوں میں بھاگنے لگے۔ پس نبی کریم نے لڑنے کے قابل یہودیوں
کو قتل کر دیا اور بچوں وغیرہ کو قید کر لیا۔ قیدیوں میں صفیر بھی تھیں
جو حضرت درجہ کلی کے صحابہ میں آئیں جو بعد میں نبی کریم کی خدمت میں پیش
کر دی گئیں۔ آپ نے آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا اور ندادی ہی ان کا
مہر قرار پائی۔ عبدالعزیز بن حبیب نے ثابت سے دریافت کیا کہ ابو محمد
آپ نے حضرت انس سے ان کے مہر کے بارے میں دریافت کیا تھا
انہوں نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے اثبات میں اپنا
سر ملایا۔

عبدالعزیز بن حبیب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی
اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم نے حضرت صفیر کو قید کیا تھا پھر آزاد کر کے
ان سے نکاح کر لیا پس ثابت نے حضرت انس سے ان کے مہر کے بارے میں
دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ اپنا مہر خود آپ ہیں کیونکہ
انہیں آزاد کیا گیا تھا۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور یہودی مشرکوں کے درمیان جھگڑا کی لڑائی ہوئی
جب رات کو تمام رسول اللہ اپنے لشکر میں اور دوسرے نبی اقوام
میں واپس لوٹ گئے تو صحابہ کرام میں سے ایک شخص ایسا بھی تھا جو ایک
دو کافروں کو دیکھتا تو چشم زدوں میں انہیں موت کے گھاٹ اتار دیتا
تھا۔ اس کی بجا ہذا نہ سرگرمی دیکھ کر بعض لوگ کہنے لگے کہ ہم میں سے

فَسَمِعَ رَجُلٌ لَا يَمْلِكُ لَهُمْ شَأْنٌ فَلَا قَادَةَ إِلَّا اتَّبَعَهَا
يَضْرِبُهَا بِسَيْفِهِ فَيَقْبِلُ مَا أَجْدَا مِنْهُ أَيُّهَا أَحَدُ كَمَا أَجْدَا
فَلَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا إِنَّهُ
مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ إِنَّا صَاحِبُهُ
قَالَ فَخَرَجَ مَعَهُ كُلُّ مَا دَقَفَ وَقَفَتْ مَعَهُ وَإِذَا أَسْرَعَ
أَسْرَعَ مَعَهُ قَالَ فَجَرِحَ الرَّجُلُ جَرْحًا شَدِيدًا فَاسْتَعْجَلَ
الْمَوْتَ فَوَضَعَهُ سَيْفُهُ فِي الْأَرْضِ وَذِيَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ
ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَى سَيْفِهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَخَرَجَ الرَّجُلُ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَشْهَدُ
أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ الرَّجُلُ الَّذِي ذَكَرْتُ
إِنْفَاتَهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَأَعْظَمَ النَّاسُ ذَلِكَ
فَقُلْتُ أَنَا أَكْثَرُ بِهِ فَخَرَجْتُ فِي طَلَبِهِ ثُمَّ جَرِحَ
جَرْحًا شَدِيدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَهُ نَفْسَهُ
سَيْفِهِ فِي الْأَرْضِ وَذِيَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ
عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلُّوا عَنِّي ذَلِكَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ
فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ
لَيَعْمَلُ عَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ
مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

۱۲۵۸ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شَيْبٌ عَنِ
الَّذِي قَالَ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ أَنَّ النَّبِيَّ
أَبَاهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ شَرِهْنَا خَيْرَ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَجْلِي مَعَن
مَعَهُ يَكُونِي إِلَى سَلَامٍ هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَبْلًا
حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتِلُ الرَّجُلِ أَشَدَّ الْقِتَالِ حَتَّى
كَثُرَتْ بِهِ الْجَرَاحَةُ فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ يَتَقَابَرُ
فَوَجَّهَ الرَّجُلُ الْوَجْهَ فَاهْدَى بِسَيْفِهِ إِلَى
كَتِفِهِ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهَا سَهْمًا فَخَرَجَ بِهَا نَفْسَهُ
فَاسْتَدَارَ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ

آج جنتا کام قلاں نے دکھایا ہے اتنا دوسرا کوئی نہیں دکھا سکا۔ پھر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسی ہے وہ دوزخی۔ پس ہم میں
سے ایک آدمی نے کہا کہ میں اس کے ساتھ رہوں گا۔ راوی کا بیان ہے
کہ یہ اس کے ساتھ تھکے، جب وہ ٹھہرنا توڑی بھی ٹھہرتے اور جب وہ
دوڑنا توڑی بھی اس کے ساتھ دوڑتے لگتے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس
رہنما ہر محاذ پر شخص کو ایک گمراہم آیا تو اس نے مرنے میں جلدی کی، یعنی
بھی تلوار کو زمین پر رکھا اور اس کی ٹوک اپنے سینے کے درمیان میں رکھ کر
اپنا سانس بوجھ تلوار پر ڈال دیا اسیوں خود کشی کر لی۔ پس گمراہی کرنے والا
شخص رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا۔ میں گواہی دیتا
ہوں کہ واقعی آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ بات کیا ہوئی
ہے؟ اس نے عرض کی کہ آپ نے ابھی فرمایا تھا کہ وہ دوزخی ہے،
تو یہ بات لوگوں پر بہت گراں گزری تھی۔ پس میں نے کہا تھا کہ اس
کی حقیقت میں معلوم کروں گا۔ پس میں اسکی جستجو میں اس کے ساتھ
دہلے پھر وہ سخت زخمی ہو گیا اور اس نے مرنے میں جلدی کی یعنی تلوار کی مٹھی
زمین پر رکھی اور اس کی ٹوک اپنے سینے کے درمیان رکھی، پھر اس پر
اپنا سانس بوجھ رکھ کر خود کشی کر لی۔ اس وقت رسول اللہ نے فرمایا
کہ ایک آدمی لوگوں کے دیکھنے میں اہل جنت جیسے عمل کرتا رہتا ہے
لیکن وہ جہنمی ہوتا ہے اور ایک آدمی لوگوں کے دیکھنے میں جہنمی جیسے عمل
کرتا رہتا ہے لیکن حقیقت میں وہ جنتی ہوتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم سزا دہ خیر
ہیں موجود تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کے
ہاں سے میں فرمایا کہ وہ جہنمی ہے۔ جب میدان کا دارگرم ہوا تو اس
آدمی نے خوب جوا خمر دی دکھائی مگر کار سخت زخمی ہو گیا۔ پس بعض
حضرات کو فرمان رسالت میں شک گزرنے لگا لیکن جب اس
آدمی کو زخموں کی تکلیف نے بے قرار کیا تو اس نے اپنے ترکش میں
ہاتھ ڈال کر تیر نکالا اور اسے اپنے گے میں گھونپ لیا تو کچھ مسلمان تیزی
سے بانگ و رسالت کی جانب دوڑے اور عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ!
اللہ تعالیٰ نے آپ کے ارشاد گواہی کو سچا کر دکھایا ہے۔ قلاں شخص نے
اپنے گے میں تیر گھونپ کر خود کشی کر لی ہے آپ نے فرمایا اے قلاں!

صَدَّقَ اللَّهُ حَيَاتِكَ أَمْحَرَفُلَانٌ فَقَتَلَ نَفْسَهُ
فَقَالَ قُمْ يَا فُلَانٌ فَإِنَّ أَمْرَهُ لَا يَدُخُلُ الْجَنَّةَ
إِلَّا مَرُوءٌ إِنَّ اللَّهَ يُؤَيِّدُ الْكَيِّمَ بِالرَّجُلِ الْفَاحِشِ
تَابَعَهُ مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ مُشَيْبٌ عَنْ يُونُسَ
عَنِ ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ
ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ شَهِدْنَا
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ وَقَالَ ابْنُ
السَّيِّدِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ
عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيٍّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابَعَهُ صَاحِبُ
عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ أَنَّ
عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
كَعْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ شَهِدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَسَعِيدٌ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيٍّ صَلَّى

کھڑے ہو کر لوگوں میں یہ اعلان کر دو کہ جنت میں کوئی داخل نہیں ہوگا
مگر ایمان والا، بیشک اللہ تعالیٰ فاجر آدمی کے ذریعے بھی دین کی مدد فرماتا
ہے۔ اسی طرح معمر زہری، شیبہ بن یونس، ابن شہاب، ابن مسیب،
عبدالرحمن بن عبد اللہ بن کعب، حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ ہم
غزوہ خیبر میں نبی کریم کے ہمراہ موجود تھے۔ ابن مبارک، یونس، زہری،
سعید بن مسیب نے نبی کریم سے مسند روایت کی ہے۔ اسی طرح
صالح، زہری، زبیدی، زہری، عبدالرحمن بن کعب، عبید اللہ بن کعب
نے فرمایا کہ مجھے انہوں نے خبر دی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ غزوہ خیبر میں شریک تھے۔ زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ
سعید بن مسیب نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے اسے مسند روایت کیا ہے۔ (مذکورہ اسناد میں
یہ واقعہ غزوہ خیبر کا بیان کیا گیا ہے جبکہ بعض روایات
میں غزوہ حنین کا بتایا ہے)۔

وہ اس حدیث سے اشارہ معلوم ہو رہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کے متعلق بتا دیا ہے کہ کون جنتی
ہے اور کون جہنمی، اسی وجہ سے تو آپ نے جہاد کرنے والے اس مسلمان کے متعلق بتا دیا تھا کہ یہ جہنمی ہے اور بائیس کے مطابق
ہوا کہ وہ خود کشی کر کے جاں بحق ہوا۔ یہ واقعہ آگے حدیث ۱۳۶۱ میں بھی ہے معلوم ایسا ہوتا ہے کہ شاید وہ منافق تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم ورسولہ

۱۳۵۹۔ حَكَاتُ أُمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى
الْأَشْعَرِيِّ رَفِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا عَزَا مَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ أَوْ قَالَ لَمَّا تَوَجَّهَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَكَ النَّاسُ عَلَى وَادٍ
قَدَحُوا الصُّوَارِظَ بِالْكَبِيرِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ
إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ارْجِعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ إِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ
أَهْمَ وَلَا غَائِبًا إِنَّكُمْ قَدْ دَعَوْتُمْ سَمِيعًا قَدِيرًا وَهُوَ
مَعَكُمْ وَإِنَّا خَلَقْنَا آدَمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَسَمِعْنِي وَأَنَا أَقُولُ لَا خَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر پر حملہ آور ہوئے یا یہ فرمایا کہ جب
خیبر کی جانب روانہ ہوئے تو لوگ ایک دلدی میں پہنچ کر بلند آواز سے یہ
نکیر کرتے گئے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر پس رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی جانوں پر نذر کر دو تم کسی ہمسے یا غیر حاضر
کو تو نہیں سناتے، بیشک تم اس ذات کو سناتے ہو جو سننے
والی اور قریب ہے میری طرف سے ساتھ ہے حضرت ابو موسیٰ اشعری
فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ کی سوا کسی کے کچھ نہ سنا، آپ نے مجھے
لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہتے ہوئے سنا، تو مجھ سے فرمایا۔ اسے
عبداللہ بن قیس میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔
فرمایا، کیا میں تمہیں ایسا کلمہ نہ بتا دوں جو جنت کے خزانوں

میں سے ایک خزانہ ہے۔ میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میرے ماں باپ آپ پر قربان فرمادیتا ہوں۔ فرمایا: وہ لاجول ولا قوۃ الا باللہ ہے۔

یزید بن ابی سعید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی پشت پر زخم کا ایک نشان دیکھا تو دریافت کیا کہ اسے ابو مسلم! یہ نشان کیسا ہے؟ فرمایا: یہ مجھے غزوہ خیبر میں زخم آیا تھا۔ لوگ تو یہی کہنے لگے تھے کہ سلمہ کا آخری وقت آ پہنچا ہے لیکن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا۔ پس آپ نے اس پر تین مرتبہ دم فرمایا تو مجھے بابتک کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کسی غزوہ (غزوہ خیبر) میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اولہ مشرکین کا آپس میں ٹکرا ہوئی تو ریشام کے وقت ہر فرقہ اپنے لشکر کی جانب واپس لوٹ گیا۔ پس مسلمانوں میں ایک ایسا آدمی بھی تھا جو کسی اکاذمہ کا شرک کو زندہ نہ چھوڑتا بلکہ بچا کر کے اسے تلوار کے ذریعے موت کے گھاٹ اتار دیتا تھا۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! آج جتنا کام فلاں نے دکھایا ہے اتنا اور کسی سے نہیں ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ تو جہنمی ہے۔ پس لوگ کہنے لگے کہ اگر وہ جہنمی ہے تو ہم میں سے جتنی پھر کون ہوگا۔ مسلمانوں میں سے ایک آدمی کہنے لگا کہ میں صورت حال کا جائزہ لینے کی غرض سے اس کے ساتھ رہوں گا خواہ یہ تیز چلے یا آہستہ۔ یہاں تک کہ وہ آدمی زخمی ہو گیا، پس اس نے مرنے میں جلدی کی یعنی اپنی تلوار کا دستہ زمین پر رکھا اور نوک اپنے سینے کے درمیان میں رکھ کر اس پر سارا بوجھ رکھ دیا اور یوں خودکشی کر لی پس جائزہ لینے والے آدمی نے نبی کریم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ واقعی آپ اللہ کے رسول ہیں اپنے دریافت فرمایا کہ بات کیا ہوئی ہے؟ اس شخص نے سارا واقعہ عرض کر دیا۔ پس آپ فرمایا کہ بیشک ایک آدمی جہنمیوں جیسے عمل کرتا رہتا ہے جیسے لوگ دیکھتے ہیں لیکن ہوتا وہ جہنمی ہے اور کوئی ایسا ہوتا ہے کہ لوگوں کے دیکھنے میں وہ جہنمیوں جیسے کام کرتا رہتا ہے لیکن ہوتا وہ جہنمی ہے۔

فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ قُلْتَ كَذِبًا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ كُنُوزُ الْجَنَّةِ قُلْتَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَأَلْتُ آبِي دَاوُدَ قُلْتَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

۱۳۶۰۔ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ أُخْرَ حُرَبِي فِي سَاقِي سَلَمَةَ فَقُلْتُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ مَا هَذِهِ الضَّرْبَةُ فَقَالَ هَذِهِ ضَرْبَةُ أَصَابَتْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ أَصِيبَ سَلَمَةَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَفَثْتُ فِيهِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ قُلْتُ اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى اشَاعَتْ

۱۳۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ أَلْتَقَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْكُودًا لَمْ تُشْرِكُونَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ فَاقْتَتَلُوا فَمَالَ كُلُّ قَوْمٍ إِلَى عَسْكَرِهِمْ وَفِي الْمُسْلِمِينَ رَجُلٌ لَا يَدْعُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ شَاذَةً وَلَا خَاذَةً إِلَّا ابْتِغَاءَ قَضَرٍ بِهَا سَيْفِهِ - فَنُفِثَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَجَدَّ أَحَدًا هَكَذَا أَجَدَّ فَلَانٌ فَقَالَ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالُوا آيَتَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِنْ كَانَ هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَا تَتَّبِعْنَهُ فَإِنَّهُ أَسْرَعُ وَأَبْطَأُ كُنْتُ مَعَهُ حَتَّى جُرِحَ فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَهُ فِصَابٍ سَيْفِهِ بِالْأَرْضِ وَذَبَابُهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَجَاءَ الرَّجُلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ يَفْعَلُ بِحِمْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِيمَا يَبْدُو لِنَاسٍ وَارْتَهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَيَعْمَلُ بِحِمْلِ أَهْلِ النَّارِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ

۱۳۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ الْخُبْرَاءَ عَمَّا
حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ نَحْنُ
أَنَسُ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَدَرَى كَلْبًا لَيْسَ
فَقَالَ كَانَهُمْ السَّاعَةَ يَهُودٌ خَبَرَهُ

۱۳۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا
حَاثِرُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَيْبَرٍ وَكَانَ رَمِيًا فَقَالَ
أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَحِقَ
فَلَمَّا بَيْنَنَا اللَّيْلَةُ الَّتِي فَتَحَتْ قَالَ لَا عَظِيمَيْنِ
الرَّأْيَةِ عَدَاؤًا وَلِيَا خَدَانِ الرَّأْيَةِ عَدَاؤُ رَجُلٍ يُحِبُّهُ
اللَّهُ وَرَسُولُهُ يُفْتَحُ عَلَيْهِ فَتَحْنُ نَرْجُوهَا فَيُقِيلَ
هَذَا عَلَيَّ فَأَعْطَاهُ فَفَتَحَ عَلَيْهِ

۱۳۶۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرٍ لَا عَظِيمَيْنِ هَذَا
الرَّأْيَةِ عَدَاؤُ رَجُلٍ يُفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللَّهُ
وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ قَبَاتُ النَّاسِ
يَدُوكُنَّ لَيْلَةً هُمْ أَمِيرُهُمْ يُعْطَاهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ
عَدَاؤًا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ ابْنُ عَلِيٍّ بْنُ أَبِي
كَالِبٍ فَقِيلَ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَشْكِي عَيْنَهُ قَالَ
فَارْسَلُوا إِلَيْهِ فَأَتَى بِهِ فَبَصَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَانَهُ فَبَرَأَ كَأَن لَوْرَ
يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ الرَّأْيَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَفَاتِلَهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا فَقَالَ أَلْفُكَ عَلَى
رَسُولِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ
وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَحِبُّ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ فِيهِ قَوْلُ

ابو عمران فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے روز
لوگوں کی طرف دیکھا تو ان کے اوپر درنگین چادریں تھیں فرمایا اس
وقت تو آپ حضرات خیمہ کے یہودیوں کی طرح معلوم
ہوتے ہیں۔

حضرت سلمہ بن کوثر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ خیبر میں حضرت علی
آشوب چشم کے باعث نبی کریم سے پیچھے رہ گئے تھے پھر انہوں نے اپنے
دل میں کہا کہ میں نبی کریم کا ساتھ دینے سے کیوں پیچھے رہوں،
پس وہ بھی جا ملے۔ جب ہم وہ رات گزار رہے تھے جس
کے اگلے روز فتح پائی تھی تو آپ نے فرمایا۔ کل میں ضرور
یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا یا یہ فرمایا کہ کل ضرور یہ جھنڈا وہ شخص
لیگا جس سے اللہ اور اس کا رسول محبت رکھتے ہیں اور اسکے ہاتھوں فتح
ہوگی۔ ہم اس کی آس لگائے ہوئے تھے کہ کہا گیا، لیجئے حضرت علی بھی
اگلے پس اپنے جھنڈا انہیں عطا فرمادیا اور خیبر لکے ہاتھ پر فتح ہوا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے روز فرمایا کہ کل یہ جھنڈا میں ایسے
شخص کو دوں گا کہ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائے گا۔ وہ
اللہ اور اسکے رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اسے
دوست رکھتے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگوں نے رات بڑی بے چینی
کے ساتھ گزار دی کہ دیکھیے جھنڈا کس کو عطا فرمایا جاتا ہے جب صبح
ہوئی تو لوگ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ سارے یہی تمنا
کے کرتے تھے کہ جھنڈا مجھے مل جائے پس آپ نے فرمایا۔ علی بن
ابوطالب کہاں ہیں، عرض کی گئی، یا رسول اللہ! انکی آنکھیں دکھتی
ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر انہیں بلایا گیا، وہ حاضر خدمت ہوئے اور رسول اللہ
نے انکی دونوں آنکھوں میں لعاب دہن لگا دیا اور انکے لئے دعا کی۔ پس وہ
ایسے شفا یاب ہوئے گویا انہیں برے سے تکلیف ہوئی ہی نہ تھی۔ پس
جھنڈا انہیں عطا فرمادیا گیا حضرت علی عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ
کیا میں سوقت تک انکے ساتھ لڑوں جب تک وہ مسلمان نہ ہو جائیں۔ فرمایا
تم چپکے سے انکے میدان میں جا آؤ اور پھر انہیں اسلام کی دعوت دو اور
انہیں بتاؤ کہ اللہ کا حق ہونے کے باعث ان پر کیا واجب ہے۔ پس

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرَكَ مِنْ
أَنْ يَكُونَ بِكَ الْخُمْرُ الْمَذْمُومُ -

۱۳۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا
يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
أَبْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
الزُّهْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدْ مَنَّا خَيْرًا فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ
عَلَيْهِ الْحِصْنَ ذَكَرَ لَهُ جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حِجْزٍ
ابْنِ أَخْطَبٍ وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ عَدُوًّا
فَاصْطَفَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ
فَخَرَجَ بِهَا حَتَّى بَلَغْنَا سُدَا الْقَهْقَرَاءِ حَدَّثَتْ
فَبَنَى بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
صَنَعَ حِسَابًا فِي نَظْمٍ صَغِيرٍ ثُمَّ قَالَ لِي أِذْنُ مَنْ
حَوْلَكَ فَكَانَتْ تِلْكَ وَبِجَمْنَةٍ عَلَى صَفِيَّةَ ثُمَّ خَرَجْنَا
إِلَى الْمَدِينَةِ فَذَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُحَوِّى لَهَا وَرَأَاهَا بِعِبَادَةٍ ثُمَّ يَحْلِسُ عِنْدَ بَعِيرِهِ
فَيَضُمُّ رُكْبَتَهُ وَتَضُمُّ صَفِيَّةُ رِجْلَهَا عَلَى رُكْبَتِهِ
حَتَّى تَرْكَبَ -

۱۳۶۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ
سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيَى عَنْ حَمِيدِ بْنِ أَبِي طَرِيقٍ سَمِعَ
أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَامَ عَلَى صَفِيَّةَ بِنْتِ حِجْزٍ بِطَرِيقِ
خَيْبَرَ ثَلَاثَتَا يَوْمٍ حَتَّى أَعْدَسَ بِهَا وَكَانَتْ فِي مَنْ
خَرِبَ عَلَيْهَا الْحَبَابُ -

۱۳۶۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ اللَّهِ
سَمِعَ أَنَسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ
يُبْنَى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ فَدَاعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيْمَتِهِ

خدا کی قسم اگر ایک آدمی کو بھی اللہ تعالیٰ نے تمہاری وجہ سے ہدایت
دے دی تو یہ تمہارے لئے سرخ اور ٹٹوں سے بہتر ہے -

مطلب کے آزاد کردہ غلام عمرو کا بیان ہے کہ حضرت
انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم خیمہ پہنچ گئے اور حبیب اللہ تعالیٰ
نے ہمارے ہاتھوں قلعہ خیمہ کو فتح کروا دیا تو آپ کے سامنے حضرت
صفیہ بنت حبشیہ کی خوبصورتی کا ذکر ہوا، جن کا خاوند لڑائی
میں مارا گیا تھا۔ اور جو ابھی تک عمرو کی لباس میں تھیں، تو نبی کریم
نے انہیں اپنی زوجیت کے لئے پسند فرمایا۔ پس انہیں ملے کر چل دیئے
یہاں تک کہ ہم سب صعبہ کے مقام پر پہنچے تو وہ آپ کے لئے حلال
ہو گئیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ خلوت فرمائی، پھر ایک
چھوٹے سے دسترخوان پر عیسا (عالیہ السلام) رکھ دیا گیا، اسکے بعد مجھ سے
فرمایا کہ اپنے ارد گرد جو حضرات تمہیں ملیں انہیں بلاؤ۔ پس یہی حضرت صفیہ
رضی اللہ عنہا کا دیر تھا۔ پھر ہم مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہونے لگے تو
میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو درکھا کہ آپ نے حضرت صفیہ
کے لئے اپنے پیچھے ایک چادر بچھا دی۔ پھر آپ اپنے
اونٹ کے قریب بیٹھ گئے اور اپنا مبارک زانو
اونٹ کے ساتھ لگا دیا اور حضرت صفیہ آپ کے مبارک
زانو پر قدم رکھ کر سوا رہی ہو گئیں -

حمید طویل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی
اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خیمہ کے
راستے میں حضرت صفیہ بنت حبشیہ کے پاس تین دن ٹھہرے تھے یہاں تک
کہ ان کے ساتھ آپ نے خلوت فرمائی۔ چنانچہ یہ (آزاد ہونے والے
پھر اہمات المؤمنین میں شامل ہو جانے کے باعث) ان عورتوں میں
انہیں جن پر پردہ کرنا واجب ہے -

حمید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے
ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیمہ اور مدینہ منورہ کے
درمیان (روایسی پر تین رات قیام فرمایا اور حضرت صفیہ سے خلوت
فرمائی پھر آپ نے مسلمانوں کو مدینہ کی دعوت دی جس میں رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی چیز نہ تھی بلکہ ہوا یہ کہ آپ نے حضرت بلال

وَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خَيْرٍ وَلَا لِحِمٍّ وَمَا كَانَ فِيهَا إِلَّا
أَنْ أَمَرَ بِهَا لَا يَأْتِيَهُمْ فَبَسِطَتْ فَالْتَمَى عَلَيْهَا لَحْمًا
وَالْأَيْقَطُ وَالسِّنُّ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ إِنْ هَذَا مِنْ
الْمُؤْمِنِينَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُهُ قَالَ لَوْلَا أَنْ حَجَبَهَا
فَرَى إِنْ هَذَا مِنْ الْمُؤْمِنِينَ وَإِنْ لَمْ يَحْجَبْهَا
فَرَى مِنْهَا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَلَمَّا أَرْتَحِلَ وَهِيَ كَهَا
خَلْفَهُ وَمَدَّ الْحِجَابَ.

۱۳۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ جَرِيٍّ خَبَرْنَا رَجُلًا
إِنْسَانًا يَحْدِثُ فِيهِ شَحْوٌ فَزِدْتُ لِأَخِي
فَالْتَفَتَ فَإِذَا الْيَتَّى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَسْتَحْيَيْتُ.

۱۳۶۹۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي
إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ وَسَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَهَى يَوْمَ خَيْبَرٍ عَنْ أَكْلِ الثَّوْمِ وَعَنْ لَحْمِ الْحَمِيرِ
وَالْأَهْلِيَّةِ نَهَى عَنْ أَكْلِ الثَّوْمِ هُوَ عَنْ نَافِعٍ وَحَدَّثَنَا
وَلَحْمِ الْحَمِيرِ الْأَهْلِيَّةِ عَنْ سَالِمٍ.

۱۳۷۰۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بِحَدِيثِ بْنِ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا
مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَآلِ بْنِ أَبِي
مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي عَنَّا عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مَتْعَةِ الْبَيْتِ يَوْمَ خَيْبَرٍ عَنْ
أَكْلِ الْحَمِيرِ الْبَيْتِ.

۱۳۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ

کو دسترخوان بچھانے کا حکم دیا تو وہ بچھا دیا گیا، پھر اس پر کھجوریں پھیر
اندکھ گھی رکھ دیا گیا۔ پس مسلمان آپس میں کہنے لگے کہ معلوم نہیں انہیں
امہات المؤمنین میں شامل فرمایا گیا ہے یا کینز بنا کر رکھا ہے؟ پھر
کہنے لگے کہ اگر امہات المؤمنین میں شامل فرمایا گیا ہو گا تو اس سے
پردہ کھدایا جائے گا اور اگر انہوں نے پردہ نہ کیا تو معلوم ہو جائیگا
کہ کینز بنا کر رکھا ہے۔ پس جب آپ سوادہ ہوئے تو حضرت صفیہ کو اپنے
پچھے بٹھالیا اور ان کے اوپر پردہ تان دیا گیا۔

حمید بن ہلال کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مغفل
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب ہم خیبر کا محاصرہ کئے ہوئے
تھے تو کسی یہودی نے (قلعہ سے باہر) ایک توشہ دان بھینکا
جس کے اندر چربی تھی، تو اسے لینے کے لئے میں لپکا،
جب میں نے پچھے پھر کر دیکھا تو قریب ہی نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم موجود تھے۔ پس مجھے اپنی اس
حرکت پر شرم آئی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز لہسن اور پالتو گدھوں کا گوشت
کھانے سے منع فرما دیا تھا۔ لہسن کے بارے میں ان سے
صرف نافع نے روایت کی ہے اور پالتو گدھوں کے
گوشت کو کھانے کی ممانعت سالم بن عبد اللہ سے مروی
ہے (رضی اللہ عنہم)۔

امام محمد بن علی کے دونوں صاحبزادے عبداللہ اور
حسن نے اپنے والدین سے روایت کی ہے کہ خیبر کے
روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے ساتھ مٹھے
کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا
تھا (رضی اللہ عنہم)۔

نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز پالتو گدھوں
کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا تھا۔

١٣٤٧- حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَابِيتٍ سَمِعْتُ
الْبَرَاءَ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ يَحْدِثَانِ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ نَخْبِرُ

عربی میں ثابت کا بیان ہے کہ میں نے حضرت بلالؓ عازب
اور حضرت ابن اوفیٰ رضی اللہ عنہم دونوں حضرات سے یہ حدیث
سنی ہے کہ غیر کے وقت جبکہ پکڑنے کے لئے ہانڈیاں چڑھائی ہوئی
نقص تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہانڈیاں

وَقَدْ نَصَبُوا الْقَدَافَ وَكَفُّوا الْقَدَادِرَ -

۱۳۷۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ الْكُبَرَاءِ قَالَ عَزَّوَجَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ -

۱۳۷۸۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْكُبَرَاءِ أَنَّ عَازِبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرٍ أَنْ تُلْقَى الْحَرَّ الْأَهْلِيَّةَ نَيْفَةً نَيْفَةً ثُمَّ نَرِيَا مُرْنَا بِأَكْلِهِ بَعْدَ -

۱۳۷۹۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي الْكَاسِبِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا أُذِرِيَّ أَنْتِي عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ كَانَ حَمُولَةً النَّاسِ فَكِدَرَةُ أَنْ تَذْهَبَ حَمُولَتُهُمْ وَأَوْحَدَمَهُ فِي يَوْمٍ خَيْرٌ لِحَرِّ الْحَمْرِ الْأَهْلِيَّةِ -

الٹ دی جائیں -

عَدِي بن ثابِت نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ پھر گزشتہ حدیث بیان فرمائی۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ غزوہ خیبر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ پالتو گدھوں کا کچا لہ بکایا ہوا گوشت پھینک دیا جائے اس کے بعد آپ نے پھر ہمیں اس کے کھانے کا بھی حکم نہیں فرمایا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے حقیقی طور پر یہ معلوم نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لئے منع فرمایا ہو کہ یہ لوگوں کو بار بار دہی کے کام آتا ہے۔ پس بار بار دہی کے کام آنے کی وجہ سے اس کا گوشت کھانا ناپسند فرمایا یا خیبر کے روزہ آپ نے پالتو گدھوں کا گوشت حرام ہی فرما دیا تھا۔

ف: سابقہ روایات میں ہے کہ غزوہ خیبر کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا تھا اور یہ منادی کہ دہی تھی کہ جنہوں نے پالتو گدھوں کا گوشت پکھنے کے لیے رکھا ہوا ہے وہ مطلقاً نہ کھائیں بلکہ ہانڈیاں اکٹ دی جائیں۔ وہ احادیث حضرت علی، حضرت ابن عمر، حضرت جابر بن عبد اللہ، حضرت ابن ابی اوفی، اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہیں جنہوں نے عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اس روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس روز پالتو گدھوں کا گوشت کھانا حرام فرمادیا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ پروردگار عالم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حلال و حرام قرار دینے کا اختیار بھی مرحمت فرمایا تھا۔ یہ اختیار حضرت مسیح علیہ السلام کو بھی مرحمت ہوا تھا جن کا بیان قرآن مجید میں یوں مشغول ہے۔ وَلَا جُنْدٍ لَكَ يَفْضَحُ الْكَاذِبُ حَرِيمٌ عَلَيْكُمْ (۵۰: ۳) اس کے متعلق ہم نے اسی جلد کی حدیث ۸۲ کے تحت کچھ وضاحت کی ہے۔ جو اس سلسلے میں احادیث مطہرہ کی روشنی میں تفصیل کا خواہش مند ہو وہ چودہویں صدی کے مجدد و برحق، امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۲۴۰ھ / ۱۹۲۱ء) کے بیان

افروز، غار حشر سوزر سلسلے الاسن ولا علی کا مطالعہ کرے۔ وَاللَّهُ يَهْدِي مَنِ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ -

۱۳۸۰۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ قَسْرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روزہ مال غنیمت کو یوں تقسیم فرمایا کہ گھوڑے کے دو حصے اور سوار کا ایک حصہ۔ حضرت عبید اللہ بن عمر کا بیان ہے کہ نافع نے اس کی

لِلْفَرَسِ سَرْمَيْنَ وَلِلدَّاحِلِ سَرْمًا قَالَ فَتَرَهُ نَافِعٌ
فَقَالَ إِذَا كَانَ مَعَ اللَّهِ جَلَّ قَدْرُ قَلْبِهِ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ
فَإِنَّ لَوْنَهُ لَكُنْ لَكَ قَدْرُ قَلْبِهِ سَهْوٌ

۱۳۸۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شَرَّابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
الْمُسَيَّبِ أَنَّ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ قَالَ مَشَيْتُ
أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقُلْنَا أَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ مِنْ خُمْسِ
خَيْبَرَ تَدْرِكُنَا وَنَحْنُ بِمَنْزِلَةِ وَاحِدَةٍ مِنْكَ فَقَالَ
لَا تَمَّا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ قَالَ جُبَيْرٌ
وَلَمْ يَقْسِمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي عَبْدِ
شَمْسٍ وَبَنِي تَوَيْلٍ شَيْئًا

۱۳۸۲۔ حَدَّثَنَا ثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَعْلَنٍ حَدَّثَنَا أَبُو
أَسَامَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ
عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَلَّغْنَا مَخْرَجَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِإِيْمَنٍ
فَخَدَّجْنَا هَاجِرَتَيْنِ إِلَيْهِ أَنَا وَأَخَوَانِي فِي أَمَّا
أَصْغَرُهُمَا أَحَدُهُمَا أَبُو بُرْدَةَ وَالْآخَرُ أَبُو هُرَيْرَةَ
قَالَ يَضَعُ وَإِنَّمَا قَالَ فِي ثَلَاثَةِ وَخَمْسِينَ أَوْ
إِثْنَيْنِ وَخَمْسِينَ رَجُلًا مِنْ قُرْبَى قَدْرِكُنَا سَفِينَةً
فَالْقَتْنَا سَفِينَتَنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ قَوَّامَتَا
جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَأَقْبَتَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمَتَا
جَمِيْعًا قَوَّامَتَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ
أَفْتَحَ خَيْبَرَ كَانَ أَتَى مِنَ النَّاسِ يَقُولُونَ لَنَا
يَعْنِي لِأَهْلِ السَّفِينَةِ سَبَقْنَاكُمْ كَمَا بِالْمَجْدَةِ
وَدَخَلَتْ أَمَّارُ بْنُ عَمِيْسٍ وَهِيَ وَمَنْ قَدِمَ
مَعَنَا عَلَى حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ زَائِرَةً وَقَدْ كَانَتْ هَاجِرَتْ إِلَى النَّجَاشِيِّ
فِيْمَنْ هَاجَرَ قَدْ حَلَّ عَمْرٌ عَلَى حَفْصَةَ وَأَسْمَاءَ

تشریح یوں فرمائی ہے کہ جس آدمی کے پاس گھوڑا
تھا اسے تین حصے اور جس کے پاس گھوڑا نہ تھا اسے
ایک حصہ ملا۔

حضرت جیسریٰ مسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور
حضرت عثمان بن عفان دونوں ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ آپ نے خیمہ کے خمس
سے بنی مطلب کو مال عطا فرمایا اور ہمیں نظر انداز کر دیا حالانکہ
آپ کی نظر میں ہم اولاد ایک ہیں، آپ نے فرمایا ایک تو بنی ہاشم
اور بنی مطلب ہیں۔ حضرت جیسریٰ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے بنی عبد شمس اور بنی تویل کو حصہ مرحمت نہیں فرمایا تھا۔
حضرت جیسریہ... تویل کی اولاد سے اور حضرت عثمان عبد شمس
کی اولاد سے۔

حضرت ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری سے روایت
کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
ہجرت فرمانے کی خبر ملی تو ہم یمن میں تھے۔ پس وہاں سے آپ کی
جانب ہجرت کر کے چل پڑے۔ اس قافلے میں ایک میں تھا اور
میرے دونوں بھائی تھے۔ ان میں سے ایک کا نام ابو بردہ اور
دوسرے کا ابو کریم تھا۔ یہ یاد نہیں رہا کہ قافلے والوں کی تعداد
پچاس سے کچھ اوپر تھی یا تریسٹن یا باؤن افراد جو میری اپنی قوم کے
(اشعری حضرات) تھے۔ پس ہم کشتی پر سوار ہو گئے تو اس کشتی
نے ہمیں کھاشی بادشاہ کے ملک حبشہ میں پہنچا دیا۔ وہاں ہماری
حضرت جعفر بن ابو طالب سے ملاقات ہوئی اور ہم ان کے پاس
قیام پذیر ہو گئے۔ یہاں تک کہ ہم سارے سال اس وقت نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے جبکہ خیمہ فتح ہو چکا تھا۔ پس
مسلمانوں میں سے بعض لوگوں کہنے لگے تھے کہ ہم ہجرت میں
ان کشتی والوں کے سبقت لے گئے ہیں۔ اسی دوران میں حضرت
اسماء بنت عمیس جو ہمارے ساتھ کشتی میں آئی تھیں وہ حضرت
حفصہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور
انہوں نے کھاشی کی جانب ہی ہجرت فرمائی تھی پس حضرت حفصہ کے

عِنْدَهَا فَقَالَ عُمَرُ حِينَ رَأَى أَنَّ سَمَاءَ عَمَّنْ هَذِهِ
قَالَتْ أَسَاءَ رِيئَتْ عُمَيْسَ قَالَ عُمَرُ الْحَبَشِيَّةُ هَذِهِ
الْبَحْرِيَّةُ هَذِهِ قَالَتْ أَسَاءَ وَنَحْنُ قَالَ
سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ فَنَحْنُ أَحَقُّ بِرَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَضَبَتْ وَقَالَتْ كَلَّا
وَاللَّهِ كُنْتُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَطْعِمُكُمْ حَبًّا يَحْكُمُ وَيُعْطِيكُمْ هَذَا كُنْتُمْ فِي دَارِهِمْ أَوْ
فِي أَرْضِ الْبُعْدَاءِ وَالْبَعْضَاءُ بِالْحَبَشَةِ وَذَلِكَ فِي
اللَّهِ فِي رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَأْبُ اللَّهِ
لَا أَطْعَمُ لَهَا مَاءً وَلَا أَشْرَبُ شَرًّا بِأَحْسَى أَذْكَرَ مَا
قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ
كُنَّا نُؤْذِي وَنُخَاتُ وَنَسَادُكُمْ ذَلِكَ لِيُنَبِّئَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهُ وَاللَّهُ لَا أَكْذَابُ وَلَا
أَرِيضُ وَلَا أَرِيءُ عَلَيْهِ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنْ عَمَّا قَالَ كَذَّاءٌ وَكَذَّاءُ
قَالَ فَمَا قُلْتِ لَهْ قَالَتْ قُلْتُ لَهْ كَذَّاءٌ وَكَذَّاءُ قَالَ
لَيْسَ بِأَحْسَى فِي مَنَاسِكُمْ وَلَا فِي مَنَاسِكِهِمْ هِجْرَةٌ
وَاحِدَةٌ وَلَكُمُ انْتُحُوا هَلْ انْتَفَيْتُمْ هِجْرَتَانِ
قَالَتْ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسَى وَأَصْحَابَ السَّقِينَةِ
يَأْتُونِي أَرِيءًا لَيْسَ لِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ مَا مِنْ
الدُّنْيَا شَيْءٌ مُهِمٌّ أَقْدَرُ وَلَا أَعْظَمُ فِي الْقِيَمِ مِمَّا
قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَرْدَةَ
قَالَتْ أَسَاءَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسَى وَابْنَهُ لَيْسَ تَعْبِيدًا
هَذَا الْحَدِيثُ مِثِّي قَالَ أَبُو بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ أَصْوَاتَ
لِقَقْتِهِ إِذَا تَحَدَّثَ بَيْنَ يَدَيْهِمَا لِقَقْتَانِ حِينَ يَدْخُلُونَ
بِالْطَّبْلِ وَأَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ أَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْآنِ
بِالْبَيْتِ وَإِنْ كُنْتُ لَهَا مَنَازِلَهُمْ حِينَ تَرْتَلُوا
بِالْمَهَارِدِ مِنْهُمْ حَتَّى إِذَا نَفَى الْخَبِيلَ

پاس حضرت عمرؓ نے اور حضرت اسماءؓ اس وقت وہاں موجود تھیں۔
حضرت عمرؓ نے حضرت اسماءؓ کو دیکھ کر دریافت کیا کہ یہ کون ہے؟ حضرت
حفصہؓ نے جواب دیا کہ یہ حضرت اسماء بنت عُمیس ہیں۔ حضرت عمرؓ نے
فرمایا: حبشہ کی جانب ہجری سفر کرنے والی یہی ہیں؟ حضرت اسماءؓ نے
جواب دیا: ہاں۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ ہجرت میں ہم آپؐ لوگوں سے
سبقت لے گئے ہیں، پس ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسروں
کی نسبت زیادہ قریب ہیں۔ اس پر حضرت اسماءؓ نے ناراض ہو کر
کہا: اہرگز نہیں، علیؓ کی قسم! آپؐ حضرات رسول اللہ کے ساتھ (موسے
میں بہتے رہے آپ کے بھوکوں کو کھانا کھلاتے اور بے خبر لوگوں کو
فیضیت فرماتے رہتے تھے جبکہ ہم دوسرے ملک یا دور دراز جگہ
حبشہ میں تھے اور یہ ساری تکلیفیں اللہ اور اس کے رسول کی رضا کے
لئے اٹھانی سہا رہی تھیں، علیؓ کی قسم! میں اس وقت تک نہ کھاؤں گی
اور نہ پیوں گی جب تک جو آپؐ نے کہا ہے اس کا ذکر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ کروں گی یہ کہہ کر میں دریت پنچائی جانی اور ڈرا یا
جائے اور قریب میں اس بات کا نبی کریمؐ سے ذکر کر کے آپؐ حقیقت
معلوم کروں گی۔ علیؓ کی قسم! میں جس جھوٹ بولوں گی نہ بات بدلوں گی اور نہ
اس پر کوئی اضافہ کروں گی۔ پس جب نبی کریمؐ خود تشریف لے آئے تو
پہر عرض گزار ہوئی: یا نبی اللہ! حضرت عمرؓ کہتے ہیں اور پوری بات
میں دامن بیان کر دی۔ آپؐ نے فرمایا: تم نے انہیں کیا جواب دیا؟
پس انہوں نے حضرت عمرؓ کی جواب دیا: عقادہ عرض کر دیا۔ آپؐ نے فرمایا:
تم سے زیادہ اور کئی میرے قریب نہیں، ان کی اور دوسرے ساتھیوں
کی ایک ہجرت ہے اور اسے کشتی والوں نے لے کر ہجرتوں کا جواب ہے
وہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت ابو موسیٰؓ اور دوسرے کشتی والے ساتھیوں
کو دیکھا کہ گروہ درگروہ میرے پاس آئے اور ہر کوئی مجھ سے یہ حدیث
دریافت کرتا تھا کہ نبی کریمؐ کے اس ارشاد گدلی سے بڑھ کر ان کے
نزدیک دنیا کی کوئی چیز فرحت بخش اور عظیم نہ تھی۔ ابو بردہؓ کا قول ہے کہ
حضرت اسماءؓ نے فرمایا: حضرت ابو موسیٰؓ انصاریؓ اس حدیث کو مجھ سے بار بار
سننے لگے ابو بردہؓ نے حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت کی ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا میں
انصاریؓ کو نہ دیکھوں گی آواز سے پہچان لیتا ہوں جب وہ رات کو قرآن کریمؐ پڑھتے

أَوْ قَالَ أَلْعَدُوَّ قَالَ لَهْمُ رَانَ أَهْمَانِي يَا مَدُونُكَ
أَنْ تَنْظُرُوهُ.

۱۳۸۳. حَدَّثَنَا ابْنُ سَعَادٍ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ
سَيِّمٍ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا بِرِيدُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ
قَدْ مَنَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدًا
أَنْ أَقْتَلَ خَيْبَرَ فَقَسَمَ لَنَا وَلَوْ يَفْسِرُ لِأَحَدٍ
لَمْ يَشْهَدْ أَلْفَتُمْ غَيْرَنَا.

۱۳۸۴. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
مَعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ هَالِكِ
ابْنِ أَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي سَالِمُ
بْنُ أَبِي مُطَيْمٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ يَقُولُ أَقْتَلْنَا خَيْبَرَ وَلَوْ نَعْنَزُ ذَهَبًا وَ
لَا فِصَّةً إِنَّمَا غَنِمْنَا الْبَقَرَةَ وَالْإِبِلَ وَالْمَتَاعَ
وَالْحَوَائِطَ ثُمَّ انْصَرَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى وَادِي الْقُرَى وَمَعَهُ عِيْدُ
لَهُ يُقَالُ لَهُ مِدَاعٌ أَمَّا هَذِهِ كَذَلِكَ بَنِي الْقُصَابِ
فَبَيْنَمَا هُوَ يَحْطُ رَحْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ سَهْمٌ فَأَمَرَ حَتَّى أَصَابَ ذَلِكَ
الْعَبْدَ فَقَالَ النَّاسُ هَيْبَتًا لِمَا لَمْ يَشْهَدْ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَى وَالَّذِي
نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ الشُّمْلَةَ الَّتِي أَصَابَهَا يَوْمَ
خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَارِبِ لَوْ نَصَبَهَا لِقَابِمْ لَتَشْتَعِلَ
عَلَيْهِ نَارًا فَجَاءَ رَجُلٌ حِينَ سَمِعَ ذَلِكَ مِنَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشْرًا أَوْ بِشْرًا كَثِيرًا
فَقَالَ هَذَا شَيْءٌ كُنْتُ أَصْبَهُ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرُّكَ أَوْ شَرُّكَ

مِنْ نَارٍ. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا

ہوئے تھے ہیں درانی آواز کے گھر کو پہنچا لیتا ہوں جب وہ رات
کو قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں حالانکہ میں نے دن میں بھی اسکا گھر نہیں دیکھا ہوتا
ابو بکرؓ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت
کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہوئے تو خیر فتح ہو چکا تھا اور ہم بعد میں
پہنچے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مال غنیمت سے
جسے مرحمت فرمائے سالانہ ہمارے سوا کسی ایسے شخص کو حصہ عطا نہیں
فرمایا جو اس جہاد میں شامل نہیں تھا۔

سالم مولیٰ ابن مطیع کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب ہم نے خیر کو فتح کر لیا تو مال غنیمت
میں ہمیں سونا چاندی نہیں ملا تھا بلکہ گائے اونٹ، مال و متاع
اور باغات وغیرہ ملے تھے جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ واپس لوٹے اور القری نامی قادی میں آئے تو آپ کے ساتھ
ایک غلام بھی تھا جس کا نام مدغم تھا جو آپ کی خدمت میں
بنی ضباب کے ایک شخص نے بطور نذرانہ پیش کیا تھا جس وقت
وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کجاوہ اتار رہا تھا تو ایک تیر آیا
جس کا چلانے والا نظر نہیں آتا تھا اسلئے اس غلام کو گر لگا۔ پس
لوگوں نے کہا کہ اسے شہادت مبارک ہو۔ پس رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان
ہے بلکہ جو چاہد اس نے خیر کے بعد مال غنیمت سے تقسیم کے
بغیر لے لی تھی وہ اس پر لگ بن کر بھڑکے گی۔ نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سن کر ایک
آدمی ایک یا دو تسمے لے کر حاضر ہوا اور عرض
کی کہ یہ مجھے ملا تھا۔ پس رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ایک دو
تسمے بھی لگ بن جاتے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ إِنَّهُ سَمِعَ
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَمَا وَاللَّهِ
فَقَسِي بِيَدِهِ لَوْلَا أَنْ أَتَرَكَ أَخِي النَّاسِ بَيَاتًا لَيْسَ
لَهُمْ شَيْءٌ مَا لَيْتُ عَلَى قَدِيرَةٍ إِلَّا قَسَمْتُهَا كَمَا قَسَمَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ وَلِيَّتِي أَتَرَكَهَا
خِزَانَةً زَهْرًا يَقْتَسِمُونَهَا -

۱۳۸۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ
مُهَذَّبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ - لَوْلَا أَخِي
الْمُسْلِمِينَ مَا لَيْتُ عَلَى قَدِيرَةٍ إِلَّا قَسَمْتُهَا
كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ

۱۳۸۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ وَسَالَةَ بْنَ سَعْدٍ بَنِي أُمَيَّةَ
قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ أَبَاهُ بَرَّةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَقْبَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَالَةَ قَالَ لَهُ
بَعْضُ بَنِي سَعِيدٍ بَنِي الْعَاصِ لَا تُعْطِهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
هَذَا قَاتِلُ ابْنِ قُرَيْشٍ فَقَالَ وَأَعْجَبًا لَكَ يُوْبِرُكَ دَنِي
وَمِنْ قَدُومِ الْمَضَانِ وَيُنْذِرُكَ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيَّ
قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ سَمِعَ أَبَاهُ هُرَيْرَةَ
يُحِبُّ سَعِيدُ ابْنُ الْعَاصِ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَانَ عَلَى سَرِيَّةٍ مِنَ الْمَدْيَنَةِ قَبْلَ
فَتْحِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَدِمَ أَبَانَ وَأَخْبَأَهُ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ بَعْدَ مَا أَفْتَحْتُمَهَا وَإِنْ
حُذِرَ خَيْرٌ لَكُمْ - قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ لَا تَقْسِمُ لَهُمْ قَالَ أَبَانَ وَأَنْتَ بِهَذَا يَا وَبَرُّ
تَحَذَّرُ مِنْ رَأْسِ ضَايٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا أَبَانَ أَجَلُ قُلُوبِ قَسَمَ لَهُمْ

۱۳۸۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
عُمَرُ بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَدِّي أَنَّ

قسم ہے اس ذرات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر
آئندہ نسلوں کے افلاس کا ڈر نہ ہوتا تو جو شہر بھی فتح ہوتا میں
اس کا مال غنیمت اسی طرح مجاہدین میں تقسیم کر دیتا جس طرح
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کا مال غنیمت تقسیم فرما دیا تھا
لیکن میں اسے خزانے میں جمع کر کے چھوڑ دیتا ہوں تاکہ اسے
والی نسل اسے تقسیم کرے -

زید بن اسلم کے والد ماجد نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ
روایت کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر مجھے آنے والی نسلوں
کا حشیاں نہ ہوتا تو جو شہر فتح ہوتا اس کا مال غنیمت میں
مجاہدین میں اسی طرح تقسیم کر دیتا جس طرح نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے خیر کا مال تقسیم کیا تھا -

عبد بن سعید کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے در مال غنیمت
سے اپنا حصہ طلب کیا۔ سعید بن العاص کے لڑکوں میں سے کسی
نے کہا کہ انہیں حصہ نہ دیا جائے حضرت ابو ہریرہ نے جواباً کہا کہ
یہ تو ابنِ قریظ کا قاتل ہے۔ وہ کہنے لگا کہ اس بچے پر تعجب
ہے جو کہ وہ فغان کی چوٹی سے اتر آیا ہے، حضرت سعید بن العاص
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابان کو بدرہ منورہ
سے ایک سر پہ کا سر دیا کہ نجد کی جانب روانہ فرمایا۔ حضرت
ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابان اودان کے ساتھی خیر کے مقام
پر اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے جب خیر
فتح ہو چکا تھا اودان حضرات کے گھوڑوں کے تنگ کھجور کی چھال
کے تھے حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ
انہیں حصہ نہ دیا جائے۔ اس پر حضرت ابان نے کہا۔ اچھا آپ کا یہ
مقام ہے۔ اچھا بے صاحب! کہ وہ فغان کی چوٹی سے اتر آئے۔ نبی کریم نے
فرمایا اے ابان! یہ میرا داد بھر انہیں جسے رحمت میں فرمائے گئے۔
کیونکہ جنت کے آنے والوں کے سوا اور کسی ایسے شخص کو خیر کے مال سے حصہ نہیں
مرد بن یحییٰ بن سعید نے اپنے جلیا جلد سے روایت کی ہے
کہ حضرت ابان بن سعید رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

أَبَا بَنْتٍ سَعِيدٍ أَقْبَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْسٍ قَالَ قَالَ أَبَا بَنْتٍ هَذِهِ وَأَعْجَبًا لَكَ وَبَرِّتْ أَدَا مِنْ قَدُومِ خَصَائِنِ يَنْتَعِي عَلَى أَمْرٍ أَكْرَمَهُ اللَّهُ يُبْدِي وَنَعَهُ أَنْ يَهْمِنِي بِبَيْدِهِ

۱۳۸۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قَاطِنَةَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ مَلَّتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَتَسَاءَلَهُ مِمَّا تَرَاهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا آخَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَفَدَا لَكَ وَمَا بَقِيَ مِنْ غَمَمٍ حَبَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُخْرِتُ مَا تَرَكْتَهُ صِدَاقًا إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ وَرَأَى وَالدُّنْيَا لَا تَقْبَلُ مِنْ صِدَاقٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَارِثِهَا الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ قَافٍ عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا غَمَمَكَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى قَاطِنَةَ مِنْهَا شَيْئًا فَوَجَدَتْ قَاطِنَةَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فِي ذَلِكَ فَهَجَرَتْهُ فَكَلَّمَ كَلِمَةً حَتَّى تَوَقَّيْتُ وَعَاشَيْتُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ فَلَمَّا تَوَقَّيْتُ دَفَنَهَا رُفْعُهَا عَنِّي لَيْلًا وَتَرْتَوُونَ بِهَا أَبَا بَكْرٍ وَصَلَّى عَلَيْهَا وَكَانَ يَحْيَى مِنَ النَّاسِ وَجْهٌ حَيَاةً قَاطِنَةَ فَلَمَّا تَوَقَّيْتُ اسْتَنْكَرَ عَلَيَّ وَجْهَ النَّاسِ فَأَلَمَسَ مَصَاحِقَةَ أَبِي بَكْرٍ وَمَا يَعْتَهُ وَكَوْنُ يَكُنْ بِمَا يَكُنْ تِلْكَ الْأَشْهُدُ قَارِئًا لِي أَبِي بَكْرٍ أَنْ أَكُنْتُ وَلَا يَأْتِي أَحَدًا مَعَكَ كَدَاهِيَةً لِيُحْضِرَ عَمْرًا فَقَالَ عَمْرٌ لَا وَاللَّهِ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهِ هُوَ

کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا پس حضرت ابو ہریرہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ ابن قوس کا قاتل ہے۔ اس پر حضرت ابان نے حضرت ابو ہریرہ سے کہا آپ پر تعجب ہے کہ بتا کہ وہ صان کی چوٹی سے اتر آیا ہے۔ آپ پر یہ عیب لگاتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں میرے ہاتھوں عزت (شہادت) بخشی اور مجھے ان کے ہاتھوں ذلیل ہونے (کفر پر مرنے) سے بچا لیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ بنت ابی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر کی جانب (ان کے خلیفہ بننے ہی) پیغام بھیجا اور رسول اللہ کے اس مال کی میراث کا مطالبہ کیا جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بطور وصیت مرحمت فرمایا تھا جو کچھ مدینہ منورہ میں تھا نیز باغ فدرک و تعمیر کے خمس کا باقی حصہ۔ اس پر حضرت ابو بکر نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں، جو مال ہم بھجورے عایشہ وہ صدقہ ہے۔ بیشک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل اسی مال سے کھاتی تھی اور خدا کی قسم میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں کوئی حصہ ملی نہیں کروں گا اور یہ اسی حالت میں ہے گا جس حالت میں رسول اللہ کے مبارک زمانہ میں تھا اور میں ضرور اسی طرح اس کو خرچ کروں گا جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خرچ فرمایا کرتے تھے۔ پس حضرت ابو بکر نے اس میں سے حضرت فاطمہ کو خدا سا حصہ دینے سے بھی انکار فرمادیا پس حضرت فاطمہ پر حضرت ابو بکر کی یہ بات گراں گزری، پھر ان کے پاس سے چلی گئیں۔ اندھ آقری وقت تک آپ سے کلام نہیں کیا اور نبی کریم کے وصال کے بعد یہ چھ ماہ اس دنیا میں زندہ رہیں جب انہوں نے وفات پائی تو ان کے خاوند حضرت علی نے انہیں لات کے وقت دفن لیا اور حضرت ابو بکر کو اطلاع بھی نہ دی اور خود ہی انکی نماز جنازہ پڑھائی حضرت فاطمہ کی زندگی میں حضرت علی کو لوگوں میں ایک خاص و بہت حاصل تھی لیکن ان کے وصال کے بعد لوگوں کی ان کی جانب وہ توجہ نہ رہی۔ پس انہوں نے حضرت ابو بکر سے مصالحت کرنے اور بیعت لینے کی التماس کی کیونکہ مذکورہ چھ مہینوں میں انہوں نے بیعت نہیں کی تھی پس انہوں نے حضرت ابو بکر کے لئے پیغام بھیجا کہ آپ تنہا ہمارے ہاں تشریف لائیں اور آپ کے ساتھ

وَحَدَّثَكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا عَسَيْتُمْ أَن تَفْعَلُوا
بِي وَاللَّهِ لَا تَقِيَهُمْ قَدْ خَلَّ عَلَيْهِمُ أَبُو بَكْرٍ فَتَشَرُّهُ
عَلَيَّ ثُمَّ فَقَالَ إِنَّا قَدْ عَرَفْنَا فَضْلَكَ وَمَا أَعْطَاكَ
اللَّهُ وَلَمْ نَمُتْ نَفْسَ عَلَيْكَ خَيْرًا مَّا قَدَّ اللَّهُ إِلَيْكَ
وَلِيكَتَكَ اسْتَبَدَّاتْ عَلَيْكَ بِالْأَمْرِ وَكَتَ تَرَى
يَقْدَرُ ابْنُ صِنِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَجِيبًا حَتَّى قَامَتْ عَيْنَا أَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ
قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبَّ إِلَيَّ أَن أَصِلَ مِنْ
قِرَابَتِي وَأَمَّا الَّذِي شَجَرْتَنِي وَبَيْنَكُمْ مِنْ هَذِهِ
الْأُمُورِ فَلَمْ أَلِ فِيهَا عَيْنَ الْخَيْرِ وَلَمْ أَتْرُكْ أَمْرًا
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ
فِيهَا إِلَّا صَنَعْتُهُ فَقَالَ عَلِيٌّ لِأَبِي بَكْرٍ مَوْعِدًا
الْعِشْيَةَ لِلْبَيْعَةِ فَلَمَّا صَلَّى أَبُو بَكْرٍ الظُّهْرَ
رَفِيَ عَلَيَّ الْمَنِيرُ فَتَشَرُّهُ وَذَكَرَ شَأْنِي وَتَغَلَّفَ
عَنِ الْبَيْعَةِ وَعُدَّارُهُ بِالَّذِي اعْتَدَّ إِلَيْهِ شَرُّهُ
اسْتَغْفَرَ وَتَشَرُّهُ عَلَيَّ فَعَظَّمْتُ حَقَّ أَبِي بَكْرٍ وَحَدَّثَكَ
أَنَّهُ لَمْ يَجْعَلْهُ عَلَيَّ الَّذِي صَنَعَ نَفَاسَةً عَلَيَّ أَبِي
بَكْرٍ وَلَا أَتَكَرَّرَ إِلَيْهِ فَضَّلَهُ اللَّهُ بِهِ وَلَيْكَتَ تَرَى
لَنَا فِي هَذَا الْأَمْرِ نَجِيبًا قَا سَتَبَدَّ عَلَيْنَا قَرْجِدَانَا
فِي أَنْفُسِنَا فَتَرِيدُ لَكَ الْمُسْلِمُونَ وَقَالُوا أَصَبْتَ
وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ إِلَى عَلِيٍّ قَرِيبًا حِينَ رَاجِعَ
الْأَمْرَ الْمَعْدُودَ.

١٣٩. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
حَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو عَنْ عِكْرِمَةَ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا كُنْتُ خَيْبَرُ
قُلْنَا الْآنَ تَشِيرُ مِنَ النَّجْمِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا
قُرَّةُ بْنُ جَبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

کوئی دوسرا نہ ہو، کیونکہ حضرت عمرؓ کی موجودگی کو یہ ان دنوں پسند نہیں فرماتے تھے۔ حضرت عمرؓ کہتے تھے: ہمیں خدا کی قسم آپ کو ان کے پاس تنہا نہیں جانا چاہیے۔ حضرت ابوبکرؓ فرمایا کہ مجھے ان سے کسی قسم کا خدشہ نہیں ہے اس لئے خدا کی قسم میں ان کے پاس ضرور جاؤں گا۔ میں حضرت ابوبکرؓ کے پاس تشریف لے گئے۔ حضرت علیؓ نے اشد اشد رسولؐ کی شہادت دی اور کہا: بیشک جو فضیلت اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی ہے ہم سے ابھی طرح پہچان گئے اور اس بھائی پر جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو مرحمت فرمائی ہمیں کوئی حسد نہیں لیکن اس بابے میں پہلے ہمارے ادین یاد دہانی کی ہے کیونکہ رسول اللہؐ کی قرابت کے باعث ہمارا بھی اسمیں حصہ ہے۔ یہ سنکر حضرت ابوبکرؓ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ پھر جب سلسلہ گفتگو شروع ہوا تو حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے رسول اللہؐ کی قرابت کے ساتھ سلوک کرنا مجھے اپنی قرابت کے ساتھ سلوک کرنے سے زیادہ عزیز ہے میرے اور آپ

حضرات کے درمیان ہمارا سوال کے واسطے میں اختلاف ہے تو میں نے اس سلسلے میں
بجلائی گا دوسری نہیں چھوڑا اور جس طرح رسول اللہ کو انہیں مخرج کرتے ہوئے
دیکھا تھا اس اصول کو ترک نہیں کیا بلکہ اسی طرح کیا ہے حضرت علیؓ نے کہا کہ میں
اچھے دوست ہر کثرت بیعت کا وعدہ کرتا ہوں جب حضرت ابو بکرؓ نے نظر ادا کر چکے
تو میرے چلوہ وغیرہ ہوئے اسکے بعد تشہد پڑھا کہ حضرت علیؓ کے ادا مات بیان فرمائیے
اور انکے بیعت نہ کرنے کی وجوہات ادا عدلہ بیان کئے اسکے بعد حضرت علیؓ نے
استغفار ادا تشہد پڑھا اور اسکے بعد حضرت ابو بکرؓ کی عظمت ادا کیا حق بیان
فرمایا اور وضاحت فرمائی کہ میں نے جواب تک حضرت ابو بکرؓ کے بیعت نہیں کی تھی
اسکی یہ وجہ تھیں تھی کہ مجھے ان سے کوئی محسد تھا یا اللہ نے انہیں جس فضیلت
اور بزرگی سے نوازا ہے مجھے اسکا انکار تھا بلکہ میرے سمجھتے تھے کہ امر خلافت میں
ہمیں بھی (وہیے) کا کچھ حق حاصل ہے اور یہ میں نے نظر انداز کر کے خود بخود اس سے
عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ

عنها نے فرمایا۔ جب خیر فتح ہوا تو ہم کہنے لگے کہ
اب شکم سیر ہو کر کھجوریں کھایا کریں گے۔ عبدالرحمن
بن عبداللہ بن ریحار نے اپنے والد ماجد سے روایت
کی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا
خیر فتح ہونے سے پہلے ہم نے کبھی شکم سیر ہو کر

کھانا نہیں کھایا تھا۔

رسول خدا کا اہل خیر پر عامل مقرر کرنا

حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خیر کا عامل مقرر فرمایا۔ پس وہ بڑی عمدہ کھجوریں سے کر آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کیا خیر کی ساری کھجوریں اسی طرح کی ہیں؟ وہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم، ساری کھجوریں تو ایسی نہیں ہیں۔ ہوتا یوں ہے کہ ہم دو صاع گھٹیا کھجوروں کے بدلے ایک صاع عمدہ کھجوریں لے لیتے ہیں اور تین صاع کے بدلے دو صاع۔ آپ نے فرمایا کہ ایسا نہ کی کرو بکہ انہیں درہمیں سے فروخت کر دیا کرو اور ان اچھی کھجوروں کو وہ بھول سے خرید لیا کرو حضرت ابو سعید اور حضرت ابو ہریرہ دونوں حضرات سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عدی کے انصار کی عباہوں میں سے کسی کو خیر کا عامل مقرر فرمایا تھا۔ ابو صالح سنان نے حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (رضی اللہ عنہما)

رسول خدا کا اہل خیر سے معاملہ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کے بیویوں کو زمین اس شرط پر کاشت کے لیے دی کہ وہ کھیتی باڑی کریں اور اپنی محنت و مشقت و تیرہ کے بدلے میں پیداوار کا آدھا حصہ لیں گے۔

خیر میں رسول خدا کو زہر اکودہ گوشت کھلایا گیا۔

اس واقعہ کی عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب خیر فتح ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت

قَالَ مَا شَيْعًا حَتَّى تَتَحَنَّنَ خَيْرٌ -
يَا أَيُّهَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَحَالِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ خَيْبَرَ -

۱۳۹۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سَهْبِيلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالِي هَدِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحَالَ النَّبِيَّ رَجُلًا عَلَى خَيْبَرَ فَخَافَهُ بِكُمْ خَيْبٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ كُنْ خَيْبَرُ هَكَذَا فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنَا حَذَا الصَّاعِ مِنْ هَذَا بِالصَّاعِ بِالنَّشَاةِ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعِ يَا لِدَارَاهِمٍ تَعْمُ بِاللَّارَاهِمِ خَيْبًا وَقَالَ عُمَةُ الْغَزِيرِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ وَآبَا هَدِيرَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَخَابِي عَدِيَّ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى خَيْبَرَ فَآمَرَهُ عَلَيْهَا وَعَنْ عُمَةَ الْغَزِيرِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَانِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالِي سَعِيدٌ وَشُكْلُهُ -

يَا أَيُّهَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَحَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ خَيْبَرَ -

۱۳۹۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ الْيَهُودَ أَنْ يَحْمِلُوا وَبِئْسَ عَوْنًا وَكَهْمُ شَطْرًا مَا يَخْدِمُ مِنْهَا -

يَا أَيُّهَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَحَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ خَيْبَرَ -

۱۳۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ عَنْ أَبِي هَدِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

میں ہدیہ کے طور پر بکری کا گوشت پیش کیا گیا جس میں
زہر تھا۔

غزوہ زید بن حارثہ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں پر حضرت اماس بن زید کو امیر مقرر فرمایا۔ اس
پر بعض حضرات مستحق ہوئے تو حضور نے فرمایا کہ آج تم اماس کے امیر
بننے پر اعتراض کر رہے ہو جیسا اس سے پہلے تم نے ان کے والد ماجد و معتر
زید کے امیر بنانے پر بھی اعتراض کیا تھا حالانکہ خدا کی قسم وہ امارت
کے پوری طرح اہل تھے اور مجھے وہ سب لوگوں سے پیارے
تھے اور ان کے بعد مجھے یہ (حضرت اماس) سب لوگوں
سے پیارے ہیں۔

عمرة القضاء کا ذکر۔

اس کی رسول خدا سے حضرت انس نے روایت کی ہے۔
حضرت ہرآن غازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ذی القعدہ میں نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کا ارادہ فرمایا تو اہل مکہ آپ کے داخلے کے راستے میں رکاوٹ بن گئے یہاں تک
کہ ان کے ساتھ اس شرط پر صلح ہوئی کہ اگلے سال آپ تین دن یہاں ٹھہر سکتے ہیں جب صلح
نامہ لکھا جا رہا تھا تو اس میں تحریر کر دیا گیا کہ یہ محمد رسول اللہ سے معاہدہ ہوا۔ اس پر وہ
لوگ کہنے لگے کہ ہم اسے نہیں مانتے کیونکہ اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول تسلیم کرتے تو آپ کے راستے
میں نہ ابھی رکاوٹ نہ ڈالتے، بلکہ آپ محمد بن عبد اللہ ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں اللہ کا رسول
ہوں۔ پھر آپ نے حضرت علی سے فرمایا کہ رسول اللہ کا لفظ مشاورہ حضرت علی رضی اللہ عنہ
ہوئے کہ انہیں اللہ کی قسم نہیں اسے کبھی نہیں مٹاؤں گا پس رسول اللہ نے صلح نامہ
یہ لکھا کہ آپ اچھی طرح لکھنا چاہتے تھے لیکن آپ نے تحریر فرمادیا کہ یہ محمد بن عبد اللہ کا صلح
نامہ ہے کہ وہ مکہ میں بٹھارے کر داخل نہ ہوں گے۔ اسوائے قوراء کے جو نام میں ہو گی اور اگر
میں کا کوئی باشندہ ان کے ساتھ جانا چاہے تو اسے نہیں مٹاؤں گے اور ان کے ساتھیوں
میں سے اگر کوئی یہاں رہنا چاہے تو اسے نہیں روکیں گے۔ جب اگلے سال آپ کو معظمہ میں
داخل ہوئے اور تین روز کی مدت پوری ہو گئی تو قریش حضرت علی کے پاس آئے اور کہنے
لگے کہ اپنے صاحب سے کہیے کہ یہاں کی مکہ کی پوری ہو گئی ہے۔ جب نبی کریم
وہاں سے چل دیئے تو حضرت عمر کی صاحبزادی آپ کے پیچھے چھا جان چھا جان کہتی ہوئی
آ رہی تھی پس حضرت علی نے اسے اپنے پاس بلایا، پھر اس کا ہاتھ پکڑا اور حضرت فاطمہ

قَالَ لَمَّا قُتِبَتْ خَيْرُ هَدِيَّتٍ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سَمٌ

باب غزوة زيد بن حارثة

۱۳۹۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَامَةُ عَلَى تَوْحْمٍ فَطَعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَالَ إِنْ تَطَعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ طَعَنُوا فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلِهِ وَإِيَّاهُ اللَّهُ لَقَدْ كَانَ خَلِيفًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنْ هَذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَكَ

باب عمرة القضاء ذكره انس

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۱۳۹۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو رَسْمٍ عَنْ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ فَإِنِّي أَهْلُ مَكَّةَ أَنَّ يَدَ عَوْفٍ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتَّى قَاضَاهُمْ عَلَى أَنْ يَقْبِضُوا بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ كَتَبُوا هَذَا أَمَّا قَاضِي عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ قَالُوا لَا نَقْبِضُ هَذَا أَوْ نَعْلَمُ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ مَا مَنَعَنَا لَكَ شَيْئًا وَلَكِنْ أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ أَنَا رَسُولُ اللَّهِ وَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِّي أَهْرُ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ عَلَيَّ لَا وَاللَّهِ لَا أَصْحُوكَ أَبَدًا فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِتَابَ وَلَيْسَ يُحْسِنُ يَكْتُبُ فَكَتَبَ هَذَا أَمَّا قَاضِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ إِلَّا السَّيْفُ فِي الْقَدَابِ وَأَنْ لَا يَخْرُجَ مِنْ أَهْلِهَا بِأَحَدٍ أَنْ أَرَادَ أَنْ يَتْبَعَهُ وَأَنْ لَا يَمْتَنِعَ مِنْ أَصْحَابِهِ أَحَدًا إِنْ أَرَادَ أَنْ يَقْبِضَ بِهَا فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَعِيَ الْأَجَلُ

أَتَوَلَّيْنَا فَقَالُوا قُلْ لِيَصَاحِبُكَ أَخَذَ مِنْ عَنَّا فَقَدْ
مَهَى الْكَلْ لِيُخْرِجَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَتَبِعَتْهُ ابْنَةُ حُمَرَ تَتَاوَى يَا عَمْرُؤُ يَا عَمْرُؤُ
فَتَتَاوَاهَا عَلَى فَاخَذَ بِيَدَيْهَا وَقَالَ لَهَا طِمْسَةٌ
عَلَيْهَا السَّلَامُ دُونَكَ ابْنَةُ عَمِيكَ حَمَلَتْهَا فَاخْتَصَمَ
فِيهَا عَلَى وَزِيدٍ وَجَعَلَتْ عَلَى عَمِيٍّ أَنَا أَخَذَ تَهَا
وَهِيَ ابْنَةُ عَمِيٍّ وَقَالَ جَعَلْتُ ابْنَةَ عَمِيٍّ وَخَالَتَهَا
تَحْتِي وَقَالَ زَيْدٌ ابْنَةُ أَخِي فَقَضَى بِهَا النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَالَتِهَا وَقَالَ الْحَالَةُ بِمَنْزِلَتِي
الْأُمُّ وَقَالَ بَعِيٍّ أَنْتَ وَهِيَ وَأَنَا مِنْكَ وَقَالَ
لِيُجْعَلَ أَشْبَهَتْ خَلْقِي وَخَلْقِي وَقَالَ لِيُزِيدَ أَنْتَ
أَخُونَا وَمَرْكَ نَا وَقَالَ عَلَى أَلَا تَتَذَكَّرُ بِنْتِ
حُمَرَ قَالَ إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ

۱۳۹۶۔ حَدَّثَنَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
فَلَيْمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ
حَدَّثَنَا رَافِعٌ حَدَّثَنَا فَلَيْمُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ رَافِعٍ عَنْ
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مَعَهُمْ فَحَالَ كُفَّارٌ كَرِشَ بَيْنَهُ
وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَتَحَدَّثَ بِهِ وَحَقَّقَ رَأْسَهُ بِالْحَدَائِثِ
وَقَامَ صَاهِرًا عَلَى أَنْ يُعْتَمِرَ الْعَامَ الْمُقْبِلَ وَلَا
يُعْمِلَ سِلَاحًا عَلَيْهِمْ وَلَا سُبُوقًا وَلَا يُفِيهِمْهَا
إِلَّا مَا أَحْبَبُوا فَأَعْتَمَرُوا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ قَدْ خَلَّهَا
كَمَا كَانَ مَا كُفِّرُوا فَلَمَّا أَنْ قَامَ بِهَا ثَلَاثَ أَمْوَكَ
أَنْ يُخْرِجَ نَحْرَهُ

۱۳۹۷۔ حَدَّثَنَا ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
جَرِيرٌ عَنْ مُصَوِّرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا
وَعَدُوَّةُ بْنُ النَّبِيِّ الْمَسْجِدَ فَإِذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا جَائِسًا إِلَى حَجْرَةِ عَائِشَةَ
ثُمَّ قَالَ كَيْفَ أَعْمَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لہذا یہ آپ کے چچا جان کی صاحبزادی ہے جس کو میں نے لے لیا ہے۔ پس اس کو اپنے
پاس رکھنے کے بارے میں حضرت علیؓ حضرت زیدؓ اور حضرت جعفرؓ کے درمیان نزاع
ہوا۔ حضرت علیؓ کہتے تھے کہ اسے میں نے لیا ہے اور میرے چچا کی بیٹی ہے۔ حضرت جعفرؓ
کہتے تھے کہ یہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ میرے نکاح میں ہے اور حضرت
زیدؓ یہ کہتے تھے کہ یہ میرے بھائی کی بیٹی ہے۔ پس نبی کریمؐ نے اس کی خالہ کے پاس رہنے
کا فیصلہ دیا اور فرمایا کہ خالہ اس کی جگہ ہوتی ہے۔ پھر آپؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ تم مجھ
سے ہواہو میں تم سے ہوں۔ پھر حضرت جعفرؓ سے فرمایا کہ تم صورت اور میرت میں مجھ سے مشابہ
ہو اور حضرت زیدؓ سے فرمایا کہ تم بارے بھائی اور ہمارے ہوتی ہو۔ حضرت علیؓ ایک دفعہ
صحنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ آپؐ حضرت حمزہؓ کی
صاحبزادی سے نکاح کیوں نہیں کر لیتے۔ فرمایا

وہ تو میری رضاعی
بھتیجی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جس سال عمرے کے ارادے سے نکلے تو آپ
کے اور بیت اللہ تشریف کے درمیان کفار قریش حائل ہو گئے۔ پس
آپؐ نے حدیبیہ کے مقام پر اپنی قربانی ذبح فرمائی اور سر منڈوا دیا۔ فیصلہ
یہ ہوا تھا کہ اگلے سال عمرہ کیا جاسکتا ہے اور ہتھیار ہین کر کوئی
نہ آئے ماسوائے تلوار کے اور یہاں اتنے دن ٹھہریں جتنے دن
قریش چاہیں۔ پس اگلے سال آپؐ نے عمرہ کیا۔ پس آپ
کہ مکہ میں اسی طرح داخل ہوئے جیسا کہ صلح نامے
میں لکھا گیا تھا۔ جب تین دن گزر گئے۔ تو ان
لوگوں نے چٹے جانے کے لیے کہا، پس آپ
چلے آئے۔

مجاہد کا بیان ہے کہ میں اور عدوہ بن زید دونوں
مسجد نبویؐ میں داخل ہوئے تو وہاں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہما حجۃ عائشہؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ چنانچہ عدوہ نے
ان سے دریافت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی مرتبہ عمرہ کیا تھا!
فرمایا: چار دفعہ۔ پھر ہم نے حضرت عائشہ صدیقہ کے سراک کرنے

قَالَ أَرْبَعًا ثُمَّ سَمِعْتَ اسْتِثْنَانِ عَاثِمَةَ قَالَ
عَدُوَّهُ يَا أَمْرَ الْمُؤْمِنِينَ أَكَا تَسْمَعِينَ مَا يَقُولُ
أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ أَعْتَمَدَ أَرْبَعٍ فَقَالَتْ مَا أَعْتَمَدَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَرَةً إِلَّا وَهُوَ شَاهِدَةٌ
وَمَا أَعْتَمَدَ فِي رَجَبٍ قَطُّ -

۱۳۹۸ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفِيَّانُ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ سَمِعَ ابْنَ أَبِي أَوْفَى
يَقُولُ لَمَّا أَعْتَمَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَعْرَتَاهُ مِنْ غِلْمَانِ الْمُشْرِكِينَ وَهُمَا هُوَ أَنْ
يُؤْذِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۱۳۹۹ - حَدَّثَنَا سَلْمَانَ بْنُ حَذِيبٍ حَدَّثَنَا
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ
إِنَّهُ يَقْدُمُ عَلَيْكُمْ وَقَدْ ذَهَبَ قُوَّتُهُ يَثْرِبُ وَ
أَمْرُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْمُلُوا
أَكْشَاطَ الشَّلَاقَةِ وَأَنْ يَمْشُوا مَا بَيْنَ التُّرُكَيْنِ
وَلَمْ يَمْسُحْهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا أَلْشَّوْطَ كُلِّهَا
إِذَا أَكْبَهَ عَلَيْهِمْ وَزَادَ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَامِهِ الَّذِي اسْتَأْمَنَ
قَالَ أَرْمُلُوا لِي الْمَشْرُكُونَ قَدْ كَفَرُوا وَالْمُشْرِكُونَ
قِيلَ قَعِيقَانِ -

۱۴۰۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَفِيَّانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ
عَبْدِ مَنَّانِ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
إِنَّمَا سَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّبِيتِ وَبَيْنَ
الْحَقِّ وَالْمَرُوفَةِ لِيَرَى الْمُشْرِكِينَ قُوَّتَهُ -

۱۴۰۱ - حَدَّثَنَا مُدْرَسِيُّ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

کی آواز سنی تو مردہ عرض گزار ہوئے - اسے ام المؤمنین! کیا
آپ نے سن لیا جو ابو عبد الرحمن فرما رہے ہیں کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیاتِ مقدمہ میں چار عمرے کیے تھے؟
انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنے بھی عمرے
کیے ان میں یہ خود بھی تو موجود رہے ہیں لیکن آپ نے رجب
میں ہرگز عمرہ نہیں کیا۔

حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا تو ہم نے
آپ کو چھپا رکھا تھا تاکہ مشرکین اور ان کے لڑکے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی قسم کی اذیت نہ
پہنچا سکیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول
صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کاکہ مکہ میں درودِ مسود ہوا تو مشرکین
آپس میں کہنے لگے کہ تمہارے پاس وہ لوگ آئے ہیں جنہیں یثرب
(مدینہ طیبہ) کے بخانہ نے کمزور کر دیا ہے۔ اس کے پیش نظر نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ پہلے تین چکروں (طلوات)
میں اکر کر چلنا اور دونوں رکنوں کے درمیان آہستہ چلتے رہنا۔
آپ کے تمام چکروں میں اکر کر چلنے کا حکم مسلمانوں پر شفیق ہونے
کے باعث نہیں دیا تھا۔ حضرت ابن عباس کی دوسری روایت
میں اتنا زیادہ ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صلح کے
سال تشریف لائے تو آپ نے مسلمانوں سے
اکڑ کر چلنے کے لیے فرمایا تھا تاکہ مشرکین
ان کی قربت کو دیکھیں اور وہ لوگ کوہِ قعیقان کے سامنے
کھڑے ہوں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ اور صفا اور
مردہ کے درمیان مشرکوں کو اپنی قربت دکھانے کی غرض سے
سلی فرمائی تھی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ سے حالت احرام میں نکاح کیا اور غلوت اس وقت فرمائی جب وہ حلال ہو گئیں۔ ابن سحاق، ابن ابی جمیع، ابان بن صالح، عطاء، مجاہد، حضرت ابن عباس کی اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عمرہ استقنار میں نکاح کیا تھا۔

سردین شام میں غزوہ موتہ
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ حضرت جعفر کی شہادت کے بعد میں ان کے پاس کھڑا ہوا تو ان کے جسم پر نیزہ اور تلوار کے پچاس سے زیادہ زخم تھے، جن میں ان کی پیٹھ پر ایک بھی نہیں تھا۔ دوسری روایت میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مسماتے ہیں کہ غزوہ موتہ کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ کو سپہ سالار بنایا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ شہید ہو جائیں تو ان کی جگہ جعفر ہوں گے۔ اگر وہ بھی شہید ہو جائیں تو ان کی جگہ عبداللہ بن رواحہ ہوں گے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ میں خود اس غزوہ میں شامل تھا، تو ہم نے حضرت جعفر بن ابوطالب کو تلاش کیا، آپس میں نے ان کو شہدا میں پایا اور ان کے جسم پر نیزے اور تیر کے نوٹے سے زیادہ زخم تھے۔

.....
حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید، حضرت جعفر اور حضرت ابن رواحہ کی خبر آنے سے پہلے ان کے شہید ہوجانے کے متعلق لوگوں کو پہلے ہی بتا دیا تھا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اب جھنڈا زینہ نے سنبھالا ہوا ہے لیکن وہ شہید ہو گئے۔ پھر جعفر نے جھنڈا سنبھال لیا، تو وہ بھی شہید ہو گئے۔ پھر ابن رواحہ نے جھنڈا سنبھالا ہے اور وہ بھی جام شہادت نوش کر گئے۔ یہ

وَحَيْثُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرَمٌ وَبَنَى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَمَا تَنْتَبِهُنَّ وَزَادَ ابْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي جَعْفَرٍ وَأَبَانُ ابْنُ صَالِحٍ عَنْ عَطَاءٍ وَجَاهِدِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ فِي عُمَرَةِ الْقَضَاءِ

باب ۱۲۰ غزوہ موتہ من أرض الشام
۱۲۰۔۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي هِلَالٍ قَالَ وَخَبَرَنِي قَافِرُ ابْنِ عَمْرِو بْنِ أَبِي هِلَالٍ أَنَّهُ وَقَفَ عَلَى جَعْفَرٍ يَوْمَئِذٍ وَهُوَ قَتِيلٌ فَقَدَرْتُ بِهِ خَمْسِينَ بَيْنَ طَعْنَةٍ وَخَرَبَةٍ لَيْسَ مِنْهَا شَيْءٌ فِي دُبُرِهِ يَعْنِي ظَهْرَهُ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مَعْبُودُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ كَافِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ مَوْتَةَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ قَتِيلَ زَيْدٍ فَجَعَفَرُ وَإِنْ قَتِيلَ جَعْفَرُ فَعَبْدُ اللَّهِ بَنُ رَوَاحَةَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ كُنْتُ فِيهِمْ فِي ذَلِكَ الْغَزْوَةِ فَأَلْقَسْنَا جَعْفَرُ بْنُ أَبِي كَالِبٍ فَرَجَدْنَا فِي الْقَتْلَى وَرَجَدْنَا مَا فِي جَسَدِهِ بِضْعًا وَتِسْعِينَ مِنْ كَعْنَةٍ وَنَمِيَةٍ

۱۲۰۔۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي رَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَأَبْنَ رَوَاحَةَ لَيْسَ بِنَا قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ أَخَذَ الدَّيَّانَةَ زَيْدٌ فَأَصِيبَ ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرُ فَأَصِيبَ ثُمَّ

أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأُجِيبَ وَعَيْتَاهُ تَدَارُفَانِ
حَتَّى أَخَذَ الدَّيَاةَ سَيْفٌ مِنْ سَيُّوْنِ اللَّهِ حَتَّى
فَكَّهُمُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ -

۱۴۰۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ
قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرَةُ
قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ كَمَا
جَاءَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرِ بْنِ أَبِي كَالِبٍ وَ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ جَلَسَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرِضُ فِيهِ الْحِذْنَ
قَالَتْ عَائِشَةُ وَأَنَا أَكَلِمُ مِنْ صَائِدِ الْبَابِ نَعْنِي
مِنْ شَيْءِ الْبَابِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَيْ رَسُولَ
اللَّهِ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ قَالِ وَذَكَرُوكَ كَأَنَّكَ قَامَرَةٌ
أَنْ يَنْهَاهُنَّ قَالَ فَذَهَبَ الرَّجُلُ ثُمَّ أَتَى فَقَالَ
قَدْ نَهَيْتُهُنَّ وَذَكَرَ أَنَّهُ لَمْ يَطْعَمَهُ قَالَ قَامَرًا يَصْنَعُ
فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَى فَقَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ فَرَحَمْتُ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتِلِ
فِي أَقْدَاهِهِمْ مِنَ التَّرَابِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ أَرْنَمُ
اللَّهُ أَنْفَكَ قَوْلَ اللَّهِ مَا أَنْتَ تَفْعَلُ وَمَا تَذَكُّرُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ -

۱۴۰۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ
ابْنُ عَتِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا أَحْيَا ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَ السَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَّةِ حَبِيبِ -

۱۴۰۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ قَبِيصِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ
خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ يَقُولُ لَقَدْ أَنْقَطَعَتْ فِي يَدِي
يَوْمَ مَوْتِهِ تِسْعَةُ أَسْيَافٍ نَمَّا بَقِيَ فِي يَدِي
الْأَصْفِيحَةُ يَمَانِيَّةٌ -

۱۴۰۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنَا

فرماتے ہوئے آپ کی چشمان مبارک اشک بار تھیں یہاں تک کہ اللہ کی
تواری میں سے ایک عمار نے جھنڈا سنبھال لیا ہے اور اس کے ہاتھوں
اللہ تعالیٰ نے کانٹوں پر فتح مرحمت فرمادی -

عمر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب حضرت ابن حارثہ، حضرت جعفر
بن ابوطالب اور حضرت عبداللہ بن رواحہ کے شہید ہو جانے کی
خبر آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر رنج و غم کے آثار نمایاں تھے۔
آپ فرماتی ہیں کہ دروازے کی جھریوں سے میں یہ منظر دیکھ رہی تھی۔
پس ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور
کہنے لگا کہ حضرت جعفر کے گھرانہ کی عورتیں رو رہی ہیں۔ آپ نے
حکم فرمایا کہ انہیں منع کر دو۔ پس وہ آدمی گیا اور واپس آکر کہنے لگا
کہ میں نے انہیں منع کیا لیکن انہوں نے میری بات نہیں مانی۔
آپ نے پھر وہی حکم دیا۔ پس وہ گیا اور پھر آکر کہنے لگا کہ خدا کی قسم
انہوں نے تو مجھیں عاجز کر دیا ہے۔ میرے خیال میں پھر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ جا کر ان کے منہ میں مٹی
بھر دو۔ اس پر حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے اس سے کہا کہ
اللہ تعالیٰ تمہاری ناک خاک آلودہ کرے، خدا کی قسم، تم نہ تو انہیں
روکنے پر قادر ہو اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیچھا
چھوڑتے ہو۔

عام شیعہ کا بیان ہے کہ جب حضرت ابن عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہما حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
کو سلام کرتے تو یوں کہا کرتے تھے: "اے اے دو پروردگار
وہ کے صاحبزادے! تم پر سلام ہو۔"

قیس بن ابوحازم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت خالد
بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ
جنگ موتہ میں میرے ہاتھ سے نو تلواریں ٹوٹی تھیں اور
میرے ہاتھ میں ایک بڑی سی مینہ تلوار ہی صحیح سالم رہ
سکی تھی۔

قیس کا بیان ہے میں نے حضرت خالد بن ولید

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جنگ موتہ میں
نہو این بکے ہاتھوں (ڑتے ڑتے) ٹوٹ گئی تھیں اور موت
ایک بڑی سی مینی تلوار ہی میرے ہاتھ میں باقی رہ
سکی تھی۔

حضرت عثمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک
دفعہ حضرت عبداللہ بن رواحہ بے ہوش ہو گئے تو ان کی منہ
حضرت عمر (حضرت عثمان بن بشیر کی والدہ) یہ کہہ کر روئے
لگیں :- ہائے بہار جیسا بھائی ہائے ایسا بھائی، یعنی ان کے
اور صاف بیان کر کے۔ جب انہیں افاقہ ہوا تو کہنے لگے کہ
جب تم میرے متعلق کچھ کہیں تو فرشتے مجھ سے پوچھتے کہ کیا تم واقعی ایسے ہو؟
حضرت عثمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک
دفعہ حضرت عبداللہ بن رواحہ بے ہوش ہو گئے تھے۔ پھر
مذکورہ حدیث بیان کر کے فرمایا، لیکن جب وہ شہید ہوئے
تو یہ ان پر نہ روئیں۔

حرقات قوم کی سرکوبی کے لیے اسامہ بن زید کا تقرر۔
یہ لوگ قبیلہ جمہیہ والے تھے۔

ابو ظہیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت اسامہ بن زید
رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے حرقة کی سرکوبی کے لیے روانہ فرمایا۔ پس ہم نے صبح سویرے ان
پر حملہ کر کے انہیں شکست دی۔ اسی دوران میں اور ایک انصار کا ایک
ایک کافر کا تقاب کر رہے تھے۔ جب ہم نے اسے جا کر گھیرا تو وہ کہنے
لگا :- لا الہ الا اللہ۔ پس انصار نے تو اپنا ہاتھ روک لیا لیکن میں نے
نیزے کا وار کر کے اسے موت کے گھاٹ اُتار دیا۔ جب ہم واپس لوٹے
اللہ یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا :-

اے اسامہ! تم نے اسے لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد قتل کر دیا! میں عرض
گزار چکا کہ وہ بچنے کا خاطر ایسا کہ رہا ہوگا، لیکن آپ برابر ہی فرماتے
رہے۔ پس میں ازراہِ ہدایت پر خواہش کرنے لگا کہ کاش! میں اب تک سنان

زید بن ابیہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ
عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مجھے سات غزوات

یجی بن اسعیل قال حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ
خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ يَقُولُ لَقَدْ دُرِّي فِي يَدِي يَوْمَ
مَوْتَةِ قِسْعَةَ أَسْيَافٍ وَصَبَرْتُ فِي يَدِي
صَفِيحَةً فِي بَرَانِيَّةٍ۔

۱۴۰۸۔ حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا
عُمَرُ بْنُ قُصَيْبٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ النَّعْمَانِ
ابْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أُغِيِيَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ رَوَاحَةَ فَعَلَّتْ أُخْتُهُ عُمَرَةَ بَكِيًّا وَاجْبَلَاةً
وَكَذَا وَكَذَا أَتَعَدُّ عَلَيْهِ فَقَالَ جِبْنٌ أَفَاقِي مَا
قُلْتَ شَيْئًا إِلَّا قِيلَ لِي أَنْتَ كَذَّابٌ۔

۱۴۰۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
حُصَيْنٌ عَنْ الْمُتَعَبِيِّ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ
أُغِيِيَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ هَذَا فَلَمَّا مَاتَ نَحَرُ
تَدَّى عَلَيْهِ۔

**بَابُ بَعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ إِلَى الْحُرَقَاتِ مِنْ جَهَنَّةِ۔**

۱۴۱۰۔ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ
أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ أَخْبَرَنَا أَبُو ظُهَيْرٍ أَنَّ قَالَ سَمِعْتُ
أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ بَعَثَنَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحُرَقَاتِ فَصَبَحْنَا
الْقَوْمَ فَهَزَمْنَاهُمْ وَلَحِقَتْ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ
رَجُلًا قَتَلْنَاهُ فَلَمَّا عَشِينَا قَالَ لَنَا لِمَا لَا اللَّهُ فَاكُفَّ
الْأَنْصَارُ فِطْعَتُهُ بَدْرُحَى حَتَّى قَتَلْتُهُ فَلَمَّا قَتَلْنَا
بَلَمَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَسَامَةُ
أَقْتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قُلْتُ كَانَ
مَتَعَوِّذًا لِمَا نَأَى يَكْرُسُهَا حَتَّى تَنِيَّتْ رَأْيِي لَوْ
أَكُنْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ ذَلِكَ الْيَوْمِ۔

۱۴۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
حَارِثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ

بْنِ الْأَكْوَمِ يَقُولُ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَخَرَجْتُ فِيمَا يَبْعَثُ مِنَ الْبُعُوثِ تِسْعَ غَزَوَاتٍ مَرَّةً عَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ وَمَرَّةً عَلَيْنَا أَسَامَةُ وَقَالَ عَمْرُ بْنُ حَفْصٍ بِنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَنِّي عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ يَقُولُ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَخَرَجْتُ فِيمَا يَبْعَثُ مِنَ الْبُعُوثِ تِسْعَ غَزَوَاتٍ عَلَيْنَا مَرَّةً أَبُو بَكْرٍ وَمَرَّةً أَسَامَةُ.

۱۲۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الطَّحَاكِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَخَرَجْتُ مَعَ ابْنِ حَارِثَةَ اسْتَعْمَلَهُ عَلَيْنَا.

۱۲۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْأَكْوَمِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ فَذَكَرَ خَيْبَرَ وَالْحُدَّيْنِيَّةَ وَيَوْمَ خَيْبَرَ وَيَوْمَ الْقُرَيْشِ قَالَ يَزِيدُ وَنَسِيتُ بَقِيَّةَهُمْ.

بَابُ غَزْوَةِ الْفَتْحِ وَمَا بَعَثَ حَاطِبُ بْنُ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِغَزْوِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۲۱۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمَيْلٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي سَرَاةٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرُ وَالْمِقْدَادُ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاصِرٍ فَإِنَّ بِهَا طَعْنَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا قَالَ فَانْطَلَقْنَا تَعَادَى بَيْنَ خَيْلِنَا حَتَّى أَتَيْنَا الرُّوضَةَ فَأَخَذَ أَحَدُنَا بِالطَّعْنَةِ قُلْنَا لَهَا الْخَبْرُ أَكْبَرُ قَالَتْ مَا مَعِيَ كِتَابٌ فَقُلْنَا لَمْ تُخْرِجِي أَكْبَرُ قَالَتْ أَوْلَيْتُ قَيْنَ

میں شریک رہتے کاشرت ملا ہے اور اپنے جو شکر کسی ہم کے لیے روانہ فرمائے اسی کو جنگوں میں شمولیت کی ہے۔ چنانچہ ان میں کبھی حضرت ابوبکر کو ہمارا امیر بنایا جاتا اور کبھی حضرت اسامہ کو۔ دوسری سند کے ساتھ یزید بن ابی عبیدہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سلمہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سات غزوات میں حصہ لیا ہے اور دیگر ہمت کے لیے جو اپنے شکر روانہ فرمائے ایسے تو غزوات میں شریک ہو چکا ہوں۔ ان میں کبھی ہم پر حضرت ابوبکر صدیق کو امیر بنایا جاتا اور کبھی حضرت اسامہ بن زید کو۔

یزید بن ابی عبیدہ نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سات غزوات میں شریک ہونے کی سادرت حاصل کی ہے اور اس غزوہ میں بھی شریک تھا جس میں حضرت زید بن حارثہ کو ہمارا امیر بنایا۔ یزید بن ابی عبیدہ کا بیان ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے سات غزوات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہونے کا شرف حاصل کیا ہے۔ جن میں سے خیر، حدیبیہ، غزوہ حنین اور غزوہ ذات القرد کا ذکر کیا اور یزید بن ابی عبیدہ نے کہا کہ باقی کے نام میں بھول گیا ہوں۔

فتح مکہ کا بیان۔

رسول اللہ کے آنے کی حاطب بن ابی بلتعہ نے کفار مکہ کو خبر پہنچائی تھی۔

عبید اللہ بن ابی رافع کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور حضرت زبیر و حضرت مقداد کو بھیجا کہ درمیانہ خانہ عداؤں وہاں تمہیں ایک عورت ملے گی جس کے پاس ایک خط ہے اس سے وہ خط لے آؤ۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم روانہ ہو گئے اور ہمارے گھوڑے جو اسے باتیں کر رہے تھے یہاں تک کہ ہم روضہ خاسر کے پاس پہنچ گئے اور وہاں ایک کجاویہ نشیں کچھ کھانے کے لیے کہا کہ خط نکال کر دے دو ورنہ ہم تمہاری جائزہ تلاشی لینے پر مجبور ہو جائیں گے۔ حضرت علی کا بیان ہے کہ پھر اس نے اپنے بالوں میں سے ایک خط نکال کر دے دیا۔ پس ہم اسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے وہ

[illegible]

میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے)۔

عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (کہ کوئی نفع کرنے کے لیے) رمضان المبارک کے مہینے میں مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے۔ آپ کے ساتھ دس ہزار مسلمان تھے اور مدینہ منورہ کی جانب ہجرت فرمائے ہوئے آپ کو مارٹھے آٹھ سال گزر چکے تھے۔ پس آپ مسلمانوں کو ساتھ لے کر مکہ معظمہ کی جانب چل پڑے۔ آپ بھی روزے رکھتے اور شمع رسالت کے پروانے بھی برابر دراز رکھتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ گدیہ کے مقام پر پہنچ گئے جو مسلمان اور قیدیہ کے درمیان ایک چشمہ ہے۔ پس آپ نے روزہ افطار کیا اور صحابہ کرام نے بھی۔ رہبر کی فرمائے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری عمل کو اس کے مطابق عمل کیا جاتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان المبارک کے مہینے میں منین کی جانب نکلے اور اس وقت مجاہدین حضرت کا حال مختلف تھا یعنی بعض حضرات نے روزہ رکھا جو اتنا جیکہ بعض نے نہیں رکھا تھا۔ جب حضور اپنی سواری پر جلوہ افروز ہوئے تو آپ نے دودھ کا برتن طلب فرمایا یا پانی منگوایا، پھر اسے اپنی ہتھیلی پر یا سواری پر رکھ کر لوگوں کی جانب دیکھا۔ پس روزہ نہ رکھنے والوں نے روزہ داروں سے کہا کہ روزے توڑ دو۔ عبدالرزاق، معمر، ایوب، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نفع مکہ کے سال نکلے۔ نیز حماد بن زید، ایوب، عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (نفع مکہ کے لیے)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (نفع مکہ کے لیے) رمضان المبارک کے مہینے میں سفر کیا۔ جب آپ مسلمان کے مقام پر پہنچے تو آپ نے پانی کا ایک برتن طلب فرمایا اور دن کے وقت پانی پیا، تاکہ لوگ اپنی آنکھوں سے (دیکھ کر روزہ نہ رکھیں) پس آپ نے مکہ معظمہ پہنچنے

مُقَطَّرًا حَتَّى اسَلَخَ الشَّهْرَ۔

۱۴۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّشَاقِ أَخْبَرَنَا مَعْرُوفٌ قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي رَمَضَانَ مِنَ الْمَدِينَةِ وَمَعَهُ عَشْرَةُ أَكْلَابٍ وَذَائِلُ عَلَى رَأْسِ ثَمَانٍ مِائِينَ وَنُصِيفٍ مِنْ مَقْدَمِ الْمَدِينَةِ فَارْتَحَلُوا مِنْهُ مِنَ الْمَسِيرِ إِلَى مَكَّةَ يَصُومُونَ وَيَصُومُونَ حَتَّى بَلَغُوا الْمَكَّةَ وَهُمْ مَاءٌ بَيْنَ عُسْفَانَ وَقَدَايِدَ افْطَرُوا۔ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْلًا خَرَجَ۔

۱۴۱۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ إِلَى حَيْثُ وَالْتَأَسَ يُخْلِفُونَ فَصَارَ يُحَرِّقُ مَقَطَّرًا فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَى رَاحِلَتِهِ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ أَوْ مَاءٍ فَوَضَعَهُ عَلَى رَاحِلَتِهِ أَوْ عَلَى رَاحِلَتِهِ ثُمَّ تَطَلَّى النَّاسَ فَقَالَ الْمُفْطَرُونَ لِلصَّوَامِ افْطَرُوا وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْرُوفٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي رَمَضَانَ مِنَ الْمَدِينَةِ وَمَعَهُ عَشْرَةُ أَكْلَابٍ وَذَائِلُ عَلَى رَأْسِ ثَمَانٍ مِائِينَ وَنُصِيفٍ مِنْ مَقْدَمِ الْمَدِينَةِ فَارْتَحَلُوا مِنْهُ مِنَ الْمَسِيرِ إِلَى مَكَّةَ يَصُومُونَ وَيَصُومُونَ حَتَّى بَلَغُوا الْمَكَّةَ وَهُمْ مَاءٌ بَيْنَ عُسْفَانَ وَقَدَايِدَ افْطَرُوا۔ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْلًا خَرَجَ۔

۱۴۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَشَرِبَ تَهَارًا لَيْسِيَّةً

تک روزے نہ رکھے۔ عاؤس کا بیان ہے کہ حضرت عباس فرمایا کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں روزے رکھے ہیں اور صیوٹے بھی ہیں تاکہ جو روزے رکھنا چاہے وہ رکھ سکے اور جو صیوٹے نہ

فتح مکہ کے وقت رسول خدا نے حبشہ کہاں نصب فرمایا۔

میشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد حضرت عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ فتح مکہ کے لیے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چل پڑے تو قریش کو بھی آپ کی آمد کا پتہ لگ گیا۔ پس ابوسفیان بن حرب حکیم بن خزیمہ اور ہذیل بن یرمک کے ہمراہ مکہ کے بارے میں صحت حال معلوم کریں۔ پس جب یہ چلتے چلتے مراء النہر ان کے مقام تک پہنچ گئے تو دیکھا کہ وہیں اتنی کثرت سے آگ جلائی جا رہی ہے جیسے عرند کے روز جلائی جاتی ہے۔ ابوسفیان نے کہا: یہ کیا ہے؟ یہ تو عرند جیسی آگ معلوم ہوتی ہے۔

ہذیل بن یرمک نے کہا کہ یہ آگ عرند کی جلائی ہوئی ابوسفیان کے پاس لے کر گئی تو وہ اس سے بہت کم ہے مگر وہاں انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محافظوں نے دیکھ کر گڑا کر لیا۔ پھر انہیں بکڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ اس وقت ابوسفیان نے اسلام قبول کر لیا۔ جب شکر اسلام چل پڑا تو آپ نے حضرت عباس سے فرمایا کہ ابوسفیان کو شکر اسلام کی بالکل تنگ گزر گاہ پر لے جا کر کھڑا رکھ تاکہ مسلمانوں کی قوت کا اپنی آنکھوں سے اظہار کر سکے۔ پس حضرت عباس انہیں اسی جگہ لے کر کھڑے رہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تمام قبائل گزرنے شروع ہوئے جو دستوں کی شکل میں تھے۔ جب ابوسفیان کے سامنے سے ایک دستہ گزرا تو انہوں نے حضرت عباس سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ جواب دیا، یہ قبیلہ غفار کے لوگ ہیں۔ حضرت ابوسفیان نے کہنے لگے کہ میری قبیلہ غفار سے توڑائی نہ تھی۔ پھر قبیلہ جہینہ گزرا، تب بھی یہی گفتگو ہوئی۔ پھر سعد بن ہذیم گزرے تو اس وقت بھی یہی گفتگو ہوئی۔ پھر بنو سلیم گزرے تو اس وقت بھی یہی کہا سنا گیا۔ یہاں تک کہ ایک ایسا دستہ گزرا کہ اس جیسا پہلے دیکھا نہ تھا، تو پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ جواب دیا کہ یہ انصار ہیں اور ان کے امیر حضرت سعد بن عبادہ ہیں۔ جن کے ہاتھ میں جھنڈا ہے۔ حضرت سعد بن عبادہ کہنے لگے: اے ابوسفیان! آج کا دن قتل عام کا دن ہے۔ آج کعبہ کی حرمت بھی حلال ہو جائے گی حضرت

النَّاسَ فَأَفْطَرَ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ - قَالَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّفَرِ وَأَفْطَرَ مِمَّنْ شَاءَ صَامَ وَمِمَّنْ شَاءَ أَفْطَرَ -

باب ۱۵۱ ابن رکنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الدرایۃ یوم الفتح

۱۴۱۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ قَالَ تَلَا نَبَا سَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ قَبْلَهُ ذَلِكَ قَرِيبُ أَخْرَجَ أَبُو سَفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ وَحَكِيمُ بْنُ حِذَامٍ وَهَيْدَلُ بْنُ وَرْقَاءَ يَتَمَسَّوْنَ الْخَبَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلُوا لِيَسْمَعُوا حَتَّى أَتَوُا مَاءَ النَّهْرِ فَإِذَا هُمْ بِبَنِي إِسْرَافِيلَ عَرَفَهُ فَقَالَ أَبُو سَفْيَانَ: مَا هَذِهِ تَكَاثُرَ بَنِي إِسْرَافِيلَ - فَقَالَ هَيْدَلُ بْنُ وَرْقَاءَ: بَنِي إِسْرَافِيلَ بَنِي عَمْرِو - فَقَالَ أَبُو سَفْيَانَ: عَمْرٍو أَقِلْ مِنْ ذَلِكَ قَدْ أَهَمَّ نَاسٌ مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَدْرَكُوهُمُ قَاخِذًا وَهُمْ فَا تَوَابَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْلُوا أَبُو سَفْيَانَ قُلَمَا سَارَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ: إِنَّ أَحَبَّ أَبَا سَفْيَانَ عِنْدَ حَظِيمِ الْخَيْلِ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ فَيَجْثُو الْعَبَّاسُ فَيَجْعَلُ الْقَبَائِلَ تَمْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكْتُ كَتِيبَةً كَتِيبَةً عَلَى أَبِي سَفْيَانَ فَمَرَّتْ كَتِيبَةٌ قَالَ يَا عَبَّاسُ مَنْ هَذِهِ - قَالَ هَذِهِ غِفَارٌ قَالَ مَا لِي وَغِفَارٌ تَمْرًا مَرَّتْ جَهَنَّمَةُ قَالَ مِثْلُ ذَلِكَ تَمْرًا مَرَّتْ سَعْدَانُ هَذَا يَمْرُ فَقَالَ مِثْلُ ذَلِكَ - وَمَرَّتْ سَكِيمٌ فَقَالَ مِثْلُ ذَلِكَ - حَتَّى أَقْبَلَتْ كَتِيبَةٌ تَمْرًا مِثْلَهَا قَالَ مَنْ هَذِهِ قَالَ: هَؤُلَاءِ الْأَنْصَارُ عَلَيْهِمْ سَعْدَانُ بَنِي عَبَادَةَ مَعَ الدَّرَائِطِ - فَقَالَ سَعْدَانُ بَنِي عَبَادَةَ

يَا أَبَا سَعْيَانَ الْيَوْمَ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ الْيَوْمَ
تَصَحَّلُ الْكُفَّةُ فَقَالَ أَبُو سَعْيَانَ يَا عَبَّاسُ حَيْثُ
يَوْمَ الدِّمَارِ ثُمَّ جَاءَتْ كِتَابَةٌ رَوَاهُ أَهْلُ
الْبَيْتِ فِيهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَمَّا بَنُو دِرَّاسٍ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّيْ
بَنِي الْعَوَامِ فَلَمَّا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِأَبِي سَعْيَانَ قَالَ أَلَمْ تَعْلَمْ مَا قَالَ سَعْدُ بْنُ
عَبَّادَةَ قَالَ مَا قَالَ؟ قَالَ كَذَّاءُ كَذَّاءُ فَقَالَ
كَذَّابٌ سَعْدُ وَلَكِنْ هَذَا يَوْمٌ يُعَظِّمُ اللَّهُ فِيهِ
الْكُفَّةَ وَيَوْمٌ تُكْسَى فِيهِ الْكُفَّةُ قَالَ وَأَمَرَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُرَكَّزَ
رَأْيَتُهُ بِأَحْبُونَ قَالَ عِدْوَةٌ وَأَخْبَرَنِي مَا فَعَلَ
جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُولُ لِلَّذِينَ
أَتَوْا بِهِ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ هَذَا أَمْرُكَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُرَكَّزَ الرَّايَةُ قَالَ وَأَمَرَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَفَّقِي خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ
أَنْ يَدْخُلَ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ مِنْ كَذَا أَوْ يَدْخُلَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَذَا فَقِيلَ مِنْ خَيْلِ خَالِدِ
يَوْهَنُ بْنُ جَلْدٍ جَبِشُ بْنُ الْأَشْعَرِ وَكَرْنُ بْنُ
جَابِرٍ الْبَهْرِيُّ.

۱۴۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
مَعَاذِ بْنِ قَدْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَخْلَفٍ
يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ
فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى نَاقَتِهِ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ
يُرْجَحُ وَقَالَ لَوْلَا أَنْ يَجْعَلِيَهُمُ النَّاسُ حَوْلِي
لَرَجَعْتُ كَمَا رَجَحُ.

۱۴۲۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا
سَعْدَانُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنْ
الْزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَسْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ هُثَيْلٍ

ابو سعیدان کہنے لگے، اے عباس! کیا ہی کا دن خوب آیا۔ پھر ایک رستہ
آیا جو تمام دستوں سے چھوٹا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس میں
بعض نفیس جلوہ افروز تھے اور ساتھ میں ہاجر اصحاب تھے۔ اور ان
میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پرچم حضرت زبیر بن عوام نے اٹھایا ہوا تھا۔
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوسعیان کے پاس سے گزرتے تو یہ عرض
گزار ہوئے کہ کیا یہ آپ کو معلوم ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ نے کیا
کہا ہے؟ انہوں نے یہ کچھ کہا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ سعد نے غلط کہا ہے۔
آج تو اللہ تعالیٰ کعبہ کو عظمت عطا فرمائے گا۔ اور آج کعبہ کو غلات پھنایا
جائے گا۔ عروہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبور کے
تمام پر اس دم کا پرچم نصب کر دینے کا حکم فرمایا۔ عروہ، تابع بن
جبر بن مطعم نے حضرت عباس سے سنا کہ انہوں نے حضرت زبیر بن
عوام سے دریافت کیا کہ اے ابو عبد اللہ! کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اس جگہ آپ کو جھنڈا نصب کرنے کا حکم فرمایا تھا؟۔ عروہ کا بیان ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روز حضرت خالد بن ولید کو حکم فرمایا
تھا کہ وہ مکہ مکرمہ کے اہل دیار کی جانب یعنی کدہ کی طرف سے شہر میں
داخل ہوں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود بھی مکہ معظمہ میں کدہ
کی طرف سے داخل ہوئے تھے۔ اس روز حضرت خالد کے دستے
سے دو افراد شہید ہوئے، جن میں سے ایک حضرت جہش
بن اشعر اور دوسرے حضرت کرز بن جابر قہری تھے۔

حضرت عبد اللہ بن مسفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ
کے روز میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اڑھائی پر سوار ہیں
اور خوش الحانی سے سورۃ الفتح کی تلاوت فرما رہے ہیں۔ معاویہ بن قرقہ کہتے
ہیں کہ اگر مجھے اپنے ارد گرد لوگوں کے جمع ہو جانے کا خطرہ
نہ ہوتا تو میں بھی اسی خوش الحانی سے پڑھنے لگوں جیسے آپ
تلاوت فرمائی تھی۔

عمر بن عثمان نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دنوں میں انہوں نے گزارش کی
یہ رسول اللہ! کل آپ کا قیام کہاں ہو گا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَنْزِيلُ عَذَابِكَ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَدْرِكُ لَنَا عَقِيلٌ مِّنْ مَّنْزِلِ شَعْرٍ قَالَ لَا يَدْرِيثُ الْمُتَمِنُ الْكَافِرُ وَلَا يَدْرِيثُ الْكَافِرُ الْمُتَمِنُ قِيلَ لِلنُّزْهَرِيِّ وَمَنْ دَرِيثُ أَبَا كَالِبٍ قَالَ وَدَرِيثُ عَقِيلٍ وَهَالِكٍ - قَالَ مَعْمَرُ بْنُ النُّزْهَرِيِّ إِنَّ تَنْزِيلَ عَذَابِ فِي حُجَّتِهِ وَلَوْ يَقُولُ يُونُسُ حُجَّتَهُ وَلَا زَمَنَ الْفَتْحِ - ۱۲۲۲ - حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَزِلُنَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ إِذَا فَتَحَ اللَّهُ الْحَيْفَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ -

۱۲۲۳ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ يَنْهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَرَادَ حِينُنَا مَنَزِلُنَا عَذَابُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ يُخَيِّفُ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ -

۱۲۲۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قُزَّيْبَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْقَيْمِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِخْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطْلٍ مَتَلَقْ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ أَقْتُلْهُ قَالَ مَالِكٌ وَكَمْ تَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا نَدَى وَاللَّهُ أَعْلَمُ يَوْمَئِذٍ مُحَرَّمًا -

۱۲۲۵ - حَدَّثَنَا صَدَاقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَيْنَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ جَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ

نے فرمایا۔ کیا عقیل نے ہمارے عثر نے کے لیے کوئی مکان باقی چھوڑا ہے؟ اس کے بعد فرمایا، لیکن مومن کافر کا اور کافر مومن کا وارث نہیں ہوتا۔ زہری سے پوچھا گیا کہ ابو طالب کی وارث کس کو ملی تھی؟ انہوں نے کہا کہ عقیل اور طالب کو (حضرت جعفر اور حضرت علی سلمان ہونے کے باعث وارث نہ رہے)۔ معمر نے زہری سے روایت کی ہے کہ کل کہاں ٹھہری گے والی بات تم کے موقع کی ہے جبکہ یونس کی روایت میں منہج کا ذکر ہے اور فتح مکہ کا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح سے نوازا تو انشاء اللہ تعالیٰ اپنا قیام خیف میں ہوگا، جہاں کفار نے کفر پر قائم رہنے کے حلف اٹھائے تھے۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خنہ کا ارادہ کیا تو فرمایا کہ کل ان شاء اللہ تعالیٰ ہمارا قیام خیف بنی کنانہ میں ہوگا، جہاں لوگوں نے کفر پر قائم رہنے کی قسمیں کھالی تھیں۔

ابن شہاب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ فتح مکہ کے روز جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں داخل ہوئے تو آپ کے سہارے پر خود رکھ دیا تھا۔ جب آپ نے خود اتارا تو ایک شخص اکرم بنی کلابہرہ کہ ابن خطل کہے کے پردے سے لٹکا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اسے قتل کر دو۔ امام مالک حراتے ہیں کہ ہمارا تو یہ خیال ہے، آگے اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس روز احرام باندھے ہوئے نہ تھے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے روز جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں داخل ہوئے تو غار کعبہ کے گرد زمین سو ماٹھرت رکھے ہوئے تھے۔

آپ انہیں چھری مارنے جو درست مبارک میں تھی اور فرماتے جاتے کہ حق آگیا اور باطل ملٹ گیا۔ اور باطل نہ اب سٹے سرے سے کھڑا ہو گا اور نہ لوٹ کر آئے گا۔

عمرؓ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو بیت اللہ شریف میں داخل ہونے سے رکے رہے کیونکہ اس میں جھوٹے عبود (بت) رکھے ہوئے تھے۔ آپ نے ان کے نکلنے کا حکم فرمایا تو انہیں نکال دیا گیا اور حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل علیہما السلام کی تصویریں تھیں جن کے ہاتھوں میں پائے کے تیرے رکھے تھے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کافروں کو سنبھالے، حالانکہ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان بزرگوں نے ہرگز پائے کے تیر نہیں پھینکے تھے۔ پھر آپ بیت اللہ میں داخل ہوئے اور اس کے گوشوں میں بکریاں لیکن اس کے اندر غار پڑھے بغیر باہر نکل آئے۔ اسی طرح ستر نے ایوب سے روایت کی ہے کہ رسول خدا کا مکہ میں بلند جانب سے داخلہ۔

یث یونس، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ فتح کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونچی جانب سے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔ سواری پر آپ نے اپنے چچے حضرت اسلم بن زید کو بٹھایا ہوا تھا اور حضرت بلال و حضرت عثمان بن طلحہ آپ کے ہمراہ تھے، یہاں تک کہ آپ مسجد حرام میں داخل ہو گئے۔ پھر آپ نے بیت اللہ کا چابیاں لگنے کا حکم فرمایا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر داخل ہوئے اور آپ کے ساتھ حضرت اسلم بن زید، حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ تھے۔ پس اس کے اندر کافی دیر ٹھہرے، جب باہر نکلے تو دوسرے حضرات بھی ادھر پہنچے اور سب سے پہلے حضرت عبد اللہ بن عمر اندر داخل ہوئے۔ انہوں نے دیکھا کہ حضرت بلال دروازے کے پیچھے کھڑے ہیں تو انہوں نے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا کہ پڑھی تھی تو انہوں نے اس جگہ کی جانب اشارہ کر دیا جہاں نماز پڑھی تھی۔ حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ میں یہ پوچھنا بھول

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَ حَلَّ الْبَيْتِ سِتُونَ وَثَلَاثَ مِائَةٍ نَحْبِ فَجَعَلَ يَطْعُمُهَا بِحُودٍ فِي يَدَيْهِ وَيَقُولُ - جَاءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ جَاءَ الْحَقُّ وَ مَا يَبِيدُ الْمُبَاطِلُ وَ مَا يَقْبِذُ - ۱۳۲۶ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ إِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَبِي أَنْ يَدْخُلَ الْبَيْتَ وَ فِيهِ الْأَلِهَةُ فَأَمَدَّهَا فَأَخْرَجَتْ فَأَخْرَجَ صَوْبَهُ إِبْرَاهِيمَ وَ إِسْمَاعِيلَ فِي أَيْدِيهِمَا مِنَ الْأَنْدَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتِلْهُمُ اللَّهُ لَقَدْ عَلِمُوا مَا اسْتَقْسَمُوا بِهَا فَبَطَلَتْ شَرُّهُ دَخَلَ الْبَيْتَ فَكَثَرَ فِي نَوَاحِي الْبَيْتِ وَ خَرَجَ وَ تَوَضَّعَ فِيهِ تَابَعَهُ مَعْمَرُ عَنْ أَيُّوبَ - وَقَالَ وَ هَبْ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابَ دُخُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ وَقَالَ الْبَيْتُ حَدَّثَنِي يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ عَلَى نَاحِيَةٍ مُرْدِفًا أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَ مَعَهُ يَلَالُ وَ مَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ مِنْ الْحُجَبَةِ حَتَّى أَتَاخَرُ فِي الْمَسْجِدِ فَأَمَرَ أَنْ يَأْتِيَ بِفَتَاحِ الْبَيْتِ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مَعَهُ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَ يَلَالُ وَ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَمَكَثَ فِيهِ نَهَارًا أَطْوِيلًا ثُمَّ خَرَجَ فَاسْتَبَقَ النَّاسُ فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ فَوَجَدَ يَلَالًا لَوْ رَأَى الْبَابَ قَائِمًا فَسَالَكَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَبَقَ

ہی گیا کہ آپ نے کتنی رکعتیں پڑھی تھیں۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح کے سال کدار کی جانب سے داخل ہوئے تھے جو کہ کفر کا بالائی حصہ ہے۔ اسی طرح ابواسامہ اور وہب نے کدار کی جانب سے کہ منظرہ میں داخل ہونے کی روایت کی ہے۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ابجد حضرت عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح کے سال کہ کفر کے بالائی حصہ کدار کی جانب سے داخل ہوئے تھے۔

فتح کے روز رسول خدا کی جائے قیام۔

ابن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ میں کسی نے ایسا کوئی شخص نہیں بتایا جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہو اس لئے حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پس انہوں نے بتایا کہ فتح مکہ کے روز آپ نے ان کے گھر غسل فرمایا پھر آٹھ رکعتیں پڑھیں ان کا بیان ہے کہ میں نے آپ کو کبھی اتنی مختصر نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا ہاں آپ نے رکوع اور سجدے تو وہی طرح ادا فرمائے تھے۔

فتح مکہ رسول خدا کی وفات کا پیغام تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور اپنے سجدوں میں یوں کہا کرتے تھے اے اللہ ہمارے رب! تو پاک ہے اور اے اللہ! ہم تیری حمد و ثناء بیان کرتے ہیں، تو میری مغفرت فرما۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کے بعد ان کا رب کے ساتھ جھایا کرتے تھے۔ ان میں سے بعض نے کہا کہ آپ اس نوجوان کو ہمارے برابر کیوں بٹھاتے ہیں جبکہ یہ تو ہمارے اہل اللہ کے برابر ہے؟ فرمایا یہ ان حضرات میں شامل ہے جنہیں آپ اہل علم شمار کرتے ہیں حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ ایک روز آپ نے انہیں دران کے ساتھ کھڑے بلایا میں تو یہی کچھ سکا

کہ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَنَسِيتُ اَنْ اَسْأَلَ كُمْ صَلَاتِي مِنْ سَجْدَةٍ۔

۱۳۲۷۔ حَدَّثَنَا الرَّهَيْثَمِيُّ بْنُ خَارِجَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَارِ النَّبِيِّ بِأَعْلَى مَكَّةَ تَابِعًا لِأَبِیْ سَامَةَ وَوَهَبٍ فِي كَدَارِهِ۔

۱۳۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ مِنْ كَدَارِهِ۔
باب ۵۱ مَنَزِلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ۔

۱۳۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى مَا أَخْبَرَنَا أَحَدُ أَنَّكَ تَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِلِي الضُّحَى غَيْرَ أَمْرٍ هَانٍ فَرَأَاهُ ذَكَرْتُ أَنَّكَ يَوْمَ فَتَحِ مَكَّةَ اغْتَسَلَ فِي بَيْتِهَا ثُمَّ صَلَّى ثَمَانِي رَكَعَاتٍ قَالَتْ لَوْ أَرَأَيْتَ صَلَاتَهُ أَخْفَ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ يُتَوَرَّكُومُ وَالسُّجُودَ۔

باب ۵۱

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُورٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَمَجْرُودِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي۔

۱۳۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّاسٍ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عُمَرُ يُدْخِلُنِي مَعَ أَشْيَاخٍ يَدْرِفُونَ بَعْضُهُمْ لِعَرْتِدْ خَلِّ هَذَا الْفَقِي مَعَنَا وَلَنَا أَمَّا عَرْتِدْ فَقَالَ إِنَّهُ وَمَنْ

قَدْ عَلِمْتُمْ - قَالَ قَدْ عَايَاهُمْ ذَاتَ يَوْمٍ وَدَعَا فِي
مَعَهُمْ قَالَ وَمَا رُؤْيَا يَوْمَئِذٍ إِلَّا لِيُرِيَهُمْ
مَبِئَتِي - فَقَالَ مَا تَقُولُونَ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ
وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَنْجَلُونَ حَتَّى خَشَعُوا السُّورَةَ؟
فَقَالَ - بَعْضُهُمْ أَمْرًا أَنْ نَحْمَدَ اللَّهَ وَنَسْتَغْفِرَهُ إِذَا
نَصَرْنَا وَفَتَحَ عَلَيْنَا - وَقَالَ بَعْضُهُمْ كَمَا تَدْرِي
أَوْ لَمْ يَقُلْ بَعْضُهُمْ شَيْئًا - فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ
أَكْثَرُ لَكَ تَقُولُ قُلْتُ لَا - قَالَ فَمَا تَقُولُ؟ قُلْتُ
هَذَا جَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ
اللَّهُ لَهُ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ - فَهَمَّ مَكَّةَ فَمَا كَانَ
عَلَامَةً أَجَلِكَ - فَسَبَّحَ بِحَمْدِكَ وَاسْتَغْفِرَكَ إِنَّهُ
كَانَ تَوَّابًا - قَالَ عَمَّا أَعْلَمَ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ

۱۲۳۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شَرِيحٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي شَرِيحٍ الْحَدَّادِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَعَمْرُؤُ
بِئْسَ سَعِيدٌ وَهُوَ يَبْتَغِي الْمَبْعُوثَ إِلَى مَكَّةَ أَتَذُنُّ
بِإِيَّهَا الْأَمِينُ حَدَّثَكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَا يَوْمًا نَفْتَحُ سَمْعَهُ أَذْنًا
وَوَعَاةَ قَلْبِي وَابْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكْهَرُ بِهِ
مَعِي اللَّهُ وَأَشْفَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَمُهَا اللَّهُ
وَلَمْ يُجِدْ فِيهَا النَّاسَ لَا يَحِلُّ لِلْمَدِينَةِ أَنْ يَدْخُلَ مِنْهَا اللَّهُ
فَالْيَوْمَ الْآخِرَ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْصِدَ بِهَا
شَيْعَرًا فَإِنْ أَحَدٌ تَرَدَّصَ لِقِتَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَقُولُوا أَلَا إِنَّ اللَّهَ أَذِنَ لِيُجِزِلَ
وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيهَا سَاعَتًا هُنَّ
نَهَارٌ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ تَحْرُمُهَا بِالْأَمْسِ
وَلْيَبْلِغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَيَقُلَ لَا بِي شَرٌّ مِنْ مَاذَا
قَالَ لَكَ عَمْرُو؟ قَالَ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنْكَ
يَا أَبَا شَرِيحٍ إِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيدُ عَاصِيًا وَلَا فَاسِقًا
يَكْفُرُ وَلَا تَارًا يَخْرُبُهُ

ہوں کہ مجھے اُس روز نہیں کھانے کے لئے مسایا گیا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ جب آپ نے
علاؤ فتح اللہ سے محبوب تھے انہوں کو داخل کئے ہوئے دیکھ لیا اللہ کے دین میں ان کی خوشگوار
کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ ان میں سے بعض نے کہا کہ میں اللہ کی حمد
بیان کرنے اور مغفرت چاہنے کا حکم دیا گیا ہے، جبکہ اس نے ہماری مدد
فرمائی اور فتح سے نوازا ہے۔ بعض حضرات نے کہا کہ میں کچھ معلوم نہیں بلکہ بعض
بزرگوں نے اپنی ہر سکت توڑی ہی نہیں۔ پس آپ نے مجھ سے فرمایا، اسے ابن
عباس ابی تم بھی ہی کہتے ہو؟ میں نے کہا، نہیں۔ فرمایا۔ پھر تم کیا کہتے ہو؟
میں نے کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا پیغام ہے جس سے اللہ
تعالیٰ نے آپ کو مطلع فرمایا کہ جب اللہ کی مدد آئی اور فتح یعنی فتح مکہ آپ کے
وصال کی علامت ہے، لہذا آپ کی بیان کرو اپنے رب کی حمد کے ساتھ اور
اس سے بخشش چاہو بے شک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے
حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جو کچھ تم جانتے ہو میں بھی اس سے زیادہ نہیں جانتا۔

حضرت ابو شریح عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمر بن سعید
ازید پرمد کی جانب سے حاکم مدینہ سے کہا کہ جب وہ مکہ مکرمہ کی
جانب حضرت عبداللہ بن زبیر کے محل پر (جو وہیں روانہ کر رہا
تھا) آکر پہنچے اجازت دیجئے کہ میں آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا ارشاد گواہی سنائوں جو حضور نے فتح مکہ کے دوسرے روز فرمایا جس کو میرے دو لڑکے سنا
اور میرے دل نے محفوظ رکھا اور کلام فرماتے وقت میں حبیب خدا کو اپنی دو آنکھوں سے دیکھ رہا
تھا۔ پس آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا۔ بیشک مکہ مکرمہ کو اللہ تعالیٰ نے
حرام کر دیا ہے اور اس کو کسی آدمی نے حرام نہیں کیا۔ پس جو شخص اللہ اور رسالت
پر ایمان رکھتا ہو اس کے لیے حلال نہیں کہ اس کے اندر خون بہائے یا اس کا
درخت کاٹے۔ اگر کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتال کو محبت بنا
تو اس سے کہو کہ اللہ نے اپنے رسول کو ایسا کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی
جبکہ تمہیں تو اجازت نہیں دی اور اپنے رسول کو بھی تھوڑی سی دیر کے لیے
اجازت دے گا تھی، پھر اس کی حرمت حسب سابق لوٹ آئی تھی جو آج تک قائم
ہے۔ پس حاضرین کو یہ بات ان لوگوں تک پہنچا دی جو یہاں موجود
نہیں ہیں۔ پس حضرت ابو شریح سے پوچھا گیا کہ عمر بن سعید نے آپ کو کیا
جواب دیا؟ فرمایا، اس نے کہا تھا کہ اسے ابو شریح! اس بات کو میں تم سے
زیادہ جانتا ہوں۔ جرم کسی گنہگار خون کر کے نبھا گئے واسے اور مصیبت

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ فتح مکہ کے سال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جبکہ آپ مکہ مکرمہ میں تھے کہ بے شک اللہ اور اس کے رسول نے شراب کی خرید و فروخت کو حرام فرمایا۔
ریا ہے۔

فتح مکہ کے وقت رسول خدا کی رہائش گاہ

یحییٰ بن الہسحاق کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فتح مکہ کے وقت اس روز تک قیام کیا اور ہم قصر نمازیں پڑھتے رہے یہ حدیث درمسند کے ساتھ مروی ہے۔

مکرمر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں انیس روز قیام فرمایا اور آپ دو رکعتیں ہی پڑھتے رہے۔
(فرضوں کی)

مکرمر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک سفر میں ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور اس میں انیس روز تک ہم قصر نمازیں ہی پڑھتے رہے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ ان انیس دنوں کے اندر تو ہم قصر نماز پڑھتے رہے لیکن اور ٹھہرتے تو پوری نماز پڑھتے۔

فتح مکہ کے اثرات

اس کی لبت یونس ابن شہاب، حضرت عبد اللہ بن صغیر نے روایت کی ہے جن کے چہرے پر فتح مکہ کے وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زہری نے حضرت سعید بن ابی جریج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ۔ ان کا بیان ہے کہ ہم سعید بن مسیب کے پاس تھے تو حضرت ابوجریج نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے اور فتح مکہ کے وقت میں بھی آپ

۱۲۳۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
يَزِيدَ بْنِ أَبِي جَبْرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ سَمِعَ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ غَامِرُ الْقَتَمِ وَهُوَ بَيْتُكَ
إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ

بَابُ ۱۵ مَقَامُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمَكَّةَ زَمَنَ الْفَتْحِ

۱۲۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَجِيحٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي
السَّحَّاقِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرًا نَقَصَرُ الصَّلَاةِ

۱۲۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ أَنَّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ
تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ

۱۲۳۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو
شَرَفٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرِ
تِسْعَةَ عَشَرَ نَقَصَرُ الصَّلَاةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
وَمَنْ نَقَصَرُوا بَيْنَ وَبَيْنَ تِسْعَةَ عَشَرَ فَلَا ذَا
نَدْنَا أَتَمَّنَا

بَابُ ۱۶ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنَا يُونُسُ
عَنِ ابْنِ شَرَفٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ
بْنُ صَعِيدٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَدْ مَسَّ وَجْهَهُ غَامِرُ الْقَتَمِ

۱۲۳۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي رَافٍ أَخْبَرَنَا
هَاشِمٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَلِيمِ بْنِ أَبِي جَبْرَةَ
قَالَ أَخْبَرَنَا وَحْشٌ مِّنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ وَرَأَى عَبْدُ
أَبِی جَبْرَةَ أَنَّهُ ادْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے ہمراہ نکلا تھا۔

ایوب سختیائی فرماتے ہیں کہ میں عمرو بن سلمہ سے ملا اور ان کے اسلام لانے کے متعلق سوال کیا، تو انہوں نے فرمایا کہ ہم ایک ایسے چشمے کے پاس رہتے تھے جہاں سے لوگوں کی گزرگاہ تھی۔ جب ہمارے پاس سے تانے گزرتے تو ہم ان سے لوگوں کے حالات پوچھتے اور دریافت کرتے کہ اس شخص (جسب پھر درگاہ) کا کیا حال ہے؟ تو وہ کہتے کہ اس کا یہ دعویٰ ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ نے رسول بنا کر بھیجا ہے اور اس پر وحی آتی ہے یا اس پر یہ وحی آتی ہے۔ تو میں اس کلام کو زبان یاد کر لیتا تھا۔ اہل عرب اسلام قبل کرنے کے بارے میں واضح فتح کے منتظر تھے۔ وہ کہا کرتے تھے کہ مسلمانوں اور ان کی قوم (کفار قریش) کو آپس میں ٹسٹ لینے دو اگر وہ اپنی قوم پر غالب آگیا تو سچا نبی ہے۔ جب فتح مکہ کا واقعہ

ہو چکا تو یہ قوم اسلام لانے میں سبقت سے جانا چاہتی تھی چنانچہ میرے والد محترم بھی چاہتے تھے کہ ہماری قوم جلد از جلد مسلمان ہو جائے۔ پس جب وہ مسلمان ہو کر لوٹے تو فرماتے گئے کہ خدا کی قسم، میں بے نی کے پاس سے آیا ہوں پھر بتا کر وہ اس طرح نماز پڑھتے ہیں اور فلاں فلاں اوقات میں پڑھتے ہیں۔ چنانچہ جب نماز کا وقت ہوتا تو ایک شخص فلاں فلاں کہتے دیکھ کر ایک نماز میں امت کا فریضہ ادا کر کے جس کو دوسروں سے قرآن کریم زیادہ یاد ہو بہا ہی قوم سے جب یہ چیز دیکھی تو ان میں بڑھ بڑھادہ قرآن کی کو یاد دہائیوں کے میں قافلے اوروں میں سے کچھ لیا کرتا تھا پس انہوں نے اس کے لئے بھگے کہ وہ باجکر کے چھ ماہ سال بھی ہو کر کچھ عزم پر صرف ایک چادر پہنتی تھی، لہذا جب میں مسجد میں جاتا تو چادر اور پر کو چڑھ جاتی۔ چنانچہ قبیلے کی ایک عورت نے لوگوں سے کہا: آپ حضرات ہم سے اپنے قاری صاحب کے سر کیوں نہیں چھپاتے؟ پس انہوں نے کپڑا خرید کر میرے لئے ایک قمیض حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دو سندوں کے

ساتھ حضرت عروہ بن زبیر نے روایت کی۔ وہ فرماتی ہیں کہ قبیلہ بن ابی وقاص نے دم آخر اپنے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاص سے کہا تھا کہ میرے بعد وصہ کی نوڈی کے رکے کو تم اپنی تحویل میں رکھنا کیونکہ وہ میرا بیٹا ہے (ناجائز تعلقات کے تحت) جب فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں جلوہ افروز ہوئے تھے پہلی جب حضرت سعد بن

وخرج معہ عامر القفیح۔

۱۴۳۸۔ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حُمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ قَالَ قَالَ لِي أَبُو قِلَابَةَ أَلَا تَلْقَاهُ فَنَسَا لَكَ؟ قَالَ فَلَقِيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: كُنْتُ جَارَ مَقَرِّ النَّاسِ وَكَانَ يَسْرِي التَّزْكَيَّانَ فَنَسَا لَهُمْ مَا لِلنَّاسِ: مَا هَذَا الَّذِي يَقُولُونَ يَذَّعُرُ أَنَّ اللَّهَ أَرْسَلَهُ أَوْحَى إِلَيْهِ أَوْ أَوْحَى اللَّهُ بِكَذَا أَفَكُنْتُ أَخْطِئُ ذَلِكَ الْكَلَامَ وَكَأَنَّمَا يُغْرِي فِي صَدْرِي وَكَأَنِّي الْعَرَبُ تَكُونُ بِإِسْلَامِهِمْ أَلْفَمَ يَقُولُونَ: (تَرْكُوهُ وَفَوْضَاهُ فَإِنَّهُ لَنْ يَهْدِيَهُمْ اللَّهُ ذُرِّيَّتِي صَادِقٌ فَلَمَّا كَانَ وَقَعَهُ أَهْلُ الْفَيْحِ بَادَرَهُ قَوْمٌ بِإِسْلَامِهِمْ وَبَدَأُوا فِي تَوْحِي

بِإِسْلَامِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَ رَجَعْتُ كُفْرًا وَاللَّهُ مِنْ عِنْدِي إِلَهِي صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا فَقَالَ: صَلَوَاتُ اللَّهِ كَذًا فِي حِينٍ كَذًا. وَصَلُوا كَذًا فِي حِينٍ كَذًا أَفَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤْذِنُوا أَحَدًا كُفْرًا وَلْيُؤْمَرُوا أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا فَتَنْظُرُوا أَفَلَوْ بَكُنْ أَحَدًا أَكْثَرُ قُرْآنًا فَبَيِّنْ لِمَا كُنْتُ أَتْلُو مِنَ التَّزْكَيَّانِ فَقَدْ مَوَّيَّ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَأَنَا ابْنُ سَبْعَةِ أَوْ سَبْعِ سِنِينَ. وَكَأَنِّي عَلَى بَرْدَةٍ كُنْتُ إِذَا سَجَدْتُ تَقَلَّصْتُ عَنِّي فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنَ الْحَيِّ: أَلَا تَخْطُوا عَنَّا إِنْ سَتَ قَارِئُكُمْ فَاشْتَرُوا أَفَقَطَّ عَوَالِي قَيْصَا فَمَا فَرَحْتُ بِشَيْءٍ فَدَخِي بِذَا إِلَيْكَ الْقَيْصِمْ۔

۱۴۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَدْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَلَكَيْتُ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَدْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عَثِمَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ مِنْ عِبَادِ آلِي أَخِيهِ

سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ (بْنٌ وَلِيدَاةٍ نَوْحَةَ) وَقَالَ عُبَيْدُ
 إِنَّهُ ابْنِي فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ مَكَّةَ فِي الْفَتْحِ أَخَذَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ بِنِ
 وَلِيدَاةٍ نَوْحَةَ فَأَقْبَلَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقْبَلَ مَعَهُ عَبْدُ بْنُ نَوْحَةَ
 فَقَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ هَذَا ابْنُ أَخِي عَمِّهِ
 إِلَى أَنَّهُ ابْنُهُ قَالَ عَبْدُ بْنُ نَوْحَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 هَذَا أَخِي هَذَا ابْنُ نَوْحَةَ وَلِدَا عَلَى فِرَاشٍ
 فَتَنَظَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ابْنِ
 وَلِيدَاةٍ نَوْحَةَ فَإِذَا أَشْبَهَ النَّاسَ يُحِبُّهُ ابْنُ
 أَبِي وَقَّاصٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 هُوَ لَكَ هَذَا خَوْلُكَ يَا عَبْدُ بْنُ نَوْحَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ
 وَلِدَا عَلَى فِرَاشٍ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَا تَحْجِجْنِي مِنْهُ يَا سُوْدَةُ لِمَا سَأَى مِنْ شَبِّهِ عُبَيْدِ
 بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ. قَالَ ابْنُ شَهَابٍ قَالَتْ عَائِشَةُ
 قَالَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنْوَكَدُ
 لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرِ وَقَالَ ابْنُ شَهَابٍ وَ
 كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحِبُّ بِدَايِكَ.

۱۴۳۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا
 عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي
 عُدْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِي عَهْدِ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ
 فَقُبِضَ قَوْمُهَا إِلَى أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ يَسْتَشْفِعُونَ
 قَالَ عُدْوَةُ فَلَمَّا كَلِمَةُ أَسَامَةَ فِيهَا تَكُونُ وَجْهَ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَكَلِّمُنِي
 فِي حَدِّ مَنْ حَدَّوهُ اللَّهُ؟ قَالَ أَسَامَةُ اسْتَغْفِرُ
 لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ. فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ قَامَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ
 بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّمَا أَهْلُكُمْ

ابن وقاص نے زمعد کے اس لڑکے کو لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے اور ان کے ساتھ ہی عبید بن زمعد بھی آئے۔
 حضرت سعد بن ابی وقاص عرض گزار ہوئے کہ یہ میرا بھتیجا ہے کیونکہ
 میرے بھائی نے مجھ سے عبید لیا کہ ان کا یہ بیٹا ہے۔ اب عبید بن زمعد
 عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ میرا بھائی ہے کیونکہ یہ زمعد کا بیٹا
 ہے اور ان کے بستر پر ہی پیدا ہوا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے زمعد کے اس لڑکے کو خود سے دیکھا تو باقی لوگوں سے
 وہ عبید بن ابی وقاص کے ساتھ زیاد مشابہت رکھتا تھا۔ پس
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبید بن زمعد! اسے
 تم سے لے کر کیونکہ یہ تمہارا بھائی ہے، اور یہ زمعد کے بستر پر
 پیدا ہوا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبید
 اس لڑکے سے پردہ کیا کرو، کیونکہ اس کو عبید بن ابی وقاص
 کے مشابہ دیکھا تھا ابن شہاب نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
 روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اس کا ہے جس
 کے بستر پر پیدا ہوا اور زانی کے لئے پتھر تھی (یعنی اسے رحم کیا جائے گا)۔ ابن
 شہاب کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حدیث کو
 بلند آواز سے بیان فرمایا کرتے تھے

حضرت عمرو بن زبیر کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے عہد مبارک میں تھوڑے کے وقت ایک عورت نے چوری کی، تو اس کی قوم
 حضرت اسامہ بن زید کی جانب سفارش کے لئے ٹوٹ پڑی۔ عمرو فرماتے ہیں
 کہ جب حضرت اسامہ نے اس بارے میں کچھ عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم کے چہرہ ان کا رنگ تبدیل ہو گیا فرمایا: کیا تم مجھ سے ان کی سزا کے بارے
 میں گفتگو کرتے ہو؟ حضرت اسامہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! مجھے معاف
 فرما دیجئے۔ شام کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے کھڑے
 ہوئے تو پہلے آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی جو اس کی شان کے شایان
 ہے اور اس کے بعد فرمایا کہ تم نے پہلے لوگ اسی لئے ہلاک ہوئے تھے کہ جب
 کوئی طاقتور چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور اگر کوئی کمزور آدمی چوری کا
 مرتکب ہوتا تو اس پر عقاب کر دیتے تھے۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ

میں تھم کی جان ہے اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرے تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دوں گا پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس عورت کا ہاتھ کاٹ دینے کا حکم فرمایا۔ پھر بعد میں اس نے اچھی طرح توبہ کر لی اور اس نے نکاح کر کے اپنی امتیاز پوری کر لی۔ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ اس کے بعد وہ عورت میرے پاس گاہے بگاہے آتی رہتی تھی اور اگر اس کی کوئی حاجت ہوتی تو میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کر دیا کرتی۔

حضرت مجاہد بن جسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے بعد میں اپنے بھائی (مجاہد) کو لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میں اپنے بھائی کو لے کر آپ کی بارگاہ میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ اس سے ہجرت پر بیعت لے لیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہجرت کا ثواب تو مجاہدین نے لے لیا میں عرض کی کہ پھر آپ کس چیز پر اس سے بیعت لیں گے فرمایا السلام اللہم! اور جہاد پر جس کے بعد میں (مجاہد) ان دونوں کے بڑے بھائی حضرت ابومجد سے ملا اور اس بارے میں ان سے دریافت کیا انہوں نے فرمایا کہ مجاہد نے ہجرت سے مدد کی ہے۔

ابو عثمان ندوی نے حضرت مجاہد بن جسر سے روایت کی ہے کہ میں ابومجد کو لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کہ ان سے ہجرت پر بیعت لے لی جائے آپ نے فرمایا کہ ہجرت تو مجاہدین پر ختم ہو گئی، ہاں میں اسلام اور جہاد پر بیعت لے لیتا ہوں پھر میں (ابو عثمان) ابومجد سے ملا اور اس بارے میں ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا۔ مجاہد نے حق سچ کہا ہے۔ خالد بن ولید نے حضرت مجاہد سے روایت کی کہ وہ اپنے بھائی حضرت مجاہد کو لے کر حاضر بارگاہ ہوئے تھے۔

مجاہد کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ میں شام کی جانب ہجرت کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ ہجرت ختم ہو گئی، اب تو جہاد ہے۔ پس جاؤ اور اپنے دل میں حوصلہ رکھو تو اس سے کہ لینا در نہ ناموس ہو بیٹھنا۔ شعب ابیہر مجاہد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے گزارش کی

النَّاسُ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ثُمَّ أَمَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهَا وَسَكَّرَ بِذَلِكَ الْمَرْأَةَ فَقَطَعَتْ يَدَهَا فَحَسَنَتْ تَوْبَتَهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَتَزَوَّجَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَأْتِي بَعْدَ ذَلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۴۴۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مُجَاشِعٌ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَخِي بَعْدَ أَنْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُكَ

بِأَخِي لَتَبَايَعَهُ عَلَى الْهَجْرَةِ قَالَ ذَهَبَ أَهْلُ الْهَجْرَةِ بِمَا فِيهَا. فَقُلْتُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تَبَايَعَهُ؟ قَالَ أَبَايَعُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْإِيمَانِ وَالْجِهَادِ فَلَقِيتُ أَبَا مَعْبُودٍ بَعْدَ وَكَانَ أَكْبَرَهُمَا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ صَدَقَ مُجَاشِعٌ.

۱۴۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي كَيْدٍ حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الْقُرْدِيِّ عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنْطَلَقْتُ بِأَخِي مَعْبُودٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَبَايَعَهُ عَلَى الْهَجْرَةِ قَالَ مَضَيْتُ الْهَجْرَةَ لِأَهْلِهِ أَبَايَعُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْإِيمَانِ وَالْجِهَادِ فَلَقِيتُ أَبَا مَعْبُودٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ صَدَقَ مُجَاشِعٌ. وَقَالَ خَالِدٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ مُجَاشِعٍ أَنَّهُ جَاءَ بِأَخِيهِ مُجَالِدٍ.

۱۴۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قُلْتُ لِبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَهَاجِدَ إِلَى الشَّامِ قَالَ لَا هَجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ فَإِنْطَلَقْتُ فَأَعْرَضَ بِنَفْسِكَ فَإِنْ وَجَدْتَ شَكِيًّا وَارْجِعْ

کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

غزوہ حنین کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: جب تم اپنی کثرت پر اترا گئے تھے تو وہ تمہارے کچھ کام نہ آئی اور زمین اتنی وسیع ہو کر تم پر تنگ ہو گئی۔ پھر تم پیچھے ہٹ کر پھر گئے۔ پھر اللہ نے اپنی تسکین انکامی... (الی اخیرہ) سورہ التوبہ، آیت (۲۶، ۲۵)

اسماعیل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر زخم کا نشان دیکھا۔ انہوں نے بتایا کہ یہ زخم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہر اسی میں غزوہ حنین کے اندر آیا تھا۔ میں نے پوچھا کیا آپ بھی غزوہ حنین میں شریک ہوئے تھے؟ جواب دیا میں تو اس سے بھی پہلے شامل ہونے لگا تھا۔

حضرت ہریر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک شخص نے آکر دریافت کیا کہ اے ابو عازبہ! کیا آپ غزوہ حنین میں پیچھے دکھائے گئے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ہرگز نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اس روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قطعاً پیچھے نہیں پھیری تھی، ہاں قوم کے بعض افراد نے جلد بازی سے کام لیا تو ہوازن والوں نے ان پر تیر برسے شروع کر دیے تھے۔ اچانک حضرت ابوسخیان بن عارض نے حضور کے سفید چہرے کا سرتھام رکھا تھا کہ آپ یہ فرما رہے تھے: میں نبی ہوں اور اس میں کوئی جھوٹ نہیں، میں ابن اسحاق کا بیان ہے کہ حضرت ہریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا: میں نے دیکھا کہ غزوہ حنین میں کیا آپ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چھوڑ کر پیچھے چلے گئے تھے؟ فرمایا: لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو پیچھے نہیں پھیری وہ لوگ تیر انداز تھے، لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی فرما رہے تھے میں نبی ہوں اور اس میں کوئی جھوٹ نہیں۔ میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔

ابو اسحاق نے سنا کہ حضرت ہریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قہر قہس کے کسی آدمی نے پوچھا کہ غزوہ حنین میں کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چھوڑ کر فرار اختیار کر گئے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو زمین بھاگے تھے۔ اہل ہوازن تیر انداز تھے جب ہم نے ان پر حملہ کیا تو وہ بھاگ گئے۔ ہرے ہرے ہم ماں غنیمت لے رہے تھے کہ ہرے ہرے تو کھانے پانے سے تیر اندازوں نے

عَبَّاسُ بْنُ مَثَلٍ هَذِهِ أَوْ تَحْتَهَا رَوَاكَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۴۲۵۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَضَاعَتْ عَلَيْكُمْ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُدْبِرِينَ ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ سَيِّئَتَهُ لَكُمْ قَوْلًا مَعْرُوفًا رَحِيمًا۔

۱۴۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا يُزَيْدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوْفَى حَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنَا هَامِدُ بْنُ أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قُلْتُ شَرَدَتْ حُنَيْنًا؟ قَالَ قَبْلَ ذَلِكَ۔

۱۴۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا عُمَارَةَ أَتَوَلَّيْتَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ أَمَا أَنَا فَاشْهَدْ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمْ يَوَلَّ وَلَكِنْ عَجَلَ سَرَعَانِ الْقَوْمِ فَدَشَقْتُهُمْ هَوَازِنَ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ أَخْبَرَنَا بِخَلِّهِ الْبَيْضَاءُ يَقُولُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ۔

۱۴۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَبْلَ الْبَرَاءِ وَأَنَا أَسْمَعُ أَوْ لَيْتَهُمْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ أَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا كَا تَوَارَ مَا؟ فَقَالَ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ۔

۱۴۵۰۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بَشِيرٌ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ وَرَأَى رَجُلًا مِنْ قَيْسٍ أَقْبَرَتْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ لَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَفِرْ كَانَتْ

هَؤُلَاءِ رُصَاةٌ وَإِنَّا لَمَّا خَلَلْنَا عَلَيْهِمْ أَنزَلْنَاهُم
فَاكْبَتْنَا عَلَى الثَّنَاءِ لِمَا نُسْتَفِئُونَ بِالنَّارِ قَامُوا
لَقَدْ رَأَيْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَإِنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَخَذَ بِذِمَامِهَا
وَهُوَ يَقُولُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ - قَالَ
إِسْرَائِيلُ وَرَهْبَرُ نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ بَغْلَتِهِ -

۱۴۵۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي
لَيْثٌ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَ
حَدَّثَنِي إِسْحَقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شِهَابٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ شِهَابٍ
وَرَعَاهُ عَمْرُو بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ مَرْثَدَانَ وَالْهُسُوسَ
بَنَ مُحَمَّدَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَامَ حِينَ جَاءَهُ وَقَدْ هَوَّارَ مِنْ مَسِيلَيْنِ فَسَأَلُوهُ
أَنْ يَرْجِعَ إِلَيْهِمْ أَمْراً أَوْ سَبِيحَةً فَقَالَ لَهُمُ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعِيَ مَنْ تَدْرُونَ وَأَحَبُّ إِلَيَّ
إِلَى أَصْدَاقِهِ فَأَخَذَ بِرَأْسِ الْوَقَّافَيْنِ إِمَّا السَّبِيحَ
وَأَمَّا الْمَالُ وَقَدْ كُنْتُ أَسْتَأْذِنُ بِكَوْنِكَ أَنْ تَطْرَهُمْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ عَشْرَةَ لَيْلَةٍ
حِينَ تَقْلُ مِنَ الْوَقَّافِينَ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ سَأْدٍ إِلَيْهِمْ إِذْ
إِخْدَى الْوَقَّافَيْنِ قَالُوا قَالَتَا نَحْنُ رُسُلُ اللَّهِ قَامَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسِيرَيْنِ فَأَتَى
عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ
إِخْوَانَكُمْ قَدْ جَاءُوا وَنَا تَرِيْبِينَ وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ
أَنْ أَرَدَ إِلَيْهِمْ سَبِيحَةً فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ
يُطَيَّبَ ذَلِكَ فَكَيْفَعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ
يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى يُعْطِيَهُ آيَةً مِنْ أَوَّلِ مَا
يُفِي اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ خَبَرْنَا

بچشم خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اپنے سفید بچہ پر سوار ہیں وہ حضرت ابو سفیان
بن حارث نے اس کی نگاہ پکڑ لی ہوئی ہے اور آپ فرما رہے تھے۔
میں نہیں ہوں، اس میں ذرا بھی جھوٹ نہیں ہے۔ اسرائیل
اور ترہیسر کی روایت میں ہے کہ بنی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے چہرے اتر آئے
تھے۔

ابن شہاب نے دو سندوں کے ساتھ حضرت عروہ بن زبیر
سے اور انہوں نے مروان اور حضرت مسور بن محرز رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے
روایت کی ہے کہ جب ہوازن کا وفد مسلمان ہو کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو انہوں نے مطالبہ کیا کہ ان کا مال اور قیدی
واپس کر دے جائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا
کہ مجھے لوگ میرے ساتھ ہیں انہیں تم دیکھ رہے ہو اور سچی بات مجھے
سب سے زیادہ پسند ہے تم دو میں سے ایک چیز اختیار کر لو۔ قیدی لینے
چاہتے ہو یا مال؟ میں نے تو تمہاری وجہ سے تقسیم میں تاخیر بھی کی تھی۔
اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا دس روز سے زیادہ انتظار
فرمایا تھا یہاں تک کہ آپ لائف گھجی لوٹ آئے تھے جب ان پر بخاری
داخل ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دونوں میں سے صرف
ایک ہی چیز واپس لوٹائیں گے تو انہوں نے عرض کی کہ ہمیں قیدی واپس
دے دیجئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسلمانوں کے درمیان
کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنائیاں کی جو اس کی شان کے لائق
ہے اس کے بعد فرمایا کہ تمہارے بھائی ہمارے پاس تائب ہو کر آئے ہیں
میری رائے یہ ہے کہ ان کے قیدی انہیں واپس دے دوں۔ پس تم میں
سے جو کوئی اپنے حق کے قیدی کو دینا چاہے وہ چھوڑ دے اور جو تم
میں سے اپنے حق کی قیمت لینا چاہے تو اللہ تعالیٰ اسے مال
سے جو ہمیں سب سے پہلے عطا فرمائے گا اس میں سے اسے دے دیا
جائے گا۔ سب عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم برفض و رغبت
چھوڑنے کے لئے تیار ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ ہمیں معلوم نہیں کہ کس نے دل سے کہا اور کس

نے دل سے نہیں کہا۔ تم جاؤ اور گفتگو کر کے اپنے سرداروں کو ہمارے پاس بھیجو۔ پس لوگ واپس گئے اور اپنے سرداروں سے گفتگو کی۔ پھر سرداروں نے حاضر بارگاہ ہو کر بتایا کہ لوگ تیرے دل سے اجازت دے رہے ہیں۔ یہ ہے جو مجھے رابن شہاب کو ہوازن کے قیدیوں کے متعلق معلوم ہوا۔

ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ - فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ لَا تَذَرُونِي مِنْ أَذْنٍ وَنُكْرٍ فِي ذَلِكَ مِنْكُمْ تَحِيًّا ذَنْ فَارْجِعُوا حَتَّى يَدْفَعَ إِلَيْنَا عَرَفَاؤُكُمْ أَمْرًا فَدَحِجَ النَّاسُ قُلُوبَهُمْ عَرَفَاؤَهُمْ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ طَيَّبُوا وَأَذْنُوهُ: هَذَا الَّذِي بَلَغَنِي عَنْ سَبِي هَوَازِنَ :

۱۴۵۲- حَدَّثَنَا أَبُو التَّعَمَانِ حَدَّثَنَا حَبَّادُ بْنُ رَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَنَّهُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا قُلْنَا مِنْ حَنِينٍ سَأَلَ عُمَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَذَارِكَانَ تَذَارَ فِي الْبَحْرِ حَتَّى إِذَا كَانَ فَامْرَأَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَقَائِهِ - وَقَالَ بَعْضُهُمْ حَبَّادُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَاهُ جَدِيدُ بْنُ حَارِثٍ وَحَبَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۱۴۵۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عِيْنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ خَدِجَةُ مَتَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَنِينٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ تَدْرَأُ بَيْنَ سَاحِلِ الْإِسْرَافِيِّينَ قَدْ عَلَا رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَضَرَبَتْهُ مِنْ وَرَائِهِ عَلَى حَبْلٍ عَاقِقَهُ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَتْ الْوَرْدَ وَأَقْبَلَ عَلَى فَضْمَتِي هَمَّةً وَجَدْتُ فِيهَا رِيحَ الْمَوْتِ ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَارْسَلَنِي فَلَحِقْتُ عَمْرُقُطًا مَا بَالُ النَّاسِ قَالَ أَمْرًا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ رَجَعُوا وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

ابو النعمان، محمد بن زید۔ ایوب، نافع، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! ارد گردی منہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم حنین سے واپس لوٹ رہے تھے تو راستے میں حضرت عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اعتکاف کی نذر کے بارے میں دریافت کیا جو انہوں نے زمانہ جاہلیت میں مالی تضحیٰ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے پرہیز کرنے کا حکم فرمایا بعض حضرات نے اسکی سند یوں بیان کی ہے۔ حماد، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر جریہ بن حارث، محمد بن سلمہ، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے دو سندوں کے ساتھ خود یہ حدیث پیش کی اور سندیں دوسرے حضرات کی پیش کر دیں۔ جلد چار سندیں ہو گئیں۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ حنین کے لئے ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے جب ہماری شکر ہوئی تو مسلمان بکھرنے لگے۔ پس میں نے ایک مشرک کو دیکھا کہ وہ ایک مسلمان پر چھایا ہوا ہے لہذا میں نے پیچھے سے جا کر اس کی رگ گردن پر تلوار کا وار کیا اور اس کی زہر کاٹ ڈالی۔ وہ میری جانب متوجہ ہوا اور مجھے لپکا دیا۔ کہ موت کے منہ میں پہنچا دیا، لیکن مجھے چھوڑ کر وہ خود مر گیا۔ پھر میری حضرت عمر سے ملاقات ہوئی۔ میں نے کہا لوگوں کا کیا حال ہے؟ فرمایا: یہ اللہ عزوجل کا حکم ہے۔ پھر مسلمان واپس لوٹ آئے۔ عیب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مال غنیمت تقسیم کرنے بیٹھے تو فرمایا: جس نے کسی کافر کو قتل کیا اور اس کا کوئی گواہ بھی ہو تو اس کافر کا سامان اسی کو ملے گا۔ میں اپنے دل میں یہ سوچ کر بیٹھ گیا کہ میری گواہی کون دے گا۔ ان کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی

مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَكُمْ عَلَيْهِ بَيْتَةٌ فَلَهُ سَلْبُهُ فَقُلْتُ
 مَنْ يَشْهَدُنِي ثُمَّ جَلَسْتُ قَالَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَقُلْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُنِي ثُمَّ
 جَلَسْتُ قَالَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مِثْلَهُ فَقُلْتُ فَقَالَ مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ
 فَأَخْبَرْتَهُ فَقَالَ رَجُلٌ مَدَانٍ وَسَلْبُهُ عِنْدِي
 فَأَرْضِيهِ مِنِّي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لَهَا اللَّهُ إِذَا لَأْتِيَكُمُ
 إِلَى أَسَدٍ مِنَ أَسَدِ اللَّهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُعْطِيَكُمُ سَلْبَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَانٍ فَأَعْطَاهُ فَأَرْضِيهِ
 فَأَتَيْتُ بِهِ خَدْفًا فِي بَنِي سُلَيْمَةَ فَإِنَّهُ لِأَوَّلِ مَا
 قَاتَلْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ - وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى
 بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ
 قَوْلِي أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ لَمَّا كَانَ
 يَوْمَ حَنْزَلٍ فَظَلْتُ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُقَاتِلُ
 رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَآخِرُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يُغْتَلُّهُ مِنْ
 قَرَابَتِهِ يَنْقُتُهُ فَاسْرَعْتُ إِلَى الذُّوَى يُغْتَلُّهُ فَرَفَعَهُ
 يَدَاكَ لِيَضْرِبَنِي وَاضْرَبَ يَدَاكَ فَقَطَعَهَا ثُمَّ أَخَذَنِي
 فَقَطَعَنِي ضَرْبًا شَدِيدًا حَتَّى تَخَرَفْتُ ثُمَّ تَرَكْتُ
 فَتَحَلَّلْتُ وَدَفَعْتُهُ ثُمَّ قَتَلْتُهُ وَأَنْهَزْتُهُ الْمُسْلِمُونَ
 وَأَنْهَزْتُمْ مَعَهُ قَادًا يُعْمَرُ فِي الْخَطَابِ فِي النَّاسِ
 فَقُلْتُ لِمَ مَاشَاتُ النَّاسِ؟ قَالَ أَمْرًا لِلَّهِ ثُمَّ تَرَا جَعَلَ
 النَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَقَامَ بَيْتَهُ
 عَلَى قَتِيلٍ قَتَلَهُ فَلَهُ سَلْبُهُ فَقُلْتُ لِلنَّبِيِّ بَيْتَهُ
 عَلَى قَتِيلِي فَلَمَّا رَأَى أَحَدًا يَشْهَدُنِي جَلَسْتُ ثُمَّ
 بَدَأَ إِلَى خَدِّكَ أَمْرًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ سَلِّحْ هَذَا الْقَتِيلَ
 الَّذِي يَدُكَ عِنْدِي فَأَرْضِيهِ مِنْهُ - فَقَالَ أَبُو

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھر اسی طرح فرمایا۔ میں کھڑا ہو گیا لیکن یہ سوچ کر بیٹھ
 گیا کہ میری گواہی کون دے گا۔ ان کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم نے تیسری مرتبہ بھی یہ فرمایا۔ پس میں کھڑا ہو گیا آپ نے فرمایا۔
 اے ابوقتادہ! کیا بات ہے؟ پس میں نے صورت حال عرض کر دی ایک
 شخص نے کہا یہ سچ کہتے ہیں اور ان کا حصہ یعنی اس مقتول کا سامان میرے
 پاس ہے حضور اپنے پاس سے مال دے کر انہیں میری جانب سے راضی
 کریں۔ اس پر حضرت ابوبکر کہنے لگے، خدا کی قسم! یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ اللہ
 کے پیروں میں سے ایک شیر اللہ اور اس کے رسول کے لئے لڑے اور
 اس کا حصہ نہیں دے دیا جائے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
 تم نے سچ کہا، لہذا ان کا حصہ انہیں دے دو۔ پس اس نے وہ سامان
 مجھے دے دیا۔ حضرت ابوقتادہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس سے جو سامان
 ایک بار خریدا۔ یہ پہلا مال ہے جو مجھے دوسرا اسلام میں حاصل ہوا۔ دوسری
 سند کے ساتھ یوں مروی ہے کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:-

غزوہ حنین کے دوران میں نے دیکھا کہ ایک مسلمان اور ایک مشرک برسرِ ہتھیار
 دوسرا مشرک اس مسلمان کے چھ گھات لگائے ہوئے تھا کہ اسے شہید کر دے
 میں اسکی جانب لپکا جو گھات لگائے ہوئے تھا اس نے مجھے مارنے کے لئے ہاتھ
 اٹھایا تو میں نے وار کر کے اس کا ہاتھ کاٹ دیا اس نے مجھے پکڑ لیا اس
 زور سے دیرپا کہ موت کا خطرہ نظر آنے لگا پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا۔ اور
 مصلح سامان لگاتو میں نے اسے قتل کر دیا۔ اسکے بعد مسلمان بھاگ کھڑے
 ہوئے اور میں بھی انکے ساتھ بھاگ رہا تھا۔ پھر لوگوں میں مجھے حضرت عمر
 بن خطاب نے تو میں نے کہا۔ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ فرمایا اللہ کا حکم ہے۔
 پھر لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب واپس لوٹے اسکے بعد
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی کا ذوق قتل کرنے کا گواہ
 پیش کر دے تو مقتول کا سامان قابلِ کسے گا میں اپنے قتل کرنے کا گواہ
 تلاش کرنے کے لئے کھڑا ہوا لیکن مجھے کوئی گواہ نہ ملا اس لئے میں بیٹھ
 گیا پھر میرے ذہن میں ایک بات آئی تو میں نے اپنا ذوق رسول اللہ صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور عرض کر دیا۔ آپ مجھے پاس بیٹھے جوئے حضرات
 میں سے ایک شخص نے کہا کہ جس مقتول کا یہ ذکر کر رہے ہیں اس کا سامان
 تو میرے پاس ہے اور آپ انہیں میری جانب سے راضی کر دیں حضرت

ابو بکر کہنے لگے، ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ حضرت تو قریش کی ایک چڑیا کو سے
ریا ہائے اور اللہ کے پیروں میں سے جو خیر اللہ اس کے رسول کے لئے
لڑا ہوا اسے عروہ کا جائے راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور میرا حصہ مجھے دلویا اسے فرخت کر کے بیٹانے
ایک بار غزوہ اوس میں یہ میرا مال ہے جب مجھے ہلاک کے وہ میں حاصل ہوا تھا۔

غزوہ اوطاس

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ حنین سے فارغ ہوئے تو آپ نے حضرت
ابو عامر کو ایک لشکر کا امیر مقرر کر کے اوطاس کی جانب روانہ فرمایا جب
انکے سردار دزید بن حصہ سے مقابلہ ہوا تو وہ ہرا گیا اور اس کے ساتھی
میدان چھوڑ کر بھاگ گئے، حضرت ابو موسیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت
ابو عامر کے ساتھ حضور نے مجھے بھی روانہ فرمایا تھا پس دوران جنگ

حضرت ابو عامر کے گھٹنے میں ایک تیرا گر گیا جو کسی جوشی نے چھینکا تھا اور وہ تیرا گے
گھٹنے میں ترازو ہو گیا۔ میں انکے پاس گیا اور دریافت کیا کہ چچا جان! یہ تیرا کیا کو
کس نے مارا ہے؟ انہوں نے اشارے سے حضرت ابو موسیٰ کو بتایا کہ میرا قاتل وہ
ہے جس نے مجھے تیرا مارا ہے میں اس کی جانب دوڑا اور نزدیک جا پہنچا جب اس
نے مجھے دیکھا کہ تو پیچھے پھیر کر بھاگ کھڑا ہوا میں نے اس کا تعاقب جاری رکھا
اور میں اسے یہ کہتا جاتا تھا، ادبے شرم، اب تمہارا کیوں نہیں پس وہ ٹھہر گیا
اور ہم نے ایک دوسرے پر تلواروں سے حملہ کر دیا آخر کار میں نے اسے قتل کر دیا
اور حضرت ابو عامر کو اگر خوشخبری سنائی کہ آپ کے قاتل کو اللہ تعالیٰ نے ہلاک کر دیا ہے
انہوں نے فرمایا کہ اب یہ تیر تو رکال وہ پتاخچ میں نے تیر لکال دیا اور اسے مگر سے
پانی (خون) بہنے لگا۔ پھر فرمایا۔ اسے جیتے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے برا
سلام کہنا اور میری جانب سے یہ عرض کرنا کہ میرے لئے دعا ہے حضرت کریں۔

پھر حضرت ابو عامر نے مجھے اپنا بالشتین مقرر فرما دیا وہ تھوڑی دیر زندہ رہ کر اپنے مالک
کی بارگاہ میں جا پہنچے میں واپس لوٹا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر
ہو گیا آپ نے اپنے مکان عرش آسمان کے اندر ایسی چار پالی پر آرام فرماتے تھے جس
کے بان مروئے تھے اور اوپر برائے نام کپڑا بچھا ہوا تھا جسکے باعث بانوں کے نشانات
آپ کی پشت مبارک اور پہلوئے الوند میں نظر آ رہے تھے جس نے فوج کی بشارت
اور حضرت ابو عامر کی شہادت کا ذکر کر کے کہا کہ انہوں نے مجھ سے فرمایا تھا کہ یہی

بکر کلا کا یحیٰیہ اصیبہ من قریش یدع
اسد امین اسد اللہ یقاتل عن اللہ ورسوله صلی
اللہ علیہ وسلم قال فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فاذا اذی فاشتریت منه خدفا
فکان اول مال تاشلتہ فی الاسلام۔

باب غزاة اوطاس۔

۱۲۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو
اسْمَاعِيلَ عَنْ بَرْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ
عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا خَرَعَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَنِينٍ بَعَثَ أَبَا
عَامِرٍ عَلَى حَيْشٍ إِلَى أَوْطَاسٍ فَلَقِيَ دَرِيدَ بْنَ الْيَصْتَةِ
فَقَتَلَ دَرِيدًا وَهَرَمَ اللَّهُ أَهْلَابًا. قَالَ أَبُو مُوسَى
وَبَحَثْنِي مَعَ أَبِي عَامِرٍ فَرَأَى أَبُو عَامِرٍ فِي رُكْبَتِهِ رِمَاءَ
جَشِيٍّ بِسَرِّمْ فَأَتْبَعَهُ فِي رُكْبَتِهِ فَأَنَّهُ هَمَّ بِرَأْيِهِ
فَقُلْتُ يَا عَمْرُؤُ مَنْ رِمَاكَ فَأَشَارَ إِلَى أَبِي مُوسَى
فَقَالَ ذَلِكَ قَاتِلِي الَّذِي رِمَانِي فَقَصَدْتُ كَفَلِحْتُهُ
فَلَمَّا رَأَيْتُ وَثِي فَأَتْبَعْتُهُ وَجَعَلْتُ أَقُولُ كَلَّا أَلَا
تَسْتَحْيِي أَلَا تَتُبِتُ كَفَّ فَاخْتَلَفْنَا حَتَّى بَتَيْنَا
بِالسَّيْفِ فَقَتَلَهُ ثُمَّ قُلْتُ لِأَبِي عَامِرٍ قَتَلَ اللَّهُ
صَاحِبَكَ قَالَ فَاذْهَبْ هَذِهِ السَّهْمُ فَذَرَعْتَهُ قَنَرًا
مِنْهُ الْمَاءُ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي أَقْبِرِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمَ وَقُلْ لَهُ: اسْتَغْفِرُنِي فَاَسْتَغْفِرُنِي
أَبُو عَامِرٍ عَلَى النَّاسِ فَمَكَثَ بَيْتِيَّ أَتْرَمَاتٍ نَدَجْتُ
فَدَاخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي بَيْتِهِ عَلَى سَرِيرٍ مُرْهَلٍ وَعَلَيْهِ فِدَاشٌ قَدْ أَثَرُ
يَمَالُ السَّرِيرِ يَطْرُقُهُ وَجَنَبِيهِ فَأَخْبَرْتُهُ بِخَبْرِي
وَبَخْبِرَ أَبِي عَامِرٍ وَقَالَ قُلْ لَهُ: اسْتَغْفِرُنِي فَدَا
بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ
لِعَبِيدِكَ أَبِي عَامِرٍ وَرَأَيْتُ بَيَاضَ رَأْيِهِ ثُمَّ قَالَ

وہ اپنے مغز کے لئے حضور سے عرض کر دیا۔ پس آپ نے پانی منگو کر منہ
مرا یا اور اس کے بعد ہاتھ اٹھا کر یوں دھوا کہ ۔۔۔ اے اللہ اپنے بندے ابوامر
کی مغز مرنا۔ اس وقت میں آپ کی نورانی بنوں کی سفیدی دیکھ رہا تھا کہ بعد
یوں دھا کہ ۔۔۔ اے اللہ اقیامت کے روز اسے کسے ہی دلوں سے بہرہ رسالت میں رکھا
پھر میں عرض گزار ہوا کہ یہی بخشش کے لئے بھی دھا کیجئے چنانچہ آپ نے دھا کی ۔۔۔ اے اللہ

غزوہ طائف کا بیان

موسیٰ بن عقیل کا قول ہے کہ یہ غزوہ شوال ۳۷ھ میں ہوا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم تشریف لائے بعد اس وقت میرے پاس ایک ٹھنڈی میٹھا ہوا تھا پس انہوں نے سنا
کہ وہ عبد اللہ بن مسعود سے کہہ رہا تھا کہ اے عبد اللہ اگر تم دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کل تمہیں
طائف دلوں پر فتح عطا فرمائے تو نہایت خلیق کو ضرور حاصل کرنا کہ یہ کہ وہ آتی ہے
تو چاند بن چکے ہیں اور جاتی ہے تو آٹھ۔ نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان
سے سن لیا کہ آٹھ یہ تمہارے پاس گھر میں نہ آیا کریں۔
ابن عقیل اور ابن مسعود کا قول ہے کہ اس ٹھنڈی کا نام
ہست تھا۔

عمرو ابواسامہ اشجعی نے بھی اسی طرح روایت کی ہے
ان کی روایت میں یہ بات زیادہ ہے کہ اس روز وہ طائف کا
عامر کے ہونے تھے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طائف کا محاصرہ کیا اور ناکہ
کہ حاصل نہ ہوا تو فرمایا کہ ان شاء اللہ تعالیٰ ہم کل دایس لوٹ جائیں گے
لوگوں پر یہ بات گراں گزری اور کہنے لگے کہ بغیر فتح کے پیسے مانیں گے
کبھی کہتے ہم ناکام لوٹ جائیں گے۔ کہنے لگے کہ کل ہم پھر لوٹیں گے
پس انہوں نے جواب کیا اللہ بہت سے افراد زخمی ہو گئے۔ آپ نے پھر
فرمایا کہ کل ان شاء اللہ تعالیٰ ہم یہاں سے واپس لوٹ جائیں گے
اب ساتھیوں کو یہ بات بہت جی معلوم ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم ہنس پڑے۔ سفیان راوی نے ایک مرتبہ کہا کہ آپ نے قسم
فرمایا۔ امام بخاری سے عید نے ان سے سفیان نے یہ ساری روایت

اللَّحْمَ جَعَلَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَوْقُ كَثِيرٍ مِّنْ خَلْقِكَ
مِنَ النَّاسِ فَقُلْتُ وَيْ فَاسْتَغْفِرُ فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ
لِعَبْدِكَ جُنَّ قَبِيصَ ذُنُوبِهِ وَأَدْخِلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
مَدْخَلَ كَرِيمٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا هَذَا هَذَا لَأَيُّ عَامِرٍ
فَاللَّحْدَى لَأَيُّ مَوْسَى

باب ۵۲ غَزْوَةُ الطَّائِفِ فِي شَوَّالِ سَنَةِ
ثَمَانٍ قَالَهُ مُوسَى بْنُ عَقِبَةَ

۱۴۵۵۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ سَمِعَ سَفْيَانَ حَدَّثَنَا
هشام عن أبيه عن زَيْدِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ
أُمِّهِ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَ النَّبِيِّ غَنَّتٌ فَسَمِعَهُ يَقُولُ
لَعَبْدِكَ بِنِ أَمِيَّةَ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَلَيْتَ إِنْ نَحْنُ اللَّهُ
عَبْدُكَو الطَّائِفِ عَدَا فَعَلَيْكَ يَا بِنْتُ فَيْلَانَ فَإِنَّهَا
تُقْبِلُ بِأَدْبَعٍ وَتُثَدِّ بِكَ ثَمَانٍ۔ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلَنَّ هَؤُلَاءُ عَلَيْكَ قَالَ ابْنُ
عَمِيَّةَ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ الْمَخَنَّتُ هَيْكٌ۔

۱۴۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ
هشام بن هذال وأراد وهو صاحب الطائف
يَوْمَئِذٍ۔

۱۴۵۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ
عَنْ عَمْرِو عَنْ أَبِي الْأَعْبَاسِ الشَّاعِرِ الْأَعْمَى
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا حَاصَرَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّائِفَ فَخَرَّ يَسْلُ مِنْهُمْ
ثَمَانٍ قَالَ إِنَّا قَاتِلُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَتَقَلَّ عَلَيْهِمْ
وَقَالُوا خَذَابٌ وَلَا نَفْعَ لَهُ وَقَالَ مَرَّةً نَقُفْ
فَقَالُوا اخْذُوا عَلَى الْفِتَالِ فَخَذُوا فَأَصَابَ بَنِي جَدَاحٍ
فَقَالَ إِنَّا قَاتِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَأَعَجَبَهُمْ
فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سَفْيَانُ
مَرَّةً فَنَبَسَ۔ قَالَ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ

اخْبَرَكُنْكَ

۱۴۵۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
عُمَرُ بْنُ حَدَّادٍ ثنا شُعْبَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ
أَبَا عَثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ
بِسْمِ اللَّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَبَا بَكْرَةَ ذَكَرَ أَنَّ نَسْرَةَ حِصْنِ
الطَّائِفِ فِي النَّاسِ نَجَّاهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَنَاجَا سَمِعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ مَنْ ادْعَى إِلَى غَيْرِ بَيْتِهِ وَهُوَ يَتْلُو لِحَبْتِهِ
عَلَيْهِ سَرَامٌ فَقَالَ هَتَّامٌ وَابْتَدَأَ نَسْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ
عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ أَوْ أَبِي عَثْمَانَ لَمْ يَهْدِي قَالَ
سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَارَضَ قُلْتُ لَقَدْ شَهِدْتُ عِنْدَكَ
رَجُلَانِ حَبَسَكَ بِمَا قَالَ أَحَدُهُمَا قَوْلًا
مَنْ لَمْ يَسْمَعْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا الْآخَرُ فَنَزَلَ إِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ ثَلَاثَةِ عَشْرِينَ
مِنَ الطَّائِفِ -

۱۴۵۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا
أَبُو سَامَةَ عَنْ بَرِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ
عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَازِلٌ
بِالْحِجَابِ أَنَّهُ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَاتَى
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِي فَقَالَ أَلَا يَخْبُرُ بِي
مَا وَعَدْتَنِي فَقَالَ كَلَّ أَتَشْرَفُ فَقَالَ قَدْ أَكْثَرْتُ
عَلَيَّ مِنْ أَتَشْرَفُ قَبْلَ عَلَى أَبِي مُوسَى وَبِلَالٍ كَهَيْئَةِ
الْغَضَبَانِ فَقَالَ رَحِمَ اللَّهُ قَبْلًا أَنْتَهُمَا قَالَ
قَبْلَنَا نَحْنُ دَعَا بِقَدْحٍ فِيهِ مَاءٌ فَدَسَلْ يَدَايِهِ وَ
وَجَرَّهَ فِيهِ وَمَجَّرَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ أَشْرَبَا مِنْهُ وَأَفْرَغَا
عَلَى وَجْهِكُمَا وَتَجَوَّكُمَا وَأَبْشُرَا فَاخَذَا الْقَدْحَ
فَفَعَلَا فَنَادَتْ أُمُّ سَلَمَةَ مِنْ دُونِ ابْنِ التَّيْمَانِ أَفْضَلَا

بیان کی۔

ابو عثمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جنہوں نے خدا کی راہ میں سب سے
پہلے تیر چلا یا تھا اور حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی جو
حالت کے قطع کی دہرہ پر کہتے ہی آدمیوں کو لے کر چلے گئے تھے
پھر حبیب بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے
تو فرماتے ہیں کہ کل ہم دونوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو
یہ فرماتے ہوئے سنا جو اپنے باپ کے سوا جان بوجھ کر اپنے آپ
کو دوسرے باپ کی جانب منسوب کرے تو جنت اس پر حرام
ہے۔ ابو العالیہ یا ابو عثمان شہدی کا بیان ہے کہ مجھے حضرت
سعد بن ابی وقاص اور حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے منہانے نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد دیکھا کہ تم کا بیان ہے کہ میں
نے ان سے کہا کہ آپ کے پاس دو ایسے حضرات کی شہادت ہے جو یقین
کے لئے کافی ہے ان میں سے ایک بزرگ وہ ہیں جنہوں نے اللہ کی
راہ میں سب سے پہلے تیر چلا یا تھا اور دوسرے وہ تیسری ہیں جو قطعاً حالت کی دہرہ
سے انکر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس تھا جبکہ آپ کو کھڑا اور مدینہ منورہ کے
درمیان جحرانہ کے مقام پر قیام پذیر تھے اور اس وقت حضرت بلال بھی آپ
کے پاس موجود تھے تو بارگاہ نبوت میں ایک اعرابی آکر کہنے لگا کہ کیا آپ اپنا
وہ وعدہ پورا نہیں فرمائیں گے جو مجھ سے کیا تھا؟ آپ نے فرمایا ایشدت
بقول کرو۔ وہ کہنے لگا کہ آپ اکثر مروت میں فرما رہے ہیں پس آپ مجھے
کی حالت میں حضرت ابو موسیٰ اور حضرت بلال کی جانب متوجہ ہوئے اور
فرمایا۔ اس نے تو ایشدت بقول نہیں کی کیا تم دونوں اسے قبول کر سکتے
ہو؟ دونوں حضرات عرض گزار ہوئے کہ ہم نے اسے قبول کیا ابھر آپ
نے پانی کا برتن منگایا اس میں اپنے منہ ہاتھ دھوئے اور پھر اس میں
کل فرمائی۔ اس کے بعد فرمایا کہ دونوں اس میں سے پی لو۔ ہاں اپنے چہروں
اور سینوں پر چھڑک دو اور دو غسل ایشادت حاصل کرو پس دونوں حضرات نے
برتن لے کر حکم کی تعمیل کی۔ اس پر پردے کے اندر سے حضرت ام سلمہ نے

لَا مَكْرَمًا فَافْضَلْ لَنَا مِنْهُ مَا يَفْقَهُ

۱۴۶۰۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا

ابْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ

ابْنُ صَفْوَانَ بْنِ يَعْنَى بْنِ أُمَيَّةَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى

كَانَ يَقُولُ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ حِينَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ قَالَ فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلْحِصُ النَّزْلَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ قَدْ أَظْلَمَ بِهِ

مَعَهُ فَبَدَأَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ إِذْ جَاءَهُ أَعْدَاءُ فِي عَيْتِهِ

جَبَّةً مَنَظَّمَةً يَطْبُبُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ

تَدْرِي فِي رَجُلٍ أَحَدَهُ يُمْسِكُ فِي جَبَّةٍ بَعْدَ مَا لَطَمَتْهُ

بِالْطَّبِّبِ فَاشَارَعْنَا إِلَى يَحْيَى بِيَدِهِ أَنْ تَعَالَ فَجَاءَهُ

يَحْيَى فَادْخَلَ رَأْسَهُ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يُحْمَرُ أَوْرَجُهُ يَحِيطُ كَذَا إِلَيْكَ سَاعَةً ثُمَّ سَرَى عَنْهُ

فَقَالَ آيَنَ الَّذِي يَسْأَلُنِي عَنِ الْعَمْرِؤِ أَيْفَا الْقَيْسِ

الْبَرَجَلِ فَأَتَى بِهِ فَقَالَ أَمَّا الْطَّبِّبُ الَّذِي يَدُكُ نَاقِصَةٌ

ثَلَاثَ مَرَاتٍ وَأَمَّا الْجَبَّةُ فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِي

عَمْرٍ ذَلِكَ كَمَا كُنْتَ فِي حَجَّتِكَ

۱۴۶۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا لَعْرُودٌ يَحْيَى عَنْ عَبَادِ بْنِ قَبِيْرٍ عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كَمَا أَقَامَ اللَّهُ عَلَى

رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حَنْزَلٍ نَسَمَ فِي

النَّاسِ فِي الْمَوْتِ قُلُوبُهُمْ وَلَمْ يَحِطُوا إِلَّا نَصَابًا

شَيْئًا لَكَانَ هُمْ وَجَدُوا إِذْ لَمْ يَجِدْهُمْ مَا أَصَابَ النَّاسَ

فَخَطَبَهُمْ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَمْ أَجِدْكُمْ ضَلَالًا

فَهَدَاكُمْ اللَّهُ فِي وَكُنْتُمْ مُتَفَرِّقِينَ فَاتَّفَكُمُ

اللَّهُ فِي دَعَايَ فَأَعَانَا كُنْ اللَّهُ فِي كَلَامَا قَالَ شَيْئًا

قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمَّنْ قَالَ مَا يَنْبَغُكُمْ أَنْ تُجِيبُوا

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَلَامَا قَالَ

شَيْئًا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمَّنْ قَالَ لَوْ شِئْتُمْ

آواز دی کہ میں نے اپنی ماں کے لئے بھی چھوڑنا۔ پس ان حضرات نے انکی خدمت میں

حضرت یحییٰ بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کرتے تھے کہ کاش میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے وقت رکھوں جب آپ پر وحی نازل ہو

رہی ہو۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حجرہ کے مقام

پر تھے اور آپ کے اوپر کپڑے کا ساتیان تھا جس کے اُحد آپ کے

اصحاب میں سے بھی کچھ حضرات تھے، تو آپ کی خدمت میں ایک اعرابی

آیا جس نے خوشبو میں لبا ہوا جتہ پہن رکھا تھا اس نے کہا: یا رسول اللہ!

اس کے بارے میں کیا اُشاس ہے جس نے عمرہ کے احرام میں ایسا جتہ پہن

رکھا ہو جو وہ خوشبو میں لبا ہوا ہو۔ اس وقت حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ

کو اُتار کے اُشاس سے بلایا۔ وہ آئے اور انہوں نے ساتیان کے

اُحد سر داخل کر کے دیکھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چہرہ نورانی

تھا اور ہنس کی رفتار کافی تیز تھی۔ کچھ دیر تک یہی حالت رہی (مترجم جلد ۱)

اس کے بعد آپ نے فرمایا: وہ شخص کہاں ہے جس نے عمرہ کے بارے

میں ابھی ایک سوال کیا تھا؟ لوگ اسے تلاش کر کے لے آئے۔ آپ نے اس

سے فرمایا کہ تم نے جم پر خوشبو لگا رکھی ہے۔ اسے تین مرتبہ دھو لو

اور اس جتے کو اُتار دو۔ پھر عمرہ میں بھی وہی کام کرو جو حج میں کئے جاتے

ہیں۔

حضرت عبداللہ بن زید بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کریم کے روزِ مالِ نبوت عطا فرمایا تو آپ

تقسیم کرنے لگے اور ان لوگوں کو مال عطا فرمایا جن کے دلوں میں ایمان

سہ جانا ضروری تھا۔ لہذا آپ نے انصار کو ذرا مال نہ دیا۔ مال کا نہ ملنا بعض

حضرات کو کچھ محسوس ہوا جبکہ اور لوگوں کو بلا تھا۔ پس آپ نے اُشاد فرمایا

اسے اگر وہ انصار اُکیا میں نے تمہیں گمراہ نہیں پایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے

ذریعے تمہیں ہدایت فرمائی۔ تم بکھرے ہوئے تھے تو اللہ تعالیٰ نے میرے

ذریعے تمہارے درمیان الفت پیدا فرمائی۔ تم تنگ دست تھے تو اللہ

تعالیٰ نے میرے ذریعے تمہیں غنی فرمایا۔ جب آپ کچھ فرماتے تو انصار

عزیز کرتے کہ اللہ اور رسول کا ہم پر بڑا احسان ہے فرمایا اگر تم چاہو تو کہہ

سکتے ہو کہ تم ہمارے پاس اس حالت میں آئے تھے۔ کیا تم اس بات پر رضی

نہیں کہ لوگ بکری اور اونٹ کے کر جانیں اور تم اپنے گھروں میں اللہ کے

نبی کو لے کر جاؤ۔ اگر ہجرت نہ ہو تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔ اگر لوگ کسی میدان یا گھاٹی میں ہیں تو میں انصار کے میدان اور ان کی گھاٹی میں چلوں گا۔ انصار اس میں اور دوسرے لوگ امرا ہیں۔ میرے بعد تم انصار دیکھو گے کہ دوسروں کو تم پر ترجیح دی جائے گی، تو میرے کام لینا، یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے ملاقات کرو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ہوازن قبیلے کا مال عطا فرمایا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعض اصحاب کو مونس اور نیک مرمت فرمائے۔ اس پر انصار سے بعض حضرات نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو سعادت فرمائے کہ انہوں نے قریش کو قوال مرمت فرمایا۔ ہمیں نظر انداز کر دیا حالانکہ ہماری تلواروں سے کانزدوں کا خون ٹپک رہا ہے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ان کی گفتگو کا ذکر ہوا تو آپ نے انصار کو بلایا پس وہ چہرے کے ایک خیمے میں جمع ہو گئے اور وہاں ان کے ہر کسی دوسرے کو نہیں بلایا گیا تھا۔ جب وہ جمع ہو گئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے تمہاری جانب سے یہ کیسی غلط توقع بات پہنچی ہے؟ انصار کے کچھ حضرات عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمارے عمر رسیدہ لوگوں نے تو ایسی کوئی بات نہیں کہی ہے۔ ہاں بعض زعمروں کو ان کی ایسی بات کہہ دی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو سعادت فرمائے جنہوں نے قریش کو قوال عطا فرمایا ہے اور ہمیں نظر انداز کر دیا حالانکہ ہماری تلواروں سے کانزدوں کا خون ٹپک رہا ہے پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک میں نے ان لوگوں کو مال دیا ہے جن کا ناسہ کفر بہت نزدیک ہے تاکہ ان کا دل اسلام پر مضبوط ہو جائے کیونکہ اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ مال لے کر جائیں اور تم اللہ کے نبی کو اپنے گھروں میں لے کر جاؤ؟ خدا کی قسم جو چیز تم لے کر جاتے ہو وہ اس سے بہتر ہے جو وہ لے کر جاتے وہ عمر من گزار ہوئے، یا رسول اللہ! ہم اس پر راضی ہیں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: میرے بعد تم اپنے ساتھ بڑی

قُلْتُمْ حَبَّتْ كَذَا وَكَذَا أَتَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالْشَّافِ وَالْبُعَيْرِ تَذْهَبُونَ يَا لَيْتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رِجَالِكُمْ؟ كَوَلَا الْهِجْرَةَ نَكُنْتُمْ أَمْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَشِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِي الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهَا الْأَنْصَارُ شِعْبًا كَرًا وَأَنْتُمْ دُونَ ذَلِكَ أَنْتُمْ سَتَلْعَنُونَ بَعْدِي أَسْشَرَةُ قَاصِبٍ وَرَاحَتِي تَلْقَوْنِي عَلَى الْخَوَصِ -

۱۲۶۲۔ حاکم شریفی عبد اللہ بن مسعود حدیثاً ثنا هشام أخبرنا معمر بن الزهري قال أخبرني أنس بن مالك رضي الله عنه قال قال ناس من الأنصار حين أقام الله على رسوله صلى الله عليه وسلم ما أتاه من أموال هوازن فطبق النبي صلى الله عليه وسلم على رجال الأيالة من الأيل فقالوا يغفر الله لرسوله صلى الله عليه وسلم يعني قد يشاء ويتركنا وسيفنا تقطرون دماءهم قال أنس فحدث رسول الله صلى الله عليه وسلم وسكوا بمقالته ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في قبلة من أدمر دعوهم يدعهم غير غير فلما اجتمعوا قام النبي صلى الله عليه وسلم فقال: ما حديث بلغني عنكم؟ فقال قفاؤ الأنصار ما رؤسائنا يا رسول الله فلم يقرؤوا شيئا، وأما ناس منا حديثه أمانهم فقالوا يغفر الله لرسوله صلى الله عليه وسلم يعني قد يشاء ويتركنا وسيفنا تقطرون دماءهم فقال النبي صلى الله عليه وسلم فإني أعطيت رجلا حديثي عهد بكفر أنا كفيرا، أما ترضون أن يذهب الناس يا موال فذبحوا باليتي صلى الله عليه وسلم وإلى رجا لكم فوالله لما تنقلبون به خير مما تنقلبون به قالوا يا رسول الله قد رضينا. فقال لهم النبي صلى الله عليه وسلم

مَجِدَّةً وَنَافِلَةً شِدَادَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تُلَاقُوا
اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ عَلَى
الْمُحْسِنِ قَالِ النَّاسِ فَكُلُّهُمْ نَصِيرٌ وَ-

۱۲۶۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْمَثَرِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ
يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ غَنَائِمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ فَخُضِبَتِ الْأَنْصَارُ خَالِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا قُرَيْشٌ أَنْ يَذْهَبَ
النَّاسُ بِالْإِسْلاَمِ وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالُوا بَلَى قَالَ تَوَسَّلْكَ النَّاسُ وَارِثًا وَشُعْبًا
لِسُكَّتِ وَارِثِي الْأَنْصَارِ وَشُعْبًا لَهُمْ-

۱۲۶۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ
النَّبِيِّ هُوَارِثٌ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةُ
أَكَابِرٍ وَالْأَطْلَقَاءُ فَادْبَرُوا، قَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ
قَالُوا لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ، لَبَّيْكَ نَحْنُ
بَيْنَ يَدَيْكَ، فَخَرَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَأَنْهَضُوا أَسْرِعُوا كُونُوا عَلَى
الْأَطْلَقَاءِ وَالْمُهَاجِرِينَ وَكُونُوا عَلَى الْأَنْصَارِ مَشِيمًا
فَقَالُوا أَقْدَامُهُمْ فَادْخَلَهُمْ فِي قَبْلَةٍ فَقَالَ أَمَا تَرَوْنَ
أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالْإِسْلاَمِ وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ
وَسَلَّمَ قَالُوا بَلَى وَنَسَخُوا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَسَّلْكَ النَّاسُ وَارِثًا وَشُعْبًا
لِسُكَّتِ وَارِثِي الْأَنْصَارِ وَشُعْبًا لَهُمْ

۱۲۶۵۔ حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ بْنُ بِشْرِ حَدَّثَنَا
عَنْدَرُجَةُ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ
بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جِئَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: إِنْ قُرَيْشًا

نا انصاری دیکھو گے قریش پر میرا کیا حکم کہ اللہ اور اس کے رسول
سے جا ملو۔ کیونکہ میں نبی کو قریش پر لوں گا لیکن حضرت انس فرماتے ہیں کہ
انصار سے مہرہ ہر سکا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے روز
جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مال غنیمت قریش
کے درمیان تقسیم فرمادیا تو انصار اس پر کچھ لڑاؤ میں ہرے نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ کیا تم اس بات پر راضی
نہیں ہو کہ لوگ دنیا سے کر جائیں اور تم اللہ کے رسول کو بے کمر
جاؤ؟ وہ عرض گزار ہوئے، کیوں نہیں۔ فرمایا اگر لوگ کسی میدان
یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کے میدان اور ان کی گھاٹی میں
چلوں گا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ خین
کے بعد جب ہوازن سے مقابلہ ہوا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے ہمراہ دس ہزار مجاہدین اور کچھ از سلم تھے تو یہ چھٹے دکھا گئے اس وقت
آپ نے فرمایا۔ اے گرو انصار! انہوں نے جواب دیا۔ یا رسول اللہ! ہم
ہم مستعد، حاضر اور آپ کے سامنے موجود ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم سواری سے اتر گئے اور فرمایا۔ میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس کا رسول
ہوں۔ پس کا منزل کو شکست ہو گئی۔ پس آپ نے فرسوں اور ہاتھیوں
کو مال عطا فرمایا اور انصار کو کچھ نہ دیا۔ پس انہوں نے کچھ کہا۔ آپ نے
انہیں بلایا تو وہ ایک قبضے میں داخل ہو گئے۔ فرمایا کیا تم اس بات پر راضی
نہیں ہو کہ لوگ بکریاں اور اونٹ لے کر جائیں اور تم اللہ کے رسول کو
لے کر جاؤ؟ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر لوگ
میدان سے چلیں اور انصار گھاٹی سے، تو میں انصار کی گھاٹی
کو اختیار کروں گا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار کے تمام لوگوں کو جمع کر کے
فرمایا۔ بیشک قریش کی جاہلیت اور معیبت کا زمانہ گزر رہا
ہے اور تم ہر اسے اس لئے میرے چاہا کہ ان کی دلوں کی

اور انہیں اسلام سے مانوس کروں۔ کیا تم اس پر راضی نہیں کہ لوگ دنیا سے کر لوٹیں اور تم اپنے گھروں میں اللہ کے رسول کرے کر پاؤ، انہوں نے جواب دیا۔ کیوں نہیں۔ فرمایا، اگر لوگ میدان میں چلیں اور انصار گھاٹی سے تو ہیں انصار کے میدان یا انصار کی گھاٹی میں چلیں گا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حنین کا مال غنیمت تقسیم فرمایا۔ تو انصار میں سے ایک آدمی (معتب بن قیس) صاف منافی کے کہا کہ اس تقسیم میں رضائے الہی کو مد نظر نہیں رکھا گیا ہے پس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ بات آپ کو بتادی۔ آپ کے چہرہ اور کارنگ تبدیل ہو گیا۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ حضرت مرثدہ بن ابی مرثدہ سے انہیں اس سے زیادہ ملکیت پہنچائی تھی لیکن انہوں نے مہربا نہ کیا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حنین کا مال غنیمت تقسیم کیا گیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعض حضرات کو ترجیح دی چنانچہ حضرت اقرع کو ستر اور نط علفا فرماتے اور اسے ہی حضرت یحییٰ کو دے گئے اور دوسرے حضرات کو بھی مرحمت فرمائے گئے۔ اس پر ایک آدمی (صافق) کہنے لگا کہ اس تقسیم میں رضائے الہی کو ملحوظ نہیں رکھا گیا۔ میں نے کہا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کی خبر دے دوں گا۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ حضرت مرثدہ پر رحم فرمائے کہ انہیں اس سے بھی زیادہ اذیت پہنچائی تھی لیکن انہوں نے مہربا نہ کیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ حنین کے وقت جب ہوازن، غطفان اور دوسرے لوگ اپنے جانوروں، ابدال، بچوں سمیت میدان مقابلہ میں آئے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ دس ہزار مجاہدین اور کچھ فوج مسلح تھے۔ پس یہ پیٹھ پھیر گئے اور آپ تنہا رہ گئے تو اس روز آپ نے دو آوازیں دیں جو بالکل الگ الگ تھیں۔ آپ نے وہیں جانب متوجہ ہو کر فرمایا۔ اے گروہ انصار! انہوں نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ! ہم حاضر ہیں۔ آپ خوش ہو جائیں کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ پھر آپ نے بائیں جانب متوجہ ہو کر فرمایا۔ اے گروہ انصار! انہوں نے جواب دیا یا رسول اللہ!

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَاهِلِيَّةٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَنَّ أَجْلَهُمْ وَأَنَا لَعْنُهُمْ، أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِاللَّهِ نَبِيًّا وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّايَ بِمَوْتِكُمْ؟ قَالُوا بَلَى قَالَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَكَتَ الْأَنْصَارُ شُعْبًا تَسَلَّكَ وَادِي الْأَنْصَارِ وَشُعْبُ الْأَنْصَارِ -

۱۴۶۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةَ حَنِينٍ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مَا أَرَادَ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ: رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَى مُوسَى لَقَدْ أُذِرِي بِأَكْثَرِ مِنْ هَذَا أَفْصَحَ -

۱۴۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَدِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ حَنِينٍ أَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا أَعْطَى أَكْثَرَهُمْ مِائَةً مِنَ الْإِذِلِّ وَأَعْطَى عِيِيَّةً مِثْلَ ذَلِكَ وَأَعْطَى نَاسًا، فَقَالَ رَجُلٌ مَا أُرِيدُ بِهِ فِيهِ الْقِسْمَةُ وَجْهَ اللَّهِ، فَقُلْتُ لِأَخِيْرَتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ مُوسَى قَدْ أُذِرِي بِأَكْثَرِ مِنْ هَذَا أَفْصَحَ -

۱۴۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوْنٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ رَافِعٍ أَنَّ ابْنَ أَبِي مَرْثَدَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ حَنِينٍ أَقْبَلْتُ هَذَا مِنَ الْغُطَفَانِ وَغَيْرِهِمْ يَبْعُهُمْ وَكَرَّارِيَهُمْ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةُ آلَافٍ مِنَ الظُّلُقَاءِ فَأَذْبَرُوا عَنْهُ حَتَّى بَقِيَ وَحْدَهُ فَتَأَدَّى يَدْرَمِيْنِ يَدَا أَمْرَيْنِ لَمْ يَخْلُطْ بَيْنَهُمَا التَّفَتُّ عَنْ يَمِينِهِ

فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالُوا لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبَشِّرْ نَحْنُ مَعَكَ. ثُمَّ انْتَفَتَ عَنْ يَسَارِهِ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالُوا لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبَشِّرْ نَحْنُ مَعَكَ وَهَوَّ عَلَى بَقْلَةٍ بَيْضَاءَ فَذَلَّ فَقَالَ: أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَأَنْهَضُوا الْمُشْرِكُونَ فَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ غَنَاءٌ كَثِيرَةٌ فَتَقَسَّمُوا فِي الْمُهَاجِرِينَ وَ الْأَنْصَارِ وَ تَحَرَّطَ الْأَنْصَارُ شَيْئًا فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: (إِذَا كُنْتَ شَدِيدًا لَدُنَّا فَتَحْنُ نُدْعَى وَيُعْطَى الْغَنِيمَةُ غَيْرَنَا فَبَلَغَهُ ذَلِكَ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ مَا حَدِيثٌ بَلَغْتُمْ عَنْكُمْ فَسَكَنُوا فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَكَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِاللُّدْنِيَا وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْرُورًا إِلَى بَيْتِكُمْ قَالُوا بَلَى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْسَلْتُ النَّاسَ دَارِيًا وَ سَكَنَتِ الْأَنْصَارُ شَيْعًا لَأَخَذْتُ مِنْ شَيْعَةِ الْأَنْصَارِ فَقَالَ هَاشِمُ يَا أَبَا حَسَنَةَ وَأَنْتَ شَاهِدُ ذَلِكَ قَالَ: وَابْنَ أَبِي حَسَنَةَ.

۵۲۵۔ السِّيَرَةُ النَّبَوِيَّةُ قَبْلَ نَحْوِ

۱۴۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَفِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدَةَ قَبْلَ نَحْوِ فَكُنْتُ فِيهَا فَبَلَغْتُ سَهَابًا أَسْفَى عَشَرَ بَحِيرًا وَنَقَلْنَا بَحِيرًا بَعِيرًا فَدَجَعْنَا بِشَاكِلَةِ عَشْرِ بَحِيرًا.

۵۲۶۔ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَدِ يَمَةَ.

۱۴۷۰۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا جَدُّ الدَّرَاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَحَدَّثَنَا نَعِيمٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

ہم حاضر ہیں۔ آپ خوش ہو جائیں کہ ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہیں اس وقت آپ اپنے سفید فخر پر سوار تھے۔ پھر نیچے اتر آئے اور فرمایا۔ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ پھر مشرکوں کو شکست ہو گئی تو اس مذہبیت سے نفرت ہاتھ آیا۔ پس آپ نے مہاجرین اور نو مسلموں میں مال تقسیم کر دیا اور انصار کو کچھ بھی نہ دیا۔ انصار نے کہا کہ جب سنی کا وقت آتا ہے تو ہمیں بلایا جاتا ہے۔ اور مال غنیمت دوسروں کو عطا فرمایا جاتا ہے۔ جب یہ بات آپ تک پہنچی تو آپ نے انہیں ایک قلعے میں جمع کیا اور فرمایا۔ اے گروہ انصار! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ دوسرے لوگ وہی کچلے کر جائیں، میں کے متعلق تمہاری طرف سے بے ایک بات پہنچی ہے، وہ خاموش رہے تو آپ نے فرمایا کہ اے گروہ انصار! وہ دنیا لے کر جائیں اور تم اللہ کے رسول کو اپنے گھروں میں لے کر جاؤ۔ وہ عرض گزار ہوئے: کیوں نہیں پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگ میدان میں پیسے اور انصار کسی گھاٹی میں، تو میں انصار کے ساتھ گھاٹی میں چوں گا۔ ہشام نے حضرت انس سے پوچھا کہ ابو حمزہ! کیا آپ اس وقت موجود تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں غیر سائیکل رکھا تھا۔

نجد کی جانب سر یہ بھیجنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجد کی جانب ایک سر یہ (فرجی دستہ) روانہ فرمایا، جس کے اندر میں بھی تھا۔ پس ہمارے ہتھے میں فی کس بارہ اونٹ تھے، اور ایک ایک اونٹ ہمیں مزید دیا گیا۔ یوں ہم میں سے ہر ایک تیرہ اونٹ لے کر واپس رہا۔

بنی جذیمہ کی جانب خالد بن ولید کو بھیجنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی جذیمہ کی جانب حضرت خالد بن ولید کو بھیجا۔ انہوں نے اُن لوگوں کو اسلام کی دعوت دی۔ انہوں نے یہ

کہنا اچھا ٹھانڈا کیا کہ ہم سنان ہو گئے بلکہ انہوں نے یہ کہا کہ ہم نے اپنا دین چھوڑ دیا۔ اس پر بھی حضرت خالد انہیں انہیں قتل کرتے ہوئے قیدی بناتے رہے اور ہم میں سے ہر ایک کے سپرد ایک قیدی کر دیا۔ ایک روز حضرت خالد نے حکم دیا کہ ہر ایک اپنے حصے کے قیدی کو قتل کر دے۔ میں نے جواب دیا کہ خدا کی قسم، نہ میں اپنے قیدی کو قتل کروں گا اور نہ میرا کوئی ساتھی اپنے قیدی کو اس وقت تک قتل کرے گا، جب تک ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہ ہو جائیں۔ پس ہم نے آپ سے اس کا ذکر کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا کہ: اے اللہ! میں اس شخص سے بڑی ہوں جو خالد نے کیا ہے۔

سریہ عبد اللہ بن حذافہ

حضرت عمر بھی اس میں شامل تھے اور اسے سریہ انصاری بھی کہتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک سریہ (فرجہ دستہ) روانہ فرمایا اور ایک انصاری کو اس پر امیر بنا کر اس کی اطاعت کرنے کا حکم فرمایا۔ امیر کس بات پر ناراض ہو گیا، تو اس نے لوگوں سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا تمہیں میری اطاعت کا حکم نہیں دیا تھا۔ لوگوں نے جواب دیا، کیوں نہیں۔ کہنے لگا کہ انہیں من اکثاکرو۔ لوگوں نے کھڑیاں اکٹھی کر دیں۔ کہنے لگا ان میں آگ جلاؤ۔ چنانچہ ان میں آگ لگا دی گئی۔ اب کہنے لگا کہ اس آگ میں داخل ہو جاؤ۔ لوگ تیار ہو گئے لیکن ایک دوسرے کو روکتے رہے، اور کہنے لگے کہ ہم آگ (جہنم) سے ڈرتے ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب دوڑے رہتے۔ حضور نے فرمایا، اگر تم اس آگ میں داخل ہو جاتے تو قیامت تک اس آگ سے نہ نکلے، کیونکہ اطاعت اپنے کاموں میں ہوتی ہے۔

ابو موسیٰ اور معاذ کو حجۃ الوداع سے پہلے

بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَدِيمَةَ قَدَاةً هُمْ رَأَى الْإِسْلَامَ فَكُفُّوا يُحْسِنُونَ أَنْ يَقُولُوا اسْلَمْنَا فَجَعَلُوا يَقُولُونَ صَبَانًا صَبَانًا فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ مَنْ هُمْ وَيَأْسِرُ وَدَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنْ أَصْبَارِهِ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمَ امْرُخَالِدَ أَنْ يَقْتُلَ كُلَّ رَجُلٍ مِنْ أَصْبَارِهِ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَقْتُلُ أَصْبَارِي وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِنْ أَصْبَارِي أَصْبَارَهُ حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَاهُ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ بِمَا صَنَعَ خَالِدٌ مَرَّتَيْنِ.

باب ۲۵ سریتہ عبد اللہ بن حذافہ السہمی وعلقمہ بن مجذری المدلیجی وبعثتہا سریتہ الانصاری۔

۱۳۷۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ مَبِيَّةَ عَنْ أَبِي جَبْرِ الْمَرْحُومِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسْرِيَّةً فَأَسْتَمَعَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَاسْمُهُ أَنْ يُطِيعُوهُ فَغَضِبَ فَقَالَ أَيْسَ امْرُكُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُطِيعُوَنِي قَالُوا بَلَى قَالَ فَأَجْمَعُوا دِلِي حَطْبًا فَجَمَعُوا فَقَالَ أَقْبِدُوا نَارًا فَأَوْقِدُوا وَهَذَا فَتَقَالَ ادْخُلُوهَا فَهَمُّوا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَسُكُّ بَعْضًا وَيَقُولُونَ قَدِمْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّارِ فَمَا تَأْوِا حَتَّى خَمَلَتْ النَّارُ فَسَكَنَ غَضَبُهُ فَبَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ.

باب ۲۸ بَعَثَ إِلَى مُوسَى وَمَعَاذٍ إِلَى

یمن کی جانب ہجرت

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوسری اور حضرت معاذ بن جبل کو یمن کا حکم بنا کر بھیجا اور دونوں حضرات کو ان کے صوبے الگ الگ بنامے کر کے یمن کے صوبے بنائے تھے آپ نے دونوں حضرات کو تاکید فرمائی کہ تم میرے کام لینا اور لوگوں پر سختی نہ کرنا۔ لوگوں کو خوش رکھنے کی کوشش کرنا اور انہیں ناراض نہ کرنا۔ چنانچہ دونوں حضرات اپنے اپنے صوبے میں پہنچے گئے اور دونوں حضرات میں سے جب بھی کوئی دوسرے کی طرف حدود کے قریبی علاقے میں دورہ فرماتے تو ایک دوسرے سے ملاقات کرتے اور دعا سلام کرتے چنانچہ ایک دفعہ حضرت معاذ نے حضرت سہیل کے قریبی علاقے میں دورہ کیا اور یہ اپنے فخر پر سوار تھے تو یہ ان کے پاس جا پہنچے اس وقت وہ بیٹھے ہوئے تھے اور بہت سے لوگ ان کے گرد جمع تھے دیکھا تو ان کے پاس ایک ایسا آدمی بھی تھا جس کے ہاتھ اگل گردن سے باندھے ہوئے تھے انہوں نے دریافت کیا کہ اے عبد اللہ بن قیس اسے کیوں باندھا ہوا ہے؟ جواب دیا کہ یہ آدمی مسلمان ہو چکا ہے پھر کافر ہو گیا ہے فرمایا میں اس وقت تک ساری سے نہیں اتروں گا جب تک اس کو قتل کر دے گا کھانا نہیں فرمایا جائیگا گا اے قتل کرنے کے لئے ہی تو لایا گیا ہے پس اس کو قتل کر دینے کا حکم دیا اور وہ قتل کر دیا گیا۔ پھر یہ ساری سے اتر گئے اور دریافت کیا کہ اے عبد اللہ! آپ قرآن کریم کیسے پڑھتے ہیں؟ جواب دیا میں تم پر انفق و نفقہ بہرقت پڑھتا رہتا ہوں لیکن اے معاذ! آپ کس طرح پڑھتے ہیں؟ جواب دیا کہ میں ہر رات سو جاتا ہوں اور صبح کے کھانے میں بیٹھا ہوں تو جنتا اللہ تعالیٰ کہ تم کو ہر نام

یمن کی طرف ہجرت کرنے والے صحابہ کرام میں سے ہیں

الْیَمَنِ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ -

۱۴۷۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا جَدُّهُ الْمَلِیْثُ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا مُوسَى وَمَعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ وَبَعَثَ كُلًّا وَاحِدًا مِنْهُمَا عَلَى خِلَافٍ قَالَ وَالْيَمَنِ خِلَافَانِ كَقَرْمَلٍ تَبَرَأُوا كَأَنْتُمْ وَأَبْرَأُوا كَأَنْتُمْ فَانْطَلِقْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا إِلَى عَمَلِهِ دَكَانَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا إِذَا سَأَلَ فِي أَرْضِهِ كَانَ قَرِيبًا مِنْ صَاحِبِهِ أَخَذَتْ إِلَيْهِ عَهْدًا أَقْسَمَ عَلَيْهِ فَسَارَا مَعَاذَ فِي أَرْضِهِ قَرِيبًا مِنْ صَاحِبِهِ أَبِي مُوسَى فَجَاءَ يَسِيرًا عَلَى بَحْلَتِهِ حَتَّى أَتَى إِلَيْهِ وَإِذَا هُوَ جَائِسٌ وَقَدْ اجْتَمَعَ إِلَيْهِ النَّاسُ وَإِذَا رَجُلٌ مِنْهُمْ قَدْ جَمِعَتْ يَدَاؤُهُ إِلَى عُنُقِهِ فَقَالَ لَهُ مَعَاذُ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ أَيْتَرُ هَذَا قَالَ هَذَا رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ قَالَ كَلَّا أَفَذُكُ حَتَّى يَقْتُلَ فَيَأْتِيَهُ فَقُتِلَ ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ كَيْفَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَالَ أَتَقْرَأُ تَقْرَأُ تَقْرَأُ أَنْتَ يَا مَعَاذُ قَالَ أَتَأْمُرُ أَذِلَّ الْمَلِیْثَ فَأَقُومُ وَقَدْ قَضَيْتُ حُزْنِي مِنَ الْقَوْمِ فَأَتَا مَا كَتَبَ اللَّهُ لِي فَنَاحَتِي بِتَوْصِيَّتِي كَمَا أَخْبَرْتُ تَوْصِيَّتِي -

۱۴۷۳۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْمُنْكَثَرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ فَسَأَلَهُ عَنْ أَشْرِبَةِ تَصْنَعُ بِهَا فَقَالَ وَمَا هِيَ؟ قَالَ الْيَمَنُ الْيَمَنُ فَقُلْتُ لِأَبِي بُرْدَةَ مَا الْيَمَنُ؟ قَالَ نَيْبُكَ الْعَسَلِ وَالْمَرْسُ نَيْبُكَ الشَّعِيرِ فَقَالَ كُلُّ مَسْكٍ حَذَامٌ - لَدَاةُ

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوسری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یمن کا حکم بنا کر روانہ فرمایا۔ پس میں نے آپ سے ان شرابوں کا حکم دریافت کیا جو وہاں بانی جاتی تھیں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ کیسی ہیں؟ میں نے جواب دیا کہ ایک بیج اور دوسری مرزہ۔ سعید بن ابوبکر نے اپنے والد حضرت ابوبکر سے پوچھا کہ بیج کوئی شراب ہوتی ہے؟ فرمایا کہ شہد کا شیرہ ہوتا ہے اور مرزہ شہد کا شیرہ ہوتی ہے چنانچہ حضور نے فرمایا کہ ہر شراب لالے والی چیز حرام ہے اس کو

جَدِّهِ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ -
 ۱۴۷۴ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
 حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَدَّهَ أَبَا مُوسَى وَ
 مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ يَسِّرَا وَلَا تُعْسِرَا وَبَشِّرَا
 وَلَا تَنْقِرَا وَتَطَاوَعَا فَقَالَ أَبُو مُوسَى يَا نَبِيَّ اللَّهِ
 إِنَّ أَرْضَنَا بِهَا شَرَابٌ مِمَّنِ الشُّعْبِيُّ الْيَمَنُ وَشَرَابُ
 مِمَّنِ الْعَسَلِيُّ الْيَمَنُ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ فَانْطَلَقَا
 فَقَالَ مُعَاذٌ لِي مَوْسَى كَيْفَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ
 قَالَ قَائِمًا وَقَاعِدًا وَعَلَى رَأْسِي وَفِي يَدِي وَتَفَرَّقَ
 تَتَوَقَّاهُ إِمَّا أَنَا فَأَنَامَ وَأَقُومُ فَأُحْسِبُ نَوْمِي
 كَمَا أُحْسِبُ نَوْمِي - وَضَرَبَ قُطَامًا فَجَعَلَ
 يَتَنَزَّلُ فِيهِ فَتَرَاهُ مُعَاذًا أَبَا مُوسَى فَإِذَا رَجَلَ مُرْتَقٍ
 فَقَالَ مَا هَذَا فَقَالَ أَبُو مُوسَى - يَهُودِيٌّ أَتَى شَوْ
 أَرَبَةً فَقَالَ مُعَاذٌ لَا صَبْرَ عِنْدَهُ قَائِلَهُ الْعَقْدِيُّ
 وَهَبَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ جَدِيدُ بْنُ عَبْدِ الْحَكِيمِ
 عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ -

۱۴۷۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَرْدَةَ حَدَّثَنَا
 عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَزِيدٍ حَدَّثَنَا قَبِيصُ
 بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ طَارِقَ بْنَ شِهَابٍ يَقُولُ
 حَدَّثَنِي أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
 بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى
 أَرْضِ قَوْمٍ فَجِئْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ مُنِيرٌ بِالْأَبْصَارِ فَقَالَ: أَجِئْتَ يَا حَبِيبُ اللَّهِ
 بَنِي قَبِيصٍ؟ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ كَيْفَ
 قُلْتَ قَالَ قُلْتُ: كَيْفَ أَهْلَكَ لَا كَاهِلَكَ
 قَالَ فَهَلْ سَقَيْتَ مَعَكَ هَدْيًا قُلْتُ نَعَمْ أَسْقَى:

جریر عبد الواحد شیبانی نے بھی حضرت ابو بردہ سے روایت کیا ہے۔
 سعید بن ابو بردہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے
 کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے جہاد حضرت ابو موسیٰ
 اشعری اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یمن کے حاکم بنا
 کر روانہ فرمایا اور دونوں کو نصیحت فرمائی کہ لوگوں کے ساتھ نرمی کا
 سلوک کرنا اور سختی نہ کرنا۔ انہیں خوش رکھنا اور ناراض نہ کرنا نیز دونوں
 متفق رہنا۔ حضرت ابو موسیٰ عرض گزار ہوئے کہ یا نبی اللہ! ہماری اس
 زمین میں ہر زمانہ کی طرح شراب ہوتی ہے اور بیچ نامی شہد کی شراب
 آپ نے فرمایا کہ ہر شے لالہ دلی چیز حرام ہے پس یہ دونوں حضرات
 چلے گئے۔ پس حضرت معاذ نے حضرت ابو موسیٰ سے پوچھا کہ آپ قرآن کریم
 کس طرح پڑھتے ہیں؟ جواب دیا کہ کھڑا، بیٹھا اور سواری پر تھوڑا تھوڑا ہر وقت
 پڑھتا ہوں حضرت معاذ نے کہا میں تو یہ کرتا ہوں کہ پیٹے سوجاتا ہوں۔
 اور پھر قیام کرتا ہوں اور اپنی نیند کو بھی قیام کی طرح بائٹ کر لے لیتا ہوں ہر جگہ
 پر ایک خمیر کھڑا کیا تھا جہاں یہ دونوں ملاقات کی کرتے تھے۔ ایک دفعہ
 حضرت معاذ حضرت موسیٰ سے ملے آئے تو ایک آدمی کو بندھا ہوا دیکھا۔
 حضرت ابو موسیٰ نے بتایا کہ یہ یہودی سے مسلمان ہوا اور پھر مرتد ہو گیا ہے۔
 حضرت معاذ نے کہا کہ میں تو مزداد اس کی گردن اڑا دیتا۔ اسی طرح حضرت موسیٰ
 شیبانی سے روایت ہے۔ دیکھئے، انفرادی اور اور شیعہ سعید ابو موسیٰ نے
 نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی، نیز جریر بن عبد الحمید شیبانی نے حضرت ابو بردہ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے میری قوم کی سرزمین کا حاکم بنا کر بھیجا جب میں وہاں
 سے واپس آ رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اچھے کے مقام پر قیام
 پذیر تھے وہاں پہنچے فرمایا: - اسے عبد اللہ بن قیس! کیا تم مجھ کے ارادے سے
 آئے ہو؟ میں نے جواب دیا، یا رسول اللہ! ہاں دریافت فرمایا کہ تم نے کیا کہا؟
 انہوں نے جواب دیا کہ میں لپٹک رہا ہوں اسے اللہ میں حاضر ہوں! کہا
 اور اسی طرح احرام باندھا جیسے آپ باندھا کرتے
 ہیں۔ فرمایا: کیا تم قرآنی ساتھ لائے ہو؟ میں
 عرض گزار ہوا کہ قرآنی تو نہیں لایا۔ فرمایا: بیت اللہ کا طواف
 کرنا صفت اور مردہ کے درمیان روڑ لگانا اور

پھر احرام کھول دیا، یہاں تک کہ بنی قیس کی ایک عورت نے میرے سر میں کنگھی بھی کر دی اور ہم حضرت عمر کے ہمراہ حکومت تک اسی طرح کرتے رہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل سے فرمایا، جب انہیں یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تھا کہ جب تم ان لوگوں کے پاس جاؤ تو انہیں کہو کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی جانب بلانا۔ اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو پھر انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر روزانہ پانچ وقت نماز پڑھنا فرض فرمایا ہے۔ اگر وہ تمہاری یہ بات مان لیں تو پھر انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض فرمائی ہے جو ان کے امیروں سے لے کر ان کے غریبوں میں تقسیم کی جائے گی۔ اگر وہ اس بات میں بھی تمہارا حکم مانیں تو ان کے مال میں سے چھانٹ کر دینا اور مظلوم کی بددعا سے بچتے رہنا، کیونکہ اس کے اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ طوعت، طاعت، طاعت بمعنی ہیں، جیسے طعنت، دطعت، دطعت۔

حضرت عمرو بن مسمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت معاذ بن جبل حاکم بن کر یمن گئے تو انہوں نے لوگوں کو صبح کی نماز پڑھاتے ہوئے یہ آیت بھی پڑھی: ”اللہ نے ابراہیم کو اپنا گہرا دوست بنایا“ (سورۃ البقرہ آیت ۱۲۵) تو اس قوم سے ایک آدمی کہنے لگا کہ والدہ ابراہیم کی آنکھ تو خوب ٹھنڈی ہوئی ہوگی۔ معاذ، شعبہ، جیب، سعید، مسمون مسمون کی روایت میں زیادہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو جب حضرت معاذ لوگوں

قَالَ قَطِفُ الْبَيْتِ فَاَسَمَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ جَلَّ فَقَعَلْتُ حَتَّى مَشَّطْتُ لِي امْرَاةً مِّنْ نِّسَاءِ بَنِي قَيْسٍ. وَمَكَثْتُ بِذَلِكَ حَتَّى اسْتَخْلَفَ عَمْرٌ.

۱۲۷۶۔ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَكْدَةَ عَنْ بَنِي سَعْنٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَازِ بْنِ جَبَلٍ حِينَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ: إِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَإِذَا جَاءَهُمْ فَأَدْعُهُمْ إِلَى أَنْ يَشْهَدُوا أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَإِنْ هُوَ طَاعُوا ذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْسَ فَإِنْ هُوَ طَاعُوا ذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَاءِهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُوَ طَاعُوا ذَلِكَ بِذَلِكَ فَأَيَّاكَ وَكَرَّيْكَ أَمْ أَرَاهُ وَأَتَى دَعْوَةَ الْمُظَلَّمِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ اللَّهُ طَرَعَتْ، طَاعَتْ، طَاعَتْ وَطَاعَتْ لَكَ طَعَتْ وَطَعَتْ وَطَعَتْ۔

۱۲۷۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَيْبِ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَسْمُونٍ أَنَّ مَعَاذًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا قَدِمَ الْيَمَنَ صَلَّى بِرِجْوِ الصُّبْحِ فَقَدَّرَ وَاللَّهِ لَا يَدْرِي خَلِيلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ لَقَدْ قَدَرْتُ عَلَيْكَ أَمْرًا يَرَاهُ عَمْرٌ زَادَ مَعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ جَيْبِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَاذًا إِلَى

کو صحیح کی غلطی پڑ جانے لگے اس میں انہوں نے یہ آیت بھی پڑھی
”اور اللہ نے ابراہیم کو اپنا گہرا دوست بنایا“ تو ان کے چچے نماز پڑھنے
والوں میں سے ایک شخص نے کہا: واللہ ابراہیم کی آنکھ تو ٹھنڈی ہو گئی ہوگی۔
حضرت علی اور حضرت خالد کو حجۃ الوداع سے

پہلے یمن کی جانب بھیجنا

حضرت برادر بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس میں حضرت خالد بن ولید
کے ساتھ یمن کی جانب روانہ فرمایا۔ ان کا بیان ہے کہ ان کے
بعد ان کی جگہ حضرت علی کو بھیجا گیا اور ان سے فرمایا کہ خالد کے
ساتھ یمن سے کہہ دینا کہ جو تمہارے ساتھ یمن جانا چاہے وہ
میرے ساتھ چلے اور جو واپس لوٹنا چاہے وہ ان کے ساتھ واپس
لوٹ جائے۔ حضرت برادر فرماتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں تھا جو
حضرت علی کے ساتھ یمن گئے اور بے قیمت ہیں کئی اوقیہ چھینکے
کے گئے۔

حضرت جریر بن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی
کو حضرت خالد سے غصے کا مال لینے کے لئے بھیجا اور میں حضرت
علی سے کدورت رکھتا تھا۔ کیونکہ انہوں نے غصہ کیا تھا
میں نے حضرت خالد سے بھی اس کا ذکر کیا کہ کیا آپ کی طرف
نہیں دیکھتے؟ جب ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوئے تو میں نے آپ کے حضور یہ بات عرض
کر دی۔ آپ نے فرمایا: اے جریرہ! کیا تم علی سے کدورت
رکھتے ہو؟ میں نے اثبات میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا
علی سے کدورت نہ رکھو کیونکہ غصے میں اُن کا حق تو اس
سے بھی زیادہ ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
حضرت علی نے یمن سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت
میں چہرے کے تھیلے میں بھر کر کچھ سونا بھیجا، جس سے ابھی مٹی
بھی صاف نہیں کی گئی تھی۔ حضور نے وہ سونا چاندی میں تقسیم

الْيَمِينَ فَقَدْ رَأَىٰ صَلَاحَ الصُّبْحِ سُورَةً
الْبَسَاطَةِ فَلَمَّا قَالَ وَاتَّخَذَ اللَّهُ ابْنًا هَيْهَرًا خَلِيلًا
قَالَ رَجُلٌ خَلْفَهُ: قَدَرْتُ عَيْنَ امْرِئٍ بَدَأَ هَيْجَرًا۔

۱۲۴۷۔ بَعَثَ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي كَالِبٍ عَلَيْهِ
السَّلَامُ وَخَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ سَاحِلِي اللَّهِ
عَنْهُ إِلَى الْيَمَنِ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ :

۱۲۴۸۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ أَنَّ حَدَّثَنَا
مُسَدَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَبْرَةَ بْنُ يَزِيدَ
بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ
سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعَثَ سَاحِلِي
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ
إِلَى الْيَمَنِ قَالَ تَوَرَّعْتُ عِلْيًا بَعْدَ ذَلِكَ مَكَانَهُ

فَقَالَ: مِرَا حَبَابَ خَالِدٍ مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ أَنْ يَعْقِبَ
مَعَكَ فَلْيَعْقِبْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَتَقَبَّلْ فَكُنْتُ فِي يَمَنِ
عَقِبَ مَعَهُ قَالَ: فَفُتُّتُ أَزَاقَ ذَوَاتِ عَدَاةٍ۔

۱۲۴۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ
بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سُوَيْدٍ بَنِي مَنُجُوفٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا إِلَى
خَالِدٍ لِيَنْقِضَ الْخُمْسَ وَكُنْتُ أَبْغِضُ عَلِيًّا وَ
قَدْ اغْتَسَلَ فَقُلْتُ لِيَخَالِدٍ: أَلَا تَذَرِي إِلَى هَذَا
فَلَمَّا قَامَا مَنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: يَا بَرِيْدَةُ أَتَبْغِضُ
عَلِيًّا فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ: تَبْغِضُهُ فَإِنَّ لَهُ فِي
الْخُمْسِ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ۔

۱۲۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ
عَنْ عَمَارَةَ بْنِ الْقُعْقُعِ بْنِ شُبْرَمَةَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي نَحْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ
الْخُدْرِيَّ يَقُولُ بَعَثَ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي كَالِبٍ سَاحِلِي

اللَّهُ عَنْهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مِنَ الْيَمَنِ يَدُ حَبِيبَةٍ فِي أَدْيٍ مَقْرُوطٍ تَوَلَّحَصَل
 مِنْ تَلْجَاهَا قَالَتْ فَكَيْفَ هَابِيَتِ أَرْبَعَةٌ نَغِيرَ بَيْنَ
 عَيْنَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَقْدَحَ بَيْنَ حَارِسٍ وَذَيْدٍ أَتَقْبَلُ
 وَالْكَرَامَةَ أَمَا عَلَّمْتَهُ يَا مَاعِزُ مَرْبُتَ الْطُفَيْلِ
 فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ أَصْحَابِهِ كُنَّا نَحْكُنُ أَحَدًا مِنْ هَذَا
 مِنْ هَذَا لَا يَفْقَهُ قَبْلَكَ خَلِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَلَا تَأْمَنُونَ فَإِنَّ أَمِينَ مَنْ رَفَعَ
 السَّمَاءَ يَا نَبِيَّ حَبْرٍ مَنْ فِي السَّمَاءِ صَبَاحًا وَ
 مَسَاءً قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ غَابِرُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفٌ
 الْوَجْهَيْنِ نَاشِئًا جَبْهَةً كَثُفَ الْخَبْثَةُ مَحْلُوكِ
 النَّاسِ مَشْمُولًا زَارِفًا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَى اللَّهَ
 قَالَ فَيَلِّكَ أَوَّلُ سِتِّ أَحَقَّ أَهْلُ الْأَرْضِ أَنْ يَشْفِي
 اللَّهُ قَالَ ثُمَّ رَأَى الرَّجُلُ قَالَتْ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَضْرِبُ عَنْقَهُ قَالَتْ لَا لَعَلَّهُ أَنْ
 يَكُونُ يُصَلِّي فَقَالَ خَالِدٌ: وَكَمْ مِنْ مَصَلِّي يَقُولُ
 بِسْمِ اللَّهِ مَا لَيْسَ فِي قَلْبِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَرَأُوهُمُ أَنْ تَقْبَلُ قُلُوبُ النَّاسِ
 وَلَا أَشَقُّ بِطَرَفِهِمْ قَالَتْ ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهِ وَهُوَ
 مُقْبِلٌ فَقَالَ إِنَّهُ يُخْرِجُ مِنْ خَشْفَتِي هَذَا قَوْمٌ يَتْلُونَ
 كِتَابَ اللَّهِ رَطْبًا لَا يَجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَدْرُونَ
 مِنَ الدِّينِ كَمَا يُبْرَأُ السُّمُّ مِنَ الزَّمِيمَةِ وَأَظَنُّهُ
 قَالَ: لَكُنْ أَذْكُرُ كَثْرَتَهُمْ لَا قَتْلَهُمْ قَتَلَ ثَمُودَ

۱۳۸۱۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ ابْنُ زَيْدٍ هَيْمَرُ بْنُ
 جَدِّهِ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرُ الْأَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ أَنْ يُقِيمَهُ عَلَى إِحْدَاهِ سَرَادِ
 مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرِ بْنِ ابْنِ جَدِّهِ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرُ قَتْلَهُ
 عَلَى بَنِي كَالِبٍ رَفِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِسَعَايَتِهِ قَالَ
 لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بَحْرُ أَهْلَتِ

فرمایا، یعنی عیینہ بن جدر، اقرع بن حابس، زید بن خیل اور چوتھے
 علقمیا عامر بن طفیل کے درمیان۔ اس پر آپ کے اصحاب میں سے کسی
 نے کہا۔ ان لوگوں سے تو ہم زیادہ حق دار تھے جب یہ بات نبی کریم
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا۔ کیا تم مجھے استدار
 شمار نہیں کرتے حالانکہ آسمان دالے کے نزدیک تو میں امین ہوں تمہاری
 قبریں تو میرے پاس ہیں و شام آتی رہتی ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر
 ایک آدمی کھڑا ہو گیا، جس کی آنکھیں اندکرو حسی ہوئی تھیں، رخساروں
 کی پٹیاں ابھری ہوئی تھیں، اونچی پیشانی، گھنی داڑھی، سر شہا ہوا اور
 اونچا تہ بند بازو سے ہوتے تھا اور کہنے لگا۔ اے اللہ کے رسول! خدا
 سے لور۔ آپ نے فرمایا۔ تیری خوابی ہو گیا میں خدا سے ڈرنے کا نام
 اپنی زمین سے زیادہ مستحق نہیں ہوں؟ پھر وہ آدمی چلا گیا حضرت خالد بن ولید
 عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! کیا میں اس کی گردن اڑا دوں؟ فرمایا ایسا نہ
 کرو۔ شاید یہ غازی ہو۔ حضرت خالد عرض گزار ہوئے کہ ایسے غازی بھی تو ہو
 سکتے ہیں کہ جو کچھ ان کی زبان پر ہے وہ دل میں نہیں ہوتا۔ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا کہ لوگوں کے دلوں میں لقب
 لگاؤں اعدان کے پیٹ چاک کر دوں۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے
 پھر اس کی جانب توجہ فرمائی اور وہ پیٹھ پھیر کر جا رہا تھا اس وقت فرمایا کہ
 اس کی پشت سے ایسی قوم پیدا ہوگی جو اللہ کی کتاب کو بڑے مزے
 سے پڑھے گی، لیکن قرآن کریم ان کے حق سے نیچے نہیں اترے گا۔
 دین سے اس طرح نکلے ہوئے ہوں گے۔ جیسے تیر شکام سے پار نکل
 جاتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ۔ اگر میں ان
 لوگوں کو اڑوں تو قوم ثمود کی طسرح انہیں قتل کر

دوں۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی کو حکم فرمایا تھا کہ اپنے احوام پر قائم
 رہو۔ محمد بن بکر، ابن جریر، عطاء حضرت جابر سے یہ بھی روایت
 کرتے ہیں کہ حضرت علی حاصی کے کرعائز خدمت ہوئے تو نبی کریم صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اے علی! تم نے احرام کس
 طرح باندھا ہے عرض گزار ہوئے کہ جس طرح نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم باذنتہ ہیں، فرمایا تم قرآنی بھیج دو اور اسرام کی حالت میں رہو، جیسے تم اب ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت علیؑ نے حضور کے لئے بھی قرآنی بھیجی تھی۔

بحر بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمرؓ سے ذکر کیا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے لوگوں سے یہ بیان فرمایا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج اور عمرے کا احرام باندھا، انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حج کا احرام باندھا اور آپ کے ساتھ ہم نے بھی باندھا تھا جب ہم مکہ مکرمہ کے قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ جو اپنے ساتھ قرآنی نہیں لایا وہ اپنے اس احرام کو عمرے کے احرام میں تبدیل کرے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ قرآنی کا جائزہ تھا پس ہمارے پاس میں سے حضرت علی بن ابی طالب بھی آپسچے حج کے ارادے سے آئے تھے پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا تم نے کون احرام باندھا ہے کیونکہ تمہارا اہل و عیال ہمارے ساتھ ہیں؟ فرمایا کہ میں ہی احرام باندھا ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باندھا ہوا ہے آپ نے فرمایا کہ تم ہی ملت میں رہو کیونکہ ہمارے ساتھ تو قرآنی ہے۔

غزوہ ذی الخلد کا بیان

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں ذوالخلد نامی ایک گھر تھا جس کو کعبہ یمنیہ اور کعبہ شامیہ بھی کہا جاتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم ذوالخلد کو برابر کر کے مجھے راحت نہیں پہنچاؤ گے؟ چنانچہ میں ڈیڑھ سو سواروں کو لے کر روانہ ہو گیا اور اسے سہار کر دیا۔ ہر لوگ اس کے پاس سے انہیں قتل کر دیا، پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ خبر سنائی اور آپ نے چارے لئے اور احسن والوں کے لئے دوا فرمائی۔

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم ذوالخلد کو گرا کر مجھے راحت نہیں پہنچاؤ گے؟ وہ تمہارے خیم کے اندر ایک گھر تھا جس کو کعبہ یمنیہ بھی کہا جاتا تھا۔ پس میں قبیلہ احس کے ڈیڑھ سو سوار لے کر روانہ ہوا۔ وہ گھوڑوں پر سوار تھے اور میں گھوڑے پر اچھی طرح جم نہیں

يَا عَلِيُّ قَالَ يَمَا أَهْلَ بَيْتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاهِدٍ وَأُمُكْتُ حَرَامٌ كَمَا أَنْتَ قَالَ قَاهِدِي لَهُ عَلَى هَذِيحًا.

۱۳۸۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ الطَّوِيلِ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ أَبِي عَمْرٍاءَ أَنَّ سَاحِدَ ثَرْفَحَانَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَ بِحِمْرَةٍ وَحَبَّةٍ فَقَالَ أَهْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نَجَّيْ وَأَهْلَتْنَا بِهِ مَعَهُ فَمَا قَدَامَا مَكَّةَ قَالَ مَنْ تَوَكَّلْنَا مَعَهُ هَدَىٰ فَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً فَكَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدَىٰ فَقَدِمَ عَلَيْنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مِنَ الْيَمَنِ حَاجًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَتُ أَهْلَتِ فَإِنَّ مَعَنَا أَهْلَكَ قَالَ أَهْلَتِ يَمَا أَهْلَ بَيْتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاهِدِي فَإِنَّ مَعَنَا هَذِيحًا.

نبأ ذی الخلد فی الخلد.

۱۳۸۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا بَيَّانٌ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَدِّكَ قَالَ كَانَ بَيْتٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يُقَالُ لَهُ ذُو الْخَلْدَةِ وَالْكُعبَةُ الْيَمَانِيَّةُ وَالْكُعبَةُ الشَّامِيَّةُ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُدْرِي بَيْتِي مِنْ ذِي الْخَلْدَةِ فَتَقَدَّرْتُ فِي مَاتِهِ وَخُسَيْنٌ رَأَيْتُ فَكُسِرَ نَاهِدٌ قَتَلْنَا مِنْ وَجَدْنَا عِنْدَكَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ قَدَامَا عَالَتَا وَإِلَاحَسَ.

۱۳۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ قَالَ لِي جَدِّي بَكْرُ بْنُ أَبِي عَمْرٍاءَ أَنَّ سَاحِدَ ثَرْفَحَانَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَ بِحِمْرَةٍ وَحَبَّةٍ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَتُ أَهْلَتِ فَإِنَّ مَعَنَا أَهْلَكَ قَالَ أَهْلَتِ يَمَا أَهْلَ بَيْتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاهِدِي فَإِنَّ مَعَنَا هَذِيحًا.

شخص کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت میں روانہ کیا جسکی کنیت ابوطاہہ تھی تاکہ آپ کو اس کا گزر ایسا نکلا پڑت کہ جب تمام نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو عرض کی، یا رسول اللہ! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو نبی کیا تو نبی ہوتے ہی آپ کا حب میں وہ لوگ سے جلا تھا اسے اس حال میں میرا ہوا جس طرح غلام مالہ اس نے ہر تلبہ مادی کا بین ہے کہ پھر تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قید اس میں

غزوہ ذات السلاسل کا بیان

اسمعیل بن ابی خالد کا بیان ہے کہ یہ لخم و ہذام کے قبیلوں سے جنگ لڑی گئی۔ ابن اسحاق نے یزید سے انہوں نے حضرت عروہ سے روایت کی کہ یہ کئی غزوہ اور بنو النقیل کے شہر تھے۔

حضرت ابوعثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوہ ذات السلاسل کے لئے حضرت عکرم بن العاص کو امیر لشکر مقرر فرمایا۔ یہ فرماتے ہیں کہ میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا کہ میں گواہ ہوا، حضور آپ کو انسانوں میں سب سے پیارا گوارا ہے؟ فرمایا۔ ہاں! میں نے عرض کیا کہ میں نے ہر اک سرور میں سے؟ فرمایا ان کے والد محترم میں نے عرض کیا۔ ان کے بعد کون ہے؟ فرمایا عمر اس کے چند حضرات کے نام آپ نے اور میں نے لیکن میں اس خیال میں خاموش ہو گیا کہ میرا نام کیوں آخر میں نہ آئے۔

حضرت جریر کا یمن کی طرف جانا

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں یمنی سفر میں تھا تو مجھے یمن کے دو آدمی ملے، یمن میں سے ایک کا نام ذکوانہ اور دوسرے کا ذکوانہ تھا۔ میں انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات گراچی سنا کر ادا تو ذکوانہ نے مجھ سے کہا کہ اپنے میں بزرگ کا آپ ہم سے ذکر فرما رہے ہیں ان کی وفات کو تین روز پہلے میں چنانچہ وہ دونوں بھی ہمارے ساتھ (مدینہ منورہ کی جانب) چلے چکے یہاں تک کہ جب ہم ابھی راستے میں پہنچے تو ہمیں مدینہ طیبہ کی جانب سے آتے ہوئے کچھ سوار ملے، تو ہم نے اس بابے میں ان سے دریافت کیا۔ انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور ہم نے حضرت ابو بکر کو خلیفہ بنایا ہے وہ دونوں ایک آدمی کہتے تھے کہ اپنے امیر کو ہماری آمد کے متعلق بتادیا، اگرچہ اب ہم جا رہے ہیں اور شاید غریب

وَسَلَّمَ بَشِيرًا بِذَلِكَ فَلَمَّا آتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَاكَ لِي بِكَتَفٍ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُ حَتَّى تَذْكُرَهَا كَأَنَّهُمَا جَمَلٌ أَجْرِبُ. قَالَ قَبْرُكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرِ أَحْمَسَ وَرِجَالُهَا خَمْسَ مَدَائِلَ

بَابُ ۳۵ رَغْزُوهَ ذَاتِ السَّلَاسِلِ وَهِيَ غَزْوَةٌ لَخْمٍ وَهَذَا مِمَّا قَالَهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ. وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَمْرٍو هِيَ بِلَادُ بَلِيٍّ وَعُدْرَةُ وَبَنِي الْقَلْبَيْنِ. ۱۲۸۶ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَجَّتْ عَمْرٍو بِنْتُ الْعَاصِ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ فَاتَّبَعْتُهُ فَقُلْتُ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ. قَالَ أَبُو هَاشِمٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ فَقَدْ بَرَّحْنَا لَمْ نَسْكُتْ مَخَافَةَ أَنْ يَجْعَلَنِي فِي أَحَدِهِمْ.

بَابُ ۳۵ ذَهَابُ جَرِيرٍ إِلَى الْيَمَنِ ۱۲۸۷ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الشَّوْبَرِيُّ أَنَّ شَيْبَةَ الْعَبْسِيَّ حَدَّثَنَا ابْنُ أُدْرِيسٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ كُنْتُ بِأَبِصَرَ فَلَقِيتُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ إِذَا كَلَامٌ وَخَا عَمِي وَفَجَعَلْتُ أَحَدًا ثُمَّ هَرَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ دُودَعِيرٌ وَلَكِنْ كَانَ الَّذِي تَذْكُرُ مِنْ أَمْرِ صَاحِبِكَ لَقَدْ مَرَّ عَلَيَّ أَجْلِيهِ مِنْ ثَلَاثٍ وَأَقْبَلَ مَعِيَ حَتَّى إِذَا كُنَّا فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ رَفِعَ لَنَا رُكْبٌ مِنْ بَنِي الْمُكَايِمَةِ فَنَاسَلْنَا هُمْ فَقَالُوا قُبْحُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَحْلَفَ أَبُو بَكْرٍ قَوْمًا لَنَا

خَمْسِينَ وَمِائَةً قَارِئِينَ أَحْمَسَ وَكَانُوا
أَصْحَابَ خَيْلٍ وَكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ
فِي صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرًا صَاحِبِهِ فِي صَدْرِي
وَقَالَ اللَّهُمَّ كُنْ لَهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مُهْدِيًا
فَا تَطْلُقْ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَخَرَقَهَا ثُمَّ بَعَثَ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ جَدِيدٍ الْكَلْبِ
بَعَثْتُكَ بِالنَّبِيِّ مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرْجِعَ هَا كَا هَا
جَبَلٌ أَجْرَبُ تَأَلَّى قَبَائِلَكَ فِي خَيْلٍ أَحْمَسَ وَ
رَجُلًا أَحْمَسَ مَرَاتٍ -

۱۲۸۵۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا
أَبُو إِسْمَاعِيلَ بْنُ أَبِي خَالٍ عَنْ قَبِيصِ
عَنْ جَدِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْأَثَرُ يَخْرُجُ مِنْ رِيِّ الْخَلْصَةِ فَقُلْتُ بَلَى فَا تَطْلُقُ
فِي خَمْسِينَ وَمِائَةً قَارِئِينَ أَحْمَسَ وَكَانُوا
أَصْحَابَ خَيْلٍ وَكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَكَرِهْتُ
ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ يَدَاكَ
عَلَى صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرِي فِي صَدْرِي وَقَالَ
اللَّهُمَّ كُنْ لَهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مُهْدِيًا قَالَ فَمَا
وَقَعْتُ عَنْ قَدْرٍ بَعْدُ قَالَ وَكَانَ دُونَ الْخَلْصَةِ
بَيْتًا بِالْيَمَنِ لِيُخْتَعَرُ وَيُجْبِلَ فِيهِ نَصَبٌ كَعَبْدٍ
يُقَالُ لَهُ الْكَمَّةُ قَالَ قَاتَاهَا فَخَرَقَهَا بِالسَّارِ
وَكَسَرَهَا قَالَ وَلَمَّا قَدِمَ جَدِيدُ الْيَمَنِ كَانَ هَا
رَجُلٌ يَسْتَقْسِمُ بِاللَّهِ كَلَامُ فُقَيْدٍ لَهُ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُتَا فَارْتَدَّ قَدْرٌ عَلَيْهِ
فَضَرَبَ عُنُقَهُ قَالَ قَبِيصٌ هُوَ يُضْرَبُ هَا إِذَا
وَقَفَ عَلَيْهِ جَدِيدٌ فَقَالَ لَتَكْسِرَهَا وَلَتَشْرَهَا
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَذْكَاءُ مِنْ عُنُقِكَ قَالَ
فَكَسَرَهَا وَشَرَّهَا ثُمَّ بَعَثَ جَدِيدٌ رَجُلًا مِنْ
أَحْمَسَ يُكْنَى أَبَا رَحَاةٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

سَلَّمَ تَحَا۔ پس آپ نے میرے سینے پر پناہ دے۔ اقدس ماہ قرآن کی انگشت
ہائے مبارک کے نشانات لکھنے سینے پر دیکھے اور یہ دعا مانگی۔ اے اللہ!
اسے ٹھہرا دے اور ہدایت کرنے والا نیز ہدایت یافتہ بنا دے۔ پس وہ
اس کی جانب گئے۔ چنانچہ اسے چوڑا پھوڑا کر اس میں آگ لگا دی، پھر
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت جریر کے
قاصد نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا
ہے میں جب اسے چوڑا کر دیا تھا تو وہ غاش واسے اونٹ کی طرح جل کر
بیاہ ہو گیا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے قبیلہ احمس کے گھوڑوں اور
لوگوں کے لئے باغیچہ مرتبہ دے کر برکت کی۔

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ کیا تم مجھے زوالِ لحد
کے فکر سے نہات نہیں دلاؤ گے؟ میں عرض گزار ہوا۔ کیوں نہیں میں قبیلہ احس
کے طریقہ سواروں کے کہیں دیا۔ وہ سارے گھر سوار تھے اور میں گھوڑے پر اچھی
طرح بیٹھ نہیں سکتا تھا میں نے اس بات کا بھی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
ذکر کیا۔ پس آپ نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر مارا تو میں نے آپ
کے دستِ اقدس کا اثر اپنے سینے میں محسوس کیا اور پھر آپ نے یہ دعا مانگی۔
اے اللہ! اس کو ٹھہرا دے اور اسے ہدایت کرنے والا نیز ہدایت
یافتہ بنا دے۔ یہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں کبھی گھوڑے سے
نہیں گرا۔ راوی کا بیان ہے کہ زوالِ لحد ایک گھر تھا جو یمن کے
قبیلہ خثعم میں بکلیہ کا مکان تھا جس میں بت پرستی ہوتی تھی اسے کہہ کیا
جاتا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ جماعت وہاں پہنچی اور اسے توڑ پھوڑ کر
نذرِ آتش کر دیا۔ قیس راوی کا بیان ہے کہ جب حضرت جریر یمن میں
پہنچے تو وہاں ایک آدمی تھا جو تیروں سے نال لیا کرتا تھا تو اس سے کہا گیا
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام دیاں موجود ہے۔ اگر اس نے
تجھے دیکھ لیا تو وہ تیری گردن اڑا دے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک روز وہ
نال نکال رہا تھا تو حضرت جریر اس کے پاس جا پہنچے اور اس سے فرمایا کہ
تیروں کو توڑ دے اور یہ گواہی دے کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبارت کے لائق
نہیں ہے۔ وہ میں تیری گردن اڑا دوں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس نے
تیر توڑ دے اور مسلمان ہو گیا۔ پھر حضرت جریر نے قبیلہ احمس کے ایک

ہم حاضر خدمت ہوں۔ اللہ و اللہ تعالیٰ اور وہ عین کی جانب لوٹ گئے ہیں نے حضرت ابوبکر سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا: آپ اپنی ساتھی کے کرکوں نہ آئے؟ اس کے بعد ڈھونڈنے لگا، اسے جبراً آپ ہمارے بزرگ ہیں لیکن میں ایک بات آپ کی خدمت میں عرض کئے دیتا ہوں کہ اہل عرب اس وقت تک خیر و خوبی کے ساتھ رہیں گے جب تک ایک امیر کی وفات کے بعد دوسرے کا چناؤ خود کر لیں گے۔ کیونکہ جب امارت تلوار کے ذریعے حاصل ہونے لگے گی تو بادشاہوں کا نام افسوسناک ہوگا اور بادشاہوں کا راضی ہونا بھی شایانہ۔

غزوہ سیف البحر کا بیان
یہ قافلہ قریش کی تاک میں تھا اور اس کے امیر لشکر ابو عبیدہ تھے

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ساحل سمندر کی جانب ایک لشکر روانہ فرمایا جس کا امیر حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کو مقرر فرمایا گیا اور وہ تین سو افراد پر مشتمل تھا۔ ہمیں چلے اور ابھی راستے میں ہی تھے کہ ہمارا زائد راہ فہم ہو گیا۔ حضرت ابو عبیدہ نے تمام لشکر کا ہچا ہوا زائد راہ جمع کرنے کا حکم فرمایا جب وہ جمع کیا گیا تو کھجوروں سے ڈھونڈ لیا۔ پس آپ ہمارے درمیان تھوڑی تھوڑی کھجوریں تقسیم فرمایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ جب ختم ہونے کے قریب آگئیں تو ہمیں فی کس ایک کھجور ملنے لگی۔ پس میں روہب بن کینہ سے ان سے پوچھا کہ ایک کھجور میں کیا بتا ہوا ہے؟ فرمایا کہ اس ایک کھجور کی حدود قیمت بھی ہیں اس وقت معلوم ہوئی جب کچھ بھی پتہ نہ رہا، یہاں تک کہ ہم ساحل سمندر پر پہنچ گئے۔ رکھا تو کنارے پر پاٹری جیسی چٹیل پڑی ہے تو ہم مارے اس میں سے اٹھارہ روز تک کھاتے رہے۔ پھر حضرت ابو عبیدہ نے اس کی دو پٹریوں کو کھڑا کرنے کا حکم دیا اور ایک سوار کو ان کے نیچے سے گزرنے کا حکم فرمایا تو سوار ان کے نیچے سے گزرتے ہی مر گیا۔

محمد بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

صَالِحُونَ فَقَالَ: أَحَبُّ صَاحِبِكُمْ إِلَيْنَا قَدْ جِئْنَا وَلَعَلَّنَا سَتَعُونَ إِنَّ شَأْنَهُ اللَّهُ وَرَجَعْنَا إِلَى الْيَمِينِ فَأَخْبَرْتُ أَبَا بَكْرٍ بِحَدِيثِهِمْ قَالَ أَفَلَا جِئْتُمْ بِهِمْ؟ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ مَا لِي ذُو عِيرٍ وَيَا حَبِيبُ إِنَّ بَيْتَكَ عَلَى كَرَامَةٍ وَإِنِّي مُخْبِرُكَ خَبْرًا أَنْتُمْ مَعْشَرَ الْعَرَبِ لَنْ تَنَالُوا بِخَيْرٍ مَا كُنْتُمْ إِذَا هَدَيْتُمْ أَمِيرَكُمْ مَرَّتُمْ فِي أَخْرَافِنَا كَأَنْتُمْ بِالسَّيْفِ كَأَنْتُمْ مُلُوكًا يَغْضِبُونَ غَضَبَ الْمُلُوكِ وَيَرْضَوْنَ رِضَا الْمُلُوكِ۔

۱۳۸۵ غزوہ سیف البحر وہم يتلقون غيرا تغريش واميرهم ابو عبیدہ۔

۱۳۸۸۔ حَكَتْنَا لِمَا جِئْتُكَ قَالَ حَدَّثَنِي مَا لَكَ عَنْ قَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا قَبْلَ السَّاحِلِ وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ أَبَا عُبَيْدَةَ أَنَّ الْجَدَارَ وَهُوَ ثَلَاثُ مِائَةٍ فَخَرَجْنَا وَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ فَنَیَ الذَّادُ فَا مَرَّ أَبُو عُبَيْدَةَ بِأَنْوَادٍ لَجِيشٍ فَجَمَعَهُمْ تَكَاتٍ مِنْ دَوْدَى قَمِيْدٍ فَكَانَ يَقُوْمُ كُلُّ يَوْمٍ قَبْلُكَ قَبْلُكَ حَتَّى فَنِي فَلَمْ يَكُنْ يُصِيبُنَا إِلَّا تَمْرَةٌ فَقُلْتُ مَا تُغْنِي عَنْكَ تَمْرَةٌ فَقُلْتُ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِينَ قَنِيتُ شَرًّا تَهَيَّأَ إِلَى الْبَحْرِ فَإِذَا حَوْتُ مِثْلُ الطَّرِيقِ فَأَكَلْنَا مِنْهُ الْقَوْمُ ثَمَانِ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ أَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِضَلْعَيْنِ مِنْ أَضْلَاعِهِ فَصَبَّاهُمَا ثُمَّ مَرَّ بِسَاحِلِهِ فَرَجَحْتُ ثُمَّ مَرَّتْ تَحْتَهُمَا فَكُنَّا نَصْبُهُمَا۔

۱۳۸۹۔ حَكَتْنَا عَلَيَّ بَنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الَّذِي حَفِظْنَاهُ مِنْ عُرْوَةَ بْنِ دِينَارٍ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بھی چٹوں والی فوج میں شامل تھا اور ہم پر حضرت ابو عبیدہؓ کو امیر بنایا گیا تھا۔ ہمیں سخت جھوک کا سامنا کرنا پڑا تو میں نے ہمارے لئے ایک ایسی چھل یا سر پھینک دی کہ اس طرح کی چھل پہلے وہاں نہ تھی۔ اسے غنبر کہا جاتا تھا۔ ہم پندرہ روز تک اس میں سے کھاتے رہے پس حضرت ابو عبیدہؓ نے اس کی پٹیوں میں سے ایک ٹہنی لی اور اس کے نیچے سے ایک سولہ گز رگیا۔ ابو الکھیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ابو عبیدہؓ نے اسے کھانے کا حکم فرمایا تھا عجیب ہم والپس مدینہ منورہ میں آئے تو ہم نے اس کا بھائی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متذکرہ کیا تھا آپ نے فرمایا کہ روزی کھاؤ جو اللہ تعالیٰ نے

اللَّهُ أَطْعَمُونَا إِنْ كَانَ مَعَكُمْ فَاتَاةٌ بَعْضُهُمْ
فَأَكَلَهُ -

باب ۵۲ حج آبی بکیر یا الناس فی سنة تسع

۱۲۹۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو التَّيْمِيِّ

حَدَّثَنَا قَيْمٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعَثَهُ فِي الْحَاجَّةِ الَّتِي

أَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَجَّةِ

الْوَدَاعِ يَوْمَ التَّحْرِيفِ رَهْطٌ يَتَوَدَّعُونَ فِي النَّاسِ

لَا يَحْجُّ بَعْدَ الْحَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ

هَرَبَانٌ -

۱۲۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا

إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: أَخْرَجْتُ سُورَةَ نَزَلَتْ كَامِلَةً بِأَمْرِهِ وَأَخْرَجْتُ

سُورَةَ نَزَلَتْ خَاتِمَةُ سُورَةِ النَّاسِ يَنْقُضُونَكَ

قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَامِ -

باب ۵۳ وفد بني تميم

۱۲۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ

عَنْ أَبِي مَخْزُومٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ

عُمَرَ بْنِ حَصِينٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَتَى نَفَرٌ

مِنْ بَنِي تَمِيمٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:

أَقْبِلُوا الْبَشْرَى يَا بَنِي تَمِيمٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ

قَدْ بَشَرْتَنَا فَأَعْطِنَا فَرَدَّوْنِي ذَلِكَ فِي وَجْهِهِمْ

فَجَاءَ نَفَرٌ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ أَقْبِلُوا الْبَشْرَى إِذْ

لَوْ قَبِلْتُمَا بِنِي تَمِيمٍ قَالُوا قَدْ قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ

باب ۵۴ وفد بني تميم

حَضَنَ بْنِ حَلْدَةَ يَفَّةَ بْنِ بَدَارٍ بَنِي الْحَنْظَلَةِ

مِنْ بَنِي تَمِيمٍ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَأَتَاهُمَا وَأَصَابَ

مرحمت فرمائی اگر تمہارے پاس ہے تو میں بھی اس میں سے کھانا پس لین

حضرت نے خدمت میں پیش کر دی تو آپ نے بھی تناول فرمائی۔

حضرت ابو بکر نے لوگوں کے ساتھ ۹۰ میں حج کیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

حضرت ابو بکر صدیق کو اس حج کے لئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے امیر مقرر فرمایا تھا جو حجۃ الوداع سے پہلے کیا گیا تھا تاکہ وہ قرآنی

کے روز لوگوں میں یہ اعلان کر دیں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک

حج کرنے نہیں آئے گا۔ اور کوئی شخص ننگا ہو کر

بیت اللہ کا طواف نہیں کرے گا۔

حضرت برادر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

پہلی سورت جو نسب سے آخر میں نازل ہوئی وہ سورۃ براء ہے اور

آخری سورت (آیت) وہ ہے جو سورۃ نسا کے آخر

میں نازل ہوئی یعنی يَسْتَفْهِمُكَ نَكَ نَلَّ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَامِ

(سورۃ نسا، آیت ۱۰۱)۔

بنی تميم کے وفد کا بیان

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں

کہ بنی تميم کے لوگوں کی ایک جماعت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت

میں حاضر ہوئی۔ آپ نے فرمایا: اے بنی تميم! شہادت کو قبول کرو کہنے

لگے، یا رسول اللہ! میں شہادت تو ردیدی۔ کچھ مال بھی غنیمت فرمائیے،

اس جواب کا اثر چہرہ انہ پر نمایاں تھا۔ پھر میں نے لوگوں کی جماعت

آئی آپ نے فرمایا، تم شہادت قبول کرو جبکہ بنی تميم نے تو اسے

قبول نہیں کیا۔ وہ میری گزارش ہوئے، یا رسول اللہ! ہم نے

قبول کی۔

بنو غنیمہ پر شب خون مارنے کا بیان

ابن اسحق کا قول ہے کہ عیینہ بن حصین بن عدیہ بن بدر

کو رسول خدا نے بنی تميم کی شاخ بنی غنیمہ سے جہاد

کرنے بھیجا۔ انہوں نے شب خون مار کر مرد قتل کر دئے

مِنْهُمْ نَا سًا وَسَبِي مِنْهُمْ نِسَاءً

۱۴۹۴۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَدِّي عَنْ عَمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي ذُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَا أَرَاكَ أُحِبُّ بَنِي تَيْمِيٍّ بَعْدَ ثَلَاثِ سِمَعَةٍ مِّنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهَا فِيهِمْ هُمْ أَشَدَّ أُمَّتِي مَعِيَ الدَّجَالُ، وَكَأَنَّ فِيهِمْ سَبِيَّةً عَائِشَةُ فَقَالَ أَعْتَقْتُمَا فَإِهْمَا مِنِّي وَلِيدَا إِبْرَاهِيمَ وَجَارَتُ صَدَاقَهُمْ فَقَالَ هَذِهِ صَدَقَاتُ تَمِيمٍ أَوْ قَوْمِي

۱۴۹۵۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جَدِّ بِي أَخْبَرَهُمْ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُ قَدِمَ دَكْبَ مِنْ بَنِي تَيْمِيٍّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مِيرَ الْقَعْقَاعِ بْنُ مَجْدٍ بَنِ زُرَّارَةَ. قَالَ عَمْرُو بْنُ أَهْبَلٍ الْأَقْدَرُ بْنُ حَارِيسٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ مِيرَ مَا رَأَيْتُ إِلَّا خِلَافِي. قَالَ عَمْرُو مَا رَأَيْتُ خِلَافَكَ قَطْمَارَ يَا حَتَّى أَرْفَعْتَ أَصْوَاهُمَا فَتَدَلَّ فِي ذَلِكَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْدِمُوا حَتَّى انْقَضَتْ

بَنَاتُكُمْ وَفَدَا عَبْدُ الْقَيْسِ

۱۴۹۶۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا قُرَّةٌ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ لِي جَدَّةً يُدْتَبِئُ بِي نَبِيذًا فَاشْرَبَهُ حَتَّى فِي جِوَارِيٍّ أَكْثَرَتْ مِنْهُ فَمَا لَسْتُ الْقَدَمَ فَاطَلْتُ الْجُلُوسَ تَحِيَّتُ أَنْ أَقْتَضِمَ فَقَالَ: قَدِمَ وَفَدَا عَبْدُ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرْحَبًا يَا الْقَوْمَ عِزَّ خَدَايَا وَلَا أَسَدًا لِي فَقَالُوا يَا

اور عورتوں کو قید کر لیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان کی وجہ سے میں بنی تميم کو بیشہ درست رکھا ہوں۔ میں نے ان کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں سے وہ لوگ عقل پر سب سے سخت ہیں۔ ان میں سے حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس ایک لونڈی تھی تو حضور نے فرمایا کہ اسے آزاد کر دو، کیونکہ یہ حضرت اسماعیل کی اولاد سے ہے اور جب ان کے صدقات کا مل آیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ قوم کے یا میری قوم کے صدقات ہیں۔

ابن ابی ملیکہ کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خبر دی کہ بنی تميم کے کچھ سردار بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت میں حاضر ہوئے، حضرت ابو بکر نے اسے پیش کی کہ ان پر قتاع بن معبد بن زرارہ کو امیر مقرر کر دیا جائے۔ حضرت عمر نے اسے پیش کی کہ اقرع بن حابس کو امیر بنایا جائے۔ حضرت ابو بکر نے فرمایا کہ آپ ہمیشہ میرے خلاف رائے دیتے ہیں۔ حضرت عمر نے جواب دیا کہ میں نے یہ رائے آپ کی مخالفت کے ارادے سے نہیں دی۔ دونوں حضرات میں بحث ہونے لگی، یہاں تک کہ آوازیں بلند ہو گئیں۔ پس یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی ہے۔ اسے اعلان دلاوا اللہ اور اسکے رسول سے آگے نہ بڑھو۔ (سورہ الجاثی، آیت پہلی)

عبدالقیس کے وفد کا بیان

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے پاس ایک گھڑا ہے جس میں میرے سے نبیذ تیار کیا جاتا ہے میں اس میں سے نبیذ کر کے عبد ایک آنکھ سے میں لے کر پی لیتا ہوں اگر میں اس میں سے زیادہ پی لوں اور کئی دیر لوگوں میں بیٹھا رہوں تو مجھے روانی کا ڈر ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ عبدالقیس کا وفد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو آپ نے فرمایا، اس قوم کو خوش رکھو جو نہ نقصان میں ہے اور نہ شرمندہ و ناہم ہے وہ عمر بن غزاد ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ تميم کے کفار عامل

رَسُولَ اللَّهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ أَلَمْ يَكُنْ مِنْ مَفْرُوقٍ
إِنَّا لَنَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي أَشْهُرٍ الْحُدُودِ حَتَّى نَتَّ
يَجْمِلَ مِنَ الْأَمْثَرِ عَمِلْنَا بِهِ دَخَلْنَا الْجَنَّةَ
وَنَدَّ عَوَارِثَهُ مِنْ دَرَارِنَا. قَالَ أُمُّ كَلْبٍ بَارِعُ
قَالَتْهَا كَرَّ عَنْ أَرْبَعٍ. الْإِيمَانُ بِاللَّهِ هَلْ
تَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللَّهِ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُهُ وَأَنَّ الْكُفْرَ وَصُورَهُ
رَمَضَانُ وَأَنْ تَعْبُدُوا مِنَ الْمَنَاجِزِ الْحُسْنِ وَأَنَّهَا كَرَّ
عَنْ أَرْبَعٍ. مَا أَنْتُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَالْخَيْرِ
وَالْمَرْفُوقِ.

۱۴۹۷۔ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الرَّفِيعِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ

عَبَّاسٍ يَقُولُ: قَدِمَ وَفَدَّ قَبِيضَةُ الْقَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا هَذَا الْخَلْقُ
مِنْ تَرْبِيعِهِ وَقَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مَضَرٍ
فَلَسْنَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي شَهْرِ حَجَلَمَ كَسْرًا بِأَشْيَاءٍ
تَأْخُذُ بِهَا وَنَدَّ عَوَارِثَهُمَا مِنْ دَرَارِنَا. قَالَ أُمُّ كَلْبٍ
بَارِعُ قَالَتْهَا كَرَّ عَنْ أَرْبَعٍ. الْإِيمَانُ بِاللَّهِ شَهَادَةُ
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَعَقْدُ وَاحِدَةٍ. وَإِقَامُ الصَّلَاةِ
وَأَيُّامُ الزَّكَاةِ وَأَنْ تُؤَدَّ لِلَّهِ حُسْنُ مَا غَنِمْتُمْ
وَأَنَّهَا كَرَّ عَنْ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَالْخَيْرِ وَالْمَرْفُوقِ.

۱۴۹۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلِيمَانَ حَدَّثَنَا
ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَنْ وَقَالَ بَكْرُ بْنُ مَفْرُوقٍ عَنْ
عَمْرِو بْنِ الْحَكِيمِ عَنْ بَكْرِ بْنِ كَدَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ
عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَزْهَرَ
وَالْمُسَوِّمَ بْنَ مَعْدِيكَةَ أَرْسَلُوا إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا فَقَالُوا اقْرَأْ عَلَيْنَا السَّلَامَ مِنَّا جَمْعًا وَسَلَامًا
عَنِ الزَّكَّاتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَرَأَيْنَا أَخْبَرَنَا أَنَّكَ
تُصَلِّيهِمَا وَقَدْ بَلَّغْنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہیں۔ لہذا ہم آپ کی خدمت میں حرمت واسلے ہیمنوں کے سوا ماضی نہیں
ہر سکتے، ہمیں چند ایسی باتیں بتادی جائیں کہ ان پر عمل کر کے ہم جنت
میں داخل ہو جائیں اور اپنے باقی لوگوں کو بھی ان کی دعوت دیں، فرمایا۔
میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں،
اولاً قرآن پر ایمان رکھنا ہے اور جانتے ہو اللہ پر ایمان رکھنا کیا
ہے؟ اس بات پر قائم رہنا کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں
ہے پھر دوسری بات نماز کا قائم کرنا، دوسری بات زکوٰۃ دینا اور تیسری
بات ماہِ رمضان کے روزے رکھنا اور چوتھی مالِ غنیمت سے غس
کا ادا کرنا ہے جن چار چیزوں سے تم کو منع کرتا ہوں وہ کدو کی ترخی، بکری
ہونی، کدو کی برتن، سبز لاکھی برتن، اور دھنی برتن (شرب کے برتن) ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، کہ
عبدالقیس کا وفد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا
تو وہ لوگ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! ہم ربیعہ قبیلے سے تعلق
رکھتے ہیں، جبکہ قبیلہ مضر کے کفار ہمارے اور آپ کے درمیان مائل ہیں۔
پس ہم حرمت حرمت واسلے ہیمنوں میں ہی آپ کی خدمت میں حاضر ہو سکتے
ہیں لہذا ہمیں کچھ ایسی چیزیں بتادیجئے جن پر ہم خود عمل کریں اور اپنے
دوسرے لوگوں کو ان کی دعوت دیں۔ فرمایا، میں تمہیں چار باتوں کا حکم
دیتا اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں۔ سب سے پہلے قرآن پر ایمان
رکھنا ہے یعنی اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت
کے لائق نہیں ہے اور اس پر ایک انگلی بند فرمائی۔ (۲) نماز قائم
کرنا (۳) زکوٰۃ دینا (۴) اور اپنے مالِ غنیمت سے غس کا ادا کرنا ہے۔
حضرت ابن عباس کے آزاد کردہ غلام کزیب سے مروی ہے۔

کہ مجھے حضرت ابن عباس، حضرت عبدالرحمن بن اذہر اور حضرت مسودہ
بن عمر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں
بھیجا اور فرمایا کہ ان سے ہم سب کا سلام عرض کرنا اور نماز عصر کے بعد
دو رکعتیں پڑھنے کے بارے میں ان سے دریافت کرنا کیونکہ ہمیں یہ
خبر پہنچی ہے کہ وہ دو رکعتیں پڑھتی ہیں اور ہم تک یہ بات بھی پہنچی
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے منع فرمایا ہے۔
حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر کے ساتھ آیا کرتے

تَمَى عَنْهُمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكُنْتُ أَطْرُبُ مَعَ عُمَرَ
النَّاسَ عَنْهُمَا قَالَ كَرِيْبٌ قَدْ خَلْتُ عَلَيْهَا وَبَلَغَتْهَا
مَا أَرْسَلُونِي فَقَالَتْ سَلْ أَمْرَ سَلَمَةَ فَإِنَّ خَبْرَهُمْ
قَدْ دَوِيَ إِلَى أَمْرٍ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا أَرْسَلُونِي إِلَى عَائِشَةَ
فَقَالَتْ أَمْرَ سَلَمَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْلُو عَنْهُمَا فَإِنَّهُمَا صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ
دَخَلَ عَلَى وَعِنْدِي نِسْرَةٌ مِنْ بَنِي حَذَاءٍ مِنْ
الْأَنْصَارِ فَقَصَلَا هُمَا فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِمَا الْخَادِمَ فَقُلْتُ
تَوَدُّنِي إِلَى جَنْبِ فَقُولِي تَقُولِي أَمْرَ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
الْحَرَامُ عَلَيْكَ تَنَاهَى عَنْ هَاتَيْنِ الزَّكَاةَيْنِ فَأَمَّا كَ
تُصَلِّيَهُمَا فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَخِرِي فَقَعَدَتِ
الْجَارِيَةُ فَاسْتَخَرَتْ بِيَدِهِ فَاسْتَخَرْتُ عَنْهُ
فَلَمَّا انْصَرَفَتْ قَالَ يَا بَنَاتُ ابْنَةِ سَالَتْ عَنِ
الزَّكَاةَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِنَّهُ أَتَانِي أَنَّهُ مِنْ عِنْدِ
النَّبِيِّ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَشَاخَرَنِي عَنِ
الزَّكَاةَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ -

۱۴۹۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ
حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ
هَوَّابٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍاءَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَوَّلُ جُمُعَةٍ جُمِعَتْ بَعْدَ جُمُعَةِ
جُمِعَتْ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي مَسْجِدِ عَبْدِ الْقَيْسِ بِجَوَافِي يَبَنِي كَرِيْبٍ مِنَ
الْبَحْرَيْنِ -

بَابُ وَفْدِ بَنِي حَنِيفَةَ وَحَدِيثِ
ثَمَامَةَ بْنِ أَثَالٍ

۱۵۰۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ
سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَحَثَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قَبْلَ نَجْدٍ

دائے کر پٹا کرتا تھا۔ کربیب کا بیان ہے کہ میں ان کی خدمت میں
حاضر ہوا اور بنی میقام دے کر مجھے بھیجا گیا تھا وہ میں نے پہنچا دیا۔
انہوں نے فرمایا کہ حضرت اہم سلمہ سے دریافت کرو۔ میں نے یہ
بات ان حضرات کو جاتی تو انہوں نے مجھے حضرت اہم سلمہ کی خدمت
میں وہی پیغام دے کر بھیجا جو حضرت عائشہ کے لئے رہا تھا پس حضرت
اہم سلمہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میں نے ان سے منع
فرماتے ہوئے سنا ہے ایک دفعہ آپ نے نماز عصر پڑھی، پھر
میرے پاس تشریف لائے اور اس وقت میرے پاس بنی حذاء کی
انصار سے کچھ عورتیں تھیں پس آپ نے یہ پڑھیں۔ میں نے آپ
کی جانب غامدہ کر دی کہ کہہ کر بھیجا کہ پھر میں کھڑی ہو کر یہ عرض کرنا کہ
یا رسول اللہ! اہم سلمہ کہتی ہیں کہ میں نے کیا ان دو رکعتوں سے آپ
کو منع فرماتے ہوئے نہیں سنا جو آپ پڑھ رہے ہیں؟ اگر حضور
بات سے اشارہ فرمائیں تو مجھے چٹ جانا پس بوٹری نے اس طرح کیا اور آپ نے
بات سے اشارہ فرمایا تو وہ مجھے ہٹ گئی، جب آپ تشریف لے جانے لگے
تو فرمایا اے ابوعامریہ! میں نے نماز عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کے متعلق پوچھا
ہے تو بات یہ ہے کہ میرے پاس عبد القیس کے لوگ اپنی قوم سے مسلمان ہونے کی عرض سے

ابو عمرو کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد مسجد نبوی میں
جونا جمعہ ہوتی تھی اس کے بعد جس مسجد میں سب سے پہلے نماز جمعہ
تائم کی گئی وہ جوائی میں عبد القیس کی مسجد ہے۔ جوائی، بحرین کا
ایک گاؤں ہے رگیا جگہ جگہ تائم کر لینا مناسب نہیں بلکہ
زیادہ سے زیادہ افراد کا ایک جگہ جمع ہونا زیادہ اچھا

بنی حنیفہ کا وفد اور ثمامہ بن اثال
کا ذکر

حضرت ابوسریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجد کی جانب کچھ سواروں کو روانہ فرمایا تو وہ
بنی حنیفہ کے ایک شخص ثمامہ بن اثال کو گرفتار کر کے لے آئے اور اسے
مسجد نبوی کے ایک ستون سے باندھ دیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے تو آپ نے فرمایا: اے غامد! تمہارا کیا ارادہ ہے؟ جواب دیا، اس غمراہ میرا ارادہ نیک ہے اگر آپ مجھے قتل کریں تو گویا ایک غریب آدمی کو قتل کیا اور اگر احسان فرمائیں تو ایک احسان ماننے والے پر احسان ہوگا اور اگر آپ مال چاہتے ہیں تو جتنا چاہیں مانگ سکتے ہیں۔ جب دوسرا روز ہوا تو آپ نے فرمایا: اے غامد! کیا ارادہ ہے؟ اس نے جواب دیا، میں کہہ چکا کہ اگر احسان فرمائیں تو احسان ماننے والے پر احسان ہوگا۔ آپ اسے چھوڑ کر چلے گئے اور اگلے روز پھر فرمایا: اے غامد! کیا خیال ہے؟ کہنے لگا میں تو عرض کر چکا ہوں۔ آپ نے حکم دیا کہ غامد کو چھوڑ دو۔ وہ چلا گیا اور مسجد کے قریب ایک باغ میں جا کر غسل کیا پھر مسجد میں آیا۔ اگر کہنے لگا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے پیچھے رسول ہیں اے محمد! خدا کی قسم مجھے روئے زمین پر آپ سے زیادہ ناپسند کوئی نہ تھا، لیکن آج مجھے آپ سب سے محبوب ہیں۔ خدا کی قسم، آپ کے دین سے زیادہ مجھے کوئی دین ناپسند نہ تھا لیکن آج مجھے آپ کا دین سب سے پیارا ہے خدا کی قسم مجھے آپ کے شہر سے زیادہ ناپسند کوئی شہر نہ تھا لیکن آج یہ مجھے سب شہروں سے پیارا ہے۔ آپ کے سواروں نے مجھے گرفتار کر لیا مالا کر میں عمرہ کے ارادے سے بارہا تھا اب اس بار سے میں آپ کا حکم کیا ہے؟ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بشارت دی اور فرمایا کہ وہ عمرہ کرے۔ جب وہ مکہ مکرمہ میں پہنچا تو کسی نے اس سے کہا، کیا تم بے دین ہو گئے ہو؟ جواب دیا نہیں بلکہ میں تو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دستِ اقدس پر مسلمان ہو گیا ہوں۔ اگر تم نے میرے ساتھ کوئی حرکت کی تو خدا کی قسم تمہارے پاس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اجازت کے بغیر یا تم سے گزرم کا ایک وار بھی نہیں پہنچے گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں سید کذاب آیا اور کہنے لگا کہ اگر محمد اپنے بعد مجھے جانشین نامزد کر دیں تو میں ان کی پیروی اختیار کر لیتا ہوں اور وہ اپنے ساتھ اپنی قوم کے کہتے ہی افراد لے کر آیا تھا۔

فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثَمَامَةُ بْنُ أَسَدٍ قَدْ بَطَّحَهُ بِسَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عِنْدَكَ يَا ثَمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِي خَيْرٌ يَا مُحَمَّدُ أَنْ تَقْتُلَنِي تَقْتُلُ ذَا دِمْرٍ وَإِنْ تُنْعِمَ تُنْعِمَ عَلَيَّ شَاكِرٌ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ مِنْهُ مَا شِئْتَ حَتَّى كَانَ الْغَدُ تَعَرَّكَ لَهُ مَا عِنْدَكَ يَا ثَمَامَةُ قَالَ مَا قُلْتُ لَكَ إِنْ تُنْعِمَ تُنْعِمَ عَلَيَّ شَاكِرٌ فَتَرَكَهُ حَتَّى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ. فَتَعَالَ مَا عِنْدَكَ يَا ثَمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِي مَا قُلْتُ لَكَ فَقَالَ أَطْلِقُوا ثَمَامَةَ فَاتَّطَلَّقَ إِلَى نَخْلٍ قَرِيبٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَاتَّغَسَّلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ يَا مُحَمَّدُ وَاللَّهِ مَا كَانَ عَلَيَّ أَلْسُنٌ مِنْ وَجْهِهِ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ دِينِهِ فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهِكَ أَحَبَّ إِلَيَّ وَأَلْبَسَ مَا كَانَ مِنْ دِينِ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ دِينِكَ فَاصْبِرْ وَبُيِّنْكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَى اللَّهِ مَا كَانَ مِنْ بَدَنٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ بَدَنِكَ فَاصْبِرْ بَلَدًا لَكَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الْبِلَادِ الْحَتَّ وَإِنْ خِيفَكَ أَخَذْتُ دَاوَأَ أُرِيدُ الْعَصَاةَ فَمَاذَا قُلْتَ فَبَشَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَشَّرَهُ أَمْرَهُ أَنْ يَعْتَمِرَ فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهُ قَائِلٌ صَبْرٌ؟ قَالَ لَوْ لَكِنْ اسْتَمْتَمْتُ مَعَ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا وَاللَّهِ لَا يَأْتِيكَوَرْنَ إِلَيْمَا مَرَّحَةً حَتَّى يَأْتِيَا ذِكْرَ فِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۰۱۔ حَكَاثَتَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ مَسْجِدَنَا أَنْكَدَ ابْنِ أَبِي عَهْدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَجَعَلَ يَقُولُ إِنَّ جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ مِّنْ بَعْدِي نَبِيُّهُ
وَقَدْ مَهَا فِي بَشَرٍ كَثِيرٍ مِّنْ قَوْمِهِ قَا قَبْلَ إِلَيْهِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ شَايِتُ
بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَفِي يَدَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةً جَدِيدًا حَتَّى وَقَفَ عَلَى مَسِيلَتِهِ
فِي أَصْحَابِهِ فَقَالَ تَوَسَّأْتُ لَكَ فِي هَذِهِ
الْقِطْعَةِ مَا أَعْطَيْتُكَهَا وَلَكِنْ تَعَدُّ وَأَمَرَ اللَّهُ
فِيكَ ذَلِكَ أَدْبَرْتُ لِي عَقْدُكَ اللَّهُ وَآتَى لَدَاكَ
الَّذِي أُرَيْتَ فِيهِ مَا سَأَيْتَ وَهَذَا شَايِتُ
يُحْيِيكَ عَنِّي ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ قَالَ ابْنُ قَيْسٍ فَسَأَلْتُ
عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ أَمَرِي
الَّذِي أُرَيْتَ فِيهِ مَا سَأَيْتَ فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا
وَأَنْتَ نَايِتٌ فِي يَدَيَّ سَوَاءٌ بَيْنَ مَنْ ذَهَبَ فَأَهْتَدَى
شَايِتُهُمَا فَأَوْجَى إِلَى فِي الْمَنَامِ أَنْ انْفَضَّ هُمَا فَتَفَضَّ هُمَا
فَطَارَا فَاقْلَبْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ بَعْدِي
أَحَدُهُمَا الْعَنَسِيُّ وَالْآخَرُ مَسِيلَةُ

۱۵۰۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْكُرِّاقِ عَنْ مَعْبَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مَسْعَدٍ أَنَّ
هَمَّامَ بْنَ رَضِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا وَأَنْتَ نَايِتٌ يَخْرُجَانِ
الْأَرْضَ فَرَضَمَ فِي كَفِّي سَوَاءٌ بَيْنَ مَنْ ذَهَبَ فَكَبَّرَا
عَلَى فَأَوْجَى إِلَى أَنْ انْفَضَّ هُمَا فَتَفَضَّ هُمَا
فَقَالَ هُمَا الْكَذَّابَانِ الَّذِينَ أَكَا بَيْنَهُمَا صَاحِبٌ
صَنَعًا وَصَاحِبٌ أَيْمَانًا

۱۵۰۳۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ
سَمِعْتُ مَهْدِيَّ ابْنَ مَيْمُونٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ
أَنْتَهَارِي يَقُولُ كُنَّا نَعْبُدُ الْحَجَرَ فَإِذَا وَجَدْنَا
حَجَرًا هَوَّأْ خَيْرُ مَنَّهُ الْقَبِيلَةَ وَأَخَذْنَا الْآخِرَ فَإِذَا

پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ثابت بن قیس بن شماس
کو ساتھ لیا اور اس کی جانب چل پڑے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کے دست مبارک میں کھجور کی ایک ٹہنی تھی۔ بیان ملک کہ آپ
مسیح کے پاس اپنے اصحاب میں جا کھڑے ہوئے اور فرمایا، اگر تو مجھ
سے یہ ٹہنی بھی مانگے تو مجھے نہیں دوں گا تیرے بارے میں اللہ تعالیٰ
کا فیصلہ نڈھال نہیں ہو سکتا۔ اگر تو نے میری جانب سے پیٹھ پھیری تو
اللہ تعالیٰ تجھے ذلیل کر دے گا میں تجھے وہی کچھ دیکھ رہا ہوں جو خواب
میں نظر آیا تھا۔ آگے میری جانب سے ثابت بن قیس تجھے جواب دی
گے حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کے ارشاد میں میں تجھے وہی کچھ دیکھ رہا ہوں جو خواب میں نظر آیا
تھا۔ کے متعلق دریافت کیا تو حضرت ابو ہریرہ نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں سوچا ہوا تھا کہ اپنے سامنے سونے
کے دو گنگن دیکھے۔ انہیں دیکھ کر مجھے صدمہ ہوا تو خواب میں میری
جانب وہی فرمایا گئی کہ ان پر پھونک مارو۔ پس میں نے ان پر پھونک
ماری تو دونوں اڑ گئے۔ میں نے دونوں گنگنوں سے دو کذاب مراد
لئے ہیں جو میرے بعد ظاہر ہوں گے۔ ان میں سے ایک عنسی ہے
اور دوسرا مسیلہ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں سوچ رہا تھا کہ مجھے
زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئیں، پھر میری حقیر پر سونے
کے دو گنگن رکھے گئے، تو مجھے گنگن ناگوار گزرے پس میری طرف
وحی کی گئی کہ ان پر پھونک مارو۔ میں نے پھونک ماری تو دونوں
گنگن غائب ہو گئے۔ میں نے ان کی تعبیر دو کذابوں سے لی،
میں جن کے درمیان میں ہوں۔ ایک ان میں سے صناعہ والا
(اسود عنسی) اور دوسرا ایمان والا (مسیلہ) ہے۔

مہدی بن میمون کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر عطار
کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم پتھروں کی عبارت کیا کرتے تھے جب
پہلے سے اچھا کرتی پتھر مل جاتا تو پہلے کو پھینک کر اسے لے لیتے
اگر پتھر ملنے تو مٹی کا تعمیر بنا کر اس کی پر بکری دہتے، پھر اس

کے گرد طواف کرتے تھے۔ جب رجب کا مہینہ آتا تو ہم کہتے کہ یہ چناروں کے پھل دوڑ کرنے کا مہینہ ہے چنانچہ ہم کسی نیزہ یا تبر کے پیکان کو نکالے بغیر نہیں چھوڑتے تھے اور اسے ہم رجب کے پورے مہینے نکالے رکھتے تھے۔ میں نے ابوجہار کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت میں رط کا تھا اور اپنے گھروالوں کے اونٹ چرایا کرتا تھا جب ہم نے آپ کے ہاں ہونے کی خبر سنی تو ہم جہنم کی طرف دوڑے یعنی سیکر کذاب کے پھندے میں پھنس گئے۔

اسود عتسی کا قصہ

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ ہمیں یہ خبر پہنچی کہ سیکر کذاب ایک دفعہ مدینہ منورہ میں آیا اور عمارت کی جٹی کے گھر میں ٹھہرا جو اس کے نکاح میں تھی اور عمارت کی بیٹی وہ جو عبد اللہ بن عبد اللہ بن مسرک کی ماں تھی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ثابت بن قیس کو ساتھ لیا جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ کہا جاتا تھا اور سیکر کے پاس تشریف لے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک ٹہنی تھی آپ اس کے پاس کھڑے ہو کر اس سے گفتگو فرماتے گئے تو سیکر نے آپ سے کہا کہ آپ میری حکومت کے راستے میں رکاوٹ نہ بنیں اور مجھے اپنے بعد جانشین مقرر فرمادیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا۔ اگر تو مجھ سے یہ ٹہنی مانگے تو میں تجھے نہیں دے سکا اور میں دیکھتا ہوں کہ تو وہی شخص ہے جو میں نے خواب میں دیکھا تھا اور اس کے علاوہ ثابت بن قیس تجھے میری طرف سے جواب دیں گے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لے آئے، عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکورہ خواب کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ذکر کیا تھا کہ میں سویا ہوا تھا تو میں نے دیکھا کہ میرے ہاتھ پر دو کنگن طلائی رکھے گئے ہیں۔ میں پریشان ہوا اور رہے رہے گئے۔ پھر مجھے اجازت ملی اور میں نے

لَمْ يَجِدْ حَجْرًا جَبَعًا جُثَّةً مِنْ ثَرَابٍ ثَبَرٍ حُتًّا بِالشَّامِ فَوَلَّيْنَا عَلَيْهِ شَرَطْنَاهُ فَإِذَا دَخَلَ شَهْرَ رَجَبٍ قُلْنَا مَنْصِلُ الْإِسْتِةِ فَلَا بَدَاءَ رَحْمًا فِيهِ حِدَايَةٌ وَلَا سَهْمًا فِيهِ حِدَايَةٌ إِلَّا نَزَعْنَاهُ وَالْقَيْنَاهُ شَهْرَ رَجَبٍ وَسَمِعْتُ أَبَا جَاهٍ يَقُولُ كُنْتُ يَوْمَ بَعِثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا أَدْعَى الْإِمْلَ عَلَى أَهْلِي فَلَمَّا سَمِعْنَا بِخُرُوجِهِ قَدَرْنَا إِلَى النَّارِ لِيُؤْتِيَ مَسِيلَةَ الْكَذَّابِ۔

باب ۵۳۹ قصۃ الاسود العتسی

۱۵۰۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَدِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا آدِيُّ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ كَيْسٍ وَكَانَ فِي مَوْضِعٍ أُخْرَ اسْمُهُ عُبْدُ اللَّهِ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ: بَلَّغْنَا أَنَّ مَسِيلَةَ الْكَذَّابِ قَامَ الْمَدِينَةَ فَاتَّلَفَ فِي كَارِبِيَّتِ الْحَارِثِ وَكَانَ تَحْتَهُ بِذِكِّ الْحَارِثِ ابْنِ كُرَيْبٍ قَرِيبِي أَمْرُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ قَاتَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَهُوَ الَّذِي يُقَالُ لَهُ خَطِيبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي مَبْدَأِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْضِيْبٌ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَنَكَلَمَهُ فَقَالَ لَهُ مَسِيلَةُ: إِنَّ شَيْئًا خَلَيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْأَمْرِ تَوَجَّعْتَهُ لَنَا بَعْدَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَوَسَا لَتَنِي هَذَا الْقَوْضِيْبُ مَا أَعْطَيْتُكَه وَإِنِّي لَا أَرَاكَ الَّذِي أُبَيِّتُ فِيهِ مَا أُرِيْتُ وَهَذَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ وَ سَيَجِيْبُكَ عَرِيٌّ فَأَنْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سَأَلْتُ عُبْدَ اللَّهِ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ رُؤْيَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي ذَكَرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ذَكَرَ لِي أَنَّ

ان پر چڑھ کر ہری تڑوہ دونوں اڑ گئے، میں نے اس کی تفسیر یہ نکالی کہ دو کتاب نکلیں گے۔
عقیدہ اللہ نے فرمایا کہ ان میں سے ایک تو غشی ہے جس کو فیروز نے قتل کیا اور دوسرا مسیلہ کتاب ہے۔
رو حضرت جعفری کے ہاتھوں حضرت ابو بکر صدیق کے عہد خلافت میں داخل جہنم ہوا۔

اہل نجران کا قصہ

حضرت عذیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نجران کے سرداروں میں سے عاتبہ ابوسیدہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آئے دونوں چاہتے تھے کہ حضور ہم سے مباہلہ کریں۔ راوی کا بیان ہے کہ ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ ان سے مباہلہ نہ کرو۔ خدا کی قسم اگر یہ نبی ہوئے تو ہم اور ہمارے بعد ہماری نسلیں بھی فلاح نہیں پاسکیں گی۔ دونوں کہنے لگے کہ حضور جو آپ ہم سے مانگیں گے ہم اتنا مال پیش کر دیا کریں گے، آپ ہمارے پاس کوئی امانت دار آدمی بھیج دیں اور ایسا نہ بھیجے جو امانت دار نہ ہو، آپ نے فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ایسا امانت دار بھیجوں گا جو حقیقت میں امین ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں اس شخص کے منتظر تھے تو آپ نے فرمایا: اے ابوبکر! کھڑے ہو جاؤ جب وہ کھڑے ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اس امت کے امین ہیں۔

حضرت عذیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اہل نجران عرض گزار ہوئے کہ ہمارے پاس ایسے آدمی کر بھیجے جو امین ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمہاری جانب ایسا امین بھیجوں گا جو حقیقت میں امین ہوں۔ اس پر لوگ اسے دیکھنے کا انتظار کرنے لگے۔ پس آپ نے حضرت ابوسیدہ بن الحجاج کو روانہ فرمایا۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَنَا أَنَا نَائِمٌ أُرِيتُ أَنَّهُ وَضِعَ فِي يَدَيَّ سَوَارِي مِنْ ذَهَبٍ فَفُطِعَتْهُمَا وَكَرِهَتْهُمَا فَأَجِدَنِي فَنَقَضَتْهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلَهُمَا كَذِبًا بَيْنَ يَخْرُجَانِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ أَحَدُهُمَا الْعُسِيُّ الَّذِي قَتَلَهُ قَيْدُ دُرِّ الْيَمِينِ وَالْآخَرُ مُسْلِمَةُ الْكَذَّابِ۔

کتاب نبی قصہ اہل نجران

۱۵۰۵۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ عَنْ إِسْرَافِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُرَّادٍ عَنْ حَازِمِ بْنِ حَازِمٍ الْعَاقِبِيِّ وَالنَّسَبِيِّ صَاحِبِ نَجْرَانَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا أَنْ يُلَاحِظَنَا قَالَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ لَا تَفْعَلْ فَوَاللَّهِ لَئِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَا عَنَّا لَا نَفْلِحُ نَحْنُ وَلَا عَقِبَتَا مِنْ بَعْدِنَا قَالَ إِنَّا نَفْعِلُكَ مَا سَأَلْتَنَا وَأَبْعَثَ مَعَنَا رَجُلًا أَمِينًا وَلَا تَبْعَثْ مَعَنَا إِلَّا أَمِينًا فَقَالَ لَا بَعَثْنَا مَعَكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَهْرِيَا أَبَا عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَدْرَانِ فَلَمَّا قَامَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَمِينٌ هَذِهِ الْأَمَّةُ۔

۱۵۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُرَّادٍ عَنْ حَازِمِ بْنِ حَازِمٍ الْعَاقِبِيِّ قَالَ جَاءَ أَهْلُ نَجْرَانَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا ابْعَثْ لَنَا رَجُلًا أَمِينًا فَقَالَ لَا بَعَثْنَا إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهُ النَّاسُ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَدْرَانِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر امت میں ایک امین (امانت دار) ہوا ہے اور اس امت کے امین ابوبکر صدیق بنی الجراح ہیں (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)۔

عمان اور بحرین کا قصہ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اگر بحرین کا مال آگیا تو میں تمہیں اتنا مال دوں گا یہ تین مرتبہ فرمایا۔ چنانچہ بحرین کا مال ابھی آیا بھی نہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رصال ہو گیا۔ جب وہ مال حضرت ابوبکر کے عہد خلافت میں آیا تو انہوں نے مسادہ کیوں اعلان کرنے کا حکم دیا۔ جس کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر فرما دیا۔ انہوں نے کسی سے کوئی وعدہ فرمایا ہر تہہ آجائے۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر کی خدمت میں گیا اور انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اگر بحرین کا مال آگیا تو میں تجھے اتنا مال دوں گا۔ یہ تین مرتبہ فرمایا تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے مجھے مال دے دیا۔ حضرت جابر کا بیان ہے کہ اس کے بعد میں پھر حضرت ابوبکر کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے مال طلب کیا لیکن انہوں نے نہ دیا۔ دوبارہ گیا لیکن نہ دیا۔ سہ بارہ گیا تو پھر بھی نہ دیا۔ میں ان کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ میں آپ کی خدمت میں مال لینے کے لئے حاضر ہوا ہوں لیکن آپ عطا نہیں فرماتے پس مال دے دیجئے ورنہ آپ بخل سے کام لے رہے ہیں پس انہوں نے فرمایا کہ آپ نے میرے متعلق بخل کی بات کیا کہی، بھلا بخل کی بیماری کا بھی کوئی علاج ہے؟ یہ انہوں نے تین مرتبہ فرمایا میں نے منہ بند کر لیا نہیں دیا تو ارادہ دینے کا تھا۔ امام محمد بن الزہری امام زہبی العابدین کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے سنا کہ میں گیا تو حضرت ابوبکر نے اس شعروں اور اہل یمن کا حاضر ہونا حضرت ابوموسیٰ نے رسول خدا سے روایت کی ہے کہ وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔

۱۵۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَكُلُّ أُمَّةٌ أَمِينًا وَأَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو بَكْرٍ بْنُ الْجَدَّاحِ۔

باب ۵۳۱ فی قصۃ عمان والبحرین

۱۵۰۸۔ حَدَّثَنَا مُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ سَمِعَ ابْنَ الْمُبَرِّكِ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَدَّ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ أَعْطَيْتُكَ هَكَذَا هَكَذَا ثَلَاثًا۔ فَكَمْ لَقَدْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيَّ أَبِي بَكْرٍ أَمَرَهُ بِهَا

فَنَادَى: مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَ أَوْ عِدَّةٌ فَلْيَأْتِنِي قَالَ جَابِرٌ فَجِئْتُ أَبَا بَكْرٍ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَعْطَيْتُكَ هَكَذَا وَ هَكَذَا ثَلَاثًا۔ قَالَ فَأَعطاني فقال جَابِرٌ فَكَيْفَ أَتَى أَبَا بَكْرٍ بَعْدَ ذَلِكَ فَسَأَلْتُهُ فَمَنْ يُعْطِي شَرَّ أَتَيْتُهُ فَمَنْ يُعْطِي شَرَّ أَتَيْتُهُ الثَّالِثَةَ فَلَمْ يُعْطِنِي فَقُلْتُ لَمَّا قَدْ أَتَيْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي فَأَمَّا أَنْ تُعْطِنِي وَإِنَّمَا أَنْ تُبْخَلَ عَنِّي فَقُلْتُ تَبْخُلُ عَنِّي فَإِنِّي دَأَى أَدْوَاءُ مِنَ الْبُخْلِ فَأَلْهَمَهَا ثَلَاثًا مَا مَنَعْتُكَ مِنْ مَرَّةٍ إِلَّا دَأَى أَدْوَاءُ أَنْ أُعْطِيكَ وَعَنْ عُمَرَ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سُوَيْدٍ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ جِئْتُ فَقَالَ لِي أَبُو بَكْرٍ: عَدَا هَا فَعَدَا هَا فَوَجَدْتُهَا خَسَّ مِائَةً فَقَالَ خُذْ وَثَلَاثًا مَرَّتَيْنِ۔

باب ۵۳۲ فی قدام الکشمیین وأهل الیمن وقال ابو موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کرمونی وانا منهم۔

۱۵۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَكُلُّ أُمَّةٌ أَمِينًا وَأَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو بَكْرٍ بْنُ الْجَدَّاحِ۔

۱۵۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَاسْحَاقُ بْنُ نَعْمَانَ الْأَحْمَدِيُّ عَنْ أَبِي يَحْيَى بْنِ أَدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَدَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ فَبَكَّشْنَا جِدْنَا مَا نَدْرِي ابْنَ مَسْعُودٍ وَأُمَّهُ إِلَّا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ مِنْ كَثَرَةِ دُخُولِهِمْ وَكَثْرَتِهِمْ لَنَا

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں اور میرا بھائی یمن سے حضور کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے تو رہتے ہوئے ایک عرصہ گزر گیا تھا لیکن ہم حضرت عبداللہ بن مسعود اور ان کی والدہ محترمہ کو اپنی بیعت نبوی میں ہی شمار کرتے رہے، کیونکہ کاشاثر نبوت سے ان حضرات کو اکثر آتے جاتے اور سرکارِ کونین خدمت میں رہتے ہوئے دیکھا جاتا تھا۔

۱۵۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ زُهْدَمٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ أَبُو مُوسَى الْكَلْبِيُّ هَذَا الْيَوْمَ جَدِمَ وَارْتَأَى لِيَجُوسَ عِنْدَهُ وَهُوَ يَتَخَذِي دَجَاجًا فِي الْعَدَمِ رَجُلٌ جَالِسٌ قَدَامَهُ إِلَى الْغَدَاةِ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُكَ يَا كُلُّ شَيْءٍ فَقَدْ رَأَيْتُكَ فَقَالَ هَلْوَ فَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا كُلُّهُ فَقَالَ إِنِّي حَلَفْتُ لَكَ أَكُلُهُ فَقَالَ هَلْوَ أَخْبِرْكَ عَنْ بَيْعَتِكَ إِنَّا أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرَيْنِ الْأَشْعَرِيَّيْنِ فَاسْتَحْمَلَنَا قَالِي أَنْ يَحْمِلَنَا فَاسْتَحْمَلَنَا فَحَلَفْتُ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا ثُمَّ لَحِقَ بَيْعَتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَنِي بِيَهَبٍ إِبِلٍ فَأَمَدَرْنَا بِحَمَلِ دَفْدٍ فَلَمَّا قَبَضْنَا هَا قُلْنَا تَغْلَبْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَتُهُ لَا نَقْبِلُهَا بَعْدَهَا أَبَدًا قَاتِبَتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ حَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلَنَا وَقَدْ حَمَلْتَنَا قَالَ أَجَلٌ وَلَكِنْ لَا أَخْلِفُ عَلَى بَيْعَتِ فَارَى عَلَيْهَا خَيْرًا مِنْهَا لَا لَا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ مِنْهَا

زہد م کا بیان ہے کہ جب حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف فرما ہوئے تو انہوں نے قبیلہ حرم کا بڑا اعزاز کیا اور ہم ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور وہ مرغی کا گوشت کھا رہے تھے اس قوم کے جو افراد ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ان سے کھانے کے لئے کہا تو ایک شخص کہنے لگا کہ میں نے اسے گندل کھاتے ہوئے دیکھا تھا آپ نے فرمایا۔ آج وہ کوئی بات نہیں کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مرغی کھاتے ہوئے دیکھا تھا۔ وہ کہنے لگا کہ میں نے اس کے کھانے سے قسم کھائی ہوئی ہے آپ نے فرمایا کہ آج ہاں میں نہیں قسم کے بارے میں بھی بات چیت ہوں۔ ایک دفعہ ہم اشعرئوں کی جماعت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سواریوں کی طلب گار ہوئی۔ آپ نے سواریاں دینے سے انکار فرمایا اور اس کے بعد ہر سواریاں دینے میں جلا تکم آپ نے نہ دینے کی قسم کھائی تھی یعنی آپ کے پاس مالی قیمت کے ادنیٰ آئے تو آپ نے پانچ اونٹ نہیں دے دینے کا حکم فرمایا۔ جو ہم نے لئے اور ان میں کئے گئے کہ شاید نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی قسم بھول گئے۔ اس صورت میں نرم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے ہیں آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر مرغی گزار ہو کہ یا رسول اللہ! آپ نے تو ہمیں سواریاں نہ دینے کی قسم کھائی تھی لیکن آپ نے ہمیں سواریاں دے دیں۔ فرمایا ہاں یہ بات ہے لیکن جب میں قسم کھاؤں اور دیکھوں اور اسکے خلاف میں بھلائی نظر کرتا تو جس میں بھلائی ہو میں اسے اختیار کر لیتا ہوں۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بنی قریظہ کا وفد حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا وہ اسے بنی قریظہ! بشارت قبول کرو۔

۱۵۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ رُبِّهِ عَنْ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرَةَ جَامِعُ بْنُ شَدَادَةَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَسَارِيُّ

کہنے لگے کہ آپ بشارت تو دیتے ہیں کچھ مال بھی تو عطا فرمائیے
اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرہ انور کا رنگ
بدل گیا۔ پھر یمن کے لوگ حاضر خدمت ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بشارت قبول کرو، جب کہ نبی قیم
نے تو قبول نہیں کی۔ انہوں نے جواب دیا: یا رسول اللہ!
ہم نے قبول کی۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے
یمن کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ایمان
اور صبر ہے، نیز جو درد جفا اور سنگ دلی کا زوں
میں ہے اور اونٹوں کی دھڑوں کے پاس
کھڑے ہو کر چلاتے ہیں، جہاں سے کہ شیطان کے در زوں
سنگ نکلتے ہیں، اور وہ قبیلہ ربیعہ اور قبیلہ مضر
ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پاس اہل یمن
آئے ہیں۔ جو دلی کے نرم اور رقیق القلب ہیں۔ ایمان اور
حکمت یمن کا طرز امتیاز ہیں۔ فخر و عز و ادب والوں
ہیں، عاجزی اور وقار بکری والوں میں ہے۔ اس کو
عندہ سے شعبہ، سیہان، ذکوان، حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم سے روایت کی ہے یہ مذکورہ حدیث کی
دوسری سند ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان یمنی
ہے یعنی یمن والوں کی خصوصیت ہے اور فتنہ و فساد
اور صبر ہے۔ رنج و کد کا جانب اشارہ کر کے جہاں
سے شیطان کا سنگ نکلتا ہے۔

حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ حَصْبِينٍ قَالَ جَاءَتْ بَشَرٌ قِيَمٌ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبَشَرُوا
يَا بَنِي تَيْمِيزٍ قَالُوا مَا إِذْ بَشَرْتَنَا فَأَعْلَمْنَا
تَغْيِيرَ وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَنَا
نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَقْبِلُوا الْبَشَرَى إِذْ نَحْنُ بِقَبْلِهَا بَشَرٌ
تَيْمِيزٍ قَالُوا قَدْ قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ۔

۱۵۱۲۔ حَدَّثَنَا نَبِيُّ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَعْفِيُّ
حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
سُلَيْمِ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ
أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الْإِيمَانُ هَرَمَانٌ وَأَشَارَ بِإِصْبَاهِ إِلَى الْيَمَنِ وَ
الْجَفَاءِ وَغَلَطَ الْقُلُوبُ فِي الْفَدَا إِذْ بَنَ عِنْدَ أَصُولِ
أَذْنَابِ الْإِبِلِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُمُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ
رَبِيعَةَ وَمُضَرَ۔

۱۵۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ
أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ذَكْوَانَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هَرَمَانٌ
أَفِيدَهُ وَالْيَمَنِ قُلُوبٌ الْإِيمَانِ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ
يَمَانِيَّةٌ وَالْفَخْرُ وَالْخِيَلَةُ فِي أَهْلِ الْإِبِلِ
وَالسَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ وَقَالَ غَدَارُ
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۵۱۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي
عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ الْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْفِتْنَةُ هَرَمَانٌ هَرَمَانٌ
يَطْلُمُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ۔

۱۵۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: إِنَّا كُنَّا أَهْلَ الْيَمَنِ أَضْعَفَ قُلُوبًا وَأَسْفَلَ
أَفْيِدَةً الْفَقْهُ يَمَانٍ فَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ.

۱۵۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حَبْرَةَ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ - قَالَ كُنَّا
جُوسًا مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ فَجَاءَ خَبَابٌ فَقَالَ
يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ اسْتَطِيعَ هُوَذَا الشَّيْبَابُ
أَنْ يَقْدَرُوا كَمَا تَقْدَرُ قَالَ أَمَا إِنَّكَ لَوَشِيتَ
أَمْرِي بَعْضَهُمْ يَقْدِرُ عَلَيْكَ قَالَ أَجَلُ قَالَ
إِقْدَرِ يَا عَلْقَمَةُ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ حَكْدَرٍ أَخُو زَيْدِ
بْنِ حَكْدَرٍ يَا مَرْعَلْقَمَةُ إِنَّ يَقْدَرُ وَلَيْسَ بِأَقْدَرِنَا
قَالَ أَمَا إِنَّكَ لَنْ تَشِيتَ أَخْبَرْتُكَ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْمِكَ وَقَوْمِهِ فَقَدَرْتُ
خَمْسِينَ آيَةً مِنْ سُورَةِ مَدْيَنَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ كَيْفَ
تَرَى؟ قَالَ قَدْ أَحْسَنَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَا أَقْرَأُ
شَيْئًا إِلَّا كَأَنَّهُ يَقْدَرُكَ شَرُّ التَّقَاتِ إِلَى
خَبَابٍ وَعَلَيْكَ خَافٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ الْكُرَيْبَانِ
لِهَذَا الْخَافِ تَرَى أَنْ تُلْفَى قَالَ أَمَا إِنَّكَ لَنْ تَشِيتَ
عَلَى بَعْدِ الْيَوْمِ فَالْقَاهُ رَوَاهُ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ.

باب فی قصۃ دوس و الطفیل بن عیمر
الدوسی

۱۵۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ
عَنْ ابْنِ ذَكْوَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ الطُّفَيْلُ بْنُ
عَمْرِو بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ -
لَنْ دُرُسًا قَدْ هَلَكْتَ عَصَتْ وَابَتْ فَأَدْعُ
اللَّهَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اللَّهُمَّ اهْدِ دُوسًا وَابْتَ بِهِمْ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے
پاس یمن کے باشندے آئے ہیں جن کے قلوب
نازک اور دہل نرم ہیں۔ دین کی سمجھ (فقہ) یمنی ہے اور
حکمت بھی یمنی (اہل یمن کا مقدر) ہے۔

علقمہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت خباب وہاں تشریف لے آئے
فرمانے لگے کہ اے ابو عبد الرحمن! کیا یہ نوجوان بھی آپ کی طرح قرآن کریم پر
کتاب ہے؟ جواب دیا: ہاں اگر آپ فرمائیں تو میں اس سے کہوں کہ قرآن مجید
سے کچھ مانے؟ جواب دیا: یاں انہوں نے فرمایا۔ اے علقمہ! قرآن کریم
پڑھ کر سننا۔ پس زید بن حکدہ کے بھائی زید بن حکدہ نے کہا کہ آپ
علقمہ سے پڑھنے کے لئے فرما رہے ہیں لیکن کیا آپ ہم میں سب سے
اچھے فارغ نہیں ہیں؟ فرمایا اگر آپ چاہیں تو میں آپ کی قوم کے بارگاہ بنی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گراہی آپ کو بتا دوں۔ پھر میں (حضرت علقمہ) نے
سورہ مدینہ کی پچاس آیتیں تلاوت کیں۔ اب حضرت عبد اللہ بن مسعود نے
دیانت فرمایا کہ آپ کی رائے کیا ہے؟ فرمایا: بہت اچھا پڑھتے ہیں حضرت
عبد اللہ نے فرمایا کہ جس طرح میں پڑھتا ہوں یہ بھی اسی طرح پڑھتے ہیں۔ پھر جب
حضرت خباب کی جانب توجہ فرمائی تو ان کے ہاتھ میں سورۃ کی انگوٹھی نظر
آئی۔ انہوں نے فرمایا: کیا اس کے آثار سے کا ابھی وقت نہیں آیا؟ انہوں نے
جواب دیا کہ آج کے بعد آپ اسے میرے پاس نہیں دیکھیں گے اور وہ بھینک
دی۔ علقمہ نے بھی شعبہ سے اس کو روایت کیا ہے۔

دوس اور طفیل بن عمرو دوسی
کا قصہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت
طفیل بن عمرو دوسی ایک دوس بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ قبیلہ دوس ہلاک ہوا، ناسرمان کی آمد
اس نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا لہذا آپ کی ہلاکت کے لئے
اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ پس آپ نے دعا کی کہ اے اللہ! قبیلہ دوس
کو ہدایت فرما اور انہیں دائرہ اسلام میں لے آ۔

۱۵۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَعْلَانَ حَدَّثَنَا
أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَبِيصٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قُلْتُ فِي الطَّرِيقِ هـ

يَا كَلْبَةَ مَنِ طَوْلَهَا وَبَعَثَ إِلَيْهَا
عَلَى أَهْلِهَا مِنْ دَارِهِ الْكُفْرَ نَجَّيْتُ
وَأَبَى غُلَامِي فِي الطَّرِيقِ فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبَا يَعْنِي قَبِينَا أَنَا عِنْدَكَ
إِذَا طَلَعَ الْغُلَامُ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هَذَا غُلَامُكَ فَقُلْتُ هُوَ
بِوَجْهِ اللَّهِ فَأَعْتَقْتُهُ هـ

باب ۵۴۲ قِصَّةُ وَفْدِ طَيْبٍ وَوَحْدَانِ

عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ

۱۵۱۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ
حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ
عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ
قَالَ أَتَيْنَا عَمْرًا وَقَدْ جَعَلَ يَدُ عُمَا
رَجُلًا رَجُلًا وَيَسْمِيهِمْ فَقُلْتُ أَمَا تَعْرِفُنِي
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ بَلَى اسْلَمْتُ
إِذْ كَفَرُوا وَأَقْبَلْتُ إِذَا دَبَرُوا وَوَقِيتُ
إِذْ غَدَرُوا وَعَرَفْتُ إِذَا بَكَرُوا فَقَالَ
عَدِيٌّ فَلَا أَبَا لِي إِذَا هـ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں
رحلت کر کے (نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے
والا تھا تو راستے میں (مورتی) مال کے پیش نظر یہ شعر پڑھتا
تھا۔

اما شب دراز مشقت سے بھری ہے

صد مگر ہے کہ کفر کے گھر سے بی نجات

میرا غلام راستے میں مجھے چھوڑ کر بھاگ گیا تھا جب میں نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے بیعت کی، تو اسی دوران
جبکہ میں آپ کی خدمت میں موجود تھا، پس وہ غلام بھی آپ سے بیعت کیا
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ اے ابو ہریرہ! یہ تمہارا غلام ہے میں عرض
گزار ہوا کہ اے میں رضائے الہی کے لئے آزاد کرتا ہوں۔

قبیلہ طے اور عدی بن حاتم

کام بیان

حضرت عدی بن حاتم فرماتے ہیں کہ جب ہم (قبیلہ طے کے)
دفعہ کی صورت میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں
حاضر ہوئے تو آپ ایک ایک آدمی کو اس کا نام لے کر بلانے لگے، میں
عرض گزار ہوا کہ اے امیر المؤمنین! کیا آپ مجھے پہچانتے نہیں؟ فرمایا
کیوں نہیں، تم اس وقت مسلمان ہوئے جب دوسرے لوگوں نے
کفر اختیار کیا، تم اس وقت آگے بڑھے جب دوسرے پیٹھ دکھا
گئے۔ تم نے اس وقت وفا کی جب دوسرے درگن نے
دھوکا دیا۔ اس پر حضرت عدی نے کہا۔ اب مجھے کیا
علم ہے۔

بِفَضْلِہِ تَعَالٰی سَتَرُہُا لَدِیْہِا سِرًّا یَحْتَرِہِیْوۡا۔

پارہ ۱۸

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

* بَابُ حَجَّةِ الْوُدَّاعِ

حجۃ الوداع

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حج حجۃ الوداع کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے تو ہم نے عمرے کا احرام باندھ لیا اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریبا کہ جو اپنے ساتھ قریبائی لایا ہے اس کو چاہیئے کہ حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھ لے اور ان وقت تک احرام نہ کھولے جب تک کہ دونوں کو ادا کرنے کے حلال نہ ہو جائے جب میں آپ کے ہمراہ کہ مکہ پہنچی تو اس وقت میں حاضر تھی اسی لئے میں نے نہ بیت اللہ کا طواف کیا اور نہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کی۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ شکایت بتائی تو آپ نے فرمایا کہ سر کے بالوں کو کھول کر ان میں گنگھی کر لو اور حج کا احرام باندھ لو اور عمرہ کو باندھ دو۔ پس میں نے ایسا ہی کیا۔ جب ہم حج کیلئے توجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حضرت عبداللہ بن ابی بکر صدیق کے ساتھ تنعیم کے مقام پر بھیج دیا۔ پس وہاں سے میں نے عمرے کا احرام باندھ لیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ تمہارے عمرے کی جگہ ہے۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ جہن لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا انہوں نے بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے کے بعد احرام کھول دیا اور پھر منی سے واپس لوٹنے کے بعد دوبارہ طواف کیا۔ لیکن جہن حضرات نے حج اور عمرہ دونوں کو جمع کیا۔ تو انہوں نے ایک ہی مرتبہ طواف کیا تھا۔

عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب کوئی بیت اللہ کا طواف کرے تو حلال ہو جائے (یعنی احرام کھول دے)۔ پس میں (ابن عمر) نے پوچھا کہ حضرت ابن عباس نے

۱۵۲۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَبِي يَسْهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوُدَّاعِ فَأَهْلَلْنَا بِحُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيًا فَلْيُكْهِلْ بِالْحَجَرِ مَعَ الْعُمْرَةِ فَكَمْ لَا يَعْلُ حَتَّى يَجِلَ مِنْهُمَا جَمِيعًا فَقَدِمْتُ مَعَ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكُوتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقَضِيَ رَأْسُكِ وَأَمْتَشِي طَيِّبًا وَأَهْلِي بِالْحَجَرِ وَدَعِي الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ فَتَمَّ قَضِي بِنَا الْحَجَّ ثُمَّ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ إِلَى الشَّعْبِ فَمَعَا عُمَرَةَ فَقَالَ هَذِهِ مَكَاتُ عُمَرَتِكَ قَالَتْ قَطَافُ الَّذِينَ أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ وَالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَخَرَجُوا أَشْهُرَ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ هُنَا فَاثْمَا الَّذِينَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَاثْمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا۔

۱۵۲۱۔ حَدَّثَنَا ثَوْبَانُ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ عُلْفَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ

یہ بات کہاں سے حاصل کی؟ جواب دیا کہ اس ارشاد باری تعالیٰ سے: پھر ان کا پہنچنا ہے اس آواز گھرنے تک (سورہ الحج، آیت ۳۲) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حجۃ الوداع میں حکم فرمایا تھا کہ احرام کھول دو۔ میں نے کہا کہ یہ تو وقت عرفہ کے بعد ہے فرمایا کہ حضرت ابن عباس کے نزدیک بیٹھے اور بعد دو دنوں موقع میں کھولا جاسکتا ہے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کھانے کے مقام پر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے نے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے حج کا احرام باندھا ہے؟ میں نے جواب دیا، ہاں، فرمایا کیسے باندھا؟ میں نے جواب دیا کہ بیکہ کہا اور پھر اسی طرح احرام باندھا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باندھتے ہیں۔ فرمایا، بیت اللہ کا طواف اور صفا و مردہ کے درمیان سعی کر لو پھر احرام کھول دو چنانچہ میں نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مردہ کے درمیان سعی کر کے قبیلہ قیس کی ایک عورت کے پاس آیا تو اس نے میرے سر سے جوڑی نکالیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نزد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے سال اپنی اذواج مطہرات سے فرمایا کہ احرام کھول دو حضرت حفصہ نے عرض کی کہ آپ کیوں احرام نہیں کھولتے؟ فرمایا میں نے اپنے سر کے بال جمالیے ہیں اور اپنی قربانی کے گلے میں ہار ڈال کر لایا ہوں، لہذا میں اس وقت تک احرام نہیں کھول سکتا جب تک قربانی پیش نہ کر لوں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ قبیلہ غنم کی ایک عورت نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت مسئلہ دریافت کیا جبکہ آپ سواری پر تھے اور حضرت فضل بن عباس کو پیچھے بٹھایا ہوا تھا وہ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! یہ حج، اللہ تعالیٰ نے تو اپنے بندوں پر فرض فرمایا ہے لیکن میرے والد محترم اتنے بوڑھے ہو گئے ہیں کہ وہ سواری پر ابھی طرح بیٹھ بھی نہیں

حَلَّ فَقُلْتُ مِنْ أَيْنَ قَالَ هَذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ مِنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى ثُمَّ مَحَلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْحَقِيقِ وَمِنْ أَهْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابُهُ أَنْ يَحْلُوا فِي حَجَّةِ الْوُدَّ إِذْ قُلْتُ لَأَتِمَّا كَانَتْ ذَلِكَ بَعْدَ الْمَعْرِفَةِ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَرَاهُ قَبْلُ وَيَعُدُّ.

۱۵۲۲۔ حَدَّثَنِي بَيَانٌ حَدَّثَنَا التَّصَنُّو أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ طَارِقًا عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَلْبِطْحَاءِ فَقَالَ أَحْجَجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَيْفَ أَهَلَّتْ قُلْتُ لَتَيْكَ يَا أَهْلًا كَاهِلًا بِسُورِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُفَّ بِالْبَيْتِ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةَ ثُمَّ حَلَّ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةَ وَأَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَيْسٍ فَقُلْتُ رَأَيْتِي.

۱۵۲۳۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ السَّيِّدِ أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ تَائِبٍ أَنَّ ابْنَ عَمْرٍو أَخْبَرَهُ أَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ امْرَأَةً أَنْ تَحْلَلَكَ عَامَ حَجَّةِ الْوُدِّ إِذْ قُلْتُ حَفْصَةَ فَمَا يَمْنَعُكَ فَقَالَ لَبَدْتُ رَأَيْتِي وَقُلْتُ كَيْتُ هَذِي قُلْتُ أَمَلْتُ حَتَّى انْحَرَّ هَذِي.

۱۵۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْسَاعِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شَهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَافٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ تَحْمَنٍ اسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوُدِّ إِذْ وَالْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَوَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ

سکتے۔ دریں حالات کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جواباً فرمایا، ہاں کر سکتی ہو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے وقت جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے تو نبی سواہی تھوڑے پر آپ نے اپنے پیچھے حضرت اسامہ کو بٹھایا، ہوا تھا اور آپ کے ساتھ حضرت بلال اور عثمان بن عفان بھی تھے جب آپ بیت اللہ کے نزدیک پہنچے تو عثمان کے کنجیاں لٹنے کے لئے فریادیں دے لگا لگا کر کہہ رہی تھیں کہ صلی اللہ علیہ وسلم اندھا عمل ہوئے۔ آپ کے ساتھ حضرت اسامہ حضرت بلال اور عثمان بھی تھے۔ پھر انہوں نے اندھے سے وداع کر کے ہند کر لیا اور کافی دیر اندھے ٹھہرے۔ جب آپ باہر نکلے تو لوگ اندھا عمل ہونے کے لئے ٹوٹ پڑے لیکن میں سب پر سبقت لے گیا۔ میں نے حضرت بلال کو دروازے کے پیچھے کھڑے دیکھا تو ان سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس جگہ نماز پڑھی تھی؟ فرمایا کہ ان ساتھیوں کے دو سو ستونوں کے اگلے ستونوں کے درمیان میں پڑھی تھی۔ ان دونوں کعبہ کے چار ستون تھے، گویا دو حصے (تین تین ستونوں کے) چنانچہ پہلے حصے کے دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھی یعنی بیت اللہ کے دروازے کی جانب پیچھ مبارک رکھی اور اس دیوار کی جانب استقبال فرمایا جو اندر داخل ہونے وقت سامنے پڑتی ہے۔ آپ نے اس دیوار سے کچھ فاصلے پر نماز ادا کی۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ میں یہ دریافت کرنا بھول گیا کہ آپ نے کتنی رکعتیں پڑھیں اور جس جگہ آپ نے نماز پڑھی وہاں کوئی سرخ پتھر تھا یا نہیں؟

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہیں کہ حضرت صفیہ بنت عبد مناف زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر حاضر ہو گئیں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا یہ ہمیں یہیں بٹھائے گی؟ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! وہ تمام کاموں سے قاصر ہو کر بیت اللہ کا طواف کر چکی ہیں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر کیا فکر پھر تو ہمارے ساتھ

إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ قَهْلًا يَقْضِي أَنْ أَخْبَرَ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ

۱۵۲۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ عَنْ أَبِي سُرَيْجٍ بْنِ الشَّعْبَانَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَمْرِو قَالَ أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ مُرْدِفٌ أَسَامَةً عَلَى الْقَصْوَاءِ وَمَعَهُ بِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ حَتَّى أَتَا بَيْتَ اللَّهِ فَقَالَ لِعُثْمَانَ أَتَيْتَنَا بِالْمِقَاتِ فَفَتَحَ لَنَا الْبَابَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسَامَةُ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ نَحْمُ أَعْلَقُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَكَلَّمَ نَهَارًا طَوِيلًا ثُمَّ خَرَجَ وَابْتَدَأَ بِالنَّاسِ الدُّخُولَ فَسَبَقْتُهُمْ فَوَجَدْتُ بِلَالًا قَائِمًا قُرْبَ آدَمَ الْبَابِ فَقُلْتُ لِمَ آتَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلَّى بَيْنَ ذِيكَ الْعَمُودَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ وَكَانَ الْبَيْتُ عَلَى سِتْرَةِ أَحْمَدَ سَطْرَيْنِ صَلَّى بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ مِنَ الشَّطْرِ الْمُقَدَّمِ وَجَعَلَ بَابَ الْبَيْتِ خَلْفَ ظَهْرِهِ وَاسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الَّذِي يَسْتَقْبِلُكَ حِينَ تَلْجُ الْبَيْتَ وَبَيْنَ الْجِدَارِ قَالَ وَلَيْسَتْ أَنْ أَسْأَلَ كَمْ رُكْعَةٍ وَعِنْدَ الْمَكَانِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ مَرَّةً وَحَمْدًا آمَنَ

۱۵۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّبِيرِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُمَا أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُجْرٍ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضَتْ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَلِّسْنَا هِيَ فَقُلْتُ إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ

چلنا چلیے۔

طَافَتْ بِالْبَيْتِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلْتُمْ.

۱۵۲۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلِيمَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهَبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَحْدُثُ بِحُجَّةِ الْوُدَاعِ وَالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِ نَا وَلَا نَدْرِي مَا حُجَّةُ الْوُدَاعِ فَحَمِدَ اللَّهُ وَاسْتَحْيَى عَلَيْهِ ثُمَّ ذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِكْرِهِ وَقَالَ مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَتَانَا أُمَّتَهُ أَحَدًا مَاءَ نَوْمٍ وَالتَّيْمُونُ مِنْ بَعْدِهِ وَإِنَّهُ يُخْرِجُ فِيكُمْ فَمَا خِفَى عَلَيْكُمْ مِنْ شَيْءٍ فَلَيْسَ يَخْفَى عَلَيْكُمْ إِنْ رَأَيْتُمْ لَيْسَ عَلَى مَا يَخْفَى عَلَيْكُمْ شَيْئًا إِنْ رَأَيْتُمْ لَيْسَ بِأَعْوَمَ وَإِنَّهُ أَعْوَمَ عَيْنِ الْيَمَنِ كَأَنَّ عَيْنَهُ عَيْنَةُ طَافِيَةٍ إِلَّا أَنَّ اللَّهَ حَزَمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا إِلَّا هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ لَنَا وَبَيْنَكُمْ أَقْدُوبِيحْكُمُ انْظُرُوا لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كَقَارِ ابْتِزَابِ بَعْضِكُمْ بِرِقَابِ بَعْضٍ.

۱۵۲۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا نَاهِيَةُ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقٍ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَرْقَمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّمِيمِ عَشْرَةَ غَدَاةً وَإِنَّهُ حَجَّرَ بَعْدَ مَا هَلَكَ حُجَّةً وَاحِدَةً لَمْ يَحْجَرْ بَعْدَهَا حُجَّةَ الْوُدَاعِ قَالَ أَبُو اسْحَقٍ وَبِمَكَّةَ أُخْرَى.

۱۵۲۹۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَدْيَنَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي حُجَّةِ الْوُدَاعِ لَجَرِيرٍ اسْتَنْصِرْتِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم حجۃ الوداع کا ذکر کر رہے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پیچھے چلے گئے اور ہم حجۃ الوداع کے متعلق کچھ بھی نہیں جانتے تھے پس آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور اس کے بعد مسح و جال کا ذکر فرمایا اور تفصیلاً ذکر فرمایا۔ یہ بھی فرمایا کہ کوئی نبی ایسا نہیں جس نے اپنی امت کو اس سے مدد دیا یا ہوا۔ خواہ وہ حضرت نوح ہوں یا ان کے بعد اسے انبیائے کرام۔ وہ تم میں منور ہے گا۔ تم پر اس کی نشانیاں پوشیدہ نہیں ہیں۔ آپ نے تین مرتبہ فرمایا کہ تمہارا رب کا نام نہیں ہے جبکہ وہ دینی آگے سے کاٹا ہو گا اور اس کی وہ آنکھ پھولے ہوئے انگوٹھی طرح ہوگی جس پر وہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر تمہارے خون اور مال اسی طرح حرام فرمائے ہیں جیسے اس دن کو اس شہر کو اور اس مہینے کو حرام فرمایا ہے کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچا چکا ہوں لوگوں نے جواب دیا ہاں کہا اے اللہ اگر وہ ہمارے تین مرتبہ کہا۔ پھر فرمایا، ایسے کام نہ کرنا جن کا انجام خرابی یا افسوس ہو۔ دیکھو میرے بعد کافر نہ ہو جاتا کہ ایک دوسرے کی گردن اتارنے لگ جاوے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایٹل غزوے فرمائے اور ہجرت کے بعد آپ نے صرف ایک حج کیا اور حجۃ الوداع کے بعد آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کوئی حج نہیں کیا۔ ابوا اسحاق کا بیان ہے کہ دو عمر حج آپ نے مکہ مکرمہ میں رہتے ہوئے کیا تھا۔

حضرت جریر بن عبد اللہ بخاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر ان سے فرمایا کہ لوگوں کو خاموش رہنے کے لئے کہو اس کے بعد آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ میرے بعد میں

النَّاسِ فَقَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كَقَارِ أَتَيْتُمْ بِبَعْضِكُمْ بِغَابٍ بَعْضٍ

۱۵۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّهْمَنِ حَدَّثَنَا أَبُو جَبْر عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّوَكَّلْ فَإِنَّ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِمْ يَوْمَئِذٍ الشَّعْبُ وَالْأَرْضُ الْمَسْنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثَةٌ مَمْلُوءَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَذُو الْمُحَرَّمِ وَرَجَبٌ مَقَرُّ الْمَدَى بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ أَيْ شَهْرٌ هَذَا أَقْلَتَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمَ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَّتْ أَنَّهُ سَيَسْتَبِيهُ بِخَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ قَالَ أَلَيْسَ ذُو الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَإِنَّ بَلَدِي هَذَا أَقْلَتَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمَ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَّتْ أَنَّهُ سَيَسْتَبِيهِ بِخَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ الْبَلَدُ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَإِنَّ يَوْمَ هَذَا أَقْلَتَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمَ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَّتْ أَنَّهُ سَيَسْتَبِيهِ بِخَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَئِذٍ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَخْبَسَهُ قَالَ وَأَعْرَضَكُمْ عَنْ بَيْتِكُمْ حَرَامٌ لَكُمْ مِمَّا يَوْمَئِذٍ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا وَاسْتَلْقُوا رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ أَلَا قُلْتُمْ جَعَلُوا بَعْدِي مُثَلًّا لَا يُضْرَبُ بَعْضُكُمْ بِغَابٍ بَعْضٍ إِلَّا يَبْلُغُ الشَّاهِدُ الْعَذَابَ فَنَزَلَ بَعْضٌ مَنْ يَبْلُغُهُ أَنْ يَكُونَ أَوْحَى لَهُ مِنْ بَعْضٍ مَنْ سَمِعَهُ فَكَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا ذَكَرَكَ يَقُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا هَلْ بَلَغْتُ مَرَدِّينَ

۱۵۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ

کفر کی جانب سے لوٹ جانا کہ کافروں کی طرح ایک دوسرے کی گردن اڑاتے گئے۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمانہ ایسی ہیئت پر گھوم رہا ہے جس پر آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے وقت تھا کہ سال بارہ مہینوں کا ہے، جن میں سے چار حرمت والے ہیں تین مہینے متواتر یعنی ذوالقعدہ ذوالحجہ اور محرم ان کے ساتھ جو عطا کر جب ہے جیسے مہینہ شعبان کا مہینہ کہتے ہیں جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے مابین ہے پھر آپ نے پوچھا کہ اب کو مشا مہینہ ہے ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں پھر آپ خاموش ہو گئے ہمارا گمان یہ تھا کہ آپ اس مہینے کا کوئی دوسرا نام بیان فرمائیں گے، فرمایا کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہے ہم عرض گزار ہوئے، کیوں نہیں پھر دریافت فرمایا کہ یہ کو مشا مہینہ ہے ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ کچھ دیر خاموش رہے۔ ہمیں خیال ہوا کہ شاید اس کا کوئی دوسرا نام ارشاد فرمایا جائے گا۔ فرمایا کیا یہ وہی مہینہ نہیں ہے ہم عرض گزار ہوئے، کیوں نہیں پھر فرمایا آج کو مشا مہینہ ہے ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں پھر آپ خاموش ہو گئے تو ہم کہے کہ آپ اس کا کوئی دوسرا نام بتائیں گے۔ فرمایا کیا آج یوم النحر نہیں ہے۔ ہم نے کہا کیوں نہیں، فرمایا تمہارے خون اور تمہارے مال محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ میرے خیال میں حضرت ابو بکر نے یہ بھی فرمایا تھا کہ تمہاری آئندہ ایک دوسرے کی طرح حرام ہے جیسے تمہارا بدن کی حرمت تمہارے جسم کی حرمت اور تمہارے اس مہینے کی حرمت اور تمہارے ایک دفعہ پہنچنے پر دوسرے کا کہ حضور جاننے والے اور وہ تمہارے اعمال کے بارے میں پوچھے گا کیا تم میرے بعد گمراہی کی جانب پلٹ کر ایک دوسرے کی گردن اڑاتے گئے؟ سن لو جو یہاں حاضر ہیں وہ یہ باتیں ان لوگوں تک پہنچا دیں جو حاضر نہیں ہیں کہ بعض اوقات پہنچانے والے سے سنیے والا زیادہ یاد رکھتا ہے محمد بن سیرین جب اس حدیث کی بیان فرما رہے تھے طاہر بن شہاب کا بیان ہے کہ یہودیوں میں سے بعض لوگوں نے کہا کہ اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو اس روز کو ہم ضرور عید

بْنِ شِهَابٍ أَنَّ النَّاسَ قَالُوا لَوْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَمَا لَمْ تَخُذْ نَاذِلِكَ الْيَوْمَ رَعِيدًا فَقَالَ عُمَرُ آيَةُ آتَتْ فَقَالُوا الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَيْ مَكَانٍ أَنْزَلَتْ أَنْزَلَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفٌ بِعَرَفَاتٍ .

۱۵۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ تَوَخِيلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَ بِحُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَ بِحَجَّةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَ بِحَيْجَرٍ وَعُمَرُ وَأَهْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَيْجَرِ فَذَمَّاهُمْ أَهْلُ بِالْحَيْجَرِ أَوْ جَمَعَ الْحَيْجَرِ وَالْحُمْرَةَ فَلَمْ يَحِلُّوا حَتَّى يَوْمَ النَّحْرِ .

۱۵۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَقَالَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ .

۱۵۳۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ مِثْلَهُ .

۱۵۳۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَحْيٍ أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَهَلَّتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَلْعَرِيٍّ مِنَ الْوَجْعِ مَا تَرَى وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرِيشُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي وَاحِدَةٌ أَفَأَتَصَدَّقُ بِثَلَاثِي مَالِي قَالَ لَا قُلْتُ أَفَأَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُلُثُ قَالَ وَالثُلُثُ

بنالیتے حضرت عمرؓ نے دریافت کیا کہ وہ کونسی آیت کے متعلق کہتے ہیں۔ جواب دیا کہ آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا (سورہ المائدہ آیت ۳) کے متعلق حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ یہ کس جگہ اتری جب یہ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات میں تشریف فرما تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے۔ پس ہم میں سے بعض لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا اور بعض نے حج کا جبکہ بعض حضرات ایسے بھی تھے جنہوں نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا تھا۔ پس جنہوں نے حج کا احرام باندھا یا حج اور عمرہ کو جمع کیا تو انہوں نے یوم النحر کو احرام کھولا تھا۔

عبد اللہ بن یوسف کا بیان ہے کہ امام مالک نے مذکورہ حدیث ہمیں یوں بتائی کہ ہم حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔
اسماعیل کا بیان ہے کہ امام مالک نے مذکورہ حدیث ہم سے اسی طرح بیان کی۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر اس مرض میں میری عیادت فرمائی جس نے مجھے موت کے نزدیک پہنچا دیا تھا میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ تکلیف کے باعث میں جس حال کو پہنچ گیا ہوں وہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں جبکہ میں ایک مالدار آدمی ہوں اور ایک لڑکی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں تو کیا میں اپنے دو تہائی مال کی وصیت کر دوں؟ فرمایا نہیں میں نے کہا کیا آدمی مال کی؟ فرمایا نہیں میں عرض گزار ہوا کہ تمہاری؟ فرمایا تمہاری بھی زیادہ ہے اگر تم اپنے مالوں کو مالدار چھوڑ دو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم انہیں محل چھوڑ کر

كَثِيرًا إِنَّكَ أَنْ تَذَرُوا سَمَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ
تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَلَسْتَ تُنْفِقُ نَفَقَةً
تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَجْرَتَ رِبَا حَتَّى التَّقِيمَةِ
تَجْعَلَهَا فِي فِي أَمْرَاتِكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْلُفُ
بَعْدَ أَصْحَابِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَخْلُفَ فَتُجْمَلْ عَمَلًا
تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَزْدَدْتُكَ بِهِ دَرَجَةً
وَرِفْعَةً وَتَخْلُفُ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ
وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ اللَّهُمَّ أَهْلُ الْبَيْتِ لَا تُخْلِفُوا
مَنْ جَعَلْتَهُمْ وَلَا تَرُدُّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لَكِنْ
الْبَاقِي سَعْدُ بْنُ حَوْلَةَ رَفِيَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ.

۱۵۳۶۔ حَدَّثَنَا شَيْخُنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا
أَبُو صَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ
أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقَّقَ رَأْسَهُ فِي
حُجَّةِ الْوَدَاعِ.

۱۵۳۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى
بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَخْبَرَهُ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ الشَّيْخَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقَّقَ فِي حُجَّةِ الْوَدَاعِ رَأْسَهُ
مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَرَ بَعْضُهُمْ.

۱۵۳۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا
مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي
يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ
بْنُ عُبَيْدٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ
أَنَّهُ أَقْبَلَ يَسِيرُ عَلَى جَنَابِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَنْ فِي حُجَّةِ
الْوَدَاعِ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَنَاسَ الْجَمْعَ بَيْنَ يَدَيْ
بَعْضِ الصَّفِّ فَهَزَلَتْ عَنْهُ فَصَفَّ مَعَ النَّاسِ.

جاؤ کہ وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے پھریں اور جو کچھ تم رضائے الہی
کے لئے خرچ کرو گے اس کا تمہیں اجر ملے گا یہاں تک کہ جو لغز تم اپنی
بیوی کے منہ میں دو گے اس کا بھی۔ پھر میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ کیا
میرے ساتھی مجھے یہاں بھوڑ جائیں گے؟ فرمایا تم یہاں نہیں چھوڑے
جائے گے، بلکہ تم ایسا مل کر دے گے جس سے رضائے الہی مقصود ہوگی اور
جس کے باعث تمہارے مقام و منصب میں اضافہ ہوگا اور شاید تم
کتنے ہی لوگوں سے پیچھے دنیا میں زندہ رہو یہاں تک کہ تمہاری وفات
سے بعض لوگوں کو نفع پہنچے اور بعض کو نقصان۔ اے اللہ میرے اصحاب
کی ہجرت کو پورا فرما دے اور میرے پیچھے نہ لوٹائے جائیں۔ لیکن حضرت
سعد بن حولہ نے مکہ مکرمہ میں وفات پائی جس کا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو افسوس رہا۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اپنے سر کے بال اتروا
دیئے تھے۔

نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے حجۃ الوداع کے موقع پر سر کے بال منڈوائے
اور آپ کے اصحاب میں سے کتنے ہی حضرات نے بال
صرت چھوٹے کر دیئے تھے۔

عبداللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ
وہ گدھے پر سوار ہو کر آ رہے تھے اور حجۃ الوداع
کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ
میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ پس میرا گدھا
ایک صف کے آگے پہنچ گیا تو میں اس سے
اتر کر لوگوں کے ساتھ صف میں شامل ہو گیا۔

۱۵۳۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
هشام قال حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَسَامَةَ
وَأَنَا شَاهِدًا عَنْ سَيْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
حَجَّتِهِ فَقَالَ الْعَنْقُ فَإِذَا وَجَدَ فَجَوْهَةٌ تَصُ
۱۵۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَدِيٍّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطَمِيِّ أَنَّ أَبَا أُتْرُبَ
أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَعْرُوبِ وَالْعِشَاءِ جَمِيعًا

باب ۴۴ غزوة تبوك وهي غزوة الحسرة

۱۵۴۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَحْمُودٍ عَنْ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو
أَسَامَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَرْثَدَةَ عَنْ
أَبِي مُوسَى قَالَ أُرْسِلَنِي أَصْحَابِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ الْخَيْلَ لَهُمْ
إِذْ هُمْ مَعَهُ فِي حَيْشِ الْحَسَرَةِ وَهِيَ الْخَرْبَةُ وَ
تَبُوكُ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنْ أَصْحَابِي أُرْسِلُوا إِلَيْكَ
لَتَحْمِلَنَّهُمْ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ وَ
وَأَفْقَتُهُ وَهُوَ غَضَبَاتٌ وَلَا أَشْعُرُ وَرَجَعْتُ حَزِينًا
مِنْ قَبْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مِنْ
مَخَافَةٍ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَجَعَنِي نَفْسِي عَلَى فَرَجَعْتُ إِلَى أَصْحَابِي
فَأَخْبَرْتُهُمْ النَّبِيُّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَكُنْزُ الْبَيْتِ إِلَّا سَوِيحَةً إِذْ سَمِعْتُ بِلَالًا
يُنَادِي أَيُّ عَمِدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ فَأَحْبَبْتُهُ فَقَالَ
أَجِبْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَعْوِكَ
فَلَمَّا أَتَيْتُهُ قَالَ خُذْ هَذَيْنِ الْهَرَبَيْنِ
هَذَيْنِ الْهَرَبَيْنِ بِلِسَانِ الْبَحْرِ أَمَّا هَهُنَ
حَيْنُهُنَّ مَن سَعْدٍ فَانْطَلِقْ بِهِنِ إِلَى أَصْحَابِكَ

عزوة بن نمر کا بیان ہے کہ کسی نے حضرت اسامہ بن زید
سے پوچھا اور اس وقت میں بھی موجود تھا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری کس رفتار سے چلائی وہ انہوں نے
فرمایا کہ درجائی رفتار سے لیکن جب کھلی جگہ ملتی تو تیز بھی چلا لیتے تھے۔
عبداللہ بن یزید عطلی نے حضرت ابوالیوب انصاری
رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے حجۃ الوداع
کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا پہلے مغرب
اور عشاء کی نمازیں ساتھ ساتھ پڑھی تھیں (یعنی جمع
سواری کے ساتھ)۔

غزوة تبوک یا غزوة عسرت

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے صحابہ کرام
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا تاکہ ان کے لئے
سواریاں طلب کروں حکم یہ چلیش عسرت یعنی غزوة تبوک کے لئے
جا رہے تھے پس میں عرض گزار ہوا کہ اے نبی اللہ! آپ کے اصحاب نے
مجھے حضور کی خدمت میں بھیجا ہے تاکہ ان کے لئے سواریوں کا
سوال کروں، آپ نے فرمایا، خدا کی قسم میں تمہیں کوئی سواری نہیں
دوں گا، اتفاق سے اس وقت آپ غصے کی حالت میں تھے اور
میں اس حالت کو سمجھ نہ پایا تھا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
انکار فرماتے کے باعث درجہ دھمال کی حالت میں واپس لوٹ آیا اور
دوسری جانب مجھے یہ علم کھا رہا تھا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
مجھ سے ناراض نہ ہو جائیں میں اپنے ساتھیوں کی جانب لوٹا اور
انہیں بتا دیا جو کچھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ابھی کچھ دیر
نہیں گزری تھی کہ میں نے حضرت بلال کی آواز سنی کہ اے عبداللہ
بن قیس! پس میں نے جواب دیا تو انہوں نے فرمایا آپ کو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بلا رہے ہیں، جب میں آپ کی بارگاہ بیکس پناہ میں
حاضر ہوا تو فرمایا، یہ فلاں فلاں جوڑے یعنی کچھ اونٹ لے جاؤ، آپ
نے اسی وقت وہ اونٹ حضرت سعد بن عبادہ کے غریبے لے گئے
پس انہیں لے کر اپنے ساتھیوں کی طرف جاؤ اور ان سے کہہ دینا

قُلْ إِنَّ اللَّهَ أَوْفَىٰ بِوَعْدِهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْيِيكُمْ عَلَىٰ هَؤُلَاءِ قَارِئُوهُنَّ فَإِنْ نَطَلَقْتُ إِلَيْهِمْ بَهَنَ فَقُلْتُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْيِيكُمْ عَلَىٰ هَؤُلَاءِ وَلِيَكُنِّي وَاللَّهِ لَا أَدْعُكُمْ حَتَّىٰ يَنْطَلِقَ مَعِيَ بَعْضُكُمْ إِلَىٰ مَنْ سَمِعَ مَقَالَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَطْلُقُوا إِلَيَّ حَتَّىٰ تَكُونُوا شَيْئًا لَمْ يَقُلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا لَا إِنَّكَ عِنْدَنَا لَمُصَدِّقٌ وَلَنْتَفَعَلَنَّ مَا أَمَرْتُمْ فَإِنْ طَلَقَ أَبُو مُوسَىٰ بَعْضُ مَنَّهُمْ حَتَّىٰ اتَّوَلَّاهُ مِنْ سِجْرٍ أَوْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَعَهُ إِيَّاهُمْ بَعْضٌ أَعْطَاهُمْ بَعْضٌ فَحَدَّثَهُمْ بِمِثْلِ مَا حَدَّثَهُمْ بِهِ أَبُو مُوسَىٰ.

۱۵۴۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَىٰ تَبُوكَ وَاسْتَخْلَفَ عَلِيًّا فَقَالَ أَسْتَخْلِفُنِي فِي الْيَهُودِيَّاتِ وَالنِّسَاءِ قَالَ أَلَا تَرْضَىٰ أَنْ تَكُونَ مِثْلَ بِمَثَلِكِ هَؤُلَاءِ مِنْ مُوسَىٰ إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ مِنْنِي بَعْدِي وَكَانَ أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ سَمِعْتُ مُصْعَبًا.

کہ جب تک اللہ نے یا رسول اللہ نے یہ تمہیں سوار ہونے کے لئے عطا فرمائے ہیں لہذا ان پر سوار ہو جاؤ، پس میں انہیں لے کر چلا گیا اور انہیں بتا دیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہاری سواری کے لئے عطا فرمائے ہیں۔ لیکن حدیث کی قسم میں تمہیں ان لوگوں کے پاس لے چلنا ہوں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا جواب سنا تھا، شاید آپ یہ خیال فرمائیں کہ میں نے وہ بات اپنی گڑبگڑ لگا دی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہ فرمایا ہو۔ سب کہنے لگے کہ ہمیں آپ پر اعتقاد ہے مگر ہم آپ کے فرمائے پر غرور نہیں کریں گے پس حضرت ابو موسیٰ ان میں سے چند افراد کو لے کر گئے امدان لوگوں کے پاس پہنچ گئے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا ارشاد سنا تھا کہ آپ نے پہلے انکار کیا اللہ پر عطا فرمائیے ان حضرات نے حضرت ابو موسیٰ کے بیانات کی تصدیق کر دی۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے لئے نکلے تو حضرت علی کو بھی اپنا نائب مقرر فرما دیا، وہ عرض گزار ہوئے کہ کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے پاس بھیج دیتے ہیں؟ فرمایا کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تمہاری جگہ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون کو حضرت موسیٰ سے تھی اما سوائے اس کے کہ میرے بعد نبی کوئی نہیں۔ امام ابو داؤد نے اس کی سند پیش کی ہے۔ ابو داؤد۔ شعبہ۔ حکم مصعب نے روایت کی۔

ف، غزوہ تبوک کے لیے جاتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا نائب بنا کر مدینہ منورہ میں چھوڑ چلے گئے اور ان کے عرض کرنے پر فرمایا تھا کہ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہاری جگہ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون کو حضرت موسیٰ سے تھی اما سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ اس حدیث کو بعض حضرات علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفہ بلا فصل ہونے کی دلیل بناتے ہیں۔ ان حضرات کا یہ خیال امدان پر اس حدیث سے استدلال دونوں ہی غلط ہیں۔

حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جانشین نہیں بنے تھے بلکہ ان کی زندگی میں ہی وفات پا گئے تھے لہذا اس حدیث سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفہ بلا فصل ہونے کی بات کا میرے سے وجود ہی نہیں ہے بلکہ یہ نیابت اسی طرح کی ہے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام قریت بنے گئے تو اپنی جگہ حضرت ہارون علیہ السلام کو نائب مقرر فرما گئے تھے۔ اسی طرح نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کے لیے جاتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدینہ منورہ میں اپنا نائب مقرر فرما کر وہیں رہنے کا حکم دیا تھا۔ اگرچہ اس موقع پر حضرت علی رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کو نائب مقرر کیا لیکن بعض اور مواقع پر حضرت ابن اُمّ مکتوم وغیرہ کو بھی نائب مقرر کیا گیا تھا لہذا اس نیا بت سے جانیشنی کا جوڑ پانا قطعاً بے حوثیات ہے۔

نمایا اس سے تو ایک شک کا ازالہ فرمایا گیا ہے کہ ممکن ہے کسی کو یہ شک گزرے کہ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت لہرون علیہ السلام کو نائب بنایا تو وہ شرف نبوت سے بہرہ ور تھے اس طرح کوئی حضرت علی کو بھی نہ شمار کرنے لگے لہذا فرمایا کہ نہ میرے زمانے میں کوئی نبی ہے اور نہ میرے بعد کوئی نبی ہو سکتا ہے تاکہ اس لوگوں کے منہ میں خاک پڑ جائے اور ان کے منکر خاتیت ہونے میں کوئی شبہ نہ رہے جو کہتے ہیں کہ اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا ماتم ہونا بدستوریاتی رہتا ہے۔ اور آگے چل کر یہاں تک کہہ دیتے ہیں۔ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی مسلم بھی کوئی نبی پیدا ہوتا تو پھر بھی خاتیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے۔ اسی زمین میں کوئی آدمی نبی تجویز کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ شیطان کے ایسے دوسو سولے اور شر اقل سے ہر لمحہ اسلام کو محفوظ رکھے اور سب مسلمانوں کو سچی ہدایت نصیب فرمائے، آمین۔

صفوان بن یعلیٰ بن امیہ نے اپنے والد ماجد حضرت یعلیٰ بن امیہ سے روایت کی ہے کہ میں غزوہ تبوک کے اثناء میں کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ حضرت یعلیٰ فرماتے ہیں کہ اس غزوہ کی شمولیت میرے نزدیک سب سے قابلِ اعتماد عمل ہے۔ عطا کا قول ہے کہ حضرت صفوان نے بنایا کہ پھر حضرت یعلیٰ نے فرمایا کہ میں نے ایک ملازم رکھا ہوا تھا۔ اس کی ایک شخص سے لڑائی ہوئی تو ان دونوں نے اپنے دانتوں سے ایک دوسرے کو کاٹ کھایا۔ عطا فرماتے ہیں کہ حضرت صفوان نے مجھے بنایا تھا کہ کس نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا تھا لیکن مجھے یاد نہیں رہا وہ فرماتے ہیں کہ ایک نے دوسرے کے ہاتھ کا گوشت جھاڑ دیا اور دوسرے نے اس کے سامنے کا ایک دانت توڑ دیا۔ جب وہ دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوئے تو آپ نے دانت کا انحصار نہیں دلایا۔ عطا کا قول ہے کہ حضرت صفوان نے شاید مجھے یہ بنایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا وہ اپنا ہاتھ تمہارے منہ میں نہہنے دیتا کہ تم اسے اونٹ کی طرح چبا ڈالو۔

حضرت کعب بن مالک کا واقعہ

عبداللہ بن کعب بن مالک اپنے والد محترم کے بیٹوں میں سے

۱۵۴۳۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ بْنِ أَحْبَرَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ يَحْيَىٰ قَالَ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَىٰ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ غَدَاةٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَةَ قَالَ كَانَ يَعْطَى يَهْوِلُ تِلْكَ الْغَدَاةُ وَأَوْثَقُ أَعْمَالِي عِنْدِي قَالَ عَطَاءُ فَقَالَ صَفْوَانُ قَالَ يَعْطَى فَكَانَ لِي أَرْبَعُونَ فَقَالَ تِلْكَ إِنْسَانًا فَحَصِّنْ أَحَدُهُمَا بِكَ الْآخِرُ قَالَ عَطَاءُ فَلَمَّا أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ أَقْبَمَ عَطَاءُ الْآخِرَ فَكَسَرَتْهُ قَالَ فَمَا تَزَعَرُ الْمُحْضَرُونَ بِكَ مَنْ فِي الْعَاصِ فَتَا تَزَعَرُ أَحَدِي ثَنِيَّتِي هَذَا أَنْبَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهْدَسَ ثَنِيَّتَهُ قَالَ عَطَاءُ وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفِيدَ عَرِيدَةٌ فِي فَيْكِ تَقْضِيهَا كَانَهَا فِي فَيْ فَحَلِي يَقْضِيهَا.

*باب ۱۵۴۴ حَدِيثُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَقَوْلِ اللَّهِ

عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا.

۱۵۴۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ يَحْيَىٰ بْنُ بَكْرِ حَدَّثَنَا

ان کے نابینا ہونے پر راستہ بتانے کی خدمت انجام دیا کرتے تھے۔
 انکا بیان ہے کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ جب
 میں غزوہ تبوک میں شمولیت نہ کر سکا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 مجھے غزوات فرماتے تو حضرت کعب نے ان سب میں شمولیت کا شرف حاصل
 کیا اسوائے غزوہ تبوک اور غزوہ بدر کے۔ لیکن غزوہ بدر میں شامل نہ
 ہونے والوں میں سے کسی پر اللہ تعالیٰ نے عتاب نہیں فرمایا۔ کیونکہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو فائدہ قریش کے ادا کرنے سے نکلے تھے،
 یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے قریش کو ایک جگہ جمع کر کے بغیر کسی راستے کے
 انکا کھراؤ کر دیا حالانکہ میں بیعت عقبہ کے وقت رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا جبکہ تم نے اسلام پر نہایت قدم
 رہنے کا عہد کیا تھا۔ بیعت عقبہ کی شمولیت کے برابر مجھے غزوہ بدر کی
 شمولیت بھی پیاری نہیں حالانکہ لوگوں میں اس کا جبر چاہا زیادہ ہے۔
 یہی غزوہ تبوک سے پچھڑنے کی بات تو اس سے پہلے استطاعت و
 اور مالدار کبھی نہیں تھا جتنا اس وقت اور خدا کی قسم اس موقع سے
 پہلے میرے پاس کبھی سوار کی دو اونٹنیاں بھی جمع نہیں ہوئی تھیں
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ کسی غزوہ پر جانے وقت
 منزل مقصود کی صاف نشاندہی نہ فرماتے بلکہ گول مول ارشاد فرمایا
 کرتے تھے۔ اس غزوہ کے وقت گرمی شدید، سفردانہ راستے میں
 غیر آباد جنگل اور قدم قدم پر دشمن موجود تھے اس لئے حضور نے
 صاف صاف بتا دیا تاکہ وہ سامان حرب وغیرہ بھی طرح فراہم کر لیں۔
 اس وقت آپ کے ساتھ کثیر تعداد میں مسلمان موجود تھے لیکن کسی رخصت
 وغیرہ میں سے نام لکھے ہوئے نہیں تھے اور نہ کوئی مسلمان ایسا تھا جو
 جہاد میں شریک نہ ہونا چاہے کیونکہ اسے خطرہ ہوتا کہ اللہ تعالیٰ وحی کے
 ذریعے اپنے رسول کو مطلع فرما دے گا۔ اس غزوہ کا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے اس وقت حکم فرمایا جبکہ پھل پک چکے تھے اور سائے عزیز
 تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نیادی کر لی اور آپ کے
 ساتھ مسلمانوں نے بھی۔ میں روزانہ سیري کتنا رہتا کہ میں بھی ان کے ساتھ
 تیاری کروں گا۔ دن گزرتے رہے اور میں نے کچھ بھی نہ کیا۔ پھر میں نے اپنے
 دل میں کہا کہ میں فوراً تیاری کرنے پر بھی قادر ہوں۔ اسی سوچ بچار میں

الَّتِي عَنْ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ
 الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ
 عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدًا لِكَعْبٍ
 مِّنْ بَنِيهِ وَحِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ
 مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ قِصَّةِ تَبُوكَ قَالَ
 كَعْبٌ لَّمَّا تَخَلَّفْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا الْأَنْبِيَاءُ غَزْوَةَ تَبُوكَ
 غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ تَخَلَّفْتُ فِي غَزْوَةٍ بِدَارِ وَلَدِي بِكَاتِبٍ
 أَحَدًا أَتَخَلَّفَ عَنْهَا أَلَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَبِيدٍ غَيْرَ قَرِيشٍ حَتَّى جَمَعَ
 اللَّهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مَبِيعَةٍ
 وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعُقَبَةِ حِينَ تَوَاقَعْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ
 وَمَا أَحْبَبْتُ أَنْ يُدْرِيهَا مَشْهَدٌ بَدَا قَرِيشَ كَانَتْ
 بَدَا أَدَّكَرِي النَّاسِ مِنْهَا كَانَ مِنْ خَبَرِي إِيَّايَ
 لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرُ حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ
 فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَاللَّهُ مَا اجْتَمَعَتْ عِدَّةِي
 قَبْلَهُ رَاحِلَتَانِ قَطُّ حَتَّى جَمَعْتُهُمَا فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ
 وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ
 غَزْوَةً إِلَّا وَرَى بِغَيْرِهَا حَتَّى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ
 عَنْ أَهْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَيْدِ
 شَرَّائِي وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا أَوْ مَازًا أَوْ عَدُوًّا
 كَثِيرًا فَجِئْتُ لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوا أَهْبَةً
 غَزَوْهُمْ فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِ الَّذِي يُرِيدُ الْمُسْلِمُونَ
 مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرٌ قَرَأَ
 يَجْعَلُهُمْ كِتَابًا حَافِظًا يُرِيدُ الدِّيَارَ قَالَ
 كَعْبٌ فَمَا رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَتَخَيَّبَ الْأَطْنَ أَنْ يَخْفَى
 لَهُ مَا كَرِهَ يَرْتَدُّ فِيهِ وَحَى اللَّهُ وَعَنَّا رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِينَ طَابَتْ

الْخِيَارُ وَالظَّلَالُ وَتَجَهِدُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ فَطُفِئَتْ
 أَعْدَاؤُ الْبَيْتِ أَتَجَهِدُوا مَعَهُمْ فَأَمْ جَعَلْتُمْ
 شَيْئًا أَقْوَلُ فِي نَفْسِي أَوْ أَقَاذِيرُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ
 يَحْمَدُ اللَّهَ حَتَّى اسْتَدَّ بِالنَّاسِ الْوَحْدَ فَأَمْسَبَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ
 مَعَهُ وَلَمْ أَقْضِ مِنْ جَهَائِي شَيْئًا أَقْلْتُ أَتَجَهِدُ
 بَعْدَ هَذَا يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ شَرًّا لِحَقِّهِمْ فَقَدَّوْتُ
 بَعْدَ أَنْ خَصَلُوا لَا تَجَهِدُوا جَعَلْتُ دَلِمًا أَقْضِ
 شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ يَدْعُو حَتَّى أَسْرَعُوا وَتَقَارَطَ الْغُرُودُ
 وَهَمَمْتُ أَنْ أَرْجُلَ فَأُذِرْهُمْ وَلَيْتَنِي فَعَلْتُ
 فَلَمْ يَقْدِرْ لِي ذَلِكَ فَكُنْتُ إِذَا خَرَجْتُ فِي
 النَّاسِ بَعْدَ خُرُوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَطُفِئَتْ فِيهِمْ أَخْزَمَنِي إِيَّيْكَ أَمَّا
 إِلَّا مَا جَلَّ مَغْرُصًا عَلَيْهِ الْبُخَا فِي أَرْسَالِ
 مَتْنٍ عَدَّ اللَّهُ مِنَ الْمُتَعَفِّاءِ وَلَمْ يَدْرِكْ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَلْعَنَ
 بَوْلُهُ فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ يَبْكُونَ مَا

فَعَلَّ كَعْبٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمَةَ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ حَبَسَهُ بَرْدًا هُ نَظَرُ هُ فِي عَظْمِهِ فَقَالَ مُعَاذُ
 بَنِي جَبَلٍ يَشْنُ مَا قُلْتُ وَابْنُ رَسُولِ اللَّهِ مَا
 عَمِلْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا أَفْسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ فَلَمَّا بَلَغَنِي أَنَّهُ
 تَوَجَّهَ قَائِلًا حَقَرَنِي وَطُفِئْتُ أَتَدَا كَرَامًا كَذِبًا
 وَأَقُولُ يَمَاذَا أَخْرَجَ مِنْ سَوْخِطِهِ عَدَاؤًا اسْتَعْنَتْ
 عَلَى ذَلِكَ كُلِّ ذِي دَايٍ مِنْ أَهْلِي فَلَمَّا قِيلَ
 إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ
 أَظَلَّ قَادِمًا زَاخَرَتْ عَيْنِي الْبَاطِلُ دَعَرْتُ إِيَّيْكَ

دن گزشتے رہے اور لوگوں نے سر نوذ کو شش کر کے اپنا اپنا سامان نکال دیا۔
 چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح کو روانہ ہو گئے اور بنی اسلام
 آپ کے ہمراہ تھے جبکہ میں نے خود بھی تیاری نہیں کی تھی پھر میں نے اپنے
 دل میں کہا کہ میں ایک دو روز میں تیاری کر کے ان سے جا ملوں گا۔ ارادہ
 تھا کہ ان کے جلنے کے اگلے روز تیاری کروں گا لیکن واپس لوٹ آیا اور
 کچھ نہ کیا پھر اس کے اگلے روز بھی واپس لوٹا اور کچھ نہ کیا۔ میرا ہمارا یہی
 حال رہا۔ یہاں تک کہ مجاہدین تیزی سے مسافت طے کرتے ہوئے بہت
 دور جاتے اور میں نے ارادہ کیا کہ روانہ ہو کر کہیں جاؤں گا۔ میں نے
 نے ایسا کیا ہوتا۔ لیکن یہ بات میری تقدیر میں نہ تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے تشریف لے جانے کے بعد حبش میں باہر نکلتا تو مجھے اس بات
 سے رنج ہوتا کہ وہ لوگ جتنے جو منافق کہلاتے تھے یا منافقہ افراد ملتے
 تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تبرک کے مقام پر پہنچنے تک
 یاد نہیں فرمایا۔ جب تبرک پہنچ کر شمع رسالت اپنے پیرائوں کے گھر میں
 جلوہ افروز تھی تو فرمایا کہ کعب کہاں ہے؟ وہی سدا کا ایک شخص عرض گزار ہوا کہ
 یا رسول اللہ! نہیں حسن و جمال کے ناز نے روک لیا ہے۔ حضرت معاذ بن جبل
 نے جواب دیا کہ آپ نے ابھی بات نہیں کہی، یا رسول اللہ! خدا کی قسم، ہم
 تو اسے اچھا آتی شمار کرتے ہیں، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش
 ہو گئے۔ حضرت کعب بن مالک فرماتے ہیں کہ جب مجھے یہ خبر پہنچی کہ قافلہ
 واپس آ رہا ہے تو میرے غم میں اضافہ ہونے لگا۔ جھوٹے خیالات دل میں
 اُٹنے لگے کہ نہ سکنے کی یہ وجہ بیان کروں گا جس کے باعث کل آپ کا غصہ
 جاتا ہے اور اس بلے میں اپنے گھر کے کچھ افراد کوں سے مشورہ بھی کیا۔
 جب یہ معلوم ہوا کہ آپ مدینہ منورہ کے قریب آپ پہنچے ہیں تو مجھ نے مہارے
 سب میرے دماغ سے نکل گئے اور میں نے نہی جان لیا کہ غلط بیانی
 ہرگز آپ کا غصہ وہ نہیں ہو گا تو میں نے سچ بولنے کی شان کی۔ اگلی صبح کو
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور آپ کا یہ معمول تھا کہ جب
 سفر سے واپس لوٹتے تو پہلے مسجد نبوی میں تشریف لے جاتے اور دو رکعت
 رکعت نماز ادا فرماتے پھر لوگوں کی خاطر بیٹھ جاتے، جب آپ وہاں
 جلوہ افروز ہوتے تو کچھ رہ جانے والے حاضر ہو کر اپنے غصہ بیان کرتے گئے
 اور اس پر قسمیں کھاتے۔ ایسے افراد اشی سے زیادہ تھے چنانچہ رسول اللہ

أَخْرَجَ مِنْهُ أَبَدًا إِيَّاشِيٍّ فِيهِ كَذِبٌ فَاجْتَمَعَتْ
صِدْقُهُ وَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَادِمًا وَكَانَ إِذْ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالسَّجْدِ فَبَرَكُوا
فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا قَعَلَ ذَلِكَ
جَاءَهُ الْمُخَلَّفُونَ فَطَلَفُوا يَعْتَدِرُونَ إِلَيْهِ وَ
يَحْلُمُونَ لَهُ وَكَانُوا يَضَعُونَ وَكُمَايْنِ رَجُلًا
فَقَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَانِيَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَفْضَى لَهُمْ وَوَقَلَ
سَمَاءَ أَرْضَهُمْ إِلَى اللَّهِ فَجِئَتْهُ فَلَمَّا سَلَّمَتْ عَلَيْهِ
تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُقْضِبِ ثُمَّ قَالَ تَعَالَى فَجِئْتُ
أُمِّي حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِي مَا
خَلَفَكَ أَلَمْ تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ فَقُلْتُ
بَلَى إِنِّي وَاللَّهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ
الدُّنْيَا لَرَأَيْتُ أَنْ سَأَحْدِسُ مِنْ سَخَطِهِ بِعَدْرِ
وَلَقَدْ أُعْطِيتُ جَدًّا لَا وَلِيَّيَّ وَاللَّهِ لَعَدَا
عَلِمْتُ بَيْنَ حَدِّكَ الْيَوْمَ حَدِيثُ كَذِبٍ
كَرِهْتِي بِهِ عَنِّي لِيُؤْشِكَ اللَّهُ أَنْ يَسْخَطَكَ
عَنِّي وَلَسِنْ حَدِّكَ حَدِيثُ صِدْقٍ فَجَدُّ
عَنِّي فِيهِ إِنِّي لَا رَجُؤَ فِيهِ عَفَؤُا اللَّهُ لَا وَاللَّهِ
مَا كَانَ لِي مِنْ عُدُوٍّ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْرَى وَلَا
أَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّصْتُ عَنْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا هَذَا فَقَدْ صَدَّقَ فَقُمُّ
حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِيكَ فَقُمْتُ وَكَانَ رِجَالُي مِنْ
بَنِي سُلَيْمَةَ فَاتَّبَعُونِي فَقَالُوا لِي وَاللَّهِ مَا عَمِنَّاكَ
كُنْتُ أَذْنِبْتُ ذَنْبًا قَبْلَ هَذَا وَلَتَدَّ عَمِيرَتَا
أَنْ لَا تَكُونُ أَعْتَدُ مُتَرَالِي رَسُولِي اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَّا أَعْتَدُ مِنَ الْإِيمَةِ الْمُخَلَّفُونَ
قَدْ كَانَ كَأَنِّيكَ ذَنْبِكَ اسْتَغْفَرَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ فَوَاللَّهِ مَا سَأَلُوا لِي بَنِي

صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے عند قبول فرماتے اور ان کی بیعت قبول فرما
لی اور ان کے لئے بخشش مانگی اور ان کے خیالات کو خدا کے سپرد کیا۔
پس میں بھی خدمت میں حاضر ہو گیا، جب میں نے سلام کیا تو آپ نے
تبسم فرمایا اور تبسم کے اندر مجھے کی ملاوٹ تھی، پھر فرمایا، اور صراحتاً پس
میں آپ کے سامنے جا کر بیٹھ گیا، پھر آپ نے مجھ سے فرمایا، تم کیوں پیچھے
رہے کیا تم نے سوائی تمہیں خرید لی تھی؟ میں عرض گزار ہوا، کیوں نہیں، خدا
کی قسم اگر میں دنیا والوں میں سے کسی اور کے سامنے بیٹھا ہوتا تو یقیناً میں ایسے
عند بیان کرتا کہ اس کا غصہ وہ ہو جاتا کہ کہہ نہ سکتا، تہذیب نے یہ چیز مجھے عطا
فرمائی تھی، یہی خدا کی قسم میں یہ جانتا تھا کہ اگر کھوٹ بول کر انہیں راضی
کر لیوں تو اللہ تعالیٰ کل انہیں مجھ سے ناراض کر دے گا اور اگر میں
سچ بچ عرض کر دوں تو خواہ آج آپ ناراض بھی ہو جائیں لیکن مجھے امید
ہے کہ اللہ تعالیٰ معاف فرما دے گا حالانکہ خدا کی قسم میرے پاس کوئی
مغفول عند بھی نہیں اور خدا کی قسم جب میں آپ سے پیچھے رہ گیا تو قوت
اور دستبردیں دوسرے مجھ سے بڑھ کر نہ تھیں۔ پس رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے جو کہ سچ بات کہہ دی امداد کھڑے ہو جاؤ
اور اپنے پاس میں اللہ تعالیٰ کے فیصلے کا انتظار کرو، میں ٹھہر کر چلا گیا
جی سکہ کے آدمی بھی میرے پیچھے آئے اور کہنے لگے کہ خدا کی قسم، ہم
نے تمہیں اس سے پہلے کوئی گناہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا، بیشک آپ
عاجز رہے، کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور عند پیش نہیں
کر سکتے تھے جیسے مجھے رہ جانے والے دوسرے لوگوں نے پیش کئے تھے اور
اس صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائے مغفرت تمہارے
اس گناہ کے لئے کافی ہوتی۔ پس خدا کی قسم، براہِ مذہب مجھے یہی سمجھانے رہے
یہاں تک کہ میں نے امداد کیا کہ واپس جا کر غلط بیانی کر دوں، پھر میں نے
ان سے پوچھا کہ میری طرح کسی اور نے بھی اپنی غلطی کا اعتراف کیا ہے؟
انہوں نے جواب دیا کہ ہاں وہ اہل حضرت نے بھی آپ کی طرح کہہ دیا ہے
میں نے پوچھا وہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا وہ مرثد بن دوح اور مال بن
امیہ ہیں، انہوں نے دوسرے نیک حضرات کے نام لئے جو دونوں غزوہ بدر
میں شرکت فرما چکے تھے۔ مجھے ان کی آیت بھی لگی جب ان دونوں کا ذکر کیا
گیا تو میں چلا گیا اور مسلمانوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے رہ جانے

دلوں میں سے ہم تمہوں کے ساتھ کلام کہنے سے منع فرما دیا تھا۔ لوگ ہم سے اجتناب کرنے لگے اور ایسے بدل گئے جیسے ہمیں پہچانتے ہی نہیں گویا کائنات ہی بدل گئی۔ ہم پچاس ہفت تک اسی حالت میں رہے۔ میرے دونوں ساتھی تو اپنے اپنے گھروں میں بیٹھ گئے اور دونوں بچتے لیکن میں کچھ سخت جہان تھا لہذا بہت سے کام لیتا رہا اپنا بچہ میں باہر نکلتا، مسلمانوں کے ساتھ نماز پڑھتا اور بازاروں میں بھی چلتا پھرتا۔ اگرچہ میرے ساتھ کلام کوئی نہیں کرتا تھا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو سلام عرض کرتا جبکہ آپ نماز کے بعد بی مجلس میں جلوہ افروز ہوئے۔ پھر میں اپنے دل میں کہتا کہ دیکھو آپ سلام کا جواب دینے کے لئے اپنے مالک ہزموں کو حرکت دیتے ہیں یا نہیں؟ پھر میں آپ کے نزدیک نماز پڑھنے لگا اور انہیں چہرہ کر جمال مصطفیٰ کا نظارہ بھی کرتا جب میں نماز میں مصروف ہوتا تو آپ میری جانب دیکھنے لگتے اور جب میں آپ کی جانب متوجہ ہوتا تو اعتراض فرمایا جاتا۔ اسی حال میں مدت گزرتی اور میں لوگوں کے سلوک سے تنگ آ گیا، میں جا کر اپنے گھانا ڈال دیا اور بے پردگی کی دیوار پر چڑھ گیا۔ مجھے ان سے بڑی محبت تھی جب میں نے انہیں سلام کیا تو خدا کی قسم، انہوں نے مجھے سلام کا جواب بھی نہیں دیا۔ میں نے کہا: اے ابو قتادہ! میں نہیں خدا کی قسم کہ پوچھتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ وہ خاموش رہے میں نے پھر بھی یہی بات دہرائی اور قسم دلائی کہ تم بھی خاموش رہے۔ میری مرتبہ

جب یہی بات قسم دے کر پوچھی تو صرف اتنا کہا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ اس پر میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور دیوار سے اتار کر واپس لوٹ آیا۔ ایک روز میں مدینہ طیبہ کے بازار سے گزر رہا تھا کہ شام کا ہر سوا ایک کسان بلا جو چھنے کے لئے مدینہ منورہ میں اناج لایا تھا۔ لوگوں سے کہنے لگا کہ مجھے کعب بن مالک کا بیٹہ کون بنائے گا؟ لوگوں نے میری جانب اشارہ کیا یہاں تک کہ جب وہ میرے پاس آیا تو اس نے مجھے ایک خط دیا جو شاہ غسان کا تھا اس میں تحریر تھا کہ مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ آپ کے رہنے آپ کے ساتھ یہی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ذلت کے مقام سے بچا یا ہوا ہے۔ حالانکہ آپ کام کے آدمی ہیں۔ اگر ہمارے پاس آپ تشریف لائیں تو ہم آپ کو انعام سے رکھیں گے جبکہ میں

حَتَّىٰ أَمَدْتُ أَنْ أَرْجِعَ فَإِذَا كَذَبْتُ نَفْسِي ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ هَلْ لَقِيَ هَذَا مَعِيَ أَحَدٌ قَالَ لَوْ نَعَمْ لَجَلَانٍ قَالَا مِثْلَ مَا قُلْتَ خَفِيلٌ لَهُمَا مِثْلُ مَا قِيلَ لَكَ فَقُلْتُ مَنْ هُمَا قَالُوا مُرَادَةُ ابْنِ الرَّبِيعِ الْعَمَرِيُّ وَهَلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ فَذَكَرُوا لِي رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَيْنَ رَأْفَتِهِمَا أُسْوَةً فَمَضَيْتُ حِينَ ذَكَرُوهُمَا إِلَيَّ وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا فِيهَا الْخَلْفَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ فَاجْتَنَبْنَا النَّاسَ وَتَغَيَّرُوا النَّاسَ حَتَّى تَنَكَّرْتُ فِي نَفْسِي الْكَرَامَةَ فَمَا هِيَ إِلَّيَّ أَفْرَافٌ فَلَيْتُنَا عَلَى ذَلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً قَامَا صَاحِبَانِ فَاسْتَكَلْنَا وَفَعَلَا فِي مِثْرَتِهِمَا يَبْكِيَانِ وَأَمَّا أَنَا فَكُنْتُ أَشَبَّ الْقَوْمِ وَأَجْدَدَهُمْ كُنْتُ أَخْرَجُ فَأَشْهَدُ الصَّلَاةَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ وَأَهْوُفُ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَكَلِمُنِي أَحَدٌ وَالْإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي تَجْلِيسٍ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَأَكْرُلُ فِي نَفْسِي هَلْ حَدَّثَ نَفْسِي بِرَدِّ السَّلَامِ عَلَى أَمٍّ لَا تَقَرُّ أُمِّي قَرِيبًا مِنْهُ فَأَسَارِقُهُ النَّظَرَ فَإِذَا أَقْبَلْتُ عَلَى صَلَواتِي أَقْبِلُ عَلَى وَإِذَا انْتَهَيْتُ نَحْوًا أُخْرِجُ عَنِّي حَتَّى إِذَا طَالَ عَلَى ذَلِكَ مِنْ جَفْوَةِ النَّاسِ مَشَيْتُ حَتَّى تَسُوْرْتُ جَدًّا رَحِيظًا إِنِّي قَتَادَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمِّي وَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللَّهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَقُلْتُ يَا أَبَا قَتَادَةَ أَلَسْتُ بِكَ يَا لَلَّهِ هَلْ تَعْلَمُنِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَسَكَتَ فَعُدْتُ لَهُ فَلَمَّ شِدَّةُ فَسَكَتَ فَعُدْتُ لَهُ فَلَمَّ شِدَّةُ فَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَفَاضَتْ عَيْنَايَ وَتَوَلَّيْتُ حَتَّى تَسُوْرْتُ الْجَدَّ أَمَا قَالِي

فَبَيْنَا أَكُنَّا أَمَشْنِي بِسُوقِ الْمَدِينَةِ إِذَا نَبِيٌّ مِنْ
 أَنْبَاءِ أَهْلِ النَّكَامِ وَمِنْ قَدِيمِ الْأَنْبَاءِ يُبَيِّنُ
 بِالْمَدِينَةِ يَقُولُ مَنْ قَدِلَ عَلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ
 فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيرُونَ لَهُ حَتَّى إِذَا جَاءَنِي
 دَفَعْتُ إِلَيْهِ كِنَانًا مِنْ مِلْكِ عَشَانَ فَإِذَا فِيهِ
 أَمَّا بَعْدَ فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ
 جَفَاكَ وَلَعَلَّكَ جَعَلَكَ اللَّهُ بِدَارِ هَوَانٍ وَكَأَنَّ
 مَضِيعَتَهُ فَالْحَقُّ بِنَا لَوْ أَسَيْتُ فَقُلْتُ فَلَمَّا قَرَأَهَا
 وَهَذَا أَيْضًا مِنَ الْبَلَاءِ فَتَيَسَّمَّتْ بِهَا الشُّعُورُ
 فَسَجَرْتُ بِهَا حَتَّى إِذَا مَضَتْ أَرْبَعُونَ لَيْلَةً
 مِنَ الْخَمْسِينَ إِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا قَبِيئِي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَرْءُ أَنْ تَحْزَنَ أَمْرًا
 فَقُلْتُ أَطْلِقُهَا أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ قَالَ لَا بَلْ
 اعْتَزِلْهَا وَلَا تَقْرُبْهَا وَارْسَلْ إِلَى صَاحِبَتِي
 مِثْلَ ذَلِكَ فَقُلْتُ لِأَمْرَاتِي الْحَقِيقِي يَا هَيْدَكِ
 فَتَكُونِي عِنْدَ هُمُ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِي هَذَا الْأَمْرِ
 قَالَ كَعْبُ فَجَاءَتِ أَمْرًا فَهَلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ هَلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ شَيْخُ خَنَازِيرٍ
 لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ مَرَكَلٌ تَكْرَهُ أَنْ أَخْذُمَهُ قَالَ
 وَلَكِنْ لَا يَقْرَبُكَ قَالَتْ إِنَّهُ وَاللَّهِ مَا بِهِ حَرَكَةٌ إِلَى
 شَيْءٍ وَاللَّهِ مَا مَالٌ يَبْكِي مِنْذُ كَانَ مِنْ أُمَيَّةَ مَا كَانَ
 إِلَى يَوْمِهِ هَذَا فَقَالَ لِي بَعْضُ أَهْلِي لَوْ اسْتَأْذَنْتَ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَمْرٍ لَكَ كَمَا
 أَذِنَ لَأَمْرًا فَهَلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ أَنْ أَخْذُمَهُ فَقُلْتُ
 وَاللَّهِ لَا اسْتَأْذِنُ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَمَا يَدَارِيَنِي مَا يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنْتَهُ فِيهَا وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ

نے اسے پھر لیا تو میرے واسطے دوسری مصیبت کھڑی ہو گئی میں نے اس
 خط کو لے کر تنویر میں ڈال دیا۔ اب پچاس میں سے چالیس روز گزر چکے تھے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بدریجہ قاصد حکم پہنچا کہ اپنی بیوی سے
 علیحدہ رہو۔ میں نے دریافت کیا کہ طلاق دے دوں یا اور کچھ مقصود رہتا
 جواب دیا کہ طلاق نہ دیجئے بلکہ کفارہ کش دیجیے اور نزدیک نہ جانیے
 اور میرے دونوں ساتھیوں کی جانب بھی یہی پیغام بھیجا گیا۔ پس میں
 نے اپنی بیوی سے کہا کہ تم اپنے میکے چلی جاؤ اور اس وقت تک وہاں
 رہو جب تک اللہ تعالیٰ میرے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں فرمادیتا۔
 حضرت کعب فرماتے ہیں کہ حضرت ہلال بن امیہ کی بیوی رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ
 حضرت ہلال بن امیہ بڑھے ہیں اور ان کے پاس کوئی خادم بھی نہیں ہے
 وہ اس حالت میں ان کی خدمت کروں تو یہ آپ کی نافرمانی کا باعث
 تو نہ ہوگی؟ فرمایا لیکن وہ تمہارے نزدیک نہ آئیں۔ وہ عرض گزار ہوئیں کہ
 خدا کی قسم اس بات کی تو انہیں تمنا ہی نہیں رہی۔ خدا کی قسم جب سے
 یہ واقعہ ہوا ہے آج تک ان کے شب و روز دوتے ہوئے ہی گزر رہے
 ہیں۔ میرے بعض گھروالوں نے مجھ سے کہا کہ آپ بھی رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم سے اپنے بیوی کے لئے اسی طرح کیوں اجازت حاصل نہیں
 کر لیتے جس طرح ہلال بن امیہ کی بیوی کو خدمت کرنے کی اجازت مرحمت
 فرمائی گئی ہے۔ میں نے جواب دیا کہ خدا کی قسم میں رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم سے اس بات کی اجازت طلب نہیں کروں گا کیونکہ مجھے کیا معلوم
 کہ جب میں اجازت طلب کروں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ارشاد
 فرمائیں۔ جبکہ میرے بھی میں جو ان آدمی ہوں نہیں اس کے بعد اور دس روز
 میں اسی حالت میں رہا، یہاں تک کہ پوسٹ پہنچاں روز گزر گئے جبکہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ کلام کرنے کی ممانعت فرمائی تھی۔ جب
 پچاسویں روز صبح کے وقت میں نے نماز فجر پڑھ لی اور اپنے ایک گھر کی
 بھت پر اسی غم کی حالت میں بیٹھا ہوا تھا چونکہ وہ بیوی متواس وقت میرا
 نندہ رہتا تو پھر پورہ ہاتھ اور دھڑ میں مجھ پر تنگ ہو چکی تھی تو میں نے
 سبع ہاتھ کے اوپر کھڑے ہو کر ایک پکارنے والے کی بلندہ آواز سے پکار
 مئی کہ کعب بن مالک! تمہیں بشارت ہو یہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد سے

میں گر گیا اور میں نے جان لیا کہ اب خوشی کا وقت آگیا ہے اور نماز فجر کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ہماری توبہ کے متعلق سنا دیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی ہے پس لوگ ہمیں خوشی سناتے گئے اور میرے دو طرفہ ساتھیوں کو بھی بشارت دینے گئے۔ ایک سوا گھوڑے کو دوڑاتا ہوا میرے پاس آیا اور وہی اسلم کا ایک شخص وہ گھوڑے پہاڑ پر چڑھ گیا اور اس کی آواز گھوڑے سے بھی تیزی کے ساتھ میرے کانوں تک پہنچ گئی جب وہ شخص میرے پاس آیا جس کی میں نے آواز نہ سنی تھی کچھ بشارت سنا یا تھا تو میں بشارت دینے ملے کو اپنے دو دونوں کپڑے اتار کر حصے دیئے۔ وہاں کی قسم ان کے سوا میرے پاس اس روز اور کچھ نہ تھے۔ میں نے دو کپڑے اڑھا دیے کہ پہنے اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب چل پڑا۔ پس راستے میں مجھے فوج در فوج لوگ ملے جو توبہ قبول ہونے پر مجھے مبارک باد دیتے تھے اور کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے قبولیت توبہ کا آپ کو انعام مبارک ہو حضرت کعب فرماتے ہیں کہ آخر کار میں مسجد نبوی میں داخل ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں جلوہ افروز تھے اور شیعہ رسالت کے پردے گردا گرد موجود تھے پس حضرت طلحہ بن عبید اللہ کھڑے ہو کر میری جانب پکے، یہاں تک کہ مجھ سے مصافحہ کیا اور مجھے مبارک باد دی یہی قسم مجھ پر میں سے کوئی آدمی ان کے سوا مجھ سے ملنے کے لئے نہیں آگیا اور میں حضرت طلحہ کا یہ احسان بھلا نہیں سکتا حضرت کعب فرماتے ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور خوشی کے واسطے آپ کا مبارک چہرہ جگمگا رہا تھا، آج کا دن تمہیں مبارک ہو کہ جب سے تمہاری ماں نے تمہیں جنا اس وقت سے ایسا خیر و خوبی والا دن تم پر گزرا نہیں ہوگا۔ حضرت کعب فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ کیا یہ معافی آپ کی جانب سے ہوئی یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے؟ فرمایا، بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خوش ہوتے تو آپ کی تمام چہروں جگمگانے لگتا تھا کہ گویا وہ چاند کا ٹکڑا ہے اور اس سے ہم آپ کی خوشی کا اندازہ نہ کر لیا کرتے تھے۔ جب میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا تو عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ

فَلَبِثْتُ بِعَدَدِ ذَلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ حَتَّى كَمَلْتُ لَنَا خَمْسُونَ لَيْلَةً مِنْ حَيْثُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِنَا فَلَمَّا صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ صَبَحَ خَمْسِينَ لَيْلَةً ذَاكَ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بَيْتَيْنَا فَبَيْنَا أَنَا جَائِسٌ عَلَى الْحَالِ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ قَدْ ضَاقَتْ عَلَيَّ نَفْسِي وَضَاقَتْ عَلَيَّ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ أَوْفَى عَلَى جَبَلٍ سَلْعٍ يَا عَلِيُّ صَوْتِهِ يَا كَعْبُ ابْنُ مَا لَكَ أَبْشِرْتُ قَالَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا ذَكَرْتُ أَنَّ قَدْ جَاءَ فَرَجٌ وَأَذَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوْبَةَ اللَّهِ عَلَيْنَا حِينَ صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَذَاهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُونَ وَأَدَّاهُ ذَهَبَ قَبْلَ صَاحِبِي مُبَشِّرُونَ وَمَا كُنْتُ رَاجِيًا رَجُلٌ فَرَسًا وَسَعَى سَاحِرٌ قَيْنٌ أَسْكَرَ فَاؤْفَى عَلَى الْجَبَلِ وَكَانَ الصَّوْتُ أَسْرَعَ مِنْ الْفَرَسِ فَلَمَّا جَاءَنِي الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِي تَزَعَّتْ لَهُ ثَوْبِي فَكَسَوْتُهُ إِيَّاهُمَا يَبَشِّرَانِي وَاللَّهُ مَا أَصْلَكَ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ وَاسْتَعْرَضْتُ ثَوْبَيْنِ فَلَيْسَتْهُمَا وَانْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَتَلَقَانِي النَّاسُ فَوَجَّاهُ قَوَّاجًا يَهْتَوُونِي يَا لِقَوْبَ يَفْتَرُونَ لِيَهْلِكَ ثَوْبِي اللَّهُ عَلَيْكَ قَالَ كَعْبٌ حَتَّى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ حَوْلَهُ النَّاسُ قَفَّامَةً إِلَى مَلْحَةِ بْنِ عُبَيْدٍ اللَّهُ يَكْمُلُ حَتَّى صَافَحَنِي وَهَتَانِي وَاللَّهُ مَا قَامَرَانِي دَخَلَ مِنْ أَلْمَها جِرَّتْ عِزَّةٌ وَلَهَا نَاهَا لَطْفَةً قَالَ كَعْبٌ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ الشَّرِّ وَالْبُشْرُ بِخَيْرِ يَوْمٍ مِنْ عَيْلِكَ

مَنْذُ وَلَدْتُكَ أُمُّكَ قَالَ قُلْتُ آمِنْ عِنْدَكَ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ أَمْرٌ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ قَالَ لَا بَلْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ
 وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَّ
 اسْتَنَاءَ وَجْهَهُ حَتَّى كَانَتْ قِطْعَةُ قَبْرِ رُكْنًا
 نَعْرِفُ ذَلِكَ مِنْهُ فَلَمَّا جَلَسَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخِلِمَ مِنْ مَالِي
 صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ فَلَمَّا رَسُوهُ اللَّهُ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسُوكَ عَيْنُكَ بِحُصْنِ
 مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْبِي
 الَّذِي يُخَيِّرُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ إِشْمَا
 نِي بِالْصِدْقِ وَإِنْ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَا أُحْدِثَ
 الْأَصْدُقَا مَا بَقِيَتْ فَوَاللَّهِ مَا أَعْنَمُ أَحَدًا مِنْ
 الْمُسْلِمِينَ إِلَّا اللَّهُ فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ مَنْذُ
 ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَحْسَنَ مِمَّا أَبْلَغَنِي مَا تَعَمَّدْتُ مَنْذُ ذَكَرْتُ
 ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى
 يَوْمِهِ هَذَا كَذِبًا وَإِنِّي لَا رَجُوءَ أَنْ يَحْضُرَنِي
 اللَّهُ فِيمَا بَقِيَتْ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَ
 الْمُهَاجِرِينَ إِلَى قَوْلِهِ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ
 قَوْلَهُ مَا أَحْمَرَ اللَّهُ عَلَى مِنْ نَحْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ أَنْ
 هَدَانِي لِلْإِسْلَامِ اعْظَمَ فِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِ
 لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا أَكُونَ
 كَذِبَةً وَأَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَبُوا فَإِنْ
 اللَّهُ قَالَ لِلَّذِينَ كَذَبُوا حِينَ أَنْزَلَ الْوَسْطَى شَرَّ
 مَا قَالَ لِأَحَدٍ قَطُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى سَيَحْلِلُونَ بِاللَّهِ
 لَكُمْ إِذَا انْقَسَبْتُمْ إِلَى قَوْلِهِ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَى
 عَنِ الشُّرُكِ الْفَاسِقِينَ قَالَ كَعْبٌ وَكُنَّا نَخْتَلِمُنَا
 أَيُّهَا النَّبِيُّ عَنْ أَمْرِ أَوْلِيكَ الَّذِينَ قِيلَ مِنْهُمْ

میں قبولیتِ توبہ کی خوشی میں اپنا سارا مال اللہ تعالیٰ اور
 رسول خدا کے لئے صدقہ کر دوں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا کہ اپنا کچھ مال روک لو، یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔
 عرض گزار ہوا کہ میں اپنا خیر والا حصہ روک لیتا ہوں۔ میں
 پھر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! مجھے اللہ تعالیٰ نے سچ کی
 وجہ سے بچا دیا ہے اور میری توبہ کی یہ نشانی ہے کہ باقی زندگی
 میں سچ کے سوا کوئی بات نہیں کہوں گا۔ پس خدایک قسم میں کسی
 ایسے مسلمان کو نہیں جانتا جس پر اللہ تعالیٰ نے سچ بولنے
 کے باعث ایسی مہربانی کی ہو جیسی میرے اوپر فرمائی ہے اس وقت
 سے جبکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بھی
 بات عرض کی تو میں نے آج تک جھوٹ نہیں بولا اور مجھے امید
 ہے کہ باقی زندگی میں بھی اللہ تعالیٰ مجھے اس سے محفوظ رکھے گا
 اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر یہ وحی نازل فرمائی تھی۔ بے شک
 اللہ رحمتیں متوجہ ہوئے ان غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) اور
 مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے مشکل کی ٹھری میں ان کا ساتھ دیا۔
 تائید الصادقین (سورۃ التوبہ، آیت ۱۱۹) پس خدا کی
 قسم مجھے اسلام کی جانب ہدایت دینے کے بعد سب سے بڑا
 انعام اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ فرمایا کہ اپنے رسول کے سامنے سچ
 بولنے کی توفیق دی۔ اگر میں بھی آپ کے سامنے جھوٹ بولتا تو
 اسی طرح ہلاک ہوتا جیسے دوسرے لوگ جھوٹ بول کر ہلاک
 ہوئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان جھوٹ بولنے والوں کے بارے
 میں وحی کے ذریعے فرمایا، شاید اتنا برا کسی کو نہ لگتا ہو چنانچہ فرمایا
 اب تمہارے آگے اللہ کی قسمیں کھائیں گے، جب تم ان کی طرف
 پلٹ کر جاؤ گے... تا القوم الفاسقین (سورۃ التوبہ، آیت ۹۵)
 ۹۶) حضرت کعب فرماتے ہیں کہ ہم تینوں کو اس حکم سے علیحدہ
 رکھا گیا کہ یہ ان لوگوں کے بارے میں ہے جنہوں نے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور قسمیں کھائیں، آپ نے ان کی بیعت
 لی اور ان کے لئے مغفرت کی دعا بھی مانگی اور رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے معاملے کو ملتوی فرما دیا تھا۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَلَقُوا اللَّهَ
وَبِأَعْيُنِهِمْ وَاسْتَنْصَحُوا لَهُمْ وَارْجَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرًا نَحْنُ قَضَى اللَّهُ فِيهِ فَبِذَلِكَ
قَالَ اللَّهُ وَعَنَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِقُوا وَلَيْسَ
الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ مِمَّا خُلِقْنَا عَنِ الْفَرْجِ وَإِنَّمَا هُوَ تَخْلِيلٌ
إِنَّا نَأْوِي رَبَّاهُمْ لَأَمْرًا عَمَّنْ خَلَفَ لَهُ وَأَعْتَدَ مَا
إِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ .

میں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے متعلق فیصلہ فرما
دیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے . اور ان میں پر
جو موقوف رکھے گئے تھے (سورۃ التوبہ آیت ۱۱۸) اور
اس سے وہ لوگ مراد نہیں جو غزوہ تبوک سے جان بوجھ کر رہ گئے تھے
بلکہ اس سے ہم (زین حضرات) پیچھے رہ جانے والے مراد ہیں اور ہمارے
معلے کو آپ نے موقوف رکھا، بر غلات ان لوگوں کے جنہوں نے تمہیں کھائیں
غذا بخش گئے اور ان کے غلہ قبول بھی فرمائے گئے تھے .

رسول خدا کا مقام انجری میں قیام فرماتا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم مقام انجری کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا ان ظالموں کے
گھروں میں داخل نہ ہونا جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا کہیں تم پر
بھی وہ عذاب نہ آجائے جو ان پر آیا تھا بلکہ یہاں سے (خوت الہی
کے باعث) روٹے ہوئے گزرتا . پھر آپ نے سر مبارک
کو اٹھکا لیا اور تیزی کے ساتھ اس مقام سے
گزر گئے ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا
کہ حجروں کے گھروں میں نہ جانا کیونکہ ان پر عذاب فرمایا گیا تھا .
مگر یہاں سے روٹے ہوئے گزرتا کہیں ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی وہ عذاب
آجائے جو ان پر آیا تھا .

عمرہ بن مغیرہ نے اپنے والد محترم حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی
اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی حاجت
کے لئے تشریف لے گئے . جب واپس آئے تو میں وضو کرانے کے
لئے پانی ڈالتے لگا (عمرہ) کہتے ہیں کہ مجھے تو خبر نہ تھی لیکن والد محترم
نے بتایا کہ یہ غزوہ تبوک کی بات ہے . پس چہرہ مبارک دھویا ،
پھر دونوں ہاتھوں کو دھوئے گئے ، چونکہ استینہیں تنگ تھیں
اس لئے دونوں ہاتھ باہر نکال لئے تھے اور انہیں
دھویا . پھر اپنے دونوں ہاتھوں پر مسح فرمایا ۔

بَابُ نَزُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْرَ

۱۵۲۵ . حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ
سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِالْحِجْرِ قَالَ لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِينَ الَّذِينَ
ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ أَنْ يُصِيبَكُمْ مَا أَصَابَهُمْ لَا
أَنْ تَكُونُوا أَبَاكَيْنَ شَرَقْتُمْ رَأْسَهُ وَأَسْرَمَ السَّيْرَ
حَتَّى أَجَاذَ الْوَادِي .

۱۵۲۶ . حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صُحَابَ الْعَجْرَ
لَا تَدْخُلُوا عَلَى هَؤُلَاءِ الْمَعْدَةِ بَيْنَ الْإِلَاحِ تَكُونُوا
بَاكَيْنَ أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ .

۱۵۲۷ . حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ الْيَبْتِ عَنْ
عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ
عَنْ نَافِعِ بْنِ جَبْرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ
أَبِيهِ الْأَعْمَشِ عَنْ بَنِي شُعْبَةَ قَالَ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَعْضِ حَاجَتِهِ فَقُمْتُ أَسْكَبُ
عَلَيْهِ الْمَاءَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا فِي غَزْوَةٍ تَبَوَّكَ
فَقَسَلَ وَجْهَهُ وَذَهَبَ يُغْسِلُ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ
عَلَيْهِ وَكَرَّ الْحِجَّةَ فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ جُبَّتِهِ

فَفَسَدَ مَا تَرَكْتُمْ عَلَى خُفْيَةٍ.

۱۵۲۸۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ
قَالٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَبَّاسٍ
بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ حَتَّى إِذَا
أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ هَذِهِ طَابَةُ وَهَذَا
أُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ.

۱۵۲۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ ظَوْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ مِنْ غَزْوَةِ
تَبُوكَ فَدَنَا مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ
أَقْوَامًا مَا سِرُّكُمْ مَسِيرًا وَلَا قَطْعُكُمْ رَايَا إِلَّا
كَانُوا مَعَكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهَمُّ بِالْمَدِينَةِ
فَقَالَ وَهَمُّ بِالْمَدِينَةِ حَبَسَهُمُ الْعُدَاةُ.

بَابُ كِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى
كِسْرَى وَقَبْصَرٍ

۱۵۵۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ حَالِجٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ
قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ
أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَعَثَ فِي كِتَابِهِ إِلَى كِسْرَى مَعَ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ حَذَافَةَ
السَّهْمِيِّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَكِدَ فَحَمَلَهُ إِلَى عَظِيمِ الْمَحْرَمِينَ
فَدَفَعَهُ عَظِيمُ الْمَحْرَمِينَ إِلَى كِسْرَى فَلَمَّا قَرَأَ
مُرْقَةَ حَبِيبَتِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدْ عَابَ عَلَيْهِمُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبْعَثُوا
كُلَّ مَرْقٍ.

۱۵۵۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي هَيْثَمٍ حَدَّثَنَا
عَوْفٌ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ لَقَدْ نَفَعَنِي
اللَّهُ بِكَلِمَةٍ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

حضرت ابن حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرماتے ہیں کہ ہم غزوہ تبوک کا واپس لوٹتے وقت نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ جب ہم مدینہ منورہ
کے نزدیک پہنچے تو آپ نے فرمایا: یہ مدینہ طابہ ہے اور
یہ اُحُد پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے
محبت رکھتے ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے واپس لوٹے تو مدینہ منورہ
کے نزدیک پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ بیشک مدینہ طیبہ میں ایسے لوگ بھی
ہیں کہ جب تم وہاں کے سفر کرتے اور وادیوں کو عبور کرتے رہے تھے تو
اس وقت بھی وہ تمہارے ساتھ تھے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ
وہ تو مدینہ منورہ میں تھے، پس آپ نے فرمایا کہ واقعی وہ مدینہ طیبہ میں
رہے لیکن انہیں اندرون کے لوگ رکھا۔

رسول خدا کے قبضہ اور کسری کے
نام گرامی نامے۔

عبداللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی کے ہاتھ اپنا گرامی نامہ
(خط) کسری کے لئے بھیجا یعنی انہیں حکم دیا کہ حاکم بصرہ
تک پہنچا دیں اور حاکم بصرہ اسے کسری تک پہنچا دے۔
جب اس نے گرامی نامہ پڑھ لیا تو اسے پھاڑ ڈالا۔
تدہری کا بیان ہے کہ ابن مسیب نے یہ بھی فرمایا کہ
پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان
کے لئے دعا کی کہ وہ بھی (اسی طرح) ٹکڑے ٹکڑے
کر دیئے جائیں۔

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ مجھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک کلمہ (ارشاد گرامی) نے
جنگ جمل میں بڑا فائدہ پہنچایا جو میں نے آپ سے سنا تھا احوال انکہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامَ الْحَجِّ بَعْدَ مَا كُنْتُ أَنَا الْحَقُّ بِأَمْرٍ بِالْحَجِّ فَأَقِيلَ مَعَهُمْ قَالَ لَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْلَ فَارِسَ قَدْ مَلَكَوْا عَلَيْهِمْ يَبْتَ كِسْرَى قَالَ لَنْ يَفْلَحَ قَوْمٌ وَلَوْ أَمَرَهُمْ إِمْرَأَةً.

میں سب دلوں یعنی افواج صدر فقہ میں شامل ہو کر فراقِ ثانی سے لڑنے والا تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی کہ اہلِ فارس (ایرانِ دلوں) نے کسریٰ کی بیٹی کو اپنا حکمران بنا لیا ہے تو آپ نے فرمایا: وہ قوم ہرگز فلاح نہیں پاسکتی جس نے اپنے امور عورت کے سپرد کر دیئے۔

ف: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی کی روشنی میں عورت کو سربراہِ مملکت بنانا جائز نہیں ہے۔ جو قوم عورت کو اپنا حکمران بنائے وہ فلاح سے محروم رہے گی۔ ایسا کیا کہ اس کے سیاسی لحاظ سے نا باغ ہونے کی دلیل ہے۔ اگر اسلام میں عورت کو سربراہ بنانا جائز ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا جانشین اور خلیفہ کوئی ہو! یہ سوال ہی پیدا نہ ہوتا بلکہ اگر اللہ تعالیٰ یا اس کے آخری پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نامزد نہ کرتے تب بھی خاتونِ جنت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بڑھ کر اس کا مستحق اور کوئی ہو سکتا تھا۔ یہ میانِ اسلام میں سے ایک جماعت مسئلہ خلافت پر آج تک جھگڑتی آ رہی ہے اور برہنہ کہتی ہے کہ پہلے تین حضرات کا حق نہیں تھا بلکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانشینی اور خلافت کے مستحق صرف حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ جب تک غور ہے کہ ان کے نزدیک بھی اگر عورت کی سربراہی جائز ہوتی تو وہ بھی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی پہلے برہنہ خلافت و جانشینی کی زیادہ مستحق خاتونِ جنت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو قرار دیتے۔ جب ایسی مدیم مثال ہستی کی سربراہی کا سوال اس بہترین زمانے سے لے کر آج تک نہیں اٹھا تو ان کے مقابلے میں دوسری کوئی بھی عورت کس کیت کی مولیٰ ہے کہ اس کا سربراہ بنا اسلام میں جائز ہو جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۵۵۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ النَّهْهَرِيَّ عَنِ الشَّائِبِ بْنِ زَيْدٍ يَقُولُ أَذْكَرُ أَتَى خَرَجْتُ مَعَ الْفُلَمَّانِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَّ إِذْ مَلَكَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً مَعَ الصَّبِيَّانِ.

دہری نے حضرت سائب بن زید رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے یہ بات یاد ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کرتے تھیں۔ الوداع تک نکلا تھا۔ سفیان کا بیان ہے کہ دہری نے ایک دفعہ عثمان کی جگہ حبشیان کا لفظ استعمال فرمایا تھا۔

۱۵۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ النَّهْهَرِيَّ عَنِ الشَّائِبِ أَذْكَرُ أَتَى خَرَجْتُ مَعَ صَبِيَّانِ نَتَلَقَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَّ إِذْ مَلَكَتْ مِنْ غُرُوفَةٍ قَبْلَهُ.

دہری نے حضرت سائب بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ مجھے ابھی طرح یاد ہے جب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کرنے کی غرض سے بچوں کے ساتھ ثنیۃ الوداع تک نکلا تھا اور اس وقت آپ غرۃ تبوک سے واپس تشریف لاد رہے تھے۔

بَابُ مَرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَفَاتِهِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّكَ مَرِيضٌ وَإِنَّكُمْ مَيِّتُونَ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ وَهَذَا يَوْلَسُ عَنِ

رسول خدا کی بیماری اور وصال۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: بے شک (اے محبوب!) تمہیں انتقال فرمانا ہے اور ان کو بھی مرنا ہے۔ پھر تم قیامت کے روز اپنے رب کے پاس جھگڑو گے (سورۃ الزمر)۔

١٥٥٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سَقِيَانُ عَنْ
سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ قَالَ قَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمَ الْخُمَيْسِ وَمَا يَوْمُ الْخُمَيْسِ
أَشْتَدَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعٌ
قَالَ أَشْوَى الْكُتُبِ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ
أَبَدًا فَتَنَازَعُوا وَلَا يَبْقَى عِنْدِي تَمَازُجٌ
فَقَالُوا مَا شَأْنُهُ أَهَجَرَ أَشْفَقَهُمْ قَدْ هَبُوا
يُرَدُّونَ عَلَيْهِ فَقَالَ دَعُونِي فَإِلَيْي أَمَانَةٌ

أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونِي إِلَيْهِ وَأَوْصَا هُمْ
بِثَلَاثٍ قَالَ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ بَنِي نَزْدَةَ
الْعَرَبِ وَأَجِدُوا الْوَفْدَ بِسُجُومَا كُنْتُ أَجِيرُهُمْ
وَسَكَتَ عَنِ الثَّلَاثَةِ أَوْ قَالَ فَذَسِيئَتُهَا

۱۵۵۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ
عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ لَمَّا حَضَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمُّوا أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَفْضَلُوا بَعْدَهُ
فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَدْ غَلَبَهُ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمْ الْقُرْآنُ حَبِيبًا
كِتَابُ اللَّهِ فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوا
فِيهِمْ مَنْ يَقُولُ قَرَأُوا يَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا
تَفْضَلُوا بَعْدَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ غَيْرُ ذَلِكَ
فَلَمَّا اكْتُمُوا اللَّغْوُ وَالْاِخْتِلَافُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرُّهُمْ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ
فَكَانَ يَقُولُ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ السَّرِيَّةَ كُنَّا
الزَّرِيَّةَ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَلِكَ الْكِتَابُ
لَا خِلَافَ فِيهِمْ وَلَغَطِهِمْ

۱۵۵۹ - حَدَّثَنَا يَسْرَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ جُمَيْلٍ
الْحَضْرِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَعَا النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُطِمَ عَلَيْهِهَا
السَّلَامُ فِي شُكْرَاةٍ الَّتِي قَبِضَ فِيهَا رَأْسُهَا
بِشَيْءٍ فَبَكَتْ فَتَرَدَّعَاَهَا فَسَارَهَا بِشَيْءٍ فَفُجِكَتْ
فَسَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ سَأَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ يُقْبِضُ فِي وَجْهِهِ الَّتِي

جالتے دو میں جس حالت میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے جس کی جانب تم بلا رہے
ہو اور آپ نے انہیں میں باتوں کی وصیت فرمائی اور مشرکین کو جزیرہ عرب سے
نکال دینا اور سفیر کے ساتھ کسی طرح جس سوگ کرنا جسے میں کرنا تھا میری وصیت
سے وہ خاموش ہو گئے یا فرمایا کہ میں بھول گیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا وقت قریب آیا تو کائنات
رسالت میں کافی لوگ جمع تھے اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ میرے نزدیک آجائو میں تمہیں ایک تحریر لکھ دیتا ہوں تاکہ میرے
بعد تم کو اس کے سچے ہم ہو۔ بعض حضرات کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم شدت مرض کے باعث ایسا فرما رہے ہیں جبکہ قرآن کریم
تمہارے پاس موجود ہے تو تمہارے لئے اللہ کا کتاب کافی ہے نہ پس
اہل بیت نے اس خیال سے اختلاف کیا اور ٹھکرانے لگے، بعض حضرات
کہنے لگے کہ نزدیک جا کر تحریر لکھو الی جاگئے تاکہ ہم بعد میں گمراہی سے
بچے رہیں، بعض حضرات نے کچھ اور دلائل پیش کی، جب یہ بیکا رہ
اختلافات بڑھ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہاں
سے آجئے آجائو جہد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس فرمایا کرتے
کہ یہ کتنی بڑی مصیبت آپ کی تھی کہ بعض حضرات اختلاف اور
بیکا رہ لگتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اور جس تحریر کو لکھنے کے لئے آپ فرماتے تھے اس کے
درمیان حائل ہو گئے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض وصال میں حضرت فاطمہ
علیہا السلام کو بلایا اور ان کے ساتھ سرگوشی فرمائی تو وہ
روئے لگیں۔ پھر انہیں قریب بلا کر سرگوشی فرمائی تو وہ ہنس
پڑیں۔ ہم نے اس بارے میں ان سے دریافت کیا تو بتایا
پہلی مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ سرگوشی فرمائی
تھی کہ میرا اس مرض کے اندر ہی وصال ہو جائے گا۔ اس پر
میں روئے لگی۔ دوبارہ آپ نے سرگوشی فرمائی تو مجھ پر خبر

دی کہ میرے اہل بیت سے تم سب سے پہلے میرے پیچھے آؤ گی۔ اس پر میں ہنس پڑی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آپ سے سنا تھا کہ اللہ کے کسی نبی کا اس وقت تک وصال نہیں ہوتا جب تک اسے دنیا والا آخرت میں سے ایک کو اختیار کر لینے کا اختیار نہ دیا جائے، پس میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے مرض وصال میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ان لوگوں کے ساتھ جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا (الایۃ)۔ اس وقت میں بھی کہ آپ کو بھی اختیار دیا گیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار پڑے یعنی مرض وصال میں مبتلا ہوئے تو فرمایا کرتے کہ اسے کی رفاقت میں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تندہی کی حالت میں فرمایا۔ کسی نبی کی جان اس وقت تک قبض نہیں کی جاتی جب تک جنت میں اسے اس کا مقام دکھایا نہ جائے پھر چاہے زندہ رہے یا آخرت کو اختیار کرے، جب آپ بیمار پڑے اور وصال کا وقت قریب آیا تو آپ کا سر مبارک حضرت عائشہ کے زانو پر تھا تو آپ کو غشی آگئی جب افاقہ ہوا تو اپنی نگاہیں گھر کی چھت کی جانب فرمادیں اور کہا۔ اے اللہ! رہنمائی میں رکھنا، میں جان گئی کہ جو بات آپ نے تندہی کے ایام میں فرمائی وہ صحیح ہو رہی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ (آخری روز) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر حاضر ہوئے اور میں آپ کو سینے سے لگاتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی کھڑکی کی سواک بٹھی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب دیکھا تو میں نے ان سے سواک لے لی، اسے چبایا انرم کیا اور

تَوَفِّي فِيهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَأَرَنِي فَأَخْبَرَنِي رَأَيْتُ
أَوَّلَ أَهْلِهِ يَتَّبِعُهُ فَضَحِكْتُ۔

۱۵۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
عُمَرُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ أَنَّهُ لَا يَمُوتُ نَبِيٌّ
حَتَّى يُخَيَّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ
فِيهِ وَآخَذَتْهُ بَحَّةٌ يَقُولُ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ
اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْآيَةَ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ خَيْرٌ۔

۱۵۶۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
سَعْدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَرَضَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرَضَ الَّذِي
مَاتَ فِيهِ جَعَلَ يَقُولُ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى۔

۱۵۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ
قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
صَاحِبُكُمْ يَقُولُ إِنَّهُ لَمْ يَقْبِضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى
مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ يُقَرَّبُ إِلَيْهِ وَيُخَيَّرُ خَلْمًا
أَشْتَكِي وَحَضَرَهُ الْقَبْضُ وَرَأْسُهُ عَلَى فُخْدِ عَائِشَةَ
عُشِي عَلَيْهِ فَلَمَّا أَفَاقَ شَخَصَ بَصَرُهُ نَحْوَ
سَقْفِ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى
فَقُلْتُ إِذَا لَا يُجَاوِزُ نَافِعٌ فَمَا أَتَى حَدِيثُهُ
الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَاحِبُكُمْ۔

۱۵۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا حَقَّانُ عَنْ
صَخْرٍ بْنِ جُوَيْرِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
أَبِي بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآتَا
مُسْنَدَهُ إِلَى صَدْرِي وَمَعَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ

سَوَالُهُ رَطْبٌ يَسْتَقُ بِهِ قَابِلًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَكَ فَأَخَذْتُ السَّوَالُ فَقَضَيْتُهُ وَنَفَضْتُهُ وَطَبَيْتُهُ حَقًّا دَفَعْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْتَقُ بِهِ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْتَقُ إِسْتِثْنَاءً قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ فَمَا عَدَا أَنْ فَسَخَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَمَّيْدًا وَأَصْبَحَهُ ثُمَّ قَالَ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى ثَلَاثًا ثُمَّ قَضَى وَكَانَتْ تَقُولُ مَاتَ بَيْنَ حَاقِنَتِي وَذَا قِنَتِي.

۱۵۶۴ - حَدَّثَنَا ثَوْبَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَرَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى نَفَسًا عَلَى نَفْسِهِ بِالسُّعُودَاتِ وَمَسَحَ عَذَّةً بِيَدِهِ فَلَمَّا اشْتَكَى وَجَعَهُ اللَّيْلُ ثَوْبَانُ ثَوْبَانُ فِيهِ طِفْقَةٌ أَنْفَثَ عَلَى نَفْسِهِ بِالسُّعُودَاتِ الَّتِي كَانَ يَنْفُثُ وَأَمْسَحَ بِبِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ.

۱۵۶۵ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَيْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُدَّادٍ عَنْ شَامِرِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصَحَّتْ إِلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ وَهُوَ مُسْنَدٌ إِلَى ظَهْرِهِ كَمَا يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَالْحَقِيقِي بِالرَّفِيقِي.

۱۵۶۶ - حَدَّثَنَا الْقُصْلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ هِلَالِ الْوُرَّانِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي لَمْ يَقُمْ مِنْهُ

پھر صاف کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دی۔ آپ نے خوب سواک کی اور اس سے پہلے اتنی خوبصورتی کے ساتھ سواک کرتے ہوئے میں نے آپ کو ہرگز نہیں دیکھا تھا۔ جب اس سے فارغ ہو گئے تو تھوڑی دیر بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک یا انگشت مبارک آسمان کی جانب اٹھا کر کہا۔ اعلیٰ کی رفاقت میں تین مرتبہ یہی کہا اور پھر انتقال فرما گئے۔ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ بوقت وصال سر مبارک میری ہنسی اور تھوڑی کے درمیان تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو اعوذ باللہ والی سورتیں وغیرہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرتے اور اپنے جسم اطہر پر اپنا دست مبارک پھیرتے۔ جب آپ مرض وصال میں مبتلا ہوئے تو میں نے اعوذ باللہ والی سورتیں وغیرہ پڑھ کر دم کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر پر آپ کا دست مبارک پھیرا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور وصال سے پہلے آپ کی جانب کان لگائے جبکہ آپ نے پشت مبارک میرے ساتھ لگا کر سہارا لیا ہوا تھا تو زبان مبارک سے یوں گویا تھے۔ اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق کے ملا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس مرض میں فرمایا، جس سے صحت یاب ہو کر نہ اٹھے کہ اللہ تعالیٰ نے یہودیوں پر لعنت فرمائی کیونکہ انہوں نے اپنے انبیاء کرام

کی قبروں کو مسجد میں بنا لیا۔ اگر اسے مسجد بنا لیتے
کا حد شدہ نہ ہوتا تو آپ کی قبر المودہ کھول
دی جاتی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
نوحہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی طبع مبارک ناسا نہ ہوئی اور مرض شدت اختیار
کرنے لگا تو آپ نے اپنی ازواج مطہرات سے دوران مرض میرے
گھر میں رہنے کی اجازت چاہی، تو سب نے اجازت دے دی۔
پس آپ دو آدمیوں کے سہارے وہاں سے نکلے اور آپ
کے قدم مبارک زمین سے گھسٹتے ہوئے آ رہے تھے۔
دونوں میں سے ایک حضرت عباس بن عبدالمطلب تھے۔
اور دوسرے کوئی اور۔ عبید اللہ کا بیان ہے کہ مجھے عبید اللہ
نے بتایا کہ جس کا حضرت عائشہ نے ذکر فرمایا تھا، تو حضرت
عبید اللہ بن عباس نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ کیا تم اس
دوسرے شخص کو جانتے ہو جس کا حضرت صدیقہ نے نام نہیں
نہیں لیا تھا؟ ان کا بیان ہے کہ میں نے نفی میں جواب دیا تو
حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ وہ حضرت علی تھے۔ حضرت
عائشہ صدیقہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب میرے گھر میں جلوہ افروز
ہوئے تو آپ کے مرض میں اور بھی اضافہ ہو گیا۔ فرمایا کہ
سات مشکیزے پانی میرے اوپر بہاؤ، جن کے منہ نہ کھولے
گئے ہوں، شاید میں لوگوں کو کوئی وصیت کر سکوں۔ پس ہم نے
آپ کو حضرت حفصہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک
برتن میں بٹھا دیا اور مشکیزے سے آپ کے اوپر پانی ڈال دیا۔ یہاں تک
کہ آپ نے ہاتھ کے اشارے سے ہمیں منع فرما دیا حضرت صدیقہ
فرماتی ہیں کہ پھر آپ لوگوں کی جانب تشریف لے گئے پس نہیں
نماز پڑھائی اور خطبہ دیا۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے عبید اللہ
بن عبد اللہ بن عقیب نے خبر دی کہ حضرت عائشہ صدیقہ اور
عبید اللہ بن عباس دونوں نے فرمایا کہ بیماری کے دنوں میں

لَعَزَّ اللَّهُ إِلَيْهِمْ وَاتَّخَذُوا قُبُورًا نَبِيًّا آتِيَهُمْ
مَسَاجِدَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَوَلَا ذَلِكَ لَا بُدَّ لَكَ بَرَكَةٍ
تَحْتِي أَنْ يَتَّخِذَ مَسْجِدًا ۱۵۶۰
حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي
النَّبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَقِيلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عُبَيْدَةَ بْنِ
مَسْعُودٍ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَنْ يَأْتِيَهُ
أَنْ يَمْرُؤَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَ لَهُ فَخَرَجَ وَهُوَ بَيْنَ
الرَّجُلَيْنِ تَخْطُرُ بِجَلَاةٍ فِي الْأَمْرَيْنِ بَيْنَ عَبَّاسِ
بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَبَيْنَ رَجُلٍ أُخْرٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ
فَأَخْبَرْتُ عَبْدَ اللَّهِ بِأَلَّذِي قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ
لِي عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ عَبَّاسَ هَلْ تَدْرِي مَنْ الرَّجُلُ
الْأُخْرُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ عَلِيٌّ وَكَانَتْ عَائِشَةُ زَوْجَةَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْدِثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ بَيْتِي وَاشْتَدَّ
بِهِ وَجَعُهُ قَالَ هَلْ يَقُومُ عَلِيٌّ مِنْ سَبْعِ قُرَبٍ
لَمْ تَحُلْ أَوْ كَيْتُهُنَّ لَعَلِّي أَعْبُدُ إِلَى اللَّهِ اس
فَاجْلِسْنَا لَهُ فِي مَخْضِبٍ لِحَفْصَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْضِبًا نَأْتِيهِ عَلَيْهِ
مِنْ تِلْكَ الْقُرَبِ حَتَّى طَفِقَ يَشِيرُ إِلَيْنَا بِيَدِهِ
أَنْ قَدْ فَعَلْتُمْ قَالَتْ فَتَخَرَّجَ إِلَى النَّاسِ فَصَغَرَ
لَهُمْ وَخَطَبَهُمْ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ
قَالَا لَمَّا تَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
طَفِقَ يَطْرُقُ حِمِيمَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَيَاذُ اللَّهُ
كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ وَهُوَ كَالَّذِي يَقُولُ لَعَنَهُ

اللّٰهُ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا نُفُوسَهُمْ
مَسَاجِدَ يَحْذَرُونَ مَا اصْنَعُوا فَخَبِرْنَا فِي عِلِّيِّينَ اَلَا
عَاشِيَةً قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ وَمَا حَدَّثَنِي عَلَى كَثْرَةِ
مُرَاجَعَتِهِ اِلَّا اَنَّهُ لَوْ يَقَعُ فِي قَلْبِي اَنْ يُحِبَّ
النَّاسَ بَعْدَكَ رَجُلًا قَامَ مَقَامَهُ اَبَدًا اَوْ كُنْتُ
اُمَامِي اَفَّهَ لَنْ يَقُومَ اَحَدٌ مَّقَامَهُ اِلَّا تَشَاءَ
النَّاسُ بِهِ فَاَمَدْتُ اَنْ يَعْدِلَ ذَلِكَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَبِي بَكْرٍ مَرَاوَاهُ
ابْنُ عُمَرَ وَاَبُو مُوسَى وَاِبْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُسُفَ حَدَّثَنَا
الْثَّيْتُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَاشِيَةَ قَالَتْ مَاتَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَارْتَهَ لَبَسَيْنِ
حَاقَتِي وَذَاقَتِي فَلَا اَكْرَهُ شِدَّةَ
الْمَوْتِ لِاَحَدٍ اَبَدًا بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۶۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَسْحَاقَ أَخْبَرَنَا يَسْرُ بْنُ
شُعَيْبٍ بَيْنَ اَبِي حَزْمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنِ
الرُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَعْبٍ بَنِي
مَالِكٍ الْاَنْصَارِيُّ وَكَانَ كُوفُ بْنُ مَالِكٍ اَحَدَ الثَّلَاثَةِ
الَّذِينَ رَتَّبَ عَلَيْهِمْ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اَخْبَرَهُ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ حَدَّثَهُ مِنْ رِوَايَةِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِه الَّذِي تَوَقَّى
فِيهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا اَبَا حَسَنِ كَيْفَ اَصْبَحَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصْبَحَ
بِحَمْدِ اللّٰهِ يَا اَبَا خَدَّيْهِ وَهِيَ عِيَّاسُ بْنُ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَمَّا اُنْتُ وَاللّٰهُ بَعْدَ ثَلَاثِ عُمَدٍ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چادری کے اندر مبارک چہرہ کو چھپانے لگے تھے
جب دل گھبراتا تو چہرہ کو کھولتے جلتے اور آپ ہی فرماتے یہ سب وہ نفسانی پر
اللہ کی لعنت جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا ان کی اس
حرکت سے آپ بچنے کے لئے فرماتے مجھے عبید اللہ نے خبر دی کہ حضرت
عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ میں نے امامت کے فیصلے سے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو ہٹانے کی کوشش کی اور اس غرض سے بار بار عرض گزار ہوئی
میرے دل میں یہ خیال ہرگز نہیں تھا کہ آپ کے جانشین سے بعد میں لوگ
محبت کریں گے بلکہ میرے ذہن میں یہ بات تھی کہ جو آپ کا جانشین ہوگا لوگ
اسکو منحوس شمار کریں گے پس میں چاہتی تھی کہ رسول اللہ انہیں حضرت ابو بکر
کو امامت کے لئے ٹھکانا کریں پس کو حضرت امیر محمد حضرت ابو موسیٰ اور حضرت
ابن عباس نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وفات پائی تو آپ کا سر مبارک
میری ہنسی اور ٹھوڑی سے لگا ہوا تھا جب سے میں
نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کو دیکھا
ہے تو کسی کے لئے موت کی سختی مجھے ناپسند نہیں
ہے۔

حضرت کعب بن مالک انصاری ان تین میں سے
ایک ہیں جن کی توبہ قبول ہوئی تھی، ان کو حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہم نے خبر دی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس
مرض میں عیادت کر کے جس میں آپ کا وصال ہوا حضرت علی باہر نکلے
تو لوگوں نے کہا اسے ابو اسحق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار پر
کیسے ہیں؟ آپ نے جواب دیا کہ خدا کا شکر ہے اچھے ہیں۔ پھر حضرت
عباس بن عبد المطلب نے ان کا ہاتھ پکڑ کر کہا خدا کی قسم تم تین
دن کے بعد لاٹھی کے غلام بن جاؤ گے، پھر اچھے نظر آ رہے کہ
اس مرض میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو جائے گا کیونکہ
میں نے موت کے وقت بنی عبد المطلب کے چہرے دیکھے ہیں۔ تم
ہماری جانب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ

١٥٤. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عِيسَى
بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ
أَبِي مَرْيَمَ أَنَّ أَبَا عَمْرٍو وَذَكَوَانَ مَوْلَى عَائِشَةَ
أَخْبَرَا أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَقُولُ إِنَّ مِنْ نَحْمِ
اللَّهِ عَلَيَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَوْ فِي بَيْتِي وَفِي يَوْمِي وَبَيْنَ سَحْرِي وَغَرِي
وَأَنَّ اللَّهَ جَمَعَ بَيْنَ رَيْفِي وَرَيْفِيهِ عِنْدَ مَوْتِهِ
دَخَلَ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَبَيَّنَّ السُّؤَالَ وَأَنَا
مُسْنِدًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَمَا آيَةُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَتَوَقَّفْتُ أَنَّهُ يُحِبُّ السُّؤَالَ
فَقُلْتُ أَخَذْتُكَ فَاشْأَسْ بِرَأْسِهِ أَنْ نَعْمَ
فَتَنَا وَلَمْ تَعْمَ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ وَفَكُلْتُ أَلَيْسَ لَكَ
فَاشْأَسْ بِرَأْسِهِ أَنْ نَعْمَ فَلَيْتَنَّهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ
رُكُوعًا أَوْ عَلَبَةً يَشْكُ عَمْرُ فِيهَا مَاءً فَجَعَلَ
يَدُ خُلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَسْخَرُ بِهَا وَجْهَهُ يَقُولُ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِنْ لِلْمَوْتِ سَكْرَاتٍ ثُمَّ نَصَبَ
يَدَا فَجَعَلَ يَقُولُ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى حَتَّى قُبِضَ
وَمَاتَ يَدَا

۱۵۷۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي
سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ مَرْوَةَ
أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْأَلُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي
مَاتَ فِيهِ يَقُولُ أَيْنَ أَنَا غَدًا أَيْنَ أَنَا غَدًا
يُرِيدُ يَوْمَ عَائِشَةَ فَآذِنَ لَهُ أَنَّهُ وَالْجُرُيُونَ
حَيْثُ شَاءَ فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ حَتَّى مَاتَ
عِنْدَهَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَاتَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي
كَانَ يَدُورُ عَلَيْهِ فِي بَيْتِي فَقَبِضَهُ اللَّهُ
وَإِنْ رَأَيْتَهُ لَبِثَ نَحْرِي وَسَحْرِي وَخَالِطَ
رَيْفِي رَيْفِي ثُمَّ قَالَتْ دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
أَبِي بَكْرٍ وَمَعَهُ سُّؤَالٌ يَسْتَنُّ بِهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ
أَعْطِنِي هَذَا السُّؤَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ فَأَعْطَانِي
فَقَبِضْتُهُ ثُمَّ مَضَعْتُهُ فَأَعْطَيْتُهُ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ بِهِ وَهُوَ

سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے اور آپ کے لعاب و ہن کو ملا دیا۔
ہوایوں کہ حضرت عبدالرحمن میرے پاس آئے ابدان کے ہاتھ میں
مسواک تھی اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میکہ بیٹھے تھے۔
میں نے دیکھا کہ آپ مسواک کی طرف دیکھ رہے ہیں تو میں نے جان لیا
کہ آپ مسواک کرنا چاہتے ہیں۔ میں عرض گزار ہوئی کہ کیا اسے میں
آپ کے لئے لے لوں؟ آپ نے سر مبارک سے اثبات کا اشارہ فرمایا
پھر میں عرض گزار ہوئی کہ کیا اسے میں آپ کے لئے نرم کر دوں؟ آپ
نے اثبات میں سر مبارک سے اشارہ فرمایا پس میں نے اسے چبا کر
نرم کر دیا اور آپ کے سامنے پانی کا ایک برتن رکھا ہوا تھا۔ پس آپ
دست مبارک پانی میں ڈال کر اسے اپنے چہرے پر پھیر پیتے تھے
اور فرماتے: نہیں معبود مگر اللہ، پیشک موت نکالینے سے بھری ہوئی ہوتی
ہے پھر آپ نے ہاتھ اوپر اٹھایا اور کہنے لگے: اعلیٰ کی رفاقت میں، یہاں تک
کہ آپ نے وصال فرمایا اور دست مبارک نیچے آگیا۔

ہشام بن عروہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض وصال
میں فرمایا کرتے: کل میں کس گھر میں ہوں گا؟ کل میں کس کے پاس ہوں
گا؟ آپ حضرت عائشہ کی باری کا انتظار فرماتے تھے، پس آپ کی
انظار مطرات نے اجازت دی کہ آپ جس کے پاس چاہیں
وہاں رہیں، پس آپ وصال تک حضرت عائشہ کے گھر رہے حضرت
عائشہ فرماتی ہیں کہ جس روز آپ کا وصال ہوا ویسے بھی وہ میری ہی
باری کا دن تھا۔
لگے اور بیٹے سے لگا ہوا تھا اور اس وقت اللہ تعالیٰ
نے آپ کے اور میرے لعاب و ہن کو ایک جگہ ملا دیا اور
بتایا کہ حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر آئے ابدان کے
پاس مسواک تھی جس کے ساتھ وہ مسواک کرتے تھے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف دیکھنے لگے تو
میں نے کہا اے عبدالرحمن! یہ مسواک مجھے دے دو۔ پس
انہوں نے وہ مجھے دیدی، پس میں نے وہ چبا کر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو دے دی۔ پس اپنے اس کے ساتھ مسواک کی اور اس وقت

صَدَقَ إِلَى صَدْرِي.

۱۵۷۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَوَفَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي بَيْتِي وَفِي يَوْمِي وَبَيْنَ سَجَرَتَيْنِ وَنَحْرَتِي وَكَانَتْ
أَحَدَانَا تَعُودُكَ بِدُعَاءٍ إِذَا مَرِضَ فَذَهَبَتْ
أَعُودُكَ فَزَعَمَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ
فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى وَمَعَ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَفِي يَدِهِ جَرِيدَةٌ رَطْبَةٌ
فَنَظَرَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَظَنَنْتُ
أَنَّهُ لَهَا بِهَا حَاجَةٌ فَأَشَدُّهَا فَمَضَعْتُ رَأْسَهَا
وَنَفَضْتُهَا فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ فَاسْتَمَرَّ بِهَا كَأَنَّهُ
مَا كَانَ مُسْتَأْشَرًا وَلَيْسَ بِهَا فَسَقَطَتْ أَوْ
سَقَطَتْ مِنْ يَدِهِ فَجَمَعَ اللَّهُ بَيْنَ رَأْسِي وَ
رَأْسِهِ فِي الْيَوْمِ مِنْ الدُّنْيَا وَآدِلِ يَوْمِ
مِنَ الْآخِرَةِ.

۱۵۷۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو
سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ
أَقْبَلَ عَلَى فَرَسٍ مِنْ مَسْكِنِهِ بِالشَّحْحِ حَتَّى نَزَلَ
فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمْ يُكَلِّمِ النَّاسَ حَتَّى دَخَلَ
عَلَى عَائِشَةَ فَتَيَسَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُخْتَلِي بِثَوْبٍ جَبَرَدَفَكَشَفَ
عَنْ وَجْهِهِ مَشْرَ أَكْبَتْ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهُ وَبَكَى مَشْرَ
قَالَ يَا أَيُّ أُمَّتٍ وَأَرْحَمِي وَاللَّهِ لَا يَجْمَعُ اللَّهُ
عَلَيْكَ مَوْتَيْنِ أَمَّا الْمَوْتَانِ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْكَ
فَقَدْ مَتَّهَاتَا لَكَ هَذَا وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ خَرَجَ
وَسَمَاءُ يُصَلِّيهِ النَّاسُ فَقَالَ اجْلِسْ يَا عُمَرُ

آپ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر میں وفات پائی اور وہ میری ہی بائیں کا
دن تھا اور میرے سینے کے ساتھ آپ نے ٹیک لگائی ہوئی تھی۔
جب آپ بیدار ہوئے تو ہم میں سے ہر ایک نفوذ پڑھ کر دعا مانگتی۔
چنانچہ اس موقع پر حبیب میں نے نفوذ پڑھا تو آپ نے آسمان کی جانب
نظر اٹھا کر کہا: اعلیٰ رفاقت میں۔ اعلیٰ رفاقت میں۔ ہمارے پاس
عبدالرحمن بن ابوبکر کے اہل ان کے ہاتھ میں ایک ہری لکڑی تھی۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب دیکھا تو میرا خیال ہوا کہ
آپ اس کی ضرورت محسوس فرماتے ہیں۔ پس میں نے وہ ان سے لے
لی اور اس کا ایک سرا چاکر نرم کر دیا، پھر وہ آپ کی خدمت میں پیش
کر دی، آپ نے اس کے ساتھ مسواک کی اور خوب تسلی سے مسواک کی
اور پھر آپ اسے دینے لگے۔ پس وہ آپ نے پھینک دی یا دست مبارک
سے گر گئی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اس روز میرے اور آپ
کے لعاب دہن کو ایک جگہ ملا دیا جو آپ کا دنیا میں آخری اور
آخرت میں پہلا دن تھا۔

ابو سلمہ کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ
حضرت ابوبکر صدیق اپنی رہائش گاہ شح سے سواری پر تھے جب وہ
اکرا ترے تو مسجد نبوی میں داخل ہوئے اور کسی شخص سے کلام نہ کیا
یہاں تک سیدھے حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس پہنچے اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب گئے۔ حضور کو ایک بیٹی کپڑے سے ڈھانپا
ہوا تھا۔ انہوں نے جھڑکا کھولا پھر جھکے حضور کو بوسہ دیا اور
روئے گئے۔ پھر کہنے لگے میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ اللہ تعالیٰ
آپ ہم دو موتیں جمع نہیں فرمائے گا۔ آپ کے لئے شہادت ہی موت
ہے جو لکھی ہوئی تھی اور واقع ہو گئی۔ نہ ہری کا بیان ہے کہ ابو سلمہ نے
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب
حضرت ابوبکر اہر تکے تو حضرت عمر لوگوں سے کچھ کہہ رہے تھے، انہوں
نے فرمایا کہ لے عمر بیٹہ جاؤ، لیکن حضرت عمر نے بیٹھنے سے انکار کر دیا
تو لوگ حضرت عمر کو چھوڑ کر ان کی جانب بڑھے۔ حضرت ابوبکر نے

فَأَنَّى عُمَرُ أَنْ تَجْلِسَ خَاقِلُ النَّاسِ إِلَيْهِ وَ
تَرْكُوا عَمْرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَفَمَا بَعْدُ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ
يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ مُحَمَّدًا أَقْدَمَ
مَاتَ وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ حَيٌّ
لَا يَمُوتُ قَالَ اللَّهُ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ
خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ إِلَى قَوْلِهِ الشَّاكِرِينَ وَ
قَالَ وَاللَّهِ لَكَانَ النَّاسُ لَعَرَبِيَّكُمْ أَلَّا اللَّهُ أَتَزَلُ
هَذِهِ الْآيَةَ حَتَّى تَلَاهَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
النَّاسُ كُلُّهُمْ فَمَا أَسْمَعَ بَشَرًا مِنَ النَّاسِ إِلَّا
يُثْلُوها فَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ
قَالَ وَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ تَلَاهَا
فَحَقَرْتُ حَتَّى مَا يَنْتَلِي رَجُلًا يَدْحَتِي أَهْوَيْتُ
إِلَى الْآرْمَنِ حِينَ سَمِعْتُهُ تَلَاهَا إِنَّ الْبَقِيَّةَ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ.

۱۵۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُوسَى
بْنِ أَبِي عَاصِمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عُثَيْبٍ عَنْ عَاصِمَةَ وَآثِنِ بْنِ عَتَّاسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ
قَبْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَوْتِهِ .

۱۵۷۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ
قَالَتْ عَاصِمَةُ لَدُنَّا فِي مَرَضِهِ لَجَعَلُ
يُخِيرُ إِلَيْنَا أَنْ لَا تَلِدُ وَلِي فَقُلْنَا كَرَاهِيَةً
الْمَرِيضِ لِلدُّوَاءِ فَقُلْنَا أَفَأَقَالَ اللَّهُ أَهْلَكُمْ
أَنْ تَلِدُ وَلِي فَقُلْنَا كَرَاهِيَةَ الْمَرِيضِ لِلدُّوَاءِ
فَقَالَ لَا يَبْقَى أَحَدٌ فِي الْبَيْتِ إِلَّا لَدُنَّا أَنَّا نَنْظُرُ
إِلَّا الْعَبَّاسَ ذَاتَهُ لَمْ يَشْهَدْ كُمْ دَوَاءُ ابْنِ
أَبِي الْقُرَيْشِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَاصِمَةَ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۵۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

فرمایا کہ جو تم میں سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت
کرتا ہے تو محمد مصطفیٰ تو وفات پا گئے اور جو تم میں سے اللہ تعالیٰ کی
عبادت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا جیسا کہ
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: محمد تو ایک رسول ہیں۔ ان سے پہلے اللہ
رسول ہو چکے۔... تا الشاکرین (سورہ آل عمران، آیت ۱۴۱)۔
خدا کی گواہی ہے کہ خدا کی قسم یوں معلوم ہوتا تھا جیسے لوگوں کو یہ
معلوم ہی نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت بھی نازل فرمائی تھی جب
حضرت ابو بکر نے اس آیت کی تلاوت فرمائی تو آپ سے سیکھ کر
سب لوگ اسے پڑھنے لگے اور کوئی شخص ایسا نہ رہا جو اس کی
تلاوت نہ کر رہا ہو سید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت عمر
نے فرمایا خدا کی قسم مجھ یوں معلوم ہوا کہ گویا میں نے پہلی دفعہ
حضرت ابو بکر کی اس آیت کی تلاوت کرتے سنا جس میں ڈر گیا،
میری دونوں ٹانگیں کانپنے لگیں، میرا شک کہ وہ حرام سے زمین پر گر
گیا جب میں نے یہ سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے ہیں۔

عبد اللہ بن عبد اللہ بن عقیقہ نے حضرت عائشہ صدیقہ
اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے بعد
آپ کو لے کر دیا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میری کے
دوران ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دوائی پلائی حالانکہ آپ شام سے
میں سے منع فرما رہے تھے کہ دوا نہ پلاؤ۔ ہم بھی کہتے تھے کہ آپ اسی طرح
انکار فرما رہے ہیں جیسے ہر مریض انکار کیا کرتا ہے، جب آپ کو افاقہ ہوا تو
فرمانے لگے کہ کیا میں نے تمہیں دوا پلانے سے منع نہیں کیا تھا؟ ہم عرض گزارہ
ہے کہ شاید یہ اسی طرح ہے جیسے ہر مریض انکار کیا کرتا ہے، آپ
نے فرمایا کہ گھر میں اس وقت بخنے بھی موجود ہیں سب کو دوا پلاؤ، ماسوائے
عکاس کے کیونکہ یہ اس وقت موجود نہ تھے۔ اس حدیث کی سند یہ ہے
ابو الزناد، ہشام، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

اسود بن یزید کا بیان ہے کہ کسی نے حضرت عائشہ صدیقہ

أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُرَيْبٍ عَنْ أَبِي بَرَاهِيمَ عَنِ
الْأَسْوَدِ قَالَ ذَكَرْتُ عَدَّ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْهَبَ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَتْ مَنْ قَالَ
لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتِي
لَيْسِدَتَهُ إِلَى صَدْرِي فَمَا عَابَ لَطِيفُ فَاتَّخَذَتْ
خَبَاتٍ فَمَا شَعَرَتْ فَكَيْفَ أَذْهَبَ إِلَى
عَلِيٍّ -

۱۵۷۸ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ
بْنُ مَعْمَرٍ عَنْ طَلْحَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
أَبِي ذَرٍّ أَوْصَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ لَا فَقُلْتُ كَيْفَ كَتَبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ
أَوْ أَمَرَ قَابِلًا قَالَ أَوْصَى بِكِتَابِ اللَّهِ
۱۵۷۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ
مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً إِلَّا
يَقْلَبُهُ أَلْيَصْصَاءِ الَّتِي كَانَ يَرْكَبُهَا وَسَلَاحَهُ
وَأَمْرًا جَدَّهَا لِبْنِ السَّبِيلِ صَدَقَتْ -

۱۵۸۰ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قُتِلَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَتَفَشَّاهُ فَقَالَتْ
فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَاسْكُرِبَ أَبَاهُ فَقَالَ
لَهَا لَيْسَ عَلَى أَبِيكَ كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَقُلْنَا مَا تَ
قَالَتْ يَا أَبَتَاهُ أَجَابَ رَبِّيَا دَعَاهُ يَا أَبَتَاهُ مِنْ
جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ مَا دَرَاهُ يَا أَبَتَاهُ إِلَى جَبْرِئِيلَ
نَحْنَاهُ خَلَدًا دُونَ قَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ
يَا نَسْ أَطَابَتْ أَفْسُكُمْ أَنْ تَحْشُوا عَلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ -

بَابُ الْخِيَرَةِ مَا تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى

کے سلسلے ذکر کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو
وصی بنایا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ کس نے کہا؟ میں نے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے میرے سینے
سے ٹیک لگائی ہوئی تھی، پھر آپ نے لگی کرنے کے لئے
طشت طلب فرمایا، تو مجھے بھی پتہ نہ لگا اور آپ کا
وصال ہو گیا۔ بتائیے حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کے لئے
وصیت کب فرمادی؟

ظہر نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
دریافت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی؟ انہوں
نے جواب دیا کہ نہیں۔ میں نے دریافت کیا کہ پھر لوگوں پر وصیت کرنا کیسے
فرما ہوا یا کس نے انہیں اس کا حکم دیا؟ فرمایا:۔ وصیت کرتا
اللہ کی کتاب کے مطابق ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ دھرم و دینا دھچھوڑے
اور نہ لونڈی غلام، یا سوائے ایک سفید خیر کے جس
پر آپ سوار ہوا کرتے تھے اور ہتھیاروں کے اور
کچھ زمین کے جو آپ نے مسافروں کے لئے وقف
کر رکھی تھی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کے مرض نے شدت اختیار کر لی اور آپ بیہوش ہو گئے تو
حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا۔ ہائے میرے ابا جان کی تکلیف
آپ نے ان سے فرمایا۔ تمہارے ابا جان کو آج کے بعد تکلیف نہ ہوگی
جب حضور کا وصال ہو گیا تو انہوں نے کہا۔ اے ابا جان !
رب کریم نے آپ کی دعا قبول فرمائی۔ ابا جان! آپ تو جنت الفردوس
میں قیام پذیر ہیں۔ ابا جان! میں اس غم کی خبر حضرت جبرئیل کو
سنائی ہوں۔ جب آپ کو دفن کیا جا چکا تو حضرت فاطمہ نے
حضرت انس سے کہا کہ تمہارے دلوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پر مٹی ڈالنا کیسے برداشت کر لیا۔

رسول خدا کا آخری کلام۔

اللہ علیہ وسلم

۱۵۸۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَحْمُودٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ يُوْنُسُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَخْبَرَنِي سَعِيدُ الْمُسَيَّبِ فِي رَجَائِي مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَاحِبُ الْبَيْتِ لَمْ يَقْبِضْ نَبِيٌّ حَتَّى يَمُرَّ بِمَقْعَدٍ مِنَ الْجَنَّةِ فَتُخَيَّرُ فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسُهُ عَلَى قَعْدَةٍ غَشِيَ عَلَيْهِ شَمْرُ أَفْئَقٍ فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى سَقْفِ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى فَقُلْتُ إِذَا لَا يَخْتَارُنَا وَعَرَفْتُ أَنَّ الْحَدِيثَ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَاحِبُ الْبَيْتِ فَكَانَتْ آخِرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا اللَّهُمَّ الرَّفِيقُ الْأَعْلَى

سعد بن مسیب نے کہتے ہی اہل علم کی موجودگی میں بتایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تندرستی کی حالت میں فرمایا کرتے کہ کسی نبی کا اس وقت تک وصال نہیں ہوتا جب تک وہ اپنا ٹھکانا جنت میں دیکھ نہ لے، پھر اسے اختیار دیا جاتا ہے۔ جب آپ بیاد ہوئے تو آپ کا سر مبارک میری دان پر پڑا۔ آپ پر غشی طاری ہو گئی۔ جب افاقہ ہوا تو آپ نے نگاہیں گھر کی چھت سے لگا لیں۔ پھر کہا۔ اے اللہ رفیق اعلیٰ۔ میں عرض گزار ہوئی کہ کیا اب آپ ہمیں پسند نہیں فرماتے؟ ۱۹ اور میں سمجھ گئی کہ جو آپ ہم سے اشارہ فرمایا کرتے تھے وہ درست ہے۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ آپ کا آخری کلام یہی ہے۔ اے اللہ رفیق اعلیٰ۔

رسول خدا کا وصال

ابو سلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دس سال تک مکہ میں رہے جبکہ آپ پر قرآن کریم نازل ہو رہا تھا اسی سال مدینہ منورہ میں۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جب وصال ہوا تو آپ کی عمر تیرہ گھنٹہ سال تھی۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ سعد بن مسیب (رضی اللہ عنہ) نے بھی مجھے ایسا ہی بتایا ہے۔

وصال کے وقت رسول خدا کی تدفین زمین رکھی ہوئی تھی۔ اسود بن یزید نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا

بَابُ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ إِبْنِ سُلَيْمَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِثَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ وَالْمَدِينَةُ عَشْرًا

۱۵۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَفَّى وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ مِثْلَهُ

بَابُ

۱۵۸۴۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ

وصال ہوا تو آپ کی زہدہ ایک یہودی کے پاس تیس دینار یا تیس گنا
انارج کے بدلے گروی رکھی ہوئی تھی۔

رسول خدا کا مرض وصال میں اسامہ بن
زید کو امیر لشکر بنانا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ کو مسلمانوں کا امیر لشکر
بنایا تو بعض لوگ چہ میگوئیاں کرنے لگے۔ اس پر نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم اسامہ
کے بارے میں گفتگو کرتے ہو حالانکہ وہ مجھے تمام لوگوں سے
زیادہ پیارا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ایک لشکر روانہ فرمانے لگے اور اس کا
سپہ سالار حضرت اسامہ بن زید کو مقرر فرمایا۔ ان کی امارت
پر بعض حضرات معترض ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ اگر تمہیں اس
کی امارت پر اعتراض ہے تو قبل ازیں تم اس کے والد ماجد
کی امارت پر بھی تو معترض ہوئے تھے۔ حالانکہ خدا کی
قسم وہ امارت کے اہل تھے اور مجھے سب لوگوں سے
پیارے تھے اور ان کے بعد یہ (حضرت اسامہ) مجھے
سب لوگوں سے پیارا ہے۔

وصال کے بعد ایک واقعہ۔

ابو الخیر نے صحابہؓ سے دریافت کیا کہ آپ نے کب ہجرت
(مدینہ منورہ کی جانب) کی انہوں نے فرمایا کہ ہم مکہ سے ہجرت کر کے
چلے تو جب جحفہ کے مقام پر پہنچے تو ایک سوار ہمارے پاس پہنچا۔
جس سے ہم نے مدینہ طیبہ کے حالات پوچھے تو اس نے جواب دیا کہ
پانچ ہفتے ہو گئے جب ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ کے
سپر دکر دیا تھا۔ ابو الخیر نے پوچھا کیا آپ شب قدر کے بارے میں کچھ
جانتے ہیں؟ جواب دیا ہاں مجھے نبی کریم کے مؤذن حضرت بلال نے بتایا

قَالَتْ تَرَفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَرَعَهُ
مَرَهُوَةً رَعْدَنَ يَهُودِيٍّ بِثَلَاثِينَ.

* باب ۵۵۴ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تَوَفَّى
فِيهِ.

۱۵۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مُحَمَّدٍ
عَنِ الْفَضِيلِ بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ
عُكْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ فَقَالُوا فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَلَغَنِي أَنْتُمْ قُلْتُمْ
فِي أُسَامَةَ وَأَنْتَ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ.

۱۵۸۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا هَالِكٌ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ
بَعْثًا وَأَمَرَ عَلَيْهِمُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطُغِعَنَ
النَّاسُ فِي إِمَارَتِهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ تَطْعَمُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ
كُنْتُمْ تَطْعَمُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَأَبِيهِ
اللَّهُ إِنْ كَانَ خَلِيفًا بِلَا مَسَاقَاةٍ وَإِنْ كَانَ لَمِنْ
أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنْ هَذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ
إِلَيَّ بَعْدَكَ.

* باب ۵۵۵

۱۵۸۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ
وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ حَبِيبٍ
عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَهُ
مَنْ هِيَ حَبْرَتُكَ قَالَ خَرَجْنَا مِنَ الْمَيْمَنِ
مُهَاجِرِينَ فَتَدْرِمُنَا الْجُحْفَةُ فَاقْبَلْ
رَاكِبٌ فَقُلْتُ لَهُ الْخَيْرُ فَقَالَ دَفَأَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ شَمْسٍ قُلْتُ هَلْ رَمَحَتْ

کہ وہ رمضان المبارک کے آخری عشرے کی ساتویں رات (گویا
ساتویں رات ہوتی ہے)۔

رسول خدا کے غزوات کی تعداد۔

ابو اسحاق نے حضرت زید بن الدہم رضی اللہ عنہ سے پوچھا
کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کتنے غزوات میں
شریک ہوئے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ سترہ غزوات میں۔ میں
نے پھر پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کل کتنے غزوات فرمائے؟
جواب دیا کہ انیس غزوات۔

ابو اسحاق بن رجاء نے حضرت برادر بن عازب رضی
اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ میں نے پندرہ غزوات میں شریک
ہونے کا شرف حاصل کیا۔

ابن بربیدہ نے اپنے والد ماجد حضرت بربیدہ بن حبیب
رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سولہ غزوات میں شریک ہونے کی
سعادت حاصل کی ہے۔ (ان بزرگوں کے ایسے بیانات
مخبر بہت نعمت کے طوطے ہیں)۔

کتاب التفسیر

اللہ کے نام سے شروع جو شان پرانہ تہنیت رحم فرمادے۔
رحمن اور رحیم ذات باری تعالیٰ کے دونوں نام
رحمت سے ہیں۔ رحیم اور رحمان اسی طرح ہم معنی ہیں
جیسے علیم اور عالم ہیں۔

سورۃ فاتحہ کی تفسیر۔

اس سورت کو ام الكتاب بھی کہتے ہیں کیونکہ اس سے
قرآن کریم کی کتابت شروع ہوتی ہے اور نماز کی ابتدا بھی اسی کی
قرأت سے ہوتی ہے۔ الدین سے بھلائی اور ہلائی کا بدلہ مراد ہے

فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ سُبْحًا وَنَالِ
نَحْمُ أَخْبِرُ فِي بِلَالٍ مُّؤَدَّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ فِي السَّبْعِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ
بَاب ۵۶ كَوْنُ غَزَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ.

۱۵۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَأَلْتُ زَيْدَ
ابْنَ أَرْقَمٍ كَوْنُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قُلْتُ كَوْنُ غَزَا
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ .
۱۵۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ بْنِ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا
الْبَرَاءُ قَالَ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَمْسَ عَشْرَةَ .

۱۵۹۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ
بْنُ مُحَمَّدٍ بَنَ حَنْبَلٍ بَنَ هِلَالٍ سَدَّثَنَا مُعْتَمِدُ
بْنُ سَلِيمَانَ عَنْ كَهْمَسٍ عَنْ ابْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ
أَبِيهِ وَقَالَ عَنْ أَمْعَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سِتَّةَ عَشْرَةَ غَزَا .

کتاب التفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْحَمْدُ لِلَّهِ الرَّحِيمِ اسْمَانِ مِنَ الرَّحْمَةِ
الْحَمْدُ لِلَّهِ الرَّحِيمِ بِمَعْنَى وَاحِدٍ كَالْعَلِيمِ
وَالْعَالِمِ .

بَاب ۵۷ مَا جَاءَ فِي فَاتِحَةِ الْكِتَابِ
وَسَمِّيَتْ أَمْرُ الْكِتَابِ أَنَّهُ يُبْدَأُ بِكِتَابَتِهَا فِي
الْمُعْهَاثِ وَيُبْدَأُ بِهَا فِي الصَّلَاةِ
وَالدِّينِ الْجَزَاءُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَمَا تَدِينُ

جیسے کہ جسے کہیں دیا گیا ہو۔
جیسے کہ جسے کہیں دیا گیا ہو۔

حضرت ابو سعید بن معلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں
(ایک روز) مسجد نبوی میں نماز پڑھ رہا تھا کہ مجھے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے بلایا لیکن میں آپ کے بلانے پر حاضر نہ ہوا اور فارغ
ہو کر میں عرض گزار ہوا اے رسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ
نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد تمہیں ہے۔ اللہ و اس کے رسول
کے بلانے پر حاضر ہو جایا کرو جب تمہیں بلا لیں (سورۃ الانفال آیت ۲۴)
پھر مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی سورت نہ بتاؤں جو قرآن کریم کی تمام
سورتوں کی سردار ہے، اس سے پہلے کہ تم مسجد سے نکلو پھر آپ نے
میرا ہاتھ پکڑ لیا اور جب مسجد کے تشریف لے جانے لگے تو میں عرض گزار
ہوا: کیا آپ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ میں تجھے ایک ایسی سورت
بتاؤں گا جو قرآن کریم کی تمام سورتوں کی سردار ہے؟ فرمایا: وہ
الحمد شریف ہے۔ یہی سبع ثانی (سات آیتوں والی) اور
قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا فرمائی گئی ہے۔

غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام غیر المغضوب علیہم ولا
الضالین کے توکم آمین کہا کرے۔ پس جس کا آمین کہنا فرشتوں
کے آمین کے کہنے سے موافقت کر گیا اس کے سابقہ گناہ
معاف فرما دیئے جاتے ہیں۔

تَدَانُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ بِالذِّنِّ بِالْحِسَابِ
مَدِينَتَيْنِ مَعَا سَبِيْن

۱۵۹۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى
عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ بْنِ الْمَعْلَى
قَالَ كُنْتُ أَصِلُّ فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أُجِبْهُ فَقُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنْتُ أَصِلُّ فَقَالَ أَلَمْ يَقُلِ
اللَّهُ اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا
قَالَ لِي لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ سَوْسَا هِيَ أَعْظَمُ السُّورَةِ فِي
الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ ثُمَّ اخْذْ
بِمِيزَانِي فَلَمَّا سَأَدَانِ تَخْرُجَ قُلْتُ لَهُ أَلَمْ يَقُلِ
لَا عِلْمَ لَكَ سَوْسَا هِيَ أَعْظَمُ سُّورَةٍ فِي الْقُرْآنِ
قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي
وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيتُ بِهِ

بَابُ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا
الضَّالِّينَ

۱۵۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُكَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ
فَقُولُوا آمِينَ فَمَنْ وَافَقَ قَوْلَهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ
غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

وہ فرشتوں کے آمین کہنے کے ساتھ نمازی وہ طرح موافقت کر سکتے ہیں۔ ایک تو وقت کے لحاظ سے اور دوسرے آواز کے
لحاظ سے۔ پہلی موافقت تو سارے ہی کرتے ہیں کہ جس وقت امام دُعا الضالین کہتا ہے تو فرشتے آمین کہتے ہیں اور متعدی بھی آمین کہتے ہیں خواہ
وہ آہستہ آمین کہیں یا آواز سے۔ دوسری آواز والی موافقت فرشتوں کے ساتھ وہی کرتے ہیں جو آمین آہستہ کہتے ہیں کیونکہ فرشتے آواز سے آمین
نہیں کہتے۔ ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرشتوں کی موافقت کے باعث آہستہ آمین کہنے کو ترجیح دی ہے کیونکہ اس کے اندر گناہوں کی معافی
کی شدت پہنچا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سُورَةُ الْبَقَرَةِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سورہ بقرہ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَّارٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجْتَمِعُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَيَقُولُونَ يَا شَافِعًا إِلَى رَبِّنَا قِيَامُكَ أَدَمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ أَبُو النَّاسِ خَلَقَكَ اللَّهُ بِمِثْقَالِ ذَرَّةٍ وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتُهُ وَعِبَادُكَ أَسْمَاءُ كُلِّ شَيْءٍ كَأَنَّ شَيْئًا لَسَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتَّى يَرْجِعَ مِنْ مَكَانٍ هَذَا فَيَقُولُ لَسْتُ هَذَا كُمْ وَبِذَا كُمْ ذَنْبُهُ فَيَسْتَحْيِ أَتُوا نُوْحًا فَإِنَّهُ أَوَّلُ رَسُولٍ بَحَثَهُ اللَّهُ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَيَا قَوْمُ فَيَقُولُ لَسْتُ مَنَّائَكُمْ وَبِذَنْبِكُمْ سَوَالُهُ رَبُّهُ مَا لَيْسَ لَهُ بِهِ عِلْمٌ فَيَسْتَحْيِ يَقُولُ أَتُوا خَلِيلَ الرَّحْمَنِ فَيَا قَوْمُ فَيَقُولُ لَسْتُ هَذَا كُمْ أَتُوا مُوسَى عَبْدًا أَكَلَمَهُ اللَّهُ وَأَعْطَاهُ التَّوْرَةَ فَيَا قَوْمُ فَيَقُولُ لَسْتُ هَذَا كُمْ وَبِذَنْبِكُمْ قَتَلَ النَّفْسَ بِغَيْرِ نَفْسٍ فَيَسْتَحْيِ مِنْ رَبِّهِ فَيَقُولُ أَتُوا عِيسَى عَبْدًا اللَّهُ ذَرَّ سُوءَ مَا وَكَلَمَهُ اللَّهُ وَرُؤْسَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هَذَا كُمْ أَتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا أَعْطَاهُ اللَّهُ لَهُ مَا قَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا أَخَّرَ فَيَا قَوْمُ فَإِنَّا نَطْلِقُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ عَلَى رَبِّي فَيُؤْذَنُ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ فَكُفَّ يَقَالُ أَرْفَعُ رَأْسَكَ

سُورَةُ الْبَقَرَةِ

وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے وہ سندوں کے ساتھ روایت کی گئی کہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز اہل ایمان جمع ہوں گے کہ ہم اپنے پروردگار کی یادگاہ میں کسی سے شفاعت کر دیں۔ پس یہ حضرت آدم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے کہ آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دستِ تقدیر سے پیدا فرمایا، آپ کے لئے فرشتوں کے بعد کردار اول آپ کو تمام چیزوں کے نام سکھائے، اللہ آپ اپنے رب کی یادگاہ میں ہماری شفاعت فرمائیں، تاکہ ہمیں راحت سے اندامِ مصیبت سے نجات پائیں، وہ فرمائیں گے کہ تمہارے کام مجھ سے نہیں سکھے گا۔ مجھے ربیٰ لغزش یاد ہے جس کے باعث میں ٹھس سا رہوں، تم حضرت نوح کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ کیونکہ وہ ایسے رسول ہیں جنہیں زمین والوں کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا گیا تھا، پس یہ ان کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے، وہ فرمائیں گے کہ تمہاری یہ عرض مجھ سے پوری نہیں ہوگی، پھر اپنے اس سوال کو یاد کریں گے جو اپنے رب سے کیا تھا جس کا جواب علم نہ تھا، پس اس پر ٹھس سا رہ کر فرمائیں گے کہ تم اللہ کے عظیم کی خدمت میں چلے جاؤ، یہ ان کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے، وہ فرمائیں گے کہ مجھ سے یہ کام نہیں ہوگا، تم حضرت موسیٰ کی خدمت میں جاؤ، وہ ایسے خاص بندے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہم کلامی کا شرف بخشا، اللہ انہیں نوریت عطا فرمائی، پس یہ ان کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے، وہ فرمائیں گے کہ مجھ سے نہیں ہو سکے گا، اللہ خود نے بغیر کسی وجہ کے جو ایک آدمی کو بارگاہِ افعال سے یاد کر کے اپنے رب کی یادگاہ میں حاضر ہونے سے شریعتیں گے پھر فرمائیں گے کہ تم حضرت عیسیٰ کی خدمت میں چلے جاؤ، وہ اللہ کے لئے اسکے رسول، اللہ کا ایک کلام تھا کہ نبی کی شرح ہیں، وہ بھی فرمائیں گے کہ تمہارا کام مجھ سے نہیں سکھے گا، تم محمد مصطفیٰ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ، وہ ایسے خاص بندے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں انگوٹھ کے بند کے پھلوں کے گناہ معاف فرمائیے ہیں، پس میں سب کو لے کر یادگاہِ خلقت کی طرف چل پڑے گا، یہاں تک کہ میں اپنے پروردگار سے اجازت طلب کر لوں گا، تو مجھے اجازت دیدی جائیگی، جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا تو مجھ سے میں

وَسَلِّ تَعَطُّهُ وَقُلْ لَيْسَ مَعِيَ دَاسْمَعُ تَسْتَعْمُ فَارْفَعُ
بِاسْمِي فَاحْمَدُ وَتَسْمِيْنِي يَعْلَمِيْنِي تَسْتَعْمُ
فَيَعْدُ لِي حَدًّا فَاَدْخِلْهُمْ الْجَنَّةَ تَسْتَعْمُ اَعْوَدُ اِلَيْهِ
فَاِذَا رَاَيْتُ رَبِّي مِثْلَهُ تَسْتَعْمُ فَيَحْدُ لِي حَدًّا
فَاَدْخِلْهُمْ الْجَنَّةَ تَسْتَعْمُ اَعْوَدُ اِلَيْهِ فَاتَوْنُ
مَا بَقِيَ فِي التَّارِكِ اِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْ اَنْ
وَوَجِبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ قَالَ اَبُو عَيْدٍ اِنَّهُ اِلَّا مَنْ
حَبَسَهُ الْقُرْ اَنْ يَغْنَى قَوْلِ اَللّٰهِ تَعَالٰى خَلِدِيْنَ
فِيْهَا

• **بَابُ قَالَ مُجَابِدًا إِلَى شَيْءٍ طَائِفَةٍ**
أَصْحَابِهِمْ مِنَ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُشْرِكِينَ مُحِيطٌ
بِالْمُخْرِجِينَ اَللّٰهُ جَامِعُهُمْ عَلَى الْخَشِيعِينَ عَلَى
الْمُؤْمِدِينَ حَقًّا قَالَ مُجَابِدٌ يَقْوَى يَعْمَلُ بِمَا
فِيْهِ وَقَالَ اَبُو الْعَالِيَةِ مَرَضٌ شَكٌّ صِبْغَةٌ
دِينٌ وَمَا خَلْفَهَا بِرَحْمَةٍ لِّمَنْ بَقِيَ لَا شَيْءَ
فِيْهَا لَا بَيَاضَ وَقَالَ غَيْرٌ فَيَسْوِمُونَكُمْ يُولُونَكُمْ
الْوَلَايَةَ مَفْتُوحَةً مَقْصِدُ مَا لَوْ كَانَتْ وَهِيَ الزُّبُورَةُ
وَإِذَا كَسِبَتِ الْوَادُ فِيهِ الْإِمَارَةُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ
الْحُبُوبُ النَّبِيُّ قَوْلُ كُلِّ كَلِمَةٍ فَوْرًا قَادَرَةً مَسْدُ
اِخْتِنَانِهِمْ وَقَالَ قَتَادَةُ نَبَاءٌ وَأَنَا نَفَلَبُوا
وَقَالَ غَيْرُهُ لَيْسَتْ فُتُوحُونَ يَسْتَنْصِرُونَ وَنَ شَرُّوا
بِأَعْوَادِ أَعْنَاءٍ مِنَ الرَّعُونَةِ إِذَا أَسَادُوا أَنْ
يَحْتَمِلُوا النَّسَاءَ قَالُوا رَاَيْتُ لَا تَجْرِي كَاتِبِي
أَبْتَلَى اِحْتَبَرُ خَطَوَاتٍ مِنَ الْخَطِوَةِ وَالْمَعْنَى أَشَارُهُ
بِأَنَّ قَوْلَهُ تَعَالٰى فَلَا تَجْعَلُوا يَدَهُ
أَنْ دَاوُدَ أَنْ كَرِهَ نَجَسُونَ

۱۵۹۴۔ حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
قَالَ حَدَّثَنَا جَبْرِ عَنْ مَنْسُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ
عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرَحْبِيلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَللّٰهِ قَالَ سَأَلْتُ

چلا جاؤ گا پھر پھر سے میں رہوں گا جنتک اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر پھر سے فرمایا جائیگا کہ اپنا
سرٹھاؤ اور بالوں کو تہیں دیا جائیگا کہو ستا جائیگا اللہ شفاعت کرنے والی شفاعت
قبول کی جائیگی۔ پھر میں اپنا سرٹھاؤ گا اور اللہ تعالیٰ کی ایسی حمدیں بیان کروں گا
جتکی مجھے تعلیم لہرائی جائیگی۔ پھر میں شفاعت کروں گا جسکی میرے لئے ایک حد مقرر فرمادی
جائیگی تو میں ایک گروہ کو جنت میں داخل کر کے واپس لوٹ آؤں گا۔ پھر میں اپنے رب
کو دیکھ کر حسب سابق کروں گا کہ تم لوگو! کہ شفاعت کرو اور میرے لئے ایک حد مقرر
فرمادی جائیگی تو میں دوسرے گروہ کو جنت میں داخل کر کے واپس لوٹ آؤں گا۔ پھر
تیسری دفعہ اسی طرح واپس آؤں گا پھر چوتھی مرتبہ اسی طرح واپس لوٹوں گا۔ اسے بعد میں
کہو گا کہ اب جہنم میں صرمت دی لوگ ہائی رہ گئے ہیں جنہیں قرآن کریم نے روک رکھا ہے

سورة البقرة کے بعض الفاظ کا مفہوم۔

مجاہد کا قول ہے کہ شیطان جہنم سے مراد اس کے ساتھی جو منافق اور
مشک ہیں۔ تحفہ بالکفر یعنی اللہ تعالیٰ انہیں جمع کرے تو اللہ ہے علی الخ شیعین
یعنی حقیقی اہل ایمان پر یقیناً بساط کے مطابق عمل کرنا۔ ابو العالیہ کا قول
ہے کہ مرض سے شک مراد ہے شیعہ دین اور ما خلفہا باقی لوگوں کے لئے
عبرت۔ لا شیعۃ فیئنا سفیدی نہیں ہے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ
یسوؤنکم تمہیں تکلیف پہنچاتے ہیں۔ الولایۃ اگر یہ مفتوح ہو تو اسکا معنی
ولا ہے جس کا مطلب ہے ربوبیت اور اگر مکسور ہو تو اس سے
امارت مراد ہے، بعض حضرات کا قول ہے کہ وہ اناج جو دکھایا جاتا
ہے اسے فروم کہتے ہیں۔ فادراؤنم یعنی تمہیں اختلاط کیا۔ قتادہ کا قول
ہے کہ نباء اور اسے مراد ہے لوٹ کے رہیں گے جو عدو مل گئے تھے۔ شروا
انہوں نے خریدنا۔ راعنا رعوت سے ہے جب کسی آدمی کو یہ وقت
بنانا ہو تو راعنا کہتے ہیں۔ لا تجزئی کچھ کام نہ آئے گی۔
ابتل آزماتش۔ خطوات یہ لفظ ہے بنا ہے جس سے
مراد کسی کے نقوش قدم ہیں۔

فَلَا تَجْعَلُوا يَدَهُ اَنْدَادًا وَاسْتَعْمِلُوا

کی تفسیر

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اللہ تعالیٰ کے نزدیک کونسا گناہ سب سے
بڑا شمار ہوتا ہے؟ فرمایا کہ تو کسی کو اللہ تعالیٰ کے برابر ٹھہرنے یعنی شرک

کرنا، حالانکہ میں نے تجھ پر یہ کیا ہے، میں نے عرض کیا کہ واقعی یہ تو بہت بڑا گناہ ہے، پھر میں نے دریافت کیا کہ اس کے بعد کو کتنا گناہ ہے؟ فرمایا کہ تو اپنی اولاد کو اس خوف سے مار ڈالے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔ میں عرض گزار ہوا کہ اس کے بعد؟ فرمایا، پھر یہ کہ تو اپنے ہمسایے کی بیوی کے ساتھ زنا کرے۔

وَقَالُوا عَلَيْكُمُ الْعَذَابُ الْكَبِيرُ

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اہل تم نے ایک دوسرا سنا بیان کیا اہل تم پر تمہارا عذاب سزاوی انکار کھاؤ ہماری دی ہوئی مستحکم چیزیں ادا نہیں کرتے ہمارا کھنڈر بگاڑا ہاں اپنی ہی جائز کا بگاڑ کرنے سے (سورۃ البقرہ آیت ۵۷) مجاہد کا قول ہے کہ تم ایک دوسرے کا گوند اور سلائی ایک دوسرے کا نام ہے۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ کھنڈی یا خرمنچیں بھی من کی ایک قسم ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لئے شفا بخش ہے۔

وَأَذَقْنَا آلَهُنَّ الْفِرَّةَ

اور جب ہم نے فرمایا کہ اس نعتی میں جاؤ پھر اس میں جہاں چاہو بے روک ٹوک کھاؤ اور دوزخ سے داخل ہونا اور دیکھنا کہ جہانے گناہ معاف ہوں تو تم نہایت خطائیں بخش دیں گے اور قریب ہے کہ ان کے دلوں کو اور زیادہ دیں (سورۃ البقرہ آیت ۵۸)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل سے کہا گیا تھا کہ اس دوزخ سے بچو کہ تمہارے گناہ معاف ہوں۔ پس وہ شہر میں سورج کے بل گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے اور کہتے ہوئے گئے کہ دوزخ ہالی میں یعنی انہوں نے حیطۃ کی جگہ لفظ حیطۃ کہا تھا۔

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّبَنِي إِسْرَءِيلَ

ہے کہ جنہوں نے بنی اسرائیل سے عداوت کا معنی بندہ ہے اور اسرائیل سے

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ الدَّيْبُ الْعَظِيمُ
عِنْدَ اللَّهِ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ يَدَهُ يَدًا وَهُوَ مَخْلُوكٌ
قُلْتُ إِنَّ ذَلِكَ لَعَظِيمٌ قُلْتُ كَقَرَأَى قَالَ وَأَنْ
تَقْتُلَ وَلَدَكَ تَخَافُ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ كَقَرَأَ
أَيْ قَالَ أَنْ تَرَانِي حِيلَةً جَارِلَةً

• بِآيَاتِ قَوْلِهِ تَعَالَى وَظَلَلْنَا عَلَيْكُمُ
الْعَمَامَ وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّاءَ وَالسَّلْوَى كُلُّوْا
مِنْ طَيِّبَاتِ مَا سَرَفْنَا لَكُمْ وَمَا ظَنَّمْنَا وَلَكِنْ
كَانُوا أَنْفُسُهُمْ يَظْلِمُونَ وَقَالَ مُجَابِدُ النَّبِيِّ
صَبْغَةُ وَالسَّلْوَى الطَّيْرُ

۱۵۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَرْثٍ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمَاءُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا
يُشْفَى الْعَيْنَ

• بِآيَاتِ قَوْلِهِ وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هَذِهِ
الْقَرْيَةَ فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَ
ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ نَغْفِرَ
لَكُمْ خَطَايَاكُمْ وَسَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ رَغَدًا
وَأَسْعَ كَثِيرٌ

۱۵۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ
عَنْ هَتَامِ بْنِ مَتِيٍّ عَنْ إِخْمَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَبْلَ بَنِي إِسْرَءِيلَ ادْخُلُوا
الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ فَدَخَلُوا آيَةً فَوَدَّ
عَلَى أَسْتَارِهِمْ فَبَدَّلُوا وَقَالُوا احْطَاطٌ حَبَّةٌ
فِي شَعْرَةٍ

• بِآيَاتِ قَوْلِهِ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلْحَبْرِيِّ
وَقَالَ عَلَيْهِ مَتَّحِبٌ وَصِيكَ وَسَرَفٌ

عَبْدُ اِیْلِ اللّٰهُ

۱۵۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ
عَبْدُ اِثْوَابِ بْنِ بَكِي قَالَ حَدَّثَنَا سَمِيعُ بْنُ
اَبِيْن قَالَ سَمِعَ عَبا: اِثْوَابِ بْنَ سَلَامٍ يَقُوْدُ وَهُوَ رُوِي
اَللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ اَرْضٍ يَخْتَبِئُ
فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ
مَسْنُوْدٌ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَحْسُنُنَّ لِيْ اَنْ يُّنْفِخَ فَمَا اَقُوْلُ
اَشْرَاطُ النَّاسِ وَمَا اَقُوْلُ طَعَامُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَا
يُزْعَمُ الْوَلَدُ اِلَى اَبِيْهِ اَوْ اِلَى اُمِّهِ قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ
بِهَذِهِ جَبْرِيلُ اِنَّكَ قَالَ جَبْرِيلُ قَالَ نَعَمْ تَا
ذَاكَ عَدُوٌّ اِلَى يَهُودٍ مِنْ اَلْمَدِيْنَةِ فَقَرَأَ هَذِهِ اَيَّامُ
مَنْ كَانَ عَدُوًّا اِلَى جَبْرِيلُ فَاتَتْهُ نَزْلُهُ عَلَى قَلْبِ
اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ النَّاسِ فَتَاْمُرُ تَحْتَرُ النَّاسُ
مِنْ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ وَامَّا اَوَّلُ طَعَامِ اَهْلِ الْجَنَّةِ
فَزِيَادَةُ كَيْدِ مَوْتٍ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءُ
الْمَرْأَةِ نَزَعُوا اَنفُسَهُمْ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْأَةِ اَنفُسَهُمْ
قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاشْهَدُ اَنْكَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ يَا رَسُوْلُ اللّٰهِ اِنَّ اِلْيَهُودَ قَوْمٌ هُمُتُ وَانْهَوُ
اِنْ يَّعْلَمُوْا بِاَيْسَلَا حِيْ قَبْلُ اَنْ تَسْأَلَهُمْ يَهْتَدُوْنِيْ
فَجَاءَتْ اَيُّ الْيَهُودِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِنِّيْ رَجُلٌ عَبْدُ اللّٰهِ فَيَكْفُرُ قَالُوْا اَخْبِرْنَا وَا
ابْنُ خَبِيْرًا وَسَيِّدُنَا وَاِبْنُ سَيِّدِنَا قَالَ اَرَايَكُمْ
اَنْ اَسْأَلَكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ فَقَالُوْا اَعَاذَ اللّٰهُ
مِنْ ذٰلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ شَرَفًا
وَاِبْنُ شَرَفًا وَاَنْتَقَصُوْهُ قَالَ فَهٰذَا الَّذِيْ كُنْتُ
اَخَافُ يَا رَسُوْلُ اللّٰهِ

يَا اَهْلَ قَوْلِهِ مَا تَسْتَسْتَعِزُّ مِنْ اَيَّةٍ اَوْ تَنْتِيْهًا

مراد اللہ ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ
بنی سلام نے پہل چھتے ہوئے یہ سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس
سرزمین میں تشریف لے گئے ہیں تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہو کر کہنے لگے میں آپ سے نہیں باتیں کر چھنا چھا ہوں جنہیں
نبی کے ہوا دوسرا نہیں جانتا (۱) قیامت کی سب سے پہلی نشانی
یہ ہے کہ (۲) اہل جنت کا سب سے پہلا کھانا کیا ہوگا (۳) بچہ اپنے
باپ یا ماں سے کیوں مشابہت رکھتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جبریل نے مجھے
یہ بھی بھی ان کے جواب بتاتے ہیں۔ پوچھا کہ جبریل نے؟ فرمایا ہاں۔ کہنے لگے
کہ فرشتوں میں سے وہ تو یہود کے دشمن ہیں پس آپ نے یہ کیسے بڑھائی۔
تم فرماؤ کہ جو جبریل کا دشمن ہے تو اس نے تو تمہارے دل پر اللہ کے حکم سے
یہ قرآن اتارا ہے (سورۃ البقرہ: آیت ۹۷) پھر فرمایا کہ قیامت کی سب سے
پہلی نشانی وہ ہے کہ سب سے پہلے جو لوگوں کو مشرق سے دھکیل کر مغرب میں لے جائیگی
(۲) اہل جنت کا سب سے پہلا کھانا پھل کی بجلی کا بڑھا ہوا حصہ ہوگا (۳)
اور جب آدمی کا پانی غوربت کے پانی پر غالب آجائے تو پھر باپ کے
مشابہ ہو جائے اور جب عورت کا پانی غالب چلتے تو بچہ ماں کے مشابہ
ہو جائے انہوں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اللہ کوئی عبادت
کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ واقعی آپ اللہ تعالیٰ کے بھیجے رسول
میں سے پھر عرض کر رہے ہو کہ رسول اللہ اقوام یہودی بنانے تلاش ہے آپ کے میرے
مستقل دینا نہ فرمائیے سے پہلے اگر نہیں میرے مسلمان ہو جائے گا علم ہو گیا تو چھ پر
الہ تبارکی کریں گے جب یہودی آپ کی بادگاہ میں حاضر ہو گئے تو نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا عبداللہ تمہارے اند کیسا آدمی ہے؟ کہنے لگے کہ وہ ہم میں اچھا
آدمی ہے اور اچھے آدمی کا بیٹا ہے۔ وہ ہمارا سردار ہے اور ہمارے سردار کا بیٹا ہے۔ فرمایا
اگر تم دیکھو کہ عبداللہ بن سلام مسلمان ہو گیا ہے تو کہنے لگے اللہ تعالیٰ اسے ایسا کرنے
سے پہلے پس حضرت عبداللہ باہر نکل آئے اور کہنے لگے میں گواہی دیتا ہوں کہ
اللہ کے سوا اللہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ واقعی اللہ تعالیٰ کے

ما تَسْتَسْتَعِزُّ مِنْ اَيَّةٍ اَوْ تَنْتِيْهًا کی تفسیر

سیدنا جبریل نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے

روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ہم میں سب سے بڑے قادی حضرت ابی بن کعبؓ اللہ سب سے بڑے قادی حضرت علیؓ ہیں، لیکن ہم ابی بن کعبؓ کے اس قول کو چھوڑ دیتے ہیں جبکہ انہوں نے کہا ہے کہ (قرآن کریم کے) جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اسے نہیں چھوڑوں گا حالانکہ نسخ کے بارے میں ارشاد الہی تعالیٰ ہے: جب کوئی آیت ہم منسوخ فرمائیں یا بھلا دیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی لے آئیں گے (سورۃ البقرہ آیت ۱۰۴)۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا مَسْحُورَةً

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آدم کی اولاد نے مجھے بھٹلایا حالانکہ اُسے اس کا حق نہیں اور وہ مجھے گالیاں دیتی ہے جبکہ اسے یہ حق نہیں پہنچتا اس کا بھٹلانا تو یہ ہے جبکہ وہ گمان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے دوبارہ زندہ نہیں کرے گا جیسا پہلے تھا اور اس کا گالیاں دینا یہ ہے کہ وہ میرے لئے بیٹا بنانا ہے حالانکہ میں بیوی بچوں سے پاک ہوں۔

وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ آلِهَةً مَثَلًا

مَثَلًا سے مراد یہ ہے کہ یہی دوسرے ہیں۔

حضرت انس سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے تین باتوں میں موافقت کی یا میرے رب سے تین باتوں میں میری موافقت فرمائی: میں عرض گزار ہوں کہ کیا ہی اچھا ہوتا جو مقام ابراہیم پر نماز پڑھنا (۲) ایک دفعہ میں عرض گزار ہوں کہ یا رسول اللہ! آپ کے پاس پہلے جسے سب آتے ہیں آپ اہل بیت کو پہلے کا حکم فرماتے ہیں، اس پر اللہ تعالیٰ نے حجاب کی آیت نازل فرمادی (۳) اور مجھے یہ خبر ہوئی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض ازواج مطہرات سے کچھ شکر بھی ہو گئی ہے تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوں کہ اگر آپ نے انہیں ناراض کرنا چھوڑا تو اللہ تعالیٰ اپنے رسول کے لئے آپ سے بہتر ملازمت کرنے والی عورتیں تبدیل فرمادے گا۔ اس پر حضور کی ایک زوجہ مطہرہ فرماتے

۱۵۹۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ أَهْرَؤُنَا أَلْبَتُّ وَأَقْصَانَا عَلِيٌّ وَإِنَّا لَنَدْعُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَذَلِكَ أَنَّا أَبَيَّا يَقُولُ لَا أَدْعُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنسِهَا

بِمَا بَدَّلَ قَوْلِهِ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا مَسْحُورَةً

۱۵۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَعَنَ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ وَشَتَمَنِي وَلَعَنَ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ فَكَفَا تَكْذِيبَهُ إِيَّايَ فَزَعَمَ أَنِّي لَا أَقْدِرُ أَنُ أَجِيبَهُ كَمَا كَانَ وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ لِي وَلَدٌ فَسَجَّأَنِي أَنِ اتَّخَذَ صَاحِبَةً أَوْ وَلَدًا

بِمَا بَدَّلَ قَوْلِهِ وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ آلِهَةً مَثَلًا مَصْلً يَتُوبُونَ بَرِّحُونَ

۱۶۰۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمِيدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَافَقْتُ اللَّهَ فِي ثَلَاثٍ أَوْ فُاقَنِي رُبِّي فِي ثَلَاثٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اتَّخَذْتَ مَقَامَ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ قُلْتُ أَمَرْتُ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِالْحِجَابِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ الْحِجَابِ قَالَ وَبَلَغَنِي مَعَانِيهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ نِسَائِهِ قَدْ خَلَّتْ عَلَيْهِنَّ قُلْتُ إِنْ أَتَيْتُ هَيْئَتِي أَوْ لَيْسَ لَكَ اللَّهُ رَسُولٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌ أَمْ كُنَّ حَتَّى أَتَيْتُ

لگیں کہ اسے عمر کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 اپنی بیویوں کو نصیحت نہیں فرماتے کہ آپ مجھ سے لگے
 ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ان
 کا رب قریب ہے اگر وہ تمہیں طلاق دے دیں کہ انہیں
 تم سے بہتر بیویاں بدل دے۔ (سورۃ التحریم آیت ۵)۔
 حضرت انس سے یہ حدیث دوسری سند کے ساتھ بھی
 مروی ہے۔

فَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ الْقَوَاعِدَ كِتَابُ اللَّهِ حَبِ
 الطَّائِفَاتِ اِبْرَاهِيمَ اس گھر کی بنیادیں اور اسمعیل یہ کہتے ہوئے اسے
 رب ہمارے اہم سے قبول فرما، بیشک تو ہی مستجاب کرتا ہے راہیت
 ۱۲۷، الْقَوَاعِدُ بنیادیں، اس کا مفرد قَاعِدَةٌ ہے اور الْقَوَاعِدُ مِنَ
 الْبَنَاتِ کا مفرد قَاعِدَةٌ ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی
 اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا کہ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہاری قوم نے کعبہ کی
 عمارت کو ابراہیمی بنیادوں سے گھٹا دیا ہے۔ میں
 عرض گزار ہوئی یا رسول اللہ! آپ اسے ابراہیمی
 بنیادوں پر تعمیر کروادیں۔ فرمایا کہ میں ایسا کرتا ہوں اگر
 تمہاری قوم کا زمانہ کفر نزدیک نہ ہوتا۔ حضرت عبداللہ
 بن عمر فرماتے ہیں کہ اگر حضرت عائشہ صدیقہ نے یہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے تو میں نے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کو حجر اسود کے نزدیک والے دونوں
 رکنوں کو بوسہ دیتے ہوئے نہیں دیکھا کیونکہ وہ پوری
 طرح ابراہیمی بنیادوں پر نہیں بنائے گئے۔

قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَمَا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ تَفْسِيرًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

إِحْدَى نِسَائِهِ قَالَتْ يَا أَعْمَى مَا فِي رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَعْطِي نِسَاءَهُ حَتَّى
 تَعْطَهُنَّ أَنْتَ فَإِنَّ زَلَّ اللَّهُ عَنِّي رَبُّهُ إِنْ
 طَلَّقَكُنَّ أَنْ تُبَدِّلَ لَهُ أَمْرًا خَيْرًا مِنْكَ
 مُسْلِمٌ الْكَلْبِيُّ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا
 يَحْيَى بْنُ أَبِي الْيُوسُفَ حَدَّثَنِي حَبِيبٌ سَمِعْتُ أَنَسًا
 عَنْ عُمَرَ

بَابُ ۵۸ قَوْلُهُ تَعَالَى وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ
 الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ ذَبَحْنَا
 تَقَبَّلْنَا مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
 الْقَوَاعِدُ أَسَاسُهُ وَاحِدٌ هَا قَاعِدٌ وَ
 الْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ وَاحِدٌ هَا قَاعِدٌ

۱۶۰۱ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
 عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ
 عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدٍ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَنَا أَنَّ
 بَنِي عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ أَلَمْ تَرَ أَنَّ قَوْمَكَ بَنُوا الْكَعْبَةَ وَاقْتَصَرُوا
 عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا
 تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَوَلَا جِدُّ قَاتٍ
 قَوْمِي بِالْكَفْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لَيْسَ
 كَأَنَّ عَائِشَةَ سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُرَى رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِغْلَامَ الرُّكْنَيْنِ
 اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ
 يُتِمَّمْ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ

بَابُ ۵۸ قَوْلُهُ تَعَالَى وَمَا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ

۱۶۰۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا

اہل کتاب تو دینت کو عبرانی زبان میں پڑھتے اور مسلمانوں کے سامنے عربی زبان میں اس کی تفسیر بیان کیا کرتے تھے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (مسلمانوں سے) فرمایا کہ اہل کتاب کی نہ تصدیق کرو اور نہ تکذیب کیا کرو بلکہ یہ کہہ دیا کرو کہ ہم اس پر ایمان لائے جو اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف نازل فرمایا۔

سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ كِي تَقْسِرُ اب كہیں گے یہ بوقوف لوگ، کس کے پھیر دیا مسلمانوں کو ان کے اس قبلہ سے جس پر تھے۔ تم فرما دو کہ مشرق و مغرب سب اللہ ہی کے ہے جسے چاہے سیدھی راہ پر چلائے۔ (سورۃ البقرہ، آیت ۱۴۲)۔

حضرت امام احمدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے سوئے یا سترہ جیسے نماز پڑھی تھی۔ لیکن بیت اللہ ہی امت محمدیہ کا قبلہ ہو رہی خیال دل میں کر دیں۔ لیتا نہ تھا۔ ایک دفعہ آپ عصر کی نماز پڑھ رہے تھے اور پڑھ رہے تھے اور آپ کے ساتھ کافی مسلمان تھے۔ آپ کے ساتھ نماز پڑھنے والوں میں سے ایک شخص مسجد قبا کی جانب گیا اور وہاں لوگوں کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر کہا کہ میں خدا کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ کی جانب منہ کر کے نماز پڑھی ہے۔ پس ان حضرات نے دوران نماز ہی بیت اللہ کی جانب منہ کر لیا۔ لیکن مسلمانوں کو ان حضرات کی نمائندوں کے پاس سے میں تشویش لاحق ہوئی جو تحول قبلہ کا حکم آنے سے پہلے فوت ہو چکے یا حج شہادت نوش فرما گئے تھے کہ ان کی نمائندوں کا کیا بنا؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: اور اللہ کی شان نہیں کہ تمہارا ایمان ضائع کر دے (سورۃ البقرہ، آیت ۱۴۳)۔

وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ أُمَّةٍ سَلْطًا كِي تَقْسِرُ اب اور بات یوں ہے کہ ہم نے تمہیں سب امتوں میں فضل کیا اور تم لوگوں پر گواہ ہو اور پر رسول تمہارے نگہبان و گواہ ہیں (سورۃ البقرہ، آیت ۱۴۳)۔
حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ

عُمَرَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَجْجَنَ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُفَسِّرُونَ خَهَا بِأَلْحَبِ يَتْلُو كَاهِلِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوهُمْ وَقُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا: بِأَمْرِ اللَّهِ قَوْلِهِ سَيَقُولُ الْمُصْطَفَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلَهُمْ مِنْ قَبْلِهِمْ الشَّيْءُ كَانُوا عَلَيْهِ قَاتِلِي اللَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ مِنْ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ

۱۶۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعْيْمٍ سَمِعَ رُفَا عَنْ أَبِي اسْتَحْقَ عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى إِلَى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ سِتَّةَ عَشَرَ مَرَّةً وَسَبْعَةَ عَشَرَ مَرَّةً كَانِ يُعْجِبُهُ أَنْ تَكُونَ قِبْلَتُهُ قَبْلَ الْبَيْتِ وَ أَنَّ صَلَّى أَوْ صَلَّاهَا صَلَاةَ الْعَصْرِ وَصَلَّى مَعَهُ قَوْمٌ فَخَرَّ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ صَلَّى مَعَهُ فَخَرَّ عَلَى أَهْلِ الْمَسْجِدِ وَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ قَالَ اللَّهُ هَذَا بِأَنَّهُ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَكَّةَ قَدَارًا كَمَا هُمْ قَبْلَ الْبَيْتِ وَ كَانِ الْيَدِي مَاتَ عَلَى الْقِبْلَةِ قَبْلَ أَنْ تَحُولَ قَبْلَ الْبَيْتِ رَجُلَانِ قَاتِلَا لَمْ يَدْرِيَا مَا يَقُولُ فَيَبْرَمُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ مَا كَانَ اللَّهُ لِيُضَيِّعَ أَيْمَانَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَبٌّ عَزِيزٌ

بِأَمْرِ اللَّهِ وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ أُمَّةٍ سَلْطًا لِيَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا۔
۱۶۰۴۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ رَاسِدٍ حَدَّثَنَا

جَرِيرٌ وَابْنُ سَامَةَ وَاللَّفْظُ لِحَبْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ
عَنْ أَبِي سَالِحٍ وَقَالَ أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا أَبُو
صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعِي نَوْمَ يَوْمِ الْقِيَمَةِ
فَيَقُولُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَبِّ فَيَقُولُ هَلْ
بَلَغْتَ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقُولُ لَا مَتَبَهُ هَلْ
بَلَغَكُمْ فَيَقُولُونَ مَا أَتَانَا مِنْ رَزِيرٍ فَيَقُولُ
مَنْ يَشْهَدُ لَكَ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ فَيَشْهَدُونَ
أَنَّهُ قَدْ بَلَغَ وَيَكُونُ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا
فَذَلِكَ قَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ وَكَذَلِكَ جَعَلَكُمْ
أُمَّةً وَسَطًا لِيَتَكُونُوا شَاهِدًا عَلَى النَّاسِ وَ
يَكُونُ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا وَالْوَسْطُ
الْعَدْلُ.

• بِأَرْبَعٍ قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَا بَعَدْنَا الْقَبْلَةَ
الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنَ يَتَّبِعُ
الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلَى عَقْبَيْهِ وَإِنْ كَانَتْ
لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ وَمَا هُنَّ
لَهُ بِمُضْمِرٍ إِلَّا نَكْمٌ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ
لَعَزِيزٌ ذُو ذُنُوبٍ

۱۶۰۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى
عَنْ سَقْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
بَيْنَا النَّاسُ يَصُفُّونَ الصُّبْحَ فِي مَسْجِدِ قِبَاءٍ
إِذْ جَاءَ جَاهِلٌ فَقَالَ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرْآنًا أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ
فَاسْتَقْبَلُوهَا فَتَوَجَّهُوا إِلَى الْكَعْبَةِ.

• بِأَرْبَعٍ قَوْلِهِ قَدْ تَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ
فِي السَّمَاءِ إِلَى عَمَّا تَعْمَلُونَ.

۱۶۰۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
مُعْتَمِدٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّسَائِيِّ قَالَ لَمْ يَبْقَ مِنْ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ
حضرت نوح علیہ السلام کو بلائے گا پس وہ عرض کریں گے کہ اے رب!
میں تیرے لئے تیری یاد گاہ میں حاضر ہوں، فرمایا جہانے گا، کیا تم نے میرے
احکام پہنچا دیئے تھے؟ وہ عرض کریں گے، ہاں، پھر ان کی امت سے دریافت
فرمایا جہانے گا کہ کیا تمہارے تک احکام پہنچائے گئے؟ وہ کہیں گے کہ
ہمارے پاس تو کوئی نبی نہیں آیا تھا۔ پس (حضرت نوح سے) کہا جائے گا کہ
تمہارا گواہ کون ہے؟ وہ عرض کریں گے کہ میرے گواہ محمد مصطفیٰ اور ان کی
امت ہے۔ پس وہ (امت محمدیہ) گواہی دیں گے کہ یقیناً انہوں نے
احکام پہنچائے اور یہ رسول تمہارے اور گواہ ہوگا۔ پس یہ ارشاد
باری تعالیٰ اسی سلسلے میں ہے :- اور یوں ہی ہم نے تمہیں سب
امتوں میں افضل کیا اور تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول
(صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے نگہبان و گواہ - الوسط کا
معنی ہے بہتر، افضل۔

وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا فِي تَفْسِيرِ

اور اے محبوب! تم پہلے جس قبلہ پر تھے تمہنے وہ اس لئے مقرر کیا تھا کہ تمہیں کون
رسول کی پیروی کرتا ہے اور کون الٹے پاؤں پھرتا ہے اور بیشک یہ بات بخاری
تکلفی ماسوائے ان کے جنہیں اللہ نے ہدایت کی اور اللہ کی شان نہیں کہ تمہارا ایمان
ضائع کرے۔ بیشک اللہ آدمیوں پر نرمی کرے والا مہربان ہے (آیت ۱۴۳)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس دوران جبکہ
لوگ مسجد قبا میں نماز فرما کر رہے تھے تو ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ
اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کعبہ کی جانب نماز میں منہ کرنے
کا قرآنی حکم نازل فرمایا ہے۔ پس تم اس کی جانب منہ
کر لو۔ پس لوگوں نے کعبہ شریف کی جانب اپنے رخ
کر لئے۔

قَدْ تَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ تَفْسِيرِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایسے حضرات
جنہوں نے دونوں قبلوں کی جانب نماز پڑھی ہو ان میں سے میرے

صَلَّى الْقِبْلَتَيْنِ غَيْرِ رَجُلٍ .

• بَابُ قَوْلِهِ وَلَئِنْ أَتَيْتَ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ
أَلِكْتَابٍ بِكُلِّ آيَةٍ مَا تَقْرَأُ قِبْلَتَكَ إِلَى قَوْلِهِ
إِنَّكَ إِذْ أَلَيْمَنَ الظَّالِمِينَ

۱۶۰۷۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا
سَيِّدُنَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ
عُمَرَ بَيْنَمَا النَّاسُ فِي الصُّبْحِ يَهْبِأُ جَاءَهُمْ
رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ وَأَمْرَانِ يَسْتَقْبِلُ
الْكُعبَةَ أَلَا فَاسْتَقْبِلُوها وَكَانَ وَجْهُ النَّاسِ
إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدْرَأُوا إِلَى الْكُعبَةِ

• بَابُ قَوْلِهِ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ
يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ آبَاءَهُمْ وَإِنَّ
فَرِيقًا مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ إِلَى قَوْلِهِ
مِنَ الْمُنَافِقِينَ

۱۶۰۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَافَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا
النَّاسُ يَهْبِأُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ إِذْ جَاءَهُمْ
أَمْرٌ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ وَقَدْ أُمِرَ أَنْ
يَسْتَقْبِلَ الْكُعبَةَ فَاسْتَقْبِلُوها وَكَانَتْ وَجْهُهُمْ
إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدْرَأُوا إِلَى الْكُعبَةِ

• بَابُ قَوْلِهِ وَلِكُلِّ وُجْهَةٍ هُوَ مَوَّلِيهَا
فَاسْتَقْبِلُوا الْحَيَّةَ أَمَّا آيَاتُ مَا تَكُونُوا آيَاتٍ
بِكُمْ اللَّهُ جَمِيعًا إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ

۱۶۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى
عَنْ سَفْيَانَ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ

سوا اب کوئی زندہ نہیں رہا۔

مَا تَقْرَأُ قِبْلَتَكَ کی تفسیر۔

اگر تم ان کتابوں کے پاس ہر نشانی لے کر آؤ اور پھر بھی وہ تمہارے
قبلہ کی پیروی نہ کریں گے (آیت ۱۶۰۷)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مسجد قبا میں
صبح کی نماز پڑھنے والوں کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے
کہا کہ آج رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر
کچھ قرآن کریم نازل ہوا ہے اور اس میں حکم فرمایا گیا ہے
کہ نماز میں کعبہ کی جانب رخ کیا جائے لہذا آپ اس
کی جانب اپنا رخ کر لیں۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگوں کا
رخ شام (بیت المقدس) کی طرف تھا لیکن انہوں نے اپنے
منہ کعبہ کی جانب کر لئے۔

الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ لَيَعْرِفُوهُ کی تفسیر۔ جنہیں ہم نے
کتاب عطا فرمائی وہ اس کی کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے آدمی اپنے بیٹوں
کو پہچانتا ہے اور بیشک ان میں سے ایک گروہ والے جان بوجھ کر کھپانے
ہیں۔ (تاریخ التفسیر) (آیت ۱۶۰۸)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایسے وقت جبکہ
لوگ مسجد قبا میں صبح کی نماز ادا کر رہے تھے تو ان کے پاس ایک
شخص آکر کہنے لگا کہ بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس
رات کچھ قرآن کریم نازل ہوا ہے اور حکم دیا گیا ہے کہ نماز میں
کعبہ کی جانب منہ کیا کریں لہذا اس کی جانب منہ کر لیجئے۔
لوگوں کے مناس وقت شام (بیت المقدس) کی جانب تھے
لیکن وہ کعبہ کی طرف گھوم گئے۔

لِكُلِّ وَجْهَةٍ هُوَ مَوَّلِيهَا کی تفسیر۔ ہر ایک کے لئے توجہ
کی ایک سمت ہے کہ وہ اسی کی طرف منہ کرتا ہے لیکن نیکیوں میں ایک
دوسرے کے لئے نکلنے کی کوشش کرو تم جہاں کہیں ہو گے اللہ تم سب کو اکٹھا
کے لئے لگے گا، بیشک اللہ جو چاہے کہے (آیت ۱۶۰۹)۔

حضرت بلال بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بیت المقدس

کی طرف منہ کر کے سٹوہ یا سترہ جیسے نماز پڑھی۔ اس کے بعد آپ قبلہ کی جانب پھر گئے۔

قَوْلُ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ کی تفسیر۔

اور جہاں سے آؤ اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کرو اور وہ ضرور تمہارے رب کی طرف سے حق ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے غافل نہیں (سورۃ البقرہ آیت ۱۴۹)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایسے وقت جبکہ لوگ مسجد قیام میں صبح کی نماز ادا کر رہے تھے امدان کے پاس ایک آدمی آکر کھٹے لگا کہ آج رات قرآن کریم کا کچھ حصہ نازل ہوا ہے جس میں کعبے کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے، لہذا آپ اس کی جانب منہ کر لیں امدان کی طرف گھوم جائیں۔ پس سب نے اپنے منہ کعبے کی طرف کر لئے جبکہ ان کے منہ شام (بیت المقدس) کی جانب تھے۔

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ قَوْلُ وَجْهَكَ کی تفسیر۔

اور اسے محبوب جہاں سے آؤ اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کرو اور اسے مسلمانوں اہم جہاں کہیں ہوں تو اپنا ... (آیت ۱۵۰)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس دوران میں جبکہ لوگ مسجد قیام میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے تو ایک شخص نے ان کے پاس آکر کہا کہ آج رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی ہے جس میں حکم دیا گیا ہے کہ نمازوں میں کعبے کی طرف منہ کیا کریں، لہذا اس کی طرف منہ کر لیجئے۔ نمازیوں کا رخ شام (بیت المقدس) کی طرف تھا لیکن وہ قبلہ کی جانب گھوم گئے۔

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ کی تفسیر۔

بیشک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ دونوں کے چھیرے کرے

الْبَرَاءَ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ سِتَّةَ عَشَرَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ صَرَفَهُ نَحْوَ الْقِبْلَةِ.
بَابُ ٥٠ قَوْلِهِ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ قَوْلُ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا لَكُمْ لَلْحَقِّ مِنْ رَبِّكَ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ شَطْرَ كَيْتَلْقَا وَكَيْتَلْقَا.
 ۱۶۱۰ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ بَيْنَنَا النَّجَاسُ فِي الصُّبْحِ يَقْبَأُ إِذَا جَاءَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ أَنْزِلِ اللَّيْلَةَ قَرَأْنَا فَأَمَرَ أَنْ يُسْتَقْبَلَ الْكَعْبَةُ فَاسْتَقْبَلُوهَا وَاسْتَدَارُوا كَهَيْئَتِهِمْ فَتَوَجَّهُوا إِلَى الْكَعْبَةِ وَكَانَ وَجْهُ النَّجَاسِ إِلَى الشَّامِ.

بَابُ ٥٠ قَوْلِهِ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ قَوْلُ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ إِلَى قَوْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ.
 ۱۶۱۱ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّجَاسُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَقْبَأُ إِذَا جَاءَهُمْ أَتَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ وَقَدْ أَمَرَ أَنْ يُسْتَقْبَلَ الْكَعْبَةُ فَاسْتَقْبَلُوهَا وَكَانَتْ وَجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْقِبْلَةِ.

بَابُ ٥٠ قَوْلِهِ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ

۱۶۱۱ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّجَاسُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَقْبَأُ إِذَا جَاءَهُمْ أَتَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ وَقَدْ أَمَرَ أَنْ يُسْتَقْبَلَ الْكَعْبَةُ فَاسْتَقْبَلُوهَا وَكَانَتْ وَجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْقِبْلَةِ.

بَابُ ٥٠ قَوْلِهِ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ

تَطَوَّعَ خَيْرَ أَفَانِ اللَّهِ شَاكِرٌ عَلَيْهِمْ شَعَائِرُ
عَلَامَاتٍ وَاحِدَةً شَعِيرَةً وَقَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ الصَّفَوَانُ الْحَجَرُ وَيُقَالُ الْحَجَارَةُ
الْمَلْسُ النَّقِي لَا تُذْبِتُ شَيْئًا أَوْ الْوَاحِدَةُ صَفْوَانَةٌ
بِمَعْنَى الصَّفَا وَالصَّفَا الْجَمِيعُ

۱۱۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عِيسَى بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ
إِنَّهُ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ مَرْوَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ الْمَيْمَنِ أَسَأَيْتَ
قَوْلَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ
مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ شَبَّحَ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا فَمَا أُرَى
عَلَى أَحَدٍ شَيْئًا أَنْ لَا يَكُوفَ بِهِمَا فَقَالَتْ
عَائِشَةُ كَلَّا لَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُولُ كَانَتْ
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا إِنَّمَا
أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي الْأَنْصَارِ كَمَا تَوَرَّأُ
يُهْلُونَ لِمَنَاةَ وَكَانَتْ مَنَاةَ حَدَوْدًا بَيْنَ
وَكَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ يَطَّوَّفُوا بَيْنَ الصَّفَا
وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ مَسَّالُوا رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ
اللَّهُ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ
شَبَّحَ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ
يَطَّوَّفَ بِهِمَا

۱۱۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَأَلْتُ
النَّسَّ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ
كُنَّا نَرَى أَنَّهَا مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا
كَانَ الْإِسْلَامُ أَمْسَكْنَا عَنْهُمَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ
تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ إِلَى قَوْلِهِ أَنْ

اور جو کوئی بھلی بات اپنی طرف سے کرے تو اسے نیکی کا صلہ دینے
والا خبر دیا ہے (آیت ۱۵۸)۔ شعائر کا معنی نشاں یاں ہے اور
اس کا واحد ہے شعیر لہذا ابن عباس کا قول ہے کہ الصَّفَوَانُ سے
مراد چھٹنا پنجر ہے جس پر کوئی چیز نہ لگے۔ اس کا واحد صَفْوَانٌ ہے یہ
صفا کا ہم معنی ہے اور صفا جمع کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

حضرت عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے ان دونوں دریافت کیا جبکہ میں کم سن تھا کہ کیا آپ نے
اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں غور فرمایا کہ صفا اور
مروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں۔ پس جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے
تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے لگائے میرے
خیال میں اگر کوئی ان کے پھیرے نہ لگائے تو کوئی حرج نہیں۔
حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہے، اگر بات یہی ہوتی جو
تم مجھے توہیوں فرمایا جاتا کہ جو ان کے پھیرے نہ لگائے اس پر
کوئی گناہ نہیں ہے۔ وہ حقیقت یہ آیت انصار کے متعلق نازل ہوئی
کیونکہ وہ زمانہ جاہلیت میں منات بت کا نام لیا کرتے جو
قدیدہ کے نزدیک رکھا ہوا تھا۔ چنانچہ وہ صفا اور مروہ
کے پھیرے لگانا پسند کیا کرتے تھے جب جبہ اسلام آیا تو
انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں
دریافت کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ۔
بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں
تو جو بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں
کہ ان دونوں کے پھیرے لگائے۔

عاصم بن سلیمان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت
انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے صفا اور مروہ کی سعی کے
بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا۔ ہم اسے
عہد جاہلیت کی رسم سمجھا کرتے تھے اور جب دوسرا سلام
آیا تو ہم سعی کرنے سے رک گئے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے
یہ حکم نازل فرمایا کہ شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں سے

يُظَوَّرُ بِهِمَا

بَابُ قَوْلِهِ وَمِنَ النَّاسِ مَن يُتَيْمَّدُ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَتَدَا أَدَا وَاحِدٌ هَآذِلٌ

۱۶۱۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً وَقَالَتْ أُخْرَى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَهُوَ يَدْعُو آمِنْ دُونَ اللَّهِ يَدْعُو النَّارَ وَقَالَتْ نَارٌ مِّنْ مَّاتَ وَهُوَ لَا يَدْعُو اللَّهَ يَدْعُو الدَّخْلَ الْجَنَّةَ

بَابُ قَوْلِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ الْحُرُّ عَلَى قَوْلِهِ عَذَابٌ أَلِيمٌ عَلَى تَرْكِ

۱۶۱۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو قَالَ سَمِعْتُ مَجَاهِدًا قَالَ سَمِعْتُ

ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ كَانَ فِي بَيْتِي رَسْمٌ أَيْلُ الْقِصَاصِ وَلَمْ تَكُنْ فِيهِمُ الدِّيَّةُ فَذَلِكَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى لِهَذِهِ الْأَمَةِ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأَنْثَى بِالْأُنْثَى فَمَنْ عَنِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَالْعَقْوُ أَنْ يَفْعَلَ الدِّيَّةَ

فِي الْحَمْدِ فَإِنِّي أَعْرِضُ بِالْمَعْرُوفِ وَأَنَا أَعْرِضُ بِالْإِجَابَةِ يَتَّبِعُ بِالْمَعْرُوفِ وَيَكُونُ دُونَِي بِإِسْنَابٍ ذَلِكَ تَخْفِيفٌ مِّنْ تَرْكِكُمْ وَرَحْمَةٌ وَمِمَّا كُتِبَ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَمَنَ اعْتَدَى بِعَدَاةٍ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ قَتْلُ

بَعْدَ قَبُولِ الدِّيَّةِ

۱۶۱۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنَا نُهَيْمٌ عَنْ الشَّيْخِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كِتَابُ اللَّهِ الْقِصَاصُ ۱۶۱۷ - حَدَّثَنَا شَيْخُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَبْدِ

بِسْ لَوْ جَو كُونِي ... اسخر آیت تک۔

وَمِنَ النَّاسِ مَن يُتَيْمَّدُ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَتَدَا أَدَا کی تفسیر۔ اُتَدَا یہ تَدَا کی جمع ہے۔ اس کے معنی ہے مَدَّہ مقابل۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بات ارشاد فرمائی اور

دوسری میں نے کہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا کہ جو شخص اس حالت میں مرا کہ وہ کسی کو اللہ کا مد مقابل ٹھہراتا تھا تو جہنم میں داخل

ہوا اور میں نے یہ کہا کہ جو اس حالت میں مرا کہ وہ کسی کو اللہ کا مد مقابل نہیں ٹھہراتا تھا تو جنت میں داخل ہو گیا۔

کُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ کی تفسیر۔ اسے ایمان والو! تم پر فرض ہے کہ جو ناحق مارے جائیں ان کے خون کا بدلہ لو۔

... الی آخر (آیت ۸۷)۔ عقیقی معاف کیا۔

مجاہد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس کو فہمے سنائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ناحق مارے جائیں ان کے خون کا بدلہ لینا تم پر فرض ہے

آزاد کے بدلے آزاد، غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت۔ پھر جو اپنے بھائی کے قصاص کر چھوڑ دیت پر راضی ہوئے تو مقتول کے وارثوں کو چاہئے کہ دانتہ قتل کی دین کا مطالبہ دستور کے مطابق کریں۔ قاتل کو

چاہئے کہ دین اچھی طرح ادا کرے، یعنی دستور کے مطابق اچھی طرح ادا کی جائے یہ تمہارے رب کی طرف سے تمہارے لئے آسانی اور رحمت ہے جبکہ پٹے لوگوں پر صرف قصاص ہی فرض کیا گیا تھا۔ لیکن جو زیادتی کرے یعنی دین قبول کرنے کے بعد بھی قتل کر دیں تو اس کے لیے دردناک

عذاب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رجب مقتول کے وارث دین پر راضی نہ ہوں تو اللہ کی کتاب قصاص کا حکم دیتی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی بھو بھی

اللَّهُ بَيْنَ يَدَيْكَ تَهَيَّئْ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ
 أَنَسٍ أَنَّ الشَّرِيفَةَ عَمَّتَهُ كَسَرَتْ ثِيَابَهُ جَارِيَةً
 فَطَلَبُوا إِلَيْهَا الْعَفْوَ فَأَبَوْا فَاخْرَضُوا الْأَرْضَ فَأَبَوْا
 فَأَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَوْا
 إِلَّا الْقِصَاصَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّسْرِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَكْسِرُ ثِيَابَهُ
 الشَّرِيفَةَ لَا وَالَّذِي بَيْنَ يَدَيْكَ بِالْحَقِّ لَا تَكْسِرُ ثِيَابَهَا
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَنَسُ
 كِتَابُ اللَّهِ الْقِصَاصُ فَرَعَيْنِ الْقَوْمِ فَعَفَوْا فَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ
 اللَّهِ مَنْ تَوَاسَّعَ عَلَى اللَّهِ لَا يَزَالُ

رہے کسی عورت کا سامنے کا ایک دانت توڑ دیا۔ دوسرے شہداء نے
 اس عورت سے معافی چاہی تو اس کے رشتہ داروں نے انکار کر دیا۔ پھر وہ
 بارگاہ رسالت میں حاضر ہو گئے اور قصاص کے سوا اور کسی بات پر راضی
 نہ تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاص کا حکم فرمایا۔ اس پر
 حضرت انس بن نضر ان کے بھائی (عمر بن) عمر بن گرفتار ہوئے۔
 یا رسول اللہ! کیا رسیج کا سامنے کا دانت توڑا جائے
 گا؟ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث
 فرمایا ہے اس کا دانت نہیں توڑا جائے گا۔ اس
 پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے
 انس! ان کی کتاب قصاص کا حکم دیتی ہے۔ اکی دو زبان
 وہ لوگ معاف کر دینے پر رضا مند ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا:۔ بے شک اللہ تعالیٰ کے

کچھ بندے ایسے بھی ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر
 قسم کھا بیٹھیں تو ان کی قسم کو سچی کر دیتا ہے۔

و اللہ تعالیٰ کے وہ خوش نصیب بندے جو اپنے رب کے احکامات کی پوری طرح تعمیل کرتے ہیں۔ اس کے کسی حکم کو توڑنے اور نہ فرمانی
 کرنے کا خیال تک دل میں نہیں لاتے۔ ہمیشہ اس کی رضا پر راضی رہتے ہیں تو بندہ نوازی کے طور پر اللہ تعالیٰ ان کی دوسروں کی نسبت زیادہ سزا
 اور مانتا ہے یعنی وہ ایسے بندوں کو مستجاب الدعوات بنا دیتا ہے۔ وہ حضرات اگر اپنے رب کے بھروسے پر کسی بات کے متعلق قسم میں کھا بیٹھیں تو اللہ
 تعالیٰ اپنے ان بندوں کی لاج رکھتا ہے اور انہیں بھولے نہیں ہونے دیتا۔ ان حضرات کا وجود بندوں کے لیے بڑا مبارک ہوتا ہے اور یہی بزرگ
 میں جو زمین کی زینت ہیں۔ امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حیثیت کو ایک شعر میں یوں بیان کیا ہے۔

در نقی بزم جہاں میں ماستان سوخت

کہہ رہی ہے شمع کی گویا زبان سوخت

• بَابُ قَوْلِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ
 عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ
 قَبْلِكُمْ نَعَلَكُمْ ثَمْرًا تَقْنُونُ

۱۶۱۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
 عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ
 كَانَ عَاشُورَاءَ يُصُومُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ
 فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ قَالَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَ

کُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ کی تفسیر۔

اے ایمان والو! تم پر روئے فرض کئے گئے جیسے اگلے لوگوں پر فرض
 ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پر میزگاری ملے (آیت ۱۸۳)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عید جاہلیت
 میں عاشورے کا روزہ رکھنا ضروری سمجھا جاتا تھا۔
 جب رمضان المبارک کے روزوں کا حکم نازل
 ہو گیا تو فرما دیا گیا کہ عاشورے کا روزہ جو چاہے

مَنْ شَاءَ لَمْ يَصُمْهُ.

۱۶۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الشَّهْرِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ
كَانَ عَاشُورَاءَ يُصَامُ قَبْلَ رَمَضَانَ فَلَمَّا نَزَلَ
رَمَضَانُ قَالَ مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَطْعَمَ
۱۶۲۰۔ حَدَّثَنَا نُبَيْ مَحْمُودٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ
إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلِيٍّ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلَ عَلَيْهِ الْأَشْعَثُ وَهُوَ
يُطْعِمُ فَقَالَ الْيَوْمَ عَاشُورَاءُ فَقَالَ كَانَ يُصَامُ
قَبْلَ أَنْ يُنْزَلَ رَمَضَانُ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ تَرَكَ
فَادْنُ فَكُلْ.

۱۶۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ كَانَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ تَصُومُ مَعَهُ قُرَيْشٌ فِي
الْبَحَائِلِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُصُومُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ
بِصِيَامِهِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ
الْفَرِيضَةَ وَتَرَكَ عَاشُورَاءَ فَكَانَ مَنْ شَاءَ
صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَصُمْهُ.

بَابُ قَوْلِهِ أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ فَمَنْ

كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ
أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ
طَعَامُ مِسْكِينٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ
لَهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ
وَقَالَ عَطَاءٌ يُفْطِرُ مِنَ الْحَرِّ مِنْ عِلَّةٍ كَمَا قَالَ
اللَّهُ تَعَالَى وَقَالَ الْحَسَنُ وَإِبْرَاهِيمُ فِي الْمَرْجِعِ
وَالْحَامِلِ إِذْ حَافَتَا عَلَى أَنْفُسِهِمَا أَوْ وَلَدِهِمَا
تَقَطَّرَ مِنْ شَرِّ تَقْصِيَّاتٍ وَأَمَّا النَّسِيئَةُ الْكَبِيرُ

رکھ لے اور جو چاہے نہ رکھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ
رمضان کے روزوں کا حکم نازل ہونے سے پہلے عاشورے کا
روزہ رکھا جاتا تھا جب رمضان کے روزوں کا حکم نازل ہو گیا تو
آپ نے فرمایا۔ یہ روزہ جو چاہے رکھ لے اور جو چاہے نہ رکھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت
اشعث بن قیس ایسے وقت آئے جبکہ وہ عاشورے کے روزہ کھانا
کھا رہے تھے۔ یہ کہنے لگے کہ آج تو عاشورہ ہے، انہوں نے جواب
دیا کہ رمضان المبارک کے روزوں کا حکم نازل ہونے سے پہلے یہ
روزہ رکھا کرتے تھے جب رمضان کے روزوں کا حکم نازل ہو گیا تو اس کا
روزہ چھوڑ دیا گیا، نزدیک آئیے اور کھانا تناول فرمائیے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ دورِ جاہلیت
میں قریش عاشورے کا روزہ رکھا کرتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم بھی روزہ رکھا کرتے جب آپ مدینہ منورہ میں جلوہ آرا ہوئے
تو خود بھی یہ روزہ رکھتے رہے اور مسلمانوں کو بھی یہ روزہ
رکھنے کا حکم فرماتے رہے جب رمضان المبارک کے روزوں
کی فرضیت نازل ہو گئی تو عاشورے کا روزہ چھوڑ دیا گیا،
اب جس کا جی چاہے یہ روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے
تو یہ روزہ نہ رکھے۔

أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ فَمَنْ كَانَ كَاتِبًا

گنتی کے دن میں۔ تو تم میں سے کوئی بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے
روزے اور روزوں میں اندر جہتیں اس کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ
دیں ایک مسکین کا کھانا، پھر جو اپنی طرف سے بھی زیادہ کرے
تو وہ اس کے لئے ستر ہے اور روزہ رکھتا تمہارے لئے بھلا
ہے اگر تم جانو (آیت ۱۸۴)۔ عطاء کا قول ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ
کے تحت ہر بیماری میں روزہ چھوڑا جا سکتا ہے، امام حسن بصری
اور امام یحییٰ غنی کا قول ہے کہ دورِ صبر لانے والی اور حاملہ عورت
بھی چھوڑ سکتی ہیں جبکہ انہیں اپنی جان یا اپنے بچے کا خطرہ ہو اور

إِذَا لَمْ يُطَقِ الصِّيَامَ فَقَدْ أَطْعَمَ النَّاسَ بَعْدَ مَا
كَرِهَ عَامًا أَوْ عَامَيْنِ كُلَّ يَوْمٍ مَسْكِينًا خَبْرًا
وَلَحْمًا وَافْطَرَ قِائِمَةَ الْعَامَةِ يُطِيقُونَهُ وَ
هُوَ أَكْثَرُ

بعد میں رکھ لیں اور نہ زیادہ بوڑھا آدمی اگر روزے نہ رکھ سکے
تو کھانا کھلائے۔ حضرت انس جب زیادہ بوڑھے ہو گئے تو ایک سال یا
دو سال کے روزے نہیں رکھے بلکہ روزانہ ایک مسکین کو گوشت دینا کھلاتے تھے
اس آیت میں کثر بلکہ ہر ایک نے لفظ یطیقونہ ہی پڑھا ہے۔

۱۴۲۲- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا سَوْحٌ حَدَّثَنَا
زَكْرِيَّا بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ
عَنْ عَطَاءِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عُبَّاسِ بْنِ يَافَرَ عَنْ عَبْدِ
يُطُوقُونَهُ فِدْيَةً طَعَامُ مَسْكِينٍ قَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ لَيْسَتْ بِمَنْسُوحَةٍ هُوَ أَشْيَرُ الْكَبِيرِ
وَالْمَرْأَةُ الْكَبِيرَةُ لَا يَسْتَطِيعَانِ أَنْ يَقُومَا
فَيُطِطِحَا مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مَسْكِينًا
بِأَنَّهُ قَوْلُهُ فَمَنْ شَرِهْدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ
فَلْيَصُمَّهُ

عطاء کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ
عنه کو یہ آیت اس طرح پڑھتے ہوئے سنا کہ:۔ جنہیں روزے
کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا یا ابن عباس کا
قول ہے کہ یہ آیت منسوخ نہیں بلکہ اس باب میں ہے کہ جو مرد
یا عورت اتنے بوڑھے ہو جائیں کہ روزہ نہ رکھ سکیں
تو وہ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا
دیا کریں۔

فَمَنْ شَرِهْدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمَّهُ

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہما نے آیت:۔ فدیہ ہے مسکینوں کو کھانا
کھانا پڑھیں اور فرمایا کہ اس کا حکم منسوخ ہے۔

۱۴۲۳- حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ
ابْنِ عُمَرَ أَنَّ قُرَافَةَ فِدْيَةَ طَعَامِ مَسَاكِينٍ قَالَ
هِيَ مَنْسُوحَةٌ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب
یہ آیت نازل ہوئی کہ:۔ جنہیں روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو وہ
بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا، تو جو چاہتا روزہ بھوڑ دیتا اور اس کا
فدیہ ادا کر دیتا یہاں تک کہ اس کے بعد نسخ، آیت نازل ہو گئی تو
اس آیت کا حکم منسوخ ہو گیا۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ
بکیر بن عبد اللہ کا (اسیچہ استاد) یزید سے پہلے انتقال
ہو گیا تھا۔

۱۴۲۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ
عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكُوْعِ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ
لَمَّا نَزَلَتْ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَ فِدْيَةَ طَعَامِ
مَسْكِينٍ كَانَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَفْطِرَ وَفَقْدَى حَتَّى
نَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا فَنَسَخَتْ مَا مَاتَ
بَكْرٌ قَبْلَ يَزِيدَ

أَحَلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ

میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لئے حلال ہوا وہ تمہارے لئے لباس
پہننا تمہارے لئے لباس پہننا تمہارے لئے جاننا تمہارے لئے جاننا تمہارے لئے جاننا تمہارے لئے جاننا

بَابُ قَوْلِهِ أَحَلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ

الَّتِي تَكُونُ لَكُمْ لَيْلَةُ الصِّيَامِ
بِأَنَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ

تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف فرمایا تو اب اس سے معیت کرو اور طلب کرو جو اللہ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہو (آیت ۱۸۷)

ابو اسحاق کا دو سندوں کے ساتھ بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب رمضان المبارک کے روزوں کی فریفت کا حکم نازل ہو گیا تو رمضان کے پورے مہینے میں لوگ اپنی عورتوں کے پاس نہیں جاتے تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں نے اپنی جانوں کے ساتھ حیانت کر لی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی۔ اللہ نے جانا کہ تم اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف فرمادیا۔

گلو و اشربوا حتی یکن بینکم فی التفسیر

کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہو جائے سفیدی کا درد سیاہی کے دوڑے سے پو پھٹ کر پھر رات آنے تک روزے پورے کرو اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تم مسجدوں میں احکامات سے ہو (آیت ۱۸۷) اٹھا کر بیٹ رہنے والا، ٹھہرنے والا۔

تفسیر نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک رات دو روزے لئے جن میں سے ایک سفید تھا اور دوسرا سیاہ چنانچہ ایک رات اس وقت تک کھاتے رہے جب تک دونوں کا فرق نظر نہ آیا۔ صبح کے وقت یہ عرض گزار ہوئے یہاں رسول اللہ میں نے وہ (دونوں روزے) اپنے سر ہاتھ پیچے رکھے تھے۔ آپ نے یہ سُن کر بطور مزاح فرمایا کہ یہ تو دن کی سفیدی کا درد اور رات کی سیاہی کا درد تمہارے سر ہاتھ کے پیچے آگئے۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوا یہاں رسول اللہ! سفید درد اور سیاہ درد کیا ہیں؟ کیا ان سے درد ہمارے مراد ہیں؟ فرمایا تم بھی کیا بھولے بھالے ہو درد دھاگوں کو دیکھتے رہتے ہو پھر فرمایا

أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَأَبْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ

۱۶۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَجَحٍ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَثْمَانَ حَدَّثَنَا شَرِيحُ بْنُ مُسْلِمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ أَلَمَّا نَزَلَ صَوْمُ رَمَضَانَ كَانُوا لَا يَمُرُّونَ الْيَسَاءَ تَمَضُّانَ كُلَّهُ وَكَانَ رِجَالٌ يَخُونُونَ أَنْفُسَهُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيَّ أَنْتُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ

باب ۵۸ قَوْلُهُ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتُمُوا الصَّيَّامَ إِلَى السَّيْلِ وَلَا تَبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ إِلَى قَوْلِهِ تَتَّقُونَ الْعَاكِفُ الْمُقِيمُ

۱۶۲۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَرَابَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيٍّ قَالَ أَخَذَ عَدِيٌّ عَقًا لَا أَبْيَضَ وَ عَقًا لَا أَسْوَدَ حَتَّى كَانَ بَعْضُ اللَّيْلِ نَظَرَ فَلَمْ يَسْتَبِينَ قَلْبُهُمَا أَصْبَحَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ جَعَلْتَ تَحْتَ وَسَادَتِي قَالَ إِنْ وَسَادَتُكَ إِذَا الْعَرِيضُ أَنْ كَانَ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ الْأَسْوَدُ تَحْتَ وَسَادَتِكَ

۱۶۲۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَطَرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيٍّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ أَهُمَا الْخَيْطَانِ قَالَ إِنَّكَ لَرِيضٌ

کہ ایسا نہیں ہے بلکہ سیاہ دھاگے سے رات کی سیاہی اور سفید دھاگے سے دن کی سفیدی مراد ہے۔

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ ﴿لَا تَلْبِسُوا﴾ سیاہی کے دھارے سے لے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈھارہ سیاہی کے ڈھارے سے اور من الغیر کا حکم نازل نہیں ہوا تھا تو بعض لوگ جب روزہ رکھنے کا ارادہ کرتے تو اپنے دھاروں پر روئیں دکر دھاگے یعنی ایک سفید اور دوسرا سیاہ باندھ لیا کرتے اور وہ برابر رکھتے رہتے جب تک ان کا فرق نظر نہ کرنے لگتا۔ پس سکے بعد اللہ تعالیٰ نے من الغیر کا حکم نازل فرمایا تو لوگوں نے جان لیا کہ اس سے رات کی انتہا اور دن کی ابتدا مراد ہے۔

لَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْكُلُوا الْبَيْضَاتِ كِي تَفْسِرَ

یہ کچھ بھلائی نہیں کہ گھروں میں بھت توڑ کر آؤ، ہاں بھلائی تو پرہیزگاری ہے اور گھروں میں دروازوں سے آؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ فلاح پاؤ (آیت ۱۸۹)

حضرت ہریر بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ماہِ جاہلیت

میں جب لوگ احرام باندھتے تو اپنے گھروں میں بھت کی طرف سے

لے آتے تھے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا۔ یہ کچھ بھلائی نہیں

کہ گھروں میں بھت توڑ کر آؤ بلکہ بھلائی تو پرہیزگاری میں ہے اور

اپنے گھروں میں دروازوں سے آؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو

اس امید پر کہ فلاح پاؤ۔

فَا تَعْلَمُ حَقِّي لَا تَكُونُ فِتْنَةً كِي تَفْسِرَ

اھدان سے کہو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ بنے اور ایک لڑکی پوجا ہو پھر اگر وہ

بائیں تو زیادتی نہیں مگر ظالموں پر (آیت ۱۹۳)

ناتج کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں

حضرت عبداللہ بن زبیر کی آزمائش کے زمانہ میں دو شخص حاضر ہوئے اللہ

کے لئے کہ وہ کھینچے لوگ کیسا چاند چھڑھا رہے ہیں حالانکہ آپ تو

حضرت عمر کے صاحبزادے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحبہ تھے

یہ لہذا باہر نکل کر اصلاح احوال کرنے سے آپ کو یہ چیز مانع ہے

الْقَفَا إِنَّ أَبْصَرْتَ الْخَيْطَيْنِ تَرَقَّى قَالَ لَا بَلْ هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ

۱۶۲۸ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو

غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مَطَرٍ فِي حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ وَأُنْزِلَتْ وَكُلُّوا وَ

اشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ

مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ لَمْ يُنَزَّلْ مِنَ الْفَجْرِ وَ

كَانَ رِجَالٌ إِذَا ارَادُوا الصَّوْمَ رَاطَ أَحَدُهُمْ

فِي رِجْلَيْهِ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ وَالْخَيْطُ الْأَسْوَدُ

وَلَا يَزَالُ يَأْكُلُ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُ رُؤْيَاهُمَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ بَعْدَهُ

مِنَ الْفَجْرِ تَعْلَمُوا إِنَّمَا يَعْنِي اللَّيْلُ مِنَ النَّهَارِ

بَابُ قَوْلِهِ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْكُلُوا

الْبَيْضَاتِ مِنْ ظُهُورِهَا وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اتَّقَى

وَأَتُوا الْبَيْضَاتِ مِنْ أَوْبَاقِهَا وَاتَّقُوا اللَّهَ تَعْلَمُ

تَفْلِحُونَ

۱۶۲۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى عَنْ

إِسْرَءِيلَ عَنْ أَبِي اسْتَعْنَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانُوا

إِذَا أَحْرَمُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَتَوْا الْبَيْتَ مِنْ

ظُهُورِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْكُلُوا

الْبَيْضَاتِ مِنْ ظُهُورِهَا وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اتَّقَى

الْبَيْضَاتِ مِنْ أَوْبَاقِهَا

بَابُ قَوْلِهِ فَاتْلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ

فِتْنَةً وَتَكُونَ الْبَيْزُ بِهِ فَإِنْ أَنْتُمْ أَهْلُ

عَدُوٍّ أَوْ آلٍ عَلَى الظَّالِمِينَ

۱۶۳۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ ابْنِ

عُمَرَ أَنَّكَ مَا جَلَدَ فِي فِتْنَةٍ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَرَفَعَهُ

إِنَّ النَّاسَ صَنَعُوا وَأَنْتَ ابْنُ عُمَرَ وَصَاحِبُ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَمْنَعُكَ

فرمایا مجھے یہ چیز مانع ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمان بھائی کا خون بہانا حرام فرمایا ہے دونوں کہنے لگے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ اودان سے لڑو، یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے؟ فرمایا ہم نے لڑائی کر لی، یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہیں رہا تھا اور ایک خدا کی پوجا ہوتے لگی تھی، لیکن آپ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ آپس میں لڑیں جھگڑیں، یہاں تک کہ فتنے کھڑے ہوں اور خدا کے سوا دوسروں کی پوجا بھی ہونے لگے۔

تایق کی دوسری روایت میں یہ زیادہ ہے کہ ایک آدمی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا، اے ابو عبد الرحمن! اس کی کیا وجہ ہے کہ آپ ہر سال حج اور عمرہ تو کرتے ہیں لیکن اللہ کی راہ میں جہاد نہیں کرتے؟ حالانکہ آپ بخوئی واقف ہیں کہ جہاد میں اللہ تعالیٰ نے کیا اجر وعدہ رکھا ہے۔ فرمایا، اے پیغمبر! اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اسلام اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھنا، (۲) پانچ وقت کی نماز پڑھنا، (۳) رمضان المبارک کے روزے رکھنا، (۴) زکوٰۃ ادا کرنا، (۵) بیت اللہ کا حج کرنا۔ اس نے کہا اے ابو عبد الرحمن! کیا آپ نے یہ نہیں سنا جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ: اور اگر مسلمانوں کے دواغروہ آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کر اور پھر اگر ایک گروہ دوسرے گروہ پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے گروہ سے لڑو۔ یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے (سورۃ الحجرات، آیت ۹)۔

نیز فرمایا ہے: اور ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے (سورۃ البقرہ، آیت ۱۹۳)۔ آپ نے جواب دیا کہ یہ کام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھ میں کر کے میں حالانکہ اس وقت مسلمان اقلیت میں تھے، اللہ اکبار! ان کے دین میں فتنہ ڈالتے ہوئے کسی کو قتل کر دیتے اور کسی کو سخت تکالیف پہنچاتے تھے، یہاں تک کہ مسلمانوں کی کثرت ہو گئی اور فتنہ اپنی موت مر گیا۔ اس نے کہا کہ حضرت علی اور حضرت عثمان کے پاس سے یہ کچھ کیا خیال ہے؟ فرمایا جہاں تک حضرت عثمان کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمادیا اور یہ ہے حضرت علیؓ اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی اور نسبی فرزند ہیں پھر ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ان کا گھر حضور کے ساتھ ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو۔

أَنْ تَخْرُجَ فَقَالَ يَمْنَعُنِي أَنْ تَخْرُجَ مَرَّةً أُخْرَى فَقَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةً فَقَالَ قَاتِلْنَا حَتَّى لَمْ تَكُنْ فِتْنَةً وَكَانَ الَّذِينَ يُدْعَوْنَ أَنْتُمْ تَرِيدُونَ أَنْ تُقَاتِلُوا حَتَّى تَكُونَ فِتْنَةً وَيَكُونَ الَّذِينَ لَيْسَ بِإِسْلَامِهِمْ أَدْعُمَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي فُلَانٌ وَحِيَّةُ بْنُ شَرِيحٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرِو الْمُعَاوِرِيِّ أَنَّ بَكْرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ رَجُلًا أَقْبَى ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ تَحْبِرَ عَامًّا وَتُعْتَمِرَ عَامًّا وَتَتَزَكَّى الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَنَّا وَجَلَّ قَدْ عَلِمْتَ مَا رَغِبَ اللَّهُ فِيهِ قَالَ يَا ابْنَ رَاحِيٍّ إِنِّي إِذَا سَلَّاهُ عَلَى خَمْسِينَ إِبْرَائِيلَ بِاللهِ وَمَسْئُولِهِ وَالصَّلَاةِ الْخَمْسِينَ وَصِيَا مِنْ رَمَضَانَ وَأَدَّاءِ الزَّكَاةِ وَحَجِّهِ الْبَيْتِ قَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَلَا تَسْمَعُ مَا ذَكَرَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلَحُوا بَيْنَهُمَا إِلَى أَمْرِ اللَّهِ فَإِنْ تَلَوْهُمُ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةً قَالَ فَعَلْنَا عَلَى عَهْدِ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْإِسْلَامُ جَدِيدًا فَكَانَ الرَّجُلُ يُفْتَنُ فِي دِينِهِ أَمَا قَتَلُوا وَآمَنُوا بِبُوءَةٍ حَتَّى كَثُرَ الْإِسْلَامُ فَلَمْ تَكُنْ فِتْنَةً قَالَ فَمَا قَوْلُكَ فِي عَمِلِي وَعُثْمَانُ قَالَ أَمَّا عُثْمَانُ فَكَانَ اللَّهُ عَقَابَهُ وَأَمَّا أَنَا فَكَثُرَ هُمُورِي يَعْصِمُونَهُ وَأَمَّا عَلِيٌّ فَابْنُ عَمْرِو رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَتَنَهُ دَا شَارِ مِيَدِهِ فَقَالَ هَذَا بَيْتُهُ حَيْثُ مَدْرَسَتُهُ

بَاب ۵۸۹ قَوْلِهِ وَانْفِقُوا فِي سَبِيلِ
اللَّهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ
وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ
وَالْهَلَاكُ وَاجِدٌ -

۱۶۳۱ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا النَّضَرُ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلِيمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا
دَاوُدَ عَنْ حَظْفَرِ بْنِ قَفَاةٍ وَانْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا
تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ قَالَ
تَزَلَّتْ فِي النَّفْثَةِ -

بَاب ۵۹۰ قَوْلِهِ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا
أَوْ يَسِيرًا

۱۶۳۲ - حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَغِ قَالَ سَمِعْتُ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَعْقِلٍ قَالَ قَعَدْتُ إِلَى كَبِيرِ بْنِ
عَجْرَةَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ يَعْنِي مَسْجِدَ الْكُوفَةِ
فَسَأَلْتُهُ عَنْ فِدْيَةِ مَنْ حَسِبَ مَرَضًا
حِمَلَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَلِيلَ
يَتَنَا تَرَعَى وَجَرِي فَقَالَ مَا كُنْتُ أَرَى
أَنَّ الْجَهْدَ قَدْ بَلَغَ بِكَ هَذَا أَمَا تَجِدُ
شَاةً قُلْتُ لَا قَالَ مُمْرَثَلَةٌ أَيَّامٌ أَوْ أَحْمَرُ
مِثْلَهُ مَسَاكِينٍ يَكُلُّ مَسْكِينٌ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ
طَعَامٍ وَاحِدٍ رَأْسُكَ فَكُنْتُ فِي غَاثَةٍ وَهِيَ
لَكُمْ عَامَّةٌ -

بَاب ۵۹۱ قَوْلِهِ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعِمَةِ
إِلَى الْحَجَّةِ -

۱۶۳۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
عِمْرَانَ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَرِيحَةَ عَنْ عُمَرَ
بْنِ حَصِينٍ قَالَ أُنْزِلَتْ آيَةُ الْمُتَعَتِّعِ فِي كِتَابِ

وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ -
اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ
پڑو اور بھلائی والے پر جان بیک بھال والے اللہ کے محبوب ہیں (آیت ۵۸۹)
التَّهْلُكَةُ اور اٹھلاکت ہم معنی ہیں یعنی برابری، ہلاکت۔

حضرت مزلقہ بن بیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
آیت اللہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں
پڑو۔ یہ (اللہ کی راہ میں جان اور مال) خرچ کرنے
کے بارے میں نازل فرمائی گئی ہے۔

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ يَسِيرًا

حضرت عبداللہ بن مسقل کا بیان ہے کہ میں حضرت کعب
بن جحزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کوفہ کی اس مسجد میں بیٹھا
ہوا تھا تو میں نے ان سے فدیہ کے رموزوں کی بابت پوچھا۔
انہوں نے فرمایا کہ ایک دفعہ مجھے بنی کریم سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی بارگاہ میں پیش کیا گیا جبکہ جوئیں میرے چہرے پر گر رہی تھیں
آپ نے فرمایا کہ میرے خیال میں تم تو بڑی تکلیف میں ہو۔ کیا
تمہیں ایک بکری میسر ہے؟ میں نے نفی میں جواب دیا۔ فرمایا
کہ تین روزے رکھ لو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو یعنی ہر
مسکین کو نصف صاع کھانا دینا ہوگا۔ اور اپنا سر منڈوانو پس
مذکورہ آیت عام سیرے متعلق نازل ہوئی اور اس
کا حکم سب مسلمانوں کے لئے عام
ہے۔

فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعِمَةِ إِلَى الْحَجَّةِ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ اللہ کی کتاب میں تمتع و عمرہ کے بعد احرام کھول دینا اور
حج کرنا کی یہ آیت نازل ہوئی تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کی ہمراہی میں تشریح کیا۔ اس کے بعد قرآن کریم میں اس کی حرمت یا ممانعت کا کوئی حکم نازل نہیں ہوا، بیان تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔ اب ایک شخص حضرت عمرؓ نے اپنی رائے سے جو باطل کہا ہے۔
لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِمَّنْ
تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ بعدِ ولایت میں عکاظ، یحییٰ، اور ذوالحجاز نامی بازار ہوتے تھے جن کے اندر حج کے دنوں میں لوگ تجارت کیا کرتے تھے۔ پس یہ آیت نازل ہوئی کہ: تم پر کچھ گستاہ نہیں کہ اپنے رب کا فضل (مال) تلاش کرو (سورۃ البقرہ آیت ۱۹) یعنی حج کے دنوں میں۔

تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ كِتَابُ التَّائِبِينَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ قریش اور ان سے دینی اتفاق رکھنے والے مزدلفہ میں وقوف کیا کرتے تھے اور اسے حرم کا نام دیتے تھے اور باقی تمام اہل عرب عرفات میں وقوف کیا کرتے تھے جب دورِ اسلام آیا تو اشر تھالے نے اپنے بنی کرمات میں آکر سٹھرنے کا حکم فرمایا۔ پھر وہاں مزدلفہ سے لوٹ کر آئیں جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: پھر بات یہ ہے اے قریشیہ! تم بھی وہیں سے پلٹو جہاں سے دوسرے لوگ پلٹتے ہیں (سورۃ البقرہ آیت ۱۹۹)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ عمرہ کا احرام کھول دینے کے بعد حج کا احرام باندھنے تک آدمی کو بیت اللہ کا طواف کرنا چاہیے جب عرفات کی طرف جائے تو وہاں قربانی پیش کرے یعنی اونٹ گائے اور بکری میں سے جو شیر آئے یا جو دینا چاہے۔ اگر قربانی پیش نہ آئے تو حج کے دنوں میں عرفہ سے پہلے تین روزے رکھے۔ اگر آخری روزہ عرفہ کے تین دنوں میں آجائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

اللَّهُ فَعَلْنَا هَاهُنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْزِلْ قُرْآنٌ يُحَرِّمُهُ وَكَوْنُهُ عَنْهَا حَتَّى مَاتَ قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ
بِأَمْرِ قَوْلِهِ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ

۱۶۳۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ عَكَاظُ وَيَحْيَى وَذُو الْحِجَاظِ سَوَاقًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَنَاسُوا أَنْ يَتَجَدُّوا فِي الْمَوَاسِمِ فَذَلَّتْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ

بِأَمْرِ قَوْلِهِ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ

۱۶۳۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزِيمٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ كَانَتْ قَدِيشٌ وَمِنْ دَانَ دِيْنَهَا يَقِفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَكَانُوا يَسْتَوُونَ الْحُمْسَ وَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُونَ بِعَرَفَاتٍ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ أَمَرَ اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتِيَ عَرَفَاتٍ ثُمَّ يَقِفَ بِهَا ثُمَّ يَفِضْ مِنْهَا فَذَا إِلَيْكَ قَوْلُهُ تَعَالَى ثُمَّ أَفِضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ

۱۶۳۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا قُضَيْلُ بْنُ سَلَمَانَ حَدَّثَنَا مَرْوِيُّ بْنُ عَقْبَةَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَطَوَّفَ الرَّجُلُ بِالْبَيْتِ مَا كَانَ حَلَاكًا حَتَّى يُحِلَّ بِالْحَجِّ فَإِذَا رَكِبَ إِلَى عَرَفَةَ فَمِنْ تَبَسَّرَ كَمَا هَدَيْتَهُ مِنَ الْإِبِلِ أَوْ الْبَقَرِ أَوْ الْغَنَمِ مَا تَبَسَّرَ لَهُ مِنْ ذَلِكَ آتَى ذَلِكَ شَاءَ غَيْرَ أَنْ تَوَسَّلَ بِهِ فَعَلَيْهِ صِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي

الْحَجَّ وَذَلِكَ قَبْلَ يَوْمِ عَرَفَةَ فَإِنْ كَانَ أَحَدُ يَوْمٍ
مِنَ الْأَيَّامِ الثَّلَاثَةِ يَوْمِ عَرَفَةَ فَلَا جَنَاحَ عَلَيْهِ
ثُمَّ لِيَنْطَلِقَ حَتَّى يَقِفَ بِعَرَفَاتٍ مِنْ صَلَوةِ الْعَصْرِ
إِلَى أَنْ تَكُونَ الظُّلُمُ ثُمَّ لِيَذَّ فَعُوا مِنْ عَرَفَاتٍ
إِذَا أَفْصَلُوا مِنْهَا حَتَّى يَبْلُغُوا جَبْعًا أَلَدَى بَيْتِئِثُونَ
بِهِ ثُمَّ لِيَذَّ كَرَامَ اللَّهِ بِكَثْرَةِ أَوَاكِثْرُوا الشَّكِيَّةِ
وَالْتَهْلِيلِ قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوا ثُمَّ لِيَفِضُوا فَإِنْ
النَّاسُ كَانُوا يَفِضُونَ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى
ثُمَّ لِيَفِضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ
إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ حَتَّى تَرْمُوا الْجَمْرَةَ

بَابُ ۵۹۴ قَوْلِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا
أَتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ
حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

۱۶۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْجَزِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا
أَتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا
عَذَابَ النَّارِ

بَابُ ۵۹۵ قَوْلِهِ وَهُوَ الذُّ الْخِصَامُ وَقَالَ
عَطَاءُ النَّسْلِ الْخِيَوَانُ

۱۶۳۸۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ

عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ تَرْفَعُ
قَالَ ابْنُ أَبِي رَجَالٍ إِلَى اللَّهِ الْكَذَّ الْخِصَامُ وَقَالَ
عَبْدُ اللَّهِ

۱۶۳۹۔ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ

عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ۵۹۶ قَوْلِهِ أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تُتَّخَلَّوْا

پھر جا کر عصر کی غار سے اندھیرا ہونے تک عرفات میں ٹھہرے
پھر جب لوگ عرفات سے ٹہیں تو یہ بھی لوٹ آئے اور سب
کے ساتھ درمزدلفہ میں رات گزارے اور کثرت
سے ذکر الہی کرے اور تکبیر و تہلیل میں ہر جگہ رطب اللسان
رہے۔ پھر مزدلفہ سے لوگوں کے ساتھ لوٹ آئے
یہاں کہ اشرف لے نے فرمایا ہے :- پھر یہ بات
ہے اے قریشیو! تم بھی وہیں سے پٹھ جہاں سے
دوسرے لوگ پٹھتے ہیں۔ اور اللہ سے معافی مانگو
بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے (آیت ۱۶)

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اور کوئی یوں کہتا ہے، اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی
دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذابِ دوزخ سے بچاؤ آیت میں
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں دعا مانگا کرتے تھے
اے اللہ! ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور
آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب

سے بچاؤ۔

وَهُوَ الذُّ الْخِصَامُ حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

عطاء کا قول ہے کہ یہاں النسل سے حیوانات کی نسل مراد ہے
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

مرفوعاً روایت ہے کہ آپ نے فرمایا :- اللہ تعالیٰ کے نزدیک
سب سے زیادہ لوگوں میں سے ناپسندیدہ شخصیت وہ ہے
جو محکوم اور ہر

سفیان، ابن جریر، ابن ابی ملیک، حضرت عائشہ

صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

حدیث بالا کی روایت کی ہے۔

وَلَتَأْتِيَ كُفْرًا مِثْلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

کیا تم اس گمان میں ہو کہ جنت میں پہلے جاؤ گے اور ابھی تم پرانے لوگوں جیسی افتاد میں پڑی ہو ان پر سختی اور شدت آئی (آیت ۲۱۴) عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آیت: ہر یوں تک کہ جب رسولوں کو ظاہری اسباب کی آمدینہ رہی اور لوگ یہ سمجھ کر رسولوں نے ان سے غلط کہا تھا اس وقت جاری مدائن (سورہ یوسف آیت ۱۰۱) پر عرض اور پھر اس آیت: یَحْيٰی يَقُوْلُ الشُّرُكُیُّ كَلِمَاتٍ ذُرِّيَّتُیْ۔ ابن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ میں عروہ بن زبیر سے علاء الدین سے اس بات کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا ہے کہ معاذ اللہ! خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول سے (جو وہ فرمایا تو وہ سمجھتے تھے کہ یہ سوال سے پہلے ضرور پورا ہو جائے گا لیکن رسولوں کی آزمائش ضرور ہوتی رہی ہے جس کے باعث انہیں تشویش لاحق ہوتی تھی کہ کہیں ماسخی انہیں جھٹلانے نہ لگ جائیں حضرت عائشہ اس ذال کو تشدید کے ساتھ پڑھتی تھیں اور حضرت ابن عباس بغیر تشدید کے)

نِسَاءٌ كَمِ حَرْثٍ تَكْمُرُ كِی تَفْسِرُ

تمہاری عورتیں تمہارے لئے کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو اور اپنے پہلے کام پہلے کرو (آیت ۲۲۳)

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب قرآن کریم کی تلاوت کرتے تو غار ہونے تک کسی سے کلام نہیں کرتے تھے جب ایک روز میں ان کے پاس گیا تو وہ سورہ البقرہ کی تلاوت کر رہے تھے میں تک کہ مذکورہ سورت پر پہنچے تو مجھ سے کہا کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ آیت کس بارے میں نازل ہوئی ہے؟ میں نے نفی میں جواب دیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ فلاں فلاں باتوں کے متعلق نازل ہوئی ہے اور پھر فرمائیے گئے: ہوا اللہ! کے والد (ابوب) نافع نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ آیت: تَرَاؤُا پنی کھیتی میں بطور چاہو! اس بارے میں نازل ہوئی ہے (جہاں کے متعلق) محمد بن یحییٰ بن سعید بخاری بن سعید عبید اللہ نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس کی روایت کی ہے۔

ابن الکثیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہود کہا کرتے تھے کہ جو آدمی پیچھے کی

الْجَنَّةِ وَنِسَاءً يَتَكُمْنَ مِثْلَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسْتَكْمِلًا الْبَاسَاءُ وَالضَّرَآءُ إِلَى قَدِيْبٍ۔

۱۶۴۰۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسٰی اَخْبَرَنَا هِشَامُ عَنْ اَبِي جَدِيْعٍ قَالَ سَمِعْتُ اِبْنَ اَبِي مُلَيْكَةَ يَقُوْلُ قَالَ اِبْنُ عَبَّاسٍ حَتّٰی اِذَا اسْتَبَاسَ الرَّسُلُ وَظَنُّوْا اَنْهُ قَدْ كَذَبَ بِوَاحِيْفَةٍ فَهَبَ بِهَا هَتَالَةً وَتَلَا حَتّٰی يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا مَعَهُ حَتّٰی تَفْصُرَ اللّٰهُ اِلَيْنَا نَصْرًا اللّٰهُ قَدِيْبٌ فَاصْبِرْ عَدُوَّةَ بَنِي النَّبِيِّ فَقَدْ كَرِهْتَ لَكَ ذٰلِكَ فَقَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَعَاذَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَا وَعَدَ اللّٰهُ رَسُوْلًا مِنْ شَيْءٍ يُّقَطَّرُ اِلَّا عَلَيْنَا اِنَّكَ كَاَيُّنَ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتَ وَلٰكِنْ لَّيْسَ لَكَ اِلَّا الْبَلَاءُ بِالرَّسُوْلِ حَتّٰی خَافُوْا اَنْ يَّكُوْنَ مِنْ مَّوَدِّكَ بُوْنٌ هُوَ فَاَنْتَ تَقْرُوْهَا وَظَنُّوْا اَنْهُ قَدْ كَذَبَ بِوَاحِيْفَةٍ۔

۱۶۴۱۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسٰی اَخْبَرَنَا هِشَامُ عَنْ اَبِي جَدِيْعٍ قَالَ سَمِعْتُ اِبْنَ اَبِي مُلَيْكَةَ يَقُوْلُ قَالَ اِبْنُ عَبَّاسٍ حَتّٰی اِذَا اسْتَبَاسَ الرَّسُوْلُ وَظَنُّوْا اَنْهُ قَدْ كَذَبَ بِوَاحِيْفَةٍ فَهَبَ بِهَا هَتَالَةً وَتَلَا حَتّٰی يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا مَعَهُ حَتّٰی تَفْصُرَ اللّٰهُ اِلَيْنَا نَصْرًا اللّٰهُ قَدِيْبٌ فَاصْبِرْ عَدُوَّةَ بَنِي النَّبِيِّ فَقَدْ كَرِهْتَ لَكَ ذٰلِكَ فَقَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَعَاذَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَا وَعَدَ اللّٰهُ رَسُوْلًا مِنْ شَيْءٍ يُّقَطَّرُ اِلَّا عَلَيْنَا اِنَّكَ كَاَيُّنَ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتَ وَلٰكِنْ لَّيْسَ لَكَ اِلَّا الْبَلَاءُ بِالرَّسُوْلِ حَتّٰی خَافُوْا اَنْ يَّكُوْنَ مِنْ مَّوَدِّكَ بُوْنٌ هُوَ فَاَنْتَ تَقْرُوْهَا وَظَنُّوْا اَنْهُ قَدْ كَذَبَ بِوَاحِيْفَةٍ۔

۱۶۴۲۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسٰی اَخْبَرَنَا هِشَامُ عَنْ اَبِي جَدِيْعٍ قَالَ سَمِعْتُ اِبْنَ اَبِي مُلَيْكَةَ يَقُوْلُ قَالَ اِبْنُ عَبَّاسٍ حَتّٰی اِذَا اسْتَبَاسَ الرَّسُوْلُ وَظَنُّوْا اَنْهُ قَدْ كَذَبَ بِوَاحِيْفَةٍ فَهَبَ بِهَا هَتَالَةً وَتَلَا حَتّٰی يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا مَعَهُ حَتّٰی تَفْصُرَ اللّٰهُ اِلَيْنَا نَصْرًا اللّٰهُ قَدِيْبٌ فَاصْبِرْ عَدُوَّةَ بَنِي النَّبِيِّ فَقَدْ كَرِهْتَ لَكَ ذٰلِكَ فَقَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَعَاذَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَا وَعَدَ اللّٰهُ رَسُوْلًا مِنْ شَيْءٍ يُّقَطَّرُ اِلَّا عَلَيْنَا اِنَّكَ كَاَيُّنَ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتَ وَلٰكِنْ لَّيْسَ لَكَ اِلَّا الْبَلَاءُ بِالرَّسُوْلِ حَتّٰی خَافُوْا اَنْ يَّكُوْنَ مِنْ مَّوَدِّكَ بُوْنٌ هُوَ فَاَنْتَ تَقْرُوْهَا وَظَنُّوْا اَنْهُ قَدْ كَذَبَ بِوَاحِيْفَةٍ۔

۱۶۴۳۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسٰی اَخْبَرَنَا هِشَامُ عَنْ اَبِي جَدِيْعٍ قَالَ سَمِعْتُ اِبْنَ اَبِي مُلَيْكَةَ يَقُوْلُ قَالَ اِبْنُ عَبَّاسٍ حَتّٰی اِذَا اسْتَبَاسَ الرَّسُوْلُ وَظَنُّوْا اَنْهُ قَدْ كَذَبَ بِوَاحِيْفَةٍ فَهَبَ بِهَا هَتَالَةً وَتَلَا حَتّٰی يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا مَعَهُ حَتّٰی تَفْصُرَ اللّٰهُ اِلَيْنَا نَصْرًا اللّٰهُ قَدِيْبٌ فَاصْبِرْ عَدُوَّةَ بَنِي النَّبِيِّ فَقَدْ كَرِهْتَ لَكَ ذٰلِكَ فَقَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَعَاذَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَا وَعَدَ اللّٰهُ رَسُوْلًا مِنْ شَيْءٍ يُّقَطَّرُ اِلَّا عَلَيْنَا اِنَّكَ كَاَيُّنَ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتَ وَلٰكِنْ لَّيْسَ لَكَ اِلَّا الْبَلَاءُ بِالرَّسُوْلِ حَتّٰی خَافُوْا اَنْ يَّكُوْنَ مِنْ مَّوَدِّكَ بُوْنٌ هُوَ فَاَنْتَ تَقْرُوْهَا وَظَنُّوْا اَنْهُ قَدْ كَذَبَ بِوَاحِيْفَةٍ۔

تَقُولُ إِذَا جَا مَعَهَا مِنْ وَرَائِهَا جَاءَ الْوَلَدُ أَحْوَلُ
فَنَزَلَتْ نِسَاءُكُمْ حَرَّتْ كُفْرًا فَاتُوا حَرَّتْ كُفْرًا
أَنِّي شُكِّرُ

۵۹۸ قَوْلُهَا وَإِذَا طَلَّقْتُمَا نِسَاءً
فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ
يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ

۱۶۴۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ
حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الْأَعْقَدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ
سَائِدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ
يَسَارٍ قَالَ كَانَتْ لِي أُخْتُ تُخْطَبُ إِلَيَّ وَقَالَ
أَبِرَاهِيمُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنِي مَعْقِلُ
بْنُ يَسَارٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ
حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ أُخْتَ مَعْقِلِ بْنِ
يَسَارٍ طَلَّقَهَا زَوْجَهَا فَكَرَّهَا حَتَّى انْقَضَتْ
عِدَّتُهَا فَخَطَبَهَا فَأَبَى مَعْقِلٌ فَزَلَّتْ فَلَا
تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ

۵۹۹ قَوْلُهَا وَالَّذِينَ يَتَّقُونَ مِنْكُمْ
وَيَذَرُونَ أَمْوَالَهُمْ وَأَنْفُسَهُمْ بِالْقِسْرِ
أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا إِلَى يَمَا تَحْمِلُونَ
خَيْرٌ يَعْقِلُونَ يَهْبَنُ

۱۶۴۴ - حَدَّثَنِي أُمِّيَّةُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي مَيْكَةَ

قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَالَّذِينَ
يَتَّقُونَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَمْوَالَهُمْ وَأَنْفُسَهُمْ
فَسَخَّطَهَا الْأَيْمَنُ الْأَخْرَى فَلَوْ تَكْتَبُهَا أَوْ
تَدْعُهَا قَالِ يَا أَبَتِ أَخِي لَا أُخِيتُ شَيْئًا مِنْهُ
مِنْ مَكَانِهِ

۱۶۴۵ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا

بانب سے عدت کے ساتھ جماع کرتا ہے تو اس سے پیدا ہونے والا بچہ
ہوتا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی: "تہلکونی عدتی تہلکونی کھیتیاں
ہیں تو اگر اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو۔"

مطلقہ کا پہلے خاوند سے نکاح اور جب تم عدتوں
کو طلاق دواور ان کی میعاد پوری ہو جائے تو اسے عدتوں
کے والیوں انہیں نہ روکو اس سے کہ اپنے شوہروں سے نکاح کریں آیت

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
میری ایک بہن تھی۔ اس کے پہلے شوہر نے اس سے دوبارہ
نکاح کرنے کا مجھے پیغام دیا۔ امام حسن بصری فرماتے
ہیں کہ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن کو ان
کے خاوند نے طلاق دے دی اور انہیں چھوڑ دیا تھا۔
یہاں تک کہ عدت پوری ہو گئی۔ پس اس نے دوبارہ
اسے نکاح کا پیغام دیا تو حضرت معقل نے انکار
کر دیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ وہ انہیں
نہ روکو اس سے کہ اپنے شوہروں سے نکاح کر
لیں۔

وَالَّذِينَ يَتَّقُونَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ
اور جو تم میں سے ہیں اور جو تم سے
دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں۔ (آیت ۲۳۳)
معاف کر دیں۔ چھوڑ دیں۔

حضرت عبداللہ بن زبیر کا بیان ہے کہ میں نے
حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ جب

آیت وَالَّذِينَ يَتَّقُونَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ آذُوا حِبًّا
دوسری آیت سے شروع ہو گئی ہے تو آپ اسے کیوں
کہہ رہے ہیں یا اسے چھوڑا کیوں نہیں؟ فرماتے گئے
کہ اے بیٹے! میں کسی آیت کو اس کی جگہ سے بدل نہیں
سکتا۔

نہا کہہ سکتا ہے کہ زمانہ جاہلیت میں بزرگ فرماتے اور

سُئِلَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنْتُ
 يَتَوَقَّعُونَ مِنْكَ وَبَدَأْتُ أَنْزِلَ مَا جَاءَكَ كَأَنَّكَ
 هَذِهِ الْيَوْمَ تَعْتَدُ عِنْدَ أَهْلِ تَرْجِيحِهَا قَاجِبٌ
 فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَالَّذِينَ يَتَوَقَّعُونَ مِنْكَ وَبَدَأْتُ
 أَنْزِلَ مَا جَاءَكَ وَصِيَّتُهُ لَا تَرْجِيحُهَا مَتَاعًا إِلَى الْخَوَلِ
 غَيْرَ أَخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْتَ فَلَا جَنَاحَ عَلَيْكَ
 فِيمَا تَعْمَلُ فِي أَنْفُسِهِمْ مِنْ مَخْرُوفٍ قَالُوا
 جَعَلَ اللَّهُ لَهَا تَمَامَ السَّنَةِ سَبْعَةَ أَشْهُرٍ وَ
 عَشْرِينَ يَوْمًا وَصِيَّتُهُ إِنْ شَاءَتْ سَكَنْتُ فِي
 وَصِيَّتِهَا وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجْتُ وَهَذَا قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى
 غَيْرَ أَخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْتَ فَلَا جَنَاحَ عَلَيْكَ
 قَالُوا لَعَلَّهَا كَمَا هِيَ وَاجِبٌ عَلَيْهَا نَزْعُهَا
 عَنْ مُجَاهِدٍ وَقَالَ عَطَاءُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
 نَسَخَتْ هَذِهِ الْآيَةَ عِنْدَ تَهَايُّهَا عَنْ أَهْلِهَا
 فَتَعَتَّ حَيْثُ شَاءَتْ وَهَذَا قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى
 غَيْرَ أَخْرَاجٍ قَالَ عَطَاءُ إِنْ شَاءَتْ أَعْتَدَتْ
 عِنْدَ أَهْلِهَا وَسَكَنْتُ فِي وَصِيَّتِهَا وَإِنْ شَاءَتْ
 خَرَجْتُ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى فَلَا جَنَاحَ عَلَيْكَ
 فِيمَا تَعْمَلُ قَالَ عَطَاءُ شَرَّ جَاءَ الْيَوْمَ
 فَتَعَتَّ لَسَكُنِي فَتَعَتَّ حَيْثُ شَاءَتْ وَلَا سَكُنِي
 لَهَا وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ
 عَنْ أَبِي نَجِيْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ بِهَذَا وَعَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيْمٍ عَنْ
 عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَسَخَتْ
 هَذِهِ الْآيَةَ عِنْدَ تَهَايُّهَا فِي أَهْلِهَا فَتَعَتَّ حَيْثُ
 شَاءَتْ يَقُولُ اللَّهُ غَيْرَ أَخْرَاجٍ لَعَلَّهَا -

۱۶۴۶ - حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
 أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْبٍ
 قَالَ جَلَسْتُ إِلَى جُلَيْسٍ فِيهِ عَظَمَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ
 وَفِيهِمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي كَيْلٍ فَذَكَرْتُ

پچھلے اپنی بیویاں چھوڑنے لڑائی پر غاوند کے اہل و عیال میں عدت کے دن پورے کرنے واجب ہوتے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ: اور جو تم میں مریں اور بیویاں چھوڑ جائیں، وہ اپنی عورتوں کے لئے وصیت کر جائیں سال بھر تک تاں وقفہ رہنے کی بغیر نکالے۔ پھر اگر وہ غور لگال جائیں تو تم پر کوئی مواخذہ نہیں (آیت ۱۶۴۶) ان کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سال پورا کرنے کے لئے اگلے ماہ ۱۷ اور پیش دن کو وصیت پر موقوف رکھا ہے۔ اگر وہ چاہے تو وصیت کے مطابق ان کے پاس رہے اور چاہے تو پہلی جا کے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ: بغیر نکالے، پھر اگر وہ غور لگال جائیں تو تم پر کوئی مواخذہ نہیں۔ عدت کا پورا کرنا واجب ہے جیسا کہ مجاہد کا قول ہے۔ عطاء نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ غاوند کے گھر والوں میں عدت کے دن پورے کرنا اس آیت سے منسوخ ہو گیا ہے پس وہ جہاں چاہے عدت کے دن پورے کر سکتی ہے۔ بعد ارشاد باری تعالیٰ غیر اخراج کا یہی مطلب ہے عطاء بن ابی رباح کا بیان ہے کہ عورت چاہے غاوند کے اہل و عیال میں عدت کے دن پورے کرے اور اس کی وصیت کے مطابق وہاں رہائش پذیر رہے اور اگر چاہے تو ارشاد باری تعالیٰ برقم پر اس کا مواخذہ نہیں جو انہوں نے اپنے معاملہ میں مناسب طرز پر کیا (آیت ۱۶۴۷) کے مطابق چل جائے۔ عطاء کا قول ہے کہ پھر میراث کا حکم نازل ہوا۔ تو عدت کے دنوں میں غاوند کے گھر رہنے کی پابندی منسوخ ہو گئی، لہذا وہ جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے اور سکونت کی قید ختم کر دی گئی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اس آیت سے عورت کا اپنے شوہر کے گھر پر عدت پوری کرنے کی قید منسوخ ہو گئی ہے پس وہ جہاں چاہے عدت کو پورا کر سکتی ہے، اور ارشاد باری تعالیٰ غیر اخراج کا یہی مطلب ہے۔

۱۱۴۸ - محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ مجھے ایک ایسی مجلس میں بیٹھنے کا شرف حاصل ہوا جس میں انصار کے اکابر اور حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہم تشریف فرما تھے۔ میں نے وہاں حضرت عبداللہ بن عمر کی روایت بیان کی جو حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہے اس

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَةَ فِي شَأْنِ سَبْعَةِ بَنَاتِ
الْحَارِثِ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَلَيْتَ عَمَّهُ كَانَ
لَكَ يَقُولُ ذَلِكَ فَقُلْتُ إِنِّي لَجَرِيٌّ إِنْ كَذَبْتُ عَلَى
رَجُلٍ فِي جَانِبِ الْكُوفَةِ وَرَفَعَ صَوْتَهُ قَالَتْ
شَرَّ حَرْجَتٍ فَلَقِيتُ مَالِكَ بْنَ عَائِدٍ أَوْ مَالِكَ
ابْنِ عَوْفٍ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ قَوْلُ ابْنِ مَسْعُودٍ
فِي الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجَهَا وَهِيَ حَامِلٌ فَقَالَ
قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ اتَّجَعَلُونَ عَلَيْهَا التَّنْفِيلُ
وَلَا تَجَعَلُونَ لَهَا الرَّخْصَةَ كَذَلِكُ سُورَةِ
النِّسَاءِ الْقُصْرَى بَدَأَ الطَّوِيلُ وَقَالَ أَيُّوبُ عَنْ
عُمِّدٍ لَقِيتُ أَبَا عَظِيمَةَ مَالِكَ بْنَ عَامِرٍ -

يَا بَنِي قَوْلِهِ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ
وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى -

۱۶۲۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ أَخْبَرَنَا هِشَامُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ
عَنْ عِثْرِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
سَعِيدٍ قَالَ هِشَامُ حَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدٌ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عِثْرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْبَيْتِ إِذَا قَامَ حَبَسُوا عَنْ
صَلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ مَالًا اللَّهُ فَبُورَهُمْ
وَيُؤْتَهُمْ أَجْرًا فَرَأَى شَدَّ يَحْيَى نَاسًا -

يَا بَنِي قَوْلِهِ وَتَقَرُّوْا رَحْمَةً

قَائِمَتَيْنِ مُطِيعَتَيْنِ -

۱۶۲۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى
عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شَبِيلٍ
عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَمْرِ قَمَرٍ
قَالَ كُنَّا نَكَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ يُكَلِّمُ أَحَدُنَا أَخَاهُ

پر حضرت عبدالرحمن نے فرمایا کہ ان کے چچا عبداللہ بن مسعود (تو اس بات
کے قائل نہیں ہیں۔ میں نے بندہ آواز سے کہا کہ پھر تو میں اس شخص پر (عبداللہ
بن قتیبہ پر جو کوفہ میں رہتا ہے جوڑ بولنے کی جرات کر رہا ہوں) پھر
میں باہر نکل آیا۔ باہر مجھے مالک بن ماسر یا مالک بن عوف سے تو میں نے
ان سے دریافت کیا کہ حضرت ابن مسعود کی اس مستوفی کے بارے
میں کیا رائے ہے میں نے اپنی بیوی کو حاملہ چھوڑا ہوا۔ راوی کا
بیان ہے کہ حضرت ابن مسعود نے فرمایا: تم حاملہ عورت پر سختی
کرتے ہو اور اس کی آسانی کو مد نظر نہیں رکھتے حالانکہ یہ حکم (عالمہ
کی قدرت وضع حمل تک ہے) چھوٹی سورہ نسا (سورہ الطلاق)
میں موجود ہے۔ ایوب کا بیان ہے کہ میں امام محمد بن سیرین سے ملا تو
انہوں نے بتایا کہ میں ابوعلیہ مالک بن عامر سے ملا تھا۔

حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى

عبداللہ بن محمد، یزید، ہشام، محمد، عبیدہ، حضرت علی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فرمایا: عبدالرحمن، یحییٰ بن سعید، ہشام، محمد، عبیدہ، حضرت
علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے جنگ خندق کے روز فرمایا کہ انہوں (کفار قریش) نے ہمیں
صلوۃ الوسطی (نماز عصر) سے روک رکھا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا، تو
اللہ تعالیٰ ان کی قبروں اور ان کے گھروں یا پیڑوں کو آگ سے بھڑکے بیچی راوی
کو اس میں شک ہے کہ آپ نے مجھ سے فرمایا تھا: یا اَحْوَاظُهُمْ
رَأَيْتَ (۲۳۸) -

قَوْمَا لِلَّهِ قَائِمَتَيْنِ

قَائِمَتَيْنِ مُطِيعَتَيْنِ -

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز
پڑھتے ہوئے ہم بات کر لیا کرتے تھے یعنی جس کو ضرورت
ہوتی وہ اپنی حاجت دوسرے بھائی سے بیان کر دیا کرتا تھا
یہاں تک کہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ نگہبانی کر دے

نمازوں کی اور بیچ کی نماز کی اور اللہ کے حضور ادب سے
کھڑے ہوا کرو۔ (آیت ۲۳۸) پس ہمیں خاموش رہنے کا
حکم فرمایا گیا۔

نماز خوف کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: پھر اگر خوف میں ہو تو پیدل یا سوار جیسے
بن پڑے (نماز پڑھ لو) پھر جب اطمینان سے ہو تو اللہ کی یاد کرو
جیسا اس نے سکھایا جو تم نہ جانتے تھے (آیت ۲۳۹) ابن حجر کا قول
ہے کہ اگر کسی سے مراد اللہ کا علم ہے کہا گیا ہے کہ بسطۃ سے مراد زیادتی
اور فضیلت ہے اور غرۃ آثار ولا یؤدۃ اس پر باور نہیں، اسی سے
ادنیٰ ہے یعنی مجھ پر جو چھوڑ دیا لاؤ ذلالتہ لا یقین سے قوت مراد ہے
السنۃ فیہ یستسۃ بگڑنا۔ فقہت اسکی دلیل ختم ہو گئی خاویہ جس
میں کوئی ہمدرد نہ ہو مگر وہ شیخ اس کی عمارتیں۔ السنۃ امینۃ شیخھا
بہم نکلتے ہیں۔ انصاف نہ ہو مگر وہ جو زمین آسمان کی طرف غرۃ کی طرح
اٹھتی ہے اس اس میں آگ ہوتی ہے ابن عباس کا قول ہے کہ
صلۃ سے مراد جس پر کوئی چیز نہ ہو مگر اس کا قول ہے کہ وابل
سے مراد مسلا و بارش ہے ثقلیٰ سے مراد شبنم ہے اور یہ اہل
ایمان کے عمل کی طرح ہے یستسۃ بگڑنا، بدن، متغیر ہونا۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
سب نماز خوف کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ امام آگے کھڑا ہو
جائے اور لوگوں (مجاہدین) میں سے کچھ لوگ (تقریباً نصف) امام کے ساتھ
ایک رکعت پڑھیں اور دوسرا گروہ جس نے تا حال نماز نہیں پڑھی اور
ان کے اور دشمن کے درمیان میں رہے پھر یہ حضرات جنہوں نے
ایک رکعت پڑھ لی ہے ان لوگوں کی جگہ پر چلے جائیں جنہوں نے نماز
نہیں پڑھی اور سلام نہ پھیریں اب جنہوں نے نماز نہیں پڑھی تھی وہ امام
کے ساتھ ایک رکعت پڑھ لیں۔ پھر امام سلام پھیر دے کہ پھر ان
کی دو رکعتیں ہو گئیں اب فریقین سے ہر ایک اپنی اپنی دوسری
رکعت غور پوری کر لیں۔ یعنی امام کے سلام پھیر دینے کے بعد ان
دونوں گروہوں میں سے ہر ایک کی دو رکعتیں پڑ جائیں گی۔ اگر

فِي حَاجَتِهِ حَتَّى نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ حَافِظُونَ
عَلَى الصَّلَاةِ وَالصَّلَاةِ الْوَسْطَى وَتَوَمُّوا بَيْنَ
تَايَتَيْنِ فَأَمَدْنَا بِالسُّكُوتِ

باب قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنْ خِفْتُمْ

فَرَجَالًا أَوْ رُكْبَانًا فَإِذَا أَمِنْتُمْ فَأَذْكُرُوا
اللَّهَ كَمَا عَلَّمَكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ
وَقَالَ ابْنُ جَبْرِ كَرِيسِيَّةٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقَالُ بَسْطَةُ
زِيَادَةٍ وَفَضْلًا أَفَرَعَ أَنْزَلَ وَلَا يُوَدُّهُ لَا
يُثْقِلُهُ أَذَى أَثْقَلَنِي وَأَلَا ذَا الْأَيْدِ النَّقْدَةُ
الْبَيْتَةُ نَعَاسٌ يَنْتَسُهُ يَتَغَيَّرُ فِيهِ هَتَّ ذَهَبَتْ
حُجَّتُهُ خَاوِيَةً لَا أَيْسَ فِيهَا عُدُوٌّ فِيهَا
أَيْبَتُهَا الْبَيْتَةُ نَعَاسٌ تَنْشِئُهَا تُخْرِجُهَا
أَعْصَارُ رِيحٍ عَاصِفٌ تَهْبُتُ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى
السَّمَاءِ كَعَبُودٍ فِيهِ نَارٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عِكْرِمَةُ قَابِلٌ
مَطَرٌ شَدِيدٌ الْهَلْ الْهَلْ الْهَلْ هَذَا مَثَلُ
عَمَلِ الْمُؤْمِنِينَ يَنْتَسُهُ يَتَغَيَّرُ

۱۶۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ
حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمَرَ
كَانَ إِذَا سَبَّلَ عَنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ قَالَ يَتَقَدَّمُ
إِلَى مَامَوْقِفِهِ مِنَ النَّاسِ فَيُصَلِّيُ بِهِمُ الْإِمَامُ
رُكْعَةً وَتَكُونُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ حِينَ يَقْرَأُ وَبَيْنَ
الْعَدَاوَةِ يَصَلُّوْنَ فَإِذَا صَلُّوا الَّذِينَ مَعَهُ رُكْعَةً
اسْتَأْخَرُوا مَكَانَ الَّذِينَ لَمْ يَصَلُّوا وَلَا يَسْتَمِعُونَ

وَيَتَقَدَّمُ الَّذِينَ لَمْ يَصَلُّوا فَيَصَلُّونَ مَعَهُ رُكْعَةً
ثُمَّ يَصْرِفُ الْإِمَامُ وَقَدْ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ فَيَقُومُ
كُلُّ وَاحِدٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ فَيَصَلُّونَ لِأَنْفُسِهِمْ
رُكْعَةً بَعْدَ أَنْ يَصْرِفَ الْإِمَامُ فَيَكُونُ كُلُّ

فَاجِدُ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ قَدْ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ فَإِنْ
كَانَ خَوْفٌ هُوَ أَشَدُّ مِنْ ذَلِكَ صَلُّوا رَجُلًا قِيَامًا
عَلَى أَهْدَى وَفِعْهُمَا وَرُكْبًا نَا مُسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ أَوْ
غَيْرَ مُسْتَقْبِلِيهَا قَالَ مَا لَكَ قَالَ نَا فِعْهُمَا
أَمْرِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ دَكَرَ ذَلِكَ إِلَّا عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ قَوْلِهِ وَالَّذِينَ يَتَّقُونَ

مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَنْوَاجًا

۱۶۵۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسودِ
حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ الْأَسودِ وَبِزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ
حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ عَنْ أَبِي هَكِيمَةَ
قَالَ قَالَ ابْنُ الْمُدَّرِ بْنِ عُمَانَ هَذِهِ الْآيَةُ
الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ وَالَّذِينَ يَتَّقُونَ مِنْكُمْ
يَذَرُونَ أَنْوَاجًا إِلَى قَوْلِهِ غَيْرَ خَلِجٍ قَدْ
نَسَخَهَا الْأَعْلَى فَلَمْ تَكُنْهَا قَالَ قَدْ نَسَخَهَا
يَا ابْنَ أَبِي كَا غَيْرَ شَيْءٍ مِنْهُ مِنْ مَكَانِهِ قَالَ
حَمِيدُ أَدْرَكَ هَذَا.

بَابُ قَوْلِهِ وَادَّ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُنْجِي

رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُنْجِي الْمَوْتَى

۱۶۵۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا ابْنُ
قَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَرَابٍ عَنْ أَبِي
سَلَمَةَ وَبِزِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَحَقُّ
بِالشَّقِ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ
تُنْجِي الْمَوْتَى قَالَ أَوْ لَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلَى
وَلَكِنْ لِيُطْمَئِنَّ قُلُوبِي

خوف بہت ہی شدید ہو تو نماز پیدل ہونے کی حالت میں کھڑے
ہو کر پڑھیں یا سواری پر کھڑے کعبہ کی طرف منہ کر کے پڑھیں یا بعد ہر
منہ کر کے میسر آئے ہر طرح اجازت ہے۔ امام مالک کا بیان ہے
کہ نافع نے فرمایا: میرے خیال میں حضرت عبداللہ بن عمر نے اس
حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت
کیا ہے۔

وَالَّذِينَ يَتَّقُونَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ

أَنْوَاجًا کی تفسیر

ابی ہکیمہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن زہیر
نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ
سورہ البقرہ کی آیت وَالَّذِينَ يَتَّقُونَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ
أَنْوَاجًا (آیت ۲۴۰) اسی سورت کی دوسری آیت
(یعنی آیت ۲۴۲) سے منور ہے تو آپ نے اسے قرآن
کریم میں کیوں لکھا ہے۔ فرمایا: اے بیٹے! اس بات کو
جانے دو۔ میں کسی آیت کو اس کی جگہ سے بدل نہیں سکتا
تعمید ساری کا بیان ہے کہ آپ نے معنی ایسا ہی فرمایا
تھا۔

وَادَّ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُنْجِي

الْمَوْتَى کی تفسیر

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر شک کی گنجائش
ہوتی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسبت شک کرنے کے
ہم زیادہ حقارت تھے جب کہ انہوں نے کہا: اے رب! مجھے دکھا
تو کیونکر مردے جلانے گا۔ فرمایا کیا تجھے یقین نہیں؟ عرض کی
یقین کیوں نہیں مگر یہ چاہتا ہوں کہ میرے دل کو قرار آجائے۔

(آیت ۲۶۰)

بَابُ قَوْلِهِ اَيُّوَدُ اَحَدُكُمْ اِنْ تَكُوْنُ
لَكَ جَنَّةٌ اِلَى قَوْلِهِ يَتَفَكَّرُوْنَ -

۱۶۵۲۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ اَخْبَدَنَا هِشَامُ
عَنْ اَبِي جَرِيْمٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِي مُدِيْكَةَ
يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي عَبَّاسٍ قَالَ وَ سَمِعْتُ اَخَاهُ
اَبَا بَكْرٍ مِنْ اَبِي مُدِيْكَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ
عُمَيْرٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ يَوْمًا لِمُعَاوِيَةَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ سَمِعْتُهُمْ يَقْرَءُوْنَ هَذِهِ الْاَيَّةَ
نَزَلَتْ اَيُّوَدُ اَحَدُكُمْ اِنْ تَكُوْنُ لَكَ جَنَّةٌ قَالُوْا
اللّٰهُ اَعَزُّ فَخُذْ عَمْرٍ فَقَالَ قَرُّوْا اَعْمَدُ اَوْ
لَا تَعْمَدُوْا فَقَالَ اَبْنُ عَبَّاسٍ فِيْ نَفْسِيْ مِنْهَا شَيْءٌ
يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ عُمَرُ يَا اَبْنُ اَخِيْ قُلْ وَلَا
تُحِقِرْ نَفْسَكَ قَالَ اَبْنُ عَبَّاسٍ خَرَبْتُ مَثَلًا
لِعَمَلٍ قَالَ عُمَرُ اَيُّ عَمَلٍ قَالَ اَبْنُ عَبَّاسٍ لِعَمَلٍ
قَالَ عُمَرُ لِرَجُلٍ غَنِيٍّ يَعْمَلُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
تُحَرِّقُ اللّٰهُ لَهُ الشَّيْطَانَ فَعَمِلَ بِالْمَعَادِي
حَتَّى اَغْرَقَ اَعْمَالَهُ -

بَابُ قَوْلِهِ لَا يَسْأَلُوْنَ النَّاسَ
الْحَافَا يُقَالُ اَلْحَفَ عَلَى وَ اَلْحَفَ عَلَى وَ
اَحْفَانِيْ بِالْمُسْلَمَةِ فَيُحَفُّ كَمَا يُجَاهِدُكَ -

۱۶۵۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو مُرِيَّهٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي شُرَيْكُ بْنُ اَبِي نَيْرٍ اَنَّ
عَطَاءَ بْنَ يَسَّارٍ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ اَبِي عُمَرَ
الْاَنْصَارِيْ قَالَا سَمِعْنَا اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسُّ الْمُسْلِمِيْنَ
الَّذِيْ تَبَدَّدَ الثَّمَرَةُ وَ الثَّمَرَتَانِ وَلَا الثَّقَمَةُ
وَلَا الثَّقَمَتَانِ اِلَّا الْمُسْلِمِيْنَ الَّذِيْ يَتَحَقَّقُ
وَاَقْرَبُوْا اِنْ شِئْتُمْ يَعْنِيْ قَوْلُهُ لَا يَسْأَلُوْنَ
النَّاسَ الْحَافَا -

اَيُّوَدُ اَحَدُكُمْ اِنْ تَكُوْنُ لَكَ جَنَّةٌ كِي تفسیر

عبداللہ بن ابی لمیکہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہما سے روایت کی ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے بھائی ابوبکر بن
ابی لمیکہ سے بھی سنا ہے۔ وہ حضرت عبید بن عمیر سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا
بیان ہے کہ ایک روز حضرت عمر نے بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے
دریافت کیا کہ آیت در کیا تم میں ایسے کوئی پسند رکھے گا کہ اس کے پاس ایک
باغ ہو (آیت ۲۶۶) کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ
اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے اس پر حضرت عمر ناراض ہوئے اور فرمایا کہ یوں
کیسے کہ ہم جانتے ہیں یا ہم نہیں جانتے پس حضرت ابن عباس عرض گزار ہوئے کہ
اے امیر المؤمنین! اس کے متعلق میرے دل میں کچھ ہے، حضرت عمر نے فرمایا
کہ اے بھتیجے! بیان کرو اور اپنے آپ کو حقیر مت سمجھو۔ ابن عباس نے کہا
کہ اس میں عمل کی مثال بیان فرمائی گئی ہے حضرت عمر نے کہا کہ کون سے عمل
کی؟ حضرت ابن عباس نے کہا کہ صرف عمل کی حضرت عمر نے کہا کہ یہ مالدار آدمی کی
مثال ہے جو نیک اعمال اور احکام خداوندی کی تعمیل کرتا ہو۔ پھر اس پر شیطان
غالب آجائے، اور وہ برے عمل کرتے لگے، بیان تک کہ اس کے (ساتھ)
نیک اعمال بھی ضائع ہو جائیں۔

لَا يَسْأَلُوْنَ النَّاسَ الْحَافَا كِي تفسیر
کہتے ہیں کہ اَلْحَفَّ عَلَى اَوَّلَائِكَ عَنَّا یعنی وہ سوال کرتے ہوئے
مجھ سے لپٹ گیا، لہذا الحافا لپٹ کر کوشش سے مانگنے کو کہتے ہیں۔

عطاء بن یسار اور عبد الرحمن بن ابی عمرہ انصاری
دونوں کا بیان ہے کہ ہم نے حضرت ابومریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عندہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے کہ مسکین وہ نہیں ہے جو ایک رو کھریں یا ایک رو
لقوں کے لئے رو بدر پھر سے بلکہ مسکین تو وہ غریب
جو سوال نہیں کرتا اور اگر پا ہو تو یہ آیت پڑھ
لو، لوگوں سے سوال نہیں کرتے کہ انہیں
گرو گڑانا پڑے (آیت ۲۶۳)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا احْرُسُوا الصَّلَاةَ وَاللَّيْلَ
حَتَّى تَتَذَكَّرُوا

۱۶۵۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مَسْرُوقٌ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتِ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الْبَيِّنَاتِ قَرَأَ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَرَّمَ الْخَمِيرَ

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَحْرُسُوْا الصَّلٰوةَ وَاللَّیْلَ حَتّٰی تَتَذَكَّرُوْا
مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب سورہ کے بارے میں سورہ البقرہ کی آخری آیتیں نازل ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ لوگوں کے سامنے پڑھ کر سنا میں آیت ۲۸۵ تا ۲۸۸) پھر شراب کی خرید و فروخت بھی حرام فرمادی گئی۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا احْرُسُوا الصَّلَاةَ وَاللَّيْلَ حَتَّى تَتَذَكَّرُوا
مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب سورہ البقرہ کی آخری آیتیں متعلقہ سورہ نازل فرمائی گئیں تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد نبوی میں ان کی تلاوت فرمائی (مسلمانوں کے سامنے) اور اس کے بعد شراب کی تجارت (خرید و فروخت) بھی حرام فرمادی گئی۔

وَأَنْ كَانَ ذُو عَسَاةٍ فَنظِرْهُ إِلَىٰ مَبِئْسَةٍ إِنَّ نَصْدًا قَدْ أَخْبَرَ كُفْرًا
۱۶۵۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَانَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الصَّحْحِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتِ الْآيَاتُ الْآخِرَةُ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَحَرَّمَ الْخَمِيرَ

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَحْرُسُوْا الصَّلٰوةَ وَاللَّیْلَ حَتّٰی تَتَذَكَّرُوْا
مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب سورہ البقرہ کی آخری آیتیں متعلقہ سورہ نازل فرمادی گئیں تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد نبوی میں ان کی تلاوت فرمائی اور

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا احْرُسُوا الصَّلَاةَ وَاللَّيْلَ حَتَّى تَتَذَكَّرُوا

۱۶۵۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَانَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الصَّحْحِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتِ الْآيَاتُ الْآخِرَةُ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَحَرَّمَ الْخَمِيرَ

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَحْرُسُوْا الصَّلٰوةَ وَاللَّیْلَ حَتّٰی تَتَذَكَّرُوْا
مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب سورہ البقرہ کی آخری آیتیں متعلقہ سورہ نازل فرمائی گئیں تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد نبوی میں ان کی تلاوت فرمائی (مسلمانوں کے سامنے) اور اس کے بعد شراب کی تجارت (خرید و فروخت) بھی حرام فرمادی گئی۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا احْرُسُوا الصَّلَاةَ وَاللَّيْلَ حَتَّى تَتَذَكَّرُوا
مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب سورہ البقرہ کی آخری آیتیں متعلقہ سورہ نازل فرمائی گئیں تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد نبوی میں ان کی تلاوت فرمائی اور

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا احْرُسُوا الصَّلَاةَ وَاللَّيْلَ حَتَّى تَتَذَكَّرُوا

۱۶۵۶۔ وَقَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سَفِيَّانَ عَنْ مَتَّوْرٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الصَّحْحِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتِ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَحْرُسُوْا الصَّلٰوةَ وَاللَّیْلَ حَتّٰی تَتَذَكَّرُوْا
مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب سورہ البقرہ کی آخری آیتیں متعلقہ سورہ نازل فرمائی گئیں تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد نبوی میں ان کی تلاوت فرمائی اور

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ هُنَّ عَلَيْكَ حَذْمًا لِلتَّجَارَةِ
فِي التَّحْمِيدِ

بِأَدْلَالِ قَوْلِهِ وَأَنْتُمْ أَيُّهَا تَرْجِعُونَ
فِيهِ إِلَى اللَّهِ

۱۶۵۸- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عَقَبَةَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ أَخَذَ آيَةَ نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ آيَةَ الزُّبُرِ

بِأَدْلَالِ قَوْلِهِ وَإِنْ تَبَدُّوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ
أَوْ تَخَفُوا يَحَاسِبُكُمْ بِهِ اللَّهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ
يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيرٌ

۱۶۵۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ حَدَّثَنَا
وَسَكِينٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ
مَرْوَانَ الْأَصْفَرِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو أَنَّهُ قَدْ
نَسِخَتْ وَإِنْ تَبَدُّوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ
تَخَفُوا الْآيَةَ

بِأَدْلَالِ قَوْلِهِ آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ
إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ
عَنْهُمَا أَوْ يُقَالُ غَفَرَا ذَكَرَ مَغْفِرَتَكَ فَغَفَرَ
لَنَا

۱۶۶۰- حَدَّثَنَا شَيْخُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا دُورَةُ أَخْبَرَنَا
شُعْبَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِيِّ
عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَمْرٍو أَنَّ تَبَدُّوا
مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تَخَفُوا فَتَالَ نَسِخَتْهَا الْآيَةُ
الَّتِي بَعْدَهَا

اس کے بعد شراب کی تجارت (خرید و فروخت) حرام فرمادی

گئی۔
وَأَنْتُمْ أَيُّهَا تَرْجِعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ
کی تفسیر

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے
ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے آخر میں جو آیت
نازل ہوئی وہ سورہ سے متعلقہ آیت ہے۔ سورہ البقرہ،
آیت (۲۸۱)

وَإِنْ تَبَدُّوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ

اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ، اللہ تم سے
اس کا حساب لے گا تو جسے چاہے گا بخشے گا اور جسے چاہے گا
سزا دے گا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے (آیت ۲۸۲)۔

مروان الصفر کا بیان ہے کہ صحابہ کرام میں سے غالباً
حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ آیت
”اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ“
(آیت ۲۸۳) یہ دوسری آیت لایکلف اللہ نفساً الا
وسعها ہے) منور سترما دی گئی ہے۔

آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ

کی تفسیر

ابن عباس کا قول ہے کہ انصاف سے عہد و وعدہ مرا ہے کہتے
ہیں کہ غُفَرَا أَنْتَ مَغْفِرًا ذَكَرَ - یعنی ہمیں بخش دے۔

مروان الصفر کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک آدمی - انہوں نے
کہا کہ میرے خیال میں وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ آیت :- اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے
جی میں ہے یا چھپاؤ :- یہ اپنی بعد والی آیت سے منور
ہے یعنی

(لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا)۔

سُورَةُ آلِ عِمْرَانَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تَقَاةً وَتَقِيَّةً وَآيَةً مُّذَرَّةً
 شَفَا حُفْرَةٍ مِّثْلَ شَفَا السَّيِّئَةِ وَهِيَ حَرْفُهَا
 يَبْقَى تَتَّخِذُ مَعَكُمْ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ كَانُوا يُسَمُّونَ
 بِالْأَحْزَابِ أَوْ يَتَّبِعُونَ وَيُؤْتُونَكَ الْبَيِّنَاتِ وَالْأَوَّلِ
 فَتَلَا عَزَاءً وَآيَةً مِّنَ الْكِتَابِ
 سَاحِقًا مُّذَرَّةً وَآيَةً مِّنَ الْكِتَابِ
 مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ كَقَوْلِكَ إِنَّا نُنَزِّلُ الْغَيْثَ لَنُخْرِجَ
 قَالِ ابْنُ جَبْرِ وَحُصُونًا كَالْيَاثِ الْيَسَاءِ
 وَقَالَ عِكْرِمَةُ مِّنْ قَوْلِهِمْ مِّنْ غَضَبِهِمْ
 يَوْمَ بَدْرٍ وَقَالَ مُجَاهِدٌ يُخْرِجُ الْحَيَّ
 النُّطْفَةَ تَخْرِجُ مَيْتَةً وَيُخْرِجُ مِنْهَا الْحَيَّ
 الْإِبْرَاهِيمُ قَالَ الْفَجْرِ وَالْحَيَّ مَيْلُ الشَّمْسِ
 أَرَاهُ إِلَى أَنْ تَغْرُبَ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ

مُجَاهِدٌ الْحَالِ وَالْحَدَامُ وَآخِرُ مَشَاهِدَاتٍ
 يَصْدَقُ بَعْضُهُ بَعْضًا كَقَوْلِهِ تَعَالَى وَمَا
 يُضِلُّ بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِينَ وَكَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ
 وَيَجْعَلُ الْيَحْيَى عَلَى الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ وَ
 كَقَوْلِهِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَسَاءَ مَا يَحْكُمُونَ
 زَكِيَّةً شَكَّ - إِنِّي خَافُ الْفِتْنَةَ الْمُسْتَعْبِيَّاتِ وَ
 الرَّاسِخُونَ يَكُونُونَ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ -

۱۶۶۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا
 يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الشَّافِعِيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي مَيْكَةَ
 عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَلَا رَسُولُ

سُورَةُ آلِ عِمْرَانَ

اللہ کے نام سے شروع ہو کر ایمان نہایت کم کرنے والا ہے۔

تَقَاةً وَتَقِيَّةً دونوں کا معنی ڈرنا اور بچنا ہے۔ حَرْفُ طَبَرُک
 شَفَا حُفْرَةٍ گڑھے یا کنوئیں کی منڈیر۔ یَبْقَى لوگوں کو
 جہاد پر ابھارنا۔ اَلْمُؤْمِنُونَ اُسے کہتے ہیں جس پر کوئی نشانی
 لگی ہوئی ہو جیسے صوف وغیرہ۔ یَبْقَى رِیاض کی جمع ہے غنیمت
 بطرسے اکھاڑ پھینک، تَلَا کرنا۔ اِس کا واسطہ نماز ہے سَنَكْتُبُ
 ہمیں یاد رہے گا۔ نَزَّلَا ثَوَاب، بدلہ، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ
 اس کا معنی اللہ کی طرف سے آمارا ہوا ہو جیسے کہتے ہیں اَنْزَلْنَاهُ
 میں نے اس کو آمارا۔ مجاہد کا قول ہے کہ الْغَيْثُ اَلْمُسْتَعْبِيَّاتُ
 نشان زدہ گھوڑے، موٹے گھوڑے، ابن جبر کا
 قول ہے کہ حُصُونًا عورتوں سے پرہیز کرنے والا۔
 عِکْرِمَةُ کا قول ہے کہ مِّنْ قَوْلِهِمْ بَدْر کے روزان کے غصے
 سے۔ مجاہد کا قول ہے کہ یُخْرِجُ الْحَيَّ یعنی بے جان
 لطف سے جاندار پیدا کرنا۔ الْإِبْرَاهِيمُ جمع سورہ
 الْعِشَى دن ڈھلنے سے غروب آفتاب تک۔

مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ كِتَابِ

مجاہد کا قول ہے کہ محال و حرام کی آیتیں محکمات ہیں اور
 دوسری مشابہات، جو ایک دوسری کی تصدیق کرتی ہیں۔
 جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اَللّٰہُ اَنْہٰی کُراہ ہوئے اس کے
 ساتھ مگر بے کم (۲) اور پھیری مسلط کر دیتا ہے ان پر جو بے عقل
 ہیں وہ جبرگ ہدایت یافتہ ہیں ان کی ہدایت میں اضافہ کر دیا گیا
 زُیغ سے مراد شک ہے اِتِّفَاقُ الْيَقِينِ مشابہات کے پیچھے
 پڑنا، انکی پیروی کرنا اَلْاِخْوَانُ کے علم والے اور وہی کہتے ہیں کہ میں اس میں

قاسم بن محمد بن ابوبکر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
 اس آیت کی تلاوت فرمائی، وہی ہے جس نے تم پر یہ کتاب

١٤٢٢- حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْرُوفُ بْنُ الزُّهَيْرِ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُرْكُودٍ يُولَدُ
إِلَّا وَالشَّيْطَانُ يَمَسُّ رِجْلَيْهِ يُولَدُ فَيَسْتَرْهَلُ صَارِخًا
مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ آيَةً إِلَّا مَرِيحًا وَابْنَهَا ثُمَّ
يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاقْرَأُوا إِنَّ شَيْئًا وَارِثِي
أَعْيَدَ هَاطِكٌ وَذَرَّ يَتَمَّ مِنْ الشَّيْطَانِ
الزَّجَّاجِ

بِأَيِّ قَوْلٍ لِّأَنَّ الَّذِينَ يُشْكِرُونَ
بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيَّمَا أَنَّهُمْ تَمَاقِيلًا أَفْلَيْتَ لَا
خَلْقَ لَهُمْ لَا خَيْرَ إِلَيْهِمْ مَوْلَاهُمْ مَوْجِعَ مِّنَ
الْأَلَمِ وَهُوَ فِي مَوْجِعٍ مَّفْعِيلٍ -

١٢٧٣ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا
أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعَشِيِّ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِبَيْنِ صَبْرٍ يَبْقُطُطُهَا
مَا لَمْ أَمْرِي بِمُسْلِمٍ لِقَى اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ
غَضَبَانِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَ ذَلِكَ إِنَّ الَّذِينَ

وَأَنذِرْهُمْ كَذِبَ الْوَعْدِ الَّذِي فِيهِ يُبَدِّلُونَ
وَأَنذِرْهُمْ كَذِبَ الْوَعْدِ الَّذِي فِيهِ يُبَدِّلُونَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
بنی کریم سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی پیدا ہونے
والا بچہ ایسا نہیں مگر اس کی پیدائش کے وقت شیطان
اسے چھوتا ہے۔ پس وہ شیطان ہی کے چھونے کے باعث
پھینچا چلتا ہے، ماسوائے حضرت مریم اور ان کے صاحبزادے
حضرت عیسیٰ کے۔ اس کے بعد حضرت ابوہریرہ
فرماتے ہیں کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو۔ اور میں
اسے اور اس کی اولاد کو تیری پناہ میں رہتی ہوں رائد
ہوئے شیطان سے (آیت ۳۶)

إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ كَيْفَ يُفْصَلُ

وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل و نامیلتے ہیں آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں (آیت ۷۷) لَآخِلَاقَ لَہُمْ اُنْکے لئے جہنمی نہیں اِیْمُ اس کا ہم معنی مکرہم ہے یعنی دھوکہ دہندہ بھڑ اور پیر فریاد کی جگہ ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو چھٹی قسم کھائے تاکہ اس کے ذریعے کسی مسلمان کا مال مضمر کر جائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ایسے حال میں عافیات کرے گا کہ اسے اپنے اور پیارا من پائے گا پس اللہ تعالیٰ نے اسی بارے میں یہ آیت نازل فرمائی ہے جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے زلیں رام لیتے ہیں ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں (آیت ۷۷)

يَشْكُرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيَّمَا يَوْمٍ ثَمَنًا قَلِيلًا
أُولَٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَىٰ آخِرِ
الْآيَةِ قَالَ فَمَا خَلَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ وَقَالَ
مَا مَعَهُ شَكْرًا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قُلْنَا كَذَّابٌ كَذَّابٌ
قَالَ فِي أَنْزَلْتُ كَأَنْتَ فِي بَعْضِ أَرْضِ ابْنِ
عَبْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَيِّنَتُكَ أَوْ بَيِّنَتُهُ فَقُلْتُ إِذَا جِئْتُكَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ مَبْرُورَةٍ يَنْقُطِعَ بِهَا مَالٌ
أَمْوَالِيٍّ مُسْلِمٍ وَهُوَ فِيهَا فَا جَدُّ قَتْلَى
اللَّهُ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانٌ -

۱۶۶۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُذَّافٍ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ سَمِعَ
هَاشِمًا أَخْبَرَنَا أَنَّهُ مَرَّ بِمَنْ حَوْشَبِ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
أَبِي أَوْفَى أَنَّ رَجُلًا قَامَ سِلْعَةً فِي السُّوقِ
فَحَلَفَ فِيهَا فَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا مَا لَمْ يُعْطِ
يُؤْتِعَ فِيهَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَانْزَلْتُ إِنَّ
الَّذِينَ يَشْكُرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيَّمَا يَوْمٍ ثَمَنًا
قَلِيلًا إِلَىٰ آخِرِ الْآيَةِ -

۱۶۶۵۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ نَصْرِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَاوِدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ
أَبِي مَرْثَدَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا تَخْدُمَانِ ابْنَ
فِي بَيْتِ أَوْفَى الْحَجَرِ فَخَرَجَتْ إِحْدَاهُمَا
قَدْ انْقَدَرَتْ بِالشَّيْءِ فِي كِفِّهَا فَادَّعَتْ عَلَى الْآخَرَى
فَدَفِعَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَوَيْتُ
النَّاسَ بِدَعْوَاهُمْ لَذَّاهِبٍ وَمَا قَدِيمٍ وَأَمَّا الْهَمُّ
فَدَعْوَاهُ بِاللَّهِ وَاقْرَأْ عَلَيْهَا إِنَّ الْكَذِبَ
يَشْكُرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ فَذَكَرُوا هَذَا عَرَفْتُ

ابن ابی اعلیٰ کا بیان ہے کہ حضرت اشعث بن قیس تشریف لائے اور فرماتے
تھے کہ ابو عبد الرحمن نے تم سے کیا حدیث بیان کی ہے؟ ہم نے کہہ دیا
کہ کچھ بیان فرمایا ہے۔ فرمایا یہ آیت تو میرے متعلق نازل ہوئی ہے
کیونکہ میرا کتوس میرے چچا زاد بھائی کی زمین میں تھا (اس پر ہنرنا ہو گیا)
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (مجھ سے) فرمایا کہ گواہ سے آؤ یا اسکی
قسم ہوگی۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! وہ تو قسم کھائے گا یا اس
پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سنرایا۔ جو کسی
مسلمان کا مال حاصل کرنے کی غرض سے قسم کھائے اور اس
میں وہ جھوٹا ہو تو اللہ تعالیٰ سے ایسے حال میں
علامتات کرے گا۔ کہ وہ اس پر ناراض ہو
سکا۔

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
کہ ایک آدمی کوئی چیز بیچنے کی غرض سے بازار میں لے کر آیا اور قسم کھاکر
کہنے لگا کہ اس کے اتنے دام تو ملتے ہیں، حالانکہ وہ قیمت کسی نے نہیں
لگائی تھی یہ صرف اس لئے کہا تھا کہ مسلمانوں میں سے کوئی تو بیسنے لگا۔
اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے
زلیں دام لیتے ہیں آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں اور اللہ ان سے بات
کرے نہ ان کی طرف نظر فرمائے، قیامت کے دن اُھدہ انہیں پاک کرے
اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

ابن جریر نے ابن ابی لیلیہ سے روایت کی ہے کہ وہ عرویل
کسی گھریا حجرے میں بیٹھ کر نمونے سے رہی تھیں ان میں سے ایک
باہر نکلی اور اس نے دھڑکی کیا کہ دوسری عورت نے اس کی ہتھیلی میں
آکر چھو دی ہے۔ یہ معاملہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
تک پہنچا۔ حضرت ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر عورت کے مطابق دلا یا جائے تو کہنے ہی لوگوں
کی جانیں اسال جاتے رہیں لہذا یہ کرو کہ اسے (دعا علیہا) کہ خدا کے خوف سے
ٹوڑاؤ اور اس کے سامنے یہ آیت پڑھو۔ وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی
قسموں کے بدلے زلیں دام لیتے ہیں۔ پہنچا جب اسے خوف خدا یاد
دلایا تو اس نے اپنے جرم کا اعتراف کر لیا۔ حضرت ابن عباس سے

روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: **يَا أَيُّهَا أَهْلُ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ كَلِمَةٍ**

تم فرماؤ، اے کتاب پڑھنے والے! ایک کلمہ ایک کلمہ میں تم میں کیا ہے یہ کہ عبادت کریں مگر خدا کی اور اس کی شریک کسی کو نہ کریں۔ (آیت ۱۳۰ سورت اعراس) ایک جہی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابراہیم

نے اپنی زبان بتایا کہ ان روز جبکہ ہمارے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کے درمیان بعضی توہین تک شام گیا اور اسی دوران میں نبی کریم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کا نام مبارک ہرقل کے پاس پہنچا تھا۔ راوی کا بیان ہے

کہ وہ حضرت وحیہ گھنی نے حاکم بصرہ تک پہنچا یا اور حاکم بصرہ نے ہرقل

تک۔ راوی کا بیان ہے کہ ہرقل نے کہا: کیا جس شخص نے نبوت کا

دعویٰ کیا ہے اس کی قوم کا یہاں کوئی آدمی ہے؟ لوگوں نے جواب دیا:

ہاں۔ ابروسیان کا بیان ہے کہ مجھے چند قرشی افراد کے ساتھ ملا گیا اور ہم

ہرقل کی خدمت میں پیش ہوئے اس نے ہمیں اپنے سامنے بٹھایا اور پوچھا

کہ نبوت کا دعویٰ کرنے والے کاتم میں کیا سب سے قریبی کون ہے؟

پس ابروسیان نے کہا کہ میں ہوں تو اس نے مجھے اپنے بالکل سامنے بٹھا

لیا اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھایا۔ پھر اس نے اپنے ترجمان

کو بلا کر کہا کہ ان لوگوں سے کہہ دو کہ میں اس مذہب نبوت کے بارے میں

اس حضرت ابروسیان سے کہ پوچھنا چاہتا ہوں، اگر یہ نطق بیانی کرے

تو تم اس کی تردید کر دینا۔ حضرت ابروسیان کا بیان ہے کہ خدا کی قسم،

اگر مجھے اپنے اوپر جھوٹ کا وجہ لگنے کا ڈر نہ ہوتا تو میں ضرور جھوٹ

بولتا۔ پھر اس نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اس سے اس نبی کا ص

پوچھئے۔ ابروسیان نے کہا کہ وہ ہم میں عالی نسب ہے پوچھا، کیا اس

کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ ہوا ہے؟ ابروسیان نے نفی میں جواب

دیا۔ پھر پوچھا کہ اس دعویٰ سے پہلے کیا آپ لوگوں نے اسے جھوٹ

بولتے دیکھا ہے؟ میں نے جواب دیا: نہیں پوچھا کہ اس کی پیروی

کرنے والے قوم کے امیر افراد ہیں یا غریب؟ ابروسیان نے جواب

دیا کہ وہ غریب آدمی ہیں اس نے پوچھا، وہ بڑھ رہے ہیں یا گھٹتے

ہیں؟ میں نے جواب دیا، بلکہ وہ بڑھ رہے ہیں پوچھا کہ اس کے دین

فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الْيَمِينُ عَلَى الْمَدَى عَلَيْهِ.

يَا أَيُّهَا أَهْلُ الْكِتَابِ تَعَالَوْا

إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا

نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ سَوَاءٌ قَصْدًا.

۱۶۶۶۔ حَدَّثَنَا إِسْرَاهِيلُ بْنُ مُوسَى عَنْ

هَيْشَامٍ عَنْ مَسْرُوقٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَفْيَانَ مِّنْ يَهُودِيٍّ قَالَ

أُطْلِقْتُ فِي الْمَدِينَةِ النَّبِيَّ كَأَنَّهُ بَيْنِي وَبَيْنَ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا

وَالشَّامِرُ إِذْ جِيءَ بِكِتَابٍ مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هَرَقْلَ قَالَ وَكَانَ دِجَّةٌ

الْكَلْبِيَّةُ جَاءَتْ بِهِ فَدَفَعَهُ إِلَى عَظِيمٍ بَطْنِي

فَدَفَعَهُ عَظِيمٌ بَطْنِي إِلَى هَرَقْلَ قَالَ فَقَالَ

هَرَقْلُ هَلْ هَؤُلَاءِ أَحَدٌ مِّنْ قَوْمِ هَذَا الرَّجُلِ

الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَقَالُوا نَعَمْ قَالَ

فَدُعِيبُ فِي نَفَرٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَكَانَ خَلْفًا عَلَى

هَرَقْلَ فَأَجْلَسَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ أَيُّكُمْ

أَقْرَبُ نَسَبًا مِّنْ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ

أَنَّهُ نَبِيٌّ فَقَالَ أَبُو سَفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا

فَأَجْلَسُونِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَاجْتَسَوْا صَعَابِي

خَلْفِي ثُمَّ دَعَا بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقَالَ قُلْ لَّهْمُ إِنِّي

سَأُثَلِّكُمْ هَذَا عَنِ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ

أَنَّهُ نَبِيٌّ فَإِنْ كَذَبَنِي فَكُذِّبُوهُ قَالَ أَبُو

سَفْيَانَ وَابْتَغِ اللَّهُ لَكُمْ لَأَنْ تُؤْثِرُوا عَلَى

الْكُذِبِ لَكُذِّبْتُ ثُمَّ قَالَ لِيُدْجَمَ بِهِ سَلَةُ

كَيْفَ حَسِبُهُ فَيَكُونُ قَالَ قُلْتُ هُوَ فَيْتَا ذُو حَسَبٍ
 قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَدِينٌ قُلْتُ قُلْتُ لَا
 قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّبِعُونَهُ بِالنَّكَدِ قُلْتُ لَا
 يَقُولُ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ أَيْتَبِعُكَ أَشْرَافُ
 النَّاسِ أَمْ ضَعْفَاءُ وَهُوَ قَالَ قُلْتُ بَلْ ضَعْفَاءُ وَهُوَ
 قَالَ يَزِيدُ دُونَ ذَلِكَ أَوْ يَنْقُصُونَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ
 يَزِيدُ دُونَ ذَلِكَ هَلْ يَدْعُو أَحَدًا مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ
 بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخَطُهُ لَمْ قَالَ قُلْتُ
 لَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتَهُمْ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ
 فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُهُمْ إِيَّاكَ قَالَ قُلْتُ تَكُونُ
 الْحَدَبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَجَالًا يُحْبِبُ وَمَنَادُ
 نُصِيبُ مِنْهُ قَالَ قُلْتُ فَيُخَذُّ رِقَابَكَ قُلْتُ لَا
 وَنَحْنُ مِنْهُ فِي هَذِهِ الْمَدِينَةِ لَا نَدْرِي قَاهُ
 هَانِعٌ فِيهَا تَأَلَّى اللَّهُ مَا أَمَكْنِي مِنْ
 كَلِمَةٍ أُدْخِلَ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ هَذِهِ قَالَ
 قُلْتُ تَأَلَّى هَذَا الْقَوْلَ أَحَدًا قَبْلَهُ قُلْتُ لَا
 ثُمَّ قَالَ يَتْرُكُ جَمَانَهُ قُلْتُ لَمْ أَفِي سَأَلْتُكَ عَنْ
 حَسِبُهُ فَيَكُونُ فَرَعَمْتُ أَنَّهُ فَيَكُونُ ذُو حَسَبٍ
 وَكَذَلِكَ الرَّسُولُ تَبَعْتُ فِي أَحَابِ قَوْمِهِمَا
 سَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ فِي آبَائِهِ مَدِينٌ قُلْتُ
 أَنْ لَا قُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَدِينٌ قُلْتُ
 رَجُلٌ يَطْلُبُ مَدِينٌ آبَائِهِ وَسَأَلْتُكَ عَنْ
 اتِّبَاعِهِ أَمْ ضَعْفَاءُ وَهُوَ أَشْرَافُهُمْ قُلْتُ بَلْ
 ضَعْفَاءُ وَهُوَ أَشْرَافُهُ الرَّسُولُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ
 كُنْتُمْ تَتَّبِعُونَهُ بِالنَّكَدِ قُلْتُ لَا يَقُولُ مَا
 قَالَ فَرَعَمْتُ أَنْ لَا قُلْتُ قُلْتُ آبَاءُكُمْ لَمْ يَكُنْ
 لِيَسَاءَ الْكَذِبُ عَلَى النَّاسِ تَحْرِيدُ هَبْ فَيَكُونُ
 عَلَى اللَّهِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَدْعُو أَحَدًا مِنْهُمْ عَنْ
 دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخَطُهُ لَمْ فَرَعَمْتُ

میں داخل ہونے کے بعد کوئی شخص اس کو دین سے پھر بھی ہے؟ میں نے
 جواب دیا نہیں۔ اس نے کہا، کیا تمہاری اس سے کبھی جنگ ہوئی ہے؟
 میں نے جواب دیا، ہاں۔ پوچھا کہ اس کے ساتھ جنگ کرنے کا نتیجہ کیا نکلا؟
 میں نے جواب دیا کہ لڑائی ہمارے درمیان دونوں کی طرح رہی ہے کبھی
 ان کا ہتھ مبارکی اور کبھی ہمارا۔ پھر پوچھا، کیا اس نے کبھی دینہ خلائی کی
 ہے؟ میں نے جواب دیا، نہیں۔ بلکہ ان دنوں تو ہماری اور ان کی صلح
 ہے، ہمیں نہیں معلوم کہ وہ اس دفعہ کیا کریں۔ ابوسفیان کا بیان ہے
 کہ خدا کی قسم یہی خواب حقیقت ایک کلمہ تھا جو میں اپنے بیانات میں
 شامل کر سکا۔ اس نے پوچھا، کیا اس کے آباء اجداد میں سے کسی نے
 پہلے بھی ایسا دعویٰ کیا ہے؟ میں نے جواب دیا، نہیں۔ پھر اس نے
 اپنے نریمان سے کہا کہ اسے بتا دو کہ میں نے تم سے اس کا نسب
 دریافت کیا تو تم نے بتایا کہ وہ عالی نسب ہے اور یہ حقیقت ہے
 کہ سارے رسول اپنی قوم میں صاحبِ نسب ہوتے ہیں پھر میں
 نے تم سے پوچھا کہ کیا اس کے آباء اجداد میں کوئی بادشاہ ہوا ہے تو تم
 نے نفی میں جواب دیا۔ پس میں نے اپنے جی میں کہا کہ اگر اس کے اجداد
 میں کوئی بادشاہ ہوا ہوتا تو میں سمجھا کہ ایسا دعویٰ کر کے یہ اپنے بڑوں
 کا تک حاصل کرنا چاہتا ہے پھر میں نے تم سے پوچھا کہ اس کے پردکار
 قوم کے غریب افراد ہیں یا امیر۔ تو تم نے غریب بتائے جبکہ غریب
 لوگ ہی رسولوں کی پیروی کیا کرتے ہیں پھر میں نے تم سے پوچھا کہ
 کیا یہ دعویٰ کرنے سے پہلے تم نے کبھی اسے جھوٹ بولنے دیکھا ہے
 تو تم نے جواب دیا کہ نہیں دیکھا۔ تو میں نے جان لیا کہ یہ نہیں ہو سکتا کہ
 وہ لوگوں کے متعلق تو جھوٹ نہ بولے اور خدا کے بارے میں جھوٹ
 بولنے لگے۔ پھر میں نے تم سے پوچھا کہ اس کے دین میں داخل ہونے کے
 بعد کوئی پھر بھی ہے اس کی سختی کے باعث یا کسی اور وجہ سے تو تم نے
 نفی میں جواب دیا۔ واقعی جب ایمان دل میں سما جاتا ہے تو نکلتا نہیں۔
 پھر میں نے تم سے پوچھا کہ اس کے ساتھ کبھی جھگڑے ہیں یا لگتے ہیں تو
 تم نے بتایا کہ وہ بڑھ رہے ہیں۔ ایمان کی خاصیت بھی یہی ہے کہ وہ
 کولی ہو کر رہتا ہے۔ پھر میں نے تم سے اس کے ساتھ لڑنے کے بارے
 میں پوچھا تو تم نے بتایا کہ اس کے ساتھ تم لڑتے رہے ہو اور تمہارے

أَنْ لَا وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ إِذَا خَاطَبَ بَشَرًا
الْقُلُوبِ وَمَا لَكَ هَلْ يَزِيدُكَ أَنْ يَنْقُصُونَ
فَدَعَمْتَ أَنْ تَهْجُرَ بَشَرًا وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ حَتَّى
يَتِمَّ وَمَا لَكَ هَلْ قَاتَلْتَهُ فَدَعَمْتَ أَنْ تَهْجُرَ قَاتِلَهُ
فَتَكُونَ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سِجَالًا بَيْنًا مِنْكُمْ
وَمَا لَوْ مِنْهُ وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تَبْكِي سَحَر
تَكُونُ كَهْرًا عَاقِبَةً وَمَا لَكَ هَلْ يَغْدِرُ فَدَعَمْتَ
أَنْتَ لَا يَغْدِرُ وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ
وَمَا لَكَ هَلْ تَأَلَّاهُ هَذَا الْقَوْلُ قَبْلَكَ
فَدَعَمْتَ أَنْ كَلَّ فَقَدِمْتَ لَوْ كَانَ تَأَلَّاهُ هَذَا
الْقَوْلُ أَحَدًا قَبْلَكَ قُلْتُ سَأَجْلِسُ أَتَحَرَّرُ بِقَوْلِي
قَبْلَ قَبْلِكَ تَأَلَّاهُ تَحَرَّرْتَ بِحَرْفٍ مَرَكُورٍ تَأَلَّاهُ
يَا مَرْيَمُ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصَّلَاةِ وَالْإِحْقَافِ تَأَلَّاهُ
إِنْ يَكُ مَا تَقُولُ فِيهِ حَقًّا فَارَكَّهُ سَبِيًّا وَقَدْ كُنْتُ
أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ وَلَكِنَّكَ أَهْلُهُ مِنْكُمْ وَتَوَافَا
أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلَصُ إِلَيْهِ لَأَجِبْتُ لِقَائَهُ وَلَكِنْ كُنْتُ
عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ وَلَيْسَ لَعَنَ مَدْعَاةً
مَا تَحْتِ قَدَمِي قَالَ فَتَرَدَّ عَايِكَ كِتَابُ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَّاعَهُ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ
اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ إِلَى
هَرَقَلٍ عَظِيمِ الدُّمُوسَلَامِ عَلَى مَنْ أَتَى
الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدَعَايَةِ الْإِسْلَامِ
أَسْلَمْتُ سَلَامًا وَأَسْلَمْتُ بِكَ اللَّهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ
فَإِنْ قَوْلِيَتْ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِشْرَافًا كَارِيسِيَيْنِ
وَيَا هَلْ أَلَكِتَابِ تَعَالَى إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ
بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَنْ لَا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ الْخَالِدَ
قَوْلِهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَا قَدَرُ مِنْ
قِرَاءَةِ الْكِتَابِ أَرْفَعَتْ الْأَصْوَاتُ عُنْدَكَ وَ
كَثُرَ اللَّغَطُ وَأَمْرِي مَا فَاحِرٌ حَبِثَ تَأَلَّاهُ فَقُلْتُ

اور اس کے درمیان طرانی ٹول کی طرح رہی ہے کبھی تم غالب رہے
اور کبھی وہ اور رسول کی اسی طرح آزمائش ہوتی رہی ہے لیکن آخر کار رسول
ہی غالب آتے ہیں پھر میں نے تم سے پوچھا کہ کیا اس نے کبھی وعدہ خلافی
کی ہے تو تم نے بتایا کہ وہ وعدہ خلافی نہیں کرتے۔ یہ حقیقت ہے کہ وہ
کرنار رسول کی شان کے معانی ہے پھر میں نے تم سے پوچھا کہ جو دعویٰ
اس نے کیا ہے کیا اس کے آباء اجداد میں سے کسی نے کیا تھا تم نے نفی
میں جواب دیا پس میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر اس کے بڑوں میں سے
کسی نے ایسا دعویٰ کیا جو تروہ ایسا دعویٰ کر کے اپنے بڑے کی پیروی کو
ہرگا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر اس نے پوچھا کہ وہ تمہیں کن باتوں کا حکم
دیتا ہے۔ ابو سفیان نے جواب دیا کہ وہ ہمیں نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے
مسکرمی کرنے اور پاک دامن رہنے کا حکم دیتا ہے سہل نے کہا کہ جو کچھ تم
نے بتایا ہے اگر وہ صداقت پر مبنی ہے تو اس کی خبرت شک و شبہ سے بالاتر
ہے میں یہ اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ (نبی آخر الزمان) ظاہر ہونے والا ہے
لیکن یہ بات میرے دم و گمان میں بھی نہ تھی کہ وہ تم لوگوں میں پیدا ہوں
گے اگر مجھے یہ معلوم ہوتا تو ان کی خدمت میں ضرور حاضر ہوتا کیونکہ میں ان کی
زیارت کا شائق ہوں بکاش میں ان کے پاس ہوتا تو ان کے مبارک
قدموں کو دھو کر غسالہ پاتا۔ جہاں اب میرے قدم ہیں ان کا ملک
یہاں تک ضرور پہنچے گا۔ پھر اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا
مگر امی نامہ منگوا یا اور اسے خود پڑھا۔ اس میں یہ تحریر تھا۔ اللہ کے نام سے
شروع جو بڑا امر بان نہایت رحم کرنے والا ہے یہ اللہ کے رسول کی طرف
سے ہر قل شاہ روم کے نام ہے سلام اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے
اس کے بعد میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ اگر تم نے اسلام قبول
کر لیا تو سلام حق میں رہو گے تمہارے مسلمان ہوجانے سے اللہ تعالیٰ
تمہارے اجر کو گنا کر دے گا اور اگر تم نے اسلام قبول نہ کیا تو تمہاری
رہنمائی کا گناہ بھی تمہارے اوپر ہوگا۔ اسے اہل کتاب ایک کلمے کی
طرف آجائو جو تمہارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے کہ ہم اللہ کے سوا
کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہرائیں اور ہم میں
کوئی ایک دوسرے کو رب نہ مانے اللہ کے سوا۔ پھر اگر وہ نہ مانیں
تو کہہ دو تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں (آیت ۲۴) جب ہر قل اس

لَا يَصْحَابِي حِينَ خَرَجْنَا لَقَدْ أَمَرَ مَرْبِّي أَنِّي كَيْسَمَا
 أَنَّهُ لَتَخَافَهُ مَلَائِكُ بَنِي الْأَصْنَدِ فَمَا بَنِي لَتَكُ مَوْقِفًا
 يَا مَرْسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَيَنْظُرُونَ
 حَتَّى أَدْخَلَ اللَّهُ عَلَى الْإِسْلَامِ قَالَ الرَّهْمِيُّ قَدْ عَا
 هَرَقْتُ عَظَمَاءَ الرُّومِ فَجَمَعَهُمْ فِي دَارِ لَنَا فَقَالَ يَا
 مَعْشَرَ الرُّومِ هَلْ تَكْفُرُ فِي الْفَلَاحِ وَالْتَرَشُّدِ أَخَذَ
 الْأَبْدَانُ وَانْ يَحْبَبُ تَكْفُرُ فَتَكْفُرُ قَالَ فَمَا ضَرُّ حَيْضَتِكَ
 حَمْرًا تَوَحَّشَ إِلَى الْأَبْوَابِ فَوَجَدَهَا قَدْ غَلِقَتْ
 فَقَالَ عَلَى يَهْرٍ قَدْ عَابَهُمْ فَقَالَ إِنِّي إِنَّمَا اخْتَبَرْتُ
 شَيْئًا تَكْفُرُ عَلَى دِينِكُمْ فَقَدْ مَا كَيْتُ مِنْكُمْ أَلَا دِي
 أَحَبَّيْتُ فَسَجَدُوا لَكَ وَرَضُوا عَنْهُ -

باب ۶۱۸ قَوْلُهُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا
 مِنْ مَّا تُحِبُّونَ إِلَى بَيِّنَةٍ عَلَيْهِ -

۱۷۶۷ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَةُ مَالِكُ
 عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ
 أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ النَّصَارِيِّ
 بِالْمَدِينَةِ تَخْلُوكَ كَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُ حَاءَ
 وَكَانَتْ مُسْتَقْبَلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءِ فِيهَا
 كَتَبَ فَلَمَّا أُنْزِلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا
 تُحِبُّونَ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي
 اللَّهُ يَقُولُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَ
 إِنِّي أَحَبُّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُ حَاءَ وَإِنَّمَا صَدَقَ إِلَهُ
 أَرَادَ بِرَّهَا وَدَخَلَهَا عِنْدَ اللَّهِ فَضَعَهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ
 حَيْثُ أَرَادَ اللَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ هُوَ ذَلِكَ مَا لَمْ تَرَ أَيْعَمُ ذَلِكَ مَا لَمْ تَرَ وَفَدَّ
 مِصْعَتُ مَا قُلْتُ وَإِنِّي أَرَى أَنَّ تَجْعَلُهَا فِي الْأَقْرَبِينَ
 قَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَسَمَ أَبُو طَلْحَةَ
 فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَيْتِهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ وَ

گرمی ناسے کو چڑھ کر خار غ ہو اتور دیار میں اسکے پاس شہر برباد ہو گیا اور عجب کلام
 چا لہذا ہمیں حکم دیا گیا تو ہم پہلے سے آئے۔ باہر لنگھ کر میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ اگر کیشہ
 رسول خدا کے مشن کو توڑی تو قریب پہنچی جا رہی ہے کہ بنی امیہ کو بادشاہ و شاہ و مہم بھی میں
 سے ٹوڑتا ہے۔ اسی وقت سے مجھے یہ یقین رہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دین
 عنقریب غالب ہو جائیگا یا شک کریں خود اسلام میں داخل ہو گیا زہری کا بیان ہے کہ
 اسکے بعد ہر قل نے روم کے سرداروں کو اپنے گھر بلایا اور کہا۔ اے سردار اگر تمہیں
 نفاق و کجاشک آرزو ہے کہ وہ ہمیشہ کے لئے تمہارا مقصد ہو جائے اور تمہارا ملک بھی
 ہمیشہ رہے تو ہدایت قبول کر لو۔ راوی کا بیان ہے کہ اس پر وہ لوگ خوشی گدھوں کی
 طرح دروازوں کی جانب بھاگنے لگے لیکن دروازے بند پائے۔ بادشاہ نے
 کہا۔ مجھ سے مت بھاگو بلکہ میرے قریب آ جاؤ میں تو صرف یہ دیکھنا چاہتا تھا
 کہ تم اپنے دین میں کتنے پکے ہو پس میں دین پر تباہی مضبوطی دیکھ کر بہت خوش ہوا
 لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا کی تفسیر تم ہرگز بھلائی کو
 نہ پہنچو گے جب تک راہ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ نہ کرو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار مدینہ
 میں حضرت ابو طلحہ کے پاس سب سے زیادہ گھروں کے باغات تھے اور
 سارے اپنے باغات میں انہیں پیر ما باغ سب سے پسند تھا جو مسجد نبوی کے
 سامنے تھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی اس میں گاہے بگاہے تشریف
 لے جاتے اور اس کا خوشگوار پانی نوش فرمایا کرتے تھے جب یہ آیت نازل ہوئی
 تم ہرگز بھلائی کو نہیں پہنچو گے جب تک راہ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ
 کرو (آیت ۹۲) تو حضرت ابو طلحہ کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ!
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اس وقت تک ہرگز بھلائی کو نہیں پہنچو گے جب تک
 راہ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ نہ کرو اور مجھے اپنی ساری جائیداد میں پیر ما باغ
 سب سے پسند ہے یہ میں راہ خدا میں صدقہ دیتا ہوں اس امید پر کہ بھلائی
 کو پاؤں اور یہ اللہ کے پاس میرا ترشہ آفت بن جائے۔ لہذا یا رسول اللہ!
 آپ رضائے الہی کے مطابق جیسے چاہیں اسے خرچ فرمائیں راوی کا بیان
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: شاہاش یہ سورا تو بڑے فائدہ
 پہنچے یہ سورا تو بہت منافع بخش ہے جو تم نے کہا وہ میں نے سن لیا مگر میرا
 خیال یہ ہے کہ تم سے اپنے قرابت و روادوں کو حصہ دے حضرت ابو طلحہ عرض گزار
 ہوئے: یا رسول اللہ! میں اس حکم کی تعمیل کرنا چاہتا ہوں حضرت ابو طلحہ نے وہ اپنے

افانہ اور چاروں بایوں میں تقسیم کر دیا عبد اللہ بن یوسف اس حدیث میں عبادہ کی روایت میں ہے کہ یہ مال منافع بخش ہے بخاری میں بھی فرماتے ہیں کہ بیش اسے امام مالک کے سامنے پرنام

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ نے میرا بارگاہ سے حضرت عثمان اور حضرت ابی بن کعب کو مندرجہ بالا میں ان کی نسبت زیادہ قریب تھا لیکن مجھے اس میں سے کچھ

بھی نہ ملا۔
قُلْ فَأَنذَرْتُكُمْ قَاتِلُوا بِالتَّوْرَةِ فَآتُواهَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ کی تفسیر

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہر ایک ایک مرد اور ایک عورت کو لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں سزا دلوانے کے لئے آئے جنہوں نے زنا کیا تھا آپ نے فرمایا کہ جو تم میں سے زنا کرے تو اس کے ساتھ تم کیا کرتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم ان کا سزا دلانے کے انہیں پھٹتے ہیں آپ نے فرمایا: کیا تو بیت میں نہیں رحم کا حکم نہیں دیا گیا؟ کہنے لگے ہمیں تو اس میں ایسا کوئی حکم نہیں ملا۔ حضرت عبد اللہ بن سلام نے کہا کہ تم جو ٹھ بولتے ہو ذرا تو ریت تو لاکر پڑھو اگر تم سچے ہو چنانچہ انہوں نے رحم کی آیت پڑھا تو رکھ لیا اور دوسرے پڑھنے لگے اور رحم کی آیت کو نہیں پڑھتے تھے حضرت عبد اللہ نے ان کا ہاتھ آیت رحم کے اوپر سے ہٹا کر فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ جب انہوں نے وہ دیکھی تو کہنے لگے کہ واقعی یہ رحم کی آیت ہے پس آپ نے ان دونوں کو سنگسار کر دیئے کہ حکم فرمایا چنانچہ مسجد کے قریب جو اس کام کے لئے جگہ مقرر فرمائی گئی تھی وہاں ان دونوں کو سنگسار کر دیا گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا کہ زانیہ کو پتھر ملے سے بچانے کی خاطر زانی اس پر محکب جاتا تھا۔

قُلْ فَأَنذَرْتُكُمْ قَاتِلُوا بِالتَّوْرَةِ فَآتُواهَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ کی تفسیر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آیت: ”تم سب امتوں میں بہترین ہو لوگوں کے لئے ظاہر ہو گئی ہے“ کے مطابق لوگوں کے لئے بہترین آدمی وہ ہیں جو کہ ضرور کو زمینان جنگ سے ان کی گردنوں میں طوق ڈال کر گرفتار کر کے لائے ہیں۔

مَرْوَةَ بْنِ عْبَادَةَ ذَلِكُمْ مَا لَمْ تَرَ أَنَّهُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَدَأْتُ عَلَى مَا لَدِي مَا لَمْ تَرَ أَحَدًا

۱۶۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ الْأَسَدِ قَالَ فَجَعَلَهَا يَحْسَنَ وَأَبِي وَأَنَا أَقْرَبُ إِلَيْهِ وَكُنْ يَجْعَلُ لِي مِنْهَا شَيْئًا

بَابُ قَوْلِهِ قُلْ فَأَنذَرْتُكُمْ قَاتِلُوا بِالتَّوْرَةِ فَآتُواهَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ

۱۶۶۹۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ظَهْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُلُ مِنْهُمْ وَامْرَأَةٌ قَدْ زَنِيَا فَقَالَ لَهُمْ كَيْفَ تَفْعَلُونَ يَسْنُ زَنَى مِنْكُمْ قَالُوا نَحْنُ نَحْمِلُهَا وَنَصْرُجُهَا فَقَالَ لَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَةِ الرَّجْمَ فَقَالُوا لَا نَجِدُ فِيهَا شَيْئًا فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ قَاتِلُوا بِالتَّوْرَةِ فَآتُواهَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ فَوَضَعَ يَدَا امْرَأَتِ الْكَافِرَةِ يَدَايِهَا مِنْهُمَا كَفَّهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ فَطَفِقَ يَقُولُ مَا دُونَ بَيِّنَةٍ وَمَا وَرَافَتُهَا وَلَا يَقْرَأُ آيَةَ الرَّجْمِ فَزَعَمَ بَيِّنَةٌ مِنْ آيَةِ الرَّجْمِ فَقَالَ مَا هَذِهِ فَلَمَّا سَأَلُوا ذَلِكَ قَالُوا هِيَ آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرَ بِهِمَا فَجُزِيَمَا قَرِيبًا مِنْ حَيْثُ مَوْضِعُ الْجَنَائِزِ عِنْدَ الْمَسْجِدِ فَدَأَبَتْ صَاحِبَتُهَا يَحْنَا عَلَيْهِمَا بِفَيْفِهِمَا الْحِجَارَةَ

بَابُ قَوْلِهِ كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ

۱۶۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ سَعِيدَانَ عَنْ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ قَالَ خَيْرَ النَّاسِ لِلنَّاسِ تَأْتُونَ فِيهِمْ فِي السَّكَاةِ فِي أَعْيَانِهِمْ حَتَّى

بِذِ خُلُوفِ الْأَسْلَامِ۔

بَابُ ۷۲۱ قَوْلِهِ إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا۔

۱۷۷۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفِينُ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَسَمِعْتُ جَابِدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ فِيمَا نَزَلَتْ إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللَّهُ وَلِيَهُمَا قَالَ نَحْنُ الْكَافَتَانِ بَنُو حَارِثَةَ وَبَنُو سَلَمَةَ وَمَا نَحِبُّ وَتَالَ سَفِيَانُ مَرَّةً وَمَا يَسُرُّنِي أَنَّهُمَا لَوْ نَزَلَ يَقُولُ اللَّهُ وَاللَّهُ وَلِيَهُمَا۔

بَابُ ۷۲۲ قَوْلِهِ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ

۱۷۷۲۔ حَدَّثَنَا جَبَّارُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِحُ بْنُ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَاقَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فِي الرُّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنَ الْفَجْرِ يَقُولُ اللَّهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا بَعْدَ مَا يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَاذْكُرْ اللَّهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ إِلَى قَوْلِهِ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ۔ مَا وَكَلْنَا مُنْظِقَ بَنِي رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

۱۷۷۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَآبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَاقَ رَأْسَهُ عَلَى أَحَدٍ أَوْ كَيْدَعُوا إِلَيْهِ حِينَ قُمْتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ فَرَبَّمَا قَالَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اللَّهُمَّ ابْنُ الرَّبِيعِ ابْنُ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةُ بْنُ هَشِيمٍ وَعَبَّاسُ بْنُ أَبِي رِيعَةَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطَأْكَ عَلَى مُضَرٍّ وَاجْعَلْهَا

بہان تک کہ وہ اسلام میں داخل ہو جاتے ہیں۔

إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا کی تفسیر

عمر بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آیت اور سب تم میں کے دو گروہوں کا ارادہ ہوا کہ نامردی کر جائیں اور اللہ ان کا سنبھالنے والا ہے۔ یہ آیت چارے بارے میں نازل ہوئی اور وہ چارے گروہوں کے دو گروہوں کا ارادہ ہوا کہ نامردی کر جائیں اور اللہ ان کا سنبھالنے والا ہے۔ ایک بار سفیان نے یوں کہا کہ میں نے نازل نہ ہوا چارے کے مسرت کا باعث نہیں کر سکتا اس میں بدلتا ہے، ابھی ہے کہ اللہ ان کا سنبھالنے والا ہے۔

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ کی تفسیر

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ نماز فجر کی آخری رکعت میں رکوع کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اے اللہ! فلاں فلاں پر لعنت مسدود اور اس سے پہلے آپ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کا وہ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہہ چکے تھے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ یہ بات تمہارے ہاتھ میں نہیں یا انہیں توبہ کی توفیق دے یا ان پر عذاب کرے کہ وہ ظالم ہیں۔ (آیت ۱۳۸) اس کی اسحاق بن راشد نے بھی زہری سے روایت کی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی کی بربادی یا کسی کی بہتری کے لئے دعا مانگتے تو آپ رکوع کے بعد تلوٰت پڑھا کرتے اور کہتے سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اور اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کے بعد کہتے: اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام اور عباس بن ابی ربیعہ کو بچا اور اے اللہ! قبیلہ مضر والوں کو سختی سے پکڑا۔ ان پر ایسے قحط سالی کے دن بھیج جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے میں بھیجتے تھے بعض اوقات فجر کی نماز میں یوں دعا مانگتے: اے اللہ! عرب کے فلاں فلاں قبیلوں پر

لعنت فرمایا، بیان تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی
وہی ہے۔ یہ بات تمہارے اعتبار میں نہیں کہ انہیں تو بہ کی
توفیق دے یا ان پر عذاب کرے کہ وہ ظالم ہیں۔
رأیت (۱۲۸)۔

وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ
اُخْرَاكُمْ مِنْكُمْ بِمَا اخْرَاكُمْ عَنْهُ . ابن عباس کا قول
ہے کہ اخذی الحسنین سے مراد فتح یا شہادت
ہے۔

حضرت برادر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ جنگِ احد کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے کچھ پیدل آدمیوں کے اور حضرت عبداللہ بن جبیر کو امیر مقرر
فرمایا۔ لیکن وہ شکست کھا کر بھاگ کھڑے ہوئے اسی
لئے فرمایا گیا ہے کہ جب رسول انہیں دوسری جانب پکار رہا
تھا اور بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت بارہ افراد
کے سوا اور کوئی نہ رہا تھا۔

أَمَنَةً لِّعَاسًا كِتَابُ التَّحْقِيقِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ
حضرت ابو طلحہ نے فرمایا: جنگِ احد کے روز جب کہ ہم میدانِ
جنگ میں تھے تو ہم پر نیند طاری ہو گئی، چنانچہ میری
تواری میرے ہاتھ سے گر پڑتی تھی۔ میں اسے پکڑتا
تو پھر گر پڑتی اور پھر اٹھاتا۔

الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ وَالرَّسُولِ كِتَابُ التَّحْقِيقِ
وہ جو اللہ اور رسول کے بلائے پر حاضر ہوئے بعد ازاں کہ انہیں
زخم پہنچے چکا تھا ان کے نیکو کاروں اور پرہیزگاروں کے
لئے بڑا ثواب ہے (آیت ۱۷۲)۔ اَلَّذِينَ اسْتَجَابُوا
اسی طرح آج ابوا سے بنا ہے جیسے عجیب سے عجیب بنا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں
کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا گیا تو انہیں

سَيِّئِينَ كَسَنِي يُوسُفَ يَجْعَلُ لَكَ ذِكْرًا وَكَانَ يَقُولُ
فِي بَعْضِ صَلَاتِهِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ اَللّٰهُمَّ اَلْعَن
فُلَانًا وَفُلَانًا لَا اَحْيَا مِنْ الْعَرَبِ حَتَّى اَذْكُرَكَ اللّٰهُ
لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مِّنْ الْاَيَةِ۔

بَابُ ۶۲۳ قَوْلُهُ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ
فِي اُخْرَاكُمْ وَهُوَ تَابِعُ اخْرَاكُمْ وَقَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ اخْذَى الْحُسَيْنَيْنِ فَتَحًا
اَوْ شَهَادَةً۔

۱۶۷۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ حَازِمٍ اَبُو اسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ
عَازِبٍ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
الرَّجُلَيْنِ يَوْمَ اُخِذَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جُبَيْرٍ وَاقْبَلُوا
مِنْ قُرَيْشٍ قَدَاكَ اِذْ يَدْعُوهُمْ الرَّسُولُ فِي
اُخْرَاهُمْ وَلَوْ يَتَى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
غَيْرَ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا۔

بَابُ ۶۲۴ قَوْلُهُ اَمَنَةً لِّعَاسًا

۱۶۷۵۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْنِ اِبْنِ اَبِي
عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَبُو يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ
مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا
اَسْبَاسُ اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ قَالَ غَشِينَا النَّعَامَ وَرَحِمْنَا
فِي مَصَافِنَا يَوْمَ اُخِذَ قَالَ فَجَعَلَ سَبْفِي يَسْقُطُ
مِنْ يَدَيَّ وَاقْبَلَهُ وَاسْقُطَ وَاقْبَلَهُ۔

بَابُ ۶۲۵ قَوْلُهُ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا
لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا اَرْسَلْنَا قَدْ خَلَّصَ
لِلَّذِينَ اَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقُوا اَجْرًا عَظِيمًا
اَلَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ اَجَابُوا يَسْتَجِيبُ

بَابُ ۶۲۶ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكَ الْاَيَةَ۔
۱۶۷۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ اَنَّ اَكَةَ قَالَ

نے کہا تھا کہ ہمارے لئے اشرا کافی ہے اور اچھا کار ساز ہے اور محمد مصطفیٰ نے یہ الفاظ اس وقت کہے جس کا اس آیت میں ذکر ہے۔ لوگوں نے تمہارے لئے مجتہا جوڑا ہے تو ان سے ڈرو تو ان کا ایساں اور زائد مرا۔ اور ہمارے کہ ہمارے لئے کافی ہے اور وہ کیا اچھا کار ساز ہے۔
 (آیت ۱۷۳)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا گیا تو ان کا آخری کلام یہ تھا کہ میرے لئے اللہ کافی ہے اور وہ ہی اچھا کار ساز ہے۔

اور جو کچھ کہتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی اور اگر اُسے اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں (آیت ۱۸۰) سَبِّطُونَ جیسے تم کہتے ہو کہ میں نے اُسے طوق پہنایا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ مال عطا فرمائے اور وہ اس میں سے زکوٰۃ نہ دے تو اس کے مال کو گنہے سانپ کی شکل کی جائے گی جس کی آنکھوں پر دوسیاہ لپکتے ہوں گے اور قیامت کے روز وہ اس کے گھٹے میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا۔ پانچ روزہ سانپ اس کی دونوں باجھیں پکڑ کر کہے گا کہ تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:۔ اور جو شخص کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی تو ہرگز اسے اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں بلکہ انکے لئے برابرے قریب وہ جس کچھ کی تھقیامت کے روز انکے گھٹے کا طوق ہوگا اور اللہ ہی وارث ہے آسمانوں اور زمین کا اور اللہ تعالیٰ کا رسول اور پیشک ضرورہ تم انکے کتاب والوں اور مشرکوں سے بہت کچھ اذیت ناک باتیں سنو گے۔
 (آیت ۱۸۶)۔

عمرہ بن زبیر کو بیان ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے گدے پر سوار ہوتے جس پر دنگ کی بٹی ہوتی چاند ڈالی ہوتی تھی اور اپنے

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي الصَّحْحِي عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ حَبِطَ اللَّهُ وَنَحَرَ التَّوَكِيلَ مَا كَرِهَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَقَالَ كَرِهَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَاكُرَاتِ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمُ فَانْخَشَوْهُمْ فَرَادَهُمْ إِيْمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ۔

۱۷۷۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سُورَةُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي الصَّحْحِي عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ آخِرَ قَوْلِ إِبْرَاهِيمَ حِينَ أُلْقِيَ فِي النَّارِ حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ۔

بَابُ قَوْلِهِ وَلَا يَحْسِبَنَّ الَّذِينَ يَبْخُلُونَ بِمَا أَنفَعُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ أَلَّا يَسَبِّطُونَ كَقَوْلِكَ طَوَّقَهُ بِطَوَّقٍ۔

۱۷۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ اللَّهَ بَنَى سَمْعَ أَبِي النَّظِيرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آتَاهُ اللَّهُ مَا لَا فَلَهُ يَوْمَ مَا كَانَتْ مِثْلَ مَا كَانَتْ لَمْ يَجْعَلْهُ أَقْدَرُ لَمْ يَجْعَلْهُ يَطْوِقُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَا خُدَّ بِلَهْزَمَتَيْهِ يَعْنِي بِشِدَائِهِ يَقُولُ أَنَا مَا لَكَ أَنَا كُنْتُ تُكْرِمُ لَاهِذِهِ الْآيَةِ وَلَا يَحْسِبَنَّ الَّذِينَ يَبْخُلُونَ بِمَا أَنفَعُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ۔

بَابُ قَوْلِهِ وَلَتَسْمَعَنَّ مِنَ الَّذِينَ آذَوْا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا۔

۱۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ الدُّهْمِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدُوَّةُ بِنْتُ الدَّبْيَرَانِ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى جَمَارٍ عَلَى قِطِيفَةٍ فَدَكَّ بِتِئَةٍ وَأَرَادَتْ أَسَامَةُ بْنُ مَرْثَدٍ دَسَاةً يَحُودُ سَعْدًا بَنَ عِبَادَةَ فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ قَبْلَ وَقَعَةِ بَدْرٍ قَالَ حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَنْ سُلَولٍ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَادِرٍ فِي الْمَجْلِسِ أَخْلَاطَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عِبَادَةَ الْأَوْثَانِ وَالْأَهْوَاجِ الْمُسْلِمِينَ وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا عَاشَتْ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةً الْبَا أَتَاهُ خَمْرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَنْفَةَ بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تَكْفُرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَقَفَ فَانْزَلَ قَدْ عَاهَدَ إِلَى اللَّهِ وَقَدْ أَعْلَمَهُمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَنْ سُلَولٍ أَيُّهَا الْمَرْءُ إِنَّهُ لَا حَسَنَ مِمَّا تَقُولُ إِنْ كَانَ حَقًّا فَلَا تُؤْذِينَا بِهِ فِي مَجْلِسِنَا رَاجِعًا إِلَى مَا خَلِصَ فَمَنْ جَاءَكَ فَأَقْصُصْ عَلَيْهِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَنَاعَشْنَا بِهِ فِي مَجْلِسِنَا فَإِنَّا نَحِبُّ ذَلِكَ فَاسْتَبَتِ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْأَهْوَاجُ حَتَّى كَادُوا يَنْتَادِرُونَ فَانْزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَنُوا ثُمَّ رَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَسَاةً فَسَارَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عِبَادَةَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حَبِيبٍ يَرْبِيكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَالَ كَذًا أَوْ كَذًا قَالَ سَعْدُ بْنُ عِبَادَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعَفَّ عَنْهُ وَاصْفَحْ عَنْهُ قَوْلَ الَّذِي أَنْذَرَكَ عَلَيْكَ أَلَيْكَ تَابَ لَقَدْ جَاءَكَ اللَّهُ بِالْحَقِّ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ لَقَدْ

پہچھے آپ نے حضرت اسامہ بن زید کو بٹھایا تھا۔ آپ بنی حارث بن خزرج کے محلے میں حضرت سعد بن عبادہ کی عیادت کے لئے تشریف لے جا رہے تھے۔ یہ واقعہ غزوہ بدر سے پہلے کا ہے راوی کا بیان ہے کہ آپ کا گزر ایک مجلس کے پاس سے ہوا جس میں عبد اللہ بن ابی بن سلول موجود تھا اور اس وقت تک عبد اللہ بن ابی اسلام نہیں لایا تھا۔ وہ مجلس سلولوں اور مشرکوں، بت پرستوں اور یہودیوں کی مخلوط تھی۔ اس مجلس میں حضرت عبد اللہ بن رواحہ بھی موجود تھے، جب جانور کے پھٹنے کی معمولی مجلس تک پہنچی تو عبد اللہ بن ابی نے چاند کے ساتھ اپنی ناک چھپالی اور پھر کراہیم پر رسول نہ اڑاؤ۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں سلام کیا کھڑے ہو گئے اور سواری سے اتر آئے اس کے بعد انہیں الشری طرٹ بلایا اور انہیں قرآن کریم پڑھ کر سنایا۔ اس پر عبد اللہ بن ابی بن سلول کہنے لگا کہ جناب والا! آپ کی باتیں تو اچھی ہیں لیکن اگر یہ حق ہے تو ہماری مجلس میں آپ ہمیں کیوں تنگ کرتے ہیں؟ اپنے گھر چلے جائیے اور جو آپ کے پاس آئے اسے یہ قصے سنائیے پس حضرت عبد اللہ بن رواحہ کہنے لگے، کیوں نہیں، یا رسول اللہ! آپ ہماری مجلسوں میں تشریف لایا کریں اور ہمیں اس سے مستفید فرمایا کریں کیونکہ ہمیں یہ باتیں پسند ہیں، پس مسلمانوں، مشرکوں، اور یہودیوں میں تلخ کلامی شروع ہو گئی، یہاں تک کہ ہاتھ پائی تک زوبت پہنچے لگی تھی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی کوشش سے انہیں خاموش کرنے پر آمادہ کیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جانور پر سوار ہو کر حضرت سعد بن عبادہ کے پاس پہنچے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے سعد! کیا تم نے نہیں سنا جو ابو حباب (عبد اللہ بن ابی) نے کہا؟ اس نے یہ باتیں کہیں۔ حضرت سعد بن عبادہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اسے معاف فرما دیجئے اور اس سے درگزر فرمائیے۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ پر کتاب نازل فرمائی ہے، بیشک آپ حق کے ساتھ تشریف لائے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر نازل فرمایا ہے۔ درحقیقت اہل مدینہ نے اسے اپنا سردار بنانے اور تاج پہنانے کا نیکو کیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ بات نامشور فرمائی اور حق و صداقت کا علم دے کر آپ کو بھیج دیا تو یہ بات اس پر گراں گزری جس کے باعث ایسی نازیبا حرکتیں کرتا ہے

إِصْطَلَحَ أَهْلُ هَذِهِ الْحَيَاةِ عَلَى أَنَّ يَتَوَجَّهَ
فِي حُضُورَتِهِ بِالْعَصَا بِمَا آتَى اللَّهُ ذِيكَ بِالْحَقِّ
الَّذِي أَعْطَاكَ اللَّهُ شَرِيقَ يَذَلُّكَ فَذَلِكَ فَحَكَ
بِهِ مَا رَأَيْتَ فَتَقَاعَنَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَصْحَابُهُ يَحْفُونَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَأَهْلِ الْكِتَابِ
كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ وَيُضَيِّدُونَ عَلَى الَّذِي قَالَ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ وَكُتِبَ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ
مِنْ قَبْلِكَ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذَى كَثِيرًا
الْآيَةُ وَقَالَ اللَّهُ وَكَتِبَ مِنَ أَهْلِ الْكِتَابِ
لَوْ يَدُّونَكُمْ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كِفَارًا جَدِيدًا
عِنْدَ أَنْفُسِهِمْ فِي الْآيَةِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَأَوَّلُ الْعُقُومَ أَمْرَهُ اللَّهُ بِهِ حَتَّى
أَكُونَ اللَّهُ فِيهِمْ فَلَمَّا عَزَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَدَارًا فَتَقَلَّ اللَّهُ بِهِ صَنَائِدًا كَفَّارًا قَرِيبًا
قَالَ ابْنُ أَبِي بَنْ سَلُولٍ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ
وَعِبَادَةِ الْأَوْثَانِ هَذَا أَمْرٌ قَدْ تَوَجَّهَ قَبَا يَعُودُ
الرَّسُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَسْلَمِ
فَأَسْلَمُوا-

بَابُ ۲۹ قَوْلِهِ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ
يَفْرَحُونَ بِمَا آتَوْا-

۱۶۸۰- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ
أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ
بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَايَةَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْمَدَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُتَأَيِّدِينَ عَلَى عَهْدِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا
خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْغَزْوِ
تَخَلَّفُوا عَنْهُ وَفَرَّ حَوْا بِمَقْعَدٍ هُمْ خِلَافَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَذَا قَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ

جیسا کہ آپ نے خود طوطا فرمایا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے اس کو معاف فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے
اصحاب کی یہ مبارک عادت تھی کہ وہ مشرکین اور اہل کتاب کو معاف
فرمایا کرتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم فرمایا تھا اور
ان کی ایذا رسانی پر صبر سے کام لیا کرتے تھے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ
ہے اور بیشک تم اگلے کتاب والوں اور مشرکوں سے بہت کچھ اذیت
ناک باتیں سنو گے (آیت ۱۸۹) اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے۔
بہت سے کتابوں نے پاہا کر کاش! تمہیں ایمان کے بعد کفر کی طرف
پھیر دیں اپنے دلوں کی جن سے بعد اس کے کہ حق ان پر ظاہر
ہو چکا ہے۔ تو تم معاف کر دو اور درگزر کر دو یہاں تک
کہ اللہ اپنا حکم لائے۔ (سورۃ البقرہ، آیت ۱۰۹) نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برابر درگزر سے کام لیتے رہے جیسا کہ اللہ
تعالیٰ نے انہیں حکم فرمایا تھا، یہاں تک کہ خدا نے آپ کو جہاد
کی آیات مرحمت فرمادی۔ پس جب غزوہ بدر میں اللہ تعالیٰ
نے آپ کے ہاتھوں کفار قریش کے بڑے بڑے سرداروں
کو قتل کر دیا تو ابن ابی بن سلول اور اس کے ساتھیوں میں
جو مشرک اور بت پرست تھے انہوں نے کہا کہ اب یہ دین
غالب ہو گیا ہے لہذا وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رستہ حق
پر اسلام کی بیعت کر کے بظاہر مسلمان ہو گئے۔

بَابُ ۳۰ قَوْلِهِ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ
يَفْرَحُونَ بِمَا آتَوْا-

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں منافقین کا
شیوہ یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی جانب
جہاد لہجہ جاتے تو یہ بھی پیچھے رہتے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے خلاف اپنے پیچھے رہنے پر خوشیاں مناتے اور جب
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واپس اشریت لاتے تو ہر طرح
کے عند بیان کرتے اور تمہیں کھاتے۔ وہ چاہتے کہ بغیر کچھ
انکی تعریف بھی ہو پس یہ آیت نازل ہوئی۔ مگر نہ سمجھنا انہیں جو

خوش ہوتے ہیں اپنے کئے پر اور چاہتے ہیں کہ بغیر کچھ کئے ان کی تعریف بھی ہو ایسے لوگوں کو ہرگز عذاب سے دور نہ پانا اور ان کے لئے عذاب کا عذاب ہے۔ (آیت ۱۸۸)۔

حضرت علی بن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ مروان بن حکم نے اپنے زبان سے کہا: اسے رافع! یا نہ اور حضرت ابن عباس سے دریافت کر دیا اگر ہر وہ شخص جسے کوئی چیز حاصل ہو اور وہ اس پر خوشی منائے اور چاہے کہ بغیر کچھ کئے اس پر میری تعریف بھی کی جائے تو اس صورت میں ہم سب کو عذاب دیا جائے گا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ تمہارا اس سے کیا واسطہ؟ وہ آیت کو اس بار سے میں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ سواریوں کو بلکہ ان سے کوئی بات دریافت فرمائی۔ وہ اصل بات کو چھپائے اور اس کی جگہ پر لیا۔ وہ اس کا گزرا ہی پر متمنی ہوئے کہا نہیں نے سوال از آسمان اور جواب از رہبان والا کرتے رکھا یا تھا اور اصل بات کو چھپا لینے پر خوشیاں بھی منانے لگے پھر حضرت ابن عباس نے یہ آیت پڑھی: اور پھر وہ جو اللہ نے چاہا ان سے جنہیں کتاب عطا ہوئی کہ تم ضرور اسے لوگوں سے بیان کر دینا اور نہ چھپانا تو انہوں نے اس حکم کو اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا اور اس کے بدلے فہل دام حاصل کئے تو کتنی بُری خریداری ہے (آیت ۱۸۸) اسی طرح یہاں بھی جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے ہرگز نہ سمجھنا انہیں جو خوش ہوتے ہیں اپنے کئے پر اور چاہتے ہیں کہ بغیر کچھ کئے ان کی تعریف ہو ایسے لوگوں کو ہرگز عذاب سے دور نہ پانا (آیت ۱۸۸) اسی طرح عبد الرزاق نے ابن جریر سے روایت کی ہے نیز حجاج، ابن جریر، ابن ابی لیلیٰ، احمد بن عبد اللہ بن حنبل

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ كِتَابٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک رات گزاری۔ وہ نور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ دیکھا تو حضرت ام المومنین سے گفتگو کی اور اس کے بعد آپ آرام فرماتے لگے جب رات کا آخری پہاں رہا تو آپ اللہ ﷻ اور آسمان کی طرف

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَدُوا لِلَّهِ وَخَلَقُوا وَأَخْبَرَاتُ يُحْمَدُ أَيُّهَا لَمْ يَفْعَلُوا فَبَزَلَتْ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِالْآيَةِ

۱۶۸۱- حَدَّثَنَا إِسْرَاهِيلُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي جَرِيرَةَ أَخْبَرَهُمْ عَنِ ابْنِ أَبِي مَرْيَةَ أَنَّ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ مَرْوَانَ قَالَ لِبُعَايَةَ إِذْ هَبَ يَأْتِيهِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْ لَيْتَ كَانَ كُلُّ أَمْرٍ فَرَحَ بِهَا أَوْفَى وَأَحَبَّ أَنْ يُحْمَدَ بِهَا لَمْ يَفْعَلْ مَعَدًّا لَنَعَذِّبَنَّ أَجْمَعِينَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَمَا لَكُمْ وَلِذَلِكَ إِنَّمَا دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْوَ فَمَا لَهُمْ عَنْ مَشْيِ فِيكُمْ آيَاتِهِ وَأَخْبَرُوهُ بِخَيْرِهِ فَأَرَوْهُ أَنَّ قَدْ اسْتَحَبُّوا إِلَيْهِ بِهَا أَخْبَرُوهُ عَنْهُ فِيمَا سَأَلَهُمْ وَقَدْ خَرَّابًا أَوْ كُودًا مِنْ كِتَابِهِمْ ثُمَّ قَدَّ ابْنُ عَبَّاسٍ وَإِذَا أَخَذَ اللَّهُ مِثْقَالَ الَّذِينَ أَوْفُوا الْكِتَابَ كَذَلِكَ حَتَّى قَوْلُهُ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتُوا وَيُجِبُونَ أَنَّ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ ابْنِ جَرِيرٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مَرْيَةَ عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْنٍ أَنَّ أَخْبَرَ أَنَّ مَرْوَانَ هَذَا

بَابُ قَوْلِهِ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ كِتَابٍ

۱۶۸۲- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَةَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي تَمِيمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَلَغْتُ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَتَحَدَّثَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَهْلِهِ

دیکھتے ہوئے کہا: بیشک آسمانوں اور زمین کی سیدائش اللہ عزوجل اور
 دن کے باہم بدلنے میں نشانیاں ہیں، عقل مندوں کے لئے (آیت ۱۹۰)
 پھر آپ اللہ کھڑے ہوئے۔ رنہ فرمایا، مساک کی، پھر آپ نے
 گیارہ رکعتیں پڑھیں۔ اس کے بعد حضرت بلال نے افان
 پڑھ دی تو آپ نے دس رکعتیں (خبر کی مسقتیں) پڑھیں پھر باہر
 نکلے اور نماز فجر (فرض) ادا کی۔

الَّذِينَ يَدْعُونَ اللَّهَ قِيَامًا كِتَابًا

جو اللہ کی یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور کھڑے اور بیٹھے ہوئے اور
آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں راہبیت (۱۹)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے
ایک رات اپنی نساء ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
کے پاس گزاری تو میں نے کہا کہ آج میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی نماز دیکھوں گا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے لئے ایک گدہ ابھارا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس پر
طلوانی جانب آرام فرما ہو گئے۔ پھر آپ بیدار ہوئے اور چہرہ مبارک
سے غنبد کا خمیر پونچھنے لگے۔ پھر آپ نے سورۃ آل عمران کی آخری
دس آیتوں کی تلاوت فرمائی۔ پھر آپ ٹکی ہوئی ایک مشک کے
پاس تشریف لائے۔ اس سے پانی لیا اور منہ فرمایا اور نماز پڑھنے
کے لئے کھڑے ہو گئے پس میں نے بھی اسی طرح کیا جیسے آپ نے کیا تھا چنانچہ میں
بھی آکر آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا پس آپ نے میرے سر پر پادست مبارک
پھیرا پھر میرے کان پر دکر لے پس آپ نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر
دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں
پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں اور
پھر دو رکعتیں پڑھیں۔

رَبَّنَا إِنَّكَ مَعْدُودُ خَلْقِ النَّارِ فِي السَّيْرِ

اسے یہ ہمارے بیشک جسے تو دوزخ میں لے جاتا ہے ضرور کرنے
رسولائی دی اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں (آیت ۱۹۲)

مگر یہ مولیٰ عبداللہ بن عباسؓ کا بیان ہے کہ حضرت بلالؓ نے
ابن عباسؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ میں نے ایک رات

سَاعَةً ثُمَّ رَكَدَ فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَخِيرِ
قَعَدَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَا بُدَّ لِأُولَى
الْأَلْبَابِ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَنْ فَصَلَّى رَحْطَى
عَشْرَةَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ أَذَّنَ بِإِلَاقٍ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ
خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَتَذْكُرُونَ
 اللَّهُ قَبِيحًا مَا قَعُدُوا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ
 يَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ.

١٤٨٣- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ
عُذْرَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
بِتُّ بِعِنْدِكَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقُلْتُ لَا تُطْرُقَنَّ إِلَى
صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطْرًا حَتَّى
يُرْسُولَ إِلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَادَةٌ قَامَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ظُلْمِهَا فَجَعَلَ
يَسْمَعُ النُّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَرَأَ آيَاتِ الْعَشَاءِ
الْأَوَّلَ مِنْ آلِ عِمْرَانَ حَتَّى خَتَمَ ثُمَّ آتَى شَيْئًا
مُعَلَّقًا فَأَخَذَهُ ثُمَّ مَضَى ثُمَّ تَابَ مَرِيضَتِي فَقُلْتُ
فَصَنَعْتَ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ إِلَى
جَنْبِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِي ثُمَّ أَخَذَ بِأُذُنِي
فَجَعَلَ يَفْتِكُهَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ
ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ
ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَتَى

بِأَمْرِ اللَّهِ قَوِيَّةٍ مَعَ نَاسٍ لِدِينٍ
مُتَدِينٍ أَلَمْ يَعْلَمِ النَّاسُ أَنَّهُمْ أُخْرِجُوا مِنَ
مِنْ الْأَرْضِ

١٢٨٢ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
مَعْنُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

سَلِمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ
مَيْمُونَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَالَتُهُ
قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَمْرٍاءِ الْأَسَادَةِ وَاضْطَجَعَتْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُهَا فِي طَوْلِهَا
فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ حَتَّى
انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلْبِي أَوْ بَعْدَهُ بِقَلْبِي
ثُمَّ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَجَعَلَ يَسْمَعُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدَيْهِ ثُمَّ قَدَأَ
الْعُشْوَالِ يَا ابْنَ الْخَوَارِجِ مِنْ سُورَةِ الْإِسْرَاءِ ثُمَّ
قَامَ إِلَى شَيْءٍ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَقَّأَ مِنْهَا فَاحْشَنَ وَهُوَ دَا
ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيُ فَصَنَعْتُ وَشَلَّ مَا صَنَعَ ثُمَّ
ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي وَآخَذَ
بِأُذُنِي بِيَدِهِ الْيُمْنَى يَفْتِلُهَا فَصَلَّى مَا كُنْتُ بَيْنَ
ثَمَرِ كَعْتَيْنِ ثُمَّ مَا كُنْتُ بَيْنَ ثَمَرِ كَعْتَيْنِ ثُمَّ
مَا كُنْتُ بَيْنَ ثَمَرِ كَعْتَيْنِ ثُمَّ أَوْدَعْتُهَا ضُطْجَةً
حَتَّى جَاءَ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلَّى مَا كُنْتُ بَيْنَ
خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ خَدَحَ فَصَلَّى الصُّبْحَ -

بَابُ قَوْلِهِ مَا بَكَرْنَا إِنْ سَمِعْنَا
مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ .

۱۶۸۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ

مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى
ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ
مَيْمُونَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ
خَالَتُهُ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَمْرٍاءِ الْأَسَادَةِ
وَاضْطَجَعَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُهَا
فِي طَوْلِهَا فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلْبِي

اپنی نالہ حضرت ميمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
عہ وسلم کے پاس گزار دی۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں آپ کے گہرے
کی چوڑائی کی جانب لیٹ رہا اور طول کی جانب رسول اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم اور آپ کی اہلیہ محترمہ تھیں۔ جب نصف رات گزر گئی
یعنی اس سے تھوڑی سی کم یا تھوڑی سی زیادہ تو رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو اپنے مبارک ہاتھوں سے آپ
نے چہرہ انور کو ملا کہ غنید کے اثرات ختم ہو جائیں پھر آپ نے
سورۃ آل عمران کی آخری دس آیتوں کی تلاوت فرمائی اس کے
بعد آپ ہلکے ہوئے مشکیزے کے پاس تشریف لے گئے اس
سے پانی لے کر وضو فرمایا اور بڑی خوبصورتی سے وضو کیا اور آپ
غماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے چنانچہ میں نے بھی اسی طرح
کیا جیسے آپ نے کیا تھا، پھر میں جا کر آپ کے پیو میں کھڑا ہو گیا
تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دایاں دست
مبارک میرے سر پر رکھا، پھر دایاں دست اقدس سے میرے
سکان کو کپڑا کر ملا۔ پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر
دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں
پھر دو رکعتیں اور پھر دو رکعتیں، اس کے بعد آپ پھر لیٹ گئے
بیانگ مؤذن نے اذان پڑھی، پس آپ نے ہی سی دو رکعتیں پھر
کی سنتیں پڑھیں پھر صبح کی نماز کے لئے تشریف لے گئے۔

رَبَّنَا إِنَّكَ سَمِيعٌ خَبِيرٌ

ہم نے ایک منادی کو سنا کہ ایسا کہتا ہے کہ اے رب پر ایمان لائے

کریم مولا ابن عباس کا بیان ہے کہ حضرت ابن

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں خبر دی کہ ایسا رات میں نے

اپنی نالہ حضرت ميمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کے پاس گزار دی۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک بستر پر عرض کی جانب لیٹ گیا اور رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کی اہلیہ محترمہ طولانی جانب چنانچہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سو گئے یہاں تک کہ آدھی رات

گزر گئی یعنی آدھی رات سے تھوڑی دیر پہلے یا تھوڑی دیر بعد آپ

بیدار ہوئے تو چہرہ مبارک کوں کر آپ نے ہیند کے اثرات کو
مثابہ پھر آپ نے سورۃ آل عمران کی آخری دس آیتیں پڑھیں۔
اس کے بعد ایک ہوئے ایک مشکیزے کے پاس آپ تشریف لے
گئے۔ پس آپ نے اس سے وضو فرمایا اور بڑی اچھی طرح وضو
فرمایا اور پھر آپ نماز پڑھنے لگے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ
عنہما نے بھی اسی طرح کیا جیسے آپ نے کیا تھا اور پھر آپ کے
پسور میں جا کھڑا ہوا قرآن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دایاں
دست مبارک میرے سر پر رکھا اور میرے داہنے کان کو پکڑ کر
مسلا۔ پس آپ نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں، پھر
دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں
اور پھر دو رکعتیں۔ اس کے بعد آپ لیٹ گئے بیان تک کہ مؤذن
نے اذان پڑھ دی۔ چنانچہ آپ کھڑے ہوئے اور ایک سی دو رکعتیں فجر
کی سنتیں پڑھیں۔ پھر آپ تشریف لے گئے اور صبح کی نماز پڑھائی۔

سورۃ النساء

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔
ابن عباس کا قول ہے کہ یَسْتَنْكِفُ سے مراد ہے تکبر
کرتے ہیں۔ قَوَامًا معاشی سہارا، لَکُنْ سَبِيلًا یعنی تازی
شدہ کو شکستہ کرنا اور کنوارے کو رتے لگانا۔ دوسرے
حضرات کا قول ہے کہ مَثْنًی وَثَلْتُ رَدِیْہُ مِیْنِیْنِ اور
چار چار اہل عرب چار سے زیادہ کے لئے یوں نہیں بولتے۔
وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تَقْسِطُوا فِی الْبَیِّنَاتِ کی تفسیر۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک آدمی کی
زیر تربیت کوئی یتیم لڑکی تھی اس نے اس سے نکاح کر لیا تو نہ لڑکی کا
ایک بار غائب ہو گیا یہ اپنے قبیلہ میں لیا گیا تھا اور نہ لڑکی سے اسے
حقیقت میں کوئی محنت نہ تھی۔ چنانچہ اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی
کہ: اَوَلَمْ یَرْسِلْنَا لَکُم مِّنْ قَبْلِہِ لَکُم مِّنْ قَبْلِہِ لَکُم مِّنْ قَبْلِہِ لَکُم مِّنْ قَبْلِہِ
ابراہیم بن مسعود کہتے ہیں کہ میرے خیال میں ہشام نے یہ کہا تھا کہ وہ لڑکی

أَوْ بَعْدَ بَقِیْلٍ اِسْتَبَقَطَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَجَلَسَ یَسْتَحْ التَّوْمَ عَنْ وَجْہِہ
بِیَدِہِ ثُمَّ قَرَأَ اَلْعَشْرَ اَلْاٰیَاتِ اَلْخَوَاتِمَ مِنْ
سُوْرَةِ اَلْاٰمِرَانِ ثُمَّ قَامَ اِلٰی شَیْءٍ مَّحْلُوقٍ
فَتَوَصَّأَ مِنْہَا فَاَحْسَنَ وَضُوْعَہُ ثُمَّ یُحْصِیْ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ فَصَلَّیْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ
ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ اِلٰی جَنْبِہِ فَوَضَعَ رَاسُہُ
اللّٰہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یَدَہُ الْیَمٰنِیَّ عَلٰی
رَاسِہِیَّ وَاَخَذَ بِاُذُنِ الْیَمٰنِیَّ یَغْتَلِہَا فَصَلَّی
رُكْعَتَیْنِ ثُمَّ رُكْعَتَیْنِ ثُمَّ رُكْعَتَیْنِ ثُمَّ رُكْعَتَیْنِ
ثُمَّ رُكْعَتَیْنِ ثُمَّ رُكْعَتَیْنِ ثُمَّ اَوْتَرْتُ ثُمَّ اَضْطَجَعْتُ
حَتّٰی جَاءَکَ الْمَوْزُونُ فَقَامَ فَصَلَّی رُكْعَتَیْنِ
تَخَفِیْفَتَیْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّی الصُّبْحَ

سورۃ النساء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ یَسْتَنْكِفُ یَسْتَنْكِفُ
قَوَامًا قَوَامًا مِّنْ مَّعَاشِہِ لَکُنْ سَبِيلًا
یَعْنِی الرَّجْمَ لِلثَّیْبِ وَالْجُلْدَ لِدَبْكِہِ وَقَالَ
عَبْدُہُ مَثْنًی وَقُلْتُ یَعْنِی اِثْنَتَیْنِ وَثَلَاثًا
اَوْ بَعْدَ اَلْاِثْنَاوِیْنِ اَلْعَرَبُ سَرَبَاعَہُ
بِاِثْنِیْنِ قَوْلِہِ وَانْ خِفْتُمْ اَنْ لَا
تَقْسِطُوا فِی الْبَیِّنَاتِ

۱۶۸۶۔ حکایت کا ابراہیم بن موسیٰ اخبارنا
ہشام بن ابی جریج قال اخبرنی ہشام بن عمار
عن اَبِیہُ عَنْ عَائِشَہَ اَنَّ رَجُلًا کَانَ لَہُ یَتِیْمَۃٌ
فَنَکَحَہَا وَکَانَ لَہَا عَذَقٌ وَکَانَ یَمْسِکُہَا عَلَیْہِ
وَلَوْ یُکِنُّ لَہَا مِنْ نَفْسِہِ شَیْءٌ فَتَزَلُّ فِیْہِ فَاِنْ
خِفْتُمْ اَنْ لَا تَقْسِطُوا فِی الْبَیِّنَاتِ اَوْ حِیْبَہُ قَالَ کَانَ

اس آدمی کے اس بارے اور دوسرے بابیوں میں شریک تھی۔

حضرت عذکرہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس ارشاد باری تعالیٰ کے بارے میں پوچھا: ”اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرے گا۔“ انہوں نے فرمایا: ”اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! یہ ایک یتیم لڑکی کے بارے میں ہے جو اپنے ولی کی کفالت میں ہو اور اس آدمی کی جائیداد میں شریک ہو۔ ولی کو اس لڑکی کے مال اور جہاں کا لالچ ہو۔“
 قرآن اس لڑکی سے نکاح کرنے کا ارادہ کرے اور پورا مہر ادا کرنے کا ارادہ نہ کرے، جتنا کہ اسے دوسرے آدمی دے سکتے ہیں۔ تو ایسی لڑکیوں کے ساتھ نکاح کرنے سے منع کر دیا گیا جب تک انہیں پوری لڑکیوں کے برابر پورا مہر انصاف کے ساتھ نہ دیا جائے اور ایسے آدمیوں کو حکم دیا گیا کہ وہ دوسرے عورتوں سے نکاح کر لیں، ایسی عورتوں سے جو انہیں پسند بھی ہوں عذر کا بیان ہے کہ حضرت صدیقہ نے فرمایا: ”لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس آیت کے بعد عورتوں کے متعلق پوچھا کرتے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ۱۔ اور تم سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پر چلتے ہیں رایت ۱۲۷ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان یتیم لڑکیوں کے بارے میں فرمایا ہے جن سے مال یا جہاں کی کمی کے باعث نکاح کرنے سے منع پسرا جائے، آپ منبر ماتی ہیں کہ ایسی یتیم عورتوں کے ساتھ اس وقت نکاح کرنے سے منع فرمایا گیا ہے، جب تک انہیں انصاف کے ساتھ پورا مہر نہ دیا جائے، جن سے مال یا جہاں کی کمی کے باعث اعراض کیا گیا۔“

مَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ کی تفسیر

اور جو حاجت مند ہو وہ بقدر مناسب کھائے پھر
جب تم ان کے مال انہیں سپرد کرو تو ان پر گواہ کرو۔
رأیت (۶)۔ جدارِ اجل میں کرنا۔ اعتدال ہم نے تیار کر رکھا ہے۔
یہ الاعتدال سے بابِ افعال ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارشاد

بِالْمَعْرُوفِ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ
فَأَشْهَدُوا عَلَيْهِمُ الْآيَةَ وَيَذَرَأْمُادَةً
أَعْتَدْنَا لِأَعْتَادِنَا أَفَعَدْنَا مِنْ
الْعَتَادِ -

۱۶۸۸۔ حکمائی اسحاق اخیونا عبد اللہ

باری تعالیٰ اور جسے حاجت نہ ہو وہ پتھر ہے اور جو حاجت مند ہو وہ لقمہ مناسب کھائے۔ فرمایا کہ یہ یتیم کے مال کے بارے میں ہے کہ جب تک اس کے پاس رہے تو حاجت مند مناسب مقدار میں کھا سکتا ہے۔

وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ

پھر بانٹتے وقت اگر رشتہ دار اور یتیم اور مسکین آجائیں (آیت ۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ آیت ۸ پھر بانٹتے وقت اگر رشتہ دار اور یتیم اور مسکین آجائیں (آیت ۸) یہ حکم آیت ۸ ہے اور کسی آیت سے منسوخ نہیں ہوئی ہے۔ اسی طرح سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے۔

يُوصِيكُمُ اللَّهُ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنی سلمہ سے گزرتے ہوئے میری عیادت کے لئے تشریف لائے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے پیوٹھی کی حالت میں پایا تو پانی منگوا یا پھر وضو فرمایا اور پانی پانی سے اسیرے اور پرھینٹے مارے تو مجھے ہر ش آگیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں کہ اپنے مال کے بارے میں کیا کروں؟ آپ یہ آیت نازل ہوئی: اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں (آیت ۱۱)۔

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ پہلے رقم آنے سے (یوں ہوتا تھا کہ مال کا وارث بیٹا ہوتا اور والدین کے لئے وصیت کی جاتی) پس اللہ تعالیٰ نے اس میں سے حجابات چاہی منسوخ فرمایا اور یہ اصول مقرر فرمایا کہ: بچے کا حق دو تہیوں کے برابر ہے (آیت ۱۱) والدین میں سے ہر ایک کے لئے چٹا اور تیسرا

بُنْ نُسْبٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ إِنَّهَا سَنَلَّتْ فِي مَالِ الْيَتِيمِ إِذَا كَانَ فَقِيرًا أَفَنِيَا كُلِّ مَسْكِينٍ قِيَامًا عَلَيْهِ بِمَعْرُوفٍ۔

۷۳۷ قَوْلِهِ وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةُ أُولُو الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينُ إِلَيْهَا۔ ۱۶۸۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَبِيبٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَيْبَةَ عَنْ سَفْيَانَ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةُ أُولُو الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينُ قَالَ هِيَ مُحْكَمَةٌ فَلَيْسَتْ بِمَنْسُوحَةٍ تَابَعَهُ سَعِيدُ بْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

يَا ذِي الْقُرْبَىٰ

۱۶۹۰۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي عَدَسٍ عَنْ مَوْلَى ابْنِ هِشَامٍ أَنَّ ابْنَ جَدِّهِ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ مُكْدَيْبٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوبَكْرٍ فِي بَيْتِي سَلِمَةً مَا شِئْنَا فَوَجَدَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَغْفِلُ فَعَدَا بَيْنَهُمَا فَوَضَّأَ مِنْهُ شَرَّاشَ عَلَيَّ فَأَفْقَعْتُ فَقُلْتُ مَا تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعُ فِي مَالِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَلَّتْ يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ۔

يَا ذِي الْقُرْبَىٰ وَلَكُمْ نِصْفُ مَا

تَرَكَ آبَاؤُكُمْ

۱۶۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ وَرْقَانَ عَنْ ابْنِ أَبِي لَجَبٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمَالُ لِلْوَلَدِ وَكَانَتْ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ فَسَمِعَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ مَا أَحَبَّ فَجَعَلَ لِلَّذِينَ مِثْلَ ذَلِكَ الْأَنْشِيَةِ وَجَعَلَ لِلَّذِينَ

حصہ مقرر فرمایا یعنی عورت کے لئے اسطوراں یا چوڑھا قصار و خاندان کے لئے آدھا یا چوڑھا حصہ۔

لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا نِسَاءَكُمُ کی تفسیر
تمہیں حلال نہیں کہ عورتوں کے زبردستی وارث بن جاؤ (آیت ۱۹)
ابن عباس سے منقول ہے کہ لَا تَعْصُوهُنَّ سے مراد ہے کہ ان کے ساتھ زبردستی نہ کرو۔ عذوباً گناہ تفقہروا تم ایک جانب جھک جاؤ۔ بعد از اس سے مراد ہے بہر یعنی التمسک۔

حکمر اور ابوالحسن سوالی دونوں حضرات نے ایک ایک حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ آیت ۱۹ سے بیان والوں تمہیں حلال نہیں کہ عورتوں کے زبردستی وارث بن جاؤ اور عورتوں کو نہ روکو اس غرض سے کہ جو بہران کو دیا تھا اس میں سے کچھ لے لو (آیت ۱۹) کے بارے میں وہ فرماتے ہیں کہ ہے جب آدمی مر جائے تو اس کی بیوی کے زیادہ مفید اس کے وارث ہی شمار کے جاتے تھے اگر ان میں سے کوئی چاہتا تو اسے اپنی زوجیت میں لے لیتا اور اگر وہ چاہتے تو اسے کسی دوسرے کے نکاح میں دیتے اور اگر وہ چاہتے تو کسی سے اس کا نکاح نہ ہونے دیتے پس اس کے وارثوں سے زیادہ وہ اس کے خداداد شمار کے جاتے تھے۔ پس مذکورہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی ہے۔

لِكُلِّ جَعَلْنَا مَوَالِيَّ مِمَّا تَرَكَ کی تفسیر
اور ہم نے سب کے لئے مال کے مستحق بنادے جو کچھ چھوڑ جائیں
مال باپ اور قرابت والے (آیت ۳۳) موالی سے ادلیا اور وارث مراد ہیں۔ عاقداً جس کو قسم کھا کر مولیٰ بنایا ہو۔ الخلیفہ اور نفولی کے اور بھی کئی معنی آئے ہیں جیسے عیال کا بیٹا، غلام یا نوکر کا مالک جو علیحدہ احسان اس کو آؤ اور دوسرے، غلام جو آزاد کر دیا گیا ہو اور جو دین میں مددگار ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ آیت ۳۳ اور ہم نے سب کے لئے مال کے مستحق بنادے یہ وارثوں کے متعلق ہے اور جملہ ۳۳ اور وہ جن سے تمہارا صلت بندہ چکا اس کا معاملہ یوں ہے کہ جب مہاجرین مدینہ منورہ میں وارد ہوئے

بِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السَّيِّئَاتُ وَالْثَلَاثُ وَجَعَلَ لِلَّهِ أَفْ
الْثَمَنَ وَالذَّبْحَ وَلِلزَّوْجِ الشُّطْرَ وَالزَّجْجَ۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا نِسَاءَكُمُ كَرِهًا أَلَا يَتَذَكَّرُ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ لَا تَعْصُوهُنَّ لَا تَقْهَرُوهُنَّ وَهِنَّ
حُوبًا إِنَّمَا تَعُولُونَّ تَمِيمُكُنَّ نَحْلَةً التَّحْلَةَ
الْمَهْرَ۔

۱۶۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ حَدَّثَنَا
أَبُو طَلْحَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عِكْرِمَةَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ النِّسَاءُ فِي ذِكْرِهِ أَبُو الْحَسَنِ
النَّسَوَاتُ وَلَا أَظُنُّهُ ذَكَرَهُ إِلَّا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
يَأْتِيهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا
النِّسَاءَ كَرِهًا وَلَا تَعْصُوهُنَّ لَئِنْ كُنَّ بَعْضُ
مَا أَتَيْنَهُنَّ قَالَ كَانُوا إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ كَانَ
أَوْلِيَّاءَهُ أَحَقُّ بِأَمْوَالِهِنَّ إِنْ شَاءَ بَعْضُهُمْ
تَزَوَّجَهَا وَإِنْ شَاءَ وَارِثُهَا وَإِنْ شَاءَ ذَا
لَوْ زَوَّجَهَا فَهُمْ أَحَقُّ بِهَا مِنْ أَهْلِهَا فَتَزَلَّتْ
هَذِهِ الْآيَةُ فِي ذَلِكَ۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ جَعَلْنَا مَوَالِيَّ
مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ إِلَّا يَتَذَكَّرُ
مَوَالِيَّ أَوْلِيَّاءَهُ وَمَرَّتْ عَاقِدَاتُ هُوَ
مَوْلَى الْيَتِيمِ فَهُوَ الْيَتِيمُ وَالْمَوْلَى
أَيْضًا ابْنُ الْعَمِّ وَالْمَوْلَى الْمُنْعَمُ الْمُعْتَقُ
وَالْمَوْلَى الْمُعْتَقُ وَالْمَوْلَى الْمِلْكُ وَالْمَوْلَى
مَوْلَى فِي الدِّينِ۔

۱۶۹۳۔ حَدَّثَنَا شَيْخُ الْمَصْلُوتِ بْنُ مُحَمَّدٍ
حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ إِدْرِيسَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ
مُصَرِّفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ جَعَلْنَا
مَوَالِيَّ قَالَ وَرَفَعَهُ وَأَكْبَدِيْنَ عَاقِدَاتُ أَيُّهَا نَكُو

تھے تو صاحبزادے اعلیٰ بھائی کا وارث ہوتا اور اس کے اپنے رشتہ دار
وارث نہیں ہوتے تھے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان رہبرین
والنصار کے درمیان مواخات (بھائی چارہ) قائم فرمادیا تھا جب یہ آیت
نازل ہوئی کہ وہ اور ہم نے سب کے لئے مال کے متحق ہمارے ہیں تو یہاں پر
سکا سرخ ہو گیا۔ پھر فرمایا کہ یہ اور وہ ہیں سب ہمارے اہل بیت ہیں چاہے
یعنی مدد دہی اور غیر خواہی کا۔ چنانچہ ان کا وارث ہونا تو ختم ہو گیا لیکن وصیت
ان کے لئے باقی رہ گئی اسے اب اس امر نے اور پس سے اور انہوں نے حضرت
إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ کی تفسیر
ذَرَّةً سے مراد جس میں ذرے کے برابر ہو۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں بعض لوگوں نے سوال کیا
کہ یا رسول اللہ کیا ہم قیامت میں اپنے رب کو دیکھیں گے؟ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں، کیا دوسرے کے وقت جب کہ
رصوب نکلی ہوئی ہو اور آسمان میں بادل بھی نہ ہوں تو تمہیں سورج
کے دیکھنے میں کوئی تکلیف ہوتی ہے؟ لوگوں نے جواب دیا، نہیں
فرمایا، کیا چاندنی رات میں جبکہ چاندنی چھائی ہوئی ہو اور آسمان پر
بادل بھی نہ ہوں تو کیا تمہیں پاند کے دیکھنے میں کوئی تکلیف ہوگی؟
لوگوں نے کہا، نہیں، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ
کے دیکھنے میں تمہیں اسی طرح کوئی تکلیف یا رکاوٹ نہیں ہوگی
اور قیامت کے روز تم اللہ جل شانہ کو اسی طرح بغیر کسی رکاوٹ کے
دیکھو گے جیسے آج ایک دوسرے کو دیکھتے ہو۔ قیامت کے روز ایک
پکارنے والا پکارے گا کہ تم میں سے جو گروہ خدا کے سوا جس بت
یا تھان کو پوجتا تھا آج اس کے چھپے ہوئے چنانچہ ایسے تمام
لوگ جہنم میں پھینک دئے جائیں گے۔ یہاں تک کہ وہی لوگ
رہ جائیں گے جو ایک خدا کی عبادت کرتے تھے خواہ وہ نیک ہوں
یا بد جن میں اہل کتاب کے کچھ لوگ بھی ہوں گے پھر یہودی
بلائے جائیں گے اور ان سے پوچھا جائے گا کہ تم کس کی پوجا
کیا کرتے تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہم اللہ کے بیٹے حضرت عزیر علیہ
السلام کی عبادت کیا کرتے تھے ان سے کہا جائے گا کہ تم نے

كَانَ اللَّهُمَّ جَارُونَ لَنَا كَدُمَا الْمَدِينَةَ بَدِثَ
أَلْمُحَارِبُ الْأَنْصَارِيَّ دُونَ ذَوِي رَجِيَّةٍ لِلْأَخَوَةِ
الَّتِي أَخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا
فَلَمَّا نَزَلَتْ وَبُكِّلَ جَعَلْنَا مَوَاتِيَّ نَسِخَتْ ثُمَّ قَالَ
وَالَّذِينَ عَاقَدَتِ آيْمَانُكُمْ مِنَ النَّصْرَةِ وَالْفِرَادَةِ
وَالنَّصِيحَةِ وَقَدْ ذَهَبَ الْيُمُرَاتُ وَيُوهِي لَهُ سَمِعَ
أَبُو سَامَةَ إِذْ رِيسَ وَسَمِعَ إِذْ رِيسَ كَلِمَةً -

بَابُ ۶۳۱ - قولہ إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ
مِثْقَالَ ذَرَّةٍ يَعْنِي مِثْقَالَ ذَرَّةٍ -

۱۶۹۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا
أَبُو عَمْرٍو حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسَا
عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
أَنَّ أَنَسَ بْنَ سَافِيٍّ رَمَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ تَذَرِي رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ هَلْ تَضَارُونَ
فِي رُؤْيَا الشَّمْسِ بِالظَّهِيرَةِ ضَوْءٌ كَيْسَ فِيهَا
سَحَابٌ قَالُوا لَا قَالَ وَهَلْ تَضَارُونَ فِي رُؤْيَا
الْقَمَرِ لَيْلَةً أَلَمْ تَرَوْهُ كَيْسَ فِيهَا سَحَابٌ قَالُوا
لَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا
تَضَارُونَ فِي رُؤْيَا اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
إِلَّا كَمَا تَضَارُونَ فِي رُؤْيَا أَحَدِهِمَا إِذَا كَانَ يَوْمُ
الْقِيَمَةِ أَذِنَ مُؤَذِّنٌ يَتْلُو كُلِّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ
تَعْبُدُ فَلَا يَبْقَى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللَّهِ مِنْ
الْأَصْنَامِ وَالْأَنْصَابِ إِلَّا يَنْسَاقُ طُوفَانٍ فِي النَّارِ
حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ
يَتْلُو قَاجِرًا وَعِبَادَاتِ أَهْلِ الْكِتَابِ فَيَدْعَى إِلَهُهُمْ
فَيَقَالُ لَهُمْ مَنْ كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ قَالُوا كُنَّا نَعْبُدُ
عَزِيرَ بْنِ اللَّهِ فَيَقَالُ لَهُمْ كَذَبْتُمْ مَا اتَّخَذَ اللَّهُ مِنْ
صَاحِبَةٍ وَلَا وَلَدٍ فَمَاذَا تَبْعُوثُ فَقَالُوا

عَطِشْنَا رَبَّنَا فَاسْقِنَا فَيَسَّارُ آكَ تَرَحُّوت
 فَيُحْشَرُونَ إِلَى النَّارِ كَأَنَّهُمْ سَرَابٌ يُحْطَرُ بَعْضُهُمَا
 بَعْضًا فَيَتَسَاءَلُظُونَ فِي النَّارِ شَرَّ مِثْلَ عِي
 النَّصَارَى فَيَقَالُ لَهُمْ مَنْ كُنتُمْ تَعْبُدُونَ
 قَالُوا كُنَّا نَعْبُدُ الْمَسِيحَ بْنَ اللَّهِ فَيَقَالُ لَهُمْ
 كَذَبْتُمْ مَا اتَّخَذَ اللَّهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَلَا وَكِيد
 فَيَقَالُ لَهُمْ مَاذَا تَبْعُونَ فَكَذَلِكَ مِثْلُ الْأَوَّلِ
 حَتَّى إِذَا الْهَرَبُ بَقِيَ الْأَمَنُ كَانَ يَعْْبُدُ اللَّهُ مِنْ بَرٍ
 أَوْ قَاحِبٍ أَتَاهُ رَأْسُ الْعَلَمِينَ فَاذْنُ صَوْرَةٍ
 مِنْ أَلْتِي رَأَوْهُ فِيهَا فَيَقَالُ مَاذَا تَنْتَظِرُونَ
 تَنْتَبِهُنَّ أُمَّةٌ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ تَالُوا فَارَقْنَا
 النَّاسَ فِي الدُّنْيَا عَلَى أَفْقَرٍ مَا كُنَّا يَتَهَمُونَ
 لَعَنُصَا حَبْرَهُمْ وَنَحْنُ نَنْتَظِرُ رَبَّنَا الْكَذِبُ كُنَّا
 نَعْبُدُ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ لَا تَشْرِكْ
 بِاللَّهِ شَيْئًا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا

بَابُكَ قَوْلِهِ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ
 كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَاكَ عَلَى
 هَؤُلَاءِ شَهِيدًا أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ الْأَنْفَالَ وَالْخَتَالَ وَالْجَدِ
 نَظْمُ نَسْوِيهَا حَتَّى تَعُودَ كَأَقْفَادِهِمْ
 طَمَسَ الْكِتَابَ فَمَا سَعِيرًا وَقُودًا

۱۶۹۵- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى
 عَنْ سُبْيَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ رَبِّهِ هَيْوَةَ عَنْ
 عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ يَحْيَى بَعْضُ الْحَدِيثِ
 عَنْ عُمَرَ وَبِنَا مَرَّةً قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَدْ أَعَانِي قُلْتُ أَقْدَرُ عَلَيْكَ وَ
 عَلَيْكَ أَنْزَلَ قَالَ فَإِنِّي أَحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ
 غَيْرِي فَقَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ سُوْرَةُ النَّسَاءِ حَتَّى
 بَلَغَتْ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا
 بِكَ هَؤُلَاءِ شَهِيدًا أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ الْأَنْفَالَ تَالِ

جھٹ بولا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نبی ہوئے اور نہ کوئی بیٹا ہے اچھا بگڑا اب تم کیا پاتے
 ہر وہ کہیں گے کہ ہمیں پیاس لگی ہوئی ہے لہذا اسے ہمارے سب! ہمیں پانی
 پلا دے پھر پیتے کے ایک میدان کے متعلق کہا جائیگا کہ کیا تم وہ پانی نہیں دیکھتے چنانچہ
 وہ سب اس آگ میں جمع کر لئے جائیں گے یعنی دیکھنے میں وہ سراب ہوگئی یعنی
 رکھائی دیکھا کہ پانی اور ریت ہے لیکن ہوگئی آگ جسکے بعض شے دھڑلے
 کو کھا رہے ہو گئے پس وہ اس آگ میں ڈال دئے جائیں گے پھر نصاریٰ
 کو بلایا جائے گا اور ان سے پوچھا جائیگا کہ تم کس کی عبادت کیا کرتے تھے
 وہ کہیں گے کہ ہم اللہ کے بیٹے حضرت مسیح علیہ السلام کی پوجا کیا کرتے
 تھے ان سے کہا جائیگا کہ تم جھوٹے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نہ پوری ہے
 اور نہ کوئی بیٹا ہے پھر ان سے کہا جائیگا کہ اچھا یہ بتاؤ تم کیا چاہتے ہو
 چنانچہ انکے ساتھ بھی وہی کچھ ہوگا جو ان سے پہلے یہودی گروہ کے ساتھ
 ہوا۔ یہاں تک کہ مرث وہی ہوگئے وہ جائیں گے جو ایک مذہب کی عبادت کیا
 کرتے تھے خواہ وہ نیک ہوں یا بد پھر اللہ تعالیٰ بہت قریب سے
 ایسی صورت دیکھی کوئی صورت نہیں! میں جبرہ فرماؤں گا جس میں اسے پکا
 جائے پھر اسے پوچھا جائیگا کہ تم کس کا انتظار کر رہے ہو ہمارا کہ آج ہر ایک اکٹھے
فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ
 کی تفسیر تو کیسی ہوگی جب ہم ہر امت سے ایک گواہ
 لائیں اور اسے محبوب! تمہیں ان سب پر گواہ و نگہبان بنا کر لائیں آیت
 الْخَتَالَ اور الْخَتَالَ کا ایک ہی معنی ہے یعنی مغرور۔ فَيَقُولُ ہر ایک نے
 گدھے کی طرح برابر کر دینگے ظن الکتا ب اسی سے بنا ہے یعنی کچھ ہر اشارہ یا بیچارہ انہیں
 حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
 جبکہ بخاری کا بیان ہے کہ اس حدیث کا ایک حصہ عمر بن مخرمہ سے مروی
 ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن مسعود سے فرمایا کہ مجھے قرآن کی
 پڑھ کر سناؤ میں عرض گزار ہوا کہ حضور! میں پڑھ کر سناؤں جبکہ نازل تو آپ
 پر ہوا ہے! فرمایا مجھے دوسروں کی زبانی سنا بہت پسند ہے۔ پس میں نے
 آپ کے حضور سورۃ النسا پڑھی جب میں اس آیت پر پہنچا کہ ”اس وقت
 کیسی بات ہوگی جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں اور اسے محبوب!
 تمہیں ان سب پر گواہ و نگہبان بنا کر لائیں۔“ تو آپ نے فرمایا
 کہ بس کر جاؤ اور اس وقت آپ کی مبارک آنکھوں سے

یہ کہیں کی وہ عبادت کرتا تھا وہ کون کس کے کہ ہم نے ان کو گواہ میں جو پڑھتا تھا جبکہ ان کی بڑی ضرورت تھی۔ اور ہم اپنے سب کو انتظار کر رہے ہیں ان سے فرمایا جائے گا کہ میں تمہیں

عَيْنَاهُ تَذَرُفَانِ

بَابُ ۶۲۳ قَوْلِهِ وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَى
أَوْ عَلَى سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدًا مِنْكُم مِّنَ الْغَائِطِ
صَبِيغًا وَجْهَ الْأَرْضِ وَقَالَ جَابِرٌ كَانَتْ
الطَّوَاغِيتُ الَّتِي يَتَحَاكَمُونَ إِلَيْهَا فِي جَهَنَّمَ
وَاحِدًا وَفِي أَسْكَو وَاحِدًا وَفِي كُلِّ حِجَّةٍ وَاحِدًا
كَرَّهَانِ يَنْزِلُ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ وَقَالَ عُمَرُ
الْحَبِيبُ السَّحَرُ وَالطَّاعُوتُ الشَّيْطَانُ فَقَالَ
عِكْرِمَةُ الْحَبِيبُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ شَيْطَانُ
وَالطَّاعُوتُ الْكَاهِنُ

۱۶۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ
هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ تَأْتَتْ هَلَكَةً
فَلَا دَهْلَ إِلَّا سَبَّأَ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي طَلَبِهَا رَجُلًا فَحَضَرَتْ الصَّلَاةَ وَكَيْسُوا
عَلَى وَضُوئِهِ وَلَمْ يَجِدْ قَامًا مَاءً فَصَلَّاهُ وَهُمْ
عَلَى غَيْرِ وَضُوئِهِ فَانْزَلَ اللَّهُ بِعَيْنِ آيَةٍ
الَّتِي فِيهَا

بَابُ ۶۲۴ قَوْلِهِ أُولَى الْأُمْرِ مِنْكُمْ
ذَوِي الْأَمْرِ

۱۶۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا
عُجَابُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جَدِّجٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ
مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولَى الْأَمْرِ مِنْكُمْ
قَالَ تَنَزَّلَتْ فِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ قَبِيصٍ
بْنِ عَدِيٍّ إِذْ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي سَرِيَّةٍ

بَابُ ۶۲۵ قَوْلِهِ فَلَا وَرَافِقَ لَكُمْ يَوْمَئِذٍ
يُحْكِمُكُمْ فِي مَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ

۱۶۹۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

آنسرواں تھے۔

اِنْ كُنْتُمْ مَرْضَى اَوْ عَلَى سَفَرٍ کی تفسیر
اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں یا تم میں سے کوئی قضاے حاجت سے آیا یا تم
نے عورتوں کو چھو یا اور پانی نہ پایا (آیت ۴۳) صَبِغًا ا زمین
کی سطح۔ الطَّوَاغِيتُ وہ ہیں جن کی طرف کافر اپنے مقدرے
لے جاتے تھے چنانچہ وہ قبیلہ جہینہ کا اپنا تھا یعنی اسلام کا اپنا اور ایک
قبیلہ کا اپنا اپنا اور کافروں پر شیطان نازل ہوتے ہیں حضرت
عمر نے فرمایا کہ الطَّاعُوتُ سے جادو اور اَلطَّاغُوتُ سے
شیطان مراد ہے مگر مکر کا قول ہے کہ اَلطَّاعُوتُ حبشہ کی زبان کا لفظ
ہے یعنی شیطان اور اَلطَّاغُوتُ سے کافروں مراد ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک سفر
میں امیر ہارگم ہرگیا جو میں نے عاریہ حضرت اسلم سے لیا تھا۔ پس
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے تلاش کرنے کے لئے چند
آدمی بھیجے۔ لوگوں کے وضو نہ تھے اور وضو کے لئے انہیں پانی
مل بھی نہیں رہا تھا۔ چنانچہ لوگوں نے بغیر وضو کے نماز پڑھی اس
وقت اللہ تعالیٰ نے یہ تم اِنْ كُنْتُمْ مَرْضَى اَوْ

آیت نازل فرمائی۔
أُولَى الْأَمْرِ مِنْكُمْ کی تفسیر
جن کا حکم چلتا ہو۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ آیت ۱۔ حکم ماؤا اللہ کا اور حکم ماؤا
رسول کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں (آیت ۵۹)
یہ حضرت عبداللہ بن مہاذب بن قیس بن عدی کے بارے
میں نازل ہوئی۔ جب کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے انہیں ایک سریہ (فوجی دستے) کا امیر بنا کر
روانہ فرمایا تھا۔

فَلَا وَرَافِقَ لَكُمْ يَوْمَئِذٍ حَتَّى يُحْكِمَ اللَّهُ أَمْرَكُمْ

حضرت عروہ کا بیان ہے کہ (روایہ ابیہم) حضرت زبیر بن العوام

اور ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا کہیت کے پانی پر جھگڑا ہو گیا
بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منیصلہ فرمایا کہ اسے زمیر! پسے تم اپنے کہیت
کو پانی سے لے لو اور پھر ہمارے کے کہیت کی جانب چھوڑ دینا۔ اس پر
انصاری نے کہا: یا رسول اللہ! کیا یہ اس لئے ہے کہ یہ آپ کی پھوپھی
جان کے صاحبزادے ہیں؟ اس پر آپ کے چہرے کا رنگ سرخ ہو گیا
اور فرمایا کہ اسے زمیر! پسے تم اپنے کہیت کو پانی دو اور وہیں بیٹھ
جانا جب پانی کہیت کی مشٹیروں سے باہر نکلنے لگے تو اپنے ہمارے
کی جانب چھوڑ دینا (زمیر کا بیان ہے) اور بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے اس دفعہ حضرت زمیر کو ان کا پورا حق دلا دیا جبکہ آپ نے
صاف فطرتوں میں حکم فرمایا اور نہ پہلے حکم میں انصاری کے لئے رعایت فرمائی
گئی تھی اور اس حکم میں دونوں کے حقوق کی جانب اشارہ فرمایا تھا حضرت
زمیر فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں یہ آیتیں یہ تو اے محبوب! تمہارے رب کی
قسم وہ مسلمان نہ ہونگے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ
فَاُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ
تو اسے ان کے ساتھ لے گا جن پر اللہ نے فضل کیا (آیت ۶۹)۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں
نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی
بنی جب بیمار پڑے تا تو اسے اختیار دیا جائے کہ دنیا میں رہنا چاہتا ہے
یا آخرت میں، چنانچہ جب آپ اس مرض میں مبتلا تھے میں میں وہاں
ہوا اور جب بیماری شدت اختیار کر گئی تو میں نے سنا کہ آپ فرما
رہے تھے: "ان لوگوں کے ساتھ جن پر اللہ نے نفل فرمایا
یعنی انبیاء، صدیقین، شہید اور نیک لوگوں کے ساتھ"۔
پس میں سمجھ گئی کہ آپ نے آخرت کو اختیار فرما

لیا ہے۔
وَمَا لَكُمْ لَا تَقَاتِلُونَ
اور تمہیں کیا ہوا کہ نہ لڑو اللہ کی راہ میں (آیت ۷۵)

عبداللہ بن عمر، سفیان، عبید اللہ کا بیان ہے کہ میں
نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا
کہ میرا اور میری والدہ ماجدہ کا شمار کمزوروں میں تھا۔

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ عَنْ الزُّهْرِيِّ
عَنْ عُمَرَوَةَ قَالَتْ خَاصَمَ النَّبِيُّ رَسُولَ اللَّهِ
فِي شَرِيحٍ مِنَ الْحَرَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقِ يَا زَيْدُ شَحْرًا رَسُولُ اللَّهِ
جَارِيَةً فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ كَانَ
ابْنُ عَتِيكَ فَتَلَوْتَ وَحَدَّثَهُ ثُمَّ قَالَ اسْتَقِ يَا زَيْدُ شَحْرًا
أَحْسِنِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدَارِ شَحْرًا رَسُولُ اللَّهِ
الْمَاءَ إِلَى جَوَارِكَ وَاسْتَوْعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِلزَّبِيرِ حَقَّهُ فِي صَرِيحٍ الْحُكُومِينَ أَغْضَبَهُ
الْأَنْصَارِيُّ كَانَ أَمْسًا عَلَيْهِمَا بَأْسٌ كَرِهَ مَا فِيهِ سَخَطٌ
قَالَ النَّبِيُّ قَمَا أَحْسِبُ هَذِهِ الْأَيَّاتُ لَا أَنْزَلْتُ
فِي ذَلِكَ فَلَا وَرَيْكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يَحْكُمُوا لَكَ
فِيمَا شَجَدَ بَيْنَهُمَا۔

بَابُ قَوْلِهِ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ
أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ۔

۱۶۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَرِمٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي
عَنْ عُمَرَوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ نَبِيٍّ قِيَمَ ضَ
الْآخِرِينَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَكَانَ فِي شَكْوَاهُ
الَّذِي قُبِضَ فِيهِ أَخَذَتْهُ بَحَّةٌ شَدِيدَةٌ
فَسَمِعْتَهُ يَقُولُ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ
النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ
فَعَلِمْتُ أَنَّهُ خَيْرٌ۔

بَابُ قَوْلِهِ وَمَا لَكُمْ لَا تَقَاتِلُونَ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَى الظَّالِمِ أَهْلِهَا۔

۱۷۰۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عِبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
سَفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ
قَالَ كُنْتُ أَنَا وَأُمِّي مِنَ الْمُسْتَضْعِفِينَ۔

ابن ابی شیبہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آیت ۱: ”اور کمزور مردوں اور غریبوں اور بچوں کے واسطے“ تلاوت کی اور فرمایا کہ میرا اور میری والدہ محترمہ کا شمار ان لوگوں میں ہے جن کا اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا۔ حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ حضرت سے تنگ ہر نامراد ہے۔ تَلَوْا اَلَيْسَتْ كُوْرِيَانِ پھر کہ گواہی دینا اللہ کے سوا دوسرے نے کہا ہے کہ اَلَمْ نَكُنْ مِنْ رَاٰدِيْهِ جِبْرِيْلُ رَاٰمَتٌ میں نے اپنی قوم کو پھر دیا۔ مَوْفُوًّا ایک مقررہ وقت پر۔ **فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِيْنَ كَيْفِيْنَ** تو تمہیں کیا ہوا کہ منافقوں کے بارے میں دو فریق ہو گئے اور اللہ نے انہیں اوندھا کر دیا (آیت ۸۸) ابن عباس کا قول ہے کہ ان کی طاقت کو مسطور یا خدشہ سے مراد

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آیت ۱: ”اور کمزور مردوں اور غریبوں اور بچوں کے واسطے“ تلاوت کی اور فرمایا کہ میرا اور میری والدہ محترمہ کا شمار ان لوگوں میں ہے جن کا اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا۔ حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ حضرت سے تنگ ہر نامراد ہے۔ تَلَوْا اَلَيْسَتْ كُوْرِيَانِ پھر کہ گواہی دینا اللہ کے سوا دوسرے نے کہا ہے کہ اَلَمْ نَكُنْ مِنْ رَاٰدِيْهِ جِبْرِيْلُ رَاٰمَتٌ میں نے اپنی قوم کو پھر دیا۔ مَوْفُوًّا ایک مقررہ وقت پر۔ **فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِيْنَ كَيْفِيْنَ** تو تمہیں کیا ہوا کہ منافقوں کے بارے میں دو فریق ہو گئے اور اللہ نے انہیں اوندھا کر دیا (آیت ۸۸) ابن عباس کا قول ہے کہ ان کی طاقت کو مسطور یا خدشہ سے مراد

وَ اِذَا جَاءَ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمِيْنِ کی تفسیر

اور جب ان کے پاس کوئی بات اہمیان یا اہل کی آتی ہے اس کا چرچا کر بیٹھتے ہیں (آیت ۸۳) یعنی اسے خوب پھیلاتے ہیں یَسْتَبْطِنُوْنَ چاہیے کہ اس کی تحقیق کریں۔ حَسْبُكَ سَافِيْۤیَا اِلَّا اِنَّا لَا نَسْمَعُ مِنْ شَيْءٍ پھر بھی وہ غیور اور قویٰ شرارتی قلبیہ کی وجہ سے ہمارے بھی اسے کاٹ دیا قیلاً اور قولا ہم میں ہی جمع کا معنی ہے مگر ان کا۔ **وَمَنْ يَّقْتُلْ مُّوْمِنًا مَّتَعِمِدًا فُجْرًا وَّ اَوْ جَهَنَّمَ** کی تفسیر

۱۷۰۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ تَلَا لَا اَلْمُسْتَضْعِفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ قَالُوْا لَئِنْ قَالَ كُنْتَ اَنَّا قَدْ فُيْ مِمَّنْ عَدَدَ اللّٰهُ دِيْدَكَ رَعِيْنَا ابْنِ عَبَّاسٍ حَصْرَتْ هَآؤُلَآءِ تَلَوْا اَلَيْسَتْ كُوْرِيَانِ بِشَهَادَةٍ وَقَالَ عِيْرُهُ اُنْمِ اَعْمَالُهَا جَدْرًا اَعْمَتْ هَآجِرَتْ قَدْرِيْ مَوْفُوًّا مَوْفُوًّا قَدْرَتْهُ عَلَيْهِ

بَابُ ۲۸ قَوْلِهِ مَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَسَاكُسُهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَدَّلَ دَهُمُ فِئَةٍ جَمَاعَةً

۱۷۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ رَّبْعُ الدَّحْمِيْنَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِيْنَ فِئَتَيْنِ سَاجِدَ نَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَحَدٍ وَكَانَ النَّاسُ فِيْهِمْ فِرْقَتَيْنِ فَرِيقًا يَقُوْلُ اَقْتُلُوْهُمُ وَفَرِيقًا يَقُوْلُ لَا تَقْتُلُوْهُمْ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَقَالَ اِنَّمَا طَبَقَةُ تَخْفَى الْخَبْرُ كَمَا تَخْفَى النَّارُ خَبْرُ الْفِطْرَةِ

بَابُ ۲۹ قَوْلِهِ وَاِذَا جَاءَ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمِيْنِ اَوْ الْخَوْفِ اِذَا عَوَايَهُ اَفْشَوْكَ يَسْتَبْطِنُوْنَ يَسْتَخْرِجُوْنَ حَسِيْبًا كَافِيًا اِلَّا اِنَّا لَا نَسْمَعُ مِنْ شَيْءٍ مَا اَشْبَهَ مَرِيْدًا اَمَّا مَرْدٌ اَفْلَيْجَتِكَ قَطْعَ قَيْلٍ وَقَوْلًا قَاجًا طَبَعُ خَيْرٍ

بَابُ ۳۰ قَوْلِهِ وَمَنْ يَقْتُلْ مُّوْمِنًا مَّتَعِمِدًا فُجْرًا وَّ اَوْ جَهَنَّمَ

۷۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مَعْبُدَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ سَمِعْتُ
سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ اخْتَلَفَ فِيهَا أَهْلُ الْكُوفَةِ
فَرَحَلْتُ فِيهَا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ
نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا
فَجَزَاءُ جَهَنَّمَ هِيَ أُخْرَمَا ذَلِكَ وَمَا
يُنْفَخُ عَنْ شَيْءٍ

بَابُ ۶۵۱ قَوْلِهِ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ
آتَى إِلَيْكُمُ السَّلَامُ لَسْتَ مُؤْمِنًا السَّلَامُ
وَالسَّلَامُ وَالسَّلَامُ وَاجِدَا

۷۹۱۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ آتَى إِلَيْكُمُ السَّلَامُ لَسْتَ مُؤْمِنًا
قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ رَجُلٌ فِي غَنِيمَةٍ لَهُ
فَلَحِقَهُ الْمُسْلِمُونَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَتَلُوهُ
وَأَخَذُوا غَنِيمَتَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِي ذَلِكَ
إِلَى قَوْلِهِ عَرْضَ الْخِلَافَةِ لَدُنَّ بَنِي تَمِيمٍ
قَالَ قَدْرًا ابْنُ عَبَّاسٍ السَّلَامُ

بَابُ ۶۵۲ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي
سَبِيلِ اللَّهِ

۷۹۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ
كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شَرَبَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ
سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَّ سَأَى مَرُوانَ بْنَ الْحَكَمِ
فِي الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلْتُ حَتَّى جَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ
فَاخْبَرَنِي أَنَّ تَمِيمَ بْنَ شَابِثٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْلَى عَلَيْهِ
لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

مغیرہ بن نفل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر کو
فرماتے ہوئے سنا کہ اہل کوفہ میں اس آیت کے متعلق اختلاف
واقع ہو گیا تو میں سفر کر کے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی
خدمت میں حاضر ہوا اور اس کے بارے میں ان سے دریافت کیا۔
انہوں نے فرمایا کہ یہ آیت: اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل
کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے (آیت ۹۲) یہ قتل کے متعلق سب سے آخر میں
نازل ہوئی اور اس کا کوئی حصہ منسوخ نہیں ہوا ہے۔

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ آتَى إِلَيْكُمُ السَّلَامُ
لَسْتَ مُؤْمِنًا لَسْتَ مُؤْمِنًا لَسْتَ مُؤْمِنًا
السلام اور السلام ہم معنی ہیں۔

عطار کا بیان ہے کہ آیت: اور جو تمہیں سلام کرے اس
سے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں۔ کے بارے میں حضرت
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک شخص اپنی
بکریاں چرواہا تھا کہ اسے کچھ مسلمان ملے، اس نے ان سے
السلام علیکم کہا لیکن مسلمانوں نے اسے قتل کر دیا اور اس کی
بکریاں لے لیں۔ پس اس پر اللہ تعالیٰ نے مذکورہ حکم نازل
فرمایا: عَرْضَ الْخِلَافَةِ لَدُنَّ بَنِي تَمِيمٍ حضرت ابن عباس
کی قرأت میں اس آیت کے اندر لفظ السَّلَامُ ہے۔

لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ وَالْمُجَاهِدُونَ
بِرَّابِرِهِمْ وَهُوَ الْمُجَاهِدُونَ
میں جہاد کرتے ہیں (آیت ۹۵)

حضرت اس بن سعد سادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
کہ میں نے مروان بن الحکم کو مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھا تو میں
جا کر ان کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ حضرت زبیر بن
ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے آیت: اور جو مسلمان
کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہِ خدا میں
جہاد کرتے ہیں۔ لکھوائی جب آپ لکھوا رہے تھے تو میرے
پاس حضرت ابن اُمّ مکتوم آگئے اور عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ

اگر میں بینائی سے محروم نہ ہوتا تو ضرور جہاد کرتا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر یہ آیت نازل فرمائی اور اس وقت حضور کی ران مبارک میری ران پر تھی۔ میری ران پر اتنا بوجھ پڑا کہ مجھے اپنی ران کے ٹوٹ جانے کا خطرہ محسوس ہونے لگا تھا۔ پھر بوجھ کم ہوا تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا تھا۔ کہ یہ حکم ان کے متعلق ہے جو دکھ درد والے نہ ہوں۔

حضرت برادر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت ”برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہِ خدا میں جہاد کرتے ہیں“ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن ثابت کو بلایا۔ پس انہوں نے یہ کہہ دی۔ پھر حضرت ابن ام مکتوم بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر اپنی مصروفی راہنما ہونے کا بیان کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا کہ جو تکلیف والے نہ ہوں۔

حضرت برادر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت ”برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں“ نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فلاں شخص کو بلاؤ۔ چنانچہ وہ دوات اور تختی یا شانے کی ٹہنی لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہو گئے۔ پس آپ نے فرمایا کہ لکھو۔ ”برابر نہیں ہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہِ خدا میں جہاد کرتے ہیں۔“ اس وقت حضرت ابن ام مکتوم بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں تو مصنفہ راہنما ہوں۔ تو اسی جگہ یہ وحی نازل ہوئی کہ برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہِ خدا میں جہاد کرتے ہیں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے (آیت ۹۵)۔

مفسر مولیٰ عبداللہ بن عاصم کا بیان ہے کہ انہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خبر دی کہ اس آیت میں بغیر کسی عذر کے جہاد میں شریک نہ ہونے والوں سے وہ مراد ہیں جو غزوہ بدر میں شامل نہ ہوئے اور مجاہدین سے مراد وہ

وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَجَاءَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ يُمْلِكُهَا عَلَى تَالٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهُ لَوْ اسْتَطِيعَ الْجَهَادَ لَجَاهِدْتُ وَكَانَ أَغْنَىٰ مَا نَزَلَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَخِذُّهُ عَلَى فَخِذِي فَثَقُلْتُ عَلَى حَتَّى خِفْتُ أَنْ تَرْضَىٰ فَخِذِي ثُمَّ سَرَىٰ عَنْهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ غَيْرَ أُولَى الْقَرْبِ

۱۷۰۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُرَيْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي رَسْحَةَ عَنْ أَبِي الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا أَفَكَتَبَهَا فَجَاءَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَشَكَاهُ رَأْسَهُ قَالَ نَزَلَ اللَّهُ غَيْرَ أُولَى الْقَرْبِ

۱۷۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ إِسْرَافِيلَ عَنْ أَبِي رَسْحَةَ عَنْ أَبِي الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْعُوا قُلْدَانًا فَجَاءَهُ وَمَعَهُ السِّدَاةُ وَالْكَوْمُ أَوْ الْكَيْفُ فَقَالَ أَكُتِبَ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَخَلَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا ضَرِيرٌ فَتَرَكْتُ مَكَانَهَا لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرَ أُولَى الْقَرْبِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۱۷۰۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا جَدِّي أَخْبَرَنَا ابْنُ سُبْحَانَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جَدِّي أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ أَنَّ مِقْسَمًا

مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ
أَخْبَرَهُ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
عَنْ بَدَارِ الْخَارِجُونَ إِلَى يَدَارِهِ

بَابُ ۲۵۳ قَوْلُهُ إِنَّ الْكَافِرِينَ تَوَفَّاهُمُ
الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي الْأَنْفُسِمْ تَأْتُوا فِيكُمْ كَتُمُكُمْ
قَالُوا كَتُمُكُمْ مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ هَذَا تَأْتُوا
الْمَوْتُ كُنْ أَرْضُ اللَّهِ وَاسْعَةً فَتُهَا جُرُفًا
فِيهَا الْآيَةُ -

۱۷۰۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ
الْمُقَرَّبِيُّ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ وَغَيْرُهُ تَأْتَا حَدَّثَنَا
عُمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو الْأَسَدِ قَالَ قَطَعَ
عَلَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ بَعَثَ فَكَتَبَتْ فِيهِ فَكَبُرَتْ
عِصْرُ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرْتُهُ فَتَهَا فِي
عَنْ ذَلِكَ أَشَدَّ النَّهْيِ شَرَفًا أَلْخَبَرُ فِي
ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا مَعَ
الْمُشْرِكِينَ يَكْتُمُونَ سَوَادَ الْمُشْرِكِينَ عَلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي الشَّهْرُ
فَيَلْزِمُ بِهِ فَيُصِيبُ أَحَدَهُمْ فَيَقْتُلُهُ أَوْ
يُضْرِبُ فَيَقْتُلُ فَاذْنُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ
تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي الْأَنْفُسِمْ الْآيَةُ
رَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ أَبِي الْأَسَدِ -

بَابُ ۲۵۴ قَوْلُهُ إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ
مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ لَا
يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ
سَبِيلًا -

۱۷۱۰ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا
حَمَّادُ عَنْ أَنَسِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَةَ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ قَالَتْ كَانَتْ أَرْحَى
مِنْ عَذَابِ اللَّهِ -

بزرگ ہیں جنہوں نے غزوہ بدر میں شامل ہونے کا شرف
حاصل کیا تھا رضی اللہ تعالیٰ عنہم

ابن عباس سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک کتب خانہ تھا جس کی تفسیر
ان الذین توفاهم الملائكة کی تفسیر
وہ لوگ جن کی جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے آپ پر
ظلم کرتے تھے، ان سے فرشتے کہتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے؟
کہتے ہیں کہ ہم زمین میں کمزور تھے کہتے ہیں کیا اللہ کی زمین فراخ نہ تھی
کہ تم اس میں جہت کرتے (آیت ۹۷)۔

حضرت محمد بن عبد الرحمن ابو الاسود فرماتے ہیں کہ اہل مدینہ
کی ایک فوج تیار کی گئی اور اس میں میراث نام بھی لکھ لیا گیا، اس
کے بعد میں حضرت ابن عباس کے آزاد کردہ غلام حضرت عکرمہ
سے جاتوا انہوں نے مجھے سختی کے ساتھ اس کی شہادت سے
منع فرمایا، پھر پتا چلا کہ مجھ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہما نے فرمایا تھا کہ مسلمانوں کے کچھ افراد رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں مشرکوں کے ساتھ تھے
اور مشرکوں کی تعداد کو بڑھاتے تھے جب وہ کوئی تیر آتا ہوا
دیکھتے تو ان میں سے کسی کو آگیا اور وہ مرجھا یا تلوار کے
زریعہ قتل کر دیا جاتا تھا پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی
وہ لوگ جن کی جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے
آپ پر ظلم کرتے تھے، لیث بن سعد نے بھی ابو الاسود سے اس کی
روایت کی ہے۔

۱۷۱۱ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا
حَمَّادُ عَنْ أَنَسِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَةَ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ قَالَتْ كَانَتْ أَرْحَى
مِنْ عَذَابِ اللَّهِ -

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کمزوروں کا
ذکر فرمایا ہے تو میری والدہ کا شمار بھی ایسے ہی لوگوں
میں ہے جن کا اللہ تعالیٰ نے عذاب قبول فرمایا۔

بَابُ ۶۵ قَوْلِهِ فَعَسَى اللَّهُ أَنْ يَكْفُرَ عَنْهُمْ
وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا

۱۷۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ
عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي
الْعِشَاءَ إِذْ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لَيْلُنَ حَمْدِكَ شَرَّفْتَ
قَبْلَ أَنْ يَسْبُحَ اللَّهُمَّ بِحَمْدِ عِيَّاشِ بْنِ أَبِي
رَبِيعَةَ اللَّهُمَّ بِحَمْدِ سَلَمَةَ بْنِ هِشَامٍ اللَّهُمَّ بِحَمْدِ
الْوَلِيدِ بْنِ الْوَلِيدِ - اللَّهُمَّ بِحَمْدِ الْمُسْتَضْعَفِينَ
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ قَطَاكَ عَلَى
مُحَمَّدٍ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنِّي يَوْمَ يَوْمُ

بَابُ ۶۶ قَوْلِهِ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ
إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذًى مِنْ مَطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ
مَرْضَى أَنْ تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ

۱۷۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَبُو الْحَنِ
أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
يَعْلَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ
كَانَ بِكُمْ أَذًى مِنْ مَطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَرْضَى قَالَ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ كَانَ جَرِيحًا

بَابُ ۶۷ قَوْلِهِ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي
النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلَى
عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي نِكَاحِ النِّسَاءِ

۱۷۱۳۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ وَاسْتَفْتَوْنَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ
يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ إِلَى قَوْلِهِ وَتَرْغَبُونَ أَنْ
تَنكِحُوهُنَّ فَآلَتُ هُوَ الرَّجُلُ تَكُونُ عِنْدَهُ
أَيْتِيمًا هُوَ قَرِيبُهَا وَوَارِثُهَا فَاشْرِكُوا فِي
مَالِهَا حَتَّى فِي الْعَدَى فَيَرْغَبُ أَنْ يَنْكِحَهَا

عَسَى اللَّهُ أَنْ يَكْفُرَ عَنْهُمْ کی تفسیر قریب ہے کہ
اللہ ایسے لوگوں کو معاف فرمائے اور اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے (آیت ۹۹)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عشاء پڑھ رہے تھے جب
آپ سمیع اللہ کہیں حمد کا کہہ چکے تو مجدہ (اور رکوع)
کرنے سے پہلے آپ نے یوں دعا کی: اے اللہ! عباس بن
ابو ربیعہ کو نجات دے۔ اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات
دے۔ اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات دے۔ اے اللہ! اے اللہ!
مکرمہ مسلمانوں کو نجات دے۔ اے اللہ! تھلیلہ صخرہ
والوں پر سختی فرما اور ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے
زمانے جیسا سال کا قحط مسلط فرما دے۔

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ كَانَ

اور تم پر مضائقہ نہیں کہ اگر تمہیں بارش کے سبب تکلیف ہو
یا بیمار ہو کہ اپنے ہتھیار کھول رکھو (آیت ۱۰۲)

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ آیت: اور تم پر مضائقہ
نہیں کہ اگر تمہیں بارش کے سبب تکلیف ہو کہ اپنے ہتھیار کھول
رکھو۔ یہ اس وقت نازل ہوئی جب حضرت عبدالرحمن بن عوف
زخمی تھے۔

وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ کی تفسیر

اور تم سے فتویٰ کے بارے میں فتویٰ پڑھتے ہیں تم فرما دو کہ اللہ تمہیں ان کا
فتویٰ دیتا ہے اور وہ تو تم پر قرآن میں پڑھا جائے ان یتیم رکھوں کے بارے میں نہیں
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ارشاد فرمایا: تو تم سے
عورتوں کے بارے میں فتویٰ پڑھتے ہیں تم فرما دو کہ اللہ تمہیں ان کا فتویٰ دیتا ہے اور
وہ تو تم پر قرآن میں پڑھا جائے ان یتیم رکھوں کے بارے میں نہیں پڑھتے
ہو ان کا مقصد ہے اور انہیں نکاح میں بھی لانے سے منع ہے (آیت ۱۲) یہ ان
شخص کے متعلق ہے جس کے پاس یتیم لڑکی ہو اور وہ اس کا ولی اور وارث
ہو اور وہ لڑکی اس کے بل میں شریک ہو یاں تک کہ کچھ کے درخت ہیں
بھی حق دار ہیں پس وہ اس سے نکاح نہ کرنا چاہیے اور کسی دوسرے شخص

سے بھی نکاح نہ کرنے سے کہ وہ بھی ال میں شریک ہو جائے گا اس لئے اسے دوسرے کیا تھا
نکاح کرنے سے روکے تو یہ بات ایسے اٹھاس کے بارے میں نازل فرمائی گئی ہے۔

إِنْ أَمَرَ أَكْثَرُ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا كِتَابُ التَّحْرِيمِ

اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر سے زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ کرے
رأیت ۱۲۸ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ شقاق سے
تورجھو اور فساد مراد ہے اخصاص النفس اللغوہ میں شقاق
سے کسی چیز کی جانب خواہش ہونا مراد ہے کالمعتقدہ ہونہ ہونہ
ہونہ خاوند والی نظر آئے۔ کثوہنا۔ عداوت۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آیت۔

اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر سے زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ
کرے۔ یہ ایسے شخص کے بارے میں ہے جو اپنی بیوی کے
ساتھ پیار محبت سے نہیں رہتا اور اسے ملاقات سے کڑوا
کر دینا چاہتا ہے۔ عورت کہتی ہے کہ ملاقات نہ دو اور میں
اپنے حقوق معاف کر دیتی ہوں۔ یہ آیت اسی بارے میں
نازل ہوئی ہے۔

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ كِتَابُ التَّحْرِيمِ

ابن عباس کا قول ہے کہ روزخ کے سب سے نیچے
والے حصے میں۔ ففقت زمین دوزراستہ۔

ابراہیم نے اسود سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن

مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت حذیفہ
بن یمان تشریف لے آئے یہاں تک کہ ہمارے پاس کھڑے ہو پھر سلام
کر کے فرمایا کہ نفاق ان لوگوں کے دلوں میں بھی داخل ہو گیا جو آپ حضرات
سے بہتر تھے۔ اسود نے تعجب سے کہا کہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ
منافقین جہنم کے سب سے نیچے طبقے میں جائیں گے پس حضرت عبداللہ
بن مسعود کرائے اور حضرت حذیفہ مسی کے انگ گورٹے میں جا بیٹھے پھر
حضرت عبداللہ اٹھ کھڑے ہوئے اور ان کے سامنے بھی اوجھڑا دھر چلے
گئے حضرت حذیفہ نے میری جانب کنکری پھینکی تو میں نے اس کی خدمت میں
حاضر ہو گیا تو حضرت حذیفہ نے فرمایا کہ میں ان (حضرت ابن مسعود) کے
جیسے سے تعجب میں پڑ گیا تھا کہ انہوں نے میری بات کو سمجھ لیا تھا کہ نفاق ان

وَيَكْفُرُ أَنْ يُزَوِّجَهَا رَجُلًا فَيُشْرِكُ فِي مَالِهِ بِمَا
شَرِكْتُهُ فَيَعْضُلُهَا فَإِنَّ هَذِهِ الْآيَةُ

بَاب ۶۵۹ قَوْلِهِ وَإِنْ امْرَأَةٌ خَافَتْ
مِنْ بَعْلِهَا فَشَوْرًا أَوْ عَدَاوَةً فَقَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ شِقَاقٌ تَفَاسُّدٌ وَأَحْضَرَتْ
الْأَنْفُسَ الشَّخَّ هَوَاهُ فِي الشَّيْءِ يَحْرِصُ
عَلَيْهَا كَالْمَعَلَقَةِ لَا هِيَ أَيْحَرُّ وَلَا ذَاتُ
نَرَجٍ فَشَوْرًا أَوْ عَدَاوَةً

۱۷۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ وَإِنْ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا فَشَوْرًا
أَوْ عَدَاوَةً كَالْتِ الرَّجُلِ تَكُونُ عِنْدَ الْمَرْأَةِ
لَيْسَ بِمُسْتَكْبِرٍ مِنْهَا يُرِيدُ أَنْ يُفَارِقَهَا
فَتَقُولُ أَجْعَلُكَ مِنْ شَأْنِي فِي حِلٍّ فَذَلِكَ هَذِهِ
الْآيَةُ فِي ذَلِكَ

بَاب ۶۵۹ قَوْلِهِ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي
الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
أَسْفَلَ النَّارِ نَفَقًا سَرِيًّا

۱۷۱۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنِ
الْأَسْوَدِ قَالَ كُنَّا فِي حُلُقَةِ عَبْدِ اللَّهِ فَجَاءَ حَدَّثَنَا يَفَّةُ
حَتَّى قَامَ عَلَيْنَا فَسَكَرَ ثُمَّ قَالَ فَقَدْ أُنْزِلَ
الْبَقَاءُ عَلَى قَوْمٍ خَيْرٌ مِنْكُمْ قَالَ الْأَسْوَدُ
سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي
الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ فَتَبَسَّمَ حَبُّكَ اللَّهُ
وَجَلَسَ حَدَّثَنَا يَفَّةُ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَقَامَ
عَبْدُ اللَّهِ فَتَقَفَنِي أَصْحَابُكَ فَرَمَانِي بِالْحَصَا
فَاتَيْتُهُ فَقَالَ حَدَّثَنِي عَنْكَ مِنْ فَخْرِكُمْ وَقَدْ عَرَفَ
مَا قُلْتَ فَقَدْ أُنْزِلَ الْبَقَاءُ عَلَى قَوْمٍ كَانُوا

ان لوگوں میں بھی آگے تھا تو آپ فرشتہ کی نسبت بہتر تھے لیکن انہوں نے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کو بخش دیا اور ان کو اپنا ایک ایک رسول بنا دیا۔
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا وَحِيلَ إِلَيْكُمْ (آیت ۱۴۳)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی شخص کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ میرے متعلق یہ کہے کہ میں حضرت یونس بن مثنیٰ علیہ السلام سے افضل ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میرے متعلق یہ کہے کہ میں حضرت یونس بن مثنیٰ علیہ السلام سے بہتر ہوں تو اس نے جھوٹ بولا۔

يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَامِ
 اے محبوب! تم سے فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرماؤ اللہ تمہیں کلام میں فتویٰ دیتا ہے کہ اگر کسی مرد کا انتقال ہو جائے اولاد ہے اور اس کی ایک بہن ہو تو ترکہ میں اس کی بہن کا آدھا حصہ ہے اور مرد اپنی بہن کا وارث ہوگا اگر بہن کے اولاد نہ ہو (آیت ۱۷۴)

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا تم سے سنا کہ سب سے آخر میں برسرِ نازل ہوئی وہ برکت (مدہ توبہ) ہے اور آخر میں نازل ہوئی آیت: **يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَامِ** میں فتویٰ دیتا ہے یہ آیت۔

سورۃ المائدہ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے
 حرم کا واحد حرام ہے جیسا کہ قصہ عہد تور نے کے
 باعث کتب اللہ اور جعل اللہ ہم معنی ہیں نبیوں تو
 اللہ کے دائرہ گروہ زمانہ۔ دوسرے حضرات کا قول ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا وَحِيلَ إِلَيْكُمْ
 قُولُوا وَيُؤْنَسُ وَهَارُونَ وَسُلَيْمَنَ

۱۷۱۶۔ **حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُبَيَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَثْنَى**

۱۷۱۷۔ **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَثْنَى فَقَدْ كَذَبَ**

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَامِ إِنَّ أَمْرًا هَذَا لَا نَعْلَمُ لَهُ وَلَا نَعْلَمُ لَهُ أَخُوتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا إِنْ كُنْتُمْ بَنِينَ وَأَوْلَؤُكُمْ أَثَرٌ فَلِلَّذِينَ هُمْ مَصْدَرٌ مِنْ تَكَلُّفِ النَّسَبِ

۱۷۱۸۔ **حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ الْكَلْبَاءَ قَالَتْ أَخْبَرَنِي سَوْرَةُ نَذَلَتْ بِدَلَاءَةٍ قَالَتْ خَرَّابَةُ نَذَلَتْ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَامِ**

الْمَائِدَةُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 حُرْمٌ وَاحِدٌ هَذَا حَرَامٌ فَمَا تَقْضِيهِمْ
 بِتَقْضِيهِمُ الَّتِي كَتَبَ اللَّهُ جَعَلَ اللَّهُ تَبَوُّعَ
 تَحِيلٌ دَائِرَةٌ دَوْلَةٌ وَقَالَ عِيْرَةُ الْإِسْلَامِ

الْإِخْرَارُ لِكَاثِبِنَا أَجْوَدُ هَذِهِ ان کے مہر المعقینین مراد قرآن کریم ہے جو پہلی تمام کتابوں کے علوم کا امین ہے سفیان ثوری کا قول ہے کہ مجھے پر قرآن کریم کی سب سے نعمت آیت یہ ہے کہ تم کسی بات پر نہیں جب تک ثوریت، انجیل اور جو تمہاری طرف نازل فرمایا گیا، ان سب پر عمل نہ کرو۔ مَحْصَنَةٌ لِّكُلِّ مَنْ أَحْيَاهَا جس نے قتل کرنے کو حرام بنانا ماسوائے حق کے، گویا سارے آدمی اس کی وجہ سے زندہ رہے۔ مَثَرَةٌ ذَاتُ مَهْلَجٍ راستہ اور طریقہ۔

الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ کی تفسیر

ابن عباس کا قول ہے کہ مَحْصَنَةٌ سے مراد محفوظ ہے۔

طارق بن شہاب کا بیان ہے کہ یہودیوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ جو یہ آیت پڑھتے ہیں اگر یہ ہم پر نازل ہوتی تو اس روز ہم عید منا پا کرتے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ یہ آیت کب نازل ہوئی، کہاں نازل ہوئی اور جب یہ آیت نازل ہوئی تو اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں تھے۔ یہ آیت عرفات میں نازل ہوئی اور خدا کی قسم وہ عرفہ کا دن تھا۔ سفیان ثوری کا بیان ہے کہ جب آیت: آج میں نے تمہارے دین کو کامل کر دیا (آیت ۳) نازل ہوئی تو مجھے شک ہے کہ وہ جمعہ کا روز تھا یا نہیں۔

فَلَمْ تَجِدُوا مَا آتَيْنَاكُمْ فَمَا تَقِيْمُوْا کی تفسیر

اردان صوفیوں میں پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کر دے (آیت ۶) تَقِيْمُوْا تم ارادہ کرو۔ اَقْبَيْنِ قصد کرنے والے چنانچہ اَقْبَيْنِ اور قِيَمْتِ ہم مٹی ہیں ابن عباس کا قول ہے کہ لَمْ تَجِدُوْا تَقِيْمُوْا وَالَّذِي دَخَلْتُمْ فِيْهِ الْاَرْضَ مَدَامُ۔ ان چاروں سے جملہ مراد

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتی ہیں کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ جب ہم بیدار یا زات الجیش کے مقام پر پہنچے تو میرا ہار گم ہو گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی تلاش کے باعث لکڑی کے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ

التَّحْلِيْلُ أَجْوَدُ هَذِهِ مَقْرُونِ الْمُهَيِّمِ الْأَمِينِ الْقُرْآنُ آمِينٌ عَلَى كُلِّ كِتَابٍ قَبْلَهُ قَالَ سَفِيَانٌ مَا فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ أَشَدَّ عَلَى مَنْ لَسْتُ عَلَى شَيْءٍ حَتَّى تَقِيْمُوا التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ مَحْصَنَةٌ لِّجَمَاعَةٍ مَنْ أَحْيَاهَا يَعْنِي مَنْ حَرَّمَ قَتْلَهَا لَا يَحِقُّ حَيِّ النَّاسِ مِنْهُ جَمِيعًا شَرَعًا وَمِنْهَا جَانِبٌ لَا قُسَّةَ۔

بَابُ قَوْلِهِ الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَحْصَنَةٌ جَمَاعَةٌ۔

۱۷۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سَفِيَانٌ عَنْ قَبِيْصٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شَهَابٍ قَالَتْ الْيَهُودُ لِعُمَرَ أَنْكُمْ تَقْرَأُونَ آيَةً لَوْ نَزَلَتْ فِيْنَا لَأَتَّخَذْنَا هَارِعِيْدًا فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي لَا أَعْلَمُ حَيْثُ أَنْزِلَتْ فَأَيُّكُمْ أَنْزِلَتْ فَأَبْنَى مَا سَأَلَ اللَّهُ حَقِّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْنٌ أَنْزِلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ مَرَاتَا وَاللَّهُ يَعْرِفُهُ قَالَ سَفِيَانٌ قَدْ أَشَدَّ كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَمْرًا الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ۔

بَابُ قَوْلِهِ فَلَمْ تَجِدُوا مَا آتَيْنَاكُمْ فَمَا تَقِيْمُوْا صَبِيْحًا طَيِّبًا تَقِيْمُوْا تَقِيْمُوْا اَقِيْنِ عَامِدِيْنَ اَقِيْمْتَ وَتَقِيْمْتَ وَاجِدًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ تَجِدُوْا تَقِيْمُوْا وَالَّذِي دَخَلْتُمْ فِيْهِ الْاَرْضَ مَدَامُ۔

۱۷۲۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَصْفَارِهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِنَاتِ

الْحَيَّثِينَ أَنْقَطَعَ عَقْدِي خَاقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهِ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ
 وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَأَتَى النَّاسُ
 إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَقَالُوا لَا تَدْرِي مَا صَنَعَتْ
 عَائِشَةُ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَبِالنَّاسِ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسُوا مَعَهُمْ مَاءٌ
 فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَاجْتَمَعَ رَأْسُهُ عَلَى فَخْذِي فَتَدَامَرَفَقَالَ
 حَبَسَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
 وَالنَّاسُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ قَالَتْ
 عَائِشَةُ فَمَا تَبَيَّنَ أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ
 أَنْ يَقُولَ وَجَعَلَ يَطْعَمُنِي بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي
 وَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانَ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَخْذِي فَقَامَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَصْبَحَ
 عَلَى غَيْرِ مَاءٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةً التَّيْمِيمِ فَقَالَ
 أُسَيْدُ بْنُ حُصَيْنٍ مَا هِيَ يَا أبا بَكْرٍ بَدَّكَ اللَّهُ يَا أبا
 بَكْرٍ قَالَتْ فَبَعَثْنَا الْبُعَيْكَرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ
 فَإِذَا الْعَقْدُ تَحْتَهُ ۝

۱۷۲۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ
 حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ
 الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
 عَائِشَةَ سَقَطَتْ قِلَادَةُ لِي بِأَلْبَيْدِ أَمٍ وَتَحَنَّنَ
 دَاخِلُونَ الْمَدِينَةَ فَأَتَاخُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَزَلَ فَشَنَى رَأْسَهُ فِي حَجَرِي
 لَأَقِيدَ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ فَدَكَرَنِي لَكُزَةً شَدِيدَةً وَ
 قَالَ حَبَسَتْ النَّاسُ فِي قِلَادَةٍ فِي الْمَوْتِ
 لِمَكَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ
 أَوْجَعَنِي شَرَاتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رہے نہ وہ پانی کی جگہ نفی اور نہ لوگوں کے پاس پانی تھا۔ لڑک
 حضرت ابو بکر کی خدمت میں آکر کہنے لگے۔ کہ آپ دیکھتے نہیں یہ
 حضرت عائشہ نے کیا کیا؟ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم اور تمام لوگوں کو بٹھرنے پر مجبور کر دیا جبکہ نہ یہ پانی کی
 جگہ ہے اور نہ لوگوں کے پاس پانی ہے پس حضرت ابو بکر صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنا مبارک
 میری ران پر رکھ کر سو رہے تھے انہوں نے کہا کہ تم نے رسول
 اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور لوگوں کو کوچ کرنے سے روک دیا۔
 جبکہ نہ یہ پانی کی جگہ ہے اور نہ لوگوں کے پاس پانی ہے۔
 حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر نے مجھے ڈانٹا اور مجھ
 اللہ نے چاہا وہی وہ فرماتے رہے اور انہوں نے میری کمر
 میں کچرا بھی لگایا لیکن میں نے ذرا حرکت نہ کی کیونکہ رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری ران پر سر مبارک رکھ کر آرام
 فرما تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کو بیدار
 ہوئے جبکہ پانی تھا ہی نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے تیمم کی
 آیت نازل فرمادی۔ اس پر حضرت اسید بن حنظلہ نے
 کہا کہ آل ابو بکر! یہ تمہاری کوئی پہلی برکت نہیں ہے حضرت
 صدیقہ فرماتی ہیں کہ جب ہم نے اس اونٹ کو اٹھایا جس پر
 میں تھی تو ہمارا کبھی نیچے موجود تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ
 جب ہم مدینہ منورہ کی طرف واپس آ رہے تھے تو بیدار کے
 مقام پر میرا ہار ٹوٹ کر گر گیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی
 اونٹنی بٹھادی اور اس جگہ ٹھہر گئے پھر آپ میری گود میں سر
 مبارک رکھ کر آرام فرماتے لگے۔ پھر حضرت ابو بکر تشریف لائے
 اور انہوں نے مجھے بڑے زور سے مٹکا مارتے ہوئے فرمایا کہ
 تو نے ہار کی وجہ سے لوگوں کو رکھنے پر مجبور کر دیا ہے۔
 میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آرام کی وجہ سے مردے
 کی طرح بنے جس حرکت رہی مالانکہہ سکتے ہے مجھے تکلیف بہت
 پہنچی تھی پھر جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو

صحیح ہر جگہ تھی۔ آپ نے پانی طلب فرمایا لیکن پانی دستیاب نہ ہوا۔ پس اس وقت یہ آیت نازل ہوئی :-
اے ایمان والو! جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو (آیت ۶۲)
چنانچہ اس پر حضرت اسید بن حضیر نے کہا :- اے دل
الو بکر! یہ تمہاری ہی برکت ہے۔

فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا
قَاعِدُونَ کی تفسیر

طارق بن شہاب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا
کہ میں اس وقت موجود تھا جب حضرت مقداد نے حضرت
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جنگ بدر
کے وقت حضرت بارگاہ رسالت میں یوں عرض گزار ہوئے
یا رسول اللہ! ہم آپ سے رہ بات ہرگز نہیں کہیں گے۔
جو بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہی تھی کہ :-
آپ جاؤ اور آپ کا رب دونوں جا کر لڑیں ہم یہاں بیٹھے
ہیں (آیت ۲۴) آپ تشریف لے چلے، ہم آپ کے ساتھی ہیں
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس بات سے مسرت
ہوئی۔ دیکھ، سفیان، بخاری نے اس کی طارق بن شہاب
سے روایت کی ہے کہ حضرت مقداد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی بارگاہ میں یہی بات عرض کی تھی۔

إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
وَهُمْ كَافِرُونَ أَنَّهُمْ قَاتِلُوا رَسُولَ اللَّهِ
وَهُمْ كَافِرُونَ کہ رسول کے لڑنے والے کافر ہیں
پھر ان کا بدلہ یہی ہے کہ گن گن کر قتل کئے جائیں یا سولی
پر لٹے جائیں۔ (آیت ۳۲) - الْمُحَارِبُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
سلمان ابو بکر مولیٰ البطلان سے روایت ہے کہ

حضرت البطلان رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے
چچے بیٹے ہوئے تھے کہ مجلس میں اقسامت کا ذکر شروع
ہو گیا۔ لوگ اپنا اپنا عندیہ پیش کر رہے تھے اور کہا کہ مالقہ
خلفائے قسامت کا قصاص لیا ہے پس انہوں نے حضرت البطلان

لَا تُسَيِّقُكَ وَحَصَرَتْ الصُّبْحُ فَالْتَمِسَ الْمَاءَ فَلَمْ
يُوجَدْ فَتَنَزَّلَتْ يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا كُنْتُمْ إِلَى
الصَّلَاةِ أَلَيِّتُمْ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ لَقَدْ
بَارَكَ اللَّهُ لِلنَّاسِ فِيكُمْ يَا أَبِی بَكْرٍ
مَا أَنْتُمْ إِلَّا بِبَرَكَتِهِمْ۔

۶۶۲ قَوْلِهِ فَاذْهَبْ أَنْتَ وَ
رَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ۔

۱۷۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ
عَنْ مُخَارِيقٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ سَمِعْتُ أَبَانَ
مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ أَبِي قَدْحٍ وَحَدَّثَنِي
حَبَدَانُ بْنُ عَمْرٍَا حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْأَشْجَعِيُّ
عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُخَارِيقٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَجْبَةَ اللَّهِ
قَالَ قَالَ الْيَقْدَادُ يَوْمَ بَدْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا
لَا نَقُولُ لَكَ كَمَا قَالَتْ بَنُو إِسْرَافِيلَ لِمُوسَى
فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ
وَلَكِنْ أَمْضِ وَلْنَحْنُ مَعَكَ فَكَانَتْ سَرِيقٌ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا وَادَّ
وَكَيْفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُخَارِيقٍ عَنْ طَارِقِ
أَنَّ الْيَقْدَادَ قَالَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۶۵ قَوْلِهِ إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ
يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ
فَسَادًا أَن يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ يَنْقَلَبُوا
مِنْ الْأَرْضِ الْمُحَارِبِينَ اللَّهُ الْكَافِرِينَ۔

۱۷۲۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ قُرَيْبٍ
قَالَ حَدَّثَنِي سَلْمَانُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ قَوْلِي أَبِي قَلَابَةَ
عَنْ أَبِي قَلَابَةَ أَنَّهُ كَانَ جَائِسًا خَلَّتْ عَمْرُ بْنُ
عَبْدِ الْعَزِيزِ فَذَكَرُوا وَذَكَرُوا فَقَالُوا قَالُوا

کی طرف دیکھا جو ان کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے اور کہا کہ اسے عداوت
 بن زید! آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں یا اسے اب تک آپ کی
 اس بارے میں کیا رائے ہے؟ میں نے کہا کہ میں تو کسی جان کے
 قتل کو اسلام میں حلال نہیں سمجھتا مگر تین مواقع کے۔ (۱) اگر کوئی آدمی
 شادہ شدہ ہو کر نہ پا کرے۔ (۲) کسی جان کو بغیر جان کے قتل کرے۔
 (۳) اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کرے اس پر حضرت عتبہ بن مسعود
 کہنے لگے کہ مجھ سے تو حضرت انس نے یوں حدیث بیان کی ہے
 میں نے کہا کہ یہ حدیث تو حضرت انس نے مجھ سے بھی بیان کی
 تھی۔ انہوں نے کہا کہ کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
 خدمت میں حاضر ہو کر گفتگو کرنے لگے اور کہا کہ ہمیں اس جنگ
 کی آپ رہبر مقرر نہیں آئی۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے کھانا اور
 جنگل میں چرنے کے لئے جارہے ہیں تم بھی ان کے ساتھ چلے
 جانا اور ان کا دودھ اور پیشاب پیتے رہنا۔ پس وہ ساتھ پیچھے
 گئے اور ان کا دودھ اور پیشاب پیتے رہے جس کے باعث
 صحت مند ہو گئے ایک روز وہ چرواہے پر بن پڑے اور اسے قتل
 کر دیا اور انہوں نے کہا کہ یہ جنگ گئے کیا ایسے لوگوں کے قتل کر دینے میں کوئی تاق
 ہو سکتا ہے جنہوں نے ایک شخص کو قتل کیا اللہ اور اس کے رسول سے لڑے
 اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غور و کھنکشی گوشش کی حضرت
 عتبہ نے تعجب سے سچاں اللہ کہا میں نے کہا کہ کیا آپ مجھے متہم کرتے
 ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ حدیث حضرت انس نے مجھ سے بھی

وَالْجُرُوحِ قِصَاصٌ كِی تَفْہِیْرُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کی
 بھوپھی ترمیج نے ایک انصاری عورت کے سامنے کے دو دانت
 توڑ ڈالے۔ اس کی قوم نے قصاص کا مطالبہ کیا اور وہ نبی کریم
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے پس نبی کریم
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قصاص کا حکم فرمایا تو حضرت انس بن
 نضر نے کہا جو حضرت انس بن مالک کے چچا تھے اور حضرت
 ترمیج کے بھائی (کہا یا رسول اللہ! خدا کی قسم ترمیج کے دانت
 نہیں توڑے جائیں گے اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

هَذَا أَفَادَتْ بِهَا الْخُلُقَاءُ فَأَنْتَ لِي أَيْ قَلْبِي
 وَهُوَ خَلْفُ ظَهْرِي فَقَالَ مَا تَقُولُ يَا عُبَيْدُ اللَّهِ
 ابْنُ نَضْرَةَ أَوْ قَالَ مَا تَقُولُ يَا أَبَا قِلَابَةَ قُلْتُ
 مَا عَلِمْتُ نَفْسًا حَلَّ قَتْلُهَا فِي الْإِسْلَامِ إِلَّا
 رَجُلٌ رَفِيَ بَعْدَ إِحْصَائِهِ أَوْ قَتَلَ نَفْسًا بِنَفْسٍ
 نَفْسٍ أَوْ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَوْ كَذَلِكَ قُلْتُ
 إِيَّايَ حَدَّثَنَا أَنَسُ قَالَ قَدِمَ مَقُومٌ عَلَى النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَكَلَمَهُ فَقَالُوا قَدِمَ
 اسْتَرْحَمْنَا هَذِهِ الْأُمَمُ فَقَالَ هَذِهِ نَحْنُ
 لَنَا تَحْرِيْمٌ فَاتَّخَذُوا فِيهَا مَا شَاءُوا مِنْ
 الْبَارِئِهَا فَاتَّخَذُوا فِيهَا قَتْلَ بَرٍّ
 مِنْ أَهْلِهَا وَالْبَارِئِهَا وَاسْتَصَحُّوا وَمَا لَوْ
 عَلَى الدَّرَاجِ فَقَتَلُوهُ وَاجْتَرَدُوا النَّعْمَ قَدِمَ
 يَسْتَبْطِئُ مِنْ هَؤُلَاءِ قَتَلُوا النَّفْسَ وَحَارَبُوا
 اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَخَوَّنُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَكَنُوا قَالَتْ سُبْحَانَ اللَّهِ قُلْتُ تَنْهَمِيْنِي
 قَالَ حَدَّثَنَا هَذَا أَنَسُ قَالَ وَقَالَ يَا هَلْ
 كَذَا أَنْكُمْ كُنْتُمْ تَدْرُكُونَ بِخَيْرٍ مَا أَبْقَى هَذَا فِيكُمْ
 وَمِثْلُ هَذَا

بَابُ قَوْلِهِ وَالْجُرُوحُ قِصَاصٌ

۱۷۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا
 الْفَزَارِيُّ عَنْ حَمِيدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَسَرَتْ
 التَّرْمِيزُ وَهِيَ عَمَّةُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ثِيْبَةً جَارِيَةً
 مِنْ الْأَنْصَارِ فَطَلَبَ الْقَوْمُ الْقِصَاصَ فَأَتَوْا
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَنَسُ
 بْنُ النَّضْرِ عَمَّرَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ لَدَا اللَّهِ لَا تُكْسَرُ
 يَسْنُهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْكُمْ وَتَسْلَعُوا بِأَنْتُمْ كِتَابَ اللَّهِ الْقَصَصَ مِنْ قُرْآنِهِ
الْقَوْمُ وَتَقْبَلُوا الْأَمْرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ تَوَلَّى قَسَمَهُ
عَلَى اللَّهِ كَأَنَّهُ

**باب ۶۶۷ قَوْلُهُ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا
أَنْزَلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ -**

۱۷۲۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرَّمَ شَيْئًا مِمَّا أَنْزَلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَّبَ
وَاللَّهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أَنْزَلَ
إِلَيْكَ الْآيَةَ -

**باب ۶۶۸ قَوْلُهُ لَا يُؤْخَذُكُمْ اللَّهُ
بِالْغُفْوِ فِي آيَمَائِكُمْ -**

۱۷۲۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ
ابْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
أَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةَ لَا يُؤْخَذُكُمْ اللَّهُ
بِالْغُفْوِ فِي آيَمَائِكُمْ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ كَذَلِكَ
وَبَلَى وَاللَّهُ -

۱۷۲۷ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا
النَّضَرُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ
أَنَّ أَبَا هَاشِمٍ كَانَ لِكَيْفِيَّتٍ فِي بَيْتِهِنَّ حَتَّى أَنْزَلَ
اللَّهُ كَفَّارَةَ الْبَيْتِينِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ لَا أَرَى
غَيْرَهَا حَتَّى لَمْ يَمُرْهَا لَا قَبِلْتُ رَحْمَةً اللَّهُ وَفَعَلْتُ
الَّذِي هُوَ خَيْرٌ -

**باب ۶۶۹ قَوْلُهُ لَا تَحْرِمُوا طَيِّبَاتِ
مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ -**

۱۷۲۸ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوِيذٍ حَدَّثَنَا
خَالِدٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

کہ اے اس! اللہ کی کتاب قصاص کا حکم دیتی ہے اس طرح میں
اس انصاری عورت کے اقربا ریت لینے پر رضامند ہو گئے پس رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ کے کچھ نیکے ایسے بھی
ہیں کہ اگر وہ اللہ کے حکم سے کچھ کھا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ انہیں سزا کر دیتا ہے۔
يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أَنْزَلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ

کی تفسیر

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ
جو شخص یہ کہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
اس میں سے کچھ چھپایا جو ان کی طرف نازل فرمایا گیا تھا تو اس
نے جھوٹ بولا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم فرمایا تھا۔
اے رسول! پہنچا دو جو کچھ آمارا گیا تمہیں تمہارے رب کی
طرف سے اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تم نے اس سے

..... (آیت ۶۷)

لَا يُؤْخَذُكُمْ اللَّهُ بِالْغُفْوِ فِي آيَمَائِكُمْ کی تفسیر

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا
کہ آیت :- اللہ تمہیں نہیں پکڑتا تمہاری غلط فہمی کی قصوں
پر (آیت ۸۹) ایسے شخص کے بارے میں نازل ہوئی ہے
جو بات بات پر بے وجہ تمہیں کھاتا ہو جیسے نہیں خدا کی قسم
کیوں نہیں خدا کی قسم۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہے
کہ میرے والدین نے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے قسم کھا کر اس کے
خلاف کبھی نہیں کیا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے قسم کے
کفارے کی آیت نازل فرمادی۔ حضرت ابوبکرؓ فرماتے ہیں کہ اگر
میں دیکھتا کہ جس بات پر میں نے قسم کھائی ہے دوسرے پہلو میں اس
کی نسبت بھلائی ہے تو میں اللہ کی اجازت کو قبول کیا اور وہی کام کیا۔

لَا تَحْرِمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ کی تفسیر

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ ہم جہاد کی غرض سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

ہمراہ تھے اور ہمارے ساتھ عربین نہ تھیں چہ نے کہا کہ کیا ہم اپنے آپ کو غصی نہ کر لیں۔ آپ نے ہیں الباکر نے سے روکا اور اس کے بعد ہمیں اجازت مرحمت فرمائی کہ تم کوڑی مدت کے لئے کسی عورت سے نکاح نہ کر لیا جائے آپ نے پھر اس آیت کی قناعت کی بر حرام نہ ٹھہراؤ وہ سبھی چیزیں جو اشرار نے تمہارے لئے ملامت کیں (آیت ۱۸۷)۔

۱۸۷۔ اِنَّهَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْانْصَابُ وَالْكَذِبُ
شراب اور حوا اور بیعت اور پانسے ناپاک اور شیطانی کام ہیں (آیت ۹۰)۔ ابن عباس کا قول ہے کہ اَلْاَذْلَامُ سے مراد نال لینا ہے جس کے ذریعے کاموں میں قسمت معلوم کی جاتی ہے اَلْاَنْصَابُ اور نَصَب سے تھان مراد ہیں جن پر کافر قرآنی ریتے تھے دوسرے صاحب قول کہ اَلْاَذْلَامُ سے بے پر کا تیر مراد ہے۔ اس کی جمع اَلْاَذْلَامُ ہے اَلْاَنْصَابُ تیر کا پھیلنا۔ اگر منع کا تیر نکلتا تو اس کام سے باز رہتے اور اگر حکم کا نکلتا تو اسے کرتے اور یوں تیروں کے ذریعے اپنی قسمت کا مال معلوم کرتے۔ قسمت اسی سے بنا ہے اور اس کا معنی اَلْاَنْصَابُ ہے۔

اسحاق بن ابراہیم، محمد بن بشر، عبد العزیز بن عمر بن عبد العزیز، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب شراب کی حرمت آیت ۹۰ انزل ہوئی تو مدینہ منورہ میں ان دنوں پانچ قسم کی شراب پانی جاتی تھی لیکن انگور کی شراب نہیں ہوتی تھی۔

عبد العزیز بن حبیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہمارے پاس کھجور کی شراب کے سوا اور کوئی شراب نہ تھی جس کو نفع کہا جاتا تھا۔ میں کھڑا ہو کر حضرت ابو طلحہ اور غلام غلاماں حضرات کو شراب پلا رہا تھا کہ اسی دوران میں ہمارے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا۔ کیا آپ لوگوں تک خبر نہیں پہنچی؟ پیئے والوں نے پوچھا کس چیز کی؟ اس شخص نے کہا کہ شراب حرام فرمادی گئی ہے وہ کہنے لگے کہ اے انس ایسا شکار بہادر۔ راوی کا بیان ہے کہ کسی نے اس کے بارے میں کوئی

قَالَ كُنَّا فَعْدًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا كَيْسَ مَعَنَا فَسَأَلْنَا الْاَنْصَابَ فَهَذَا عَنْ خَلِيقٍ فَدَخَصَ لَنَا بَعْدَ ذَلِكَ اَنْ نَتَذَرَّ الْمَدْرَاةَ بِالنَّوْبِ ثُمَّ رَأَيْنَاهَا الَّذِيْنَ اَمَرُوا اَلَا تَحَرِّمُوا طَيِّبَاتٍ مَا اَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ

۱۸۷۔ قَوْلُهُ اِنَّهَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْكَذِبُ
اَلْاَنْصَابُ وَالْاَذْلَامُ رَجُلٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلْاَذْلَامُ اَلْقِدَاحُ يَقْتَسِمُونَ بِهَا فِي الْاُمُورِ وَالنَّصَبُ اَلْاَنْصَابُ يَذْبَحُونَ عَلَيْهَا وَقَالَ غَيْرُهُ اَلْاَذْلَامُ اَلْقِدَاحُ لِكِرَائِشِ لَهُ وَهُوَ وَاجِبُ اَلْاَذْلَامِ وَالْاِسْتِغْنَاءُ اَنْ يَجْعَلَ اَلْقِدَاحُ قَانُ نَهْمُهُ لَنَهْمِي وَإِنْ اَمَرْتُ فَعَلْتُ مَا قَامَرُهُ وَقَدْ اَعْلَمُوا اَلْقِدَاحُ اَعْلَامًا بِضَرْبٍ يَسْتَقْسِمُونَ بِهَا وَفَعَلْتُ مِنْهُ قَسْمًا وَالْقَسْمُ اَلْمَصْدَرُ

۱۸۷۹۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَذَلَّ تَحَرُّيْهَا الْخَمْرُ وَإِنْ فِي الْمَدِينَةِ يَوْمَئِذٍ لَخَمْسَةٌ اَشْرَبْتُمْ مَا فِيهَا شَرَابُ الْعَنْبِ

۱۸۸۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ اِبْنِ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلْيَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ مَا كَانَ لَنَا خَمْرٌ غَيْرُ قَضِيْبٍ كَوْنَهُ الَّذِي سَمَوْنَهُ اَلْقَضِيْبُ فَبِأَيِّ نَهْتَا ثُمَّ اَسْقَى اَبَا طَلْحَةَ رَمًا وَقَالَا نَا وَفَلَا نَا اِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ وَهَلْ بَلَّغَكُمْ الْخَبْرَ فَقَالُوا مَا ذَاكَ قَالَ حَرِّمَتِ الْخَمْرُ قَالُوا اَهْوَئِي هَذِهِ اَلْقِدَاحُ يَا اَنَسُ قَالَ فَمَا سَأَلُوا عَنْهَا وَلَا رَاجِعُوهَا

بَعْدَ خَبَرِ الرَّجُلِ -

۱۷۳۱ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا
ابْنُ عِيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَا مِنْ
عَدَاةِ أَحَدِ الْخَمْرِ فَقَتِلُوا مِنْ يَوْمِهِمْ جَمِيعًا
شَرُّهُ أَمَّ وَذَلِكَ قَبْلَ تَحْرِيمِهَا -

۱۷۳۲ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ
أَخْبَرَنَا عِيسَى وَابْنُ إِدْرِيسٍ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنِ
الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ عَلَى مِنْبَرٍ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا
النَّاسُ إِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ
مِنَ الْغَيْبِ وَالشُّرِّ وَالْعُسْرِ وَالْخَطَرِ وَالشَّعْبِ
وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ -

بِأَدْلَى قَوْلِهِ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِلَى
قَوْلِهِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ -

۱۷۳۳ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ
ابْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ الْخَمْرَ
الَّتِي أَهْرِيقَتْ الْفَضِيحُ وَرَأَدَتْ مُحَمَّدًا عَنْ أَبِي
النُّعْمَانِ قَالَ كُنْتُ سَاقِي الْقَوْمِ فِي مَائِلِ أَبِي طَلْحَةَ
فَنَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ فَأَصْرَمْتُ حَيًّا فَنَادَى فَقَالَ
أَبُو طَلْحَةَ أَخْرِجْ فَأَنْظُرْ مَا هَذَا الصَّوْتُ قَالَ
فَخَرَجْتُ فَقُلْتُ مَا هَذَا أَمَّا دِينِي أَوْ أَمَّا
الْخَمْرُ فَقَدْ حَرَّمَ فَقَالَ لِي أَذْهَبُ فَأَهْرِيقُهَا
قَالَ فَخَرَجْتُ فِي سَكَنٍ الْمَدِينَةِ قَالَ وَكَأَنْتَ
خَمْرٌ هُوَ يَوْمُئِذٍ الْفَضِيحُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ
قَتِلَ قَوْمٌ وَهِيَ فِي بَطْنِهِمْ وَتَالَ مَا نَزَلَ اللَّهُ
لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا -

بِأَدْلَى قَوْلِهِ لَا تَسْأَلُونَ عَنْ أَسْيَاءِ

سوال نہیں کیا اور نہ یہ خبر سننے کے بعد کسی نے پھر شراب لی۔
حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ احد کی
صبح کو بعض مسلمانوں نے شراب پی تھی اور وہ سب میلان جنگ
میں قتل ہو کر جاں شہادت نوش کر گئے۔ یہی وقت کی بات ہے
جبکہ ابھی شراب کی حرمت نازل نہیں ہوئی تھی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں
نے حضرت عمر کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
منبر پر دوران خطبہ یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اے لوگو!
بے شک شراب کی حرمت نازل ہو چکی اور وہ اس وقت
پانچ قسم کی ہوتی تھی، یعنی انگور، گندم، کھجور، شہد
اور تیز کی۔ یاد رکھو شراب وہ ہے جو عقل کو
نائل کرے۔

لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا كَيْفَ
جَوَائِزِ لَاسَ اَوْنِيك كَامِ كِي ان پُر كُچ گناہ نہیں جو كُچ انہوں
نے كُچا جبکہ ڈریں اور نيك رہیں رآيت ۲۹۳ -

ثابت نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کی ہے کہ شراب پھینکی گئی وہ فضیض تھی اور محمد نے ابو النعمان سے
یہ بھی روایت کی ہے کہ اس روز حضرت ابو طلحہ کے دہشت کدے پر
میں (حضرت انس) لوگوں کو شراب پلا رہا تھا تو شراب کی حرمت نازل
ہو گئی پھر ایک ندا کرنے والے کو سنائی گئی کہ حکم فرمایا گیا حضرت ابو طلحہ نے
فرمایا کہ باہر نکل کر تو دیکھو کہ کیسی آواز ہے؟ میں باہر گیا اور لا اکر م بتایا
کہ سنائی دیوں بدار کر رہا ہے کہ شراب حرام فرمادی گئی ہے انہوں نے مجھ
سے فرمایا کہ اسے پھینک دو حضرت انس فرماتے ہیں کہ میری منورہ کے گلی
کو چیل میں اس روز شراب پی رہی تھی اور ان دنوں فضیض تھی شراب زیادہ
استعمال کی جاتی تھی بعض لوگوں (سودیوں) نے کہا کہ مسلمانوں کے
جوانوں کو اسے گئے ہیں انکے شکموں میں تو شراب تھی اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ
آیت نازل فرمائی جو ایمان لائے اور نيك کام کئے ان پر كُچ گناہ نہیں
جو كُچا انہوں نے كُچا جبکہ وہ ڈریں اور نيك رہیں رآيت ۱۹۳ -

لَا تَسْأَلُونَ عَنْ أَسْيَاءِ
لَا تَسْأَلُونَ عَنْ أَسْيَاءِ إِنْ تَبَدَّلَكُمْ تَسْأَلُونَ كَيْفَ تَقْتُلُونَ

إِنْ تُبَدِّلْكُمْ تَسْؤُلُكُمْ۔

۱۴۳۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ الْوَكِيدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَارُودِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي أَنَسٍ قَالَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً فَاسْمَعْتُ مِنْهَا قَوْلَهُ قَالَ كَوُتَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَّيْكُمْ كَثِيرًا قَالَ فَقَضَى أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجُوهَهُمْ لَهُمْ حَنِينٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَبِي قَالَ فُلَانٌ فَقُلْتُ هَذِهِ الْآيَةُ لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبَدِّلْكُمْ تَسْؤُلُكُمْ مَرْوَاهُ النَّضْرُ وَرَوَاهُ بْنُ عَبَادَةَ عَنْ شُعْبَةَ۔

۱۴۳۵۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوْشَرِيَّةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ قَوْمٌ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَهْزَأَ فَيَقُولُ الرَّجُلُ مَنْ أَنَّى وَيَقُولُ الرَّجُلُ تَضِلُّ نَاقَتَهُ أَيْنَ نَاقَتِي فَأَنزَلَ اللَّهُ فِيهِمْ هَذِهِ الْآيَةَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبَدِّلْكُمْ تَسْؤُلُكُمْ حَتَّىٰ تَفْرَغَ مِنْ الْآيَةِ كُلِّهَا۔

۱۴۳۶۔ قَوْلُهُ مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ بَحِيرَةٍ وَلَا سَائِبَةٍ وَلَا وَصِيلَةٍ وَلَا حَامٍ وَادُّ قَالَ اللَّهُ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ وَادُّ هَهُنَا صَلَوةُ السَّائِدَةِ أَصْلُهَا مَفْعُولَةٌ كَعِيشَةٍ رَاضِيَةٍ وَتَطْلِيْقَةٍ بَاطِنَةٍ وَالْبَعْنَى مَيْدٍ بِهَا صَاحِبُهَا مِنْ خَيْرٍ يُقَالُ مَا دَنَى يَمِيدُنِي وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَوَاهُ مَرْوَيْكُ مَيْتُكَ۔

۱۴۳۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ الْبَحِيرَةُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا کہ اس طرح کا خطبہ ہم نے پہلے کبھی نہیں سنا تھا۔ فرمایا جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تم جانتے تو یقیناً تم بہت کم سنستے اور بہت زیادہ دوستے۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے اپنے چہروں کو چھپا لیا اور دوسرے کی آواز آنے لگی پھر ایک آدمی نے دریافت کیا کہ حضور! میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا کہ فلاں ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اسے ایمان والا ایسی باتیں نہ بول چھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں (آیت ۱۰) لفظ رادہ روح بن عبادہ نے بھی اس کی شعبہ سے روایت کی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بعض لوگ منافقین (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہلکی مذاق کے طور پر سوال کیا کرتے تھے۔ ایک کہتا کہ میرا باپ کون ہے؟ دوسرا کہتا کہ میری اونٹنی گم ہو گئی ہے، بتائیے میری اونٹنی کہاں ہے؟ پس اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی۔ اسے ایمان والا ایسی باتیں نہ بول چھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں۔۔۔۔۔ (آیت ۱۰)

مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ بَحِيرَةٍ وَلَا سَائِبَةٍ وَلَا وَصِيلَةٍ وَلَا حَامٍ

اللہ نے مقرر نہیں کیا ہے کہ نہ بھولنا اور نہ بھار اور نہ وصیلہ اور نہ حامی (آیت ۱۰) وَادُّ قَالَ اللَّهُ۔ میں لفظ قَالَ یَقُولُ کے معنی میں ہے اور وَادُّ بطور صلہ ہے۔ اَلْمَائِدَةُ اصل میں مفعول ہے جیسے

كَعِيشَةٍ رَاضِيَةٍ اور تَطْلِيْقَةٍ بَاطِنَةٍ اور اس کا مطلب ہے کہ نہ فائدہ یا ہلائی کے بغیر کسی نے حاصل کی جیسے کہتے ہیں ماکوئی نہ پھینکی۔ ابن عباس کا قول ہے کہ مَكْوِفٌ سے مراد ہے تجھے فائدہ نہ ملے گا۔

ابن شہاب کا بیان ہے کہ حضرت سعید بن مسیب نے فرمایا کہ بحیرہ وہ دودھ دینے والی اونٹنی ہے جس کا دودھ دھنوں کے نام پر بھول دیا جائے اور کوئی اس کا دودھ نہ دے۔ سائبر وہ جانور

جس کو کافر اپنے مصلحت کے نام پر چھوڑ دیتے اور اس پر کوئی چیز نہیں لادنے
تھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو اکھم میں دیکھا وہ دوزخ میں
اپنی اتول کو گھسیٹ رہا تھا یہی وہ پہلا شخص ہے جس نے مجھ کو گھسیٹنے کی رسم
سب سے پہلے جاری کی تھی۔ وہ صیلاؤں بن بیاہی اور ثنی کو کہتے ہیں جو پہلی دلدھ
اور ثنی یعنی اندھ سری دفعہ بھی ایسی ہی حالتوں کو کافر اپنے تئوں کے نام
پر چھوڑ دیتے تھے جبکہ نورا اور دواہہ کچھ جنتی اور درمیان میں کوئی نہ نہ ہوتا
عام اس نزاع کو کہتے جس کے متعلق بالکل ایک تعداد منفرکہ لینا اس سے
انے کچھ دل کا ہیں جب مطلوب تعداد حاصل ہو جاتی تو اسے اپنے بتوں
کے نام پر چھوڑ دیا جاتا اور اس سے بار بار دہی کا کام نہ لینے بلکہ اس پر
کوئی بھی چیز بھلا دے تھے اور اسے حامی کہتے۔ ابو الیمان، شعیب، زہری
سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی سنا ہے۔ ابن ابی ہاد
ابن شہاب، سعید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
سنا۔ محمد بن ابی یعقوب ابو عبد اللہ کہانی احسان
بن ابی اییم کہیونس، زہری، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے دوزخ کو دیکھا
کہ اس کا ایک حصہ دوسرے کو کچل رہا تھا اور میں
نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا کہ اپنی اتولوں کو
گھسیٹ رہا ہے۔ یہی وہ شخص ہے جس نے سائبر (سائلہ)
چھوڑنے کی رسم جاری کی تھی۔

وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا كَيْفَ تَسِيرُ

پھر جب تو نے مجھے اٹھایا تو تو ہی ان پر نگاہ رکھنا تھا اور ہر چیز
تیرے سامنے حاضر ہے (آیت ۱۱۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک روز
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عطیہ دیتے ہوئے فرمایا کہ لوگو! تم بوند
حشر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یوں حاضر کیے جاؤ گے کہ ہر ہند پائے جسم احد

الَّتِي يَسْتَعِدُّ رَهًا لِلظَّوَارِغِثِ فَلَا يَحْكُمُهَا أَحَدٌ
مِنَ النَّاسِ وَالنَّاسِ وَالنَّاسِ كَانُوا يَسْتَبِوْنَهَا لِأَهْلِيهِمْ
لَا يُحْمِلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ قَالِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عَمْرًا بَنَ
عَامِرٍ الْخَزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ كَانَ أَوَّلُ مَنْ
سَيَّبَ السَّرَابَ وَالْوَصِيلَةَ النَّاقَةَ الْبَكْرَ بَكْرًا
فِي أَوَّلِ تَبَاجِ الْأَيْلِ ثُمَّ شَتَّى بَعْدُ يَأْتِي وَكَانُوا
يَسْتَبِوْنَهُمْ بِظَوَارِغِهِمْ إِنْ وَصَلَتْ أَحَدًا هَا
بِالْأُخْرَى لَيْسَ بَيْنَهُمَا ذِكْرٌ وَالْحَاكِمُ فَحَلَّ الْأَيْلِ
يَضْرِبُ الْقَارِبَ الْمَعْدُودَ فَإِذَا قَطَعَ ضَرَابَةً
وَدَعَا لِلظَّوَارِغِثِ وَأَعْقُوهُ مِنَ الْحَمْلِ فَلَمْ
يُحْمِلْ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَسَوَّاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ أَبُو
الْإِمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُ
سَعِيدًا قَالَ يُخْبِرُكَ بِهَذَا قَالَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَ
نَفَاةَ ابْنِ الْهَادِ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا
يونسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ بَعْضَهُمْ
يُخْطِمُ بَعْضَهَا بَعْضًا وَرَأَيْتُ عَمْرًا يَجُرُّ قُصْبَهُ
وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ سَيَّبَ السَّرَابَ.

بِالسَّابِقِ قَوْلُهُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا
قَادِمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَقَّيْتُ كُنْتُ أَنْتَ الرَّقِيبُ
عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ.

۱۷۴- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَكِيدِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ أَخْبَرَنَا
الْمُعِيزَةُ بَنُ الْعَمَانِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ ابْنِ
جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ
مُتَحَشِرُونَ إِلَى اللَّهِ حَقًّا عَرَاءَ عُرَا ثُمَّ قَالَ
كَمَا بَدَأْنَا أَذَلَّ لَخَلْقِ نُعِيدُهُ وَعَدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا
فَاعِلِينَ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ ثُمَّ قَالَ أَلَا وَرَأَى أَقْدَمَ
الْخَلْقِ تَنِي يَكْفِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمَ آلَا وَ
إِسْمَاعِيلَ بِجِبَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمَا ذَاتِ
الْشَّمَالِ فَاذْكُ يَا رَبِّ أَصِيغَانِي يُقَالُ إِنَّكَ لَا
تَدْرِي مَا أَخَذْتُمَا بَعْدَكَ فَاذْكُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ
الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا أَمَا دُمْتُ فِيهِمْ
فَلَمَّا كَوْنِيَنِي كُنْتُ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ يُقَالُ
إِنَّ هَذَا لَمْ يَزَلْ مُرْتَدًّا يَنْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ
مُنْذُ قَاتَلْتَهُمْ

بیشتر خشت کے ہو گئے پھر آپ نے یہ آیت بھی پڑھی جیسے ہم نے نہیں پہلی دفعہ
پیدا کیا اسی طرح ہم دوبارہ پیدا کریں گے یہ ہمارے ذمہ پر وعدہ ہے جو ہم
نے پورا کرنا ہے پھر آپ نے فرمایا کہ ساری مخلوق میں سب سے پہلے جنہیں لوگوں
پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں، تجربہ دار ہو جاؤ گے پھر میری امت
کے کچھ لوگوں کو لایا جائے گا، پھر فرشتے انہیں جسم کی طرف ہانکیں گے۔ میں
کہوں گا اے رب یا یہ تو میرے ساتھی ہیں، فرمایا جائے گا کہ تمہیں کیا معلوم
کہ تمہارے بعد کیسے گل کھلائے رہے، پس میں بھی وہی کہوں گا جو اللہ کے ایک
نیک بندے (حضرت یحییٰ) نے کہا: اہل میں ان پر مطلع تھا جب تک
ان میں رہا پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا تو تو ہی ان پر نگاہ رکھتا تھا اور
ہر چیز میرے سامنے حاضر ہے (آیت ۱۱) پس کہا جائے گا کہ
جیسے ہی تم ان سے جدا ہو گئے یہ اسی وقت مر رہے
ہو گئے تھے۔

و: اس حدیث کے علاوہ اسی جلد کی حدیث ۸۵۱ میں بھی یہی واقعہ مذکور ہے کہ مسلمان کہلاتے والے کچھ افراد کو فرشتے ایک کچھ
کی طرف سے جاسے ہوں گے اس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان فرشتوں سے فرمائیں گے کہ ان لوگوں کو جہنم میں کیوں لے جا رہے
ہو جبکہ یہ تو میرے ہیں، فرمایا جائے گا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا تھا۔ آخر میں بتا دیا کہ وہ مرتد ہو گئے تھے۔ ان احادیث سے
بعض لوگ یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام انسانوں کے متعلق یہ علم نہیں ہے کہ کون جنتی ہے اور کون جہنمی ہے بلکہ آپ کو تو
قیامت تک بھی تمام انسانوں کے متعلق یہ علم حاصل نہیں ہوگا اور پھر کہتے ہیں کہ اگر قیامت میں بھی آپ کو یہ علم حاصل ہو گیا ہوتا تو ان احادیث کے
بوجود بعض مرتدوں کو اپنے ساتھی نہ فرماتے، ان حضرات کا یہ استدلال درست نہیں ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان مرتدوں
کو بے خبری کے باعث اپنے ساتھی نہیں کہیں گے بلکہ اس وجہ سے کہیں گے کہ دنیا کے اندر وہ مرتد ہونے کے باوجود مسلمانوں میں پلے بٹے رہے
بلکہ مسلمانوں کے چودھری بنتے رہے، مسلمانوں کو دھوکا دینے کی خاطر ملی جھگت کے ساتھ اپنے آپ کو بہت اچھے اور نہایت خوشنما غالب
سے مزین کر کے اپنے دل غرض کرتے رہے تھے لہذا قیامت میں حضور انہیں جلائے کی خاطر اپنے ساتھی کہیں گے۔ اتنی کہلاتے ہوئے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان سے یا اور کسی سے خبر بتانا اور حقیقت متنازعہ مسطوفی سے بے خبری کے باعث ہے۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمان کہلاتے
والوں کو اپنی اور اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی معرفت سے ملے، آمین۔

إِنْ نَعَذِّبُهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ تَفْسِيرُ

اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں و اگر تو انہیں بخش دے تو میں
تو ہی غالب حکمت والا ہے (آیت ۱۱۸)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم روزِ حشر مار گاہ خداوندی میں اکٹھے کر لیے

بَابُ قَوْلِهِ إِنْ نَعَذِّبُهُمْ فَإِنَّهُمْ
عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ
الْحَكِيمُ

۴۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنَا الْمُجَيْرَاءُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ

جاؤ گے، اس وقت کچھ لوگوں کو جہنم کی طرف ہانکا جا رہا ہوگا تو میں
دیہی کموں کا جو اللہ کے بندے (حضرت عیسیٰ) نے کہا کہ وہ اول میں ان
پر مطلع تھا جب تک ان میں رہا جب تو نے مجھے اٹھایا تو تو ہی ان پر
نگاہ رکھتا تھا اور ہر چیز تیرے سامنے حاضر ہے رایت
(۱۱۸/۱۱۷)

سورة الانعام

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔
ایں عباس کا قول ہے کہ فِثْنَتُهُمْ سے مراد ان کا اندہ بیان
کرنا ہے۔ مَعْدُوْنَاتٍ وہ جلیں جو دوسری چیزوں کا سہارا یعنی
ہیں۔ حَمُولَةٍ جن پر بوجھ لاداجاتا ہے۔ وَلَلْبَاسُ اَدْرَاہُمْ مَرْدُوْرٌ شَبَّ
وَال دس کے بٹاؤن دور رہتے ہیں۔ تَبَسُّلٌ ذیل وحوالہ کرنا۔
اَبْسَلُوْا ذیل کے گئے، ہلاک کیے گئے۔ بِاسِطُوْا اَیْدِیْہُمْ اپنے
ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے تبسُّلٌ مراد مارنے سے استکثرت کرنے
گمراہ کیا کہتے ہیں انسانوں کو ذرّ اَمِنْ اَلْحَرِثِ انہوں نے اپنی کھیتی
میں ایک حصہ خدا کا اور ایک حصہ شیطان اور اپنے بتوں کا رکھا۔ اَلْکُشَّةُ
پردہ اس کا مفرد کُشَاۃٌ ہے سَاعَاۃً اَشْمَلْتُ یعنی کیا یہ نرادر مادہ کے
سوا کسی اور جنس پر مشتمل ہیں؟ پھر تم بعض چیزوں کو حرام اور بعض کو
حلال کیوں ٹھہرتے ہو؟ مشقوْحًا ہوتا ہوا۔ صَدَقْتُ اُس سے منہ پھیرا۔
اَبْسَلُوْا ہلاک کیے گئے۔ ذیل کے گئے۔ تَرَدُّدًا ہمیشہ رہنے والا۔
اَشْهَوْتُ اُس کو گمراہ کر دیا، اُس کو بھینک دیا۔ یَسْرُوْنَ تم شک
کرتے ہو۔ وَتَرَدُّوْا اِلَیْہِمْ وَتَرَدُّوْا اِلَیْہِمْ جو جاؤ اور پھر لاداجاتا
ہے۔ اَسَاۡطِرٌ فضول قصے کہاں، اس کا واحد اَسْطَرٌ
اور اَسْطَارَةٌ ہے۔ اَنْبَاۡءُ سے مراد سختی اور محتاجی ہے۔
یہ اَلْبُیُوسُ سے نکلا ہے۔ بَشْمَلٌ عَلَیْہِ کَلَمٌ کھلا۔ اَلْقُوْا یہ
صُوْرۃ کی جمع ہے جیسے صُوْرۃ کی جمع صُوْرٌ ہے۔ مَلْکُوْتُ
بادشاہی جیسے رَہْبُوْتُ رَہْبُوْتُ سے بہتر ہے
اور تَرَهَّبْتُ تَرَهَّبْتُ سے بہتر ہے۔ جُنَّ اندھیرا چھایا۔
کہتے ہیں کہ اللہ کے سپرد اس کا اَحْشَابٌ یعنی حساب۔ بعض

بْنُ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اَلْکُمْ مَحْشُوْرُوْنَ وَاِنَّ نَاسًا مِّنْہُمْ
یُہْمُ ذَاتِ السَّمَآءِ فَاَقُوْلُ کَمَا قَالَ الْعَبْدُ لِقَالِہِ
وَكُنْتُ عَلَیْہُمْ تَرَهَّبًا مَا دُمْتُ فِیْہُمْ اِلٰی
قَوْلِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ۔

سورة الانعام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِثْنَتُهُمْ مَعْدُوْنَاتُهُمْ
مَعْدُوْنَاتٍ مَا یُعْرِشُ مِنَ الْکُرْمِ
وَعِیْرُ ذٰلِکَ حَمُولَةٌ مَا یُحْمَلُ عَلَیْہَا
وَلَلْبَاسُ لَشَبَّہَا یَسَاوُنَ یَتْبَاعِدُوْنَ تَبَسُّلٌ
تَفْصَحُ اَبْسَلُوْا اَفْصَحُوْا بِاسِطُوْا اَیْدِیْہُمْ
اَلْبَسَطُ الْغَرْبِ اَشْتَكْرْتُمْ اَضَلْتُمْ
کَثِیْرًا ذَرَّ اَمِنْ الْحَرِثِ جَعَلُوْا لِلّٰهِ مِنْ
کَمَرِ اَزْہِمٍ وَمَا لَہُمْ نَصِیْبًا وَلِلْشَّیْطٰنِ
وَالْاَوْتَانِ نَصِیْبًا اَکِنَّہُ وَاَحَدُہَا
کِنَانٌ اَمَّا اَشْمَلْتُ یَعْنِیْ هَلْ
تَشْمِلُ اِلَّا عَلٰی ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی فَلَمْ
تَحَرِّمُوْنَ بَعْضًا وَتَحْلُوْنَ بَعْضًا مَّسْقُوْحًا
مُہْرًا قَا صَدَقَ اَعْرَضَ اَبْسَلُوْا اَوْبَسُوْا
وَاَبْسَلُوْا اَبْسَلُوْا سَرْمَدًا دَائِمًا اَسْهَوْتُمْ
اَضَلْتُمْ یَسْرُوْنَ یَشْکُوْنَ وَتَرَصَّعَ وَ
اَمَّا الْوَقْدُ الْجَمَلُ اَسَاطِرٌ وَاَحَدُہَا
اَسْطَرٌ وَاَسْطَارَةٌ وَہِیَ التَّرَهَّاتُ الْبَاسَاءُ
مِنَ الْبَاسِ وَیَکُوْنُ مِنَ الْبُیُوسِ بَشْمَلٌ
مُعَایِنَہُ الصُّوْرُ جَمَاعَہُ صُوْرۃ کَقَوْلِہِ سُوْرۃ
وَسُوْرٌ مَلْکُوْتُ مَلْکٌ مِّثْلُ رَہْبُوْتُ
خَیْرٌ مِّنْ رَّہْبُوْتُ وَیَقُوْلُ تَرَهَّبْتُ خَیْرٌ

لے یہ بھی کہا ہے کہ شیطان سے شیطان پر پھینکنے والے
تیرا والد کنکر یاں مراد ہیں۔ مشتق والد کی پشت میں۔
مشتق ذریع والدہ کے رحم میں۔ انفقوا گھٹا، محوشہ۔
قنواں اس کی جمع ہے۔ قنواں اس کی طرح ہے جیسے قنواں
کی جمع قنواں ہے۔

وَعِنْدَكَ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ كِي تفسیر

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غیب کی کنجیاں
(آیت ۵۹) پانچ چیزیں ہیں (جو اس آیت میں مذکور ہیں)۔
بیشک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم اور اتنا دانا ہے منہ
اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے اور کوئی جان
نہیں جانتی کہ کل کیا کما ہے گی اور کوئی جان نہیں جانتی
کہ کس زمین میں مرے گی۔ بیشک اللہ جانتے والا بتانے والا
ہے (سورۃ لقمان، آیت ۴۲)۔

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَثَ كِي تفسیر

تم فرماؤ وہ قادر ہے کہ تم پر عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے یا تمہارے۔۔۔
(آیت ۶۵) اُولَئِكَ تَحْمِلُ مَلَأَ، خلط ملط کر دے۔ اُولَئِكَ
ملا سے یہ دلائل التباس سے نکلے۔ شیعہ فرماتے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت :-

تم فرماؤ وہ قادر ہے کہ تم پر عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے
(آیت ۶۵) نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے دعا مانگی :- اے اللہ! میں تیری ذات کی پناہ پکڑتا
ہوں۔ جب فرمایا :- یا تمہارے پیروں کے نیچے سے
تو دعا مانگی کہ میں تیری ذات کی پناہ پکڑتا ہوں، اور یہ
حصہ نازل ہوا :- یا تمہیں بھڑا دے مختلف گروہ کر کے
اور ایک دوسرے کی سختی چکھائے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ یہ عذاب ہلکا ہے، یہ آسان ہے۔

مِنْ أَنْ تَرْحَمَ بَعَثَ أَطْلَمَ يُقَالُ عَلَى اللَّهِ
حَبَانَهُ أَيْ حِسَابَهُ وَ يُقَالُ حَبَانًا مَرَاهِي
وَرَجُومًا لِلْحَبِاطِينَ مُشْتَقٌّ فِي الصُّلْبِ وَ
مُسْتَوْدَعٌ فِي الرَّحِمِ الْقَوْلُ الْعِدَاقُ وَالْإِمَّاكُ
قِنْوَانٌ وَالْجَبَاعَةُ أَيْضًا قِنْوَانٌ مِثْلُ صِنُو

وَصِنْوَانٌ -

بَابُ ۶۷ قَوْلُهُ وَعِنْدَكَ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ -

۱۴۳۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ
سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ إِنَّ اللَّهَ عِنْدَكَ
عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُزِيلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي
الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا
وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ
عَلِيمٌ خَبِيرٌ -

بَابُ ۶۸ قَوْلُهُ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا بَاسًا مِمَّنْ قُوتِكُمْ الْآيَةُ يَلْبِسُكُمْ يَخْلُطُكُمْ مِنَ الْيَبَاسِ يَلْبِسُوا يَخْلُطُوا شَيْعًا فِرْقًا -

۱۴۴۰ - حَدَّثَنَا أَبُو النَّعْبَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ
ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ
قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ
أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا بَاسًا مِمَّنْ قُوتِكُمْ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ
قَالَ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْحَلِكُمْ قَالَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ
أَوْ يَلْبِسُكُمْ شَيْعًا وَيَذِلُّكُمْ بِأَسْ بَعْضُ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا
أَهْوَنُ هَذَا أَيْسَرُ -

بَاب ۶۴۸ قَوْلُهُ لَمْ يَلْبِسُوا اِيْمَانَهُمْ
بِظُلْمٍ

۱۴۴۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ
ابِرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا
نَزَلَتْ لَمْ يَلْبِسُوا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ قَالَ اصْحَابُهُ
وَ اَيْنَا لَمْ يَظْلِمُوا فَنَزَلَتْ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ
عَظِيمٌ

بَاب ۶۴۹ قَوْلُهُ وَيُونُسَ وَلُوطًا
وَكُلًّا فَضَلْنَا عَلَى الْعَالَمِيْنَ

۱۴۴۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ
ابْنِ الْعَالِيَةِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْمٍ نَيْبُكُمْ يَعْنِي
ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ اَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ
ابْنِ مَثَى

۱۴۴۳- حَدَّثَنَا اَدَمُ بْنُ أَبِي اَيَّاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
اَخْبَرَنَا سَعْدُ بْنُ اِبِرَاهِيْمَ قَالَ سَمِعْتُ حَبِيْدًا
بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْنٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ
اَنْ يَقُولَ اَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَثَى

بَاب ۶۵۰ قَوْلُهُ اُولَٰئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰى
اللَّهُ فَبِهٰذَا اَهْمُرُ اقْتِدَا

۱۴۴۴- حَدَّثَنَا ابِرَاهِيْمُ بْنُ مُوسَى اَخْبَرَنَا
هَاشِمُ بْنُ اَبْنِ جَرِيْمٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِي
سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ اَنَّ مَجَاهِدًا اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَأَلَ
ابْنَ عَبَّاسٍ اَنِ هُوَ سَجْدَةٌ فَقَالَ نَعَمْ ثُمَّ تَلَا
وَوَهَبْنَا اِلَى قَوْلِهِ فَبِهٰذَا اَهْمُرُ اقْتِدَا، ثُمَّ قَالَ
هُوَ مِنْهُمْ زَادَ يَزِيْدُ ابْنُ هَارُوْنَ وَمُحَمَّدُ بْنُ

وَلَمْ يَلْبِسُوا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت
وہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی ناحق بات کی آمیزش نہیں کی
(آیت ۸۲) نازل ہوئی تو آپ کے اصحاب کہنے لگے کہ ہم میں سے
ایسا کون ہے جس سے کوئی ناحق بات یا ظلم سرزد نہیں ہوتا
اس پر یہ آیت نازل ہوئی :- بے شک شرک بہت بڑا ظلم
ہے (سورہ لقمان، آیت ۱۳)۔

كُلًّا فَضَلْنَا عَلَى الْعَالَمِيْنَ

ہم نے ہر ایک کو اس کے وقت میں سب پر فضیلت دی (آیت ۸۶)۔
ابو العالیہ نے حضور کے چچا زاد یعنی حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ
کسی کے لئے میرے متعلق یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ
میں حضرت یونس بن مثنیٰ علیہ السلام سے بہتر ہوں
(یعنی اس طرح فضیلت دینا مناسب نہیں جس میں کسی
دوسرے نبی کی توہین ہو)۔

حمید بن عبدالرحمن بن عوف نے حضرت ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ خدا کے کسی بندے کے لئے میرے متعلق یہ
کہنا مناسب نہیں ہے کہ میں حضرت یونس بن مثنیٰ علیہ السلام
سے بہتر یعنی افضل ہوں۔

فَبِهٰذَا اَهْمُرُ اقْتِدَا

یہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی تو تم انہیں کی راہ چلو

سیلمان الاحول کا بیان ہے کہ مجاہد نے انہیں بتایا کہ انہوں
نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ کیا سورہ حق
میں سجدہ ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں پھر انہوں نے ان آیات کی
تلاوت فرمائی :- وَوَهَبْنَاكَ... فَبِهٰذَا اَهْمُرُ اقْتِدَا۔

آیت ۸۶ تا ۹۰ اس کے بعد فرمایا کہ حضور بھی اسی گروہ میں سے
ہیں یزید بن ہارون، محمد بن عبید، مسلم بن یوسف، عوام، مجاہد

کا بیان ہے کہ جب میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان انبیائے کرام کے دستے پر جانے کا حکم فرمایا گیا۔

وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَزْمًا مِّنَ التَّحْرِيمِ

اور یہودیوں پر ہم نے حرام کیا ہر نامحرم والا جائز اور گناہ اور بکری کی چھڑی ان پر حرام کی روایت ۱۴۶۱۔ ابن عباس کا قول ہے کہ ذمی ظفر سے اذنیٹ اور شتر مرغ مراد ہیں۔ انہواریا سے وہ آئین مراد ہیں جن میں فضلہ رہتا ہے۔ ان کے دوسرے کا قول ہے کہ قناد سے یہودی ہونا مراد ہے اور وہ جو کہتے تھے کہ عذنا اس کے مراد ہے کہ ہم نے توبہ کی۔ عائد توبہ کرنے والے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی

اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ یہودیوں کو ہلاک کرے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر چھڑی حرام فرمائی تو وہ اسے بگھلا کر اس کی خرید و فروخت کرتے اور کھاتے رہتے۔ نیز اس کی ابو عامر، عبد الحمید، یزید، عطاء بن ابی رباح، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ

الہودا کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود

رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا کوئی نہیں اسی لئے اس نے ظاہری اور باطنی فواحش (بے حیائی کے کاموں) کو حرام فرمادیا ہے اور اللہ تعالیٰ کو اپنی حمد و ثنا سے زیادہ اور کوئی چیز پیاری نہیں ہے اسی لئے اس نے اپنی تعریف خود فرمائی ہے میں (مرد ہی مرق) نے حضرت الہودا سے دریافت کیا کہ کیا آپ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے یہ حدیث خود سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں میں نے سنا ہے یہ حدیث مرفوع ہے، جواب دیا ہاں،

فَيُبَيِّنُ وَ سَهْلٌ بَنُ يُونُسَ عَنِ الْعَوَامِرِ عَنْ
مُجَاهِدٍ قُلْتُ لِبَنِّ عَبَّاسٍ فَقَالَ بَيِّنْكَمُ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَ أَمْرًا يُقْتَدَى بِهِمْ۔

بَابُ قَوْلِهِ وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا
حَزْمًا مِّنَ ذِي ظُفْرِ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ
حَزْمًا عَلَيْهِمْ شَحْوَمَهَا الْآيَةُ وَقَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ كُلُّ ذِي ظُفْرِ الْبَعِيرُ وَ
وَالنَّعَامَةُ الْحَوَايَا الْمَبْعَرُ وَقَالَ غَيْرُهُ هَادُوا
صَارُوا يَهُودًا وَأَمَّا قَوْلُهُ هَدَانَا بَنَّا هَادِيًا
تَابِ۔

۱۴۶۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا

الْبَيْهَقِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ عَطَاءُ
سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتِلُوا الْيَهُودَ لَنَا حَزْمٌ
اللَّهُ عَلَيْهِمْ شَحْوَمَهَا جَمَلُوهَا ثَمَّاعُوهَا فَكَلَّوْهَا
وَقَالَ أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ بْنُ أَبِي عَطَاءٍ سَمِعْتُ جَابِرًا عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ قَوْلِهِ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ
مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ۔

۱۴۶۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

عَنْ عَمْرِو عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَا أَحَدٌ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ وَلِذَلِكَ
حَزَمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ
وَلَا شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمُدْحُ مِنْ اللَّهِ وَ
لِذَلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ قُلْتُ سَمِعْتَهُ مِنْ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَرَفَعَهُ قَالَ نَعَمْ
وَكَيْلٌ حَفِظَ وَمُحِيطٌ بِهِ قَبْلَ جَمْعٍ قَبِيلٍ
وَالْمَعْنَى أَنَّهُ ضَرُوبٌ لِلْعَذَابِ كُلِّ ضَرْبٍ

امام بخاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ قَتِيلٌ یہاں حَفِیظٌ اور حَفِیظٌ کے معنی میں ہے۔ قَتِيلٌ سے ہر قسم کا غلاب مراد ہے اس کا واحد قَتِيلٌ ہے۔ زُخْرٌ ہر وہ چیز جو دیکھنے میں خوبصورت نظر آئے لیکن باطل ہو۔ خَرْجٌ بھڑا ہر وہ چیز جو حرام یا ممنوع ہو۔ ہر تعمیر شدہ عمارت۔ گھوڑی۔ عقل کو بھی بھڑا کہتے ہیں۔ اَلْبَحْرُ قوم ثمود کی بستی کا نام بھی ہے۔ جس زمین میں داخلہ ممنوع ہو وہ بھی بھڑا ہے۔ بیت اللہ کے حطیم کو بھی بھڑا کہا جاتا ہے گویا وہ محطوم سے مشتق ہے جیسے قَتِيلٌ مقتول سے اور بھڑا ایسا مہر ایک مکان کا نام ہے۔

هَلَمْ شَهِدَاكُمْ تَفْسِير

ہلم اہل حجاز کی زبان واحد ثنیہ اور جمع سب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے۔ جب لوگ اسے مغرب سے طلوع ہوتا ہوا دیکھ کر سارے ایمان لائیں تو اس وقت کا ایمان لانا کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گا، جو پہلے ایمان نہ لایا ہو یا اپنے ایمان میں کوئی بھلائی نہ کما لی تھی (آیت ۱۵۸)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک سورج مغرب کی جانب سے طلوع نہ ہو جائے، جب سورج ادھر سے طلوع ہو گا تو اسے دیکھ کر تمام لوگ ایمان لے آئیں گے لیکن اس وقت کا ایمان لانا کوئی کام نہیں آئے گا۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی :- هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ - (آیت ۱۵۸)

مِنْهَا قَتِيلٌ زُخْرٌ كُلُّ شَيْءٍ حَسَنَةٍ وَشَيْئَةٍ وَهَوَّ بَاطِلٌ فَهُوَ زُخْرٌ وَجَرٌّ حَجْرٌ حَرَامٌ وَكُلُّ مَسْنُونٍ فَهُوَ حَجْرٌ مَحْجُونٌ وَالْحَجْرُ كُلُّ بَنَاءٍ بَنِيَّتُهُ وَيُقَالُ لِلْأَنْثَى مِنَ الْخَيْلِ حَجْرٌ وَيُقَالُ لِلْعَقْلِ حَجْرٌ وَجَبِيٌّ وَ أَمَّا الْحَجْرُ فَمَوْضِعٌ ثَمُودٌ وَمَا حَجَرَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْأَرْضِ فَهُوَ حَجْرٌ وَمِنْهُ سَبْيٌ حَطِيمٌ الْبَيْتُ حَجْرًا كَأَنَّهُ مُشْتَقٌّ مِنْ مَحْطَرٍ مِثْلُ قَتِيلٍ مِنْ مَقْتُولٍ وَأَمَّا حَجْرُ الْيَمَامَةِ فَهُوَ مَزْلٌ۔

يَاۤأَيُّهَا أَهْلُ الْحَبَاذِ هَلَمْ شَهِدَاكُمْ لَلْوَاحِدِ وَالْجَمْعِ۔

۴۷۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عُبَادَةُ حَدَّثَنَا أَبُو ذَرٍّ عَنْ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا رَأَاهَا النَّاسُ آمَنَ مَنْ عَلَيْهَا فَذَلِكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا كَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ۔

۴۷۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَأَاهَا النَّاسُ آمَنُوا أَجْمَعُونَ وَ ذَلِكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا ثُمَّ قَرَأَ الْآيَةَ۔

سُورَةُ الْأَعْرَافِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَرِيشَا الْمَالِ
 الْمُعْتَدِلِينَ فِي الدُّعَاءِ وَفِي غَيْرِهِ عَقْوًا
 كَثُرُوا وَكَثُرَتْ أَمْوَالُهُمُ الْفِتَاحُ
 الْقَافِي أَتَمَّ بَيْنَنَا أَقْبَنَ بَيْنَنَا نَتَقْنَا
 رَقْعًا إِنْجَسَتْ إِنْجَسَتْ مَتَرٌ
 خُسْرَانٍ أَسَى أَحْزَنُ تَأْسُ تَحْزَنُ وَ
 قَالَ غَيْرُهُ مَا مَنَعَكَ أَنْ لَا تَسْجُدَ
 يَقُولُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ يَخْصِفَانِ
 أَخَذَ الْخَصَافَ مِنْ قَدْحِ الْجَنَّةِ يُؤَلِّفَاتِ
 الْوَرَقِ يَخْصِفَانِ الْوَرَقَ بَعْضُهُ إِلَى بَعْضٍ
 سَوَّاهُمَا كَنَافَةً عَنْ تَرْجِيهِمَا وَمَتَاعٍ إِلَى
 حَيْثُ هُمَا إِلَى الْقِيَامَةِ وَالْحَيْنِ عِنْدَ الْعَرَبِ
 مِنْ سَاعَةٍ إِلَى مَا لَا يَحْصِي عَدَدُهَا الرِّيشُ
 وَالرِّيشُ وَاحِدٌ وَهُوَ مَا ظَهَرَ مِنَ الْبَاسِ قَبِيلُهُ
 جِيلُهُ الَّذِي هُوَ مِنْهُمْ إِذَا رَكُوا اجْتَمَعُوا وَمَشَى
 الْإِنْسَانِ وَالذَّابَّةُ كُلُّهُمْ يَسْتَنِي سَوْمًا
 وَاحِدًا هَا سَمَوْهَا عَيْنَاهُ وَمَنْخَرَاهُ وَكَبُهُ
 وَأَذْنَاهُ وَدُبُّهَا وَاحِلِيلُهُ غَوَاشٍ مَا غَشَا
 بِهِ لُشْرًا مَتَفَرِّقَةً نَكِدًا أَقِيلًا يَغْوُو لَعِيشُوا
 حَقِيقٌ حَقٌّ اسْتَرْهَبُوهُمْ مِنَ الرَّهْبَةِ
 تَلَقَّفَتْ تَلَقَّفَ طَائِرُهُمْ حَظَّهُمْ طَوْقَانٌ وَمَنْ
 السَّيْلِ وَيَقَالُ يَلْمُوتُ الْكَثِيرُ الطَّوْقَانُ
 الْقَيْلُ الْحُمَانُ يَشْبُهُ صَغَارُ الْحَلِيمِ عُرُوشُ
 وَغُرُوشُ بِنَاءٌ سَقَطَ كُلٌّ مِنْ تَدَامٍ فَقَدْ
 سَقَطَ فِي يَدِهِ الْأَسْبَاطُ قَبَائِلُ بَنِي إِسْرَائِيلَ
 يَعْدُونَ فِي السَّبَبِ يَعْدُونَ لَهُ يُجَاوِزُونَ

سُورَةُ الْأَعْرَافِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔
 ابی عکباس کا قول ہے کہ ریشا سے مال مراد ہے۔ الْمُعْتَدِلِينَ
 وہ افراد دوسرے کاموں میں حد سے بڑھنے والے۔ عَقْوًا ان کے
 مال کی کثرت ہو جانا۔ الْفِتَاحُ فیصلہ کرنے والا۔ رَقْعٌ بیٹنا
 ہمارے درمیان فیصلہ کر۔ نَتَقْنَا ہم نے اٹھایا، بلند
 کیا۔ إِنْجَسَتْ آہستہ آہستہ پھوٹ نکلا۔ مَتَرٌ نفضان،
 آبی افسوس کدوں۔ تَأْسُ تیسے غم کھایا، افسوس کیا۔

دوسرے حضرات کا قول ہے کہ

مجھے سجدہ کرنے سے منع کیا؟ یحییٰ بن یحییٰ نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں
 میں ایک دو کچھ کے ساتھ ہو رہا۔ سَوَّاهُمَا یہ دو لڑکوں کی
 شرمگاہوں سے کنایہ ہے۔ مُتَارِعٌ الی حین یہاں قیامت
 تک مراد ہے۔ الرِّيشُ اُردا لہذا ہم معنی میں یعنی ظاہری لباس
 قبیلہ اس کے ساتھ شیطان جن میں سے وہ نمود ہے۔ أَذْنَاهُ کُورُ
 سب جمع ہو جائیں گے۔ انسان اُردا جاؤ سب کے مساموں
 کو مسوا کرتے ہیں اور اس کا واحد تَمُّ ہے یعنی آنکھیں، نتھنے منہ
 کالوں اور ہاتھ آگے کی شرمگاہوں کا ان میں ہی شمار ہے۔
 غَوَاشٍ غلات، کُشْرٌ بکھرے ہوئے۔ نَكِدًا غور سے۔ یَغْوُو
 زندگی گزار دی۔ حَقِيقٌ حق ہونا۔ اسْتَرْهَبُوهُمْ وہ
 دہرے۔ تَلَقَّفَتْ لقمہ بنا لے گا۔ طَائِرُهُمْ ان کا حصہ، ان کی
 قسمت۔ طَوْقَانُ سیلاب، اموات کی زیادتی کو بھی کہتے
 ہیں۔ السَّيْلِ بچھڑیاں، بھولے کیڑے۔ عُرُوشُ اور غُرُوشُ
 عمارت۔ سَقَطَ سب کوئی مدام ہو تو کہتے ہیں فَقَدْ سَقَطَ
 فِي يَدِهِ... الْأَسْبَاطُ بنی اسرائیل کے قبیلے يَعْدُونَ
 فِي السَّبَبِ حد سے تجاوز کرتے ہوئے۔ مُتَارِعًا پانی کے
 ادب پر نیرتے ہوئے۔ بَيْشٌ سخت۔ أَخْلَدَ بیٹھا پیچھے ہٹ
 گیا سَسْتَدِيرُ جھٹھو۔ ہم ان کو ایسی جگہ سے لائیں گے
 جو جاسے امن ہو جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے فَاتَّاهُمْ

اللہ من حیث لست یحسبوا حین سے ہے۔
 قمر ۲۰۔ اس نے اپنے محل کی مدت چودہ ی
 کی۔ یزعتک تجھے بھکائے۔ طیف اور طائف
 شیطانی دوسو۔ یعدونہ۔ وہ خوبصورت کر کے
 دکھاتے ہیں۔ نیفتہ اور تحقیقہ دونوں اثر خفاہ
 سے ہیں۔ معنی ڈر۔ الاصل کا واحد آئین ہے۔
 جو عصر اور مغرب کے درمیانی وقت کو کہتے ہیں،
 جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ مکرہ و
 اصیل۔

قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَبَاطِنَ

تم فرماؤ میرے رب نے تو نے حیا تیاں حرام فرمائی ہیں (آیت ۳۲)
 عمرو بن مرہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ سے

دریافت کیا کہ کیا یہ حدیث آپ نے حضرت عبداللہ بن مسعود
 رضی اللہ عنہ سے سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا، ہاں اور اسے
 مرفوع بتایا کہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا کوئی نہیں اسی لیے
 تو اس نے ظاہری اور چھپی ہوئی ہر قسم کی بے حیائی کو حرام فرمادیا اور
 اللہ تعالیٰ کو اپنی تعریف سے زیادہ اور کوئی چیز زیادہ نہیں
 اسی لیے تو اپنی تعریف خود فرمائی ہے۔

وَلَمَّا جَاءَهُ مُوسَىٰ لِمِيقَاتِنَا كَتَبْنَا

اور جب موسیٰ ہمارے وعدے پر حاضر ہوا اور اس سے اگلے رجبے کلام فرمایا۔
 عرض کی اسے رب میرے بچے اپنا دیدار دکھا کہ تجھے دیکھوں، فرمایا تو مجھے
 ہرگز نہ دیکھ سکے گا۔ ہاں اس پہاڑ کی طرف دیکھ، اگر یہی جگہ پر پھرا رہا تو غریب
 تو مجھے دیکھ لے گا پھر جب اس کے رب نے پہاڑ پر اپنا لہجہ بکایا اسے پاش پاش
 کر دیا اور موسیٰ گرا ہوش پھر جب ہوش ہوا، بولا یا رب ہے تجھے میں تیری طرف رجوع
 لایا اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں (آیت ۴۴)۔ ابن عباس کا قول
 ہے کہ الہی کے مراد ہے مجھے اپنا دیدار عطا فرما۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور ان کے منہ پر طمانچہ مارا گیا تھا

تَعْدًا تَجَاوَزَ شَرَّهَا شَوَارِعَ بَيْتَيْنِ شَدِيدًا
 أَخْلَدَ قَعْدًا وَتَقَاعَسَ سَنَسْتَدِرِّجُهُمْ قَاتِلَهُمْ
 وَمِنْ مَا مَنَّهُمْ كَقَوْلِهِ تَعَالَى قَاتَاهُمْ اللَّهُ مِنْ
 حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا مِنْ حَيْثُ مِنْ جُنُونٍ
 قَمَرَتْ بِهِ اسْتَهْرَبَهَا الْحَمْدُ قَاتَمَتْهُ
 يَنْزَعَتْكَ يَسْخَفُكَ طَيْفٌ مُلَمٌّ بِهِ لَمَحٌ
 وَتَقَالَ طَائِفٌ وَهُوَ وَاحِدٌ يَمْدُ وَهُمْ يَمْدُونَ
 وَخِيفَتَهُ خَوْفًا وَخَفِيَّةً مِنَ الْخُفَاءِ وَالْأَصَالُ
 وَاحِدُهَا أَصِيلٌ مَا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى الْمَغْرِبِ
 كَقَوْلِهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا۔

بَابُ ۶۸۲ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ إِنَّمَا

حَرَّمَ رَبِّي الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَبَاطِنَ۔
 ۱۴۴۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ
 اللَّهِ قَالَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ عَبْدِ اللَّهِ
 قَالَ تَعْمَدُ رَفَعَهُ قَالَ لَا أَحَدٌ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ
 فَلَمَّا لَكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَبَاطِنَ
 وَلَا أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمَدْحَةُ مِنَ اللَّهِ فَلَمَّا لَكَ
 مَدْحَ نَفْسِهِ۔

بَابُ ۶۸۵ قَوْلُهُ وَلَمَّا جَاءَهُ مُوسَىٰ

لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ قَالَ رَبِّ ارْنِي النَّظْرَ
 إِلَيْكَ قَالَ لَنْ تُرَانِي وَلَكِنْ أَنُظِّرَ إِلَى الْجَبَلِ
 فَإِنْ اسْتَقَرَّ مَكَانَهُ فَسَوْفَ تُرَانِي فَلَمَّا بَحَلْ
 رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا وَخَرَّ مُوسَىٰ صَعِقًا
 فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ سُبْحَنَكَ ثَبَّتْ إِلَيْكَ وَأَنَا
 أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
 أَعْطَانِي۔

۱۴۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
 سَعِيدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْهَارِثِيُّ عَنْ أَبِيهِ

وہ کہنے لگا، اے محمد! مجھے آپ کے ساتھیوں میں سے ایک انصاری سمجھے
 ظما نچر مالا ہے، آپ نے فرمایا، اے بلال! وہ اسے بلالایا، آپ نے فرمایا
 تم نے اس کے منہ پر ظما نچر کیوں مالا؟ وہ انصاری عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ
 میں یہودی کے پاس سے گزرا ہوا تھا تو میں نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا کہ
 قسم ہے اس ذات کی جس نے حضرت موسیٰ کو ساری قریح بشر سے جن لیا
 ہے، میں نے دل میں کہا کہ یہ تو محمد مصطفیٰ پر بھی فضیلت ہے رہا ہے، لہذا
 مجھے غصہ آیا اور میں نے اس کو ظما نچر رسید کر دیا، آپ نے فرمایا کہ مجھے
 انبیائے کرام میں سے کسی فرد پر فضیلت نہ دو۔ کیونکہ قیامت کے روز
 جب سارے انسان بیہوش ہو جائیں گے تو سب سے پہلے میں ہوش میں
 آؤں گا لیکن مجھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش الہی کا پایہ پکڑ کر کھڑے ہوں گے۔
 میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آئے یا طوی کی بیہوشی
 کے سلسلے میں بے ہوش ہی نہیں ہوئے تھے۔

الْمَنْ وَالسَّلْوَىٰ كِتَابُ التَّحْقِيقِ

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھنکی ایک سلیبی خود لہ نہ نیاتیات ہے جو برسات
 کے دنوں میں آگتی ہے، من کی قسم ہے ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے
 لئے شفاء بخش ہے۔

إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ كِتَابُ التَّحْقِيقِ

تم فرماؤ گے لوگو! میں تم سب کی طرف اس الشکار رسول ہوں کہ آسمانوں
 اور زمین کی بادشاہی اسی کو ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، جلائے
 اہل عالمیے، تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول سے پڑھے غیب بتانے
 والے پر کہ اللہ اور اس کی باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی
 غلامی کرو کہ تم راہ پاؤ (آیت ۱۵۸)۔

ابو ادہبیس خولانی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو ذر راہ

رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ابو بکر صدیق راہ
 حضرت عمر فاروق کے درمیان بھگڑا ہو گیا، حضرت ابو بکر نے
 حضرت عمر کو نادان فاض کر دیا، تو حضرت عمر غصے کی حالت میں ان کے
 پاس سے چلے گئے، لیکن حضرت ابو بکر بھی ان کے پیچھے جا پہنچے
 اور معافی کے خواستگار ہوئے، انہوں نے معاف نہ کیا بلکہ ان کے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ
 الْيَهُودِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ
 لَطَمَ وَجْهَهُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَجُلًا مِّنْ
 أَصْحَابِكَ مِّنَ الْأَنْصَارِ لَطَمَ فِي وَجْهِهِ قَالَ
 ادْعُوهُ فَدَعَوْهُ قَالَ لَمْ تَكُنْتَ بِجْهَهُ قَالَ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي مَرَرْتُ بِالْيَهُودِ فَسَمِعْتُهُ
 يَقُولُ وَالَّذِي أَصْطَفَىٰ مُوسَىٰ عَلَى الْبَشَرِ فَقُلْتُ
 وَعَلَى مُحَمَّدٍ وَأَخَذْتُ غَضَبَةً فَلَطَمْتُهُ قَالَ
 لَا تُخَيِّرُونِي مِّنْ بَيْنِ الْأَنْبِيَاءِ فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاكُونِ أَوَّلَ مَنْ يَفِيْقُ نَازَا أَنَا
 بِمُوسَىٰ أَخَذْتُ قَائِلَةً مِّنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا
 أَدْرِي أَفَاقَ قَبْلَ أَمْرٍ جَزِيٍّ بِصَعْقَةِ الطَّوْرِ

بَابُ قَوْلِهِ الْمَنْ وَالسَّلْوَىٰ

۱۵۸- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
 عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
 زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَلْبَاءُ
 مِنَ الْمَنِّ وَمَا دَهَا شَقَاؤُ الْعَيْنِ

بَابُ قَوْلِهِ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي
 رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ
 السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ حَيُّ يَبْقَى
 فَادْعُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأَرَقِيِّ الَّذِي
 يُوْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَاتِهِ وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ
 تَهْتَدُونَ

۱۵۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُكَيْمَانُ
 بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُوسَى بْنُ هَارُونَ قَالَ
 حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
 بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَسْرِينُ عَنِ
 اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو ذَرٍّ رَأْسُ الْخَوْلَانِ قَالَ
 سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ كَانَتْ بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ

وَعَمْرٍأُ قَالَ فَاغْضِبْ أَبُوبَكْرٍ عَمْرٍأُ قَالَ أَصْرَفْتُ عَنْهُ عَمْرٍأُ مَعْصِيًا فَاتَّبَعَهُ أَبُو بَكْرٍ يَسْأَلُهُ أَنْ يُسْتَغْفِرَ لَهُ فَلَمْ يَفْعَلْ حَتَّى أَغْلِقَ بَابَهُ فِي وَجْهِهِ فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَتَحَنَّنْ عِنْدَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَأَصَاحِبُكُمْ هَذَا فَقَدْ غَامَرَ قَالَ وَتَدَامَعَمْرٍأُ عَلَى مَا كَانَ مِنْهُ فَأَقْبَلَ حَتَّى سَلَّمَ وَجَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَصَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَبَرَ قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَ أَبُو بَكْرٍ يَقُولُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا نَأْكُلُ أَطْعَمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوا إِلَى صَاحِبِي هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوا إِلَى صَاحِبِي إِنْ قُلْتُمْ يَأْتِيهَا النَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ صَدَقْتَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ اللَّهُ غَامَرَ سَبَقَ بِالْخَيْرِ

بَابُ ۶۸ قَوْلُهُ وَقُولُوا حِطَّةً

۵۳- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لِنَبِيِّ إِسْرَائِيلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سَجْدًا وَقُولُوا حِطَّةً تَغْفِرَ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ فَبَدَلُوا فَلَاخِلُوا يَزْحَفُونَ عَلَى أَسْنَانِهِمْ وَقَالُوا حِطَّةً فِي شَعْرَةٍ

بَابُ ۶۹ قَوْلُهُ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ
الْعُرْفُ الْمَعْرُوفُ

دیکھتے ہوئے اپنے گھر کا دروازہ بند کر لیا۔ پس حضرت ابو بکر وہاں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ حضرت ابو الدرداء فرماتے ہیں کہ ہم بھی بارگاہ میں بیٹھے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا یہ دوست تو کسی سے چھٹکارا کرتے ہیں ادنیٰ کا بیان ہے کہ بعد میں حضرت عمرؓ نے اس طرح عمل پر ناامید ہوئے کہ وہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور رسالتا درافتہ عرض کر دیا۔ حضرت ابو الدرداء فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ آگیا اور حضرت ابو بکرؓ نے عرض کر رہے تھے کہ یا رسول اللہ! نہ بدانتی مجھ سے ہوتی ہے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ۔ کیا تم میرے ایسے ساتھی کو چھوڑ دو گے؟ کیا تم میرے ایسے ساتھی کو چھوڑ دو گے؟ بے شک میں نے کہا تھا کہ اسے لوگوں میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں، تم سب نے کہا تھا کہ تو بھوٹا بولتا ہے، لیکن ابو بکرؓ نے کہا تھا کہ آپ سچ فرماتے ہیں۔ امام بخاری (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں کہ غامر سے نیکی میں سبقت لے جانا مراد ہے۔

وَقُولُوا حِطَّةً كِتَابُ التَّائِبِينَ

تمام بنی غمرہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بنی اسرائیل سے کہا گیا کہ یہ دروازہ ان کے میں مجھ کر رہے ہوئے داخل ہونا اور کہنا کہ ہم اسے گناہ معاف ہوں، ہم تمہاری خطا میں بخش دیں گے (سورۃ البقرہ، آیت ۵۸) تو انہوں نے حکم بدل دیا اور اپنے سر میں پر گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے نیز کہتے ہوئے گئے کہ ہالی میں داخلے (آیت ۱۶۱)۔

وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ كِتَابُ التَّائِبِينَ

آیت ۱۹۹ العرۃ سے مراد ہے اچھا کام۔

۵۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عُثْمَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ
قَدَامَ عَيْنَةَ بْنِ حِصْنٍ بْنِ حَذَافَةَ فَتَنَزَلَ
عَلَى ابْنِ أَخِيهِ الْحَرِثِ بْنِ قَيْسٍ وَكَانَ مِنَ النَّفَرِ
الَّذِينَ يُدْرِيهِمْ عَمْرٌ وَكَانَ الْقُرَّاءُ أَصْحَابَ
مَجَالِسٍ عَمْرٌ وَمَشَافِدَتِهِ كَهَوْلًا كَانُوا أَوْ
شُبَّانًا فَقَالَ عَيْنَةُ لِابْنِ أَخِيهِ يَا ابْنَ أَخِي
لَكَ رَجَاءٌ عِنْدَ هَذَا الْأَمِيرِ فَاسْتَأْذِنُ لِي عَلَيْهِ
قَالَ سَأَسْأَلُكَ لَكَ عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
فَاسْتَأْذِنَ الْحَرِثُ عَيْنَةَ فَآذَنَ لَهُ عَمْرٌ فَلَمَّا
دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ هِيَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ قَوْلَ اللَّهِ
مَا تُعْطِينَا الْجَزَلَ وَلَا تُحْكُمُ بَيْنَنَا بِالْعَدْلِ
فَغَضِبَ عَمْرٌ حَتَّى هَمَّ بِهِ فَقَالَ لَهُ الْحَرِثُ يَا
أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ
وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ وَإِنْ هَذَا مِنَ الْجَاهِلِينَ
وَاللَّهُ مَا جَاوَزَهَا عَمْرٌ حِينَ تَلَاَهَا عَلَيْهِ وَكَانَ
دَقَاقًا عِنْدَ كِتَابِ اللَّهِ -

۵۵۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ خُذِ الْعَفْوَ
وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ قَالَ مَا أَتَدَّلُ إِلَهُ إِلَّا فِي أَخْلَاقِ
النَّاسِ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَّادٍ حَدَّثَنَا
أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ أَمَرَ اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْخُذَ الْعَفْوَ مِنْ أَخْلَاقِ
النَّاسِ أَوْ كَمَا قَالَ -

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب
عبید بن جحش بن حذیفہ آئے تو اپنے بھتیجے حشر بن قیس کے
پاس آکر ٹھہرے اور یہ حضرت عمر کے مقربین میں تھے۔ حضرت عمر کی
مجلس مشاورت میں قادری حضرات ہی ہوتے ہیں خواہ وہ بوڑھے
ہوں یا جوان۔ حضرت عبید نے اپنے بھتیجے سے کہا کہ تمہاری
تو امیر المؤمنین تک رسائی ہے لہذا میرے لئے انکی خدمت
میں حاضر ہونے کی اجازت لے دو۔ انہوں نے جواب دیا کہ
مقررہ میں آپ کے لیے اجازت حاصل کر لوں گا۔ حضرت
ابن عباس کا بیان ہے کہ جب محمد نے حضرت عبید کے لیے
اجازت طلب کی تو حضرت عمر نے اجازت دیدی جب یہ حضرت عمر کی
خدمت میں حاضر ہوئے تو کہنے لگے کہ اے ابن خطاب! خدا کی قسم اگر تو آپ
ہم پر مال نکالتے ہیں اور نہ ہمارے درمیان عدل و انصاف فرماتے ہیں
اس پر حضرت عمر ناراض ہوئے اور انہیں بیٹھنے کا ارادہ نہ کیا،
لیکن حضرت محمد نے کہا اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی
سے فرمایا ہے اے محبوب! معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا
حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو (آیت ۱۹۹) اور یہی کا بیان ہے
کہ خدا کی قسم، حضرت عمر نے اس حکم سے تجاوز نہ کیا اور
انہوں نے جب اس آیت کی تلاوت کی تو اللہ کی کتاب کے
آگے کھڑے کے کھڑے رہ گئے۔

حضرت عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ آیت :-
اے محبوب! درگزر سے کام لو اور بھلائی کا حکم دو۔ یہ
اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی تہذیب و اخلاق کے لئے نازل فرمائی
ہے۔ دوسری سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ
عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو
حکم فرمایا ہے اے محبوب! درگزر سے کام لیا کرو اور
بھلائی کا حکم دو (آیت ۹۹) یہ لوگوں کو اخلاقِ حسنة کا
درس دیا ہے (اؤ کما قال)۔

سُورَةُ الْأَنْفَالِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بَابُ ٦٩ قَوْلُهُ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ
قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ فَأَتَوْا اللَّهَ وَأَصْلَحُوا
ذَاتَ بَيْنٍ قَالِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
الْبَغَائِمُ قَالِ قِتَادَةُ رِيحُكُمْ الْحَرْبُ يَقَالُ
نَافِلَةٌ عَطِيَّةٌ -

٤٥٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَانَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَرْزَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ سُورَةُ الْأَنْفَالِ قَالَ نَزَلَتْ فِي بَدْرِ الشُّوْكَهُ الْأَحَدُ مَرْدُفَيْنِ فَوَجَّاهُ فَوَجَّهَ رَدَفِي جَاءَ بَعْدِي ذُقُوا بِأَشْرُوا وَجَرَّ لَوَارٍ لَيْسَ هَذَا مِنْ ذُقِ الْقِمِّ فَيُرَكَّمُ يَجْمَعُهُ شَرْدُ فَرَقٍ وَإِنْ جَفَوْا ظَلَبُوا يُخْنِنُ يَغْلِبُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَكَامٌ إِدْخَالَ أَصَابِعِهِمْ فِي أَنْفَاهِهِمْ وَتَصُدِّيَةُ الصَّفِيرِ لِيَسْتَبْتُوكَ لِيُخْسُوكَ -

باب ٦٩١ - إِنَّ شَرَّ الدَّائِبِ عِنْدَ اللَّهِ
الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ -
١٤٥٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
زَيْدُ بْنُ أَبِي جَمْرَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ
عَبَّاسِ بْنِ رَافِعٍ أَنَّ شَرَّ الدَّائِبِ عِنْدَ اللَّهِ الصُّمُّ
الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ قَالَ هُمْ نَفَرٌ مِنْ
بَنِي عَبْدِ الدَّائِرِ -

بَابُ ٤٩٢ قَوْلُهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ
وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ

سورة الأنفال

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا احقرانِ نہایت رحم کرنے والا ہے۔

یَسْأَلُونَكَ عَنِ الْإِنْفَالِ كَاتِبُ

اے مجرب! تم سے غنیمتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں، تم فرماؤ کہ غنیمتوں کے حکم اللہ

اور رسول ہیں، تو اللہ سے فرماؤ کہ میں میں جوں رکھو پس آیت (این عباس کا قول ہے

کہ الْإِنْفَالِ سے غنیمتیں مراد ہیں، قتادہ کا قول ہے کہ ششم رطائی کہا گیا

ہے کہ ناکہ سے عطیۃ اور تحفہ مراد ہے۔

سید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سورۃ الانفال کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ یہ سورت بدر کے مقام پر نازل ہوئی تھی۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ اَلشُّوْكَہ سے دھارہ مراد ہے۔ مُرْدِفِیْن فَوْجٍ دَر فَوْجٍ۔ رَدْفِیْ میرے بعد آیا۔ ذُو قُوَّۃٍ عَذَابٍ چکھو، تجربہ کر کے دیکھو۔ یہ منہ سے چکھنے کے متعلق نہیں ہے۔ قَبِیْرٌ مِّمَّنْ اس کو جمع کرے۔ شَرِّوْ جدار۔ جَحْشُوْا طلب کیا۔ یَسْجُنْ غلاب ہوں۔ مجاہد کا قول ہے کہ مِکَاۃً کہتے ہیں انگلیاں منہ میں داخل کر کے سیٹی کی آواز نکالنے کو یَتَشَبَّهُوْنَ تاکہ مجھے قید کر لیں تاکہ تجھے مجبوس کر لیں۔

إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللَّهِ كَتَمِيرٌ

بیشک سب جانوروں میں بدتر اشد کے نزدیک وہ ہیں (آیت ۲۲)۔
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آیت :-
بیشک سب جانوروں میں بدتر اشد کے نزدیک وہ ہیں
جو ہرے گوشتے ہیں، جن کو عقل نہیں (آیت ۲۲)۔
بنی عبداللہ کے بعض غلط کارہ لوگوں کے متعلق ہے۔
(اگرچہ اس کا اطلاق عام ہے)۔

اَسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ كَاتِفِير

لے ایمان والوں! اللہ اور اس کے رسول کے بتائے پر حاضر ہو جایا کرو، جب رسول تمہیں اس چیز کے لئے بلائیں جو تمہیں نفع دے گی اور جان لو کہ اللہ کا حکم اعلیٰ اور اس کے ولی

وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ اسْتَجِيبُوا أَوْحَاشًا لِّمَا
يُحْيِيكُمْ وَيُصْلِحُكُمْ

۱۷۵۸- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا رَوْحُ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ حَدَّثَ عَنْ أَبِي
سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَصْلَى نَسْرَةَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَاعَرْتُ
فَلَمَّا أْتَمَّ حَتَّى صَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ مَا
مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ
ثُمَّ قَالَ لَا أَعْلَمُكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ
أَنْ أَخْرَجَ فَذَاهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِيُخْرِجَ فَذَكَرْتُ لَهُ وَقَالَ مَعَاذَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ جُبَيْبِ بْنِ سَمْعٍ حَفْصًا سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ
رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
وَقَالَ هِيَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ السَّبْعُ
الْمِثَالِي

بَابُ قَوْلِهِ وَإِذْ قَالُوا اللَّهُمَّ إِن كَانَ
هَذَا هُوَ الْحَقُّ مِنَّا فَامْطُرْ عَلَيْنَا
حِجَابًا مِّنَ السَّمَاءِ أَوْ تَبْنِا بَعْدَ مَا قَالَ
أَبْنُ عِيْنَةَ مَا سَمِعَ اللَّهُ تَعَالَى مَطْبَرًا فِي
الْقُرْآنِ إِلَّا عَذَابًا وَتَسْبِيحًا الْعَرَبُ الْغَيْثُ
وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى يُنْزِلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا
قَنَطُوا

۱۷۵۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ
بْنُ مَعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
عُبَيْدِ الْحَمِيدِ هُوَ ابْنُ كُرْدَيْدٍ صَاحِبُ الزِّيَادَةِ
سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو جَهْلٍ اللَّهُمَّ إِن
كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقُّ مِنَّا فَامْطُرْ عَلَيْنَا

اللہوں میں حائل ہو جائے اور یہ کہ تمہیں اس کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے
(آیت ۲۲) اسْتَجِيبُوا اِعَاضِرْهُ جَاوِدًا لِّمَا يُخَيِّكُم بِجَهَنَّمَ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِ

حَفْصُ بْنُ عَاصِمٍ کا بیان ہے کہ حضرت سعید بن مسقی رضی
اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ میرے پاس سے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا گزرا ہوا آپ نے مجھے بلایا لیکن میں آپ کی خدمت
میں حاضر نہ ہوا جب میں نماز پڑھ چکا تو حاضر بارگاہ ہو گیا آپ نے
فرمایا تمہیں میرے پاس آنے سے کس چیز نے روکا جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
مے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کے بلائے پر حاضر ہو جاؤ
کہ جب رسول تمہیں بلائیں (آیت ۲۲) پھر آپ نے فرمایا کہ کیا
میں تمہیں قرآن کریم کی سب سے بڑی سورت (محافظ ثواب یا
جامعیت) بتا دوں اس سے پہلے کہ میں باہر نکلوں جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جانے کے لیے باہر نکلنے لگے تو میں
نے مذکورہ ارشاد یاد کر دیا یہ معاذ، شعبہ، جیب، حفص بن
عاصم نے حضرت ابو سعید بن مسقی سے یہی سنا، جو نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے اصحاب سے ایک فرد تھے حضور نے ان سے
فرمایا کہ وہ سورۃ الفاتحہ ہے جس کو سبع مثانی بھی
کہتے ہیں

فَامْطُرْ عَلَيْنَا حِجَابًا

اور جب بولے کہ اے اللہ اگر یہی (قرآن) تیری طرف سے حق ہے
تو ہم پر آسمانوں سے پتھر برسایا کوئی دوسرا دردناک عذاب
ہم پر ہے (آیت ۲۲) ابن عیینہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے
یہاں قرآن کریم میں جس کو بارش کا نام دیا وہ عذاب ہے
اور اہل عرب بارش کو غیث کہتے ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ
ہے۔ ان کے مایوس ہونے کے بعد بارش نازل فرماتا ہے۔

عبدالحمید بن کرید صاحب الزیادہ سے روایت ہے کہ
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کو یہ کہتے ہوئے سنا
کہ اے اللہ اگر یہ قرآن تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے
پتھر برسایا کوئی دوسرا دردناک عذاب ہم پر ہے (آیت ۲۲) اس پر یہ
وحی نازل ہوئی اور اللہ کا کام نہیں کہ ان پر عذاب کرے

جب تک اسے محبوب اتم ان میں تشریف فرما ہو اور اللہ انہیں عذاب کرنے والا نہیں ہے جب تک وہ بخشش مانگ رہے ہیں ورنہ انہیں کیا سرخواب کے پر لگے ہوئے ہیں کہ اللہ انہیں عذاب نہ کرے حالانکہ وہ مسجد حرام سے روک رہے ہیں (آیت ۲۲ تا ۲۴)۔

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ كِتَابًا

اور اللہ کا کام نہیں کہ ان پر عذاب کرے جب تک اسے محبوب اتم ان میں تشریف فرما ہو (آیت ۲۳)۔

عبد الحمید صاحب الزیادی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابو جہل نے کہا کہ اسے اللہ اگر بھی قرآن ہیرے نزدیک جلی ہے تو ہم پر آسمان کے پتھروں کی بارش برسا یا ہم پر اور کوئی درد ناک عذاب لے آئے (آیت ۲۲) اس پر یہ وحی نازل ہوئی: اور اللہ کا کام نہیں کہ ان پر عذاب کرے جب تک اسے محبوب اتم ان میں تشریف فرما ہو اور اللہ انہیں عذاب کرنے والا نہیں ہے جب تک وہ بخشش مانگ رہے ہیں اور انہیں کیا ہے کہ اللہ انہیں عذاب نہ کرے جبکہ وہ تو مسجد حرام سے روک رہے ہیں (آیت ۲۳ تا ۲۴)۔

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا۔ پھر کہنے لگا: اے ابو عبد الرحمن! کیا آپ نہیں سنتے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ ہر اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں (سورہ الحجرات آیت ۹) پس آپ کو کوئی چیز ان کے ساتھ لڑنے سے روکتی ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس کا ذکر فرمایا ہے۔ انہوں نے جواباً فرمایا کہ اے پیغمبر! مجھے اس آیت میں تاویل کر کے مسلمانوں سے نہ لڑنا زیادہ پسند ہے۔ یہ سبقت اس کے کہ میں اللہ تعالیٰ کے اس صریح حکم والی آیت میں تاویل کروں کہ ہر اور جو کوئی مسلمانوں کو جہان بوجھ کر قتل کرے (سورہ النساء آیت ۸) وہ شخص کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ اگر اعلان سے لڑو

حِجَارَةٍ مِّنَ السَّمَاءِ أَوْ آتَيْنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ فَتَرَلَتْ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ وَمَا لَهُمْ إِلَّا أَنْ يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الْآيَةَ۔

بَابُ ۶۹ قَوْلُهُ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ۔

۱۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ صَاحِبِ الزِّيَادِيِّ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ أَبُو جَهْلٍ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَاءِ أَوْ آتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ فَتَرَلَتْ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ وَمَا لَهُمْ إِلَّا أَنْ يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الْآيَةَ۔

بَابُ ۶۹ قَوْلُهُ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ۔

۱۷۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا حَيْوَةُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ بَكْرِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَلَا تَسْمَعُ مَا ذَكَرَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا إِلَىٰ أَحَدِ الْآيَةِ قَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ لَا تَقَاتِلَ كَمَا ذَكَرَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي أَغْنَىٰ بِهَذِهِ الْآيَةِ وَلَا أَقَاتِلُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَغْتَرِبَ بِهَذِهِ الْآيَةِ الَّتِي

يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَدِّيًا
إِلَىٰ آخِرِهَا قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ وَقَاتِلُوهُمْ
حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ
فَعَلْنَا عَلَىٰ عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الْإِسْلَامُ قَلِيلًا فَكَانَ
الرَّجُلُ يُفْتَنُ فِي دِينِهِ إِمَّا يَقْتُلُوهُ وَإِمَّا
يُؤْتَفِقُونَ حَتَّى كَثُرَ الْإِسْلَامُ فَلَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ
أَقَلْنَا رَأَى أَنَّهُ لَا يُوَافِقُهُ فِيمَا يُرِيدُ قَالَ
ثُمَّ قَوْلِكَ فِي عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ
مَا تَوَلَّى فِي عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ أَمَّا عُثْمَانُ فَكَانَ
اللَّهُ قَدْ عَفَا عَنْهُ فَكِرْهُكُمْ أَنْ يُعْفُو عَنْهُ
وَأَمَّا عَلِيٌّ فَأَبْنُ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَتَنَهُ وَأَشَارَ بِبَيْدِهِ وَهَذِهِ
إِبْنَتُهُ أَوْ بِنْتُهُ حَيْثُ تَرَوْنَ -

۱۷۶۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا

زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا بِشَارٌ أَنَّ وَبَدَةَ حَدَّثَتْهُ قَالَ حَدَّثَنِي
سَعِيدُ بْنُ جَبْرِ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا أَوْ إِلَيْنَا
ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ رَجُلٌ كَيْفَ تَدْرِي فِي قِتَالِ
الْفِتْنَةِ فَقَالَ وَهَلْ تَدْرِي مَا الْفِتْنَةُ كَانَ
مُعْتَدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَاتِلُ الشُّرَكِيَّةَ
وَكَانَ الدَّخُولُ عَلَيْهِمْ فِتْنَةً وَلَيْسَ كَقِتَالِكُمْ
عَلَى الْمَلِكِ -

بَابُ ۶۹۶- قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ
حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ
عَشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتِينَ وَإِنْ يَكُنْ
مِنْكُمْ مِائَةٌ يَغْلِبُوا أَلْفًا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا
بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ -

۱۷۶۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ لَنَا نَزَلَتْ

یہاں تک کہ کوئی مسلمان نہ رہے (سورۃ البقرہ آیت ۱۹۳) حضرت ابن عمر
نے فرمایا کہ یہ کام تو ہم مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ
میں کر چکے ہیں کیونکہ اس وقت مسلمانوں کی تعداد قلیل تھی لہذا کافران کے
دین میں فتنہ ڈالنے کے کسی کو قتل کر دینے اور کسی کو قید کرنے سے یہاں تک کہ
مسلمان اکثریت میں آگئے لہذا فتنہ کا نام و نشان مٹ گیا جب اس شخص نے
دیکھا کہ یہ اس کی موافقت نہیں فرما رہے جیسا کہ وہ چاہتا ہے تو اس نے
کہا یہ علی اور عثمان کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں ؟
حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ میں حضرت علی اور حضرت
عثمان (رضی اللہ عنہما) کے بارے میں کیا کہہ سکتا ہوں جب کہ
حضرت عثمان کی لغزش اللہ تعالیٰ نے معاف فرمادی لیکن تمہیں
وہ معافی ناپسند ہے۔ رہے حضرت علی تو وہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے سب سے چھاندا بھائی اور داماد ہیں اور یہاں تک کہ
اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ ہے ان کا گھر رسول خدا کے دربار دولت
کے ساتھ جیسا کہ تم دیکھتے ہو۔

سبعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما

ہمارے پاس تشریف لائے تو ایک شخص نے ان سے کہا کہ یہ جو
قتل و قتل اور فتنہ و فساد کی گرم بانداری ہو رہی ہے اس کے
بارے میں آپ کی کیا رائے ہے ؟ انہوں نے فرمایا یہ کیا تم
جانتے ہو کہ فتنہ کس کو کہتے ہیں ؟ سناؤ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
نے مشرکین سے نبی آزمائی کی کیونکہ کفار کے نزدیک جانا فتنہ میں
بتلا ہونا تھا لہذا وہ جنگ آزمائی کو جاننا ہی تہلکاری طرح تاج و
تخت یا ملک گیری کے لئے نہ تھی۔

حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ کی تفسیر

اے غیب کی خبر دینے والے مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو اگر تم میں
کے بیس صبر والے ہوں گے تو وہ سو پر غالب آئیں گے اور تم میں
کے سو ہوں تو کافروں کے ہزار پر غالب آئیں گے، اس
لئے کہ وہ سمجھ نہیں رکھتے (آیت ۶۵)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت
اگر تم میں کے بیس صبر والے ہوں گے تو وہ سو پر غالب آئیں گے (آیت ۶۵)

نازل ہوئی تو مسلمانوں پر لازم کر دیا گیا کہ ایک مسلمان دس کافروں کے مقابلے سے نہ بھاگے۔ سفیان بن عیینہ نے کئی دفعہ یہ بھی کہا جینس مسلمان دو سو کافروں کے مقابلے سے نہ بھاگیں اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی اب اللہ نے تم پر تخفیف فرمائی (آیت ۴۴) پس یہ لازم کر دیا گیا کہ سو مسلمان دو سو کافروں کے مقابلے سے نہ بھاگیں۔ ایک دفعہ سفیان نے یہ بھی بیان کیا کہ یہ آیت نازل ہوئی مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دہ اگر تم میں کے پیش صبر والے ہوں سفیان کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر میں بھی یہی اصول یا حکم کارفرما ہے۔

الَّذِينَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ فِي تَقْوَاهُ
ابن اللہ نے تم پر تخفیف فرمائی اور اسے معلوم ہے کہ تم کمزور ہو (آیت ۶۴)۔

بھائی بن عبد اللہ سلمیٰ، عبد اللہ بن مبارک، جریر بن حازم، زبیر بن جریج، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی اگر تم میں کے پیش صبر والے ہوں تو دو سو پر غالب آئیں گے (آیت ۶۵) تو مسلمانوں کو اس میں نیکی محسوس ہوئی جبکہ یہ فرض ہو گیا کہ ایک مسلمان دس کافروں کے مقابلے سے نہ بھاگے۔ اس کے بعد تخفیف آگئی اور فرمایا گیا اب اللہ نے تم پر تخفیف فرمائی اور اسے معلوم ہوا کہ تم کمزور ہو۔ پس اگر تم میں کے سو ہوں تو وہ دو سو پر غالب آئیں گے (آیت ۶۶)۔ راوی کا بیان ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے تخفیف فرمادی تو جس قدر تخفیف فرمائی گئی اسی کے مطابق مسلمانوں کے صبر و استقلال میں کمی واقع ہو گئی۔

إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عَشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا
مَا تَتَيْنِ كُتِبَ عَلَيْهِمْ أَنْ لَا يَقْتُلُوا وَاحِدًا مِنْ
عَشْرَةٍ فَقَالَ سَفِينٌ عِنْدَ مَرَّةٍ أَنْ لَا يَمُرَّ عَشْرُونَ
مِنْ قَائِلِينَ ثُمَّ نَزَلَتْ الْآنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ
الْآيَةَ كُتِبَ أَنْ لَا يَقْتُلُوا مِائَةً مِنْ قَائِلِينَ زَادَ
سَفِينٌ مَرَّةً نَزَلَتْ حَرِّضَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى
الْقِتَالِ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عَشْرُونَ صَابِرُونَ قَالَ
سَفِيَانٌ وَقَالَ ابْنُ شَبْرُمَةَ دَارَى الْأَمْرَ
بِالْمَعْرُوفِ وَاللَّهِ هِيَ الْبُكَرَى مِثْلَ هَذَا -
بَابُ ۶۹ قَوْلُهُ الَّذِي خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ
وَعَلِمَ أَنْ يَنْفَعَكُمْ خَفَّفَ الْآيَةَ إِلَى قَوْلِهِ وَاللَّهُ
مَعَ الصَّابِرِينَ

۶۹۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السُّلَمِيُّ
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا جَرِيرُ
بْنُ حَازِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّبَيْرُ بْنُ جَرِيْجٍ
عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عَشْرُونَ صَابِرُونَ
يَغْلِبُوا مَا تَتَيْنِ كُتِبَ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ
حِينَ فُرِضَ عَلَيْهِمْ أَنْ لَا يَقْتُلُوا وَاحِدًا
مِنْ عَشْرَةٍ فَجَاءَ التَّخْفِيفُ فَقَالَ الْآنَ
خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ أَنْ يَنْفَعَكُمْ خَفَّفَ
فَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا
مَا تَتَيْنِ قَالَ فَلَمَّا خَفَّفَ اللَّهُ عَنْهُمْ مِنْ
الْحَدِّ نَقَصَ مِنَ الصَّابِرِينَ بِقَدَرٍ مَا خَفَّفَ
عَنْهُمْ

بِقَضَاهُ تَعَالَى اٹھارہواں پارہ ختم ہوا

پارہ — ۱۹

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سورۃ التوبہ

وہ چیز جو دوسرے کے اہل داخل کی جائے۔ الشَّقُّ: سفر۔
 النِّجَالُ: موت۔ وَلَا تَقْتُلُوا نَفْسًا الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ كُفْرًا أَوْ ذُنُوبًا كَثِيرًا مِمَّا كُنْتُمْ تُعْتَبَرُونَ
 میں۔ نہ غلا داخل ہونے کی جگہ۔ تَحْمِلُونَ دُورًا تَجْتَنِبُونَ
 وَالْمُؤَلَّفَاتِ وَبِئْسَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ وہ بستیاں جو الٹ دی گئیں۔ اُنھوں نے اسے گڑھے
 میں دھکیل دیا گیا۔ عَذَابٌ أَلِيمٌ ہمیشہ رہنے کی جگہ۔ اہل عرب بولتے ہیں
 عَذَابٌ أَلِيمٌ میں اس زمین میں رہ گیا۔ مُعَذِّبٌ اسی سے نکالے۔
 اور مُعَذِّبٌ صِدْقٌ سے مراد سچائی کے لگنے یعنی پیدا ہونے
 کی جگہ ہے۔ اَلْمُؤَلَّفَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ کی جمع ہے یعنی وہ جو سچے
 چھوڑ کر پیچھے بیٹھ رہے۔ يَخْلُفُهُ فِي الْعَاثِرِينَ اسی سے ہے۔
 یہ بھی جائز ہے کہ یہ مؤمنین کے لئے ہو، لیکن اس کا واحد
 اَلْمُؤَلَّفَةُ ہوگا اور اگر یہ مذکر کی جمع ہے تو جمع کی صورت میں
 یہاں دو حرفت پائے جاتے ہیں جیسے فَوَارِسٌ سے فَوَارِسُ
 اور حَالِكٌ سے حَالِكٌ۔ اَلْجَنَاتِ اس کا واحد جَنَّةٌ
 ہے یعنی بھلائی۔ مُرَجَّوْنَ مؤخر کئے گئے۔ اَلشَّقَا
 كُنَادَا۔ اَلْمُرُوفَاتِ نائیاں جو ہندی نالوں کے برابر
 سے بن جاتی ہیں۔ صَاہِ گرنے والی۔ جیسے کہا
 جاتا ہے تَقْوَاتِ اَلْبُرُكُتَوَاں گر گیا اور اسی طرح ہنریں
 لَا وَاقَةَ عَدَاوَةِ دُونِ دَالِ، آہ و زاری کرنے والی
 جیسا کہ شاعر نے کہا ہے :-

سورۃ براءۃ

وَلَيْجِبَنَّ كُلُّ شَيْءٍ اَدْخَلْتَهُ فِي شَيْءٍ الشَّقُّ السَّفَرُ
 الْخِيَالُ الْفَسَادُ وَالْخِيَالُ الْمَوْتُ وَلَا تَقْتُلُوا
 لَا تُوْبَحِيثُ كَرَهَا وَكَرَهَا وَاحِدٌ مَدَّ خَلَا
 تِيْدَا خُلُونٌ فِيهِ يَجْمَعُونَ يَسْرِعُونَ
 وَالْمُؤَلَّفَاتِ اَلْتَقَاتِ اَلْقَلْبَتِ بِهَا اَلْاَرْضُ
 اَهْوَى اَلْقَاءُ فِي هَوَا عَذَابٍ خَلَدٍ
 عَذَابٌ يَأْمُرُ حِينَ اَتَى اَحَبُّ وَمِنْهُ مُعَذِّبٌ
 وَيَقْتُلُ فِي مَعْدُونٍ صِدْقٍ فِي مُنْبِتٍ صِدْقٍ
 اَلْخَوَالِفُ اَلْخَالِفُ الَّذِي خَلَفَنِي فَفَعَدَ
 بَعْدِي وَمِنْهُ يَخْلُفُهُ فِي الْعَاثِرِينَ وَيَجْعَلُ
 اَنْ يَكُونَ اَلنَّسَاءُ مِنْ اَلْخَالِفَةِ وَاِنْ كَانَ
 جَمْعُ اَلذَّكُورِ فَارْتَهُ لَمْ يُوْحَدْ
 عَلٰى تَقْتُلِ يَرْجِعُهُ اِلَّا حَرْفَانِ فَاَرِسُ
 وَفَوَارِسُ وَهَالِكٌ وَهَوَالِكُ اَلْخَيْرَاتِ
 وَاحِدُهَا خَيْرَةٌ وَهِيَ فَوَاضِلٌ مُرَجَّوْنَ
 مُؤَخَّرُونَ اَلشَّقَا شَفِيرٌ وَهُوَ حَدٌّ وَ
 اَلْجُرْفُ مَا تَجَرَّفَ مِنَ الشَّيْءِ وَالْاَدْوِيَّةُ هَا
 هَا تَرِيْقَالُ تَهْوَسَاتِ اَلْيَسْرِ اِذَا اَلْهَدَمَتْ
 وَاَنْهَارٌ مَثَلُهُ لَا قَاكَ شَقَقَا وَفَرَقَا وَقَالَ

آہ گستاہوں میں جب ناکہ کرشب کے دریاں
مثل شخص غمزہ لب پر وہ لاتی ہے فغان

برآءۃ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ کی تفسیر
بیزاری کا حکم سنا نا ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ان مشرکوں
کو جن سے تمہارا معاہدہ تھا، ابن عباس کا قول ہے کہ اُذُن اس کو
کٹتے ہیں جو ہر ایک کی بات سن کر یقین کرے۔ تَطْرُقُہُمْ دُتْرٌ بِکُتْمِہُمْ
دونوں ہم معنی ہیں اللہ ایسے قریب معنی الفاظ بہت سے ہیں جیسے الزکاة
اور الطاعة اور الاخلاص۔ لَا یُؤْتُونَ الزکوة یعنی وہ خدا کے واحد کی
گواہی نہیں دیتے۔ یُضَاهَوْنَ اُکْی طرَح کی بات کہتے ہیں۔

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت برادر بن عازب رضی
اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سب سے آخر میں نازل ہونے والی آیت
یہ ہے۔ اے محبوب! تم سے فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرما دو کہ اللہ تمہیں کھلا لے کے
بارے میں فتویٰ دیتا ہے اللہ سب سے آخر میں نازل ہونے
والی سورت، سورۃ التوبہ ہے۔

فَسِیْحُوا فِی الْاَرْضِ کی تفسیر
تو چار مینے زمین میں پھرو اور جہان دکھو کہ تم اللہ کو شکا نہیں سکتے اور
اللہ کافروں کو رسوا کرنے والا ہے۔ (آیت ۲) سِیْحُوا سیر
کر، چلو پھرو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت
ابو بکر صدیق نے (جب وہ امیر حجاج تھے) اعلان کرنے والوں کے
ساتھ بھیجا کہ یوم النحر کو منیٰ میں یہ اعلان کیا جائے کہ اس سال کے
بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی شخص نہ لگا ہو گز خانہ کعبہ کا
طواف نہ کرے۔ حمید بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ حضرت ابو بکر
کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابوطالب
کو روانہ فرمایا کہ کافروں سے بیزاری کا اعلان کر دینا۔ حضرت
ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے بھی ہماریساتھ یوم النحر
کو منیٰ میں بیزاری کا اعلان کیا اور یہ بھی کہا کہ اس
سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی شخص نہ لگا
ہو کہ بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔

اِذَا مَا قُتُّ اَرْحَلُہَا بِلِیْلِ
تَاوَدَ اَہْلَہُ الرَّحْلُ الْحَزِیْنَ
باب ۶۹۸ قَوْلِهِ بِرَاءَةً مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ
إِلَى الدِّينِ عَاهِدٌ تَحْمِلُهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أُذُنٌ يُصَدِّقُ تَطَرُّقَهُمْ
وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَتَحْوِيهَا كَثِيرُ الزُّكُوفِ الْقَالَةِ
وَإِلَّا حُلَاصَ لَا يُؤْتُونَ الزُّكُوفَ لَا يَشْهَدُونَ
أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُضَاهَوْنَ يُشَبِّهُونَ

۱۷۶۵. حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ
يَقُولُ الْخِرَافَةُ تَزَلَّتْ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ
اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ وَالْخِرَافَةُ
تَزَلَّتْ بِرَاءَةً

باب ۶۹۹ قَوْلِهِ فَسِیْحُوا فِی الْاَرْضِ
الرَّابِعَةُ أَشْهَرُ وَأَعْلَمُ أَنْتُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي
اللَّهُ وَأَنَّ اللَّهَ مُخْرِجُ الْكَافِرِينَ سِیْحُوا
سِیْرُوا

۱۷۶۶. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي
الَّتَيْبُ قَالَ حَدَّثَنِي عَقِيلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ وَ
أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا
هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ فِي تِلْكَ الْحَجَّةِ
فِي مُؤَذِّنِينَ بَعَثَهُمْ يَوْمَ النَّحْرِ يُؤَذِّنُونَ
بِمَنَى أَنْ لَا يَخْرُجَ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا
يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ ثُمَّ أُرْدِفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَعْلِي بِنَ أَبِي طَالِبٍ وَأَمَرَهُ أَنْ يُؤَذِّنَ
بِبرَاءَةٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَأَذَّنَ مَعَنَا عَلِيُّ
يَوْمَ النَّحْرِ فِي أَهْلِ مَنَى بِبَرَاءَةٍ وَأَنْ لَا يَخْرُجَ

بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يُطُوفُ بِالْبَيْتِ عَرَبًا
 • بَابُ قَوْلِهِ وَأَذَانٌ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ
 إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ أَنَّ اللَّهَ بَرِيءٌ مِنَ
 الْمُشْرِكِينَ وَرَسُولُهُ فَإِنْ تُبَسِّرُوا فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ
 وَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَأَعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ
 وَبَشِّرِ الَّذِينَ كَفَرُوا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ إِذْ نَهَمُ
 أَعْلَمَهُمْ.

۱۴۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
 النَّبِيُّ حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ قَالَ لَنَا مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
 أَنَّ حَمِيدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لَعَنَ
 أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ فِي ذَلِكَ الْحَجَّةِ فِي الْمَوْذِنِ بَعَثَهُمْ
 يَوْمَ النَّحْرِ يُؤَدُّونَ يَمِينِي أَنْ لَا يَحْجَرَ بَعْدَ
 الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يُطُوفُ بِالْبَيْتِ عَرَبًا
 قَالَ حَمِيدٌ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَقُولَ اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ لَعَنَ بَيْنَ أَفْوِطَالٍ قَامَرَةً أَنْ يُؤَدَّ
 بِهَا آتَةً قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَإِذَا ذُنُ مَعَنَا عَيْنٌ
 فِي أَهْلِ مَنَى يَوْمَ النَّحْرِ بِرَأْسَةِ وَأَنْ لَا يَحْجَرَ
 بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يُطُوفُ بِالْبَيْتِ
 عَرَبًا.

• بَابُ قَوْلِهِ إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ مِنَ
 الْمُشْرِكِينَ.

۱۴۶۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
 أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
 أَنَّ حَمِيدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا
 هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ
 الَّتِي آمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَيْهَا قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فِي مَرَاهِطِ يُؤَدُّونَ فِي
 النَّاسِ أَنْ لَا يَحْجَرَ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا
 يُطُوفُ بِالْبَيْتِ عَرَبًا فَكَانَ حَمِيدٌ يَقُولُ

وَأَذَانٌ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ کی تفسیر
 اور سنادی کہ اس کے رسول کی طرف سے سب لوگوں
 میں بڑے حج کے دن کہ اللہ بیزار ہے مشرکوں سے اور اس کا رسول۔ تو
 اگر تم توبہ کرو تو تمہارا جہاد ہے اور اگر نہ پھیرو تو جان لو کہ تم اللہ کو نقصان
 سکو گے اور کافروں کو جو بخیر سناؤ دے دناک عذاب کی (آیت)
 اذ نہم انہیں بتا دینا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر
 (امیر مہاجر) نے مجھے سنادی کہ نے والوں کے ساتھ بھیجا کہ یوم النحر کو
 منیٰ میں یہ اعلان کیا جائے کہ اس سال کے بعد مشرک حج نہ کرے اور
 کوئی شخص نہ لگا ہو کہ بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔ حمید بن عبد الرحمن
 بن عوف کا بیان ہے کہ ان کے پیچھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
 حضرت علی کو بھیجا اور انہیں حکم دیا کہ مشرکوں سے بیزاری کا اعلان
 کر دیں چنانچہ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے ہمارے
 ساتھ منیٰ میں یوم النحر کو بیزاری کا اعلان کیا اور ساتھ ہی یہ بھی کہ اس سال
 کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی شخص نہ لگا ہو کہ
 بیت اللہ شریف کا طواف نہ کرے۔ (گو یا اللہ)
 میں اسلام اس درجہ غالب اور کفر اتنا مغلوب
 ہو گیا تھا۔

إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ کی تفسیر

حمید بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ
 رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ حضرت ابو بکر صدیق کو جب
 حجۃ الوداع سے پہلے حج کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے امیر مہاجرین کو انہوں نے مجھے لوگوں کی ایک جماعت کے
 ساتھ یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا کہ اس سال کے بعد کوئی
 مشرک حج نہ کرے اور کوئی شخص نہ لگا ہو کہ بیت اللہ کا طواف
 نہ کرے۔ حمید بن عبد الرحمن کہتے تھے کہ حضرت ابو ہریرہ
 کی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یوم النحر سے مراد

یَوْمَ التَّحْرِ يُومَرُ الْحَبِیْمُ الْأَكْبَرُ مِنْ أَجْلِ حَدِیْثِ
أَبْنِ هُرَیْرَةَ

صحیح اکبر کا دن ہے (یعنی قریح الجحیم کی دوسری تالیف)

• بَابُ قَوْلِهِ فَقَاتِلُوا أَلِیْمَةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ
لَأَیْمَانُ لَكُمْ

فَقَاتِلُوا أَلِیْمَةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَأَیْمَانُ لَكُمْ

زید بن وہب کا بیان ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس تھے تو انہوں نے فرمایا کہ اس آیت کے مخاطبین (کفار) سے صرف یمن اور منافقوں میں سے چار رہا کرتے ہیں۔ اس پر ایک اعرابی کہنے لگا کہ آپ حضرات تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ہیں، لہذا آپ جانتے ہوں گے، فرمایا ہمیں ان لوگوں کے بارے میں بتائیے جو ہمارے گھروں میں نقب لگا کر عمدہ چیزیں چرا کر لے جاتے ہیں۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ وہ منافقان لوگ ہیں لیکن منافقین میں سے صرف چار ہی زندہ رہ گئے ہیں وہ یمن و یثرب میں سے اتنا بڑھا ہو گیا ہے کہ اگر وہ ٹھنڈا پانی پیئے تو اس کی ٹھنڈک محسوس نہیں کر سکتا۔

۱۴۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهَبٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ حَذِیْفَةَ قَالَ مَا بَقِيَ مِنْ أَصْحَابِ هَذِهِ الْآیَةِ إِلَّا ثَلَاثَةٌ وَلَا مِنْ الْمُنَافِقِينَ إِلَّا أَرْبَعَةٌ فَقَالَ أَعْرَابِي إِنَّكُمْ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُخَيَّرُونَ قَالَ فَلَا مَذْرِعَ فَمَا بَالُ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يُبْقِرُونَ بِمَوْتِ نَبِيِّ قَوْمِ أَعْلَاقَنَا قَالَ أُولَئِكَ الْفُسَّاقُ أَجَلُ لَكُمْ يَبْقَى مِنْهُمْ إِلَّا أَرْبَعَةٌ أَحَدُهُمْ شَيْخٌ كَبِيرٌ تَوَشَّى بِالمَاءِ الْبَارِدِ وَلَمْ يَوْجَدْ بَرْدًا

• بَابُ قَوْلِهِ وَالَّذِينَ يَكْتُمُونَ الذَّهَبَ
وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ
بِعَذَابٍ أَلِيمٍ

وَالَّذِينَ يَكْتُمُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ
بِعَذَابٍ أَلِيمٍ

اور وہ جو کچھ رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی۔

عبداللہ بن مسعود نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں سے جس کے پاس جمع کیا ہو مال (نا جائز) ہو گا وہ قیامت کے روز گنہگار بن جائے گا۔

۱۴۷۰۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَابِيُّ حَدَّثَنَا أَنَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكُونُ كَثْرُ أَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ شُجَاعًا أَوْ قَرْمًا

۱۴۷۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ شَرِيدِ بْنِ وَهَبٍ قَالَ مَرَرْتُ عَلَى أَبِي ذَرٍّ بِالسَّرْبَةِ فَقُلْتُ مَا تَرَكْتَ بِهَذِهِ الْأَرْضِ قَالَ كُنَّا بِالسَّامِ فَقَرَأَتْ وَالَّذِينَ يَكْتُمُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا

زید بن وہب کا بیان ہے کہ زید کے مقام پر میں حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا، تو میں نے ان سے دریافت کیا کہ ابھی (غیر آباد) جگہ میں آپ کو کیا چیز لے لی ہے؟ فرمایا کہ ہم ملک شام میں تھے تو میں نے یہ آیت پڑھی۔ اور وہ کہ جو کچھ رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں

کرتے انہیں خوشخبری سناؤ درود ناک عذاب کی (آیت ۲۴) اس پر
حضرت معاذ پر کھنکھے لگے کہ یہ آیت ہمارے متعلق نہیں بلکہ یہ تو
اپنی کتاب کے بارے میں ہے، حضرت ابوذر نے جواب دیا کہ نہیں
بلکہ یہ ہم سب کے متعلق ہے۔

يَوْمَ يُخْلِي عَيْنَهَا كِتَابُهَا
جس دن وہ تپایا جائے گا، ہم کی نگاہ میں، پھر اس سے داخل
کے ان کی پیشانیوں اور گردنوں اور پیٹھیں، یہ ہے وہ جو
تم نے اپنے لئے جوڑ کر رکھا تھا، اب چکھو مزہ اس
جوڑے گا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
یہ بات زکوٰۃ کی فرضیت نازل ہونے سے پہلے
کی ہے۔ جب زکوٰۃ کا حکم نازل ہو گیا تو باقی
مال کو اللہ تعالیٰ نے پاک قرار دے دیا۔

أَنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ كِتَابُهَا

یہ ایک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں، جب سے
اس نے آسمان اور زمین بنائے، ان میں سے چار حرمت والے
ہیں۔ اَلْقِيَم سے مراد ہے سیدھا۔

حضرت ابن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس روز سے
آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا گیا، زمانہ دورہ
کرتے ہوئے پھر اپنی اسی حالت پر ہے، یعنی سال
بارہ مہینے کا ہوتا ہے، جن میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں، جن
تو متواتر ہیں یعنی ذوالفقعدہ، ذوالحجہ اور محرم۔ چوتھا جب
ہے جو مقرر نہیں کیا کہلاتا ہے اور یہ جمادی الاخریٰ و
شعبان کے مابین ہے۔

ثَلَاثَتَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَايِ كِتَابُهَا

دووں سے دوسرا جب وہ دونوں غای میں تھے یعنی ہمارا مدگار
ہے، اس کی تین تہ کے وزن پر سکون سے بنا ہے۔

يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ
قَالَ مَعْزُومٌ مَا هَذِهِ فِينَا مَا هَذِهِ إِلَّا فِي أَهْلِ
الْكِتَابِ قَالَ قُلْتُ إِنَّهَا لَفِينَا وَ
فِيهِمْ

بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ يُخْلِي عَيْنَهَا
فِي نَارٍ جَهَنَّمَ فَتَكُونُ بِهَا حَيًّا هُمْ وَ
جُنُودُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هَذَا مَا كُنْتُمْ
لَا تُفْسِكُمْ فَذُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْفِرُونَ وَ
قَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَيْبَةَ بْنِ سَعْدٍ

۱۴۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
عَنْ خَالِدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عُمَرَ فَقَالَ هَذَا قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ
السَّكَاةُ فَلَمَّا أُنْزِلَتْ جَعَلَهَا اللَّهُ طَهْرًا
لِلْأَمْوَالِ

بَابُ قَوْلِهِ إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ
اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ الْقِيَمُ
هُوَ الْقَائِمُ

۱۴۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَوَّادٍ عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ مُحَمَّدِ
عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنَّ السَّمَانَ قَدْ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ
اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا
مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثُ مَوَالِيَاتٍ ذُو الْقَعْدَةِ
وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمَحَرَّمُ وَرَجَبُ مَضَرَ الَّذِي بَيْنَ
جَمَادَى وَشَعْبَانَ

بَابُ قَوْلِهِ ثَلَاثَتَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَايِ كِتَابُهَا
الْغَايَ مَعْنَا نَاصِيَةُ السَّكِينَةِ فَحِيلَةٌ
مِنَ السَّكُونِ

۱۴۴۴. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَتَمُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ حَدَّثَنَا أَنَسٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ فَرَأَيْتُ آيَاتُ الْفُتُوحِ كُنْتُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ رَفَعَ قَدَمَهُ رَأَيْتُ مَا ظَنَنْتُكَ بِإِثْنَيْنِ اللَّهُ تَالِهُمَا

حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے مجھے بتایا کہ غار میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں تھا۔ میں نے مشرکوں کے قدم دیکھے تو عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ اگر ان میں سے کسی نے اپنے قدم اٹھائے تو ہمیں دیکھ لے گا۔ حضور نے فرمایا۔ اے اُن دو کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے اللہ تعالیٰ جن کا تیسرا ہو۔

۱۴۴۵. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُيَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ جِئْنَا وَقَعَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ ابْنِ الرَّبِيعِ قُلْتُ أَبُوكَ الرَّبِيعُ وَاهُ اسْمَاءُ وَخَالَتُهُ عَالِشَةُ وَجَدْتُ أَبُو بَكْرٍ وَجَدْتُ صَفِيَّةَ فَقُلْتُ لِسُفْيَانَ إِسْنَادُكَ فَقَالَ حَدَّثَنَا فَشَغَلَهُ الشَّرَافُ وَلَمْ يَقُلْ ابْنُ جُرَيْجٍ

ابن ابی ملیکہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب ان کے والد عبداللہ بن زبیر کے درمیان (خلافت کے مسئلے پر) فیصلہ دیا گیا تو میں نے کہا کہ ان کے والد محترم حضرت زبیر ان کی والدہ محترمہ حضرت اسماء، انکی خالہ حضرت عائشہ صدیقہ انکی نانا جان حضرت ابو بکر صدیق اور ان کی دادی حضرت صفیہ ہیں میں نے سفیان سے کہا کہ اس کی سند تو بیان کرو۔ انہوں نے کہا کہ مجھے سب سے حدیث بیان کی، پھر ایک آدمی نے انہیں باتوں میں لگا لیا اور انہوں نے یہ نہیں کہا کہ ابن جریر نے بیان کی۔

۱۴۴۶. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ ابْنُ أَبِي مُيَيْكَةَ وَكَانَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ فَقَدَرْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ أَتَرِيدُ أَنْ تَقَاتِلَ ابْنَ الرَّبِيعِ فَتَجْلِيَ حَرَمُ اللَّهِ فَقَالَ مَعَاذَ اللَّهِ إِنْ اللَّهُ كَتَبَ ابْنَ الرَّبِيعِ وَبَنِي أُمَيَّةَ مُجَلِّينَ وَرَأَيْتُ وَاللَّهِ لَا أُحِلُّهُ أَبَدًا قَالَ قَالَ النَّاسُ يَا بَعْرُ لَا بَنَ الرَّبِيعِ فَقُلْتُ وَأَيْنَ بِهِذِهِ الْأُمُورُ عَذَّةُ أُمِّ ابْنِ أَبِي حَوَارِثٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ الرَّبِيعُ وَامَّا جَدُّكَ فَصَدَاحِبُ الْغَارِ يُرِيدُ أَبَا بَكْرٍ وَامَّا هَذَاتُ الْبُطَاقِ يُرِيدُ اسْمَاءَ وَامَّا خَالَتُهُ فَامْرَأَةُ الْمُؤْمِنِينَ يُرِيدُ عَالِشَةَ وَامَّا عَمَّتُهُ فَزَوْجَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ خَدِيجَةَ وَامَّا عَمَّتُ

ابن جریر نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کی کہ جب دونوں حضرات (حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن زبیر) میں اختلاف ہوا تو میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا۔ کیا آپ عبداللہ بن زبیر سے لڑنا اور کعبہ کی حرمت کو حلال کرنا چاہتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ خدا کی پناہ۔ یہ جرات تو اللہ تعالیٰ نے عبداللہ بن زبیر اور بنی امیہ ہی کو دی ہے کہ وہ اسے حلال ٹھہرائیں اور خدا کی قسم میں تو اسے کبھی حلال نہیں ٹھہراؤں گا۔ ان کا بیان ہے کہ لوگوں نے محبت سے کہا کہ آپ عبداللہ بن زبیر سے بیعت کر لیں، میں نے انہیں جواب دیا کہ یہ چیز ان سے دوسری نہیں کیونکہ ان کے والد محترم تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری ہیں، یعنی حضرت زبیر ان کے نانا حضور کے بارہ غار ہیں یعنی حضرت ابو بکر صدیق ان کی والدہ کا لقب ذات النطاقین ہے یعنی حضرت اسماء کا۔ ان کی خالہ ام المؤمنین ہیں یعنی حضرت عائشہ صدیقہ انکی بھوپھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں یعنی حضرت خدیجہ اور

الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَدَّاهُ بِرَبِّهِ صَفِيَّةٌ
خَمْرٌ عَفِيفٌ فِي الْإِسْلَامِ قَارِي لِقُرْآنٍ وَاللَّهُ
إِنْ وَصَلُونِي وَصَلُونِي مِنْ قَرِيبٍ وَإِنْ رُبُّونِي
رَبِّي الْكَفَاءُ عِزَامٌ فَاتْرَ الشَّوَبَاتِ وَ
الْأَسَامَاتِ وَالْحَمِيدَاتِ يُرِيدُ أَبْطَانًا مِنْ
بَنِي أَسَدٍ بَنِي تَوَيْتٍ وَبَنِي أَسَامَةَ وَبَنِي أَسَدٍ
أَنْ أَبْنِ إِلَى الْعَاجِزِ بَرٍّ يَسْتَعِي الْقَدَمِيَّةَ يَعْنِي
عَبْدَ الْمَلِكِ بْنِ خُرَّوَانَ وَابْنَهُ لَوْيَ ذَنْبُهُ يَعْنِي
ابْنَ الرُّمَيْزِ.

۱۷۷۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ مَيْمُونٍ
حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي ابْنُ مَلِيكَةَ دَخَلْنَا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ
فَقَالَ أَلَا تَعْجَبُونَ لِابْنِ الرَّبِّ قَامَ فِي أَمْرِهِ
هَذَا فَقُلْتُ لَأَحَاسِبَنَّ نَفْسِي لَهُ مَا حَاسِبُهُهَا
لَا بِي بِكَرٍّ وَلَا لَعْنَةٍ وَلَهُ مَا كَانَ أَوَّلِي بِكُلِّ خَيْرٍ قَبْلَهُ
وَقُلْتُ ابْنُ عَمَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
ابْنُ الرَّبِّ يَرَوْنِي ابْنِي بَكْرٍ وَابْنُ أَخِي خَدِيجَةُ وَابْنُ
أُخْتِ عَالِشَةَ فَإِذَا هُوَ تَعَالَى عَنِّي وَلَا يُرِيدُ ذَلِكَ
فَقُلْتُ مَا كُنْتُ أَظُنُّ إِيَّاهُ عَرِضُ هَذَا مِنْ نَفْسِي
فَيَدَاعُهُ وَمَا أَرَاهُ يُرِيدُ خَيْرًا وَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ
لَكَ أَنْ يَرَى بَنِي بَنُو عَمِّي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يُرَى بَنِي
غَيْرِهِمْ.

بَابُ قَوْلِهِ وَالْمَوْلَى قُلُوبُهُمْ
قَالَ مُجَاهِدٌ يَتَأَلَّفُهُمْ بِالْعَطِيَّةِ.

۱۷۷۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا
سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
قَالَ بَعِثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَوْءٍ
فَقَسَمَهُ بَيْنَ أَرْبَعَةٍ وَقَالَ أَتَا لَفْهُمْ فَقَالَ رَجُلٌ
مَّا عَدَلْتُ فَقَالَ يَخْرُجُ مِنْ حِصْنِي هَذَا قَوْمٌ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی ان کی دادی ہیں یعنی حضرت صفیہ
بھروہ خود پاک باز مسلمان اور قرآن کریم کے قاری ہیں خدا کی قسم
اگر وہ ہم سے اچھا سلوک کریں اور انہیں کرنا چاہے کیونکہ وہ ہم سے
قریبی رشتہ دار ہیں۔ لہذا اگر یہ ہم پر حکومت کریں تو ہم سے برابر کے ہیں
لیکن یہ کیا تمنا ہے کہ انہوں نے بنی اسد بنی تویت اور
بنی اسد کے لوگوں کو ہم پر ترجیح دی ہوئی ہے۔ کیا یہ غور طلب
مرحلہ نہیں کہ ابن ابی العاص یعنی عبدالملک بن مروان کس مضبوطی
سے پیش قدمی کر رہا ہے لیکن عبداللہ بن زبیر اس کی چال
کا کوئی متور نہیں کر رہا ہے۔

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ
عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا کیا تمہیں اس بات
پر تعجب نہیں کہ عبداللہ بن زبیر خلافت کے لئے کھڑے ہیں میں نے
اپنے دل میں فیصلہ کیا تھا کہ ان کے لئے ایسی سرٹوڑ کو شش گردوں کا جو
حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کے لئے بھی نہیں کی تھی، حالانکہ وہ ان سے
ہر طرح بہتر تھے میں نے یہ بھی سوچا تھا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی پھوپھی کے صاحبزادے، حضرت زبیر کے نخت جگر، حضرت ابو بکر
صدیق کے نواسے حضرت خدیجہ کے بیٹے اور حضرت عائشہ صدیقہ
کے بھانجے ہیں۔ لہذا وہ اپنے آپ کو اتنا اونچا اٹھالے گئے کہ میری
پرہیزی نہیں کرتے اور مجھے نزدیک کھنا چاہتے ہی نہیں یہ بات میرے دہم
وگمان میں بھی دھکی کہ وہ مجھے اس طرح پھوڑ دیں گے، لیکن میں بھلائی کا واسطہ
سے نہیں پھوڑا۔ لہذا میرے لئے اس کے سوا اللہ کی چارہ نہیں کہ اپنے چچا کی اولاد
کا حاکم ہونا تسلیم کر لیں کیونکہ وہ مردوں کی بیعت کرنے سے بچے زیادہ پسند ہے۔

وَالْمَوْلَى قُلُوبُهُمْ كِتَابُ

تھا کہ اقول ہے کہ مال دے کر ان کے دلوں کو اسلام کی طرف مائل کیا گیا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ مال آیا تو آپ نے دو چار آدمیوں
کے درمیان تقسیم کر دیا اور فرمایا کہ میں نے ان کے غلوب کی تابعت کی
ہے اس پر ایک آدمی نے کہا کہ آپ نے انصاف نہیں کیا۔ اس منظر من کے متعلق
اپنے فرمایا کہ اسکی پشت سے ایسی قوم پیدا ہوگی کہ وہ لوگ (اسلام کے مدنی

ہو کر دین سے نکلے ہوئے ہوں گے۔

الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ كِتَابِ التَّوْحِيدِ
وہ جو عیب لگاتے ہیں ان مسلمانوں کو کہ وہ لے کر خیرات کرتے ہیں۔ یلْمِزُونَ
عیب لگانا یَلْمِزُونَ اولہ الخیرات سے مراد ہے اپنی بساط بھر۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہمیں
خیرات کرنے کا حکم ملا تو ہم بوجھ اٹھانے کا کام بھی لیا کرتے تھے۔
چنانچہ ابو عقیل خیرات کرنے کی غرض سے نصف صاع کوئی چیز
لے کر حاضر بارگاہ ہوئے اور دوسرے ایک شخص (حضرت عبدالرحمن
بن عوف) بہت سا مال لائے۔ منافقین کہنے لگے کہ اتنے حقیر مال
کی اللہ کو کیا پروا ہے اور دوسرا شخص جو مال لے کر آیا ہے تو یہ شخص کھاد
کے لئے ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: وَہو عیب لگاتے ہیں ان
مسلمانوں کو کہ وہ لے کر خیرات کرتے ہیں اور ان کو جو نہیں پاتے مگر
(اپنی محنت سے) تو ان پر ہنستے ہیں (آیت ۷۹)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
جب خیرات کرنے کے لئے ارشاد فرماتے تو ہم بڑی
جدوجہد سے ایک مدھیر لے کر آ سکتے تھے، لیکن
آج ہم میں ایسے بھی ہیں جو ایک لاکھ بھی پیش
کر سکتے ہیں، گویا ان کا یہ اشارہ خود اپنی جانب

نہایت سے
استغفر لکم اولہ الخیرات سے مراد ہے
تم اس کی معافی چاہو یا نہ چاہو اگر تم ستر بار ان کی معافی چاہو گے۔
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب عبداللہ
بن ابی قحط ہو گیا عبداللہ بن عبداللہ یعنی اس کا بیٹا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کے کفن کے لئے
آپ سے قمیص مبارک عطا فرماتے کہ اس کا سوال کیا۔ آپ نے عطا فرمادی
پھر اس نے نماز جنازہ پڑھنے کا مطالبہ کیا، تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نماز پڑھانے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ یہ دیکھ کر حضرت عمر
کھڑے ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن پکڑ کر

يَمُرُّ قُوتٍ مِنَ الدِّينِ
بَابُ قَوْلِهِ الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَلْمِزُونَ يُعِيدُونَ وَجْهَهُمْ
وَجْهَهُمْ طَائِفَتَهُمْ۔

۱۷۷۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَالِدٍ أَبُو مُحَمَّدٍ
أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ
عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا أُمِرْنَا بِالصَّدَقَةِ
كُنَّا نَتَحَامِلُ فَجَاءَ أَبُو عَقِيلٍ بِنِصْفِ صَاعٍ
جَاءَ إِنْسَانٌ بِأَكْثَرِ مِنْهُ فَقَالَ الْمُنَافِقُونَ
إِنَّ اللَّهَ لَخَفِيٌّ عَنْ صَدَقَةِ هَذَا وَمَا فَعَلَ هَذَا الْآخَرُ
إِلَّا رِجَاءَ فَتَرَلَيْهِ الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ
إِلَّا جَهْدَهُمُ الْأَمِيَّةَ۔

۱۷۸۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ
لِأَبِي أُسَامَةَ أَحَدَ ثَلَاثٍ مَرَّاتٍ لَا عَنْ سُلَيْمَانَ
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِالصَّدَقَةِ
فَيَحْتَالُ أَحَدُنَا حَتَّى يَجُوزَ بِالْمُدَّةِ وَإِنْ
لَا حَرِيصَ الْيَوْمَ مَرَّاتٍ أَلْفَ كَأَنَّهُ يَغْرِضُ
بِنَفْسِهِ۔

بَابُ اسْتَغْفِرَ لَكُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرَ لَكُمْ
إِنْ تَسْتَغْفِرَ لَكُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً۔
۱۷۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي
أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ تَائِغٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ لَمَّا تَوَفَّى عَبْدُ اللَّهِ جَاءَ أَبُوهُ عَبْدُ اللَّهِ
عَبْدُ اللَّهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَسَأَلَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ قَمِيصَةً يَكْفِيهِ فِيهِ أَبَاهُ
فَأَعْطَاهُ ثُمَّ سَأَلَهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَهَامَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ فَقَامَ عَمْرُو

فَاَخَذَ بِثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَقَدْ نَهَاكَ رَبُّكَ
أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا خَيْرِي فِي اللَّهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرْ
لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ
سَبْعِينَ مَرَّةً وَسَأَزِيدُكَ عَلَى السَّبْعِينَ قَالَ
إِنِّي مُتَأَفِّقُ قَالَ فَصَلَّى عَلَيْهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَلَا تُصَلِّ عَلَى
أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى
قَبْرِهِ.

۱۴۸۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِ حَدَّثَنَا
الْثَّيْبِيُّ عَنْ عَقِيلٍ وَقَالَ غَيْرُهُ حَدَّثَنِي الثَّيْبِيُّ
حَدَّثَنِي عَقِيلٌ عَنْ ابْنِ أَبِي هَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ أَبِي بَرْسَةَ دُعِيَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَّى عَلَيْهِ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَبَتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ تُصَلِّيَ عَلَى ابْنِ أَبِي وَقَدْ قَالَ يَوْمَ كَذَا
وَكَذَا وَكَذَا قَالَ أَعِدُّ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَبَسَّمَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ
أَخْبَرَنِي يَا عُمَرُ فَلَمَّا أَكْبَرْتُ عَلَيْهِ وَقَالَ
إِنِّي خَيْرْتُ فَخَيْرْتُ لَوْ أَعْلَمُوا أَنِّي إِذَا دُفِنْتُ
عَلَى السَّبْعِينَ يُخَفَّرُ لِي لَزِمْتُ دُفْنِي عَلَيْهَا قَالَ فَصَلَّى
عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
انْصَرَفَ فَلَمْ يَمُكِّنْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى نَزَلَتْ
الْأَيَاتَانِ مِنْ بَرَاءَةٍ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ
مَاتَ أَبَدًا إِلَى قَوْلِهِ وَهُمْ قَائِمُونَ حَتَّى
فَعَجِبْتُ بَعْدَ جُرْأَتِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

عرض کرنے لگے۔ یہاں رسول اللہ! اس کی نماز جنازہ پڑھانے سے
تو آپ کے رب نے آپ کو روکا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ بلکہ میرے رب نے
تو مجھے اختیار دیا ہے کہ تم اس کے لئے معافی چاہو یا اس کے لئے معافی
دے چاہو۔ اگر تم شتر دفعہ بھی معافی چاہو گے۔ لہذا میں اس کے لئے شتر
دفعہ سے زیادہ معافی طلب کروں گا۔ یہ عرض گزار ہوئے کہ وہ تو منافق
سے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے اس کی نماز جنازہ پڑھا دی۔ پس اللہ تعالیٰ نے
یہ حکم نازل فرمایا۔ اور ان میں سے کسی کی میت پر
بکسی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا
(آیت ۸۴)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
سے روایت کی ہے کہ جب عبداللہ بن ابی بن سلول (رئيس المنافقين) کا
انتقال ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی نماز جنازہ
پڑھانے کے لئے بلا یا گیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلنے کے
لئے کھڑے ہو گئے تو میں (حضرت عمر) نے آپ کا حامن مقام کر عرض کی۔
یہاں رسول اللہ! کیا آپ ابن ابی کی نماز جنازہ پڑھائیں گے حالانکہ اس
نے فلاں دوزخ اور فلاں دوزخ بات کہی تھی حضرت عمر فرمے ہیں کہ
میں نے اس کی خرافات بیان کئی شروع کر دیں۔ تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم (جو مجھ پر رحمت تھے) یہ سنا مسکرائے اور فرمایا اے عمر!
مجھے نہ ملو! جب میں نے لیا وہ اصرار کیا تو فرمایا کہ مجھے اس کے
بارے میں (احسان کو نہ اور نہ کرنے) کا اختیار دیا گیا ہے تو میں
یہ پہلا (احسان کر چکا) اختیار کر لیا ہے لہذا اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ شتر دفعہ
سے زیادہ بخشش مانگنے پر اس کی مغفرت ہو جائیگی تو میں زیادہ دفعہ کے لئے بخشش
کی دعا کروں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ نے اس کی نماز جنازہ
پڑھائی اور جب واپس لوٹے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ براءت
کی ہر دو آیتیں نازل ہو گئیں۔ اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز
نہ پڑھنا اور اس کی قبر پر کھڑے ہونا یا چنگل ٹھونکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
کھڑا ہونا یا فراموشی کی حالت میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز
کے بعد مجھے تعجب ہوتا تھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جرات کی تھی حالانکہ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ وَمَا سُوْلُهُ أَعْلَمُ .
بَابُ قَوْلِهِ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ
مَاتَ أَبَدًا أَوْ لَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ .

۱۷۸۳۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ مَا حَدَّثَنَا
أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ ثَابِعٍ عَنْ
ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا تَوَفَّى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي
جَاهٍ أَبْنَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُ قَبِيصَةً
أَمَرَهُ أَنْ يَكْفِنَهُ فِيهِ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي عَلَيْهِ فَآخَذَ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِثَوْبِهِ فَقَالَ تُصَلِّي عَلَيْهِ وَهُوَ
مُتَأَفِّقٌ وَقَدْ خَالَكَ اللَّهُ أَنْ تَسْتَغْفِرَ لَهُمْ قَالَ إِنَّمَا
خَيْرَنِي اللَّهُ وَأَخْبَرَنِي فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا
تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرَ لَهُمْ سَبْعِينَ
مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ فَقَالَ سَأَلْتُ يَدَكَ
عَلَى سَبْعِينَ قَالَ فَصَلِّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلِّبْنَا مَعَهُ ثُمَّ أُنْزِلَ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا
وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ
وَمَا تَوَّأَوْهُمْ فَأَسْفُرُون .

بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى سَيَحْلِفُونَ يَا اللَّهُ
لَكُنَّا ذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِنَعْرِضُوا عَنْهُمْ
فَاعْرِضُوا عَنْهُمْ إِنَّهُمْ رَجِسٌ وَمَا وَهُمْ جَهَنَّمَ
جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ .

۱۷۸۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ قَالَ
سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ حِينَ تَخْلَفُ عَنْ تَبَوُّكِ
وَاللَّهُ مَا أَحْمَرَهُ اللَّهُ عَلَى هَذِهِ يَحْمَرُ بِحَدِّ إِذْ
هَذَا مِنْ أَعْظَمِ مَنِّ صِدْقِي رَسُولِ اللَّهِ

اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔

وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ كِتَابُ التَّحْقِيقِ
اودان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اودان میں سے کسی کی قبر پر۔۔۔۔۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب عبد اللہ
بن ابی رہیس منافقین کی وفات ہوئی تو عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی
یعنی اس کا بیٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا چنانچہ
آپ نے اپنا مبارک کرتہ اسے عطا فرما دیا اودان کہ اسے اس کا کفن
دیا جائے پھر جب آپ اس کی نماز جنازہ پڑھنے کے لئے کھڑے
ہوئے تو حضرت عمر بن خطاب نے آپ کا دامن تمام لیا اودان عرض گزار
ہوئے کہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھیں گے جو منافق ہے اور اس کے
لئے دعائے مغفرت کرنے سے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو منع فرمایا ہے۔

آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تو مجھے اختیار دیا ہے یا مجھے خبر دی ہے
یعنی فرمایا ہے کہ تم ان کی معافی چاہو یا نہ چاہو اگر تم سزاوارکی معافی چاہو گے تو اللہ
ہرگز انہیں نہیں بخشے گا آیت ۸۰ پھر آجے فرمایا کہ میں نے اسے سزا دے زیادہ
دفعہ معافی طلب کروں گا راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس کی نماز جنازہ پڑھائی اودان ہم نے بھی آپ کے ساتھ پڑھی پھر اللہ تعالیٰ نے
یہ آیت نازل فرمائی اودان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اودان میں سے کسی
کی قبر پر کھڑے ہونا، بیشک انہوں نے اللہ اور اس کے ساتھ کفر کیا اودان
وہ منافقین کی حالت ہی میں میرے (آیت ۸۰)

سَيَحْلِفُونَ يَا اللَّهُ لَكُنَّا
اب تھامس حضور اللہ کی قسم کھائیں گے جب تم ان کی طرف پلٹ کر جاؤ گے، اس
لئے کہ تم ان کے خیال میں نہ پڑو، تو ہاں تم ان کا خیال پھوڑو، وہ تو نہ سہیلید
ہیں اودان کا شک کا نہ جہنم ہے، بدلا اس کا جو کھاتے تھے۔

عبد اللہ بن کعب بن مالک کا بیان ہے کہ میں نے اپنے
والد محترم حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ
وہ غزوہ تبوک میں شامل ہونے سے رہ گئے تھے کہ خدا کی قسم جبکہ
اللہ تعالیٰ نے مجھے راہ ہدایت پر لگایا ہے تو سالہ انعامات میں
سب سے بڑا انعام مجھ پر یہ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے حضور یہی بات عرض کر دی اودان جھوٹ بول کر ہلاک نہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا أَكُونَ كَذِبْتُمْ فَأَهْلَكَ
كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَبُوا حِينَ أُنْزِلَ الْوَحْيُ
سَيَحْلِفُونَ بِأَنَّهُ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ
إِلَى الْفَاسِقِينَ

بَابُ قَوْلِهِ وَآخِرُونَ اعْتَرَفُوا
بِدُنْيَانِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخِرًا سَيِّئًا
عَسَى أَن يَتُوبَ عَلَيْهِمْ إِنْ أَنَا اللَّهُ عَظِيمٌ
رَّحِيمٌ

۱۷۸۵۔ حَدَّثَنَا مُوَمَّلٌ هُوَ ابْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَنَا أَبُو
رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا أَتَانِي اللَّيْلَةُ
الْبَيَّانُ فَابْتَعَثَانِي فَانْتَهَيْتُنَا إِلَى الْمَدِينَةِ
مَبْنِيَّةٍ بِلَيْنٍ ذَهَبٍ وَلَيْنٍ فَضَبَّ فَتَنَعْنَا
رِجَالٌ شَطْرَ مَنْ خَلَقَهُمْ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ
رَأَى وَشَطْرَ فَأَقْبَحِ مَا أَنْتَ رَأَى قَالَا لِمَ
أَذْهَبُوا فَنَجَّوْا فِي ذَلِكَ النَّهْرِ فَوَقَعُوا فِيهِ
ثُمَّ رَجَعُوا الْبَيَّانُ قَدْ ذَهَبَ ذَلِكَ الشَّوْءُ عَنْهُمْ
فَضَارُوا فِي أَحْسَنِ مَوَاقِفَ الْإِلَهِ هَذِهِ جَنَّةُ
عَدْنٍ وَهَذَاكَ مَنَزِلُكَ قَالَا مَا الْقَوْمُ الَّذِينَ
كَانُوا شَطْرَ مَنْهُمْ حَسَنٌ وَشَطْرَ مَنْهُمْ قَبِيحٌ
فَاتَّخَذُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخِرًا سَيِّئًا
تَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْهُمْ

بَابُ قَوْلِهِ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ
آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ
۱۷۸۶۔ حَدَّثَنَا سُحَيْبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ
أَبَاطِلَةُ الْوَفَاةُ دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہو ایسے جھوٹ بول کر دوسرے لوگ ہلاک ہو گئے تھے جبکہ
یہ وحی نازل ہوئی کہ اب تمہارے حضور اللہ کی قسم
کھائیں گے، جب تم ان کی طرف پلٹ کر جاؤ گے۔
... (آیت ۹۵)۔

وَآخِرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ
اور بعض وہ ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کر لیا اور
ملا یا ایک اچھا کام اور دوسرا بُرا۔ قریب ہے کہ اللہ ان کی توبہ قبول
کرے اور بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

حضرت عمر بن عبد ربیع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک رات میرے پاس دو
فرشتے آئے تو مجھے جگا کر ایک ایسے شہر کی طرف لے گئے جو سونے اور
چاندی کی اینٹوں سے بنایا ہوا تھا۔ وہاں ہمیں ایسے آدمی بھی ملے جن کا
آدھا جسم دیکھنے میں بہت ہی خوبصورت تھا اور آدھا جسم بہت
ہی بدصورت نظر آتا تھا۔ ان دونوں فرشتوں نے ان آدمیوں سے
کہا کہ اس شہر میں داخل ہو جاؤ پہنا پتھر وہ اس میں داخل ہو گئے جب
وہ باہر گئے تو ان کی سابقہ بد صورتی دور ہو چکی تھی۔ اور ان میں
سے ہر ایک کا جسم بہت ہی خوبصورت ہو چکا تھا۔ دونوں فرشتے
مجھ سے کہنے لگے کہ یہ جنت عدن ہے اور یہی آپ کی رہائش گاہ
ہے۔ پھر ان فرشتوں نے کہا کہ یہ لوگ جن کا آدھا
جسم خوبصورت اور آدھا بدصورت تھا، یہ ایسے
لوگ تھے جنہوں نے اچھے اور بُرے دونوں قسم کے
عمل کئے تھے تو درپاسے رحمت میں غوطہ دیکر اللہ تعالیٰ نے انہیں
معاف فرما دیا ہے (اور گناہوں کی بد صورتی مٹا دی ہے)

أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ
ی اور ایمان والوں کے لئے مناسب نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں۔
سید بن مسیب نے اپنے والد رحمہم حضرت مسیب بن حزن
رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب ابوطالب کی وفات کا وقت قریب
آیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے اور اسی وقت
ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی اسد ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے چچا! لا الہ الا اللہ کہہ دو تاکہ میں تمہارے متعلق بارگاہِ خداوندی میں کچھ عرض کر سکوں۔ اس پر ابو جہل اور عبداللہ بن ابی اسبہ کہتے گئے کہ اے ابو طالب کیا آپ اپنے والد عبدالمطلب کے راستے سے منہ موڑ لیں گے؟ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں آپ کے لئے برابر بخشش کی دعا کرتا رہوں گا جب تک مجھے ایسا کرنے سے منع نہ فرما دیا جائے پس یہ آیت نازل ہو گئی: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ سُلُوكًا لِّمَن كَانَ لِنَفْسِهِ أَمْرًا يُؤْتِيهِ مِمَّا يَدْرِىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَىٰ صَحَابُ الْجَحِيمِ** (آیت ۱۱۴)

لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ کی تفسیر

بیشک اللہ کی رحمتیں متوجہ ہوتی ہیں ان غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) اور ان مہاجرین اور انصاریہ پر جنہوں نے مشکل کی گھڑی میں ان کا ساتھ دیا، بعد اس کے کہ قریب تھا کہ ان میں کچھ لوگوں کے دل پھر جائیں، پھر ان پر رحمت سے متوجہ ہوا، بیشک وہ ان پر نہایت مہربان رحم والا ہے۔

حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، یہ حضرت کعب کے نابینا ہو جانے پر ان کے صاحبزادوں میں سے راستہ بتانے کی خدمت انجام دیا کرتے تھے کہ میں نے اپنے والد حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جبکہ انہوں نے تین حضرات کے پیچھے رہ جاتے کہ انہیں بیان کیا تو اس کے آخر میں بنی ہاشم میں عرض گزار ہوا بارگاہِ رسالت میں کہ اپنی توبہ کے قبول ہونے پر اپنا تمام مال اللہ اور رسول کی راہ میں خیرات کرنا ہوں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ مال اپنے پاس بھی رکھ لو اور ایسا کرنا تمہارے لئے بہتر ہے۔

وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَقُوا کی تفسیر

اور ان تین پر جو موقوف رکھے گئے تھے یہاں تک کہ جب زمین اتنی وسیع ہو کر ان پر تنگ ہو گئی اولاد اپنی جان سے تنگ آئے اور انہیں یقین آیا کہ اللہ سے پناہ نہیں گرا سکی کے پاس پھر انکی توبہ قبول کی کہ تائب

وَعِنْدَكَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا قُلُوبُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَحَابُّ لَكَ مِنِّي فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةٍ يَا أَبَا طَالِبٍ أَتُرِيدُ عَنِّي مِلَّةَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَغْفِرَ لَكَ مَا لَمْ أَمْحُ عَنْكَ فَتَزِلْتَ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِمَن لَّمْ يَسْئِرْ كَيْفَ وَكَوْكَانُوا أُولَىٰ قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَىٰ صَحَابُ الْجَحِيمِ

بِأَمْرِكَ قَوْلِهِ لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى

النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَ الْأَنْصَارِ الَّذِينَ أَتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْحُسْرَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فِرْيَاقٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمُ اللَّهُ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَتْحَ حَيْمَرُ

۱۷۸۷۔ حدیثنا أحمد بن صالح قال حدثني ابن وهب قال أخبرني يونس قال أحمد وحدثنا عيسى بن عطاء بن يوسف عن ابن شهاب قال أخبرني عبد الرحمن بن كعب قال أخبرني عبد الله بن كعب وكان فاضلاً كعب من بني هذيل حين غي قال سمعت كعب بن مالك في حديثه وعن الثلاثة الذين خَلَفُوا قَالَ فِي الْخِرَافَةِ إِنَّ مِنْ كَوْنِي أَنْ تَخْلَعُ مِنْ مَالِي صَدَقَةٌ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ بَعْضَ مَا لَكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ

بِأَمْرِكَ قَوْلِهِ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَقُوا

حَتَّىٰ إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمُ أَنْفُسُهُمْ وَظَلُّوا أَنْ لَا مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ

عَلَيْهِمْ لِيَتَوَكَّلُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَوَّاصُ الْبَاسِمُ

دیہیں بیشک اللہ ہی تو بہ قبول کرنے والا ہر مان ہے (آیت ۱۸)

۱۴۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا صُوفِيُّ بْنُ أَغِيْن حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ رَاسِدٍ أَنَّ الرَّهْزِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ أَحَدُ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تَلَبَّ عَلَيْهِمُ اللَّهُ لَسْمَ يَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ عَنْ أَهْلِ قَطَفٍ غَيْرَ غَزْوَتَيْنِ غَزْوَةَ الْعُسْرَةِ وَغَزْوَةَ بَدْرٍ قَالَ فَاجْمَعْتُ صِدْقَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًى وَكَانَ قَلَمًا يَفْعَدُ مِنْ سَفَرٍ سَافِرًا إِلَّا ضُحًى دُكَانَ يَبْدَأُ بِالسَّجْدِ فَيَرْكَعُ رَكَعَتَيْنِ وَتَهَيَّئُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِي وَكَلَامِ صَاحِبِي وَلَمْ يَنْهَ عَنْ كَلَامِ أَحَدٍ مِنَ الْمُتَخَلِّفِينَ غَيْرَنَا فَاجْتَنَبَ النَّاسُ كَلَامَنَا قَلِيلًا كَذَلِكَ حَتَّى طَالَ عَلَى الْأَمْرِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ أَهَمَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَمُوتَ فَلَا يَصِلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ يَمُوتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكُونُ مِنَ النَّاسِ بِمِلْكِ الْمَنْرَةِ فَلَا يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ مِنْهُمْ وَلَا يَصِلُ عَلَيَّ فَإِنَّزَلَ اللَّهُ تَوْبَتَنَا عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَقِيَ الثَّلَاثُ الْآخِرُ مِنَ النَّبِيِّ وَالرَّسُولِ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أَمْرٍ سَلَمَةٍ وَكَأَنَّكَ أَمْرٌ سَلَمَةٍ مَحْسَنَةٍ فِي شَأْنِي مَعْنِيَةٍ فِي أَمْرِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ تَلَبَّ عَلَى كَعْبٍ قَالَتْ أَفَلَا أُبْلِغُ

حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا اور یہ ان تین حضرات میں سے ایک تھے جو غزوہ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دینے سے پیچھے رہ گئے تھے اور یہ غزوہ تبوک اور غزوہ بدر کے سوا اور کسی غزوہ میں شریک ہوئے سے محروم نہیں رہے تھے ان کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ عرض کر دینے کا بکا لڑا وہ کر لیا تھا جبکہ آپ بوقت چاشت تشریف لے گئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ سفر سے آپ چاشت کے وقت واپس لوٹا کرتے تھے اور قیامت کی ابتدا مسجد سے کرتے کہ پہلے اس میں دو رکعت نماز ادا فرمایا کرتے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اور میرے دونوں ساتھیوں کے ساتھ کلام کرنے سے لوگوں کو منع فرمایا اور ہم تینوں کے سوا کسی اور پیچھے رہ جانے والے کے ساتھ کلام کرنے سے منع نہیں فرمایا چنانچہ لوگ ہمارے ساتھ کلام کرنے سے اجتناب کرتے رہے جب مجھے اس کس میری کی حالت میں رہتے ہوئے ایک مدت گزر گئی تو مجھے یہ غم کھانے لگا کہ اگر میں اس حالت میں مر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے جنازے کی نماز بھی نہیں پڑھائیں گے اور خدا نخواستہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو لوگوں کا ہمیشہ میرے ساتھ بھی سلوک رہے گا کہ میرے ساتھ نہ کوئی کلام کرے گا اور نہ میرے جنازے کی نماز پڑھیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہماری توبہ کی قبولیت نازل فرمائی جس کے رات کا تہائی حصہ باقی تھا اور آپ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں جلوہ افروز تھے اور حضرت ام سلمہ نے اس دوران میرے ساتھ نیکی اور احسانت کو معمول بنائے رکھا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ام سلمہ! کعب کی توبہ قبول ہو گئی ہے۔ وہ عرض گزار ہوئیں کیا میں انہیں بخیر

دینے کے لئے کسی کو بھیج دوں، فرمایا، جب لوگوں کو یہ بات معلوم ہو جائے گی تو اپنے لوگ جمع ہو جائیں گے کہ ہمیں باقی رات سونا میسر نہیں آئے گا پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پھر ادا کر لی تو ہماری توبہ قبول ہو جانے کا اعلان کر دیا اور جب آپ کو خوشی پہنچی تو آپ کا چہرہ مبارک یوں دھکتے لگا کہ گویا وہ چاند کا ٹکڑا ہے جیسے وہ جلنے والوں میں سے ہم تمہیں ہیں جن کی توبہ سب سے آخر میں قبول ہوئی اور دیکھو وہ جلنے والے دوسرے لوگوں سے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور دروغ گوئی سے کام لیتے ہوئے اپنے علیہ لنگ پیش کر دیتے تھے لیکن وحی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ان کا اتنی برائی کے ساتھ ذکر فرمایا کہ کسی اہل کالیسا نہ فرمایا ہو گا۔ چنانچہ حق تعالیٰ سبحانہ نے فرمایا، تم سے برائے بنائیں گے جب تم ان کی طرف لوٹ جاؤ گے تم فرمانا، ہمارے نہ بناؤ، ہم ہرگز تمہارا یقین نہیں کریں گے اللہ نے ہمیں تمہاری خبریں دے دی ہیں اور اب اللہ اور رسول تمہارے کام دیکھیں گے (آیت ۹۸)۔

وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ کی تفسیر

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہما کا بیان ہے جو حضرت کعب کو راستہ بتانے کی خدمت انجام دیا کرتے تھے کہ میں نے اپنے والد محترم حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ وہ اپنے غزوہ تبوک سے پہلے رہ جانے کا واقعہ بیان فرماتے تھے کہ خدا کی قسم میرے علم میں ایسا کوئی شخص نہیں جو سچی بات کہے پراس درجہ نواز گیا ہو جتنا اللہ تعالیٰ نے مجھے نواز تھا چنانچہ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور صحیح صورت حال عرض کی اس وقت سے آج تک جھوٹ بولنے کا خیال کبھی میرے گوشہ ذہن میں بھی نہیں آیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر اس سلسلے میں یہ وحی نازل فرمائی:۔۔۔ بیشک اللہ کی رحمتیں متوجہ ہوتی ہیں ان غیب کی خبریں بتلنے والے اور ان مہاجرین و انصار پر جنہوں نے مشکل کی گھڑی میں ان کا ساتھ دیا۔۔۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ (آیت ۱۱۹)۔

إِلَيْهِ فَأَنْبَشُكُمْ قَالَ إِذَا أَحْطَيْتُكُمْ النَّاسُ فَيَمْنَعُكُمْ التَّوَمَّسَاتُ إِلَيْهِ حَتَّى إِذَا أَصَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْفَجْرِ أَذَنَ بِتَوْبَةِ اللَّهِ عَلَيْنَا وَكَانَ إِذَا اسْتَبَشَّرَ اسْتَبْنَا رَوَّحَهُ حَتَّى كَانَتْهُ قِطْعَةً مِّنَ الْقَمَرِ وَكُنَّا أَكْثَرُ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا عَنِ الْأَمْرِ الَّذِي قَبْلَ مِنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ اعْتَدُوا وَاجِبِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ لَنَا الْقُرْبَةَ فَلَمَّا ذَكَرَ الَّذِينَ كَذَبُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُتَخَلِّفِينَ وَاعْتَدُوا رَوَّابِطَ طِيلٍ ذُكِرُوا بِشَرِّ مَا ذُكِرَ بِهِ أَحَدٌ قَالَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ يَعْتَدِرُونَ إِلَيْكُمْ إِذَا رَجَعْتُمْ إِلَيْهِمْ قُلْ تَعْتَدُوا وَالنَّارُ تَوَهِّنْ لَكُمْ قَدْ آمَنَّا بِاللَّهِ مِنْ أَخْبَارِكُمْ وَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ الْأَيَّةَ۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ۔

۱۷۸۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِ حَدَّثَنَا الثَّيِّثُ عَنْ عَقِيلِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدًا لِّكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ قِصَّةِ تَبُوكَ قَوْلَهُ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَبْلَاكَ اللَّهُ فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ أَحْسَنَ مِنَّا أَبْلَاكَ فِي مَا تَعَمَّدَتْ مِنْهُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي يَدْعِي هَذَا كَذِبًا وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ إِلَى قَوْلِهِ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ۔

بَابُ مَا قَوْلُهُ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزَايَرُ مِمَّا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ مِّنَ الرَّافِقَةِ .

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ تفسیر
جنگ تھا ہے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا شقت میں
پڑنا لگا ہے تمہاری بھلائی کے حمایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال شفیق
مہربان، رؤف و رحیم یہ آراقتہ سے ہے یعنی مہربان

فہم یہ حدیث بخاری شریف کی اسی جلد کے اندر حدیث ۲۰۹۵ کے اندر تفصیلاً اور حدیث ۲۰۹۶ کے اندر مجملہ مذکور ہے۔ تفسیر
قرآن کی بات اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل میں ڈالی اور انہوں نے جنگ یمامہ کے بعد خلیفہ رسول، سیدنا ابو بکر صدیق رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کو دلائل کے ذریعے قائل کیا۔ پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو
اس کام کی اہمیت و افادیت کا قائل کر کے تدوین قرآن مجید پر مامور فرمایا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ظاہری حیات مبارکہ
میں یہ کام نہیں کروایا تھا۔ اس کے باوجود صحابہ کرام نے یہ کام کیا اور دینی ضرورت شمار کر کے کیا۔

جو کام عہد رسالت میں نہ ہوئے اور آج مسلمان انہیں دینی کام سمجھ کر کریں تو مدعیان اسلام کا ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو انہیں بدعتی
قرار دے کر ایسے جیتے جاگتے ہوئے مسلمانوں کو جہنم میں دھکیل دیتا ہے اور ان کو شفقت اس کے اوپر کتنی ہی نامعلوم باطل اور فتوؤں کا
بورجہ لا دیتا ہے۔ ان میں سے جو حضرات ذرا نرمی بستے ہیں وہ قرون ثلاثہ تک کی چھوٹ دے دیتے ہیں۔ یعنی عہد رسالت، عہد صحابہ کرام
اور عہد تابعین نظام کے بعد اگر کوئی دینی کام ایسا نہ ہو جسے تو اسے ضرور بدعت قرار دیتے ہیں اور ان کے کرنے والوں کو بدعتی اور جہنمی ٹھہرانے
میں سارا طائفہ ہی خاص لطف و لذت محسوس کرتا ہے حالانکہ قرون ثلاثہ قریب بہت بڑے بڑے بزرگوں سے تخریب دین اور افتراق بین المسلمین کا کام لیا
صدی میں اپنی ضرورت کے لیے پیدا فرمایا تھا اور ان مہربانوں کے بہت بڑے بڑے بزرگوں سے تخریب دین اور افتراق بین المسلمین کا کام لیا
تھا اور ان میں ہر ایک کے سر پر بڑا غوث شامتان بھی سجایا تھا۔

ملت اسلامیہ کو بے پناہ نقصان پہنچاتے والے اپنے اندر اپنے بزرگوں کے تناثر سیاہ کارناموں کے باوجود یہ حضرات خود کو بدعتی یا غلط
کارہرگز نہیں مانتے بلکہ یہ بارگاہِ دین میں کوشاں رہتے ہیں کہ انہیں خدائی فوجدار مانا جائے جن کو پروردگار عالم نے دنیا سے شرک و بدعت
کو مٹانے کی خاطر پیدا فرمایا ہے اور یہ مہربان اپنے روزِ پیدائش سے آج تک اہل مسلمانوں پر تائید داری کرتے آ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو
سچی ہدایت فرمائے آمین۔

۱۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي بَنُ السَّيَّاقِ أَنَّ نَزِيدَ
بَنَ قَابِطٍ الْأَصْبَارِيَّ وَكَانَ مِمَّنْ يَكْتُمُ الْوَحْيَ
قَالَ أُرْسِلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ مَقْتُلَ أَهْلِ الْيَمَامَةِ وَ
عِنْدَكَ عَمْرٌ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ عَمْرًا أَتَانِي فَقَالَ
إِنَّ الْقَتْلَ قَدْ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِالنَّاسِ
وَرَأَيْتُ أَحْمَشِيَّ أَنْ يَسْجَرَ الْقَتْلَ بِالْقُرْآنِ فِي
الْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبَ كَثِيرٌ مِّنَ الْقُرْآنِ إِلَّا أَن

ابن سباق نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ
سے روایت کی ہے کہ جب یمامہ والوں سے مسلمان جنگ آزمائی
کر رہے تھے تو حضرت ابو بکر صدیق نے مجھے طلب فرمایا۔ اس
وقت آپ کے پاس حضرت عمر بھی موجود تھے۔ پس حضرت ابو بکر
نے فرمایا کہ حضرت عمر میرے پاس آئے اور کہا کہ جنگ یمامہ
شدت اختیار کر گئی ہے۔ لہذا مجھے یہ حدیث لاحق ہو گیا ہے
کہ مختلف مقامات پر کہیں قاری حضرات شہید نہ ہو جائیں۔
اگر خدا نخواستہ ایسا ہوا تو قرآن کریم کا اکثر حصہ ضائع ہو جائے

تَجْتَمِعُونَ وَإِنِّي لَأَرَى أَن تَجْمَعَ الْقُرْآنَ قَالَ
 ابْنُ عَبَّاسٍ قُلْتُ لِمَ كَيْفَ أَفْعَلُ شَيْئًا لَوْ فَعَلَهُ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَمَّا
 هُوَ وَاللَّهُ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عَمَّا يَرَا جُعِلَ فِيهِ حَقٌّ
 شَرَّ النَّاسِ لِدَلِيلِكَ صَدِّيقِي وَمَا آيَةُ الَّذِي رَأَى
 عَمَّا قَالَ تَرِيدُ بَنِي ثَابِتٍ وَعَمَّا رَضِيَ عَنْكَ
 جَالِسٌ لَا يَتَكَلَّمُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ
 عَاقِلٌ قَوْلَا نَتَهَمُكَ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَّبِعُ الْقُرْآنَ
 فَاجْمَعُهُ قَوْلًا لِلَّهِ لَوْ كُنْتُ نَقُلُ جَبَلٌ مِّنَ
 الْجِبَالِ مَا كَانَ أَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا أَمَرَ فِيهِ مِنْ
 جَمِيعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلُ ذَلِكَ شَيْئًا لَمْ
 يَفْعَلْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ
 عَبَّاسٍ هُوَ وَاللَّهُ خَيْرٌ فَلَمْ أَزَلْ أَرَا جُعِلَ حَقٌّ شَرٌّ
 اللَّهُ صَدِّيقِي الَّذِي شَرَّعَ اللَّهُ لَهُ صَدْرَ الرَّبِّ
 وَعَمَّا تَقَمَّتْ فَتَتَّبِعُ الْقُرْآنَ أَجْمَعَهُ مِنْ
 الرِّقَاعِ وَالْإِكْتِافِ وَالْحُسْبِ وَصَدْرُ الرِّجَالِ
 حَقٌّ وَجَدْتُ مِنْ سُورَةِ التَّوْبَةِ آيَتَيْنِ مَعَهُ
 خُرَيْمَةُ الْأَنْصَارِيُّ لَمْ أَجِدْهُمَا مَعَهُ أَحَدًا
 غَيْرَهُ لَقَدْ جَاءَهُ كَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ
 عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ إِلَى أَخِيرِهِمَا وَ
 كَانَتْ الْمُدْحُفَةُ الَّتِي جُمِعَ فِيهَا الْقُرْآنُ عِنْدَ ابْنِ
 عَبَّاسٍ حَتَّى تَوَقَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ عِنْدَ عَمْرِو بْنِ
 تَوَقَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ ثُمَّ تَابَعَهُ
 عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ وَالثَّبَّتُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
 وَقَالَ الثَّبَّتُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ
 عَنْ ابْنِ شِهَابٍ وَقَالَ ابْنُ خُرَيْمَةَ الْأَنْصَارِيُّ
 وَقَالَ مُوسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ
 بِرِوَايَةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

گاہ اللہ میری راستے یہ ہے کہ آپ قرآن کریم کو جمع
 کروالیں۔ حضرت ابو بکر نے فرمایا کہ اس پر میں نے حضرت
 عمر کو جواب دیا کہ میں وہ کام کس طرح کروں جو رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا تھا، حضرت عمر نے کہا کہ
 خدا کی قسم یہ کام بہتر ہے۔ چنانچہ حضرت عمر مجھے اپنے ساتھ
 متفق کرنے پر زور لگاتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ
 نے اس کام کے لئے میرا سینہ کھول دیا اور میں بھی حضرت عمر
 کی راستے سے متفق ہو گیا۔ حضرت زید بن ثابت فرماتے
 ہیں کہ حضرت عمر اس دوران میں ان کے پاس چپ چاپ
 بیٹھے رہے۔ حضرت ابو بکر نے (مجھ سے) فرمایا کہ تم لو جو ان اوروں
 عقل مند آدمی ہو نیز تمہارے اندر یہ ہیں اعتماد بھی بہت ہے کیونکہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو وحی ہوتی تو میری تم لکھا کرتے تھے، اللہ
 قرآن کریم کو جمع کرنے کا قائل تھا۔ تمام دو۔ خدا کی قسم اگر ایک پہاڑ کو دوسرے
 کی جگہ منتقل کرنے کا مجھے حکم دیا جاتا تو قرآن کریم کو جمع کرنے سے وہ کالمیں
 لئے بھاری نہ ہوتا۔ پھر میں نے کہا کہ آپ دونوں حضرات وہ کام کیوں کرتے
 ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا۔ اس پر حضرت ابو بکر نے
 فرمایا کہ خدا کی قسم یہ کام بہتر ہے۔ میں برابر میں انہیں اپنے ساتھ
 متفق کرنے پر زور لگاتا رہا یہاں تک کہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے میرا
 سینہ بھی اس طرح کھول دیا جس طرح حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کے
 سینے کھول دیئے تھے۔ پس میں اس کام کے لئے کمر بستہ باندھ کر کھڑا ہو گیا
 اور قرآن مجید کی تلاش شروع کر دی، پس اسے ہڈی، کھال، کھجور کی شاخ
 کے پٹھے اور لوگوں کے سینوں سے لے کر جمع کیا۔ یہاں تک کہ مجھے
 سورۃ التوبہ کی دو آیتیں حضرت خویمہ انصاری سے ملیں اور ان
 کے علاوہ اور کسی کے پاس نہ تھیں، یعنی لقد جاءکم رسول من
 انفسکم سے آخری سورت تک راہیت ۱۲۸، ۱۲۹ چنانچہ قرآن کریم
 کا جمع کردہ نسخہ حضرت ابو بکر کے پاس رہا، یہاں تک کہ انہوں نے وفات پائی
 پھر حضرت عمر کے پاس رہا، یہاں تک کہ انہیں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس بلا
 لیا پھر حضرت حفصہ بنت عمر کے پاس رہا، (۱۲۸) عثمان بن عفان، لیث،
 زید بن اسلم، ابن شہاب رحمہم، لیث، عبد الرحمن بن خالد، ابن شہاب، حضرت خویمہ

انصاری (م) موسیٰ، ابراہیم، ایسی شہاب حضرت ابو خریجہ (ر) یغوثہ بنی بکریم، ابراہیم
بن سعد (س) ابونثابت، ابراہیم، حضرت عمرؓ کہ یا حضرت ابو خریجہ رضی اللہ عنکم۔

سورة يونس

ان کے نام کے شرف و جلال و اہم و ان نہایت رحم کرنے والا ہے۔
ابن عباس کا قول ہے کہ قاضی کاٹے مراد ہے کہ ہر قسم کا سبب
بیانی کے سبب سے اگتا ہے۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ
تَعْلَمُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ لَيْسَ لَهُ كَفٌّ يَكْفُرُ بِهِ الْبَشَرُ
لَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ تَأْتِي السُّحُبُ مُكْدِمَةً وَأَنزَلَ مَائِدًا مِّنَ السَّمَاءِ فَيَكْنُقُ
بِهَا الشَّجَرَ مُنْقَطِعًا وَرَزَقْنَا النَّارَ حَبًّا وَالْهَبَاءَ نَضْغًا فَافْثًا وَطَلْحًا
مُدْبَغًا ذَرْأً يَسُوقًا وَفَجَّرْنَا الْأَنْهَارَ وَأَخْرَجْنَا الْعِلْفَ وَالْجِبَالَ حَلَالًا
لِّالنَّاسِ لِيَذْكُرُوا أَنَّهُمْ إِلَىٰ رَبِّهِمْ رَاغِبُونَ

سے مراد یہ ہے۔ دَعُوْهُمْ سے ان کی دعائیں مراد ہیں۔
 اَحْطِمْ رِیْہِمُ ہلاکت کے نزدیک پہنچنا جیسے کہا گیا ہے کہ
 اَجَا طْتُ رِیْہِمُ شَطِطْتُہم۔ گناہوں نے اس کو گھیر لیا
 فَاتَّبَعْتُهُمْ اُولَہُ اَتَّبَعْتُهُمْ ہم معنی ہیں عَلُوْہُ اَتَّبَعْتُهُمْ

سے متا ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ یعجل اللہ للناس الشر۔۔۔۔۔
 استعجلا لهم بالخير ایسے الحافظ انسان کس وقت منہ سے نکالتا ہے
 جیسا اپنی اولاد یا مال سے ناراض ہو کر کہتا ہے کہ اس میں برکت نہ ہو، اس
 پر لعنت ہو۔ لَقِضْنِي اَلْيُسْهُمُ اَلْجَلِيمِ اس کی مدت پور ہو گی،
 جس کو ساقاؤں مر گیا۔ اَلْحَسَنُ اَلْحُسْنٰی اَلْیٰذَا ذَا سے
 مراد بخشش ہے۔ دو کے حضرات نے اس کے چہرے کی طرف دیکھنا مراد لیا ہے۔

وَجَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَآئِيلَ الْبَحْرَ كِ تَغْفِيرِ
اور ہم بنی اسرائیل کو دریا پار لے گئے تو فرعون اور اس کے لشکر نے
ہیچا کیا سرکشی اور ظلم سے یہاں تک کہ جب وہ ڈوبنے لگا، بولا
ایمان لایا کہ کوئی سچا معبود نہیں سوائے اس کے جس پر بنی اسرائیل
ایمان لائے اور میں مسلمان ہوں (آیت ۹۰)
تیری لاش کو ادبھی جگہ پر ڈال دیں گے تاکہ تو سامان

عبرت ہو جائے۔

سیدنا جبریل کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوا ہوئے تو یہود عاشورے کا روزہ رکھتے تھے۔ وہ کہتے کہ اس روز حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون پر ظلم ہوا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ حضرت موسیٰ کی خوشی منانے کے ان کی نسبت تم زیادہ حقدار ہو، لہذا تم روزہ رکھا کرو۔

سورۃ ہود

اللہ کے نام سے شروع جو شانہ بیان نہایت لگم کرنے والا ہے۔
ابو یسرہ کا قول ہے کہ الآداب حبشہ کا زبان میں ترجمہ کو کہتے ہیں۔ ابن عباس کا قول ہے کہ بادی الرأی حجم ہم پر ظاہر ہوا۔
تجاہد کا قول ہے ابو ذر رضی اللہ عنہ میں ایک پہاڑ ہے۔ حسن کا قول ہے ایک کاٹت اٹھلیم۔ یہ کفار بطور مذاق کہتے تھے ابن عباس کا قول ہے اٹھلیم ٹھہر جا۔ روک لے۔ عصبیت شدید سخت۔ کا حرم کیوں نہیں۔ قارا اللہ کے پانی جو ش مارنے لگا۔ عکرم کا قول ہے کہ حمور سے سطح زمین مراد ہے۔

الَا اِنَّهُمْ يَشْتَوْنَ صَدًا وَرَهُمْ كَاتِبِ
منورہ اپنے سینے دوسرے کہتے ہیں کہ اللہ سے پردہ کریں۔ سنو جس وقت وہ اپنے کپڑوں سے بدن ڈھانپ لیتے ہیں اس وقت بھی اللہ ان کا چہرہ اور ظاہر سب کچھ جانتا ہے۔ بیشک وہ دلوں کی بات جانتے والا ہے (آیت ۵)۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ حاقی ان کے بچنے انترتا ہے۔ یحیٰی تحول۔ کے وزن پرنا امید ہوتا ہے۔ تجاہد کا قول ہے کہ نیتس عم کھا یکنون صدقہ ہم سینوں کو دوسرے اگرنا سنو بچانے کی غرض سے کہ یکنون صدقہ

الْمَرَّةَ تَقْعُرُ ۱۷۹۱. حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَصْحَبَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَالْيَهُودُ تَصُومُ عَاشُورَاءَ فَقَالُوا هَذَا يَوْمٌ ظَهَرَ فِيهِ مُوسَى عَلَى فِرْعَوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَعَابَ أَنْتُمْ أَحَقُّ بِمُوسَى مِنْهُمْ فَصُومُوا.

سورۃ ہود

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَقَالَ ابْنُ مَيْسَرَةَ الْوَاقِلُ الرَّحِيمُ بِالْحَبَشَةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَادِيَ الرَّأْيِ مَا ظَهَرَ لَنَا وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْجَوْدِيُّ جَبَلٌ بِالْجَزِيرَةِ وَقَالَ الْحَسَنُ إِنَّكَ لَا تَتَّحِلِمُ يَسْتَهْزِءُونَ بِهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَقْلَعِي أَمْسِكِي عَصِيْبَكَ شَدِيدًا لَا جَرَمَ بَلَى وَقَارَ الشَّنُوءِ نَبَعَ الْمَاءُ وَقَالَ عِكْرِمَةُ رَضُوْجُهُ الْأَرْضِ.

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ السُّبُلَ
يَسْتَحْفُوا مِنْهُ الْأَحْيَاءَ يَسْتَفْشُونَ ثِيَابَهُمْ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ وَقَالَ غَيْرُكَ وَحَاقَ نَزْلُ يَحْيَى يَنْزِلُ يَكُونُ فَعُولٌ مِنْ يَسْبِتُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ يَسْبِتُ تَحْزَنُ يَسْتَوِي صَدُّوهُمْ شَكٌّ وَأَمِيرَاءُ فِي الْحَقِّ لَيْسَتْ حَفَا مِنْهُ مِنَ اللَّهِ إِنْ اسْتَطَاعُوا.

محمد بن عبد بن جعفر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس

محمد بن عبد بن جعفر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس

حَدَّثَنَا حَجَّابٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ إِلَّا أَنَّهُمْ يَتَنَوَوْنَ صُدُورَهُمْ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ أَنَا سَأَلْتُ كَانُوا يَسْتَحْيُونَ أَنْ يَتَخَلَّوْا فَيَقْضُوا إِلَى السَّمَاءِ وَأَنْ يَجَامِعُوا نِسَاءَهُمْ فَيَقْضُوا إِلَى السَّمَاءِ فَانْزَلَ ذَلِكَ فِيهِمْ.

۱۴۹۳- حَدَّثَنَا إِسْرَاهِيلُ بْنُ مَرْوَانَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ ابْنِ جُرَيْجٍ وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَرَأَ إِلَّا أَنَّهُمْ يَتَنَوَوْنَ صُدُورَهُمْ قُلْتُ يَا أَبَا عَبَّاسٍ مَا يَتَنَوَوْنَ صُدُورَهُمْ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يُجَامِعُ امْرَأَتَهُ فَيَسْتَحْيِي أَوَيْتَ خَلْفَهُ فَيَسْتَحْيِي فَانْزَلَ إِلَّا أَنَّهُمْ يَتَنَوَوْنَ صُدُورَهُمْ.

۱۴۹۴- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَّا أَنَّهُمْ يَتَنَوَوْنَ صُدُورَهُمْ يَسْتَحْيُونَ أَمْنَهُ الْأَجِينَ يَسْتَحْيُونَ شَيْءًا بِهِمْ وَقَالَ غَيْرُهُ عَنِ

ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْتَحْيُونَ يُعْطُونَ رِءُوسَهُمْ سَيِّئٌ بِهِمْ سَاءَ ظَنُّهُ بِقَوْمِهِ وَصَاقَ بِهِمْ بِأَصْيَافِهِ يَقْطَعُ مِنَ اللَّيْلِ بِسَوَادٍ وَقَالَ مُجَاهِدٌ أُنْيَبَ أَرْجِحُ.

بَابُ قَوْلِهِ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ.

۱۴۹۵- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْفَقُ أَنْفَقُ عَلَيْكَ وَقَالَ مَبْدُ اللَّهُ مَلَأَ لَا تَغِيْضُهَا نَفَقَةً سَحَابُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَقَالَ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مِنْهُ خَلْقُ

رضی اللہ عنہما کو اَلَا اَنْتُمْ يَتَنَوَوْنَ صُدُورُهُمْ۔۔۔ پڑھتے ہوئے سنا تو اس کے بلکہ میں ان سے دریافت کیا پس انہوں نے فرمایا کہ کچھ لوگ تنہائی میں بھی کھلے آسمان کے نیچے فضائے حاجت سے نالغ ہوتے اور اپنی بیویوں کے جماعت کرتے ہوئے نمراتے تھے جس کے باعث آسمان کی طرف سے جھک کر پردہ کر لیتے تھے یہ آیت ان کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

محمد بن عبید بن جعفر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اَلَا اَنْتُمْ يَتَنَوَوْنَ صُدُورُهُمْ۔۔۔ کی تلاوت کی تو میں نے دریافت کیا کہ ایسے ابو عباس ایسے بیٹوں کو دودھ پرا کرنے سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ بعض لوگ اپنی عورتوں سے جماعت کرتے وقت اور حلقِ ضروریہ کے وقت اپنے پردہ دلگے کرتے تھے اس پر یہ آیت انہیں سنوا دی جو اپنے سینے دھو ہرے کرتے ہیں کہ اللہ سے پردہ کریں (آیت ۵)۔

عمر بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت کو پڑھا یَتَنَوَوْنَ صُدُورَهُمْ يَسْتَحْيُونَ مِنْهُ الْأَجِينَ يَسْتَحْيُونَ شَيْءًا بِهِمْ۔

حضرت ابن عباس سے دوسرے حضرات نے نقل کیا کہ

يَسْتَحْيُونَ اپنے سروں کو بھکالیتے ہیں۔ یعنی نہ بہم۔ ان سے بدگمان ہوا یعنی اپنی قوم سے و صَاقَ بِهِمْ اپنے ہاتھوں سے۔ يَقْطَعُ مِنَ اللَّيْلِ لائیل کی تاریکی میں۔ مجاہد کا قول ہے کہ اُنْيَبَ سے مراد ہے رجوع کرنا ہوں۔

وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ کی تفسیر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو میری راہ میں مال خرچ کر میں مجھے مال دوں گا اور فرمایا کہ اللہ کے ہاتھ بھرے ہوئے ہیں لایات دن خرچ کرنے سے بھی خالی نہیں ہوتے۔ فرمایا کہ کیا تم نہیں دیکھتے جب سے آسمان اللہ میں کی پیدائش ہوئی اس وقت سے کتنا اس کے لوگوں کو دیا لیکن اس کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں آئی اور اس وقت اس کا

عرش پانی پر تھا اور میزان یعنی قدرت الہی کو حاصل ہے جس کو چاہے گرائے اور جس کو چاہے اٹھائے۔ (تفسیر) یہ زیادہ بڑی۔ سرگودھا میں لے لے پایا پھر وہاں امداد عترانی اسی سے ماخوذ ہیں۔ آخرت بنا صلیبتھا اسی کی بادشاہی اور قبضہ میں ہے۔ غنیمت، غنیمت اور عائدہ ہم معنی ہیں یعنی زیادہ کشتی، شکر، غم نہیں آتا دیکھا، جیسے کہتے ہیں۔
 انکسرت الدار فہی غمری ... یعنی یہ گھر تازہ بہت لے لےنے کے لئے دیدیا۔ نکسرت غم، انکسرت غم امداد شکر، غم ہم معنی ہیں۔ غنیمت الدار غنیمت بر قبیل کے ذلک پر کاچوٹ ہے اور غنیمت جس کی حمد کی گئی ہے غنیمت سخت امداد بڑی چیز، سچیں کا مطلب بھی یہی ہے کیونکہ لام اور میم دونوں بہنیں ہیں۔ چنانچہ تیم بن مقبل شاعر نے کہا ہے۔

گرم موسم، چمٹے صحرا و ساق کا سفر

سے مجلس دیتے برے بھین کی دینا خبر

والی مدین آخاھو شعیباً یعنی مدین والوں کی طرف۔
 کیونکہ مدین تو شہر کا نام ہے۔ ایسا ہی یہ ارشاد ہے وَاَسْأَلُ
 الْغُرَبَاءَ وَاسْأَلُ النِّعَمَ ... یعنی گاؤں والوں اور

قالے والوں سے پوچھو۔ وَاَسْأَلُكُمْ تَطَهَّرُوا ... ایسے موقع پر
 بولتے ہیں جب کوئی کسی کی طرف توجہ دے یا کسی کی حاجت پوری
 کرے یعنی تونے میری حاجت سے پیچھے بھیر لی یا تم سے پیچھے بھیر لی
 انظر فی اس جالندیا برتن کو کہتے ہیں جسے کام کرتے وقت ساتھ
 رکھا جائے امداد میں اس سے مدد لی جائے۔ اَرَادْنَا ہمارے
 کہیں ذلیل آدمی۔ اَجْرًا یہ اجر ثمت یا بقول بعض
 جَرْمُت کا مصدر ہے اَلْفَلْکُ امداد اَلْفَلْکُ ہم معنی ہیں یعنی کشتیاں
 سینے جَرَّأَھا یہ اَجْرُ ثَمْت کا مصدر ہے امداد ثمت میں
 لے رہے کایوں بھی پڑھتے ہیں مَرَّ سَاھَا اس صورت میں یہ رست
 سے ہے اور مَرَّأَھا جَرَّت سے ہے امداد مَرَّأَھا مَرَّ سَاھَا
 سے مراد ہے جو نگر اندازہ پھری ہوئی ہو۔
 وَيَقُولُ اَلَا شَہَادَہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا الدِّینُ کی تفسیر

السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَعَرِيفُ مَا فِي يَدَيْهِ
 وَكَانَ عَرِشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيدِهِ الْمِيزَانُ
 يُخْفِضُ وَيَرْفَعُ اعْتَرَاكَ افْتَعَلْتَ مِنْ عَرْوَةٍ
 أَوْ أَصَبْتَ وَمِنْهُ يَخْرُوكَ وَاعْتَرَانِي أَخَذَ
 بِنَاصِيَتِيهَا أَوْ فِي مَلِكِهِ وَسُلْطَانِهِ عَنِيدٌ وَ
 عَمُودٌ وَعَايِدٌ وَاحِدٌ وَهُوَ تَأْكِيدُ التَّجَاوُزِ
 اسْتَحْبَبَكُمْ جَعَلَكُمْ عَمَّا سَاءَ اسْمَرْتُهُ الدَّارَ
 فَهِيَ عُمَرَى جَعَلَتْهَا لَمْ تَكْرَهُمْ وَأَنْكَرَهُمْ وَ
 اسْتَنَكَرَهُمْ وَاحِدٌ حَمِيدٌ مَجِيدٌ كَأَنَّهُ فَعِيلٌ
 مِّنْ مَا جَاءَ مَحْمُودٌ مِّنْ حَمْدٍ سَجِيلٌ الشَّدِيدُ
 الْكَبِيرُ سَجِيلٌ وَسَجِيلٌ وَاللَّامُ وَالْثَوْتُ
 اُخْتَانِ وَقَالَ تَعِيمُ بْنُ مَقِيلٍ

وَرَجُلَةٌ يَقْضِي بُونَ الْبَيْضِ مَنَاجِيهً

ضَرْبًا قَوَاصِي يَهِيَ الْأَبْطَالُ سِجِيئًا

وَالْمَدِينِ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا إِلَى أَهْلِ مَدِينِ
 لِأَنَّ مَدِينِ بَلَدٌ وَمِثْلُهُ وَأَسْأَلُ الْقَرْيَةَ وَ
 اسْأَلُ الْعِيرَ يَعْنِي أَهْلَ الْقَرْيَةِ وَالْعِيرَ

وَرَأَى كَحَرْظِهِ يَأْ يَقُولُ لَمْ تَنْتَفِتُوا إِلَيْهِ وَيَقَالُ
 إِذَا الْمَرْيُضُ الرَّجُلُ حَاجَتَهُ ظَهَرَتْ بِحَاجَتِي
 وَجَعَلْتَنِي ظَهْرِي وَالظَّهْرُ هُنَا أَنْ تَأْخُذَ
 مَعَكَ دَابَّةً أَوْ وِعَاءً تَسْتَظْهِرُ بِهِ أَرَادْنَا
 سَقَاطُنَا إِجْرًا هِيَ هُوَ مَصْدَرٌ مِنْ أَجْرَمْتُ وَ
 بَعْضُهُمْ يَقُولُ جَرَمْتُ الْفُلْكَ وَالْفُلْكَ وَاحِدٌ
 وَهِيَ السَّفِينَةُ وَالسَّفِينُ مَجْرَاهَا مَدْفَعُهَا وَ
 هُوَ مَصْدَرُ أَجْرَيْتُ وَأَرْسَيْتُ حَبَسْتُ وَ
 يُقْرَأُ مَرَّ سَاھَا مِنْ مَرَّ سَتْ هِيَ مَجْرَاهَا مِنْ
 جَرَّتْ هِيَ مَجْرِيهَا وَمَرَّ سَيْفًا مِنْ فَعَلَ يَهَا
 التَّرَاسِيَاتُ ثَابِتَاتٌ

بِأَيْ قَوْلِهِ وَيَقُولُ الْأَشْهَادُ

اور گواہ کہیں گے کہ یہ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر کھوٹ بولا تھا۔ اسے ظالموں پر خدا کی لعنت (آیت ۱۸) الانشاد اسی طرح شائد کی جمع ہے جیسے صاحب کے افعاب ہے۔

صفوان بن محرز کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما طواف کر رہے تھے تو ایک آدمی نے مخاطب ہو کر دریافت کیا۔ اے ابن عمر! کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی کے اعلان میں کچھ سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ (قیامت کے روز) اہل ایمان کو ان کے رب سے بہت نزدیک کر دیا جائے گا۔ ہشام کا بیان ہے کہ مومن اپنے رب سے اتنے نزدیک ہو جائیں گے کہ وہ ان کے کندھوں پر اپنا دست قدرت رکھے گا تو وہ اپنے گناہوں کا اقرار کر لیں گے وہ پوچھے گا کہ تو فلاں گناہ کا اعتراف کرتا ہے؟ آدمی دوسرے کے گناہ میں اعتراف کرتا ہوں پس فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں ان کی پردہ پوشی کی اور آج انہیں معاف کر دیتا ہوں، پھر اس کی نیکیوں کی کتاب بند کر دی جائے گی اور دوسرے لوگ جو کافر ہیں ان سے علی الاعلان کہا جائے گا کہ، یہ وہ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا کہ مشیان، قتادہ، صفوان نے بھی اس کی تائید کی ہے۔

وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ كَيْفَ تَقَرُّ
 أَفْعَدَّ اِیسی ہی پکڑ ہے تیرے رب کی جب بستی والوں کو پکڑتا ہے
 ان کے ظلم پر۔ بیشک اس کی پکڑ سخت دردناک ہے۔
 اِنَّ رَبَّكَ لَذُو فَؤَادٍ مِّنْ دُونِ الْمَوَدِّ۔ مَرَادُہے مرد جو کی گئی۔ دَفْعُ تَنَكُّرٍ... میں نے اس
 کی مدد کی۔ اِنَّ رَبَّكَ لَذُو فَؤَادٍ مِّنْ دُونِ الْمَوَدِّ۔ اِنَّ رَبَّكَ لَذُو فَؤَادٍ مِّنْ دُونِ الْمَوَدِّ۔ اِنَّ رَبَّكَ لَذُو فَؤَادٍ مِّنْ دُونِ الْمَوَدِّ۔
 اِنَّ رَبَّكَ لَذُو فَؤَادٍ مِّنْ دُونِ الْمَوَدِّ۔ اِنَّ رَبَّكَ لَذُو فَؤَادٍ مِّنْ دُونِ الْمَوَدِّ۔ اِنَّ رَبَّكَ لَذُو فَؤَادٍ مِّنْ دُونِ الْمَوَدِّ۔
 کر سخت آواز ادا کرے۔ اِنَّ رَبَّكَ لَذُو فَؤَادٍ مِّنْ دُونِ الْمَوَدِّ۔ اِنَّ رَبَّكَ لَذُو فَؤَادٍ مِّنْ دُونِ الْمَوَدِّ۔ اِنَّ رَبَّكَ لَذُو فَؤَادٍ مِّنْ دُونِ الْمَوَدِّ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ظالم کو دھکیل دیتا رہتا ہے لیکن جب اسے پکڑتا تو پھر چھوڑتا

نہیں ہے۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔
اور ایسی ہی پکڑ ہے تیرے رب کی جب بسنی والوں کو پکڑتا
ہے ان کے ظلم پر۔ بے شک اس کی پکڑ سخت دردناک
ہے (آیت ۱۰۲)۔

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ كَغَيْرِ
اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے
حصوں میں۔ بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ یہ نصیحت
ہے نصیحت ماننے والوں کے لئے۔ زلفا گھڑیاں، ساعتیں اور مزدلفہ
بھی اسی سے بنائے۔ انزلت سے ایک منزل کے بعد دوسری اور
انزلت مصدسہ جیسے تقریبی اور انزلت ثلثا سے
مراد ہے جمع کئے انزلت ہم نے جمع کئے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی شخص نے ایک
پرانی عورت کو بوسہ دیا رطلی کا احساس ہونے پر وہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا اور آپ سے اس واقعہ کا ذکر
کر دیا پس اس بارے میں یہ آیت نازل ہو گئی۔ اور نماز قائم رکھو دن کے
دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں، بیشک نیکیاں برائیوں
کو مٹا دیتی ہیں۔ یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں
کے لئے (آیت ۱۱۱)۔ وہ شخص عرض گزار ہوا کہ کیا یہ
حکم صرف میرے لئے ہے؟ فرمایا میرے ہر ایسے
امت کے لئے ہے۔

سورۃ یوسف

اس کے نام سے شروع جوڑا ہریان نہایت رنگ کے والا ہے۔
فصیل نے حبیب سے انہوں نے مجاہد سے سنا کہ مُتَّكَأ سے مراد
بہمن ہے۔ فصیل کا قول ہے کہ لیوں کو حبشہ کی زبان میں مُتَّكَأ کہتے
ہیں۔ ابو عبیدہ کا قول ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کی معرفت مجاہد کا قول
سنا کہ مُتَّكَأ ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو پھری سے کافی جائے، فتادہ کا
قول ہے کہ کثرتِ علم عالم باعمل کو کہتے ہیں۔ ابن جریر کا قول ہے کہ مُتَّكَأ
کوفہ سی میں ملک کہتے ہیں جس سے عجمی لوگ پانی وغیرہ پیتے ہیں،

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَمْلِكُ لِبَطْلِهِ
حَتَّى إِذَا أَخَذَ لِمَنْ بَعَثْتَهُ شَرْقَرًا أَوْ كَذَلِكَ
أَخَذَ رِبِكْ إِذَا أَخَذَ الْقُرْآنُ وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ
أَخَذَكَ إِلَيْنَا شَدِيدٌ

بِأَمْرِ قَوْلِهِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ
وَزُلْفَا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ
السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلَّذِينَ كَرِهُوا
سَاعَلْتَ وَمِنْهُ مُبَيَّنَتِ الْمَرْدُ لِفَتْهُ الرُّفُفُ
مَنْزِلَةٌ بَعْدَ مَنْزِلَةٍ وَأَمَّا سَأَلْتُ فَمَصْدَرٌ
مِنَ الْقُرْآنِ إِذْ دَلُّوا اجْتَمَعُوا انْزِلْنَا
جَمْعًا

۱۷۹۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ هُوَ
ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ
عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنْ امْرَأَةٍ
قُبْلَةً فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَذَكَرَ ذَلِكَ فَانْزَلَتْ عَلَيْهِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ
طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ
الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي
لِلَّذِينَ كَرِهُوا قَالَ الرَّجُلُ أَلَيْسَ هَذِهِ قَالِ يَسْنُ عَمَلٍ
بِهِمَا مِنْ أَمْتِي

سورۃ یوسف

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط
وَقَالَ فَضَيْلٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ مُتَّكَأ
الْأَقْرَبُ قَالَ فَضَيْلٌ الْأَقْرَبُ بِالْحَبَشِيَّةِ
مُتَّكَأ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ
مُجَاهِدٍ مُتَّكَأ كُلُّ شَيْءٍ يُقَطَّعُ بِالسِّكِّينِ وَقَالَ
قَتَادَةُ لَدُوْ عِلْمٍ عَامِلٍ بِمَا عَلَيْهِ وَقَالَ ابْنُ
جُبَيْرٍ صَوَاعِقُ مَكُولُ الْفَارِصِيِّ الَّذِي يَلْتَقِي

طَرَفَاهُ كَأَنَّهُ تَشْرَبُ بِهِ الْأَعَاجِمُ وَقَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ تَفَنَّدُوا فِي تَجْهَلُونَ وَتَالَ
غَيْرُهُ غِيَابَهُ كُلُّ شَيْءٍ عَقِيبَ عَذَابٍ شَدِيدًا
فَلَوْ غِيَابَهُ وَالْحَبِيبُ الرَّكِيَّةُ الَّتِي لَمْ تَطْوِ
بِمُؤْمِنٍ تَنَابُ مَصَدِّقٍ أَشَدَّ قَبْلَ أَنْ
يَأْخُذَ فِي التَّقْصَابِ يُقَالُ بَلَغَ أَشَدَّهُ وَبَلَغُوا
أَشَدَّهُمْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ وَاحِدُهُمْ أَشَدُّ
وَالْمُتَّكِمُ مَا أَتَكَتَ عَلَيْهِ لِشَرَابٍ أَوْ لِحَدِيثٍ
أَوْ لَطَعَامٍ وَأَبْطَلَ الدُّنْيَى قَالَ الْأَنْدَلُسِيُّ وَ
لَيْسَ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ الْأَكْثَرُ جَزْءًا أَحْتَجُّ
عَلَيْهِمْ بِآيَةِ الْمُتَّكِمِينَ تَمَارِقُ لَحْرًا وَإِلَى شَرِّ
مِنْهُ قَتَلُوا إِيَّاهُ هُوَ الْمُتَّكِمُ سَاكِنَةُ النَّارِ
وَإِيَّاهُ الْمُتَّكِمُ طَرَفُ الْبَطْنِ وَمِنْ ذَلِكَ قِيلَ
لَهَا مَيْتُكَاءُ وَابْنُ الْمُتَّكِمِ فَإِنْ كَانَ شَرُّ
أَكْثَرُ فَإِنَّهُ بَعْدَ الْمُتَّكِمِ فَتَغْفِيهَا يُقَالُ بَلَغَ
تَغْفِيَهَا وَهُوَ غِلَافٌ قَلْبُهَا وَأَمَّا تَغْفِيهَا
فَمِنْ الْمُتَّخُوفِ أَصَبُ أَوْ مِيلُ أَضْغَاتٍ
أَحْلَامٍ مَا لَا تَأْوِيلَ لَهُ وَالضَّغْتُ مِلُّ الْيَوْمِ
حَشِيئَتُهُ وَمَا شَبَّهَهُ قَوْمُهُ وَخَذَّ بِيَدِكَ ضَغْطًا
لَا مِنْ قَوْلِهِ أَضْغَاتُ أَحْلَامٍ وَاحِدُهَا ضَغْتُ
تَمِيرُ مِنَ الْمِيرَةِ وَتُرْدَادُ كَيْلٌ بَعِيرٌ مَا يَحْمِلُ
يَعِيرُ إِذَى إِلَيْهِ ضَمُّ إِلَيْهِ السَّقَايَةِ مِثَالُ
تَفْتُو كَأَنَّهُ اسْتِيَّاسُوا يَتَسَوُّوْنَ لَا تِيَّاسُوا
مِنْ رَوْحِ اللَّهِ مَعْنَاهُ الرَّجَاءُ خَلَصُوا نَجِيًّا
أَحْتَرَلُوا نَجِيًّا أَوِ الْجَمِيعُ النَّجِيَّةُ يَتَنَاجُونَ
الْوَاحِدُ نَجِيٌّ أَوِ الْإِشَانُ وَالْجَمِيعُ نَجِيٌّ وَ
النَّجِيَّةُ حَرَمًا مُحَرَّمًا يُدْنِيكَ اللَّهُ تَحْسَرًا
تَحَرَّرُوا مِنْ حَاةٍ قَلِيلَةٍ عَاشِيَةً مِنْ عَذَابِ اللَّهِ
هَآمَةٌ مُجِلَّةٌ

ابن عباس کا قول ہے کہ تَفَنَّدُوا سے ماہل بنانا مراد ہے دوسرے
حضرات کا قول ہے کہ غیا بجز سے وہ چیز مراد ہے جو تم سے کسی چیز
کو غائب کر دے۔ الْحَبِيبُ کچا کنوڑی سرخو میں تَنَا ہمارا یقین کرنے
والے۔ أَشَدُّ جوانی کی عمر جیسا کہ کہتے ہیں بَلَغَ أَشَدُّ وہ جوانی
کی عمر کو پہنچا۔ بَلَغُوا أَشَدُّ ہم... وہ جوانی کی عمر کو پہنچے۔ دوسرے
حضرات کا قول ہے کہ اس کا واحد شَدَّ ہے۔ الْمُتَّكِمُ وہ مسند یا
تکیہ جس کا سہارا لے کر کھلتے پیتے یا ننگو کرتے ہیں اور اس شخص کا رد
کیلئے جس نے اس کا مطلب ترجیح بنایا ہے کیونکہ کلام عرب میں
اس کا معنی ترجیح نہیں ہے اور جب اس سے کہا گیا کہ اس کا معنی
تکیہ یا مسند ہے لیکن ترجیح کا ثبوت کیلئے اس پر اس نے
پہلے سے بھی غلط بات کہی کہ لفظ اُتَّكِمُ ہے یعنی تار کے
سکون سے اور یہ لفظ گالی کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے، اسی
لئے ایسے لوگ عورت کو مُتَّكِمَا اور مرد کو اِمْنِ مُتَّكِمَا کہتے ہیں۔ اگر یہ مراد
ہے کہ تو بھانے عورتوں کو ترجیح دیتے تھے تو وہ بھی مسند کے بعد ہوتے
تَغْفِيهَا ڈھانپ لینا، دل پر پردہ ڈال دینا اور شَغْفُهَا
مَشْغُوب سے ہے۔ اُتَّكِمُ میں ماں ہو جاؤں گا اُتَّكِمَاتُ اُتَّكِمُ
پر گندہ خیالات جن کی کوئی تاویل نہ ہو۔ اَلضَّغْتُ بتکون وغیرہ
کا اُتَّكِمُ اور کسی سے یہ ہے تَحْذِيرُكَ ضَغْطًا... اپنے ہاتھ
میں بھاٹ دے۔ اُتَّكِمَاتُ اُتَّكِمُ میں اُتَّكِمَاتُ کا واحد
ضَغْتُ ہے۔ کیر میر اَلْأَكْبَرَةُ... سے ہے۔ تَرَكَادُ تَكِيلُ
کیر اُتَّكِمُ انوار میں ہے ایک اونٹ اٹھا کر لے جا سکے اَلْأَكْبَرَةُ
انار لپٹے کا پریمان۔ اُتَّكِمُوا مایوس ہو گئے، اللہ تعالیٰ کی
رحمت سے ہمیں بلکہ رہائی کی امید نہ رہی۔ غَلَصُوا نَجِيًّا...
انہوں نے علیحدہ ہو کر مشورہ کیا۔ اس کی جمع اُتَّكِمَاتُ ہے۔ یَتَنَاجُونَ
کا واحد نَجِيٌّ ہے جو تکیہ کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے اور نَجِيٌّ
کی جمع اُتَّكِمَاتُ ہے جو تکیہ کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ اُتَّكِمُوا اُتَّكِمُوا
مَرْجَاةٌ تَقَرُّمٌ قَلِيلٌ عَاشِيَةٌ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ اُتَّكِمُوا
کے عذاب میں گھیرے ہوئے یا اللہ کے عذاب نے سب کو ڈھانپ کھا ہے

وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ لِيُتِمَّ

اللہ تعالیٰ پر اپنی نعمت پوری کرے گا اور یعقوب کے گھروالوں پر جس طرح جسے پہلا
دو لوگوں باپ دادا ابراہیم علیہ السلام پر پوری کی (آیت ۶)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معزز بن معزز بن معزز
بن معزز تو حضرت یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن
حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہما کے بیٹے تھے اور ان کے بیٹے تھے
والتسلیمات ہیں۔

لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ كِتَابٍ

یہ شک یوسف اور اس کے بھائیوں میں پوچھنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ سب سے عزت والا کون شخص ہے؟ فرمایا
اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا وہ جو سب سے
زیادہ متقی ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہم اس بارے میں نہیں
پوچھتے۔ فرمایا تو لوگوں میں سب سے معزز حضرت یوسف ہیں۔
جو خود نبی اللہ نبی اللہ کے بیٹے نبی اللہ کے پوتے اور خلیل اللہ
کے پوتے ہیں وہ عرض گزار ہوئے کہ ہم اس بارے میں بھی نہیں پوچھتے فرمایا
کیا تم عرب کے خاندانوں کے بلکہ میں پوچھتے ہو؟ کہنے لگے ہاں فرمایا تو جو
زمانہ جاہلیت میں بہتر تھے زمانہ اسلام میں بھی وہی بہتر ہے جبکہ دین کی سمجھ بوجھ
حاصل کریں ابو اسامہ نے بھی عبید اللہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ كِتَابَ التَّوْرَةِ
دلوں نے ایک بات تمہارے واسطے بنائی ہے۔ سَوَّلَتْ بنا ستواہلی۔

تہمیری کا بیان ہے کہ میں نے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب
علقر بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ کو حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا نزد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرنے سنا جبکہ
ان پر بہتان لگانے والوں نے بہتان لگایا اور اللہ تعالیٰ نے ان کا پاک دامن
ہونا ظاہر فرمایا۔ ان چاروں حضرات نے اس حدیث کا ایک ایک حصہ بیان فرمایا
ہے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اگر تم اس گناہ سے بری

بَابُ قَوْلِهِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلَى

إِلَى يَحْقُوبَ كَمَا أَتَمَّهَا عَلَى أَبَوَيْكَ مِنْ
قَبْلِ إِبْرَاهِيمَ وَلَا تَتَّقِ

۱۷۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
رَيْثَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَرِيمُ بْنُ الْكَرِيمِ
بْنُ الْكَرِيمِ بْنُ الْكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ
إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ

بَابُ قَوْلِهِ لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَ

إِخْوَتِهِ آيَاتٌ لِلْمُتَذَكِّرِينَ
۱۸۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
عَبِيدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَكْرَمُ قَالَ أَكْرَمُهُمْ عِنْدَ اللَّهِ
أَتَقَاهُمْ قَالُوا الْيَسَّرُ عَنْ هَذَا أَسْأَلُكَ قَالَ فَكُلُّكُمْ
النَّاسِ يُوسُفُ بْنُ يَحْيَى اللَّهِ بْنِ يَحْيَى اللَّهِ بْنِ يَحْيَى اللَّهِ
بْنِ خَلِيلِ اللَّهِ قَالُوا الْيَسَّرُ عَنْ هَذَا أَسْأَلُكَ قَالَ
فَعَنْ مَعَاوِيَةَ بْنِ الْأَنْبَرِيِّ قَالَ أَوَّلُ النَّاسِ
فَنِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْإِسْلَامِ
إِذَا فَهِمُوا تَابَعَهُ أَبُو سَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

بَابُ قَوْلِهِ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ

أَمْرًا سَوَّلَتْ رَقِيتُ
۱۸۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَكِيمِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنْ أَبِي
شَهَابٍ عَنْ قَالَ وَحَدَّثَنَا الْحَكِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ
يَزِيدَ الْأَنْبَرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَرَفَةَ ابْنَ الشَّامِيِّ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ

ہو تو عنقریب اللہ تعالیٰ تمہاری تربیت ظاہر فرمائے گا اور اگر تم سے گناہ مرزد ہو گیا ہے تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو اور اس کی جانب رجوع کرو، حضرت صدیقہ عمن گزرا ہوش کہ عدلی قسم میں کوئی مشال نہیں پائی مگر حضرت یوسف علیہ السلام کے والد ماجد کی کہ:۔۔۔ تو صبر چھا اللہ ہی سے مدد و رکا ہے ان باتوں پر جو تم بنا رہے ہو (آیت ۱۸) چنانچہ ان کی صفائی میں اللہ تعالیٰ نے یہ دس آیتیں نازل فرمائیں۔ بیشک وہ لوگ جو بہت بڑا بہتان لائے ہیں، تم میں سے ہی وہ ایک جماعت ہے تم سے اپنے لئے برا نہ سمجھو بلکہ وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ ان میں سے ہر ایک شخص کے لئے وہ گناہ ہے جو اس نے کیا اور ان میں سے وہ جس نے سب سے زیادہ حصہ لیا اس کے لئے بڑا عذاب ہے۔ (سورۃ النور آیت ۱۱ تا ۱۸)۔

مسروق بن اجدع نے حضرت امردمان رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے جو حضرت عائشہ صدیقہ والدہ ماجدہ ہیں کہ جب عائشہ صدیقہ ہمارے گھر میں تھیں وہ انہیں بخارا آتا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بات کہی جا رہی ہے شاید یہ (بخارا) اکی کی وجہ سے ہے، انہوں نے جواب دیا، ہاں۔ اس پر حضرت عائشہ صدیقہ الخدیجہیں اور عمن گزرا ہوش کہ میری اور آپ حضرات کی مثال حضرت یعقوب علیہ السلام اور ان کے بیٹوں جیسی ہے۔ لہذا اللہ ہی سے مدد و رکا ہے ان باتوں پر جو تم بنا رہے ہو۔

وَرَأَوْنَهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا كِتَابُ

اور وہ جس عورت کے گھر میں تھا اس نے اسے لکھا کہ اپنے آپ کو:۔۔۔ کے اور حدیث سے سب بند کر دیئے اور پہلی آیت میں لکھا ہے: "مکرر کا قول ہے کہ ہیت لک حوالہ نذران ہے یعنی ادھر آؤ یا جبر کا قول ہے کہ آگے آؤ۔

ابو داؤد کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے پڑھا ہیت لک اور فرمایا کہ ہم اسی طرح پڑھتے ہیں جیسا ہمیں سکھایا گیا ہے۔ ثمثواہ اس کے ٹھرنے کی جگہ ٹھکانا۔ ثقیبا یا، ملا۔ الثمواہ اباء ثم اور الثقینا اسی سے ہیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت میں بل ثقیث اللہ یسخر ذن (سورۃ الصافات) ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب قریش

بْنِ وَقَاصٍ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا خَبَرَاهَا اللَّهُ كُلُّ حَدِيثِي طَائِفَةٌ مِّنَ الْحَدِيثِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتُ بِرَبِّعَةٍ فَكَيْفَ بَرِّئُكَ اللَّهُ وَإِنْ كُنْتُ أَلَمَّتْ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ وَتَوَلَّيْ إِلَيْهِ قُلْتُ إِيَّيْ وَاللَّهُ لَا أَحَدٌ مِّثْلُكَ إِلَّا أَبَا يُوسُفَ فَصَبِرْ جَبِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ الْعَشْرَ الْآيَاتِ.

۱۸۰۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ رَجَاءِ وَابِلٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَسْرُوقُ ابْنُ الْأَجْدَرِ قَالَ حَدَّثَنِي أُمُّ رُمَانَ وَهِيَ أُمُّ عَائِشَةَ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَعَائِشَةُ أَخَذَتْهَا الْحُتِّي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ فِي حَدِيثِي تُحَدِّثُ قَالَتْ نَعَمْ وَقَدِّدْتُ عَائِشَةُ قَالَتْ مِثْلِي وَمِثْلُكُمْ كَيْحَقُوبَ وَبَيْنَهُ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ.

بَابُ قَوْلِهِ وَمَا أَوَدَتْهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَنْ نَفْسِهِ وَغَلَقَتِ الْكُتُوبَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ وَقَالَ عِدْمَةُ هَيْتَ لَكَ يَا لِحُورِ أَيْتِهِ هَلُمَّ وَقَالَ ابْنُ جَبْرِ تَعَالَاهُ.

۱۸۰۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَشْرَبُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَابِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ هَيْتَ لَكَ قَالَ إِتْمَانُ وَهَذَا كَمَا عُنَيْنَاهَا مَثْوَاهُ مَقَامُهُ وَالْفَيَا وَجَدَ الْفَوَ ابَاءَهُ هُمُ الْفَيَا وَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ بَلَّ عَجِبْتُ وَكَسَحَرُونَ ۱۸۰۴۔ حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ قُرَيْشًا لَمَّا أَبْطَلُوا عَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْإِسْلَامِ قَالَ اللَّهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِسَبْعِ كَسْبِ يَوْسُفَ فَأَصَابَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلُّ شَيْءٍ وَحَتَّى أَكَلُوا الْعِظَامَ حَتَّى جَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَى اسْمَاءَ فَابْتَدَأَ بِكَيْفِهِ وَبَيْنَهَا مِثْلُ الدُّخَانِ قَالَ اللَّهُ فَإِنْ تَقَبُّ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ قَالَ اللَّهُ إِنْ كَانُوا شَفَعُوا الْعَذَابَ قَلِيلًا أَتَكْفُرُونَ أَفَيُكْشَفُ عَنْهُمْ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَقَدْ مَضَى الدُّخَانُ وَمَضَتْ الْبَطْشَةُ

۱۸۰۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ قَلْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ بَكْرِ بْنِ مَضَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللَّهُ لَوْ طَالَ الْقَدُّ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السَّجْنِ مَا لَبِثْتُ يَوْسُفَ لَا جَبَّتِ الدَّاعِيَ وَنَحْنُ أَحَقُّ بِالْمَقْلِ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ لَهُ أَوَلَمْ تَأْمُرْ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ لِيُظْمِرُنَّ قَلْبِي

نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات نہ مانی اور اسلام نہ لائے تو آپ کے حق میں یوں دعا کی جس سے اللہ امیری حکایت میں ان پر ایسا طویل قحط بھیج دیا جیسا کہ حضرت یوسف کے زمانہ میں سات سال قحط بھیجا تھا چنانچہ قریش کو ایسے قحط کا سامنا کرنا پڑا کہ سب کچھ تباہ و برباد ہو گیا اور بھوک کے واسطے ہڈیاں تک کھانے لگے۔ نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ جب ان میں سے کوئی آسمان کی طرف دیکھتا تو اسے فضا میں دھواں ہی دھواں نظر آتا تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: تو تم اس دن کے منتظر رہو جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا (سورۃ الدخان، آیت ۱۰) نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ہم کچھ دنوں کو عذاب کھول دیتے ہیں پھر تم وہی کرد گے (سورۃ الدخان، آیت ۱۵)۔ (منکودہ عذاب کے وہی قحط مراد ہوگا) وہ قیامت میں تو ان سے عذاب ہٹایا نہیں جائے گا ۱۸۰۶۔

فَلَمَّا جَاءَكَ الرَّسُولُ يُخَالِكُ تَفْسِير

تو جب اس کے پاس پہنچ آیا۔ کہا اپنے رب (بادشاہ) کے پاس جا، پھر اس سے پوچھا کیا حال ہے ان غورنوں کا جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے، بیشک میرا رب ان کا قریب ہوتا ہے۔ بادشاہ نے کہا اے محمد تو انہما کی کام تھا جب تم نے یوسف کا جی بٹھانا چاہا ہر لوہیں اللہ کو پاکی ہے؟ حاشی اور حاشی یہ تفسیر اولاً مستثنائے لئے آئے ہیں۔ محض خاص واقعہ ہو گیا۔ ظاہر ہو گیا۔

سعید بن سبیب اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حضرت ابو ہریرہ

رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حضرت یوسف علیہ السلام پر رحم فرمائے کہ انہوں نے قوم کے سلوک سے تنگ آکر مدینہ کی زبردست پناہ پکڑ لی تھی اور اگر اس نے دلوں میں قید میں رہتا ہوتا تو ان دلوں میں حضرت یوسف علیہ السلام ایسے تو پائے والے کی دعوت کو قبول کر لیتا۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسبت ہم یہ طمینان حاصل کرنے کے زیادہ حقدار ہیں جس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا تجھے یقین نہیں؟ عرض کی کیوں نہیں، مگر یہ چاہتا ہوں کہ میرے دل کو قرار آجائے (سورۃ البقرہ، آیت ۲۶۰)۔

حَتَّى إِذَا اسْتَيْسَسَ الرُّسُلُ تَفْسِير

ابن شہاب نے عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ

بَابُ قَوْلِهِ حَتَّى إِذَا اسْتَيْسَسَ الرُّسُلُ

۱۸۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَكِيمِ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

مِنْهُ قِيلَ الْعَقِيبُ يُقَالُ عَقِبْتُ فِي أَثَرِهِ الْحَالُ
 الْعَقِيبَةُ كَبَاسِطُ كَفَيْهِ إِلَى الْمَاءِ لِيَقْبِضَ عَلَى
 الْمَاءِ زَائِيًا قَيْنَ زَبَابٍ يَرِيحُوا وَمَتَاعٍ زَبَدًا الْعَتَا
 مَا تَمْتَحَت بِسَحَابٍ أَجْذَابِ الْقَدْرِ إِذَا غَلَّتْ
 فَعَلَاهَا الزَّمِيدُ ثُمَّ تَسْكُنُ فَيَذْهَبُ الزَّمِيدُ
 بِلَا مَنَفَعَةٍ فَكَذَلِكَ يَمِيزُ الْحَقُّ مِنَ الْبَاطِلِ
 إِلَيْهَا دَالِقَاتُ يَدٍ سَرَوْنَ يَدٍ فَعَوْنَ دَرَأَتْهُ
 دَفَعَتْهُ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ أَيْ يَقُولُونَ سَلَامٌ وَالْيَمِينُ
 مَتَابِ تَوْبَتِي أَفَلَمْ يَبَيِّنْ لَكُمْ يَتَبَيَّنْ قَارِعَةٌ
 دَاهِيَةٌ قَامَلَيْتُ أَطَلْتُ مِنَ الْعِلْيِ وَالْمَلَاوِقِ
 وَصْنُهُ مَلِيًّا وَيُقَالُ لِلْوَأْسِ وَالْقَطْرِ لِي مِنَ الْأَرْضِ
 مَلَى مِنَ الْأَرْضِ وَاشْتَقُّوا شَدًّا مِنَ الشَّقِّ مَعْقِبٌ
 مُعَقَّبٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَتَجَاوَرَاتٌ طَيِّبَاتٌ وَ
 خَيْرُهُنَّ السَّيَاحُ صِنَوَانِ التَّخْلِيَانِ أَوْ أَكْثَرُ
 فِي الْأَسَلِ وَاحِدًا وَغَيْرُ صِنَوَانٍ وَحَدَّهَا كَمَا
 وَاحِدٌ كَصَالِحِ بَنِي آدَمَ وَخَيْبِ شَرِّهِمْ الْيَوْمُ وَاحِدٌ
 الشَّحَابُ الْقَالَ الدَّاءُ فِيهِ الْمَاءُ كَبَاسِطُ كَفَيْهِ
 يَدْعُوا الْمَاءَ بِلِسَانِهِ وَيَتَبَيَّرُ إِلَيْهِ بَيْدٌ فَلَا
 يَأْتِيهِ أَبَدًا سَأَلْتُ أَوْ دَوِيَّةٌ يَقْدِرُهَا تَمَلُّ
 بَطْنٌ وَاحِدٌ مَبْدَأُ زَبَابٍ زَبَدُ الشَّيْلِ خَبَثُ
 الْحَبِيدِ وَالْجَلِيَّةِ

بَابُ قَوْلِهِ اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ
 أُنْثَىٰ مَا يَغِيضُ الْأَرْحَامَ يَغِيضُ لِقَىٰ
 ۱۸۰۸ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ
 مَعْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي هَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ
 عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ مَقَاتِلُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ
 لَا يَعْلَمُ مَا فِي غَدَاةٍ إِلَّا اللَّهُ وَلَا يَعْلَمُ مَا يَغِيضُ
 الْأَرْحَامَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا يَعْلَمُ مَتَى يَأْتِي الْمَطَرُ أَحَدٌ

اسی کے پیچھے آئیہ اَلْحَالُ عذاب، سزا جیسے پانی لینے کے لئے
 ہاتھ بڑھانا۔ لَمَّا یَبَیِّنُ یہ نہ بیا بکھڑا سے بنا ہے یعنی بڑھنے
 والا۔ اَلْمَتَاعُ جس سے تو فائدہ حاصل کرے۔ جَحَافٌ جھاگ جو
 ہاتھ کی جھوش مارنے پر اوپر اُچھلتے ہیں اور سر دھونے پر بیٹھ
 جاتے ہیں۔ چونکہ یہ بیکار چیز ہے اسی طرح حق و باطل میں تمیز کر دی
 جاتی ہے۔ اَلْحَاوِیُّ بھونتا۔ بَسْتَرٌ بستر۔ یَدُہ تھوکن وہ ہٹائیں یہ دُرَا اُنہ
 سے بنا ہے یعنی میں نے اسے ہٹایا۔ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ یعنی فرشتے
 ان کو سلام کرتے ہیں۔ اَلْیَمِیْنُ کتاب میں اس کی طرف توجہ کرتا ہوں۔
 اَلْعَمَلُ یَسَّسَ کیا وہ مالکوس نہ ہوئے کیا ان پر ظاہر نہ ہوا۔
 قَامَلِیْتُ دِل ہلا دینے والی۔ قَامَلِیْتُ میں نے حملت دی۔
 یَرِیحُوا اور اَلْمَلَاوِقِ سے بنا ہے اور اَلْمَلَاوِقِ بھی اسی سے ہے چنانچہ
 لمی جوڑی زمین کوڑی مٹی اَلْمَلَاوِقِ کہتے ہیں۔ اَشَقُّ شَرِّ شَقَّتْ
 مُعَقَّبٌ بدستے والا مجاہد کا قول ہے کہ شَجَوْرَاتٌ تَالِی کاشت
 زمین اور نہ زمین۔ مَتَجَاوَرَاتٌ ملے ہوئے درخت۔ غَیْرُ صِنَوَانٍ وہ
 درخت جو دو در در ہوں چنانچہ ہر قسم کے درخت ایک ہی پانی
 سے پلتے ہیں، اسی طرح سارے نیک اور بد انسانوں کا بابل ایک ہے۔
 اَلشَّحَابُ اَلشَّقَالُ... پانی سے بھرے ہوئے بادل کَبَاسِطُ کَفَیْہِ
 زبان سے پانی مانگتا اور لینے کے لئے ہاتھ بڑھانا لیکن کبھی کچھ نہ پاتا
 سَأَلْتُ اَدْوِیَّةً بِقَدْرِهَا... تالوں میں اندازے سے
 پانی بہت ہے۔ زَبَدٌ دَآپِیَا ابھرے ہوئے جھاگ۔ زَبَدُ الشَّيْلِ
 لوسے یا نہ لورات کی میل۔

اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ کی تفسیر

اللہ جانتا ہے جو کچھ کسی مادہ کے پیٹ میں ہے اور پیٹ جو گھٹے بڑھتے ہیں۔
 حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غیب کی کھیاں پانچ چیزیں ہیں جنہیں
 خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا یعنی (۱) خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ کل
 کیا ہوگا (۲) خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ رجموں میں کیا ہے۔
 (۳) خدا کے سوا کوئی جانتا کہ بادشہ کب آئے گی (۴) خدا
 کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ فلاں آدمی کس جگہ مرے گا۔

(۵) خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب قائم ہوگی۔

إِلَّا اللَّهُ وَلَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْتَدُّ تَحْمُوتٌ وَلَا يَعْلَمُ مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا اللَّهُ

سُورَةُ اِبْرَاهِيمَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَادِدٌ أَوْ قَالَ هَجَاهِدٌ صَدِيدٌ قَيْحٌ وَدَمٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَدَّكَرُوا نِعْمَةً اللَّهُ عَلَيْكُمْ أَيَادِي اللَّهِ عِنْدَكُمْ وَأَيَّامُهُ وَقَالَ هَجَاهِدٌ مَن كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ رَغِبْتُمْ إِلَيْهِ فِيهِ يَبْغُو نَهَا عَوَجًا يَلْتَمِسُونَ نَهَا لَهَا عَوَجًا وَإِذَا تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ أَعْلَمَكُمُ الْاَذْنَكَ رُدُّوا أَيْدِيَهُمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ هَذَا امْتَلَأُوا كَفُّوا عَمَّا أُمِرُوا بِهِ مَقَامِي حَيْثُ يُقِيمُهُ اللَّهُ صَنِيعًا يَدَّيْهِ مِنْ وَرَائِهِ هَدَايَاهُ لَكُمْ تَبَعًا وَاحِدًا تَابِعٌ يَمْتَلِئُ غَيْبٍ وَغَائِبٌ بِمُصَرِّحٍ كَرُّ اسْتَصْرَحَ خَفِيَ اسْتَعْدَاتُ تَرْتَمِصُ صِرْخَةُ مِنَ الصَّرَاحِ وَلَا خِلَالَ مَصْدَرُ خَالَتُهُ خِلَلًا وَيَجُوزُ أَيْضًا جَمْعُ خَلَّةٍ وَخِلَالٍ اجْتَنَّتْ اسْتَوْصَلَتْ

بَابُ قَوْلِهِ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ تُؤْتِي أُكْلَهَا كُلَّ حِينٍ

۱۸۰۹ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أَسَاهَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخْبِرُونِي بِشَجَرَةٍ تُشْبِهُهُ أَوْ كَالرَّجُلِ الْمُسْلِمِ كَأَيْتَحَاتُ وَفَرْعُهَا وَلَا وَلَا تَوْتِي أَكْلَهَا كُلَّ حِينٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَوْفَرِي نَفْسِي أَتَى النَّخْلَةَ وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَا يَتَكَلَّمَانِ فَكَرِهْتُ أَنْ

سُورَةُ اِبْرَاهِيمَ

اس کے نام سے شروع جو بڑا حیران نہایت رحم کرنا والا ہے۔
ابن عباس کا قول ہے کہ ہادی ہدایت کی طرف بلانے والا۔ ہجاہد کا قول ہے کہ صدید کا معنی خون اور پیپ ہے۔ ابن عبینہ کا قول ہے کہ اد کر دانا یعنی اللہ علیکم جو نعمتیں تمہارے پاس ہیں انہیں ایمان کے دلوں کو یاد کرو۔ ہجاہد کا قول ہے کہ ہر شے میں کمال ہے۔۔۔ جن چیزوں کی طرف تم رغبت کرتے ہو۔ یبغونہا یعنی جو۔۔۔ اس میں کئی تلاش کرتے ہو۔ اذ تاذن ربکم۔۔۔ تمہارے رب نے تمہیں پہلے ہی بتا دیا۔ رددوا ایدیہم فی افواہہم۔۔۔ نافرمانی کرنے والوں کو اپنے سامنے کھڑا کرے گا۔ رن دہا رہے سامنے سے۔ تبعا اس کا ادا حد تک ہے جیسے غیب سے غائب۔۔۔ بمصر حکم۔ اس سے استصرخی اس نے میری فریاد کی استصرخی یہ الصراخ سے ہے دہا خلیل یہ مصد ہے خللتہ کا نیز خلیل لا بھی ہو سکتا ہے اسکی جمع خللتہ اور خلیل ہے۔ اجنتت جڑ سے اکھاڑا ہوا۔

كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا فِي الثَّرَى

جیسے پاکیزہ درخت جس کی جڑ قائم اور شاخیں آسمان میں ہیں۔ ہر وقت اپنا پھل دیتا ہے (آیت ۲۵، ۲۶)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے فرمایا کہ مجھے ایسا درخت بتاؤ جس کی مثال مسلمان مرد جیسی ہو اس کے پتے بھی نہ جھڑتے ہوں اور ہمیشہ اپنا پھل دیتا رہتا ہو حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ میرے دل میں خیال آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے، لیکن جس میں نے دیکھا کہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر جیسی ہستیاں بھی خاموش ہیں تو مجھے اپنا بولنا پسند نہ آیا جب کسی نے کوئی جواب دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ وہ کھجور کا درخت ہے جب ہم آپ کے پاس سے اٹھ گئے تو میں نے حضرت عمر سے کہا ایا جان! خدا کی قسم میرے دل میں یہ بات آئی تھی کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ تمہیں بولنے سے پھر کس چیز نے روکا؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے جب آپ حضرات کو بوجھے ہوئے نہ دیکھا تو رادب کے باعث میں نے بولنا پسند نہ کیا لہذا کوئی جواب نہ دیا۔ حضرت عمر نے فرمایا:۔ اگر تم یہ جواب دیتے تو مجھے نکال نکال خوشیوں سے بھی زیادہ خوشی ہوتی۔

يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا كِتَابَهِمْ
الثبات قدم رکھتا ہے ایمان والوں کو حق بات پر۔

سعد بن عبیدہ نے حضرت برادر بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان مرد سے جب قبر میں سوال کیا جاتا ہے تو وہ شہادت دیتا ہے کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں یہی وہ بات ہے جس کے متعلق ارشاد یا نبی تعالیٰ ہے۔ اللہ ثابت قدم رکھتا ہے ایمان والوں کو دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں (آیت ۲۷)۔

کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمت ناشکری سے بدل دی اس اَلَمْ تَرَ کافر کا وہی مطلب ہے جو اَلَمْ تَعْلَم مَرَّ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ۔ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِينَ خُذُوا... میں ہے۔ البؤار کا مطلب طاقت ہے وہ باندہ بؤار بؤار سے ہے۔ قورنا بؤار ہناک ہونے والے لوگ۔

حضرت ابی عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمت ناشکری سے بدل دی (آیت ۲۸) وہ کہہ کر مرد والے کافر ہیں۔

سورۃ الحج

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اَتَكْلَمُ فَلَمَّا لَمْ يَقُولُوا شَيْئًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ فَلَمَّا قُمْنَا قُلْتُ لِعُمَرَايَا بِنْتَا لَا وَاللَّهِ لَقَدْ كَانَ وَقْتُ فِي نَفْسِي أَتَى النَّخْلَةَ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَكْلَمَ قَالَ لِحَدِّرَا كَمْ تَكْلِمُونَ فَكِرِهْتُ أَنْ اَتَكْلَمَ أَوْ أَكُولَ شَيْئًا قَالَ عُمَرَا لَنْ تَكُونَ قَلَمًا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا۔

بَابُ قَوْلِهِ يَثْبُتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا
بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ۔

۱۸۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ إِذَا مَاتَ فِي الْقَبْرِ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَذَلِكَ قَوْلُهُ يَثْبُتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْخَيْرَةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ۔

بَابُ قَوْلِهِ اَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللَّهِ كُفْرًا اَلَمْ تَعْلَمْ كَقَوْلِهِ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ اَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا الْبَوَارِ اَلْمَهْلَكِ بَارِئُومًا يَوْمًا قَوْمًا يُوَسِّرُوا هَالِكِينَ۔

۱۸۱۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ عَطَاءٍ وَسَمِعَةَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ مَرْثَدَةَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللَّهِ كُفْرًا قَالَ هُمْ كَفَّارُ أَهْلِ مَكَّةَ۔

سورۃ الحجر

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَقَالَ هَاجِدٌ صِرَاطًا عَلَى مُسْتَقِيمٍ
 الْحَقُّ يَرْجِعُ إِلَى اللَّهِ وَعَلَيْهِ طَرِيقُهُ كَيْلًا مَامٍ
 مَبِينٍ عَلَى الظُّلُمِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ لَعَيْشُكَ قَوْمٌ مُنْكَرُونَ أَنْ تُكَرَّهُمْ
 لَوْطٌ وَقَالَ غَيْرُهُ كِتَابٌ مَعْلُومٌ أَحْبَلُ
 تَوَمَاتِنَا تَيْنَا هَلَا تَيْنَا شَيْعٍ أُمَمٍ وَ
 لَا دُولِيَاءٍ أَيْضًا شَيْعٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ مَسِيرُ عَيْنٍ لِمَتَوَسِّمِينَ لِلتَّائِيْلِينَ
 سَكِرَاتٍ عُشِيَّتْ بِرُوحًا مَنَازِلَ لِلشَّمْسِ وَ
 الْقَمَرِ تَوَاقِعَ مَلَا قِيَمَ مُلْقِحَةٍ حَمَاءٍ جَمَاعَةٍ
 حَمَاءَةٍ وَهُوَ الظُّلُمُ الْمُسْتَعِيرُ وَالْمُسْتَعِيرُ
 الْمَصْبُوبُ تَوَجَّلَ تَخَفَ دَائِرَ الْخَرِ كَيْلًا مَامٍ
 مَبِينٍ الْإِمَامُ كُلُّ مَا اسْتَمْتِ وَاهْتَدَيْتَ بِهِ
 الصَّيْحَةُ الْهَلَكَةُ

بَابُ قَوْلِهِ لَا مَنَ اسْتَرْقَ الشَّرِّ مَعَهُ
 فَاتَّبَعَهُ شَهَابٌ مَبِينٌ

۱۸۱۲ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
 سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
 يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا
 قَضَى اللَّهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ صَارَتْ الْمَلَائِكَةُ
 بِأَجْنِحَتِهَا خُصْعَانًا يَقُولُ كَالسَّلْسَلَةِ عَلَى
 صَفْوَانٍ قَالَ عَلِيُّ وَقَالَ غَيْرُهُ صَفْوَانٌ يَنْفَعُهُمْ
 ذَلِكَ فَإِذَا فُزَّ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ
 نَبِيُّكُمْ قَالُوا الَّذِي قَالَ الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ
 فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرْقُوا السَّمْعَ وَهُمْ سَرَقُوا السَّمْعَ
 هَكَذَا وَاحِدٌ قَوْقُ الْخَرِّ وَصَفَ سُفْيَانُ بِيَدِهِ
 وَفَرَّجَ بَيْنَ أَصَابِعِ يَدِهِ اليمينية فَصَبَّهَا
 بَعْضُهَا قَوْقُ بَعْضُ قَوْقُ مَا أَذْرَكَ الشَّهَابُ
 الْمُسْتَمِعَ قَبْلَ أَنْ يَرَى بِهَا إِلَى صَاحِبِهِ فَيَجْرُقُ

نہا بد کا قول ہے کہ صراط علی مستقیم ... سے وہ
 بہ حق راستہ مراد ہے جو سیدھا اللہ کی طرف جاتا ہے۔ کیا نام بتائیں
 راستے پر ابن عباس کا قول ہے لعمروک تمہاری عمر کی قسم۔ قوام
 منکر دن انہیں اپنی جانا حضرت لوط نے دوسرے حضرات کا
 قول ہے کہ کتابت متعلو م مفردہ وقت کو کاتنا پلٹنا۔
 ہمارے پاس کیوں نہیں لاتا۔ شیخ اہلبین اورد بھی اس
 سے دو سنت راہیتے ہیں۔ ابن عباس کا قول ہے کہ یخو موعون
 جلدی کرنے والے۔ لیسندہ رہیں دیکھنے والوں کے لئے۔
 سکرٹ ڈھانپ دی گئیں۔ برڈ جاسودج اورد چاند کی
 منزلیں۔ توارق اورد ملارق سے مراد ہے طغی کی جگہ۔
 حرا پر یہ خطا کی جمع ہے یعنی کچھ مشنوں سیاہ رنگہ تو جمل
 ڈرہ ذابہ آخری۔ کیا نام بتائیں۔ ہر وہ چیز جس
 کی اقتدا کی جائے اورد اہ راست دکھائے۔ الشیخ
 ہلاکت نہا ہی۔

الْأَمِنْ اسْتَرْقَ السَّمْعَ فَاتَّبَعَهُ شَهَابٌ مَبِينٌ كِتَابُ التَّحْقِيقِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا جب اللہ تعالیٰ آسمانی فرشتوں
 کو کوئی حکم دیتا ہے تو وہ عاجزی کی وجہ سے اپنے پروں کو مارنے
 لگتے ہیں جیسے زنجیر کے صاف پتھر پر مار جائے۔ علی بن مدینی کا بیان ہے کہ
 سفیان بن عیینہ کے سوا اور راویوں نے صفوان کہے۔ پھر
 اللہ تعالیٰ اس حکم کو نافذ فرماتا ہے جب ان کے دلوں سے کچھ خوف وود
 ہوتا ہے تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا
 جواب دیتے ہیں کہ جو کچھ اس نے فرمایا وہ حق ہے اورد ہی بلند مرتبہ ہے
 پھر بات چراتے والے شیطان چوری چھپے سننے کی کوشش کرتے ہیں اورد چوری
 چھپے سننے کے لئے شیطان یوں اور پرستے رہتے ہیں چنانچہ سفیان نے
 اپنے وابستہ ہاتھ کی انگلیوں کو کھول کر اندر نیچے اوپر کر کے دکھایا۔ چنانچہ
 بعض اوقات تو ایسا ہوتا ہے کہ سننے والے شیطان کو چنگاری جا لگتی
 ہے اورد وہ جل جالتے اس سے پہلے کہ وہ امر بات کو رائے سامت

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد باری تعالیٰ:۔
 حَتَّىٰ إِذَا اسْتَيْسَسَ الرُّسُلُ كَيْفَ يَكُونُ
 اس میں لفظ کذبوا ہے یا کذبوا؟ حضرت عائشہ صدیقہ نے
 فرمایا کہ کذبوا؟ (تشرید کے ساتھ) ہے میں (حضرت عروہ) عرض گزار
 ہوا کہ انبیاء کے کلم کو تو یقین تھا کہ قوم نے انہیں بھٹلایا ہے پھر یہاں لفظ کذبوا
 کیوں استعمال کیا گیا ہے؟ انہوں نے فرمایا:۔ پھر میری عمر کی قسم پیغمبروں کو
 واقعی اس بات کا یقین تھا میں عرض گزار ہوا کہ دَخَلْتُمْ أَنْتُمْ مَدِينًا
 كَذِبُوا پڑھنے میں کیا حرج ہے؟ فرمایا:۔ معاذ اللہ! پیغمبر اپنے رب پر ایسا
 گمان نہیں کر سکتے۔ میں نے عرض کی، تو اس آیت کا پھر صحیح مفہوم کیا ہے؟
 فرمایا یہ رسولوں کی پیروی کرنے والوں کے متعلق ہے جو اپنے رب پر
 ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی تھی، جب وہ ملت و ملتوں تک
 آزمائش میں مبتلا رہے اور مدعا اسے بن دیر ہوئی تو انہیں اپنی قوم کے
 بھٹلنے والوں کے ایمان لانے سے رسول بالوں ہوئے تھے وہاں انہیں
 یہ گمان بھی گزرتے لگتا تھا کہ کہیں یہ پیروی کر لیں یہی بھٹلانے لگ جائیں۔
 چنانچہ ایسے وقت پر اللہ تعالیٰ کی مدد آتی تھی۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی
 کہ (اس آیت - ۱۱) میں شاید لفظ کذبوا بغیر تشرید کے ہے؟ انہوں
 نے فرمایا:۔ معاذ اللہ! ایسا نہیں ہے۔

سورة الرعد

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔
 ابن عباس کا قول ہے کہ کباسط کفیبہ مشرک کی مثال جو خدا کے
 ساتھ دوسروں کی عبادت کرے اس پر اسے جیسی ہے جسے اپنے
 خیالات کی دنیا میں کافی دور پائی نظر آئے تو وہ اسے حاصل کرنا چاہے
 لیکن جس کا وجود ہی نہیں اسے حاصل کہاں سے کرے۔ دوسرے
 حضرات کا قول ہے کہ سحر تابع کیا۔ متجاوزات ایک دوسرے
 کے نزدیک ہونا۔ المثلاث اس کا واحد مثلتہ ہے بمعنی بمثل
 نظیر بمقدار اندازے کے مطابق۔ متعقبات نگران فرشتے جو
 باری باری آتے ہیں جیسا کہ تھے ہیں عقیبت فی آخرہ میں

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ
 شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَدُو بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ
 عَائِشَةَ قَالَتْ لَهَا وَهُوَ يَسْأَلُهَا عَنْ قَوْلِ اللَّهِ
 تَعَالَى حَتَّىٰ إِذَا اسْتَيْسَسَ الرُّسُلُ قَالَتْ قُلْتُ
 اَلْكُذِبُ أَمْ كَذَبُوا قَالَتْ عَائِشَةُ كَذَبُوا قُلْتُ
 فَقَدْ اسْتَيْقَنُوا أَنَّ قَوْمَهُمْ كَذَبُوا هُمْ فَمَا
 هُم بِالظَّنِّ قَالَتْ أَجَلُ لِعَمْرِي لَقَدْ اسْتَيْقَنُوا
 بِذَلِكَ فَقُلْتُ لَهَا وَهَلُّوا أَتَاهُمْ حَتَّىٰ كَذَبُوا
 قَالَتْ مَعَاذَ اللَّهِ لَمْ تَكُنِ الرُّسُلُ تَطُنُّ ذَلِكَ
 بِرَجْهٍ قُلْتُ فَمَا هَذِهِ الْأَيَّةُ قَالَتْ هُمُ
 أَتْبَاعُ الرُّسُلِ الَّذِينَ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَصَدَّقُوا
 قَطَالٌ عَلَيْهِمُ الْبَلَاءُ وَاسْتَخْرَعَهُمُ النَّصْرُ
 حَتَّىٰ إِذَا اسْتَيْسَسَ الرُّسُلُ مِتَّنْ كَذَبَهُمْ وَنَ
 قَوْمَهُمْ دَخَلَتْ الرُّسُلُ أَنَّ أَتْبَاعَهُمْ قَدْ كَذَبُوا
 جَاءَهُمْ نَصْرُ اللَّهِ عِنْدَ ذَلِكَ

۱۸۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
 عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْ وَهٍّ فَقُلْتُ لَعَنَهَا
 كَذَبُوا مُحَقَّقَةٌ قَالَتْ مَعَاذَ اللَّهِ

سورة الرعد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَبَّاسِطٌ كَفِيْبٌ مَثَلُ الشُّرْكِ
 الَّذِي عَبْدَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا غَيْرَهُ كَمَثَلِ الْعُطْشَانِ
 الَّذِي يَنْظُرُ إِلَى خِيَالِهِ فِي الْمَاءِ مِنْ بَعِيدٍ وَهُوَ
 يُرِيدُ أَنْ يَتَنَاوَلَ وَلَا يَقْدِرُ وَقَالَ غَيْرُهُ تَخَرَّ
 ذَلِكَ مُتَجَاوِسَاتٍ مُشَدَّاتٍ أَنْبَاءُ الْمَشَلَاتِ
 وَاحِدٌ هَا مَثَلُهُ وَهِيَ الْأَشْبَاهُ وَالْأَمْثَالُ وَقَالَ
 الْأَمِثَلُ آيَاتُ الدِّينِ خَلَوُا بِمَقْدَامٍ بِقَدْرِ حَقِّهَا
 مَلَا تَكْمَلُ حَقْقَةُ تَعَقُّبُ الْأَوَّلَى مِنْهَا الْآخِرَى وَ

والے کرتا ہے اور بعض اوقات چنگاری لگنے سے پہلے وہ اپنے نزدیک والے شیطان کو جو اس کے نیچے ہوتا ہے، بتا چکا ہوتا ہے اور اس طرح وہ بات زمین تک پہنچا دی جاتی ہے یا سفیان نے کہا کہ زمین تک پہنچتی ہے پھر وہ جادوگر کے منہ میں ڈالی جاتی ہے۔ پھر وہ ایک کے ساتھ ٹکڑا بھوٹ اپنی طرف سے ملا لے۔ اس پر لوگ اس کی تصدیق کر کے کہنے لگتے ہیں کہ کیا اس نے فلاں دوزخ میں نہیں بتایا تھا کہ فلاں بات یوں ہوگی، چنانچہ ہم نے اس کی بات کو درست پایا حالانکہ یہ وہی بات تھی جو آسمان سے بھڑکی چھپے سنی تھی۔

علی بن عبد اللہ، سفیان، عمرو، عکرمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب اللہ تعالیٰ کوئی حکم فرماتا ہے اور اس میں کاہن کا لفظ زیادہ کیا۔ سفیان، عمرو، عکرمہ نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی کہ جب اللہ تعالیٰ کوئی حکم فرماتا ہے اور کہا کہ جادوگر کے منہ میں۔ چنانچہ میں (علی بن عبد اللہ) نے سفیان سے کہا کہ کیا اسے آپ نے عمرو بن دینار سے، انہوں نے عکرمہ سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے سنا ہے؟ صحابہ دیا، ہاں میں نے سفیان سے کہا کہ ایک آدمی نے آپ کے بواسطہ عمرو بن دینار، عکرمہ اور حضرت ابو ہریرہ کے مرقعات روایت کی ہے اور اس میں لفظ فرغ پڑھا ہے۔ سفیان کا بیان ہے کہ عمرو بن دینار نے

ایک طرح پڑھا تھا، لہذا مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے اسی طرح سنا تھا یا نہیں۔ سفیان کہتے ہیں کہ ہم تو اسی طرح پڑھتے ہیں۔

وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحَابُ الْحِجْرِ الْمَسِيلِينَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اصحاب حجر کی جگہ ہے۔ تم میں سے کوئی ان کی جگہ میں نہ جائے مگر روتا ہوا۔ اگر تم رو نہیں سکتے تو اس جگہ میں نہ جانا، مبادا جو عذاب ان پر آیا تھا وہ تم پر نہ آجائے یا کہیں تم اس عذاب میں مبتلا نہ ہو جاؤ جس

وَرُبَّمَا لَعَنُوا بِكَ وَهَيَّجُوا فِي دُكَا إِلَى الَّذِي يُلِيهِ إِلَى الَّذِي هُوَ أَسْفَلُ مِنْهُ حَتَّى يُلْقَوْهَا إِلَى الْأَرْضِ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانٌ حَتَّى تَنْتَهِي إِلَى الْأَرْضِ فَتُلْقَى عَلَى فِيهِ الشَّاحِرُ فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةً كَذِبَةٍ فَيَصْدَقُ فَيَقُولُونَ الْمُرُّ يُخْبِرُنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا أَيْكُونُ كَذَا وَكَذَا فَوَحَّدْنَا لَهُ حَقًّا لِلْكَلِمَةِ الَّتِي سَمِعْتُ مِنَ السَّمَاءِ

۱۸۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَصَحَدْنَا سُفْيَانٌ حَدَّثَنَا عَمْرٌو وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِذَا قَضَى اللَّهُ الْأَمْرَ إِذَا لَكُمُ الْكَاهِنُ وَ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ قَالَ عَمْرٌو وَسَمِعْتُ عِكْرِمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ إِذَا قَضَى اللَّهُ الْأَمْرَ وَقَالَ عَلَى فِيهِ الشَّاحِرُ قُلْتُ لِسُفْيَانَ أَنْتَ سَمِعْتَ عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ لِسُفْيَانَ إِنَّ إِنْشَاءَ رَوَى عَنْكَ عَنْ عَمْرٍو وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَوْمَ تَرْفَعُ آتَهُ قَرَأَ فَرَزَعٌ قَالَ سُفْيَانٌ هَكَذَا قَرَأَ عَمْرٌو فَلَا أَذْرِي سَمِعَهُ هَكَذَا أَمْرًا قَالَ سُفْيَانٌ وَ هِيَ قَرَأَ آتَمْنَا

بَابُ قَوْلِهِ وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحَابُ الْحِجْرِ الْمَسِيلِينَ

۱۸۱۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَصْحَابِ الْحِجْرِ لَا تَدْخُلُوا عَلَى هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا أَبَاكَيْنَ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا أَبَاكَيْنَ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ أَنْ

بَابُ قَوْلِهِ وَلَقَدْ أَخَذْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ

۱۸۱۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُدَّادٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمُهَلَّبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُصَلِّي فَيَدْعَانِي قُلُوبُهُنَّ حَتَّى صَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِي فَقُلْتُ كُنْتُ أُصَلِّي فَقَالَ أَلَمْ يَقُلْ اللَّهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ ثُمَّ قَالَ أَلَا أَعْلَمُكُمْ أَكْثَرَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ أُخْرِجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْرِجَ مِنَ الْمَسْجِدِ كَذَلِكَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيَتْهُ.

۱۸۱۶۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمُّ الْقُرْآنِ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ.

بَابُ قَوْلِهِ الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ الْمُقْسِمِينَ الَّذِينَ حَلَفُوا وَمِنْهُ لَا أُنْسِيكُمْ أَفَى الْكُفْرِ وَتَقَرُّوْا فَيَسْمُوْا قَاسِمَهُمْ حَلَفَ لَهُمْ وَلَمْ يُحْلِفْ لَهُ وَ قَالَ مُجَاهِدٌ تَقَا سَمُوْا تَحَالَفُوا.

۱۸۱۷۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ قَالَ هُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ جَرَّوْهُمَا أَجْزَاءً فَأَمَنُوا بِبَعْضِهِ وَكَفَرُوا بِبَعْضِهِ.

۱۸۱۸۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْثُومٍ عَنْ

وَلَقَدْ أَخَذْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ

اور بیشک ہم نے تم کو سات آیتیں دیں (آیت ۸۷)۔
حضرت ابو سعید علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے پاس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گزے جبکہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ پس آپ نے مجھے بلایا لیکن میں آپ کی خدمت میں حاضر نہ ہوا جب میں نے نماز پڑھ لی تو حاضر بارگاہ ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ میرے پاس آئے سے تمہیں کس چیز نے روکا تھا؟ میں عرض گزار ہوا کہ حضور میں نماز پڑھ رہا تھا۔ ارشاد ہوا، کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے۔ اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کے بلائے پر حاضر ہو جایا کرو (سورۃ الانفال، آیت ۲۴) پھر آپ نے فرمایا کہ کیا تمہیں قرآن کریم کی سب سے بڑی سورت نہ بتا دوں، اس سے پہلے کہ میں مسجد سے باہر نکلوں پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلنے کے لئے جانے لگے تو میں نے یہ بات یاد کروائی، تو آپ نے فرمایا کہ وہ سورت: محمد لدرب العالمین (یعنی سورۃ الفاتحہ) ہی سبع مثانی (سات آیتوں والی سورت) اور قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا فرمایا گیا۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ام القرآن (یعنی سورۃ الفاتحہ) ہی سبع مثانی (سات آیتوں والی سورت) اللہ قرآن عظیم (یعنی تمام قرآنی علوم کی جامع) ہے۔

الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ الْمُقْسِمِينَ الَّذِينَ حَلَفُوا وَمِنْهُ لَا أُنْسِيكُمْ أَفَى الْكُفْرِ وَتَقَرُّوْا فَيَسْمُوْا قَاسِمَهُمْ حَلَفَ لَهُمْ وَلَمْ يُحْلِفْ لَهُ وَ قَالَ مُجَاهِدٌ تَقَا سَمُوْا تَحَالَفُوا.

۱۸۱۷۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ قَالَ هُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ جَرَّوْهُمَا أَجْزَاءً فَأَمَنُوا بِبَعْضِهِ وَكَفَرُوا بِبَعْضِهِ.

۱۸۱۸۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْثُومٍ عَنْ

بِأَمْرِ قَوْلِهِ وَأَعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ
الْيَقِينُ قَالَ مَا لِمِ الْمَوْتِ

سُورَةُ النَّحْلِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَرُوحَ الْقُدُسِ جِبْرِيلُ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ
الْأَمِينُ فِي صُفْحٍ مَضِيٍّ أَمْرٌ مَضِيٌّ وَصَفِيٌّ
مِثْلُ هَيْنٍ وَهَيْنٍ وَلَيْنٍ وَلَيْنٍ وَمَيِّتٌ وَ
مَيِّتٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي تَقْلِيدِهِمْ اخْتِلَافِهِمْ
وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَمَيِّدٌ تَكْفَاءُ مَقَرٌ طَوْنٌ مَنَسِيُونَ
وَقَالَ غَيْرُهُ فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ
بِاللَّهِ هَذَا مُبْتَدَأٌ وَمَوْجِبٌ ذَلِكَ أَمْرٌ
الْأَسْتَعَاذُ قَدْ قَبِلَ الْقِرَاءَةَ وَمَعْنَاهَا الْإِعْتِصَامُ
بِاللَّهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نُسِيْمُونَ تَرْغَوْنَ

شَاكِلِيَّتِهِ مَا حَيْتِيهِ قَصْدُ السَّبِيلِ الْبَيَّانُ
الْبَرِّ مَا اسْتَدَّ قَامَتْ تُرِيحُونَ بِالْعَشِيِّ
وَلَسَرَحُونَ بِالْقَدَاةِ بِشِقِّ يَعْنِي التَّسْقِةَ
عَلَى تَخَوُّفٍ تَنْقُصُ الْأَنْعَامُ لِعِبْرَةٍ وَهِيَ
تَوَنَّتْ وَتَذَكَّرُوا كَذَلِكَ التَّحَمُّ بِالْأَنْعَامِ
جَمَاعَةُ التَّحَمُّسِ إِبْرِيْلُ قَبْضٌ يَقْبِضُ الْخَدَّ
وَسَرَّابِيْلُ يَقْبِضُكُمْ بِأَسْكُمْ فَإِنَّهَا الدَّرُوعُ
ذَخَلَابِيْلُكُمْ كُلُّ شَيْءٍ لَمْ يَصِحَّ فَلَهُ دَخَلُ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَفْدَةٌ مَنْ وَلَدَ الرَّجُلُ
السُّكْرُ مَا حَرَّمَ مِنْ ثَمَرِيَّهَا وَالزُّوْءُ الْحَسَنُ
مَا أَحَلَّ اللَّهُ وَقَالَ ابْنُ عَيَيْنَةَ عَنْ صَدَقَةَ
أَنَّكَ تَأْخُذُ حَرْقًا كَأَنَّكَ إِذَا أَبَوْتُمْ غَزَلَهَا

خبر نامہ نامی حکومت تھی جو مسلمانانِ صوفیہ کا انتہائی اولہ شام کے وقت توڑ توڑ پھینک دیتی۔ ابنِ مسعود کا قول ہے کہ اَلَا تَمْنُوں سے مراد ہے لوگوں کو نیکی کی باتیں سکھانے

والا۔ ثَقَانَتُہ سے فرمانبردارہ مراد ہے۔

تَقَطَّطَتْهُ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ الْأُمَّةُ مُعَلِّمُ
الْعَمْرِ وَالثَّقَانَتُ الطَّيِّبَةُ۔

بَابُ قَوْلِهِ وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلَى
أَرْضِ الْعَمْرِ۔

۱۸۱۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
هَارُونُ بْنُ مُوسَى أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْوَرُ عَنْ
شُعَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَدْعُو أَعْوَدَ بَنِي الْبَحْلِ وَالْكَسَلِ وَأَرْضِ
الْعَمْرِ وَعَذَابِ الْعَمْرِ وَفِتْنَةِ الدُّجَالِ وَفِتْنَةِ
الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلَى أَرْضِ الْعَمْرِ كِتَابُ التَّحْقِيقِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا مانگا کرتے
تھے:۔ اے اللہ! میں بھل سے، سستی سے، نکلنے پر
کی عمر سے، قبر کے عذاب سے، دجال کے فتنے
سے اور بد تدبیر کی و موت کے فتنے سے تیری پناہ
چاہتا ہوں۔ واللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان تمام پیروں سے
بچائے صدقہ اپنے حبیب کا آمین۔

سُورَةُ بَنِي إِسْرَءِيلَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حَدَّثَنَا أَبُو مَرْحَدٌ ثنا شُعَيْبٌ عَنْ أَبِي
إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ
قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ فِي بَنِي إِسْرَءِيلَ
وَالْكَافَّةِ وَمَرْيَمَ امْرَأَتَهُ مِنَ الْعَتَايِ الْأُولَى
وَهُنَّ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
يَهْرُونَ وَقَالَ غَيْرُهُ تَقَطَّطَتْ سُرُجُ آدَمَ
تَحَرَّكَتْ وَقَضَيْتُ إِلَى بَنِي إِسْرَءِيلَ أَخْبَرْتُهُمْ
إِنَّهُمْ سَيُفْسِدُونَ وَالْقَضَاءُ عَلَى وَجْهِهِ
قَضَى رَبُّكَ أَمْرًا سَأَلَكَ وَمِنْهُ الْحُكْمُ إِنَّ
رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ وَمِنْهُ الْخَلْقُ فَفَضَاهُنَّ
سَبْعَ سَعَوَاتٍ نَفِيرًا مَنْ يَتَّقِ مَعَهُ وَلَيْتَ تَبَرُّوا
بِمَا قَدَرُوا مَا عُلُوَّ أَحْصِيئِهِ أَحْصِيئًا مَحْصِيئًا
حَقٌّ وَجِبَّ مَيْسُورٍ الْبَيْنِ أَخْطَأَ إِثْمًا وَهُوَ
إِسْمٌ مِنْ خَطِيئَةٍ وَالْخَطَا مَفْتُوحٌ مَقْصُودُهُ
مِنْ الْإِثْمِ خَطِيئَةٌ بِمَعْنَى الْخَطَا تَخْرِقُ

سُورَةُ بَنِي إِسْرَءِيلَ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔
آدم، شعیب، ابواسحاق، عبدالرحمن بن یزید کا بیان ہے کہ میں
نے حضرت ابن مسعود کو فرماتے ہوئے سنا کہ بنی اسرائیل الکفۃ اور یزید
تینوں ایسی سورتوں میں سے ہیں جو فصاحت و بلاغت سے لبریز ہیں
اور حدیث ہوئی کہ میں نے انہیں زبانی یاد کر لیا تھا۔ ابن عباس کا قول
ہے کہ تَقَطَّطَتْ سُرُجُ آدَمَ عَنقَرِیْبَ اپنے سر ہٹائیں گے۔ دوسرے حضرات
کا قول ہے کہ تَقَطَّطَتْ سُرُجُ آدَمَ یعنی نیرادانت ہل گیا۔ وَفَضَّيْنَا
إِلَى آدَمَ نَسْرَ إِسْرَءِيلَ ہم نے بنی اسرائیل کو خبر دی کہ عنقریب وہ
فساد کریں گے اور الفضا کے کئی معنی آتے ہیں یعنی:۔ نہ قضا نہ حکم
یہاں حکم مراد ہے اور اِنْ رَبُّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ میں مراد پیدا کرنا ہے
جیسے قَضَى بَيْنَهُمْ سُبْحَ سُبْحَاتٍ میں۔ نَفِيرًا وہ لوگ
لڑنے کے لئے ساتھ نکلیں۔ وَلَيْتَ تَبَرُّوا اچھی شہروں پر غالب
آئیں انہیں برباد کر دیں۔ أَحْصِيئِهِ أَحْصِيئًا مَحْصِيئًا ثابت ہوا۔
واجب ہوا۔ مَيْسُورًا نرم خطا گناہ، یہ خطیئہ اور خطا
سے مفتوح اکم مصدر ہے معنی گناہ اور خطیئہ بمعنی اخطات
ہے۔ تَخْرِقُ تو کاٹتا ہے۔ وَإِذْ هُمْ يُجْوَىٰ بِرَنَاجِيئِ

تَقُطَعُ وَإِذْ هُمْ نَجْوَىٰ قَصْدًا مِّنْ قَاجِبٍ
فَوَصَّيْنَاهُمْ بِهَا وَالْمَعْنَىٰ يَتَنَا جَوْنٌ رُّقَاتًا
خَطَامًا وَاسْتَفْزِزُوا اسْتَحْجَفَتْ بِخِيلِكَ
الْفُرْسَانِ وَالشَّجَلِ الرَّجَبِ السَّ
وَاحِدَ هَا رَاجِلٌ يَهْتَلُ صَاحِبٌ وَصَحْبٌ
وَتَاجِرٌ وَتَجَرُّ حَاصِبًا الرِّيحُ الْعَاصِفُ
وَالْحَاصِبُ أَيْضًا مَا تَرْمِي بِهِ الرِّيحُ
وَحِينُهُ حَصْبٌ جَهَنَّمُ يَرْمِي بِهِ فِي
جَهَنَّمَ وَهُوَ حَصْبُهَا وَيُقَالُ حَصْبٌ
فِي الْأَرْضِ ذَهَبٌ وَالْحَصْبُ مُشْتَقٌّ
مِّنَ الْحَصْبَاءِ وَالْحِجَارَةِ تَارَةً مَرَّةً
وَجَمَاعَةً تَبِيرَةً وَتَارَاتٌ لَا حَتَنَكَ
لَا سَتًا صِلَتْهُمْ يُقَالُ احْتَنَكَ فَلَانٌ مَا
عِنْدَ فَلَانٍ مِّنْ عِلْمٍ اسْتَقْصَاكَ طَائِرَةٌ
حَظُّهُ قَالِ ابْنُ عَبَّاسٍ كُلُّ سُلْطَانٍ فِي
الْقُرْآنِ فَهُوَ حَاجِبٌ وَفِي هَذَا الدَّلِيلِ لَمْ
يُحَالِفْ أَحَدًا.

باب ۳۱

۱۸۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُدَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَجَاءٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ
صَالِحٌ حَدَّثَنَا عَنْ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ عَنْ
شَهَابٍ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرَىٰ بِهِ
بَارِئِيًّا فَقَدْ حِينَ مِنْ لَيْلٍ وَخَيْرٌ فَتَنَظَّرَ
إِلَيْهِمَا فَأَخَذَ اللَّيْلُ قَالَ جِبْرِيلُ الْحَمْدُ لِلَّهِ
الَّذِي هَذَا الْفِطْرَةَ لَوْ أَخَذْتَ الْحَمْدَ
غَوَتْ أُمَّتُكَ

۱۸۲۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا
أَبُو وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ أَبِي شَهَابٍ

کا مصدر ہے اور اس کے ساتھ ان کی عادت بیان کی یعنی وہ
مشورہ کرتے ہیں۔ رُفَاتًا ایسا ہی بنا دینا۔ وَاسْتَفْزِزُوا ہلکا کر دینا
تَحِيلًا یعنی اپنے سواندوں سے۔ الرُّجُلُ پیدلوں سے، اس
کا واحد رَجُلٌ ہے، جیسے نَحْبٌ سے صَاحِبٌ اور نَجْرٌ سے تَاجِرٌ
صَاحِبًا اندھی، الحَاصِبُ اندھی اور وہ ہوا جو چیزوں کو الٹا کر
لاتی ہے اور غَصْبٌ جہنم۔ . . . اور اس کی سے ہے یعنی وہ
جہنم میں پھینکے جائیں گے اور یہی اس کا کوڑا کرکٹ ہوں گے،
یہ بھی کہتے ہیں کہ حَصْبٌ نے الأرض سے زمین میں دھنسن
گیا اندھیرا الحَصْبَاءُ سے بھی مشتق ہے بمعنی پتھر، سنگ، پتھر سے
تَارَةً ایک دفعہ، اس کی جمع تَبِيرَةٌ اور تَارَاتٌ ہے۔
لَا حَتَنَكَ ضرورہ جڑ سے اکھاڑ دوں گا، یہ بھی کہتے ہیں کہ
اَحْتَنَكَ فَلَانٌ مَا عِنْدَ فَلَانٍ . . . یعنی فلاں نے
فلاں کی ساری معلومات حاصل کر لیں، ظاہر ہے اس
کی قسمت۔ ابن عباس کا قول ہے کہ قرآن کریم میں جتنی
جگہ بھی سُلْطَانِ کا لفظ آیا ہے اس سے حجت اور دلیل
مراد ہے۔ دُرِّیُّ الدَّلِيلُ . . . کمزوری کے باعث
کسی کو دوست بنانا۔

رسول خدا کی اسرار کا بیان۔

سعودی سیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
لحاظیت کی ہے کہ شب اسرار جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بیت المقدس میں جلوہ افروز ہوئے تو آپ کی خدمت میں ایک
پیالہ دودھ کا اور ایک شراب کا پیش کیا گیا جب آپ نے ان
دو دلوں کی جانب توجہ فرمائی تو دودھ کا پیالہ لے لیا۔ حضرت
جبریل علیہ السلام عرض گزار ہوئے کہ سب تعریفیں اس خدا
کے لئے ہیں جس نے آپ کی جانب فطرت رہنمائی فرمائی۔ اگر آپ
شراب کا پیالہ اختیار فرماتے تو آپ کی امت گمراہ
ہو جاتی۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ

قَالَ أَبُو سَلَمَةَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
 سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمَّا
 كَذَبَنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحَجَرِ فَجَلَّتْ إِلَيَّ
 يَدُ بَنِي الْمُقَدَّرِ فَقَطِيفَتُ أَخْبَرَهُ عَنْ إِيَّاهُ
 وَأَنْظَرُ إِلَيْهِمْ أَدِيعُوبُ بْنُ إِجْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا
 ابْنُ أَبِي شَاهِبٍ عَنْ عَمِّهِ لَمَّا كَذَبَنِي قُرَيْشٌ
 حِينَ أُسْرِيَ بِي إِلَى بَنِي الْمُقَدَّرِ مِنْ حَوْهٍ قَاصِفًا
 بِدِيحٍ فَقَصِفْتُ كُلَّ قَوْمٍ كَتَمْنَا أَوَّلَ مَنَا وَاحِدٍ
 ضَعُفَ الْحَيَاتِ عَذَابُ الْحَيَاتِ وَضَعُفَ
 الْمَمَاتِ عَذَابُ الْمَمَاتِ خِلَافَكَ وَخِلَافَكَ
 سَوَاءٌ وَتَأَيَّتْ بَعْدَ شَأْنٍ كَلْتِهِ نَا حَيْتِهِ وَهِيَ مِنْ
 شَكْلِهِ مَرَفَةٌ أَوْ جَهَنَّمَا قَبِيلًا مُعَايَنَةً وَمُقَابِلَةً
 وَقِيلَ الْمُقَابِلَةُ لِأَنَّهُمَا مَقَابِلَتُهُمَا وَتَقِيلُ وَلَدَهَا
 خَشْيَةَ الْإِثْقَاقِ اتَّفَقَ الرَّجُلُ أَمَلٌ وَنَفَقَ
 النَّشِيُّ ذَهَبٌ قَمُورًا مَقْتَرًا الْإِثْقَانِ
 مُجْتَمِعُ اللَّحْيَيْنِ وَالْوَاحِدُ ذَقْرٌ وَ
 قَالَ مُجَاهِدٌ مَوْفُورًا وَافِرًا تَبِيعًا شَايِرًا
 قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَصِيرًا خَبِثَ حَفِيفَتُ وَقَالَ ابْنُ
 عَبَّاسٍ لَا تَبْدَأُ لَا تُنْفِقُ فِي الْبَاطِلِ الْإِبْتِغَاءُ
 رَحْمَةً يَرْزُقُ مَثْبُورًا أَمَلُومًا لَا تَنْفَقُ لَا قَتْلُ
 ذَبَا سَوَاءٌ تَسْمُو أَيْ يَمِي الْقُلُوكَ يَجْرِي الْقُلُوكَ
 يَخْرُونَ بِلَا ذَقَانٍ يَلُوجُونَ

بِأَمْرٍ قَوْلِهِ وَإِذَا أَرَدْنَا أَنْ نُهْلِكَ
 قَوْمًا مِنْهُمْ أُمْرَانًا أَفْهَمْنَا الْآيَةَ

۸۲۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
 سَفْيَانُ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ
 عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَقْرَأُ لِلْحَيِّ إِذَا كُنَّا فِي
 الْحَجَابِ لَيْلَةٍ أَمْرًا بَنُو قُلَافٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ
 وَقَالَ أَمْرٌ

جب قریش نے (دافعہ معراج و اس کے متعلق) مجھے جھٹلایا تو
 میں مقام حجر میں چلا گیا اور اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے
 لیے ظاہر فرما دیا پس جو نشانیاں وہ پوچھتے ہیں اس کی طرف دیکھ کر
 انہیں بتاتا رہا۔ یعقوب بن ابی نعیم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے
 کہ جب قریش نے مجھے اس سیر کے بارے میں جھٹلایا جو سچے
 بیت المقدس تک کر دانی گئی تھی پھر باقی حدیث اسی طرح بیان کی۔
 قاصفا وہ آندھی جو ہر چیز کو تباہ کر دیتی ہے۔ بڑے شائد اور شائد
 ہم معنی ہیں۔ ضعیف الثبات زندگی کا عذاب اور ضعیف
 الثبات سے موت کا عذاب مراد ہے۔ خلافت اور خلفک
 ایک ہیں یعنی تیرے پیچھے شاکیبہ اپنے طریقے پر یہ شکلیہ
 سے ہے صرفنا واضح کیا۔ قبیلہ ساسنہ و ہمد، بعض
 حضرات نے اسے الثقاب سے بتایا ہے کیونکہ دانی ساسنہ
 ہوئی اور پھر جناتی ہے۔ الإثفاق تنگ دست ہو جانا۔
 نفق الشبی جب کوئی چیز چلی جائے۔ ثوراً بحیل، کنجوس
 بلا ذقان، ٹھوڑی، جہاں دونوں جھڑے ملتے ہیں اس کا
 واحد ذقن ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ مَوْفُوراً سے وافر مراد ہے۔
 یخرون بدلتے والے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ لَا تَبْدَأُ
 سے مراد ہے کہ برے کاموں میں خرچ نہ کر۔ ابْتِغَاءُ رَحْمَةٍ
 محال روزی کی تلاش میں۔ مَثْبُوراً لعنت کیا گیا۔ لَا تَنْفَقُ
 نہ کہہ۔ فُجَا سَوْءُ ارادہ کیا۔ یَمْشِي الثَّقَلُ نہ کہ کشتی کو
 چلاتا ہے۔ یَخْرُونَ بِلَا ذَقَانٍ منہ کے بل گردا۔

(سجدے میں) - وَإِذَا أَرَدْنَا أَنْ نُهْلِكَ

اور جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں (آیت ۱۶)۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت
 میں جب کسی قبیلے کے لوگ بہت بڑھ جاتے تو ہم کہا کرتے تھے -
 أَمْرٌ بَنُو قُلَافٍ۔ یعنی بنو قلاں بہت بڑھ گئے۔ حمیدی
 نے سفیان بن عیینہ سے جو روایت کی اس میں بھی کسرۃ نعیم
 کے ساتھ (امیر) ہے۔

ذَرِيَّةٍ مِّنْ حَمَلِنَا مَعَ نُوحٍ
ان کی اولاد جن کو ہم نے نوح کے ساتھ سوا دیا (آیت ۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت (بھنا ہوا) لایا گیا، چنانچہ ایک دینی اٹھا کر آپ کے پیش کی گئی کیونکہ دینی کا گوشت آپ کو بہت پسند تھا۔ پس آپ نے اس میں سے تناول فرمایا اور اسکے بعد ارشاد ہوا کہ قیامت کے روز سب لوگوں کا سرواڑا میں ہوں، کیا تم اسکی وجہ جانتے ہو؟ سوائے اگلے پچھلے سارے انسانوں کو ایک ہی میدان میں جمع کر لیا جائے گا، جو بسا ہو گا کہ پکا رہے وہنے کی آواز سن سکیں گے اور سب کو دیکھ سکیں گے اور سونچ لوگوں کے اتنا قریب آجائے گا کہ گرمی کی شدت سے تڑپنے لگیں گے اور وہ ناتوا بل برداشت ہو جائے گی تو لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے کہ کیا تم ایسی حالت نہیں دیکھتے؟ پھر تم ایسی ہستی کو تلاش کیوں نہیں کرتے جو تمہارے رب کے پاس تمہاری شفاعت کرے؟ چنانچہ لوگ دوسروں سے کہیں گے کہ تمہیں حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں جانا چاہیے پس وہ حضرت آدم علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے کہ آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں، آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دستِ خاص سے بنایا ہے، آپ کے اندر اس نے اپنی جانب کی روح پھونکی تھی اور اس نے فرشتوں کو حکم فرمایا

تو انہوں نے آپ کے لئے سجدہ کیا تھا، لہذا اپنے رب کے حضور ہمدی شفاعت فرمائیے، کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟ حضرت آدم فرمائیے گے کہ آج میرے رب نے غضب کا ایسا اظہار فرمایا ہے کہ ایسا نہ اس سے پہلے کبھی فرمایا اور نہ اس کے بعد کبھی ایسا فرمائے گا۔ بیشک اس نے مجھے ایک درخت سے روکا تھا لیکن مجھ سے لغزش ہو گئی لہذا مجھے اپنی جان کی پٹی ہے، اپنی جان کی پٹی ہے، اپنی جان کی پٹی ہے، تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ، تم حضرت نوح کے پاس چلے جاؤ۔ پس وہ حضرت نوح علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے اے حضرت نوح، آپ زمین والوں کی طرف سب سے پہلے آئے والے رسول تھے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو عبداً شکوہ کا نام دیا تھا، آپ اپنے رب کے حضور ہمدی شفاعت فرمائیے، آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حالت کو پہنچ گئے ہیں؟ وہ ان سے فرمائیے گے کہ آج میرے رب عزوجل

بِأَمْرِ قَوْلِهِ ذَرِيَّةٍ مِّنْ حَمَلِنَا مَعَ نُوحٍ
اِنَّكَ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا

۱۸۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَبُو حَتَّىانَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي رُفْعَةَ بْنِ عَدْرِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُرِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْحِمُ قَرْفِيعَ الْيَدِ الرَّاعِ وَكَانَتْ تَعِجْبُهُ فَهَسَرَ مِنْهَا نَفْسَهُ ثُمَّ قَالَ أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَهَلْ تَذَرُونَ مَعْرُودًا يَجْبَحُهُ النَّاسُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ يُسْمِعُهُمُ اللَّهُ أَعْيَ وَيَنْفَعُهُمُ الْبَصَرُ وَقَدْ تَوَلَّى الشَّيْءُ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْخَمْرِ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيقُونَ وَلَا يَجْتَمِعُونَ فَيَقُولُ النَّاسُ أَكَا تَرُونَ مَا قَدْ جَدَّكُمْ أَكَا تَنْظُرُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ عَلَيْكُمْ بِأَدَمَ فَيَأْتُونَ أَدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُونَ لَمْ أَنتَ أَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ

وَتَعَزَّ فَبَلَكَ مِنْ رُّوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَكُ أَنْ يَسْجُدُوا لَكَ أَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَكَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَكَا تَرَى إِلَى مَا قَدْ بَلَغْنَا فَيَقُولُ أَدَمُ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضِبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنَّهُ نَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَحَصَبَيْتُهُ نَفْسِي نَفْسِي أَذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي أَذْهَبُوا إِلَى نُوْحٍ فَيَأْتُونَ نُوْحًا فَيَقُولُونَ يَا نُوْحُ إِنَّكَ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَقَدْ مَنَّكَ اللَّهُ عَبْدًا شَكُورًا أَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَكَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ لَهُمْ إِنَّ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضِبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ

بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنَّهُ قَدْ كَانَتْ لِي دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا
عَلَى قَوْمِي نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي أَذْهَبُوا
إِلَى غَيْرِي أَذْهَبُوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ قِيَانُونَ
إِبْرَاهِيمَ قِيَقُولُونَ يَا إِبْرَاهِيمُ أَنْتَ حَتَّى
إِنَّهُ وَخَلِيلُهُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ أَشْفَعُ لَنَا إِلَى
رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ لَكُمْ
إِنْ مَا قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضِبًا لَرِغْصَبٍ
قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَ
إِنِّي قَدْ كُنْتُ كَذَّابٌ ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ فَذَكَرْتُ
أَبُوحَيَّانَ فِي الْحَدِيثِ نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي
أَذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي أَذْهَبُوا إِلَى مُوسَى
فَيَا تُونَ مُوسَى قِيَقُولُونَ يَا مُوسَى أَنْتَ رَسُولُ
إِلَهِ فَصَلِّكَ اللَّهُ بِسَالَتِهِ وَيَكْلَامِهِ عَلَى
النَّاسِ أَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا
نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ إِنْ رُبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ
غَضِبًا لَرِغْصَبٍ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ
بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنِّي قَدْ قُلْتُ نَفْسًا لَمْ أَوْمَرُ
بِقَوْلِهَا نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي أَذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي
أَذْهَبُوا إِلَى عِيسَى قِيَا تُونَ عِيسَى قِيَقُولُونَ
يَا عِيسَى أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى
مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ وَكَلِمَتُ النَّاسِ فِي الْمَعْدِ
صَبِيحًا أَشْفَعُ لَنَا أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ
عِيسَى إِنْ رُبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضِبًا لَرِغْصَبٍ
يَغْضَبُ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ
وَلَوْ يَدْرِكُ ذُنُوبًا نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي أَذْهَبُوا
إِلَى غَيْرِي أَذْهَبُوا إِلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَيَا تُونَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قِيَقُولُونَ يَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ
وَأَخَاتُ الْأَنْبِيَاءِ وَقَدْ غَضِبَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقْدَمُ

نے غضب کا وہ اظہار فرمایا ہے کہ نہ کبھی اس سے پہلے ایسا اظہار
فرمایا اور نہ کبھی اس کے بعد ایسا اظہار فرمائے گا۔ بیشک میرے رب
نے مجھے ایک مقبول دعا کی اجازت دی تھی تو میں نے وہ دعا اپنی قوم کے
خلاف استعمال کی، لہذا مجھے اپنی جان کی پڑی ہے، مجھے اپنی جان کی پڑی ہے
مجھے اپنی جان کی پڑی ہے، تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ، تم حضرت
ابراہیم کے پاس چلے جاؤ، پس لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت
میں حاضر ہو کر عرض کریں گے، اے حضرت ابراہیم! آپ اللہ تعالیٰ کے
نبی اور زمین والوں میں سے اس کے خلیل ہیں، آپ اپنے رب کے حضور
ہماری شفاعت فرمائیں، کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس مصیبت میں مبتلا
ہیں؟ وہ ان لوگوں سے فرمائیں گے کہ بیشک میرے رب نے غضب
کا آج ایسا اظہار فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے ایسا کیا اور نہ اس کے
بعد کبھی ایسا کرے گا اور بیشک مجھ سے تم سبھی باتیں ایسی واقع ہوئیں
جو ظاہری صورت کے خلاف تھیں، ابو حیان نے اپنی دعا بت میں ان
تینوں کا ذکر بھی کیا ہے، لہذا مجھے اپنی جان کا غم ہے، مجھے اپنی جان کا غم
ہے، مجھے اپنی جان کا غم ہے، تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ، تم حضرت موسیٰ
کے پاس چلے جاؤ، پس لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر
عرض کریں گے، اے حضرت موسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ
نے آپ کو رسالت اور پہلائی کے ساتھ دوسرے انبیاء کو پر نصیبت دی تھی، آپ اپنے
رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیں، کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس مصیبت میں پھنسے
ہوئے ہیں؟ وہ فرمائیں گے کہ میرے رب نے آج غضب کا ایسا اظہار فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے
ایسا کیا اور نہ اس کے بعد کبھی ایسا کرے گا، بیشک میں نے ایک ہی کو مان سے مامد یا تھا، جبکہ
مجھے اس وقت کو یہ حکم نہیں دیا گیا تھا، لہذا مجھے اپنی فکر ہے، مجھے اپنی فکر ہے
تم کسی وفد کے پاس جاؤ، تم حضرت عیسیٰ کے پاس چلے جاؤ، چنانچہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے، اے حضرت عیسیٰ! آپ اللہ کے رسول اور اس کا ایک کلمہ ہیں
جو ان کے ربی والد ماجد حضرت مریم کی جانب سے فرمایا، نیز آپ ان کے رب کی سچ ہیں اور
آپ کو پچھلے کے (جس میں میں لوگوں سے باتیں کرتی تھیں، لہذا آپ ہماری شفاعت فرمائیں
کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟ حضرت عیسیٰ فرمائے گا کہ آج میرے رب نے غضب کا وہ
اظہار فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے ایسا غضب فرمایا اور نہ اس کے بعد ایسا فرمائے گا، وہ اپنی کسی
غرض کا ذکر نہیں فرمائیں گے بلکہ فرمائیں گے کہ مجھے اپنا اندیشہ ہے، اپنا اندیشہ ہے اپنا اندیشہ

مِنْ دُنَيْكَ وَمَا تَأْخُذُ أَشْغَعْنَا إِلَى رَيْكَ
الْأَكْرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَانْطَلِقْ فَإِنِّي تَحْتَ
الْعَرْشِ فَأَقْرُبُ سَاجِدًا لِرَبِّي عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ يَنْفَعُ
اللَّهُ عَلَى مِنْ مَّحَامِدِهِ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ
شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلَى أَحَدٍ قَبْلِي ثُمَّ يَقَالُ يَا
مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَى وَأَسْأَلُكُمْ تَشْفَعُ
فَارْفَعْ رَأْسِي فَإِقُولُ أُمِّي يَا رَبِّ أُمِّي يَا رَبِّ
فَيَقَالُ يَا مُحَمَّدُ ادْخُلْ مِنْ أُمَّتِكَ مِنْ لَدُنْجَابِ
عَيْنِهِمْ مِنَ الْبَابِ الْآخِرِ مِنَ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَ
هُمُ شُرَكَاءُ الثَّابِرِينَ فَيَمَّا سَوَى ذَلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ
كُتِبَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ مَبْنَى
الْمُسْرِعِينَ مِنْ مَقْصِدِ عِلَالِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَلَكَةٍ
وَحَبِيرٍ أَوْ كَمَا بَيْنَ مَلَكَةٍ وَبَصْرِي .

بَابُ ۴۷۲ قَوْلِهِ وَاتَيْنَا دَاوُدَ زَيْبُورًا

۱۸۲۴ . حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ عَنْ قَعْقَرٍ عَنْ هَتَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفِّفَ
عَلَى دَاوُدَ الْقِرَاءَةُ فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَأْتِهِ
لِيُسْرَبَ فَكَانَ يَقْرَأُ قَبْلَ أَنْ يَقْرَأَ يَعْنِي
الْقُرْآنَ

بَابُ ۴۷۳ قَوْلِهِ قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ

رَعِمْتُمْ مِنْ دُونِهِ فَلَا يَمْدُكُوا كَشَفَ
الضَّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا .

۱۸۲۵ . حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
حَدَّثَنَا سَفِيَانُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى رَبِّهِمُ الرَّسُولُ
قَالَ كَانَ نَاسٌ مِنَ الْإِنْسِ يَحْبُدُونَ نَاسًا
مِنَ الْجِنِّ فَأَسْلَمَ الْجِنُّ وَتَمَسَّكَ هَؤُلَاءُ
بِيَدِيهِمْ ثُمَّ أَدَّ الْأَشْجَبِيُّ عَنْ سَفِيَّانَ عَنِ الْأَشْجَبِيِّ

سب سے تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ۔ اسے تم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور حاضر کرنا پڑے
لوگ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنا ہو گئے۔ اے محمد مصطفیٰ آپ اللہ کے رسول
اور انبیائے کرام میں سب سے آخری ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے انگوٹوں اور کھوپڑیوں کے گناہ معاف
فرمائیے تھے۔ لہذا اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیے۔ کیا آپ نے ملاحظہ نہیں فرمایا
کہ ہم کس کی کچھ گئے ہیں، ہمیں میں اس کام کے لئے جیل پڑھا اور سرسختی عظیم کے نیچے گر پڑے
رب عزوجل کے حضور بخیر و برکت ہو جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ مجھے پر اپنی ایسی حمدیں درج فرماتا
ظاہر فرمائے گا جو مجھ سے پہلے کسی بظاہر نہیں فرمائی ہوگی۔ پھر مجھ سے فرمایا جائیگا۔ اے محمد
وہاں سے اٹھاؤ۔ مگر کہیں دیا جائے گا شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول فرمائی جائے گی۔
پس میں جہاں سے اٹھا کر عرض کروں گا۔ اے رب! میری امت، اے رب! میری امت۔
پس فرمایا جائیگا کہ اے محمد! اپنی امت کے ان لوگوں کو جن کا ہم نے حساب نہیں لینا
بابا لائیں سے جنت میں داخل کرو۔ ان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے
اور وہ دوسرے لوگوں کے ساتھ جنت میں دو دروازوں کے بھی جاسکتے ہیں۔
پھر اپنے فرمایا کہ تم جہاں سے اٹھاؤ جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ مشک جنت کے ہر دروازے

وَاتَيْنَا دَاوُدَ زَيْبُورًا کی تفسیر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ حضرت داؤد علیہ السلام
پر قرأت (زلزلہ کا پڑھنا) آسان فرما دیا گیا تھا۔ پس وہ
اپنے گھوڑے کو کھنکھانے کا حکم دیتے اور اس کے
تیار ہونے سے پہلے قرآن یعنی زبور کو پڑھ لیا
کرتے تھے۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ رَعِمْتُمْ کی تفسیر

تم فرماؤ پکارو انہیں جن کو اللہ کے سوا مان کر تے ہو تو وہ اختیار نہیں رکھتے
تمہاری تکلیف دور کرنے اور نہ پھرنے کا (آیت ۵۶)۔

ابو عمر نے آیت:۔ قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ رَعِمْتُمْ کی تفسیر

یالہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ
انسانوں میں سے بعض افراد بعض جنات کی عبادت کیا کرتے تھے۔ وہ
جن تو مسلمان ہو گئے لیکن یہ لوگ اپنے اسی دین (جنات پرستی) پر
قائم رہے۔ اشجعی، سفیان، اعمش کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ
مذکورہ واقعہ آیت:۔ تم فرماؤ پکارو انہیں جن کو اللہ کے سوا

قُلْ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ
بِالْبَاءِ قَوْلِهِ أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ
يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ

۱۸۲۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَالٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
عَنْ أَبِي مَحْمُودٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فِي هَذِهِ الْآيَةِ
الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ
قَالَ نَسْ مِنْ الْجَنِّ يَعْبُدُونَ فَاسْتَمُوا

بِالْبَاءِ قَوْلِهِ وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي
أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ

۱۸۲۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ عَمْرِو مَةَ عَنْ أَبِي عَدَّائِي
وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً
لِّلنَّاسِ قَالَ هِيَ رُؤْيَا عَيْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَأَىٰ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرَىٰ بِهِ وَ
الشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ شَجَرَةَ الرَّقُومِ

بِالْبَاءِ قَوْلِهِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ

كَانَ مَشْهُودًا قَالَ مُجَاهِدٌ صَلَوةُ الْفَجْرِ

۱۸۲۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي
سَلَمَةَ وَأَبِي الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضَّلْتُ صَلَوةَ الْجَمِيعِ
عَلَىٰ صَلَوةِ الْوَاحِدِ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ دَرَجَةً وَ
تَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ فِي صَلَوةِ
الصُّبْحِ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ أَقْرَأُوا إِنْ شِئْتُمْ وَ
قُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا

بِالْبَاءِ قَوْلِهِ عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ
مَقَامًا مَّحْمُودًا

۱۸۲۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا

گمان کرنے ہوئے کا نشان نذول ہے۔

أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ کی تفسیر

جنہیں یہ کافر پوجتے ہیں وہ آپ ہی اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں۔

ابو حمزہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے آیت: وہ مقلد

ہندسے جنہیں یہ کافر پوجتے ہیں وہ خود اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں

آیت: وہ کہے بارے میں فرمایا کہ بعض جنات ایسے تھے جن کی کچھ لوگ

عبادت کیا کرتے تھے۔ پھر وہ جن تو مسلمان ہو گئے۔

وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ کی تفسیر

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے کہ آیت: - اللہ ہم نے نہ کیا وہ دکھا دیا جو تمہیں دکھایا

لکھا مگر لوگوں کی آزمائش کو (آیت: ہم) کے بارے

میں انہوں نے فرمایا: - یہ چشم سر سے دیکھنا ہے،

(خواہ نہیں) کہ جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شب اسراء

میں دکھایا گیا اللہ شجر ملعونہ سے مقلد ہر کافر کا مراد ہے۔

إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا کی تفسیر

تجاہد کا قول ہے کہ اس سے نماز فجر مراد ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: - جماعت کی

نماز کو تمہارا آدمی کی نماز پر پچیس گنا فضیلت ہے اور رات

کے فرشتوں اور دن کے فرشتوں کا اجتماع نماز فجر کے

وقت ہوتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ اگر تم اس بات کا

ثبوت دیکھنا چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھ لو: واللہ صبح کافران بیشک

صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں سورہ بنی اسرائیل

آیت ۸۷

عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا کی تفسیر

آدم بن علی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ

عینہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ گردہ بنا کر اپنے اپنے نبی کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے کہ حضور! ہماری شفاعت فرمائیے۔ یہاں تک کہ شفاعت کی بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچے گی۔ پس اس روز شفاعت کے لیے اللہ تعالیٰ آپ کو مقام محمود پر کھڑا کرے گا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اذان سن کر پل دھامائے اللہ اس کمال اعلان اور قائم ہونے والی نماز کے رب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام وسیلہ اور سب پر فضیلت مرحمت فرما اور انہیں مقام محمود پر کھڑا کرتا جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے تو ایسا کہنے والے کے لیے قیامت کے روز میری شفاعت حلال ہو گئی۔ اس کی حمزہ بن عبد اللہ نے بھی اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا کی ہے۔

قُلْ جَاءَ الْحَقُّ كِتَابًا

اور فرماؤ کہ حق آیا اور باطل مٹ گیا۔ بیشک باطل کو مٹنا ہی تھا۔ (آیت ۸۱)۔ یہ بڑھتی ہوئی ہلاک ہو گیا۔

نوٹ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مقام محمود کا پسند رکھنا دیکھنا اور عالم سے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وعدہ رکھنا ہے جیسے قرآن مجید میں ہے۔

قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری تعریف کریں۔

نَفْسِي أَنِّي يَدْعُوكَ رَبِّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

(۱۷ : ۷۹)

مقام محمود کا نام مقام وسیلہ اور مقام فضیلت ہے۔ اس مقام پر ساری مخلوق میں سے ایک ہی فرد فائز ہو گا اور وہ ہوں گے تین ائمہ علیہ السلام محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس مقام پر آپ اپنے رب کی وہ تعریفیں بیان کریں گے جو ساری مخلوق میں سے کسی کے دائرہ علم میں نہیں ہوں گی۔ یہی مقام شفاعت ہے اور شفاعت کبریٰ صرف آپ ہی کی ذات باریکات کے ساتھ مخصوص ہے۔ جب تک آپ شفاعت کبریٰ فرما نہیں لیں گے۔ اس وقت تک میدانِ عشر میں کوئی بڑے سے بڑا ولی یا کتنا ہی معظم رسول کیوں نہ ہو حتیٰ کہ کلیم و خلیل علیہا السلام تک شفاعت کا ایک نقطہ تک نوک زبان پر لانے کی جرأت نہیں کریں گے۔ جب آپ شفاعت کبریٰ فرمائیں گے اور بندگانِ خدا کا حساب کتاب شروع ہو گا تو اب شفاعتِ صغریٰ کا وعدہ ملے گا جس میں آقا نے نام لے کر سدا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ تعبت۔ نامت ۳۰۔ فضل نے

أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ الْأَمْرِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو يَقُولُ إِنَّ النَّاسَ يَصِيرُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ بِحَسَبِ كُلِّ أُمَّةٍ تَتَّبِعُ نَبِيَّهَا يَقُولُونَ يَا فَلَانُ أَشَدُّمْ حَرْثًا تَنْتَهِي الشَّفَاعَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَلِكَ يَوْمَ يَبْعَثُهُ اللَّهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ.

۱۸۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَزْمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الدُّعَاءَ اللَّهُمَّ رَبِّكَ هَذِهِ الدُّعْوَةُ الْقَامَّةُ وَ الصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ أَحِبَّ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَابْتَغَتْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا ابْنُ أَبِي حَزْمٍ رَوَاهُ حَزْمَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّهُ قَوْلُهُ وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا يَزْهَقُ يَهْلِكُ.

کرام و ادنیائے عظام میں شفاعت کریں گے سنی اگر عام مومنین بلکہ نابالغ بچے تک اپنے والدین کی شفاعت کریں گے۔ یہ سارے اس ہستی کے مدد سے ہیں شفاعت کر رہے ہوں گے جس کو خدا نے خدا مومن نے رحمتہ العالین بنایا ہے۔

جب اذان سننے کے بعد ایک صاحب بیان اپنے پروردگار سے اپنے آقا رسولی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یہ مقام محمود کی دعا کے نزدیک غلامی اور اس کی بوسے کا حق ادا کرنا ہے تو آتانی کا حق ادا کرتے ہوئے سرور کون دکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان لفظوں کے ساتھ دعا کرنے والے کے یہ میری شفاعت حلال ہو گئی۔ اللہم هذا ردقنا شفاعتہ حبیبک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، آمین۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ مکرمہ میں (دور بارہ) داخل ہوا تو بیت اللہ شریف کے گرد تین سو ساتھ بنت رکھے ہوئے تھے۔ پس آپ ہر بت کو وہ پھڑی مارنے جو آپ کے دست مبارک میں تھی اور فرماتے:۔ حق آگیا اور باطل بٹ گیا۔ بے شک باطل کو مٹنا ہی تھا۔ (آیت ۸۱) حق آگیا، اب نہ باطل ظاہر ہوگا اور نہ لوٹ کر آئے گا۔

۱۸۳۱۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مَجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَخَوَّلَ الْبَيْتَ سِتْرُونَ وَثَلَاثُمِائَةَ نَضِيبٍ فَجَعَلَ يَطْعُمُهُمْ بِأَعْوَدٍ فِي يَدِهِ وَيَقُولُ جَاءَ الْحَقُّ وَهَاقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِي الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ.

بَابُ قَوْلِهِ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ

۱۸۳۲۔ حَدَّثَنَا ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَدَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَدَا أَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْبٍ وَهُوَ مَشَى عَلَى حَسْبِ إِذْ مَرَّ بِالْكَوْدِ فَقَالَ يَحْضُمُ لِبَعْضِ سَلْوَةٍ عَنِ الرُّوحِ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ إِلَيْهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَسْتَقْبِلُكُمْ بِشَيْءٍ تَكْرَهُونَهُ فَقَالُوا أَسْأَلُوهُ فَسَأَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَأَمْسَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرِدْ عَلَيْهِمْ شَيْئًا فَحَلَمَتْ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ فَقَامَتْ مَقَامِي فَلَمَّا نَزَلَ الْوَحْيُ قَالَ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا.

بَابُ قَوْلِهِ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تَخَافُ يَهَا

۱۸۳۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بَرَاهِيمَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک کیفیت میں موجود تھا اور آپ نے کھجور کی ایک لکڑی سے ٹیک لگا رکھی تھی کہ چند یہودی آپ کے پاس سے گزرے اور ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ ان سے درج کے بارے میں پوچھو، بعض کہنے لگے کہ تمہیں ان سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے، بعض نے کہا کہ ان کے پاس مت جاؤ، مبادا ایسا جواب دیں جو تمہیں ناپسند ہو، آخر کا یہی طے ہوا کہ پوچھنا چاہیے۔ پس انہوں نے روح کے بارے میں پوچھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ وہ انہیں کوئی جواب نہ دیا۔ میں سمجھ گیا کہ آپ پر وحی کا نازل ہونا ہے۔ پس میں اپنی جگہ پر کھڑا رہا جب وحی نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا: اور تم سے روح کے بارے میں پوچھنے میں تم فرماؤ: روح میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے اور تمہیں علم نہ ملا مگر بقول (آیت ۸۵)۔

وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تَخَافُ يَهَا كِتْمِيرُ

سعد بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے

ابوہشام و باری تعالیٰ :- اور اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو نہ بالکل آہستہ اور ان دونوں کے بیچ میں راستہ تلاش کرو (آیت - ۱۱) کے بارے میں روایت کی کہ انہوں نے فرمایا یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب آپ مکہ مکرمہ میں ہی جلوہ افروز تھے اور اپنے اصحاب

کو نماز پڑھانے وقت آپ بلند آواز سے قرآن کریم پڑھا کرتے تو اسے سن کر مشرکین کلام الہی کو گالیاں دیا کرتے اور جس نے اسے نازل کیا اور جو لے کر آیا یا جس پر نازل ہوا، ان سب کو برا بھلا کہتے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ اپنی نمازوں میں قرآن کریم کی تلاوت اتنی آواز سے نہ کرو کہ اسے سن کر مشرکین قرآن کریم کے متعلق بدگلامی کریں اور نہ اتنی آہستہ آواز سے پڑھنا کہ تمہارے ساتھی بھی نہ سن سکیں بلکہ ان دونوں کا درمیانی راستہ اختیار کرو۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا کہ مذکورہ آیت "وَلَا تُخَفِّرْ بِصَوْتِكَ" دعا کے بارے میں نازل فرمائی گئی ہے۔

سورۃ الکہف

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا امر یا نہایت رحم کرنے والا ہے۔
تجاہد کا قول ہے کہ تفرقہ ہم کا معنی ہے ان سے کتر جانا
وَمَا كَانَ لَكُمْ تُمْرًا سونا اور چاندی، دوسرے حضرات کا قول ہے کہ
اس سے پہل مراد ہیں، باوجود ہلاک کرنے والا اسفنا ندامت سے، الکہف
پہاڑ کا غار، تفرقہ مسکما ہوا یہ رقم کوٹا ہے۔ رَبَّنَا عَلٰی قُلُوبِنَا
ہم نے ان کے دلوں میں مہر ڈالا جیسے کھتے ہیں گرم اس کے دل میں مہر ڈالتے
تَشْقٰطًا حصے پڑھنا، تَشْقٰطًا ہر وہ چیز جس کے ساتھ ٹیک لگاتے ہیں
تُرْمَدُ ترمد جانا یہ التور سے مشتق ہے اللہ ازہر سے مراد ہے بہت بھلنے والا۔
تَجْوَدُ کشادہ، اسکی جمع تَجَوَّاتٌ اللہ بڑا ہے جیسے رُتُو اور نہ کا عہد الوہید
صحی، ایمن اسکی جمع التواہد ہے بعض کہتے ہیں کہ جمع دُمد ہے اور تواتر ہے کہ
التوسید دلدل کو کہتے ہیں چنانچہ ترمد ترمد بتدک ہوئی چیز جیسا کہتے ہیں
اکفد الباب وَاذْهَبْ یعنی دواڑہ بند کر دیا گیا۔ بَعَثْنَا نَمْرًا ہم نے
انہیں زندہ کیا، اُن کی زیادہ بعض کہتے ہیں کہ بہت حلال ہونے، بعض کہتے ہیں

حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا الْبُرَيْشِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا تُخَفِّرْ بِصَوْتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا قَالِ تَزَلُّتْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْتَبِ بِمَكَّةَ

اِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ فَإِذَا سَمِعَ الْمُشْرِكُونَ سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَتَرَلْ مُدَمِّنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تُخَفِّرْ بِصَوْتِكَ أَيْ يَهْرَأْكَ فَيَسْمَعُ الْمُشْرِكُونَ فَيَسُبُّوا الْقُرْآنَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ فَلَا تَسْمِعُهُمْ وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا

۱۸۳۴۔ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ عَتَّامٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ نَزَلَتْ ذَلِكَ فِي الدُّعَاءِ

سورۃ الکہف

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَفَرَّقُوا عَنْهُمْ تَزَلُّتْ وَكَانَ لَهُ شَرْ ذَهَبٌ وَفِضَةٌ وَقَالَ غَيْرُهُ جَمَاعَةٌ الشَّرِّ يَلْمِزُهُمْ مَهْلِكٌ أَسْفَانًا مَا الْكَهْفُ الْفَتْرُ فِي الْجَبَلِ وَالرَّقِيقُ الْكِتَابُ مَرْقُومٌ تَكْتُوبٌ مِنَ الرَّقِيقِ رَبَّنَا عَلٰی قُلُوبِنَا اللَّهُمَّ صَبِّرْنَا لَوْلَا أَنْ رَبَّنَا عَلٰی قُلُوبِنَا شَرَطًا إِفْرَاطًا مَرَّطًا كُلُّ شَيْءٍ إِذْ تَفَقَّتْ بِهِ تَزَاوَرُ تَمِيلُ مِنَ التَّوَدُّرِ وَالْأَزْوَرُ الْأَمِيلُ خُجْرَةٌ مُتَسَعِّرٌ وَالْجَمِيعُ فَمَوَاتٌ وَقِيحَاءٌ مَثَلُ رُكُودٍ وَرُكَايَةُ الْوَصِيَّةِ الْفَنَاءُ جُمُعَةٌ وَصَائِدٌ وَصِدٌّ وَيُقَالُ الْوَصِيدُ الْبَابُ مُوَصَّدَةٌ مُطَبَّقَةٌ الْوَصْدُ الْبَابُ وَأَوْصَدَ بَعَثْنَا هُمْ

وہ مذاق جو پکارتے پر بڑھ چلے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ ان کی تعداد کم نہ تھی۔ جو کم نہ ہو سعید بن جبیر نے ابن عباس کے حوالے سے کہا کہ یہ تفسیر سید کی ایک تفسیر تھی جس پر تمام وقت نے اصحاب کسب کے نام لکھوا کر اپنے غزلے میں رکھ لئے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ... پھر اللہ تعالیٰ نے انکو سزا

دیا۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ تو بلا یہ آیت تھی۔
سے مشتق ہے یعنی نجات پانے کی جگہ۔ مجاہد کا قول ہے کہ تو بلا محفوظ مقام، جاسے امن۔ لا یستطیعون سمعا...
مجھ بوجھ سے عاری۔

وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرُ شَيْءٍ عِجْدًا

اما حسین بن علی کا بیان ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضور ایک روز (بھلی بات) میرے اور حضرت فاطمہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا تم دونوں نے (تجھ کی) نماز نہیں پڑھی ہے؟ کہنا ہاں غیب بنیو دیکھ بھلے کر سنا نماز، تشریف لگی۔ سزا دینا ہر طرف سے گھرنے والی قنائوں کی طرح۔ یہ سزا دینا محاورہ سے مشتق ہے۔
انا نؤا... یعنی وہی اللہ میرا رب ہے۔ اس میں ہمزہ کو حذف کر کے ایک وزن کو دوسرے میں مدغم کر دیا گیا ہے۔ رفقاً پھسلنے والی جگہ۔ ہنا ایک الونایت اس کا مصدر ولی بمعنی وارث ہے۔ تحقیقاً اور ثابتنہ نیز تحقیق اور ثابتنہ ایک ہیں، سب کا معنی آخرت ہے۔ قبلاً۔ قبلاً اور قبلاً۔ تینوں طرح پڑھا جاتا ہے اور معنی ہے سامنے آنا۔ یہ حصو تاکہ پھسلادیں، اللہ حصو پھسلانا گمراہ کرتا۔

وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِفَتَّاكَ

اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنے غلام سے کہا میں باذن ربی کہ جب تک وہاں نہ پہنچوں جہاں نہ بندھے یا قرآن پڑھا جاؤں آیت ۶۰ مراد مرد و زہد ہے اس کی جمع ہے سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تو نے بحالی یہ دیکھی کہ تاجہ کہ حضرت حضرت سے ملاقات کرنے والے حضرت

أَحْيَيْنَا هَهُذَا ذِكْرِي أَكْثَرُ وَإِنَّمَا أَهْلُ وَيَقَالَ أَكْثَرُ رِيحًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَكْثَرُهَا وَلَوْ تَطَلَّعَ لَمْ تَنْقُصْ وَقَالَ سَعِيدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الرَّقِيمُ الدُّرُّ مِنْ بَصَائِرِ كُتُبِ عَامِلِهِمْ أَسْمَاءُ هَهُذَا طَرَفُهُ فِي سَرَائِهِ فَضَرَبَ اللَّهُ عَلَىٰ أَذَانِهِمْ قَنَامًا وَكَانَ غَيْرُكَ وَآلَتْ تَبِيلٌ تَنْجُو وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَرِيضًا مُّحَرَّرًا لَا يَسْتَطِيعُونَ سَمْعًا لَا يَحْتَلُونَ.

بَابُ قَوْلِهِ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرُ شَيْءٍ عِجْدًا

۱۸۳۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ عَنْ عَوْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَهُ وَقَاطِمَةً قَالَ لَا تَصْلِيَانِ رَجْمًا بِالْغَيْبِ لَمْ يَسْتَبِينَ طَرَفًا نَدَامًا سَرَادِقَهَا مِثْلُ السَّرَادِقِ وَالْحُسْبَةِ الَّتِي تُطِيفُ بِالْفَسَاطِيطِ يُحَاوِرُكَ مِنَ الْمُحَادَرَةِ لَيْكُنَا هُوَ اللَّهُ رَقِيًّا لِي لَيْكُنَا هُوَ اللَّهُ رَقِيًّا لِي ثُمَّ حَدَّثَ الْأَلْفَ وَأَدْعَمَ إِحْدَى الثَّوْنَيْنِ فِي الْأُخْرَى رَفَقًا لَا يَثْبُتُ فِيهِ قَدَمٌ هَذَا الْوَلَايَةُ مُصَدَّرًا لَوْلِي عَقْبًا عَاقِبَةً وَعَقْبِي وَعَقِبَةُ وَاحِدٌ وَهِيَ الْأُخْرَى قَبْلًا وَقَبْلًا وَقَبْلًا لَا يَسْتَنَافُ لِيُذْخِرُوا لِيُزِيلُوا الدَّخَلَ الرَّائِي.

بَابُ قَوْلِهِ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِفَتَّاكَ لَا أْبْرُحُ حَتَّىٰ أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِيَ حُسْبَاءَ مَا نَا وَجَمْعُهُ أَحْقَابُ

۱۸۳۶ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنِيُّ حَدَّثَنَا سَفِيَّانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ

جَبْرِ قَالَ قُلْتُ يَا بَنِي عَسَاءَ إِنَّ نُونًا الْبَكَارِي
يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى صَاحِبَ الْخَضِرِ لَيْسَ هُوَ مُوسَى
صَاحِبُ بَنِي إِسْرَآءِيلَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَذَبَ
عَدُوُّ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي بَنُ كَعْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مُوسَى
قَامَ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَآءِيلَ فَسِيلَ أَيْ النَّاسِ
أَعْلَمُ فَقَالَ أَنَا فَعَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرِدْ
الْعِلْمُ إِلَيْهِ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ إِنَّ فِي عَبْدٍ مِنْ جَمِيعِ
الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ مُوسَى يَا رَبِّ
فَكَيْفَ لِي بِهِ قَالَ تَأْخُذُ مَعَكَ حَوْتَاقًا فَتَجْعَلُهُ
فِي مِكَتَلٍ فَحَيْثُمَا فَتَدَّتِ الْحَوْتَاقُ فَهَرَمَتْ فَتَأْخُذْ
حَوْتَاقًا فَتَجْعَلُهُ فِي مِكَتَلٍ ثُمَّ انْطَلِقْ وَانْطَلِقْ مَعَهُ
يَفْتَاةٌ يُوسَعُ بْنُ نُؤُونٍ حَتَّى إِذَا أَتَيْتَ الصَّخْرَةَ
وَمَتَعَارَوْا سَهْمًا فَنَامَا وَاضْطَرَبَ الْحَوْتَاقُ فِي
الْمِكَتَلِ فَخَرَجَ مِنْهُ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ فَاتَّخَذَ
سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا وَآمَسَكَ اللَّهُ عَنِ الْحَوْتَاقِ
جَنِيَةَ الْمَاءِ فَصَارَ عَلَيْهِ مِثْلُ الطَّاقِ فَتَنَّا
اسْتَيْقَظَ لَنَسِي صَاحِبُهُ أَنْ يُخِيرَهُ بِالْحَوْتَاقِ
فَانْطَلَقَا بِحَقِيقَةٍ يَوْمِيهِمَا وَلَيْلَتُهُمَا حَتَّى إِذَا كَانَ
مِنَ الْغَدِ قَالَ مُوسَى لِيَفْتَاةٌ أَيْتَا غَدًا لَقَدْ
لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا انْصِبًا قَالَ وَلَمْ يَجِدْ
مُوسَى النَّصِيبَ حَتَّى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِي أَمَرَ
اللَّهُ بِهِ فَقَالَ لَهُ فَتَاةٌ أَرَأَيْتَ إِذَا رَيْنَا إِلَى
الصَّخْرَةِ فَإِنِّي لَنَسِيتُ الْحَوْتَاقَ وَمَا النَّاسِيَةُ
إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي
الْبَحْرِ حَبْنًا قَالَ فَكَانَ لِلْحَوْتَاقِ سَرَبًا وَلَمْ يُوسَعِ
وَلِيَفْتَاةٌ عَجَبًا فَقَالَ مُوسَى ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي
فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا قَالَ رَجَعَا
يَقْصَاتِنِ آثَارَهُمَا حَتَّى أَتَيْنَاهُمَا إِلَى الصَّخْرَةِ

موسی وہ نہیں ہیں جو بنی اسرائیل کے پیغمبر تھے۔ اس پر حضرت ابن عباس نے
فرمایا کہ اس خطبہ کے دشمن نے جھوٹا دال ہے۔ مجھے حضرت ابی بن کعب
رضی اللہ عنہ سے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
فرماتے ہوئے سنا۔ بیشک حضرت موسیٰ بنی اسرائیل میں خطبہ دینے کے لئے

کھڑے ہوئے تو ان سے پوچھا گیا کہ (آج) سب سے زیادہ علم والا کون ہے؟
انہوں نے جواب دیا کہ میں ہوں، پس اللہ تعالیٰ نے ان پر عتاب فرمایا
کیونکہ انہوں نے علم کو اس کی طرف نہیں لوٹایا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کی
جانب دیکھی اور ایک بندہ ہے جو دو سمندروں کے ملنے کی جگہ
پر ہے اللہ تم سے زیادہ علم والا ہے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ عرض گزار
ہوئے کہ اے رب! میں اس تک کیسے پہنچوں؟ فرمایا ایک مچھلی سے کہ
نہیل میں رکھ لو پس جہاں وہ پھیلے گا وہاں تم ہو جائے وہ وہیں ہو گا۔ پس انہوں
نے مچھلی سے کہ نہیل میں رکھ لی، پھر چل پڑے اور ان کے ساتھ ایک لوبھو
حضرت یوسف بن قون بھی گئے تھے، یہاں تک کہ جب یہ ایک پتھر کے پاس پہنچے
تو اس پر اپنے سر رکھ کر سو گئے، اس دوران مچھلی نہیل میں تھپی، باہر نکلی اور پھر سمندر
میں جا گئی اور اس نے سمندر میں اپنی راہ لی سرنگ بنائی، اللہ تعالیٰ نے مچھلی کے
پاس سے پانی کا بہاؤ لٹک دیا تو اس کے لئے طاق کی طرح راستہ بن گیا، جب
وہ بہنے لگا تو ساتھی بھول گیا کہ حضرت موسیٰ کو مچھلی کے بالے میں پھنسے ہیں وہ پانی
دن کا حصہ اٹھ چلائی، چلتے چلتے یہاں تک کہ جب صبح ہوئی تو حضرت موسیٰ
نے خادم کو کہا کہ ہمارا صبح کا کھانا لانا بیشک یہیں پہنچے اس سفر میں بڑی مشقت
کا سامنا ہوا ہے (آیت ۶۲) راوی کا بیان ہے کہ حضرت موسیٰ کو کھانا مل گیا اسی
وقت محسوس ہوئی جب وہ اس جگہ سے آگے چلے گئے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم
فرمایا تھا پس خادم ان کی خدمت میں عرض گزار ہوا: بھلا دیکھتے تو، جب ہم
نے اس چٹان کے پاس جگہ لی تو بیشک یہیں چلے گئے مگر کو بھول گیا اور مجھے
شیطان ہی نے بھلا دیا کہ میں اس کا ذکر کروں اور اس نے تو سمندر میں اپنی
راہ لی، تعجب ہے (آیت ۶۳) فرمایا مچھلی کا سرنگ بنا کر جہاں حضرت موسیٰ
اور ان کے خادم کے لئے تعجب خیز تھا۔ پس حضرت موسیٰ نے کہا کہ یہی تو ہم چاہتے
تھے، تو وہ اپنے قدموں کے نشان دیکھتے ہوئے پیچھے لوٹے۔ راوی کا بیان ہے
کہ جب وہ اپنے قدموں کے نشانات کو دیکھتے ہوئے اسی پتھر کے پاس واپس
آپہنچے تو وہاں ایک آدمی کو دیکھا جو کپڑے میں لپٹا ہوا ہے حضرت موسیٰ نے اسے

فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَنْتَحِي تَوْبًا فَنَسِيَ عَلَىٰ مَوْسَىٰ فَقَالَ
الْخَضِرُ دَاخِلِي بِأَرْحَمِكَ السَّلَامُ قَالَ أَنَا مَوْسَى
قَالَ مَوْسَىٰ بَنِي إِسْرَٰئِيلَ قَالَ نَعَمْ أَتَيْتُكَ
لِتُعَلِّمَنِي مَا عَلَّمْتُكَ شَيْئًا قَالَ إِنَّكَ لَنْ
تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا يَا مَوْسَىٰ إِنِّي عَلِمْتُ مِنْ
عِلْمِ اللَّهِ عِلْمَيْنِيهِ لَا تَعْلَمُهُ أَنْتَ وَأَنْتَ عَلَىٰ عِلْمٍ
مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عِلْمَكَ اللَّهُ لَا أَعْلَمُهُ فَقَالَ مَوْسَىٰ
سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ
أَمْرًا فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ فَإِنْ أَتَيْتَنِي فَلَا تُسْأَلَنِي
عَنْ شَيْءٍ حَتَّىٰ أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا فَإِنِ انْطَلَقَا
بِمَشْيَافٍ عَلَىٰ سَاحِلِ الْبَحْرِ فَجَعَلَتْ سَفِينَةٌ
فَكَلَّمُوهُمْ أَنْ يَحْمِلُوهُمْ فَمَرَّ هُوَ الْخَضِرُ
فَحَمَلُوهُ بِغَيْرِ كَوْلٍ فَلَمَّا دَارَكُنَا فِي السَّفِينَةِ
لَمْ يَفْعَلَا إِلَّا مَا الْخَضِرُ قَدْ قَلَعَ لَوْحًا مِنَ الْأَوَّارِ
السَّفِينَةِ يَا لَقَدْ وَفَّقَ قَالَ لَهُ مَوْسَىٰ قَوْمُ
حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدَتِ إِلَىٰ سَفِينَتِهِمْ
فَحَرَقَهَا لِتُغْرَقَ أَهْلُهَا الْقَدْ جِئْتَ شَيْئًا
إِمْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ
صَبْرًا قَالَ لَا تُؤْخِذْنِي بِمَا نَسِيتَ وَلَا تُرْهِقْنِي
مِنْ أَمْرِي عَسَىٰ أَنْ أَقَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ الْأَوَّلَىٰ مِنْ مَوْسَىٰ نِسْيَانًا
قَالَ وَجَاءَ عَصْفُورٌ فَوَقَعَ عَلَىٰ حَرْفِ السَّفِينَةِ
فَتَقَرَّى فِي الْبَحْرِ تَقْرَأَ فَقَالَ الْخَضِرُ مَا عَلِمْتُ
وَعِلْمَكَ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا مِثْلُ مَا نَقَصَ هَذَا
الْعَصْفُورُ مِنْ هَذَا الْبَحْرِ ثُمَّ خَرَجَا مِنَ السَّفِينَةِ
فَبَيْنَاهُمَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ إِذْ أَبْصَرَ
الْخَضِرُ غُلَامًا يَلْعَبُ مَعَ الْغُلَامَانِ فَتَأَخَّذَ
الْخَضِرُ دَاخِلَهُ فَمَا قَتَلَهُ بِيدِهِ فَقَتَلَهُ

سلام کیا حضرت خضر نے کہا کہ آپ کی توبہ میں سلام کہاں سے آیا ہے آپ دیا کہ
میں موسیٰ ہوں۔ کہا کیا مبنی اسرائیل دلوںے موسیٰ؟ جواب دیا ہاں وہی میں
تمہارے پاس اس لئے آیا ہوں کہ تم مجھے وہ نیک باتیں سکھا دو جن کی تمہیں
تعلیم دی گئی ہے (آیت ۶۶) حضرت خضر نے کہا کہ آپ میرے ساتھ ہرگز نہ
ٹھہر سکیں گے (آیت ۶۷) اسے موسیٰ با خدا کے علم میں سے ہیں ایک ایسا علم
سکھا دیا گیا ہوں جس کو آپ نہیں جانتے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے علوم سے
آپ کو ایسا علم دیا ہے جس کو میں نہیں جانتا حضرت موسیٰ نے کہا: عنقریب
اللہ چاہے تو تم مجھے صبر کرنے والا پاؤ گے اور تمہارے کسی حکم کی خلاف ورزی
نہیں کروں گا۔ اس پر حضرت خضر نے ان سے کہا کہ: اگر آپ میرے ساتھ
رہتے ہیں تو مجھ سے کسی بات کے بارے میں نہ پوچھنا جب تک میں خود
اس کا ذکر نہ کروں (آیت ۷۰) اس کے بعد دونوں ساحل سمندر کے
ساتھ چل پڑے تو ایک کشتی گزری۔ انہوں نے ان سے بات کی تاکہ کشتی میں
پر بھی بٹھائے جائیں۔ انہوں نے حضرت خضر کو پہچان کر بغیر کسی معاوضے
کے بٹھالیا جب دونوں کشتی میں سوار ہو گئے۔ تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ
حضرت خضر نے بسوئے سے کشتی کا ایک تختہ توڑ دیا۔ حضرت موسیٰ نے ان سے
کہا کہ جن لوگوں نے ہمیں کراہے کے بغیر بٹھالیا، تم نے جان بوجھ کر ان کی
کشتی کے تختے کو توڑ دیا تاکہ سارے سواروں کو ڈوبو وہ بیشک پیٹھ سے
بر آئیں گے (آیت ۷۱) کہا میں نے تو اس سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ آپ
میرے ساتھ نہیں ٹھہر سکیں گے (آیت ۷۲) حضرت موسیٰ نے کہا کہ مجھ سے
بھول پر گرتے نہ کرو اور مجھ پر میرے کام میں مشکل نہ ڈالو (آیت ۷۳) راوی کا بیان
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حضرت موسیٰ کی پہلی بھول
ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک چڑیا کشتی کے کنارے پر کھڑی تھی اور اس
نے سمندر سے اپنی چوٹ بچ رہی تھی۔ پانی بھر گیا تو حضرت خضر کہنے لگے
کہ جناب! میرے ادا آپ کے علم کی مثال علم الہی کے سامنے ایسی ہے
جیسے اس چڑیا نے سمندر سے اپنی چوٹ بچ رہی تھی اس ایک بوند سے
سمندر کے پانی میں کوئی لگی نہیں آتی۔ پھر وہ دونوں کشتی سے باہر نکل
آئے اور ساحل کے ساتھ چلتے جا رہے تھے کہ حضرت خضر نے ایک لڑکے کو
دوسرے لڑکوں میں کھیلتے ہوئے دیکھا۔ حضرت خضر نے اسے لے کر

نَفْسٍ تَقَدَّرَ جَلَّتْ شَيْئًا مَكَرًا أَقَالَ أَلَمْ أَقُلْ
لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ وَهَذَا
أَسَدٌ مِنَ الْأَوَّلَى قَالَ إِنْ سَأَلْتَكَ عَنْ شَيْءٍ
بَعْدَ هَذَا فَلَا فَصْلَ حَبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي

عَدْرًا فَإِنِ انْطَلَقَا حَتَّى إِذَا أَتَبَا أَهْلَ قَرْيَةٍ
نِ اسْتَطَعَا أَهْلُهَا فَا بَرَّانَ يُضَيِّقُ رَهْمًا فَوَجَدَا
فِيهَا جِدًا أَرَا يُرِيدُ أَنْ يَنْقُضَ عِتَاكَ مَا يُلْكَ
فَقَامَ الْخَضِرَاءُ قَامَهُ بِبِدِهِ فَقَالَ مُوسَى
قَوْمُ أَتَيْنَاهُ فَكَمْ يُطْعِمُونَا وَلَمْ يُضَيِّقُوا
لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِمْ أَجْرًا قَالَ هَذَا
فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنَكَ إِلَى قَوْلِهِ ذَلِكِ تَأْوِيلُ
مَا لَمْ تَسْطِيعَ عَلَيْهِ صَبْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدُونَا أَنْ مُوسَى كَانَ
صَبْرًا حَتَّى يَقْضَى اللَّهُ عَلَيْهِمَا مِنْ خَيْرِهِمَا قَالَ
سَعِيدُ بْنُ جَبْرِ فَكَانَ مِنْ عِبَادٍ يَفْقَهُوا وَكَانَ
أَمَامَهُمْ قَدْرٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ عَصَبًا
وَكَانَ يَقْرَأُ وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا وَكَانَ
أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ

بَارِئٌ قَوْلُهُ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا
فَسَيَّحَوْهُمَا فَا تَخَذَ سَيِّدُهُ فِي الْبَحْرِ
مَرَكِبًا مَذَاهِبًا يَسْرُبُ يَسْرُبُ وَمِنْهُ
سَارِكٌ يَا لَيْتَهَا يَرَا

۱۸۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُوسَى
أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جَدِّهِ
أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ مُسْلِمٍ وَعَمْرُو
بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ أَنَّكَ أَخْبَرَهُمَا
عَنِ صَاحِبِهِ وَعَبْرَهُمَا قَدْ سَمِعْتَهُ يُحَدِّثُهُمَا
عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي
بَيْتِهِ إِذْ قَالَ سَكُونِي قُلْتُ أَيْ يَا عَبَّاسُ

نے ان سے کہا کہ تم نے تو ایک سنھری جان کو میری جان کے بدلے قتل کر دیا بیشک
تم نے یہ بڑا کام کیا ہے، کہا کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ آپ جبر کرتے
نہیں تھیں سبکیں گے (آیت ۷۷) لڑائی کا بیان ہے کہ یہ بات کچھلی سے
بھی زیادہ سنگین تھی چنانچہ حضرت موسیٰ نے کہا کہ (اس کے بعد میں تم سے

کچھ پوچھوں تو پھر مجھے اپنے ساتھ نہ رکھنا بیشک میری طرف سے تمہارا عقیدہ پورا
پورا چکا۔ پھر وہ دونوں چلے یہاں تک کہ جب ایک گاؤں والوں کے پاس گئے
ان لوگوں سے کھانا مانگا تو انہوں نے ان کی ہمان لڑائی کرنا قبول نہ کیا پھر وہ لوگ
نے گاؤں میں ایک دیوار پالی مچو کر ناجائز بتی ہے تو اس بندے نے اسے سیدھا
کر دیا (آیت ۷۷) لڑائی کا بیان ہے کہ وہ دیکھ کر ایک جانب کھینچ ہوئی
تھی جو حضرت خضر نے اپنے ہاتھ سے اسے سیدھا کر دیا حضرت موسیٰ نے
کہا کہ جہاں لوگوں نے ہمیں کھانا نہ دیا اور ہماری ہمان لڑائی کہنے
سے انکار کیا تو اگر تم چاہتے تو اس ہمان سے کچھ مزدوری لے لیتے
(آیت ۷۷) اس پر حضرت خضر نے کہا کہ یہ میری حد ہے کی جہاں ہے۔

یہ ہے پھر ان باتوں کا جن پر آپ سے میرے ہوسکا (آیت ۷۸) ان
پہلوں اللہ نے فرمایا کہ تم تو ہی چاہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ صبر کرتے تاکہ اللہ تعالیٰ
ان دونوں کی ہمان دیکھیں بھی نہ تھا سعاد بن جبریل ان سے کہتے ہیں عباس
یوں پوچھا کرتے تھے: وَمَا كَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ
صَالِحَةٍ عَصَبًا۔ اور یہ یوں پوچھتے تھے: وَلَمَّا لَدُرْهُمَا كَانَ كَافِرًا
فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا كَيْفَ تَفْسِير

جب وہ دونوں دریاؤں کے ملنے کی جگہ پہنچے اپنی کچھلی بھول گئے اور
اس نے سمندر میں اپنی راہ لی سرنگ بنائی ہوئی مڑ مڑا رہا ستر۔ یکسر رُب
چلنا اس لیے اللہ سارک یا لیتھا را اسی سے بنا ہے۔

یعنی بن لہم اللہ عزوجل نے بنانا ہے سید بن جبریل سے روایت کی کہ وہ

دونوں نے ایک دوسرے سے کچھ زیادہ بیان کیا ہے ابن جبریل کا بیان ہے کہ ان
دونوں کے سوا میں نے اللہ عزوجل سے بھی سنا کہ سعید بن جبریل سے روایت کرتے ہیں
وہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس کے پاس ان کے دولت خانے میں بیٹھا ہوا تھا انہوں نے
فرمایا: مجھ سے کچھ پوچھو میں عرض کر دوں گا کہ حضرت ابن عباس (اللہ تعالیٰ علیہ
آپ و آلہ وسلم) پر قرآن کریم کو فرمایا ایک قصہ گو ہے جسے وقت کہا جاتا ہے وہ دعویٰ
کرتا ہے کہ حضرت خضر سے ملاقات کرنے والے، حضرت موسیٰ بنی اسرائیل

جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ يَا لَكُوفَتَا رَجُلٍ قَاتِلٍ
يُقَالُ لَهُ نَوْفٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ كَيْسٌ بِمُوسَى بْنِ
إِسْرَائِيلَ أَمَّا عَمْرٌو فَقَالَ لِي قَاتِلٌ قَاتِلٌ كَذَّابٌ
عَدَاؤُ اللَّهِ وَأَمَّا يَعْلَى فَقَالَ لِي قَاتِلٌ ابْنُ عَبَّاسٍ

حَدَّثَنِي أَبِي ابْنُ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوسَى رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ
السَّلَامُ قَالَ ذَكَرَ النَّاسُ يَوْمًا حَتَّى إِذَا فَاضَتْ
الْعَيُونُ وَرَقِبَ الْكُلُوبُ دَلِيٌّ فَأَذْرَكَهُ رَجُلٌ
فَقَالَ أَيُّ رَسُولِ اللَّهِ هَلْ فِي الْأَرْضِ أَحَدٌ أَعْلَمُ
مِنْكَ قَالَ لَا فَعَتَبَ عَلَيْهِ أَذْكَرُ يَذَرُ الْعِلْمَ
إِلَى اللَّهِ قِيلَ بَلَى قَالَ أَيُّ رَبِّ فَإِنْ قَالَ بِمَجْمَعِ
الْبَحْرَيْنِ قَالَ أَيُّ رَبِّ اجْعَلْ لِي عَلِيمًا أَعْلَمُ ذَلِكَ
بِهِ فَقَالَ لِي عَمْرٌو قَالَ حَيْثُ يُفَارِقُكَ الْخَوْتُ
وَقَالَ لِي يَعْلَى قَالَ خُذْ نَوْفًا مَيِّتًا حَيْثُ
يَنْهَضُ فِيهِ الرُّوحُ فَاحْذِ خُوتًا فَجَعَلَهُ فِي
مَكْتَلٍ فَقَالَ يَفْتَاهُ لَا أَكَلَفُكَ إِلَّا أَنْ تُخْبِرَنِي
بِحَيْثُ يُفَارِقُكَ الْخَوْتُ قَالَ مَا كَلَفْتُ
كَثِيرًا فَبَلَكَ قَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ وَإِذْ قَالَ
مُوسَى يَفْتَاهُ يَوْشَعَ بْنِ نُونٍ لَيْسَتْ عَنْ سَعِيدٍ
قَالَ قَبِيلُهُمَا هُوَ فِي ظِلِّ صَخْرَةٍ فِي مَكَانٍ تَرِيانٍ
إِذْ تَضْرِبُ الْخَوْتُ وَمُوسَى نَائِمٌ فَقَالَ قَتَاهُ
لَا أَوْقِظُهُ حَتَّى إِذَا اسْتَيْقَظَ نَسِيَ أَنْ يُخْبِرَهُ
وَتَضْرِبُ الْخَوْتُ حَتَّى دَخَلَ الْبَحْرَ فَامْسَكَ اللَّهُ
عَنْهُ جَرِيئَةً الْبَحْرَ حَتَّى كَانَتْ أَشْرُهُ فِي حَجَرٍ
قَالَ لِي عَمْرٌو وَهَكَذَا كَانَ أَشْرُهُ فِي حَجَرٍ حَتَّى
بَيَّنَّ إِلَيْهَا مَيِّتُهُ وَالتَّائِبِينَ تَلْبَا فِيهِمَا لَقَدْ لَقِينَا
مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا قَالَ قَدْ قَطَعَ اللَّهُ مَعَكَ
النَّصَبَ لَيْسَتْ هَذِهِ عَنْ سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ فَرَجَعَا
فَوَجَدَا اخْتِفَا قَاتِلَ لِي عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سَلِيمَانَ

والے نہیں ہیں عمرو بن دینار کی روایت میں ہے کہ۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا
کہ اس مرد کے دشمن نے جھوٹا بول لیا ہے۔ یعنی بنی سلم کی روایت میں ہے کہ مجھ سے
حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ مجھے حضرت ابی بن کعب نے بتایا ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک مرد نامہ کے رسول حضرت موسیٰ نے لوگوں کے

سامنے ایسا دغا کیا کہ وہ رفتے گئے اور دونوں ہمدقت طاری ہو گئی۔ جب یہ
دو ایسے لوگ تو ایک آدمی ان سے اگر ملا اور کہنے لگا کہ اے اللہ کے رسول! کیا اس
وقت اللہ نے زمین پر کوئی آپ سے زیادہ علم والا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کوئی
نہیں چنانچہ ان پر خطاب ہوا کہ انہوں نے علم کو اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں بھیرا
تھو چنانچہ ان سے ارشاد ہوا کہ تم سے زیادہ علم والا کیوں نہیں عرض گزار ہو گئے
اے رب! وہ کہاں ہے؟ فرمایا جہاں دو سمندر ملتے ہیں۔ عرض کی اے رب!
مجھے ایسی نشانی بتاؤ کہ میں اس مقام کو پہچان لوں۔ ابن جریر کا بیان ہے کہ عمرو بن
دینار نے مجھے بتایا کہ جس جگہ چلی گئی تھی وہاں سے جہاں سے موسیٰ بن سلم نے مجھ سے فرمایا
کہ ایک مرد چلی لے دو جہاں اس میں دو دروازے ہیں جیسے دروازے (وہ بندہ اسی جگہ لے گا)
میں انہوں نے چلی لے کر نہ تبیل میں تو اسی اندام سے فرمایا کہ میں تمہیں یہ تکلیف
دیتا ہوں کہ جہاں یہ چلی ہمارا ساتھ چھوڑے تو اسی وقت مجھے بتا دینا، غلام
نے عرض کی کہ یہ تکلیف کونسی زیادہ ہے؟ چنانچہ اس بات سے میں ارشاد باری تعالیٰ
ہے۔ جب موسیٰ نے اپنے غلام سے کہا روایت ۱۶۰ سعید بن جبیر نے یونس بن یونس کا
نام نہیں لیا۔ راوی کا بیان ہے کہ جب وہ دونوں آریان کے مقام پر ایک پتھر کے
سامنے میں تھے تو اس وقت چلی نہ پڑنے لگا اور سند میں چلی گئی اور حضرت موسیٰ
مخوف و خراب تھے غلام نے سوچا کہ میں نہیں رہ جاؤں۔ یہاں تک کہ جب وہ خود
بیدار ہوئے تو یہ انہیں بتانا بھول گئے کہ چلی نہ پڑے کہ سند میں چلی گئی اور اللہ تعالیٰ
نے اس کے لئے باری کا ہاتھ دھک دیا اور اس کے لئے ایسا راستہ بن گیا جیسے پتھر میں۔
عمرو بن دینار نے مجھے بتایا کہ جیسے اس طرح پتھر میں سوراخ ہو جاتا ہے وہ اپنے دونوں
اٹھو لہوں اور ساتھ والی انگلیوں سے حلقہ بنا کر دکھائے۔ (حضرت موسیٰ نے کہا)
ہمیں اس سفر میں تکلیف پہنچی ہے۔ غلام نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تکلیف دور
فرمادی۔ یہ الفاظ سعید بن جبیر کی روایت میں نہیں ہیں پھر اس نے انہیں بتایا
تو دونوں واپس لوٹے تو حضرت خضر انہیں مل گئے۔ ابن جریر کا بیان ہے کہ
عثمان بن ابی سلیمان کی روایت میں ہے کہ وہ سبز زین پوش تھا کہ سطح سند پر
بیٹھ ہوئے تھے۔ سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ ایک کپڑے میں پیٹے ہوئے تھے جس کا ایک

عَلَى طَائِفَةٍ خَضِرَاءَ عَلَى كَيْسٍ الْبَحْرِي قَالَ سَجَّيْتُ
 بَنُ جَبْرِ مَسْجِي بِشَوْبِهِ قَدْ جَعَلَ طَرَفَهُ تَحْتَ
 رِجْلَيْهِ وَطَرَفَهُ تَحْتَ رَأْسِهِ فَسَكَوْا قِيَامَهُ مَوْسَى
 فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ وَقَالَ هَلْ يَأْزِيهِ مِنْ سَلَامٍ
 مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ مُوسَى بَنِي إِسْرَءِيلَ
 قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا شَأْنُكَ قَالَ رَحِمْتُ لِعَلِّمَتِي مِمَّا
 عَلَّمْتِ رُشْدًا قَالَ أَمَا يَكْفِيكَ أَنَّ التَّوْرَةَ بِيَدَيْكَ
 وَأَنْتَ أَعْلَمُ يَا بَنِيكَ يَا مُوسَى إِنَّ لِي عِلْمًا لَا يَكْبِي
 لَكَ أَنْ تَعْلَمَ فَإِنَّ لَكَ عِلْمًا لَا يَكْبِي لِي أَنْ أَعْلَمَهُ
 فَأَخَذَ هَاتِرَ بَيْنَقَارِهِ مِنَ الْبَحْرِ وَقَالَ وَاشْهُ مَا
 عَلِمْتُ وَمَا عَلِمْتُ فِي جَنْبِ عِلْمِ اللَّهِ إِنْ كُنَّا آخِذًا
 هَذَا الظَّاهِرَ بَيْنَقَارِهِ مِنَ الْبَحْرِ حَتَّى إِذَا رَكِبْنَا فِي
 السَّيْفِ نَتَوَجَّهَ مَعًا بِرُحُونِنَا نَحْمِلَ أَهْلَ هَذَا
 السَّاحِلِ إِلَى أَهْلِ هَذَا السَّاحِلِ الْآخِرِ عَرَفُوهُ
 فَقَالُوا عَبْدُ اللَّهِ الصَّالِحُ قَالَ قُلْنَا لِيَسْعِدَ خَضِرٌ
 قَالَ نَعَمْ لَا تَحْمِلُهُ يَا جَبْرُ فَخَرَّقَهَا وَوَسَّدَ فِيهَا
 وَنَادَى قَالَ مُوسَى أَخْرِقْهَا لِتَخْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ
 جِئْتُ شَيْئًا مُرًّا قَالَ جَاهِدْ مُنْكَرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ
 إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا كَانَتْ الْأَهْلُ نِسَاءً
 وَالْوُسْطَى شُرَكَاءَ فَالثَّالِثَةُ عَمْدًا قَالَ لَا تَوَاجِدْ فِي
 بَمَا نَسِيتُ وَلَا تَدْرِغْنِي مِنْ أَمْرِي عَسَى أَنْ يَأْتِيَ
 غَلَامًا فَهَمَّكَ قَالَ يُعَلِّي قَالَ سَجَّيْتُ وَجَدًا غَلَامًا
 يَلْعَبُونَ فَأَخَذَ غَلَامًا كَأَنَّهُ ظَرِيفٌ فَأَصْبَحَهُ
 تُهَرِّجُهُ بِالنَّسِيبِ قَالَ أَقْبَلْتُ نَفْسًا رَكِيَّةً
 بَعْدَ نَفْسٍ تُهَرِّجُ بِالْجَنَّةِ وَكَانَ ابْنُ عَمٍّ
 قَدْ رَأَى رَكِيَّةً رَكِيَّةً مُسَبَّحَةً كَقَوْلِكَ غُلَامًا رَكِيًا
 فَأَنْطَلَقَ فَوَجَدَ أَحَدًا زُرِّيًّا أَنَّهُ يَنْقُضُ فَأَقَامَهُ
 قَالَ سَجَّيْتُ بِمَدَامٍ هَكَذَا أَوْ رَفَعَ يَدَهُ فَاسْتَقَامَ
 قَالَ نَعْلَى حَسْبُكَ أَنْ سَعِدًا قَالَ فَسَحَّكَ بِمَدَامٍ

مراود لؤلؤں میرول کے نیچے دیا یا ہوا تھا اور دو سران کے سر سے تھا پس نکلا علیہ السلام
 نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹا کر کیا۔ کیا میرے علاقے میں
 بھی سلام ہے؟ آپ کوں ہیں؟ ہوا تو دیا میں موسیٰ ہوں، کہا میں اسرائیل دیکھ حضرت موسیٰ
 ہوا تو دیا، ہاں وہی ہو چکا، آپ کس غرض سے تشریف لائے ہیں؟ کہا کہ میں اس لیے
 آیا ہوں کہ جو تک بات تمہیں سکھائی گئی ہے اس میں سے مجھے بھی کچھ سکھا دو کہ اسے موسیٰ
 کیا آپ کے لئے کافی نہیں کہ توبین مقدس آپ کے ہاتھوں میں ہے اور آپ پر مدد گاتی ہے؟
 بیشک میرے پاس کیا ایسا علم ہے جس کا کوئی طرح نہ سکھاتا آپ کے ناشی نہیں اور
 بیشک آپ کے پاس کیا ایسا علم ہے جس کا کوئی طرح نہ سکھاتا میری بے طاقتی یا میرے
 بھراؤ پر غصے نے مسئلہ کے نیچے جو کچھ بھری تو حضرت حضرت نے کہا کہ خدا کی قسم میرا
 اللہ آپ کا علم میں ہم علم الہی کے حضور ایسے ہیں جیسے اس پرندے نے سمندر سے
 جو کچھ میں پانی لیا ہے یہاں تک کہ جب وہ کشتی میں سوار ہو گئے یعنی انہوں نے ایک
 بھری ہوئی کشتی پانی میں لوگوں کو ایک کنا سے دوسرے کی طرف سے جاتی تھی۔
 پس انہوں نے پہچان کر کہا کہ یہ تو اللہ کا ایک بندہ ہے۔ ہم نے سعید بن جبیر سے سنا ہے کہ
 کیا یہ انہوں نے حضرت خضر کے متعلق کہا تھا؟ جواب دیا۔ ہاں۔ کہنے لگے کہ ہم ان سے کہہ
 نہیں ہیں گے، پھر حضرت خضر نے کشتی کا ایک تختہ توڑ کر اس میں سوار ہو کر دیکھا حضرت موسیٰ
 نے کہا، کیا یہ تم نے اس لیے پیرا ہے کہ اس سے سوار ہو کر کوڑ بوندو، یہ تم نے تو کام کیا
 (آیت ۷۱) حضرت خضر نے کہا، کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ نہیں ٹھہر
 سکیں گے (آیت ۷۲) پہلی بات بھول کر دوسری بطور شرط اور تیسری
 جان بوجھ کر کہی تھی، چنانچہ حضرت موسیٰ نے کہا کہ مجھے پر میری بھول کے باعث گرفت
 نہ کرو اور مجھے پر میرے کام میں مشکل نہ ڈالو (آیت ۷۳) ایک لڑکا ملا تو اس بندے
 نے اسے قتل کر دیا (آیت ۷۴) بھلا بن مسلم نے سعید بن جبیر سے روایت کی کہ لڑکے
 کھیلے ہوئے پائے تو انہیں سے ایک لڑکا لے کر لڑکے کو بکڑ کر لٹایا اور بھری سے
 ذبح کر دیا حضرت موسیٰ نے کہا، تم نے ایک بھری جان کو بغیر کسی جان کے بیلے قتل
 کر دیا، ابھی تو یہ گویا کہ ابھی نہ تھا، ابن عباس کی خرافات میں نہ کہ کتبہ اللہ را کہ
 دونوں طرح سے جیسے غلاما نہ کہ گویا پھر دونوں جل دیئے، یہاں تک کہ ایک یواد
 باقی بچ کر رہنے والی تھی تو وہ سیدھی کر دی (آیت ۷۵) سعید بن جبیر نے کہا کہ اپنے ہاتھ
 سے اور ہاتھ کے اشارے سے بتایا کہ اس طرح سیدھا کیا تھا ابھی بن مسلم کا
 بیان ہے کہ میرے خیال میں سعید بن جبیر نے کہا تھا کہ حضرت خضر نے ہاتھ پھیر کر وہ
 سیدھی بھری کر دی حضرت موسیٰ نے کہا کہ اگر تم چاہتے تو اس پر کچھ مزدوری لے لیتے

سعید بن جبیر نے کہا کہ انہی مردوں کی جس سے کھانا کھالینے اور گانہ ڈرنا شروع ہو گیا
کی جگہ حضرت ابن عباس کی قوت میں گانہ ڈرنا شروع ہو گیا ہے۔ سعید بن جبیر کے سوا
دوسرے حضرات کے گانہ میں بادشاہ کا نام ہندوں کے ہاں قتل ہونے کا نام
جیسور بہر حال وہ بادشاہ ہر جمع سالم کشتی کو حیرا چھین لیا کرتا تھا۔ جب

یہ کشتی اسکے پاس سے گزرتی تھی تو ان کے عیب کے باعث اسے کچھ لوٹنے کا چنانچہ
جب وہ گزر جائے گا تو یہ لوگ اسے درست کر لیں گے اور اسکے ساتھ نفع کمانے میں لگیں گے
بعض حضرات کا قول ہے کہ کشتی کے سوراخ کو سیلے سے بند کر دیا اور پھر اسے کہا
ہے کہ وہ لاکھ سے بند کر لیا گیا۔ اس لڑکے کے والدین کو اس نفع اور وہ خود کافر تھا
تو ہمیں ڈر ہو کہ مبادا وہ ان کو کشتی اور کفر پر جبر طاعتی (آیت ۸۰) کر دے
اس کی نصیحت سے مجبور ہو کر وہیں میں اسکے تابع نہ ہو جائیں۔ پس ہم نے چاہا کہ ان
دو لڑکوں کا وہ پاس سے بستر سٹھرا کیونکہ قرآن کریم میں اس کے لیے اسخلت
نفساً ذکر کیا ہے۔ فرمایا گیا ہے۔ اور ہر باقی میں زیادہ قریب عطا کر دے۔
آیت ۸۱) یعنی ان دو لڑکوں کے لیے اس پلے لڑکے سے جس کو حضرت خضر نے قتل کیا
کے والدین میں زیادہ قریب ہو۔ سعید بن جبیر کے علاوہ دوسرے حضرات کا قول
ہے کہ اسکی جگہ لڑکی پیدا ہوئی۔ لیکن ان کی اگلی اولاد کے ہائے میں داؤدین
ابو عامر نے کئی حضرات سے روایت کی کہ وہ لڑکی تھی۔

فَلَمَّا جَاوَزْنَا قَالَ لِفَتَاهُ كَيْفَ كُنْتَ

جب وہاں سے گزر گئے تو موسیٰ نے خادم سے کہا ہمارا بیٹا کا کھانا لانا اور بیٹک
ہمیں اپنے اس میں بڑی مشقت کا سامنا ہوا ہے۔ (آیت ۶۲) مٹھا
عمل۔ جو لاکھ ہمارا نام موسیٰ نے کہا یہی تو ہم چاہتے تھے تو مجھے پلے اپنے
قدموں کے نشان دیکھتے (آیت ۶۴)۔ ابراہیم کا مہر نقص گزرنے والی جیسے
دانت گرنے والا ہوتا ہے۔ کشتی کے اولاد کے لڑکے ہم معنی ہیں
رُحْمًا یہ الرُحْم سے ہے یعنی نہ صحت کا بہت ہی مبالغہ اور نہ
ہمارے خیال میں یہ الرُحْم سے ہے۔ جیسے کہ مکرہ کو اُم الرُحْم
کہتے ہیں کیونکہ اس پر خدا کی رحمت نازل ہوتی ہے۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ

عنہما کی خدمت میں عرض کی کہ تو نے بکالی یہ دعویٰ کرتا ہے کہ بنی اسرائیل
کے پیغمبر حضرت موسیٰ سے وہ کوئی جد ہے جس نے حضرت خضر سے ملاقات

فَاسْتَقَامَ لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْدًا قَالَ
سَعِيدًا أَجْدًا ذَاكَ كَانَ وَرَاءَهُمْ وَمَا كَانَ أَمَامَهُمْ
قَدْ كَانُوا ابْنِ عَبَّاسٍ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَرْعَمُونَ عَنْ
عَلِيٍّ سَعِيدًا إِنَّهُ هَذَا ذَنْبٌ يُدِيرُ وَالْخَلْفَاءُ الْمَقْتُولُ

امامہ یزید بن معاویہ کے پاس سے گزرتے ہوئے یا خدا کے سرفیسے
غصبا فاددت اذا هي مدت به ان يتدعها
لجنيها فاذا جاوزوا صلحوها فانتهوا بها
وقد هو من يقول سدا وها يقارورة وانه هو
من يقول بالقرار كان ابعاه مؤمنين وكان
كافرا فخشيت ان يدهقهما طغيانا وكفرا ان
يخيهما حبه على ان يتابعا على دينه
فادنا ان يبدلها ربهما خيرا منه زكوة يقره
اقتلت نفسا زكية فاقرب رحما واقرب رحما
به ارحم منهما بالقل الذي قتل خضر زعمه
عبد سعيد انما ابدى الجارية وما ذا دى
اني عاصم فقال عن غير احدا انها جارية

باب ۵۶ قولہ فلما جاوزنا قال
لفتاه ايتنا عدا اننا لقد يقيننا من سفرنا
هذا نصبا الى قوله عجبا صنعا عمدا
حوالا حولا قال ذلك ما كنا نبغ فارتدا
على اثارهما قصصا (مراوت كرادا هيبة
ينقص ينقص كما تنقص السن لتخذات
والتخذات واحدا رحما من الرحمة وهي
استدما لفته من الرحمة ونظمت انك
من الرحمة وتسمى مكنة ام رحيما
الرحمة تترك بها۔

۱۸۳۸۔ حدثني قتيبة بن سعيد قال
حدثني سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار
عن سعيد بن جابر قال قلت لابن عباس ان

کی۔ انہوں نے فرمایا کہ اس اللہ کے دشمن نے جھوٹ بولا ہے۔ ہم سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کو خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو ان سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں (آج) سب سے زیادہ علم والا

کون ہے؟ انہوں نے کہا میں ہوں، پس اللہ تعالیٰ نے ان پر کتاب فرمایا کہ انہوں نے علم کی نسبت اس کی طرف نہیں کی تھی اور ان کی جانب وحی فرمائی کہ ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ ایسا ہے جو تم سے زیادہ علم والا ہے۔ عرض کی گئی کہ یہ کون ہے؟ فرمایا ایک بھلے کر ذلیل میں رکھ لو۔ جب بھلی تم سے جدا ہوئے تو اس کے پیچھے چلے جانا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت موسیٰ جملہ نے اور ان کے ساتھ ان کا خادم حضرت یوشع بن نون تھا۔ بھلی ان کے پاس تھی یہاں تک کہ وہ ایک پتھر کے پاس پہنچے تو اس کے نزدیک ٹھہر گئے۔ حضرت موسیٰ اس پر اپنا سر رکھ کر سو گئے۔ سفیان نے عمرو بن دینار کے علاوہ دوسرے کی روایت میں کہا ہے کہ اس پتھر کے نیچے ایک چشمہ تھا جس کو چشمہ حیات کہتے ہیں جسے اس کا پانی مل جائے وہ زندہ ہو جاتا ہے۔ پس بھلی کو اس چشمے کا پانی مل گیا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس نے حرکت کی۔ پھر کوہِ ذلیل سے باہر ہو گئی اور سند میں داخل ہو گئی جب حضرت موسیٰ جاگے تو خادم سے کہا کہ ہمارا صبح کا کھانا لادو (آیت ۶۳) راوی کا بیان ہے کہ حضرت موسیٰ کو بھلا کا دل اسی وقت محسوس ہوا جب اس جگہ سے اُٹھے چلے گئے جس کا حکم فرمایا گیا تھا، ان کے خادم حضرت یوشع بن نون نے عرض کی کہ بھلا دیکھئے تو حسبِ ہم نے اس چٹان کے پاس جگہ لی تھی تو بیشک میں بھلی کو بھول گیا اور مجھے شیطان ہی نے بھلا دیا کہ اس کا ذکر کر دوں (آیت ۶۳) راوی کا بیان ہے کہ وہ دونوں اپنے قدموں کے نشان دیکھتے ہوئے واپس لوٹے تو انہوں نے طاق کی طرح سندرم میں بھلی کی گزنگاہ دیکھی تو وہ غلام کے لیے اچھا تھا اور بھلی کے لیے سڑک تھی۔ راوی کا بیان ہے کہ جب وہ اسی پتھر کے پاس پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہاں ایک دی کپڑے میں لپٹا ہوا موجود ہے۔ حضرت موسیٰ نے اسے سلام کیا، اس نے کہا: آپ کی زمین میں سلام کہاں سے؟ انہوں نے کہا کہ میں موسیٰ ہوں۔ کہا گیا بنی اسرائیل ہمارے حضرت موسیٰ کا جواب دیا، ہاں وہی موسیٰ نے کہا، کیا میں تم سے ساتھ رہتا ہوں؟ اس شرط پر کہ تم مجھے سکھاؤ گے نیک بات ہو نہیں تعلیم ہو نہیں ہے۔ حضرت خضر نے کہا اے موسیٰ بیشک آپ ایک ایسا علم رکھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھایا ہے

تَوَفَّاكَ لَكَ إِلَىٰ يَذُورُكَ مُوسَىٰ بِنِي إِسْرَٰءِيلَ لَيْسَ بِمُوسَىٰ الْخَضِرُ فَقَالَ كَذَبٌ عَدَاؤُكَ لِلَّهِ حَدَّثَنَا أَبِي بَنُ كَعْبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَامَ مُوسَىٰ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَٰءِيلَ فَقِيلَ لَهُ أَيْ الْمَنَاسِ أَعْلَمُ قَالَ أَنَا فَحَتَّبَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذْ كُورُكَ الْعِلْمُ إِلَيْهِ وَأَوْحَىٰ إِلَيْهِ بَلَىٰ عَبْدٌ مِّنْ عِبَادِي بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ أَيْ رَبِّ كَيْفَ السَّبِيلُ إِلَيْهِ قَالَ تَأْخُذُ حَوْثًا فِي مِثْلَيْ قَعِيمَةٍ فَقَدْ تَأْخُذُ الْحَوْتَ فَاتَّبِعْهُ قَالَ فَخَرَجَ مُوسَىٰ وَمَعَهُ قَتَاهُ يُوْشَعَ بَنُ نُونٍ وَمَعَهُمَا الْحَوْتَ حَتَّىٰ أَتَاهُمَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَكَرَّ لَعِنْدَهَا قَالَ فَوَضَعَ مُوسَىٰ رَأْسَهُ فَتَامَ قَالَ سَفِيَانٌ وَفِي حَدِيثٍ غَيْرِ عَمْرٍو قَالَ وَفِي أَصْلِ الصَّخْرَةِ عَيْنٌ يُقَالُ لَهَا الْحَيَاةُ لَا يُصِيبُ مِنْ مَّاءٍ هَا شَيْءٌ إِلَّا حَيِيَ فَأَصَابَ الْحَوْتَ مِنْ مَّاءٍ يَدُكَ الْعَيْنُ قَالَ فَتَحَرَّكَ فَأَسْأَلَ مِنَ الْمِثْلِ خَدَّ خَلَّ الْبَحْرَ فَلَكَمَا اسْتَيْقَظَ مُوسَىٰ قَالَ يَفْتَاهُ أَتَيْتَا عَدَاؤَنَا الْآيَةَ قَالَ وَلَوْ نَجِدُ النَّصَبَ حَتَّىٰ جَاوَرَا مَا مَرِبَهِ قَالَ لَمْ يَفْتَاهُ يُوْشَعُ بَنُ نُونٍ أَمْ آيَةُ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحَوْتَ الْآيَةَ قَالَ فَدَجَجَا يَفْصَحَانِ فِي أَثَرِهِمَا فَوَجَدَا فِي الْبَحْرِ كَالطَّاقِ مَتَدَا الْحَوْتَ فَكَانَ يَفْتَاهُ عَجَبًا وَلِلْحَوْتَ سَكْرًا قَالَ فَكَرَّ هُمَا إِلَى الصَّخْرَةِ إِذْ هُمَا بِرَجُلٍ مُّسَجًّى يَثُوبٍ فَنَسُوا عَلَيْهِ مُوسَىٰ قَالَ ذَا قِي بَارِئُكَ السَّلَامُ فَقَالَ أَنَا مُوسَىٰ قَالَ مُوسَىٰ بِنِي إِسْرَٰءِيلَ قَالَ نَعُوْ قَالَ هَلْ أَتَيْتُكَ عَلَىٰ أَن تَعْلِمَنِي مِمَّا عَدِمْتَ رُشْدًا قَالَ لَهُ الْخَضِرُ يَا مُوسَىٰ إِنَّكَ

عَلَىٰ عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَكَ اللَّهُ لَدَاعِيَهُ
وَأَنَا عَلَىٰ عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمْنِيهِ اللَّهُ لَدَاعِيَهُ
قَالَ بَلْ أَتَيْتَكَ قَالَ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلَنِي
عَنْ شَيْءٍ رَّحْتُ أَحَادِيثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا قَاتِلًا
يُشِيرَانِ عَلَى السَّاحِلِ فَمَرَّتْ بِهَا سَفِينَتُهُ فَعَرَفَتْ
الْخَضِرَ حَمَلُوهُمْ فِي سَفِينَتِهِمْ بِغَيْرِ نَوْلٍ يَقُولُ
بِخَيْرٍ جَرَّ قَرْبِي فِي السَّفِينَةِ قَالَ وَذَكَرَ عَصْفُورٌ
عَلَى حَرْفِ السَّفِينَةِ فَحَمَسَ مِنْ قَارَةِ الْخَضِرِ فَقَالَ
الْخَضِرُ لِمُوسَى مَا عَلِمْتُكَ وَهَلْ عَلِمْتَ الْخَلَائِقُ
فِي عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا مَقْدَارَ مَا عَسَىٰ هَذَا الْعَصْفُورُ
وَمِنْ قَارِهِ قَالَ فَلَمَّا رَفَعَا مُوسَى إِذْ عَمِدَا الْخَضِرُ
إِلَى كَدُّ وَفَحَرَّتِ السَّفِينَةُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى
قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمِدَتْ إِلَى سَفِينَتِهِمْ
فَحَرَّتْهَا لِتُخْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتُكَ الْيَوْمَ
قَاتِلًا إِذَا هُمَا يَتَلَامَرُ يَلْعَبُ مَعَ الْخَلَائِقِ
فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ فَقَطَعَهُ قَالَ لَهُ مُوسَى
أَقْتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتُكَ
شَيْئًا تُكْذِرُ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ تَسْتَطِيعُ
مَعِيَ صَبْرًا إِلَى قَوْلِهِ قِيَاؤُكَ أَنْ يَضَيِّقُوهُمَا
فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا أَمَّا يَبْتَغِيَانِ أَنْ يَنْفَقَا فَقَالَ
بَيْنَهُمَا هَكَذَا فَاقَامَا فَفَعَالَ لَهُمَا مُوسَى أَنْ
دَخَلَا هَذِهِ الْقَرْيَةَ فَتَوَضَّعَا لَهَا وَكُنَّا
يُطْعَمُونَ فَوَسَّيْتُ لَكَ تَخَذْتُ عَلَيْكَ أَجْرًا
قَالَ هَذَا أَفْرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنَكَ سَأَلْتُكَ
بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِدْنَا أَنَّ
مُوسَى صَبَرَ حَتَّى يَقْضَى عَلَيْكَ مِنْ أَمْرِ هِمَا
قَالَ وَكَانَ أَمُّ عَبْدِي يَقْرَأُ وَكَانَ أَمَّا مَهْمُ
مَدِّكَ يَا خَدُّكَ سَفِينَتُهُ صَلَاحُهُ عَصَبًا

اور میں سے نہیں جانتا اور میں ایک ایسا علم رکھتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے سکھایا ہے اور آپ اسے نہیں جانتے۔ حضرت موسیٰ نے کہا میں تمہارے ساتھ رہتا چاہتا ہوں۔ کہا اگر آپ میرے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو کسی بات کے بارے میں نہ پوچھنا، یہاں تک کہ میں خود کہے متعلق آپ سے ذکر کروں وہ پس وہ دونوں چل رہے، ساحل کے ساتھ جا رہے تھے کہ وہاں سے ایک کشتی گزری۔ حضرت خضر کو پہچان کر ان لوگوں نے کہنے کے بغیر انہیں بٹھا لیا۔ پس یہ معاوضے کے بغیر کشتی میں بیٹھ گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ کشتی کے کسی کنا سے پر ایک چڑیا اسیٹھی اور اس نے سمندر سے اپنی چوڑی میں پانی بھر لیا حضرت خضر نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ میرا آپ کا اور ساری مخلوق کا علم مل کر علم الہی کے سامنے ایسا ہے جیسے سمندر کے مقابلے میں اس چڑیا کی چوڑی میں پانی کی بوتل۔ حضرت موسیٰ کو فٹوری دیر ہی بیٹھے ہوئی تھی کہ حضرت خضر نے بسولے کے کشتی میں سوار ہو کر دیا یا تختہ چیر دیا۔ حضرت موسیٰ نے ان سے کہا کہ ان لوگوں نے معاوضے کے بغیر ہمیں کشتی میں بٹھا لیا ہے لیکن یہ کیا کہ تم نے اس میں سوار ہو کر دیا تاکہ سارے سواروں کو ڈوب دیا تو یہ کیا ہے (آیت ۱۷) پھر وہ دونوں چل دیے، یہاں تک کہ ایک لڑکے کو دیکھا جو دو سرے لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا تو حضرت خضر نے اسے سر سے پکڑ لیا اور تن سے سر لگا کر دیا۔ حضرت موسیٰ نے ان سے کہا کہ، کیا تم نے سہری جان بغیر کسی جان کے ہارنے لگی کر دی؟ بیشک تم نے بہت بری بات کی (آیت ۱۸) حضرت خضر کے کہا: کیا میں نے نہیں کہا تھا اگر آپ میرے ساتھ نہیں ٹھہر سکیں گے... گاؤں والوں نے دعوت دینی قبول نہ کی پھر دونوں نے گاؤں میں ایک دیوار پائی جو گرنا ہی چاہتی تھی راوی کا بیان ہے کہ حضرت خضر نے ہاتھ کے سہارے سے دیوار کو سیدھا کر دیا حضرت موسیٰ نے ان سے کہا کہ بیشک جب ہم اس گاؤں میں داخل ہوئے تو انہوں نے ہماری دعوت کرنا قبول نہ کیا اور ہمیں کھانا نہ کھلایا۔ لہذا اگر تم چاہتے ہو اس دیوار کی ان سے مزدوری لے لیتے (آیت ۱۹) حضرت خضر نے کہا: یہ میری اور آپ کی بدلتی ہے۔ اب میں آپ کو ان باغ کا پھیر بتاؤں گا جن پر آپ سے صبر ہو گا (آیت ۲۰) اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ہم تو یہی چاہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ صبر سے کام لیتے تاکہ دونوں کے اور بھی واقعات ہمارے لئے بیان فرمائے جلتے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس واقعہ میں حضرت ابن عباسؓ و کان اھا مہم مہم

يَا خُدَّاءَ كُلِّ سَكِينَةٍ صَالِحَةٍ عَمَّا وَأَنَا الْمَخْلُوعُ فَكَأَنَّهُمْ لَا يَخْلُفُونَ

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ۖ

مصعب بن سعد کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے آیت :- تم فرماؤ کیا تمہیں بتا دیں کہ سب سے بڑھ کر ناقص عمل کن کے ہیں (آیت ۱۰۳)

کے بارے میں پوچھا کہ کیا یہ عوام کے بارے میں ہے؟ فرمایا: نہیں بلکہ وہ یہود و نصاریٰ ہیں۔ یہود نے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلایا اور

نصاریٰ جنت کا انکار کرتے اور کہتے کہ اس میں کھانا پینا نہیں ہے، رہے عوام والے عوام تو یہ ان لوگوں میں ہیں۔ وہ جو اللہ کے عہد کو

توڑ بیٹھیں بکا ہونے کے بعد (سورۃ البقرہ آیت ۲۷) اور حضرت سعد بن ابی وقاص ان کا نام ناسق رکھتے تھے۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ كِتَابِ

یہ لوگ جنہوں نے اپنے رب کی آیتیں اور اس کا مٹانا مانا تو ان کا کیا دھرا سب اکارت گیا (آیت ۱۰۵)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز ایک ہست ہی موسیٰ تازے آدمی کو جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیا جائے

گا تو اتنا بھاری بھر کم ہونے کے باوجود اللہ کے نزدیک اس کا وزن ایک پھر کے پر کے برابر بھی نہیں ہوگا اور فرمایا کہ یہ آیت پڑھ لو :-

ہم ان کے لئے قیامت کے دن کوئی تول قائم نہیں کریں گے (آیت ۱۰۵)۔ اس کو بیٹھی بن بکیر، مغیرہ بن

عبدالرحمن نے بھی ابو الزناد

طرح روایت کیا ہے۔

سورۃ مریم

اللہ کے نام سے شروع ہو کر نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ابن عباس کا قول ہے کہ البصر بہم دأ شیع یعنی اللہ تعالیٰ

فرماتا ہے کہ آج کفار اپنی ظاہری گمراہی کے باعث نہ خدا کی باتوں کو سننے

وَأَمَّا الْفَالِقَانِ كَافِرَانِ ۖ

يَا حَبِيبُ قَوْلِهِ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ
بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ۖ

۱۸۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَرْثَدٍ

قَالَ سَأَلْتُ أَبِي قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ

أَعْمَالًا لَهُمُ الْحَدِيثُ قَالَا لَكُمُ الْيَهُودُ

النَّصَارَى أَمَّا الْيَهُودُ فَكَذَّبُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا النَّصَارَى فَكَفَرُوا بِالْحَقِّ

وَقَالُوا لَا طَعَامَ فِيهَا وَلَا شَرَابَ وَالْحَدِيثُ قَالَا

الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ

وَكَانَ سَعْدًا يُسَمِّيهِمُ الْقَاسِيَيْنِ ۖ

يَا حَبِيبُ قَوْلِهِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ

كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَاءِهِمْ خَبِطَتْ

أَعْمَالُهُمْ إِلَّا بِآيَةٍ ۖ

۱۸۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا الْمَغِيرَةُ قَالَ

حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

إِنَّهُ لَيَأْتِي الدَّجَلُ الْعَظِيمُ السَّمِيتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

لِلَّذِينَ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحُ مَعْوِضَةٍ وَقَالَ أَتَدْرُونَ

فَلَا يَفْقَهُونَ قَوْلَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ذَرْنَاهُ عَنْ يَمِينِي

بْنِ بَكْرِ عَنْ الْمَغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ

أَبِي الزِّنَادِ مِثْلَهُ ۖ

كهيعص

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَبْصُرْ هَهُنَا وَآشْمِعْ

اللَّهُ يَفْهَمُ وَهُوَ الْيَوْمُ لَا يَسْمَعُونَ وَكَأَنَّ

بَابُ قَوْلِهِ وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ -

يَا أَيُّهَا قَوْمِي وَمَا نَزَّلَ إِلَّا
بِأَمْرِ رَبِّي

وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ الْكَافِرِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: موت کو (قبیحت کے لئے) ایک چنگیر جیڑھے کی شکل میں لایا جائے گا، پھر ایک پکاٹنے والا پکاہے گا کہ اے اہل جنت! پس وہ گردن اٹھا کر دیکھیں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ کیا تم اسے جلتے ہو؟ وہ کہیں گے، ہاں جاتے ہیں، یہ تو موت ہے کیونکہ سب اسے دیکھا ہو گا پھر پکا لایا جائے گا اے اہل جہنم! وہ گردن اٹھا کر دیکھیں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ کیا تم اسے جانتے ہو؟ وہ کہیں گے ہاں جاتے ہیں یہ تو موت ہے کیونکہ سب اسے (مرنے وقت) دیکھ چکے ہوں گے۔ پھر اسے موت کے جیڑھے کی طرح کر کے کہا جائے گا۔ اے اہل جنت! تم اس میں ہمیشہ رہو گے اور وہ غفلت میں اہل جہنم! تم اس میں ہمیشہ رہو گے۔ اب کسی کو موت نہیں آئے گی۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: - اور انہیں ڈر سناؤ پچھتاوے کے دن کا، جب کام ہو چکے گا اور وہ غفلت میں ہیں (آیت ۳۹) یعنی دنیا کے شدید اتالی اور ایمان نہیں لانے۔

وَمَا تَنْزِيلُ الْآيَاتِ مِنْكَ كَتَفْسِيرِ

حضرت امین عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

كَذَلِكَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِي
عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُخْبِرُكَ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَذُورَ مَا أَكْثَرُ مِمَّا
تَذُورُونَ فَتَزِلُّ وَمَا تَنْزِلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ

لَمَّا مَا بَيْنَ آبِدَانَا وَمَا خَلْفَنَا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ كَفَرُوا أَفَرَأَيْتُمُ اللَّهَ الَّذِي كَفَرَ
بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَا وَثِينَ مَا لَكُمْ وَلَكُنَّا

۱۸۴۳ - حَدَّثَنَا الْحَكِيمِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الصُّخْرِ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ
سَمِعْتُ خَبَّابًا قَالَ حَدَّثَنَا الْعَاصِي بْنُ وَائِلٍ الشَّهْقِيُّ
أَتَقَاضَاةَ حَقِّي عِنْدَكَ فَقَالَ لَا أُعْطِيكَ حَتَّى
تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَا حَتَّى
تَمُوتَ ثُمَّ تَبْعَتْ قَالَ فَرَأَيْتُ نَفْسًا مَبْعُوثًا
قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنِّي هُنَاكَ مَا لَكُمْ وَلَكُنَّا أَفَاضِيكَ
فَنَزَلْتُ هَذِهِ الْآيَةَ أَفَرَأَيْتُمُ اللَّهَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا
وَقَالَ لَا وَثِينَ مَا لَكُمْ وَلَكُنَّا سَأَوُكُمُ الشُّرَحِي وَ
شَجَبَهُ وَحَفْصُ بْنُ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ عَنِ
الْأَعْمَشِ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ كَفَرُوا أَفَرَأَيْتُمُ اللَّهَ الَّذِي كَفَرَ
بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَا وَثِينَ مَا لَكُمْ وَلَكُنَّا

۱۸۴۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا
سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الصُّخْرِ عَنْ مَسْرُوقٍ
عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كُنْتُ قَبِيلاً بِمَكَّةَ فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِي
بْنَ وَائِلٍ الشَّهْقِيِّ سِقَافًا فَجِئْتُ أَتَقَاضَاةَ فَقَالَ
لَا أُعْطِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ فَقُلْتُ لَا أَكْفُرُ
بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَمُوتَ اللَّهُ تَعَالَى
بِحَبِيْبِكَ قَالَ إِذَا مَاتَ اللَّهُ تَعَالَى بَحْبِيْبِي وَنِيْ مَالٍ
دَوْلَةٍ فَانْزِلَ اللَّهُ أَفَرَأَيْتُمُ اللَّهَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا

صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام سے فرمایا کہ جتنی دفعہ تم
ہماری زیارت کو آئے ہو اس سے زیادہ دفعہ آئے سے تمہیں کون لوگنا
ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ہے اور جبریل نے محبوب سے عرض کی کہ تم
فرشتے نہیں آتے مگر حضور کے رب کے حکم سے ایسی کاپی جو ہمارے لئے ہے اور جو

ہمارے پیچھے ہے اور حضور کا رب بھیو لئے والا نہیں (آیت ۴۷)۔

آخِرُ آيَةِ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا كِتَابُ

کیا تم نے اسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے منکر ہوا اور کہتا ہے۔۔۔

مسروقی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ کو

فرماتے ہوئے سنا کہ میں اپنی مزدوری لینے عاص بن وائل سمی کے پاس گیا
تو وہ کہنے لگا کہ میری وقت تک تمہیں مزدوری نہیں دوں گا جب تک تم
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا انکار نہ کرو ورنہ میں نے کہا اگر تم سر کر
دوبارہ بھی زندہ ہو جاؤ تو یہ کام میں پھر بھی نہیں کروں گا اس نے کہا کیا
میں سر کر زندہ ہو سکتا ہوں میں نے جواب دیا ہاں اس نے کہا ہاں بھی
میرے پاس مال و اولاد ہوگی لہذا میں تمہارا حساب بلیاق کر دوں گا اس
پر یہ آیت نازل ہوئی ہے کیا تم نے اسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے منکر
ہوا اور کہتا ہے مجھے مزدور مال و اولاد ملیں گے (آیت ۷۷)۔ تو وہی
شعبہ حفص، ابو معاویہ اور کعب نے بھی اعمش سے اس کی
روایت کی ہے۔

أَفَرَأَيْتُمُ اللَّهَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا

عندكم الغيب أم أراكم عند الرحمن عهدكم

عندكم الغيب أم أراكم عند الرحمن عهدكم

مسروقی کا بیان ہے کہ حضرت خباب نے فرمایا کہ میں نے اللہ ہاں لوگنا کرنا
نظروں میں عاص بن وائل سمی کے لئے ایک نوادہ بنا کر دیا جی جب میں ہجرت لینے اس کے
پاس گیا تو اس نے کہا میں تمہیں اس وقت تک نہیں دوں گا جب تک تم محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہ کرو ورنہ میں نے کہا کہ محمد مصطفیٰ کا انکار تو میں اس وقت
بھی نہیں کروں گا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں موت دے اور دوبارہ زندہ کر دے اس نے
کہا جب اللہ تعالیٰ مجھے موت دے کرو دوبارہ زندہ کرے گا تو اس وقت بھی
میرے پاس مال و اولاد ہوئے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کیا تم نے
اسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے منکر ہوا اور کہتا ہے مجھے مزدور مال و اولاد ملیں گے
کیا تمہیں لوگنا کرنا ہے یا جس کے کوئی وعدہ ملے رکھا ہے (آیت ۷۷)۔ اس

لذات میں ٹوٹنا کا لفظ ہے لیکن انھیں نے جو سفیان سے روایت کی اس میں نہ
سیدھا کا لفظ ہے اور نہ مؤثقا کا۔

كَلَّا سَأَلْتُكَ مَا يَقُولُ وَنَمَدْتُكَ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا كَلَّا تَفْسِيرُ

سروقی نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں
نے فرمایا: زیادہ جاہلیت کے اندر میں لوہار کا کام کیا کرتا تھا میرا عاص بن امل
پر قرض تھا جب میں تقاضا کرنے اس کے پاس گیا تو اس نے کہا کہ میں تمہیں
اس وقت تک نہیں دوں گا جب تک تم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا انکار نہ کرو۔ پس میں نے کہا کہ اگر تمہیں اللہ تعالیٰ مار کر دو بارہ
زندہ کر دے میں پھر بھی ان کا انکار نہیں کروں گا۔ اس نے کہا تو میرا
بھیا چھوڑ دو، جب میں مر کر دو بارہ زندہ ہو جاؤں گا پھر مجھے
مال و اولاد دیئے جائیں گے تو اس وقت تمہارا حساب
جیسا قی کر دوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ۱۔ کیا تم نے
اسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے منکر ہوا اور کہتا ہے کہ مجھے ضرور
مال و اولاد ملیں گے (آیت ۷۷)

وَنَزَّاهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا كَلَّا تَفْسِيرُ

ابن عباس کا قول ہے کہ انجبال حد اسے پہاڑ کا غنیمت ہونا مراد ہے۔
سروقی کا بیان ہے کہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں لوہار
کا کام کرتا تھا اور عاص بن وائل پر میرا قرضہ تھا میں تقاضا کرنے اس
کے پاس گیا تو اس نے کہا کہ میں اس وقت تک ادا ایسی نہیں کروں گا
جب تک تم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہ کرو۔ میں نے
کہا کہ مر کر دو بارہ زندہ ہو جاؤں تب بھی میں ان کا انکار نہیں کروں گا اس نے
کہا کہ مرنے کے بعد میں زندہ تو ضرور ہو جاؤں گا لہذا غنیمت یہی
تمہارا قرضہ اور کروں گا جبکہ مال و اولاد بھی مجھے واپس لوٹا دیئے جائیں
گے۔ اس پر یہ وحی نازل ہوئی: کیا تم نے اسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے
منکر ہوا اور کہتا ہے مجھے ضرور مال و اولاد ملیں گے کیا غیب کو چھوڑ
آپا ہے یا ان کے کوئی وعدہ ہے، ہرگز نہیں بلکہ تم لکھ رکھیں گے

اَتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا ۚ قَالَ مُوَيْقًا تَعْدُ يَقُولُ
الْأَشْجَعُ عَنْ سَفِيَانٍ سَيْفًا وَلَا مُوَيْقًا۔

يَا ذِيكُ قَوْلُهُ كَلَّا سَأَلْتُكَ مَا يَقُولُ
وَنَمَدْتُكَ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا۔

۱۸۳۵۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَانَ بْنِ أَبِي الصَّخْصِي
يَحْيَى عَنْ مُسْرُوقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كُنْتُ قَبِيْنًا
فِي الْحَبَايِلِ وَكَانَ لِي دَيْنٌ عَلَى الْعَاصِي بْنِ
وَأَيْلٍ قَالَ فَاتَاهُ بِتَقَاضَاةٍ فَقَالَ لَمْ أُعْطِيْكَ
حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
وَاللَّهِ لَا أَكْفُرُ حَتَّى يَمِيتَكَ اللَّهُ ثُمَّ تَبِعَتْ قَالَتْ
فَنَذَرْنِي حَتَّى أَمُوتَ ثُمَّ تَبِعَتْ فَسَوَتْ أُوتِي
مَالًا وَوَلَدًا فَأَقْضِيْكَ فَتَرَكْتُ هَذِهِ الْأَيْتَةَ
أَقْرَأُ بِهَا الْكُفْرَ يَا بَيْنَنَا وَقَالَ لَا وَتَبَيَّنَ
مَالًا وَوَلَدًا۔

يَا ذِيكُ قَوْلُهُ عَذُوْجَلَّ وَنَزَّاهُ
مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
الْجِبَالُ هَذَا هَذَا مَا۔

۱۸۳۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الصَّخْصِي عَنْ مُسْرُوقٍ عَنْ خَبَّابٍ
قَالَ كُنْتُ رَجُلًا قَبِيْنًا وَكَانَ لِي عَلَى الْعَاصِي بْنِ
وَأَيْلٍ دَيْنٌ فَاتَيْتُهُ أَتَقَاضَاةٍ فَقَالَ لِي لَا
أَقْضِيْكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِهِ حَتَّى تَمُوتَ ثُمَّ تَبِعَتْ قَالَتْ وَارِثِي لِمَبْعُوثٍ
مِّنْ بَعْدِ الْمَوْتِ فَسَوَتْ أَقْضِيْكَ إِذَا رَجَعْتَ
إِلَى مَالٍ وَوَلَدٍ قَالَ فَتَرَكْتُ أَقْرَأُ بِهَا الْكُفْرَ
يَا بَيْنَنَا وَقَالَ لَا وَتَبَيَّنَ مَالًا وَوَلَدًا أَطْلَعَهُ
مُسْرُوقٌ۔

ہم ہی داشت ہوں گے اور ہمارے پاس نہیں آئے گا (آیت ۷ تا ۸)۔

سورہ طہ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ابن جریر اور عساکر کا قول ہے کہ حبشہ کی زبان میں طہ اور مرد
لے فلان کو کہتے ہیں عقیدۃً اس کو کہتے ہیں کہ آدمی سے صحیح صورت ادا
نہ ہو سکے یا ایک ایک کربات کرے۔ آخر نبی میری بیٹہ۔ **فَلْيَسْأَلْكُمْ**
تمہیں ہلاک کرے۔ **الْمُثَلَّى** پر **الْمُثَلَّى** کی موت ہے یعنی تمہارا دریا،
جیسا کہ کہتے ہیں **خَذِرَا لَمُثَلَّى** یا **خَذِرَا لَمُثَلَّى**۔ **فَلْيَسْأَلْكُمْ** سفا
کہتے ہیں کہ آج وہ صفت میں شامل ہوا یعنی اس نے نماز کی جگہ پر
اگر نماز پڑھی۔ **فَأَوْجَسَ** دل میں خوف محسوس کیا، یہاں خاصہ کسرہ
کی وجہ سے **وَأَوْجَسَ** ہو گئی۔ **مُجْدِرٌ** پر شاخیں۔ **يَخْطُبُكَ** تیرا حال
مسائس مصدر ہے۔ **عَاسَ** مساس سے۔ **لَتَنْفُضَنَّ** ہم بکھر دیں گے
تو عا جس زمین پر پانی چڑھ گئے۔ **لَتَنْفُضَنَّ** ہوا زمین۔ **تَجَاهِدُكَ**
قول ہے کہ **لَتَنْفُضَنَّ** **لَتَنْفُضَنَّ**۔ قوم کے زیورات جو فرعون
کے ساتھیوں سے مستعار لیے تھے۔ **لَتَنْفُضَنَّ**۔ پس میں نے
ان کو ڈال دیا۔ **لَتَنْفُضَنَّ** **لَتَنْفُضَنَّ**۔ **لَتَنْفُضَنَّ** وہ یہ کہتے تھے کہ رب نے
غلطی کی۔ **لَتَنْفُضَنَّ** **لَتَنْفُضَنَّ**۔ یعنی بکھر جان کی
بات کا جواب نہیں دیتا۔ **لَتَنْفُضَنَّ** **لَتَنْفُضَنَّ**۔ **لَتَنْفُضَنَّ** **لَتَنْفُضَنَّ**۔
یہ میری محبت تھی کہ **لَتَنْفُضَنَّ** **لَتَنْفُضَنَّ**۔ **لَتَنْفُضَنَّ** **لَتَنْفُضَنَّ**۔
قول ہے کہ **لَتَنْفُضَنَّ** **لَتَنْفُضَنَّ**۔ **لَتَنْفُضَنَّ** **لَتَنْفُضَنَّ**۔
تو کہا کہ میں جانتا ہوں شاید کوئی راستہ بتائے والا مل جائے یا
تاپنے کے لئے سھوڑی سی آگ لے آؤں گا۔ **لَتَنْفُضَنَّ** کا قول
ہے کہ **لَتَنْفُضَنَّ** ان کا عقلمند آدمی۔ **لَتَنْفُضَنَّ** کا قول ہے کہ
لَتَنْفُضَنَّ اس پر ظلم نہ ہو گا کہ اس کی نیکیاں ضائع کر دی جائیں۔
لَتَنْفُضَنَّ **لَتَنْفُضَنَّ**۔ **لَتَنْفُضَنَّ** **لَتَنْفُضَنَّ**۔ **لَتَنْفُضَنَّ** **لَتَنْفُضَنَّ**۔
حالت پر۔ **لَتَنْفُضَنَّ** **لَتَنْفُضَنَّ**۔ **لَتَنْفُضَنَّ** **لَتَنْفُضَنَّ**۔
بدبخت ہوا۔ **لَتَنْفُضَنَّ** **لَتَنْفُضَنَّ**۔ **لَتَنْفُضَنَّ** **لَتَنْفُضَنَّ**۔

مَدَّ أَوَّلَهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا -

سورہ طہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ وَالضَّمَّالُ بِالسَّبْطِ طَه
يَا رَجُلُ يُقَالُ كُلُّ مَا لَمْ يَنْطِقْ بِحَرْفٍ
أَفِيهِ تَمِيمَةٌ أَوْ فَاذَنَةٌ فَرَى عَقْدَةً أَمْرِي
تَهْدِي فَيَسْأَلُكُمْ بِهَدْيِكُمْ أَلَمْ تَأْتِنَا
أَلَمْ تَأْتِنَا بِهَدْيِكُمْ يُقَالُ خَذِرَا لَمُثَلَّى
خَذِرَا لَمُثَلَّى تَحْرَا تَحْرَا صَفَا يُقَالُ هَكَ أَتَيْتَ
الضَّفَّ الْيَوْمَ يَعْنِي الْمَصْصَى الْكَذِي يَصْصِي
فِيهِ فَادْجَسَ أَضْمَرَ خَوْفًا فَذَاهَبَتْ أَلْوَا
مِنْ خَيْفَتِهِ تَكْسَرُ الْخَاوِي جَدُّوعَ آيَ عَلَى
جَدُّوعَ خَطْبِكَ بِأَلْكَ مَسَّاسَ مَصْدَرًا مَسَّاسَةً
وَمَسَّاسًا لَتَنْفُضَنَّ لَتَنْفُضَنَّ قَاعًا يَعْكُوهُ
الْمَاءُ كَالضَّفْصَفِ الْمُسْتَوِي مِنَ الْأَرْضِ وَ
قَالَ مُجَاهِدٌ مَنْ يَرِيكَ الْقَوْمَ الْخَلِي الْكَذِي
اسْتَعَارُوا مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ فَقَدْ فَتَرَهَا قَالَتْ فِتْرَتُهَا
أَلْفِي مَنَعَ قَسِي مَوْسَى هَكَ يَقْرُونَ
أَخْطَا الرَّبَّ لَا يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ قَوْلًا أَجَلُ هَمَّا
حِينَ الْأَقْدَامِ حَتَّى تَكُنِّي أَعْنَى عَنْ حُجَّتِي
وَقَدْ كُنْتُ بَعِيْلًا فِي الدُّنْيَا تَالِ ابْنُ عَبَّاسٍ
يَقْبِيسُ ضَمُّوا الطَّرِيقَ وَكَانُوا شَايِتِينَ
فَقَالَ ابْنُ تَهْرَا جَدَّ عَلَيْهَا مَنْ يَهْدِي الطَّرِيقَ
أَتَكْمُرُ بِكَ تَوْقِدُونَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
أَمْثَلُهُمْ أَعْدَاكُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَضْمًا
لَا يَطْلُقُ فِيهِ هَضْمٌ مِنْ حَسَنَاتِهِ عَوَجًا
قَلْبِيَا أَمْثَلًا رَامِيَةً سِيرَتَهَا حَالَتَهَا الْكَذِي

ہمارے اور تمہارے درمیان - یکساں خشک -
کلی قدر اندازے پر مطابق وعدہ لائیا کمزوری
نہ دکھاتا -

وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِي كِتَابُ التَّوْحِيدِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت آدم اور حضرت موسیٰ کی ملاقات ہوئی تو حضرت
موسیٰ نے حضرت آدم سے کہا کہ آپ وہی ہیں جنہوں نے تمام انسانوں
کو مشقت میں ڈالا اور جنت سے نکلوا یا۔ حضرت آدم نے ان
سے کہا کہ آپ وہی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور اپنے لیے
جنت اور آپ پر تودیت نازل فرمائی۔ کہا ہاں وہی ہوں۔ کہا تو آپ نے
اس میں برکت پر کھینچا انش سے پہلے میرے لیے لکھی ہوئی پائی ہوگی۔
جواب دیا۔ ہاں تو حضرت آدم نے حضرت موسیٰ پر رحمت قائم
کر دی۔ الیم سے سمندر مراد ہے۔

فَاَصْرَبْتُ لَكُمْ طَرِيقًا فِي الْبَحْرِ كِتَابُ التَّوْحِيدِ
اور بیشک ہم نے موسیٰ کو وہی کی کہ راتوں رات میرے بندوں کو لے چلے اور ان کے
لئے دریا میں سوکھا راستہ نکال دے تھے ڈرنے والے فرعون کے لے اور غمخواروں کے
پچھے فرعون پر اپنے لشکر کے تو انہیں دریائے ڈھانچا یا جیسا ڈھانچا یا۔
اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کیا اور راہ نہ دکھائی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے گئے، تو
یہودی عاشورے کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ جب ان سے
اس بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ آج کے دن حضرت
موسیٰ علیہ السلام فرعون پر غالب آئے تھے۔ اس پر نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کی نسبت ہم حضرت موسیٰ
سے زیادہ قریب ہیں لہذا اسے مسلمان قرار دے کر تم بھی اس کا
روزہ رکھو۔

فَلَا يُخْرِجُكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ فَتَشَقُّ كِتَابُ التَّوْحِيدِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب

الْمُبَارَكِ طَوْرِي سُبْحًا تَوَادِي بِمَكِينَا بِأَمْرِنَا
مَكَانًا سَوِي مَنُصَفَ بَيْتِهِمْ يَبْسَا يَبْسَا
عَلَى قَدَرٍ مَّوْعِدًا لَّكِنِّيَا قَضَعًا
بَابُ قَوْلِهِ وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِي

۱۸۲۷۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
مَهْدِي بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَيْبٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ النَّبِيُّ أَدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ مُوسَى لِأَدَمَ أَنْتَ
الَّذِي أَشَقَّيْتَ النَّاسَ وَأَخْرَجْتَهُم مِّنَ الْجَنَّةِ
قَالَ لِمَا أَدَمَ أَنْتَ الَّذِي أَصْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ
وَأَصْطَفَاكَ لِنَفْسِهِ وَأَنْزَلَ عَلَيْكَ التَّوْرَانَ
قَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَجَدْتَهَا كَتَبَ عَلَى قَبْلِ أَنْ
يَخْلُقَنِي قَالَ نَعَمْ فَفَجَّرَ أَدَمُ مُوسَى الْيَمَّ الْبَحْرَ

بَابُ قَوْلِهِ وَلَقَدْ آوَجَّيْنَا إِلَى
مُوسَى أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِي فَأَضْرِبْ لَهُمُ طَرِيقًا
فِي الْبَحْرِ يَبَسًا لَا تَخَفُ دَرَكًا وَلَا تُخْشَى
فَاتَّبَعَهُمْ فَيَذَرُوهُمْ فَيَقْبِضُهم مِّنَ الْيَمِّ
مَا غَشِيَهُمْ وَأَصْلُ فَيَذَرُوهُمْ قَوْمًا هَادِي

۱۸۲۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِدْرِيسٍ حَدَّثَنَا
رَوْحُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَرْدٍ عَنْ سَعِيدِ
بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَالْيَهُودُ
تَصُومُ عَاشُورًا أَفْرَسَ لَهُمْ فَقَالُوا هَذَا الْيَوْمَ الَّذِي
ظَهَرَ فِيهِ مُوسَى عَلَى فِرْعَوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَوْلَى بِمُوسَى مِنْهُمْ
نَصُومُهُ

بَابُ قَوْلِهِ فَلَا يُخْرِجُكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ فَتَشَقُّ

۱۸۲۹۔ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَرْدٍ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت موسیٰ نے بحث کرتے ہوئے حضرت آدم سے کہا کہ آپ وہی ہیں جنہوں نے اپنی لغزش کے باعث تمام انسانوں کو جنت سے نکلوا یا اللہ مشقت میں ڈال دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت آدم نے کہا کہ اسے موسیٰ!

آپ وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور اپنے کلام کے لیے چنا؟ کیا آپ مجھے اس بات پر طاعت کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے میری پیدائش سے بھی پہلے میرے لیے لکھ دی تھی! یا میری پیدائش سے پہلے میرے لیے مقدر فرما دی تھی؟ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت آدم نے حضرت موسیٰ کو لا جواب کر دیا۔

سورة الانبياء

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سورۃ بنی اسرائیل الکہف، ہریم، طہ اور الانبیاء ابتداء میں نازل ہوتے والی سورتوں میں سے بہت فصیح ہیں۔ یہ وہ ہیں جو میں نے پرانی یاد کی ہوئی ہیں۔ کتابت کا قول ہے کہ جہذا اذا نکلت من طہ کے بعد تا حسن بصری کا قول ہے کہ فی تلک تارے اس طرح آسمان میں گھومتے ہیں، جسے چرخہ گھومتا ہے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ نفثت چرخیں۔ یحییٰ بن رو کے جائز ہیں۔ اُنکلم اُنکلم واخذہ تہارا دین ایک ہے، مگر یہ کا قول ہے کہ حصب حبشہ کی زبان میں خطب یعنی ایندھن۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ اُنکلموا اس سے توقع نہ کی یہ اُنکلمت سے ہے۔ غابہ بن بججے ہوئے۔ حصبہ بڑے کاٹا یا اٹھانا ہوا وہ واحد شنیہ اور جمع سب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ لا یستخسرون وہ اکتاتے نہیں اور تحسیر اسی سے نکلا ہے، جیسے تحسیرت یعنی جی میں نے اپنے اونٹ کو تھکا دیا۔ غنیق دور دراز۔ نکلموا اٹھانے کے۔ فصحنہ نبوس زہریں۔ تقصیرا انسر کم اختلاف کیا۔ تحسیر جس۔ انھر من اور انھس ہم معنی ہیں یعنی لگاؤ۔ انکلمت ستر کا لگاؤ۔ اذ نکلمت میں نے

بْنِ الْخَارِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَاجَهُ مُوسَىٰ أَدَمَ فَقَالَ
لَمَ أَنتَ الَّذِي أَخَذْتَ النَّاسَ مِنَ الْجَنَّةِ
بِذَنْبِكَ وَاسْتَفَيْتَهُمْ هَذَا قَالَ أَدَمُ يَا مُوسَىٰ
أَنْتَ الَّذِي أَصْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ
أَتَلَوْنِي عَلَىٰ أَمْرٍ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي
أَوْ قَدَرَهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَحَّ أَدَمُ مُوسَىٰ.

سورة الانبياء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
۱۸۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ
عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
بَيَّنِّي إِسْرَآءِيلَ وَالْحَكِيمُ وَمَرْيَمَ وَطُحْ
وَالْأَنْبِيَاءُ هُنَّ مِنَ الْبُحَاثِ الْكُلِّ وَهَنَ مِنْ
يَلَادِي وَقَالَ فَتَاحَةُ جَدَّادٍ أَقْطَعُ هُنَّ وَقَالَ
الْحَسَنُ فِي فَلَيْتَ مِثْلَ فَلَكِ الْبُحَاثِ يَسْتَعُونَ
يَبْدُونَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَفَثَتْ رَأْسُ
يَصْحَوْنَ يَسْعَوْنَ أَمْتَكْرَامَةً وَاحِدَةً قَالَ
دِيْنَكْرَدِيْنٌ وَاحِدَةً قَالَ عِكْرِمَةُ حَصْبُ
حَصْبُ بِالْحَبَشِيَّةِ وَقَالَ غَيْرُهُ احْتَوَا تَوَقُّعُهُ
مِنْ أَحْسَنَ خَامِدِيْنِ هَامِدِيْنِ حَصْبُ
مُسْتَأْمِلٌ يَقَعُ عَلَى الْوَاحِدِ وَالْإِثْنَيْنِ وَالْجَمْعِ
لَا يَسْتَحِيرُونَ لَا يَجْعُونَ وَمِنْهُ حَيَرٌ وَحَسْرَتٌ
بَعِيْرِي عَيْنِي بَعِيدٌ نَكَبُوا رَدُّوا صَنَعَهُ كَبُوسِ
الْكَارِ وَنَقَطُوا أَمْرَهُمْ اخْتَلَفُوا الْحَبِيسُ وَ

الْخَفِيُّ أَذْنًاكَ أَعْلَمْنَاكَ إِذْ نَشْكُرُ إِذَا أَعْلَمْتَهُ
فَأَنْتَ وَهُوَ عَلَى سَوَاءٍ تَحْرُفُ تَعْدُو قَالَ مَجَاهِدٌ
لَعَنَهُمُ اللَّهُ سَكُونُ تَقَرُّمُونَ أَرْضِي رَضِيَ التَّمَاثِيلُ
الْأَصْنَافُ السَّجَلُ الصَّحِيفَةُ

تمہیں خبر دی تو برابر ہو گئے اور کوئی دھوکا نہیں کیا۔
لَعَنَهُمُ اللَّهُ سَكُونُ... شاید تم سمجھ جاؤ۔ اور تفسیر
راضی ہوا۔ اللہ تعالیٰ بہت اہتمام۔ اسجیل صحیفہ
کتابچہ۔

کتاباً جَدَا أَنَا أَوَّلُ خَلْقِي كِتَابُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ نبوی فرمایا کہ قیامت میں جب تمہیں اللہ تعالیٰ
کی طرف منظر کیا جائے گا تو تم منظر باؤں منظر جسم اور تختہ کے بغیر اٹھائے جاؤ گے
جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ہم نے پہلے اسے جیسے بنایا تھا اسی
طرح پھر کر دیں گے اور وہ وہی ہے ہمارے ذمہ ہم نے اس کو ضرور پورا
کر لیں گے (آیت ۱۰) پھر قیامت میں جس کو سب سے پہلے لباس پہنایا
جائے گا وہ حضرت ابراہیم ہیں گے۔ لگاہ ہو جاؤ کہ میری امت
کے کچھ لوگ لائے جائیں گے اور فرشتے ان کو دوزخ کی جانب لے
جائیں گے، میں عرض کروں گا اے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ پس
کہا جائے گا کہ تمہیں نہیں معلوم کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا جانچ کر نکھایا تھا پس
میں وہی کہو گا جو اللہ تعالیٰ کے نیک بندے حضرت عیسیٰ نے کہا تھا کہ: آدمیوں پر مطلع
تھا جب انہیں پہنچا دیا جائے تو انہیں اٹھایا تو وہی ان پر لگاہ رکھا تھا افسوس چیز
بڑے سامنے حاضر ہے (سورہ المائدہ، آیت ۱۱) پھر کہا جائے گا کہ جیسے ہی تم ۴

باب ۶۸۱ قَوْلُهُ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقِي

۱۸۵۱ - حَدَّثَنَا سَيْمَانُ بْنُ خَرِبٍ أَحَدُ ثَمَنِيَّةٍ
عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ شَيْخٍ مِّنَ الْخَلِجِ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خُطِبَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّا نَحْكُمُ
مُحْشُورُونَ إِلَى اللَّهِ حِفَاةً عِزَّةً كَمَا بَدَأْنَا
أَوَّلَ خَلْقِي نَعِيدُهُ وَعَدًّا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ
تَحْرَانِ أَوَّلَ مَنْ يَكْسَى يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِبْرَاهِيمُ
أَلَا إِنَّهُ مَجَاءُ بِرِجَالٍ مِّنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ
ذَاتُ الشَّامِ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي قِيْلَ
لَا تُدَارِي مَا أَحَدُكُمَا بَعْدَكَ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ
الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا أَمَّا دَمْتُ
إِلَى قَوْلِهِ شَهِيدًا يَقَالُ إِنَّ هَذَا لَمْ يَكُنْ يَزَالُ
مُتَدِينًا عَلَى أَهْلَائِهِمْ مِّنْ دَارِهِمْ

سُورَةُ الْحَجَّةِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي أَمْنِيَّتِهِ إِذَا حَدَّثَ
الْقُلُوبُ الشَّيْطَانُ فِي خَدَائِشِهِ فَيَسْطُلُ أَمَّا
مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ وَيُحْكِمُ آيَاتِهِ وَيَقَالُ
أَمْنِيَّتُهُ خَدَائِشُهُ أَلَا مَا فِي يَدَيْهِمْ وَلَا
يَكْتُمُونَ وَقَالَ مَجَاهِدٌ مَّشِيْدًا بِأَلْقَاصِهِ
وَقَالَ غَيْرُهُ يَسْطُرُونَ يَهْرُطُونَ مِنَ السَّطْوَةِ
فَيَقَالُ يَسْطُرُونَ يَبْطِشُونَ وَهَذَا أَلَا

سُورَةُ الْحَجِّ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ابن عباس کا قول ہے کہ اَمْنِيَّتِهِ الشَّيْطَانُ يَهْرُطُ كَرَبِّهِ وَالْأَلَا
ابن عباس کا قول ہے کہ فی اَمْنِيَّتِهِ جب حضور کچھ فرماتے تو شیطان
آپ کی بات میں اپنی بھی ملا دیتا۔ تو اللہ تعالیٰ شیطان کی ملاوٹ کو
مٹا دیتا اور اپنی آیات کو محکم فرما دیتا بعض کے نزدیک یہ اَمْنِيَّتِهِ ہے
یعنی اس کا بھٹکاؤ اَلَا مَا فِي يَدَيْهِمْ یعنی پڑھتے ہیں اور لکھتے ہیں
مجاہد کا قول ہے کہ مَشِيْدًا چونکہ کے ساتھ دوسرے حضرات کا قول ہے
کہ يَسْطُرُونَ کیا دینی کہتے ہیں بعض نے کہا کہ اس سے یہ مراد ہے کہ پکڑ
کرتے ہیں۔ وَ يَهْرُطُونَ إِلَى الطَّيِّبِ مِنْ الثَّقُولِ دل میں

الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ أَرِهْتُمُوهُ قَالَ أَيْسَرَ عِبَادِي
يَسْبَبُ بِحَبْلِ إِلَى سَقْفِ الْبَيْتِ تَدْهَلُ
تَشْدَلُ -

يَا أَيُّهَا النَّاسُ فَكُلُوا وَشَرُّوا النَّاسَ

سَكْرَى -

۱۸۵۲ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْحُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا أَدَمُ يَقُولُ لَبَّيْكَ رَبَّنَا
وَسَعْدَيْكَ فَيَنَادِي بِصَوْتٍ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ
تُخْرِجَهُ مِنْ دَرَجَتِكَ بَعَثْنَا إِلَى النَّارِ قَالَ يَا رَبِّ وَمَا
بَعَثَ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ أَمْرًا قَالَ تَسْعِمَانِي
وَتَسْعَى وَتَسْعِيانِ فَيُكَلِّمُهُنَّ فَتَضَعُ الْحَاحِلُ حُلَاهَا
وَيُشِيبُ الْوَرِيدُ وَتَدْرِي النَّاسَ سَكْرَى وَمَا هُوَ
بِسَكْرَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى
النَّاسِ حَتَّى تَذَرَتْ وُجُوهُهُمُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ تَسْعِمَانِي
وَتَسْعَى وَتَسْعِيانِ وَمِنْكُمْ وَاحِدٌ ثُمَّ أَنْتُمْ فِي النَّاسِ
كَالْشَّعَاءِ السُّودِ آدَمُ فِي جَنْبِ الثُّورِ الْبَيْضِ وَكَالْحَمْرُ
الْبَيْضَاءُ فِي جَنْبِ الثُّورِ الْأَسْوَدِ وَآدَمُ فِي جَوْانٍ
كَكَرْتَارِجِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ ثَلَاثَ أَهْلِ
الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا
قَالَ إِيَّوَا سَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ تَدْرِي النَّاسَ سَكْرَى
وَمَا هُوَ سَكْرَى وَقَالَ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ تَسْعِمَانِي وَتَسْعَى
وَتَسْعِيانِ وَقَالَ جَدِّكَ عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَابْنُ مَرْجَانٍ
سَكْرَى وَمَا هُوَ سَكْرَى -

يَا أَيُّهَا النَّاسُ فَكُلُوا وَشَرُّوا النَّاسَ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ
عَلَى حَرْفٍ شَدِيدٌ فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ نِيطَمَانَ
بِهِ وَإِنْ أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ نِيطَمَانَ عَلَى وَجْهِهِ

بات ڈالی گئی۔ ابن عباس کا قول ہے بسبب سے مراد ہے
کہ رومی کے ساتھ جو گھر کی چھت تک ہو۔ تَدْهَلُ سے
مشغول ہونا۔ غافل ہو جانا مراد ہے۔

وَتَدْرِي النَّاسَ سَكْرَى کی تفسیر

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ
اے آدم! وہ عرض کریں گے کہ اے رب! میں تیری بارگاہ میں حاضر اور حکم ملتے
کے لئے تیار ہوں پس ایک وار آئے گی کہ اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ
اپنی اولاد میں سے جنہیں کو علیحدہ کر دو، وہ عرض کریں گے کہ اے رب!
جہنم کی طرف کس کو بھیجوں؟ فرمایا جائے گا کہ ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے
کو۔ پس اس وقت حاملہ کا حمل گر جائے گا اور بچے پوڑھے ہو جائیں گے
اور لوگوں کو دیکھے گا جیسے وہ نشہ میں ہیں اور وہ نشہ میں نہ ہوں گے
مگر یہ گایہ کہ اللہ کا عذاب سخت ہے (راہیت ۲) صحابہ کرام کو اس کا بڑا
صدمہ ہوا اور ان کے چہروں کا رنگ بدل گیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ نو سو ننانوے یا جوج و ما جوج سے ہوں گے اور
ایک (جنت میں) جلنے والا تم میں سے ہوگا۔ پھر فرمایا کہ تم لوگوں میں
اس طرح ہو گے جیسے سفید بیل کے پہلو میں کالا بیل یا کالے بیل کے
پہلو میں سفید بیل ہوتا ہے۔ مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت میں جو تعالیٰ
ہو گے پس ہم نے (حوشی میں) تکبیر کہی، پھر آپ کے فرمایا: اہل جنت کا
نہانی حصہ ہم نے پھر تکبیر کہی۔ پھر فرمایا کہ اہل جنت کے نصف -
ہم نے پھر تکبیر کہی۔ اب اسامہ نے اعمش سے روایت کی ہے کہ: تو
لوگوں کو دیکھے گا کہ وہ نشہ میں ہیں اور وہ نشہ میں نہ ہوں
گے۔ اور کہا کہ ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے۔ جریر اور
علی بن یونس اور ابو معاویہ کی روایت میں ہے کہ: نشہ میں
ہیں اور وہ نشہ میں نہ ہوں گے۔

وَمِنْ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ عَلَى حَرْفٍ کی تفسیر
اد کہ آدمی اللہ کی بندگی ایک کنا سے کرتے ہیں پھر اگر انہیں کوئی مصلحت یا پہنچے تو
وہ چین سے ہیں اور جب کوئی آزمائش آتی تو منہ کے بل بیٹ گئے دنیا اور آخرت

دو لڑکوں کا نقصان... یہ ہے دو لڑکوں کی (آیت ۱۲۸) علیؑ کو ثقیل شک کے ساتھ اترے تھے۔ ہم نے انہیں وسعت دی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے انہیں سے کہ:

ایک آدمی (یعنی اسلام) مدینہ منورہ میں ایسا بھی اگر دہاکہ اس کی بیوی اگر لڑکا جنتی اور جائز بھی نہ دیتے تو کتنا کر یہ دین (اسلام) بہت اچھا ہے اور اگر اس کی بیوی لڑکا نہ جنتی اور اس کے جائز بھی نہ دیتے تو کتنا یہ دین تو بڑا ہے۔

هَذَا اِنْ خَصَّ اَنْ اَخْتَصَمُوا فِي دِيْنِهِمْ كِتَابُ التَّحْقِيقِ

قیس بن عباد نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے قسم کھا کر فرمایا کہ آیت ہذا میں خَصَّ اَنْ اَخْتَصَمُوا اس نے نہ ہم (آیت ۱۹) یہ (۱) حضرت حمزہ اور ان کے دونوں ساتھیوں اور (۲) عقبہ اور اس کے دونوں ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی جبکہ غزوہ بدر میں وہ مقابلے پر تھے۔ سفیان نے ابوہاشم سے اس کی روایت کی ہے، عثمان، جریر، منصور، ابوہاشم نے ابوہشام سے ان کا قول روایت کیا ہے۔

قیس بن عباد نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ قیامت کے روز رحمن کی بارگاہ میں سب سے پہلے میں اپنا مقدمہ فیصلے کے لئے پیش کروں گا۔ قیس کا بیان ہے کہ یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی ہے ہذا میں خَصَّ اَنْ اَخْتَصَمُوا اس نے نہ ہم (آیت ۱۹) فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو جنگ بدر میں ایک دوسرے کے گمراہے یعنی ادھر سے علیؑ، حمزہ اور عقبہ رضی اللہ عنہم اور دوسری جانب کے قیس بن ربیعہ، عقبہ بن ربیعہ اور ولید بن عقبہ تھے۔

خَيْرَ النَّبَا وَالْاِخْرَةِ اِلَى قَوْلِهِ ذَلِكُمْ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ اَتَرَفْتَاهُمْ وَسَعَتْ اَهُمُّ

۱۸۵۳۔ حَدَّثَنَا شَيْخُ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْخَزَرِي حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا اِسْرَافِيلُ عَنْ

آبِي حَصَيْنَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَفِي النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ عَلَى حَرْفٍ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَقْدَمُ الْمَدِينَةَ فَإِنْ وَلَدَتْ أَمْرًا كُنَّ غُلَامًا وَنَسِجَتْ خِيْلَهُ قَالَ هَذَا دِينُ صَالِحٍ وَوَرِثَ تَمْرًا لِدَا مَرَاتٍ وَلَمْ تَنْسِجْ خِيْلَهُ قَالَ هَذَا دِينُ سَوِيٍّ

بَابُ كِتَابِ قَوْلِهِ هَذَا اِنْ خَصَّ اَنْ اَخْتَصَمُوا

۱۸۵۴۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ اَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي عَجْلَنٍ عَنْ قَبِيصِ بْنِ عَبَادٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ كَانَ يُقْسِمُ فِيهَا لَاتِ هَذِهِ الْآيَةُ هَذَا اِنْ خَصَّ اَنْ اَخْتَصَمُوا فِي دِيْنِهِمْ

نَزَلَتْ فِي حَمْزَةٍ وَصَاحِبِيَّةٍ وَعُتْبَةَ وَصَاحِبِيَّةٍ يَوْمَ بَدْرٍ فِي يَوْمٍ بَدْرٍ ذَاكَ سُفْيَانُ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ وَقَالَ عُثْمَانُ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي عَجْلَنٍ قَوْلُهُ

۱۸۵۵۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَجْلَنٍ عَنْ قَبِيصِ بْنِ عَبَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

قَالَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ يَجْتَوِيَنَّ بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمَنِ لِلْخُصُوفَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ قَبِيصٌ قَبِيصٌ نَزَلَتْ هَذَا اِنْ خَصَّ اَنْ اَخْتَصَمُوا فِي دِيْنِهِمْ قَالَ هُمُ الَّذِيْنَ بَادَرُوا يَوْمَ بَدْرٍ عَلِيٌّ وَحَمْزَةُ وَعُتْبَةُ وَتَيْبَةَ بِنْتُ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ

سُورَةُ الْمُؤْمِنِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعَ طَرَاثُومَ سَبْعَ
سَعْدَاتٍ لَهَا سَابِقُونَ سَبَقَتْ لَهُمُ السَّعَادَةُ
فَلَوْ مِثْلُ حَبْلَةِ خَافِيَيْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
هَذِهِ هِيَ هَذِهِ بَعِيدًا بَعِيدًا مَا سَمِعْتُ
الْعَادِينَ الْمَلَائِكَةَ لَنَا كَبُورٌ لَعَادُ لَوْ كَانُوا
عَابِدُونَ مِنْ سُلَالَتِي الْوَلَدِ وَالْمُطَفَّةِ السَّلَاحِ
وَالْمُجَنَّةِ وَالْجَنُونَ وَاحِدًا وَالْعَشَاءُ الْزَبَدُ
وَمَا اسْتَفْعَمَ عَنِ الْمَاءِ وَمَا لَا يَنْتَفِعُ بِهِ
يَجَارُونَ يَرْفَعُونَ أَصْوَاتَهُمْ كَمَا تَجَارُ
الْبَقَرَةُ عَلَى أَعْقَابِهَا رَجَعِ عَلَى عَقْبَيْهِ
سَامِرًا مِنَ الْمَسْرِ وَالْجَبِيمُ السَّمَامُ وَالسَّامِرُ
هَهُنَا فِي مَوْضِعٍ الْجَبِيمُ تَسْحَرُونَ تَحْمِلُونَ
مِنَ السَّحِيرِ

سُورَةُ الْمُؤْمِنُونَ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔
ابن عبیدہ کا قول ہے کہ شیخ طراثی سے مراد ہیں
سات آسمان۔ لہذا سنا بقون سعادت ان کا منفرد ہے
قلوبہم و حیاتہ و دوسرے جیسے۔ ابن عباس کا قول ہے
صیغہ صیغہ صیغہ صیغہ صیغہ صیغہ صیغہ صیغہ
فرشتوں سے۔ لہذا بقون سیدھے راستے سے ہٹ جانے
والے۔ گارہون بد شکل۔ سلا تہ لڑکا یا لطفہ۔ الجنتہ
اور الجنتون ہم معنی ہیں دیوانگی۔ العشاء جھگ جھپٹی
کی طرح پر آتا ہے اور جس سے فائدہ نہ ہو۔ یجا لڑن
گاسے کی طرح آواز لگانا۔ علی اعقابہم واپس
لوٹ جانا۔ سامر ایہ اسم سے ہے اور اس کی
جمع اسماء ہے اور یہاں السامر جمع کی جگہ ہے۔
سحر و جادو سے اندھے ہو گئے ہو۔

سُورَةُ النُّورِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مِنْ خِلَالِهِ مِنْ بَيْنِ أَمْثَلِ
الْحَبَابِ سَنَابِلُهُ الْقَضَائِمُ مَذْذِبِينَ
يَقَالُ لِمُسْتَحْدَى مَذْذِبِينَ أَشْتَاتًا وَشَتَّى
وَشَتَّى وَشَتَّى وَاحِدًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
سُورَةُ أَنْزَلْنَا هَآبِيَّتَ هَآوٍ وَقَالَ عُبَيْدُ
سُمِّيَ الْقُرْآنُ بِجَمَاعَةِ السُّرُسِ وَسُمِّيَتْ
السُّورَةُ لِأَنَّهَا مَقْطُوعَةٌ مِنَ الْخُرُجِ
فَلَمَّا قُرِنَ بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ سُمِّيَ قُرْآنًا
وَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَمَّا لِيَ الْمَشْكَاةُ
الْكُوفَةُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى إِنَّ

سُورَةُ النُّورِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔
من خلالہ میں سے۔ سنا کتبہ اس کی
بجلی کی روشنی۔ مذبذب عجزی کرنے والے یہ مذبذب کی جمع
ہے۔ اشتات، شت، شتات اور شت چاروں
ہم معنی ہیں۔ ابن عباس کا قول ہے۔ سورۃ انزلنا ہا ہم نے
اس کو بیان کیا دوسرے حضرات کا قول ہے کہ سورتوں کے مجموعے کو
قرآن کریم کہتے ہیں اور انہیں سورت کہتے ہیں کہ یہ ایک دوسری
سے جدا ہیں وجہ ایک دوسری سے مل جاتی ہیں تو قرآن مجید ہو جاتا
ہے۔ سعد بن عبادہ ثمالی کا قول ہے مشکوۃ طاقی یہ حبشہ کی زبان
کا لفظ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ۔ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَ
قُرْآنَهُ

ایک حصے سے دوسرے حصے کو جوڑنا۔ فَاِذَا قَرَأْتَ نَافِثًا
قَرَأْتَ یعنی جب قرآن کریم کو ایک جگہ جوڑ کر جمع کروادیں تو جیسے حکم
دیا گیا ہے اس کے مطابق عمل کرنا اور جن باتوں سے روکا گیا ہے ان
سے باز رہنا اور کہتے ہیں کہ قرآن مجید کوئی مشاعری نہیں بلکہ سخاوت کا

مجموعہ ہے۔ اسے اَلْقُرْآنُ اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ حق اور باطل میں
فرق کر دیتا ہے۔ عورت کے لئے کہتے ہیں مَا قَرَأْتَ بِسَدٍّ قَطُّ...
کہ اس نے بیٹھ میں کبھی بچہ نہیں رکھا۔ یہ جو فرمایا فَرَشْتَاہَا تو مراد ہے
کہ ہم نے اس میں مختلف فرشتے نازل فرمائے اور جس نے اسے فرشتا کا ہاتھ
ہے تو مراد ہے کہ ہم نے تمہارے اوپر اور بعد میں آنے والوں پر فرس کر دیا کہ ان
احکام پر عمل کریں۔ مجاہد کا قول ہے کہ اَوَّلُ الْفَطْلِ الْكَزْبُ لَمْ يَكُنْ مَرَدًّا
جو کم عمری کے باعث مرد عورت کے مجیدوں کو نہیں مانتے۔

شعبی کا قول ہے کہ اَدْنَى الْاِثْمِ سِتْرٌ سے مراد ہے جو عورت کے قابل نہ
ہو اور طافوس کا قول ہے کہ اس سے مراد ایسا الحق ہے جس کو عورت
کی احتیاج ہی نہ ہو۔ مجاہد کا قول ہے کہ اس سے مراد وہ شخص جس کا
تعلق صرف کھانے پینے یعنی پیٹ سے ہو اور خوردنوں سے ہاتھ گلے
کی نسبت کا انہیں ڈر ہی نہ ہو۔

وَالَّذِينَ يَرْمُونَ اَزْوَاجَهُمْ كِتَابُ

اور جو اپنی عورتوں کو عیب لگائیں اور ان کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ
ہوں تو ایسے کسی کی گواہی یہ ہے کہ چاہے باوجود گواہی دے اللہ کے نام سے
کہ وہ سچا ہے (آیت ۶)

دوسری نے حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ
حضرت عوف بن علی بن عثمان کے سروراء حضرت عاصم بن عدی کے پاس آئے
اور کہنے لگے کہ آپ اس شخص کے ہاتھ میں کیا کہتے ہیں جو کسی آدمی کو اپنی عورت
کے ساتھ بدکاری کرتا ہو اور کہے۔ اگر وہ اسے قتل کر دے تو کیا اسے بدلے
آپ اسے قتل کر دیں گے؟ آخر وہ کیا کرے؟ اس ہاتھ میں مجھے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے دریافت کر کے بتائیے۔ پس حضرت عاصم بادگاہ نبوت میں حاضر
ہو کر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! یہ ماجرا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اس طرح پوچھنے کو ناپسند فرمایا جب حضرت عوف نے ان سے پوچھا تو
انہوں نے کہہ دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ناپسند فرمایا اور

عَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ تَأْلِيْفُ بَعْضِهِ اِلَى
بَعْضٍ فَاِذَا قُرْآنُهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ فَاِذَا
جَمَعْنَاهُ وَالْفَنَاءُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ اَيَّ مَا
جُمِعَ فِيْهِ فَاعْمَلْ بِمَا اَمَرَكَ وَاَنْتَ

عَمَّا نَهَاكَ اللهُ وَيَقَالُ لَيْسَ لِشَعْرِهِ قُرْآنٌ
اَيَّ تَأْلِيْفٌ وَسَيِّئُ الْقُرْآنُ اِنَّ لَاسْتَهْ يُفَرِّقُ
بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ وَيَقَالُ لِلْمَرْأَةِ مَا قَرَأَتْ
بِسَلَّاقُ اَيَّ تَحَرُّجُ فِي بَطْنِهَا وَكَذَا وَقَالَ
فَرَضْنَاهَا اَنْزَلْنَاهَا فِيْهَا قُرْآنٌ مُّخْتَلِفٌ فِي
مَنْ قَرَأَ قَرَضْنَاهَا يَقُولُ قَرَضْنَاهَا عَلَيْكُمْ
وَعَلَى مَنْ بَعْدَكُمْ كَقَالَ مُجَاهِدٌ هَذَا وَالْطَّلِيلُ
الَّذِينَ لَمْ يَنْظُرُوا لِمَرْيَدٍ رَوَى اَبُو يَرْمِيهِ مِنَ
الْبُخَارِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ اَدْنَى الْاِثْمِ مَنْ لَيْسَ
لَهُ اِمْرٌ بَرٌّ وَقَالَ كَاؤُسٌ هُوَ الْاَحْمَقُ الَّذِي
لَا جَاجَةَ لَهُ فِي النِّسَاءِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ
لَا يَرْمِيهِ اِلَّا بَطْلُهُ وَلَا يَجَافُ عَلَى النِّسَاءِ

بِادْنَى قَوْلِهِ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ
اَزْوَاجَهُمْ وَتَوَكَّلْ لَكُمْ شَهَادَةُ اَمْرٍ اَوْ
اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهَادَاتٍ
بِاللَّهِ اِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِيْنَ

۱۸۵۶۔ حَدَّثَنَا اسْحَاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِی الزُّهْرِيُّ
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ عَوْسِيْرًا اَتَى عَاصِمَ
ابْنَ عَدِيٍّ وَكَانَ سَيِّدَ بَنِي عَجْلَانَ فَقَالَ
كَيْفَ تَقُولُوْنَ فِي مَرْجِلٍ وَجَدَا مَعَ امْرَأَتِهِ
رَجُلًا اَيُّفْتَلَهُ فَتَقْتُلُوْهُ اَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ
سَلُّ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
ذَلِكَ قَاتِي عَاصِمَ النَّخَعِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَكَيْفَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمَّا نِيلَ فَسَأَلَهُ عُمَيْرٌ فَقَالَ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ
 أَلَمَّا نِيلَ وَعَابَهَا قَالَتْ عُمَيْرٌ وَاللَّهِ لَا أَتْرُكُ
 حَتَّى آسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَنْ ذَلِكَ فَجَاءَ عُمَيْرٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا جَلَّ
 وَجَدًا مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا يَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ
 أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ الْقُرْآنَ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ
 فَأَمْرُهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَلَأَةِ
 بِمَا سَمِعَتْهُ فِي كِتَابِهِ فَلَا عَنَهَا شَرٌّ قَالَتْ يَا
 رَسُولَ اللَّهِ إِنْ جَسَّتْهَا فَقَدْ ظَلَمْتُهَا فَطَلَقَهَا
 فَكَانَتْ سَنَةً لِمَنْ كَانَ بَعْدَ هُمَا فِي الْمَلَائِكَةِ
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْظِرُوا
 فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ اسْتَحْمُوا عَجْمَ الْعَيْنَيْنِ عَظِيمٍ
 الْإِيتِيَيْنِ خَدَّيْ السَّاقَيْنِ فَلَا أَحْسِبُ عُمَيْرًا
 إِلَّا لَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهَا وَرِنْ جَاءَتْ بِهِ أَحْمَرُ
 كَانَتْ وَحَرَّةً فَلَا أَحْسِبُ عُمَيْرًا إِلَّا لَقَدْ كَذَبَ
 عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الذِّي نَعَتْ بِهِ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَصْدِي
 عُمَيْرٌ فَكَانَ بَعْدَ يُنْسَبُ إِلَى أُمِّهِ
 بِأَمْرِ قَوْلِهِ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ
 اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ
 ۱۸۵۷ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو
 التَّيَمِّمِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ النُّزَيْمِ عَنْ سَهْلِ بْنِ
 سَعْدٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا بَيْتُ رَجُلٍ رَأَى
 مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا يَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ كَيْفَ
 يَفْعَلُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِمَا مَا ذَكَرَ فِي الْقُرْآنِ
 مِنَ التَّلَاحُنِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

یہاں حضرت عومیر نے کہا کہ خدا کی قسم میں تو اس وقت تک نہیں سے
 نہیں بیٹھوں گا جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حکم دریافت
 نہ کروں چنانچہ حضرت عومیر حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوئے یہاں رسول اللہ
 ایک شخص نے دوسرے آدمی کو اپنی بیوی کے ساتھ بدکاری کرتے ہوئے
 دیکھا اگر وہ اس کو قتل کر دے تو کیا آپ اس کو قصاص میں قتل کر دیں گے
 بصورت دیگر وہ کیا کرے؟ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں تمہارے اور تمہاری بیوی کے بارے میں حکم نازل
 فرمایا ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے متعلق حکم
 لاغت دیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حکم نازل فرمایا ہے۔ پس
 انہوں نے عورت سے لعان لیا، پھر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ اگر
 میں اس عورت کو اپنے پاس رکھوں تو یہ اس پر ظلم ہوگا لہذا میں نے اس کو
 طلاق دے دی ہے۔ پس بعد والوں کے لیے لعان میں یہی طریقہ مقرر
 ہو گیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھنا اگر
 بچہ رنگ کا سا تولد کالہ آنکھوں، بھائی سرین اور موٹی پنڈلیوں والا پیدا
 ہو تو میں سمجھوں گا کہ عومیر نے اپنی عورت کے بارے میں سچ کہا ہے اور اگر بچہ
 ان کی طرح گورے رنگ کا پیدا ہو تو میں سمجھوں گا کہ عومیر نے اپنی عورت
 کے متعلق جھوٹ بولا ہے۔ پس بچہ اسی شکل صورت کا پیدا ہوا جو
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی تھی۔ اور اس
 سے حضرت عومیر کی تصدیق ہو گئی۔ چنانچہ اس کے بعد وہ بچہ اپنی
 والدہ کی جانب ہی منسوب ہوتا رہا۔

وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ
 مِنَ الْكَاذِبِينَ كِتَابُ التَّحْقِيقِ

زہری نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
 کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تو اس نے کہا
 کہ یا رسول اللہ اگر کوئی آدمی دوسرے آدمی کو اپنی عورت کے ساتھ
 بدکاری کرتے ہوئے دیکھ کر اسے قتل کر دے تو کیا آپ اس کو قتل کر دیں
 گے؟ پھر وہ کیا کرے؟ پس اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ان کے متعلق
 لعان کا حکم نازل فرمایا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے
 فرمایا کہ تمہارا اور تمہاری بیوی کا قیصلہ فرما دیا گیا ہے، پس دونوں نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَخِيَ فِيكَ وَفِي أَمْرَاتِكَ
قَالَ فَتَلَا عَمَّا وَانَا شَاهِدٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَارَ قَهَا فَكَانَتْ سُنَّةً
أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَا عَيْنِينَ وَكَانَتْ حَامِلًا

فَأَنْتَكِرَ حَمْلَهَا وَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى إِلَيْهَا شَحْرَ
جَدَّتِ السُّنَّةُ فِي الْمِيرَاتِ أَنْ يَدْرِيَهَا وَتَرِثَ
مِنْهُ مَا فَرَضَ اللَّهُ كَرَهَا.

بَابُكَ قَوْلُهُ وَيَدْرِيَهَا
الْعَذَابُ أَنْ تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ
يَا اللَّهُ إِنَّهُ لَكَا ذِي بَيْنَ -

۱۸۵۸۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا
عِكْرِمَةُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَدَفَ
لِأُمِّ رَأْسِهِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيكَ
ابْنِ سَحْبَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْبَيْتَةُ أَوْحَدٌ فِي ظَهْرِكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِذَا رَأَى أَحَدُنَا عَلَى أُمِّ رَأْسِهِ رَجُلًا يَنْطَلِقُ
يَلْمِزُ الْبَيْتَةَ فَعَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ الْبَيْتَةُ وَرَأَى أَحَدًا فِي ظَهْرِكَ
فَقَالَ هَلَّاكَ وَالْكَذِبُ بَعَثَكَ يَا لِحَقِّي إِنْ
لَصَادِقٌ فَلَيْسَ بِي لَكِنَّ اللَّهَ مَا يَبْرِي ظَهْرِي
مِنْ أَحَدٍ فَكُنْ جَبْرِيْلَ وَأَنْزِلْ عَلَيْهِ
وَالْكَذِبُ يَرْمُونَ أَرْوَاجَهُمْ فَقَرَأَ حَتَّى بَلَغَ
لَنْ كَانَ مِنَ الْبَصَائِدِ فَاَنْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَجَاءَ هِلَالٌ
فَتَهَدَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
لَنْ اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدًا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمْ
تَائِبٌ قَامَتْ فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَتْ
عِنْدَ أَسْفَلِ وَاقِفَةً هَادِقًا لَوْنَهَا مُوجِبَةً

لعان کیا اور اس وقت میں (حضرت سہل) بھی وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے پس اس آدمی نے عورت کو اپنے سے جدا کر دیا، چنانچہ یہ دستور مقرر فرما دیا گیا کہ لعان کرنے والوں کے مابین جھگڑا نہ کر دی جائے اس وقت وہ عورت حاملہ تھی لیکن خداوند نے اپنا عمل ہونے سے انکار

کیا چنانچہ وہ لڑکا اپنی والدہ کی جانب ہی منسوب ہوا۔ پھر میراث میں یہ دستور مقرر ہوا کہ وہ ماں بیٹے ایک دوسرے کے وارث ہونے پر اللہ تعالیٰ نے ان کا حصہ مقرر فرمایا ہے وہ انہیں ملے گا۔

وَيَدْرِيَهَا الْعَذَابُ كِتَابُ

اور عورت سے یوں سزا مل جائے گی کہ وہ اللہ کا نام لے کر چار بار گواہی دے کہ مرد جھوٹا ہے (آیت ۸)۔

مفسر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت ہلال بن امیہ نے شریک بن سحابہ پر قسم لگائی کہ ان کی بیوی کے ساتھ اس نے نہ بیکاری کی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گواہ پیش کرو ورنہ تمہاری بیوی پر حد قائم کی جائے گی۔ وہ عرض گزارا کہ میں نے گواہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

کوئی ایسی بیوی کے ساتھ دوسرے شخص کو بیکاری کرنے ہوئے دیکھے

تو اس وقت کے گواہ کہاں سے تلاش کرے؟ لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

بلایا کہ یہی فرماتے ہو کہ گواہ لاؤ ورنہ تمہاری بیوی پر حد قائم کی جائے

گی چنانچہ حضرت ہلال عرض گزار ہوئے کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے

حق کے ساتھ آپ کو مبعوث فرمایا کہ میں ضرور سچا ہوں اور اللہ تعالیٰ ضرور

میرے بائیسے میں کوئی حکم نازل فرما کہ مجھ پر حد قائم نہیں ہونے دے گا۔

پس حضرت جبریل نازل ہوئے اور آپ پر یہ حکم نازل ہوا۔ اور وہ جو اپنی

عورتوں کو عیب لگائیں اور ان کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں

(آیت ۶) پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِدھر فرما دیا اور مدعی کو

بلانے کے لئے آؤں بھیجا تو حضرت ہلال حاضر بارگاہ ہو گئے اللہ نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے ایک

جھوٹا ہے اس کی قسم میں سے کوئی تائب ہوتا ہے، پھر جب عورت کھڑی

ہوئی تو اس نے لعان کے چاروں کلمے ادا کر دیے لیکن جب پانچواں کلمہ ادا

کرنے لگی تو لوگوں نے کہا کہ یہ جھوٹے کے لیے موجب عذاب ہے، حضرت

ابن عباس نے کہا کہ وہ عورت ہیکلیانی اندر گردن چھکالی، یہاں تک کہ ہم بھی کھینچنے لگے کہ وہ شروع کرے گی پھر اس عورت نے (اپنے دل میں) کہا کہ کیا میں ہمیشہ کے لئے اپنی قوم کو روک دوں اس پر وہ بھی کہہ گئی کہ یہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کو دیکھنے نہ دینا، اگر یہ سیاہ آنکھوں، بخاری میں سرین ورموی پندرہویں دالہ پھر جتنے تو وہ شریک بن سجاد کا ہو گا چنانچہ اس عورت کے پیٹ سے ایسا ہی بچہ پیدا ہوا اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اگر اللہ کا کتاب میں لعان کا حکم نہ آیا ہوتا جس پر عمل کیا گیا تو تم دیکھتے کہ میں اس عورت کو کیا سزا دیتا۔

وَالْخَامِسَةُ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا

کی تفسیر

اور پانچویں میں کہ عورت پر غضب اللہ کا اگر مرد بچا ہو (آیت ۹)۔
تایق نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں ایک شخص نے اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائی اور جو بچہ اس کے پیٹ میں تھا اس کے متعلق بھی کہا کہ یہ میرا نہیں ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد اور عورت کو حکم فرمایا تو دونوں نے لعان کیا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔ پھر بچہ عورت کو دلا یا گیا زنا کا ثابت ہوتے پر اور دونوں کے درمیان جدائی کر ددی گئی۔

إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ

یہ شک وہ کر رہے ہیں کہ انہوں نے اپنے میں سے ایک جماعت ہے، اسے اپنے لئے بڑا ناگوار بلکہ وہ تمہارے لیے بہتر ہے ان میں سے ہر شخص کے لیے وہ گناہ ہے جو اس نے کیا اذنان میں وہ جس نے سب سے زیادہ حصہ لیا اس کے لیے بڑا عذاب ہے (آیت ۱۱) اگلا اگلی بہت بھوٹا۔

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے تہمت میں سب سے زیادہ حصہ لینے والے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ عبد اللہ بن ابی بن سلول ہے۔

وَكَوْلَا إِذَا سَمِعْتُمُوهُ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا كَانَتْ وَتَكَصَّصَتْ حَتَّى ظَنَنْتَا أَنَّهُمَا تَرْجِعُ شَرَّكَتُ لَدَا قَضَعَ قَوْحِي سَائِدَ الْيَوْمِ فَمَضَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْعِدُوا هَذَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهَذَا أَكْفَأَ الْعَبْدَيْنِ سَائِدَ اللَّيْلَيْنِ خَدَّيْ السَّاقَيْنِ فَهُوَ يَشْرِيكَ بَيْنَ سَعْمَاءَ فَجَاءَتْ بِهَذَا كَذِبًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا مَضَى مِنْ كِتَابِ اللَّهِ لَكُنِي فِي ذَرْبِهَا شَانٍ۔

بَابُ قَوْلِهِ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ۔

۱۸۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَحْيَى

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ لَيْسٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ قَدِيمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرٍَا أَنَّ رَجُلًا تَرَى امْرَأَتَهُ فَاتَّغَى مِنْ وَلَدِهَا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَعَا كَمَا قَالَ اللَّهُ ثُمَّ قَضَى بِأَنَّهُ لِيَمْدَانِ وَفَرَّقَ بَيْنَ الْمَتَلَعَيْنِ۔

بَابُ قَوْلِهِ إِنْ أَكْذَبَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عَصَبُهُ مِنْكُمْ لَا تُحْسِبُوهُ شَرًّا لَكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ مَا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ قَالَ كَذَّابٌ۔

۱۸۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الدَّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ قَالَتْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي

بَابُ قَوْلِهِ وَكَوْلَا إِذَا سَمِعْتُمُوهُ

اول کیوں نہ ہوا جب تم نے اسے سنا تھا، کہا ہوتا کہ ہمیں یہ سنی نہیں
کہ ایسی بات کہیں۔ الہی پاکی ہے تجھے۔ یہ بڑا ہستان ہے (آیت ۶۲)
اس پر چار گواہ کیوں نہ لائے۔ تو جب گواہ نہ لائے تو وہی اللہ کے
نزدیک جھوٹے ہیں (آیت ۱۳)

قُلْتُ مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ تَتَكَلَّمَ هَذَا سُبْحَانَكَ
هَذَا بَهْتَانٌ عَظِيمٌ تَوَلَّاهُ عَمَلُهُ
بَارِبُهُ شَهِدًا قَدْ كُنَّا تَوَابًا لَشَرِّهِمْ
فَأُولَئِكَ عِندَ اللَّهِ هُمُ الْكَافِرُونَ

ابن شہاب نے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص

اول عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا نزدیکی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا واقعہ بیان کیا جبکہ الزام لگانے
والوں نے ان پر قصص لگائی اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اس الزام سے بری
فرادیا تھا ان چاروں حضرات نے حدیث کا ایک حصہ بیان کیا ہے اور
احسان میں سے ایک کا بیان دوسرے کی تصدیق کرتے ہیں اگرچہ ان میں بعض کی
باداشت دوسروں سے زیادہ ہے عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ
نزدیکی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب
سفر کے لئے نکلتے تو اپنی ازواج مطہرات میں فرمود لے کہ اپنے ساتھ کس کو
لے جانا ہے چنانچہ عروہ بن مسطلق کے وقت قرعہ ان کے نام نکلا اور یہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئیں اور حضرت عائشہ نے اس کا ذکر
کرنے کے بعد فرمایا کہ یہ پوچھے کا حکم نازل ہونے سے بعد کی بات ہے پس مجھے
میرے ہودج میں بٹھا کر ہودج اونٹ پر رکھ دیا گیا اندھم سفر کرتے رہے۔
یہاں تک کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس غزوہ سے فارغ ہو کر
واپس لوٹے اور مدینہ منورہ کے قریب ہی آپہنچے تھے چنانچہ ایک رات آپ
سے کوڑ کا حکم فرما دیا اور اس وقت رفع حاجت کے لئے گئی ہوئی تھی جبکہ آپ
نے کوڑ کا حکم فرمایا تھا جب میں نے فضلے حاجت سے فارغ ہو کر واپس
آئے گی تو دیکھا کہ غلام کے گلیوں والا میرا ہار لوٹ کر گر گیا تھا۔ پس میں اسے
دھونڈنے لگی اور اس تلاش نے مجھے دیر کر دی اور جو حضرات مجھے سوا کر داتے
پر متعین تھے انہوں نے میرے ہودج کو جس کے اند میں بیٹھا کرتی تھی اٹھا
کر میرے اونٹ پر رکھ دیا تھا جس پر میں سوا ہو کر آئی اور وہ یہی سمجھے کہ
میں ہودج میں بیٹھی ہوئی ہوں اور عورتیں ان لوگوں کو شرم اندہ و زن کی جگہ بھلی
ہوتی تھیں کیونکہ کھانے کی قلت تھی۔ پس ان حضرات کو میرا ہودج اٹھانے
وقت اس کے کم وزن ہونے کا احساس نہ ہوا کیونکہ ان دنوں میں بھی
کم وزن کی میں انہوں نے اونٹ کو اٹھایا اور چل دیئے۔ مجھے شکر کے چلے جانے

۱۸۶۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي
عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شَرَفٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ
الْأَزْدِيِّ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ
وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَتَبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ
عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ رَأَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا
فَبَرَّاهَا اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكُلُّ حَدِيثِي طَائِفَةٌ
مِنَ الْحَدِيثِ وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يَصْدُقُ بَعْضًا
وَأَنَّ كَانَ بَعْضُهُمْ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضِ الَّذِينَ
حَدَّثَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَأَوْجَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ارَادَ أَنْ يَخْرُجَ
أَقْدَمَ بَيْنَ أَزْوَاجِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمَهَا
خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ
قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَقْدَمَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةِ غَزَاهَا
فَخَرَجَ سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ فَأَنَا أَحْمَلُ
فِي هَوْدَجِي وَأَنْزَلَ فِيهِ قَيْسًا نَاحِيًا إِذَا خَرَجَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ
قَالَ قُلْ وَقُلْ وَدُنُونَا مِنَ الْمَدِينَةِ قَائِلِينَ
أَذَنَ لَيْلَةٍ بِالرَّحِيلِ فَقُمْتُ حِينَ أَذْنُوا
بِالرَّحِيلِ فَمَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ فَكَمَا
قَضَيْتُ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى رَحْلِي فَإِذَا عَقْدٌ
لِي مِنْ خِزَعٍ ظَفَارُهَا أَنْقَطَعَ فَالْتَمَسْتُ عَقْدِي
وَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ وَأَقْبَلَ الزَّهْطُ الْكَلْبَ كَانُوا

يَدْخُلُونَ لِي فَأَحْتَمَلُوا هَوْدَجِي فَرَحَلُوا عَلَى
بَعِيرِي الَّذِي كُنْتُ رَكِبْتُ وَهُمْ يَحْبِرُونَ أَنِّي
فِيهِ وَكَانَ الْيَسَاءُ ذَاكَ خِفَافًا تَمُرٌ يَتَقَلَّهِنَّ
الْأَحْمَرُ لَمَّا تَأْكُلُ الْعَلَقَةَ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ

يَسْتَنْكِرُوا الْقَوْمَ خِفَةَ الْهَوْدَجِ حِينَ سَافَعُوهُ
وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيثَةَ السَّيِّبِ فَبَعَثُوا الْجَمَلَ
وَسَارُوا فَوَجَدْتُ عِقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ
الْجَيْشُ فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ وَيَسَّرَ لِي دَائِمٌ وَلَا
يُحِبُّكَ فَأَهَمَّتْ مَنَازِلِي الَّذِي كُنْتُ بِهِ وَظَنَنْتُ
أَنَّهُمْ سَيَفْقِدُونِي فَيَرْجِعُونَ إِلَيَّ فَبَيَّنَّا أَنَا
جَالِسَةٌ فِي مَنَازِلِي غَلَبَتْنِي عَيْنِي فَنِمْتُ وَ
كَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعْطَلِ السُّلَمِيُّ تَحْتَ الذُّكُوفِ فِي
مَنْ وَرَاءِ الْجَيْشِ فَأَدْبَرَ فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنَازِلِي
فَدَرَى سَوَادُ نَسَائِنَ بَائِسًا فَاتَانِي فَخَرَفَنِي حِينَ
رَأَانِي وَكَانَ يَدْرِي قَبْلَ الْحِجَابِ فَاسْتَبَقَتْ
يَا سَتْرَجَا عِهِ حِينَ عَرَفَنِي فَخَمَرَتْ وَجْهِي
بِحِلْبَانِي وَاللَّهِ مَا كَلَّمَنِي كَلِمَةً وَلَا سَمِعْتُ
مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ سَتْرَجَا عِهِ حَتَّى آتَا خَ
رَاجِلَتَهُ قَوْلِي عَلَى يَدَيَّهَا فَرَكِبَتْهَا خَانَطَقَ
بِقَوْدِي الدَّرَاجِلَةَ حَتَّى أَتَيْنَا الْجَيْشَ بَعْدَ مَا
نَزَلُوا مَوْعِي بَنِي تَحِيٍّ الظَّاهِرَةِ فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ
وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى الْإِلَافَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بِنٍ
سَلُولٌ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَاسْتَكَيْتُ حِينَ
قَدِمْتُ شَهْرًا وَالنَّاسُ يَفِيضُونَ فِي قَوْلِ
أَصْحَابِ الْإِلَافِ لَا أَشْخَرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ
وَهُوَ يَكْرِي بَنِي فِي وَجْعِي أَنِّي لَا أَعْرِفُ مِنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّطْفَ الَّذِي كُنْتُ
أُرَى مِنْهُ حِينَ اسْتَكَيْتُ إِسْمَاعِيلَ بِدَحْلٍ عَلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْلِمُ شَرَّ

کے بعد ہار ملا۔ پس میں ان کے گھرنے کی جگہ پر پہنچی لیکن وہاں کوئی بچا ہلے اور
خبر نہ آئی والا بھی نہ تھا، لہذا میں جا کر اپنی جگہ پر بیٹھ گئی اور خیال کیا کہ جب مجھے لشکر میں
نہ پائیں گے تو میری طرف لوٹیں گے۔ اسی دوران جگر میں اس جگہ بیٹھی ہوئی تھی تو
مجھ پر نیند نے غلبہ کیا اور میں سو گئی اور حضرت صفوان بن معطل سلمیٰ ذکر الہی

لشکر کی جگہ پہنچے تھے۔ وہ پھر نہ بھرتے تھے کہ وقت میری جگہ کے قریب آئے اور
سوئے ہوئے انسان کا گم دیکھ کر میرے پاس آئے۔ پس انہوں نے مجھے پہچان لیا
کیونکہ حکم حجاب سے پہلے مجھے دیکھا تھا۔ انہوں نے مجھے پہچان کر نہانا بند
کر دیا اور اچھونکھا کہ اللہ میں جاؤں اٹھی پس میں نے اپنا منہ اپنے
دوپٹے سے چھپا لیا۔ خدا کی قسم! انہوں نے ان سے ایک لفظ کہا اور نہ ایک لفظ
سن سوائے انا للہ کے لفظوں کے۔ یہاں تک کہ اپنی اونٹنی کو بٹھا دیا اور
اسکے گم پر کو اپنے میرے دیارے دکھانے میں سوار ہو گئی۔ وہ اونٹنی کو ہانکتے ہوئے
میرے ساتھ پیدل چلے گئے، یہاں تک کہ ہم لشکر میں پہنچے جبکہ دوسرے باعث
گرمی کی شدت تھی۔ پس میں نے ہلاک ہونا تھا (نہت لگا کہ وہ ہلاک ہوا اور
جس نے اس بہتان کی سرپرستی کی وہ عبداللہ بن ابی بن سلول تھا۔ جب ہم
مدینہ منورہ میں آئے تو میں یہاں پہنچی۔ چنانچہ ایک ماٹک یہاں بھی اور لوگ
بہتان لگانے والوں کی بات کا چرچا کرتے رہے جبکہ مجھے اس سلسلے میں کچھ بھی
معلوم نہ تھا۔ لیکن دورانِ تکلیف یہ شک مجھے گزرتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی جو نگاہِ لطف و کرم میرے حال پر تھی وہ اب نظر نہ آئی تھی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لاتے، مسلما کرتے، پھر دیانت فرماتے
کہ تمہارا کیا حال ہے اور تشریف لے جاتے۔ یہ امر مجھے شک میں مبتلا کرتا تھا اور نہ
مجھے اندک کچھ بھی پتہ نہ تھا۔ نقابت کے بعد جب میں خدمتِ محبتِ باب ہوئی تو
(ایک رات) امامِ مسلمہ کے ساتھ مناصح کی طرف فضلہ حاجت کے لیے گئی
کیونکہ ہم اس مقصد کے لیے اس گھر ہی جایا کرتی تھیں اور ہم اس کام کے لیے
صرف رات میں باقی تھیں۔ ان دنوں ہم لکھنے والے قریب بیت الخلا نہیں
ہوتے تھے اور اہل عرب کا بھی دستور تھا کہ بدبو کے باعث وہ گھروں کے
قریب بیت الخلا نہیں بناتے تھے کیونکہ ان سے ہم تکلیف محسوس کرتے تھے۔ پس
میں گئی اور میرے ساتھ امامِ مسلمہ تھیں جو ابوہریرہ بن عبد مناف کی بیٹی تھیں۔
انکی والدہ حضرت عاتکہ بنت ابی بکر صدیق کی خالہ تھیں۔ پس میں والد
امامِ مسلمہ حاجت سے فارغ ہو کر اپنے گھر کو آئی تھیں تو امامِ مسلمہ کا

يَقُولُ كَيْفَ تَبْكُمُوهُ فَيَنْصَرِفُ فَمَا لَكُمْ أَكْذَى
مِثْلِي وَلَا أَشْغَرُ حَتَّى خَرَجْتُ بَعْدَ مَا نَفَقْتُ
فَخَرَجْتُ مَعِيَ أُمُّ مُسْطَظٍ قَبْلَ الْمَنَاصِمِ وَهُوَ
مَتَبَرِّزْنَا وَكُنَّا لَا نَخْشَى إِلَّا كَيْلًا لِي كَيْلِ

وَأَمَّا قَبْلُ أَنْ تَتَّخِذَ الْكُفَّ قَرِيبًا مِمَّنْ يُمُوتَانَا
وَأَمَّا أُمُّ مُسْطَظٍ الْأُولَى فِي التَّخَرُّجِ قَبْلَ الْغَاكِطِ
فَكُنَّا نَتَّأَذَى بِأَلْكُفِّ أَنْ تَتَّخِذَ هَا عِنْدَ يُمُوتَانَا
فَأَنْطَلَقْتُ أَنَا وَأُمُّ مُسْطَظٍ وَهِيَ ابْنَةُ أَبِي رَهْمٍ
بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ ذَا مَهَابَةٍ مِمَّنْ فَخْرٌ بِنِ عَامِرٍ خَالَةُ
أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَابْنُهَا مُسْطَظُ بْنُ أَثَا شَةَ
فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مُسْطَظٍ قَبْلَ بَيْتِي قَدْ فَرَعْنَا
مِنْ شَانِنَا فَعَثَرْتُ أُمُّهُ لِمَجْلِحٍ فِي مِرْطِهَا
فَقَالَتْ كَيْسَ مُسْطَظٍ فَقُلْتُ لَهَا يَسُّ مَا قُلْتُ
أَكْسَبِينَ رَجُلًا شَهِدَا بَدْرًا قَالَتْ أَيْ هُنَا هَ
أَوَّلُ سَمْعِي مَا قَالَتْ قَالَتْ قُلْتُ وَمَا قَالَتْ
فَأَخْبَرْتُ بِي يَقُولُ أَهْلُ الْإِفْكِ قَارَدَتْ مَرَحَنَا
عَلَى مَرَحِي قَالَتْ فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي وَدَخَلْتُ
هَلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي
سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ تَبْكُمُوهُ فَقُلْتُ أَتَأْذَنُ لِي
أَنْ أَتِيَ أَبَوِي قَالَتْ وَأَنَا جُنَيْدٌ أَمْرٌ يُدْأَنُ
أَسْتَبْقِينَ الْخَبْرَ مِنْ قَبْلِهِمَا قَالَتْ فَآذَنُ لِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَبَوِي
فَقُلْتُ لِأُمِّي يَا أُمَّتَاهُ مَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ
قَالَتْ يَا بَنِيَّةُ هُوَ فِي عَيْبٍ فَوَاللَّهِ لَقَلَّمَا
كَانَتْ أُمْرًا قَطُّ وَخِيَّةً عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا
وَلَهَا صَرَائِرٌ إِلَّا كَثُرُونَ عَلَيْهَا قَالَتْ فَقُلْتُ
سُبْحَانَ اللَّهِ وَلَقَدْ تَحَدَّثُ النَّاسُ هَذَا قَالَتْ
فَبَكَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَصْبَحْتُ لَا يَذْقَانِي
دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِيلُ يَوْمَئِذٍ أَصْبَحْتُ أَبْكِي قَدَا

پادشاه ان کی چادر میں لہجہ کیا جس کے باعث وہ گرنے لگیں، انہوں نے
کہا کہ مسلح کا برا ہوا میں نے ان سے کہا کہ یہ آپ نے بری بات کہی ہے،
کیا آپ ایسے آدمی کو بھلا کہہ رہی ہیں جو غزوہ بدر میں شریک ہوا تھا؟
وہ کہنے لگیں، تم تو بھولی بھالی ہو، تمہیں معلوم نہیں وہ کیا کہتا ہے؟ ان

کا بیان ہے کہ میں نے ان سے پوچھا، ابتداء انہوں نے کیا کہا؟ پس انہوں نے
مجھے بہتان باندھنے والوں کی بات بتادی۔ پس میری ملائمت میں روز بروز
اضافہ ہونے لگا۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب میں اپنے گھر لوٹ آئی تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بھی تشریف لے گئے، دوسرے سلام کیا اور پوچھا کہ تمہارا کیا حال
ہے؟ میں عرض گزار ہوئی کہ کیا آپ مجھے اپنے والدین کے ہاں جانے کی
اجازت مرحمت فرماتے ہیں؟ اور میں چاہتی تھی کہ ان سے اس خبر کی تصدیق
کردوں ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت
مرحمت فرمادی میں اپنے والدین کے پاس گئی تو میں نے اپنی والدہ ماجدہ سے
کہا، امی جان، لوگ کیا باتیں بناتے ہیں؟ فرمایا، میری بچی! تو غم نہ کھا،
خدا کی قسم، ایسا ہونا ہی آیا ہے کہ جب کوئی عورت حسینہ ہو اور کس کا خاوند
بھی اسے چلے تو اس کی سونہیں ٹوٹا ایسا کیا ہی کتنی ہیں ان کا بیان ہے کہ
میں نے کہا سبحان اللہ! لوگ اتنی بڑی بات کہنے لگے، وہ فرماتی ہیں کہ اس
رات میں صبح تک روتی رہی، نہ میرے آنسو ٹھکتے تھے اور نہ مجھے نیند آتی تھی
یہاں تک کہ روتے روتے صبح ہو گئی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
علی بن ابوطالب اور حضرت اسامہ بن زید کو بلایا کیونکہ ایک مدت سے وحی
نہیں آ رہی تھی تاکہ انہی بیوی کو جدا کر دینے کے واسطے میں مشورہ کیا جائے۔
وہ فرماتی ہیں کہ اسامہ بن زید نے روتے روتے کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو یہ افسانہ کیا کہ وہ اہل بیت کی برأت سے بخوبی واقف ہیں وہ محبت
کے باعث وہ انہیں ذاتی طور پر بھی جانتے ہیں، چنانچہ وہ عرض گزار ہوئے
یا رسول اللہ! آپ کی زورِ مہر میں ہم بھلائی کے ہوا اور کچھ نہیں دیکھتے۔
علی بن ابوطالب عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم
نہیں فرمائے گا اور عورتیں ان کے سوا بھی بہت ہیں۔ یہی حقیقت، تو وہ اس
لوٹدی سے پوچھیے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بربرہ (لوٹدی)
کو بلا کر فرمایا، اسے بربرہ! کیا تم نے ان کے اندر کوئی شک والی بات دیکھی
ہے؟ بربرہ عرض گزار ہوئی کہ نہیں قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ ابْنِ أَبِي
طَالِبٍ وَأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلْبَكْتَ أَبُو حَنِ
يَسْتَأْمِرُكُمَا فِي خِدَاقِ أَهْلِهِ قَالَتْ فَلَمَّا اسَامَةُ
بْنُ زَيْدٍ فَأَشَارَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِالَّذِي يَكُونُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ وَيَا لَذِي بَجَلِهِ
لَقَدْ فِي نَفْسِهِ مِنَ الْوَدِّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَهْلَكَ وَمَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا وَمَا عَلَيَّ مِنْ أَبِي
طَالِبٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَصِيبُكَ اللَّهُ عَلَيْكَ
وَالْتَمَأَمَ سَوَاهَا كَيْفَ تَرَى أَنْ تَسْأَلَ الْجَارِيَةَ
تَصَدَّقُ بِكَ قَالَتْ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيرَةَ فَقَالَ أَيْ بَرِيرَةُ هَلْ
تَأْتِي مِنْ شَيْءٍ بِرَبِّكَ قَالَتْ بِرَبِّكَ لَا وَالَّذِي
بِعَشْكَ يَأْتِي إِنْ رَأَيْتُ عَلَيْهَا أَمْرًا غِيصَةً
عَلَيْهَا أَكْثَرُ مِنْ أَنْهَا جَارِيَةٌ حَوِيشَةُ الْبَيْتِ
تَمَامٌ عَنْ عَجْمَانَ أَهْلَهَا فَتَأْتِي الدَّاحِجَ فَتَكَلِّمُهُ
فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَعْدَدَ
يَوْمَئِذٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَكُونٍ قَالَتْ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَهْرٌ
عَلَى الْبَيْتِ بِأَمْرِ الْمُسْلِمِينَ مَنْ يَعْدِرُ فِي مَنْ
رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِي آدَاةٌ فِي أَهْلِ بَيْتِي قَوْلًا
مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِ الْإِخْيَارِ وَلَقَدْ ذَكَرُوا
رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا قَمَا كَانَ
يُدْخِلُ عَلَى أَهْلِ الْإِمَامِ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مَعَاذٍ
الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا عَدِرُكَ
مِنْهُ إِنْ كَانَ مِنَ الْأَوَّلِينَ خَرَبْتُ عَنْكَ وَإِنْ
كَانَ مِنَ الْخَوَاتِمِ مِنَ الْخَزَرِجِ أَمَرْتَنَا ففَعَلْنَا
أَمْرَكَ قَالَتْ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ
الْخَزَرِجِ وَكَانَ قَبْلَ ذَلِكَ رَجُلًا صَالِحًا وَلَكِنْ
احْتَمَلْتُ الْحَمِيَّةَ فَقَالَ لِسَعْدٍ كَذَبْتَ لَعَنَ اللَّهُ

کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں نے تو ان کے اندر کوئی ایسی بات نہیں دیکھی
جس کے باعث ان پر کوئی مصرت رکھوں، ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ وہ
کم عمر لڑکی ہیں اور کبھی تو ایسا ہونا ہے کہ ناگوں نہ رہے کہ سو جاتی ہیں اور بکری
اگر اسے کھا جاتی ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور

اس روز آپ نے عبد اللہ بن ابی بنی رسول کے خطرات مدد چاہی، وہ فرماتی ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر جلوہ افروز ہو کر فرمایا اے مسلمانو! اس
شخص کے مقابلے پر کم از کم میری مدد کرنا ہے جس نے میری گھر والے کے بارے
میں مجھے افرت پہنچائی ہے؟ خدا کی قسم میں اپنی روحیہ مطہرہ میں بھلائی کے سوا
اور کچھ نہیں دیکھتا اور وہ میرے گھر میں کبھی داخل نہیں ہونا اگر میرے
ساتھ یہی حضرت سعد بن معاذ انصاری کھڑے ہو کر عرض کر رہے ہوتے۔
یہ رسول اللہ میں اس سے آپ کا بدلہ لوں گا، اگر وہ قبیلہ اوس سے ہے تو
میں اس کی گردن اٹا دوں گا اور اگر وہ ہمارے بھائی قبیلہ خزرج والوں
سے ہے تو جس طرح آپ حکم فرمائیں اس کی تعمیل کی جائے گی حضرت سعد بن
فرماتی ہیں کہ اس پر قبیلہ خزرج کے سردار حضرت سعد بن عبادہ کھڑے ہوئے
اور اس سے پہلے وہ ٹیک دی تھے لیکن نیا ٹی حکمت سے انہیں اس بات پر
ابھارا کہ حضرت سعد بن معاذ سے کہا کہ آپ جھوٹ بولتے ہیں، آپ اُسے
قتل نہیں کریں گے اور نہ قتل کر سکتے ہیں، اس پر حضرت سعد بن معاذ کے
چچا زاد بھائی حضرت اسید بن حضیر کھڑے ہو گئے اور سعد بن عبادہ سے
کہا کہ آپ جھوٹ بولتے ہیں، خدا کی قسم ہم اسے غزوہ قتل کریں گے، معلوم ہوتا
ہے کہ آپ بھی منافق ہیں اسی لیے تو منافقوں کی طرف سے جھگڑتے ہیں، اس
پر اوس اور خزرج دونوں قبیلوں والے کھڑے ہو گئے اور آپس میں لڑنے
کے لیے آمادہ ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر شریف پر بیٹھے
ہوئے برابر انہیں خاموش ہو جانے کے لئے فرماتے رہے یہاں تک کہ وہ خاموش
ہو گئے اور آپ نے بھی خاموشی اختیار فرمائی، حضرت سعد بن معاذ فرماتی ہیں کہ
اس روز بھی میری یہی حالت تھی کہ نہ آنسو نکلتے تھے اور نہ نیند آتی
تھی، وہ فرماتی ہیں کہ صبح سے میرے والد بن میرے پاس ہی تھے اور مجھے
روتے ہوئے دیکھ رہے تھے اور ایک دن گندہ جھکا تھا کہ نہ نیند آتی تھی اور نہ
آنسو نکلتے تھے اور ان دونوں کا خیال تھا کہ روتے روتے میرا کچھ بچپٹ
جائے گا، وہ فرماتی ہیں کہ جب وہ دونوں حضرات میرے پاس بیٹھے تھے

لَا تَقْتُلُهُ وَلَا تَقْدِرَ عَلَى قَتْلِهِ فَقَامَ أَسِيكًا بَيْنَ
 حَضِيرٍ وَهُوَ ابْنُ عَمْرِو سَعْدٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ
 عُبَادَةَ كَذَبْتَ نَعْمَ اللَّهُ لَنَقْتُلَنَّهُ فَإِنَّكَ
 مَنَافِقٌ تَجَادِلُ عَنِ الْمَنَافِقِينَ فَتَشَاوَرَالْحَيَّانِ
 الْأَدُسُ وَالْخُزْرَجُ حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَهْتَكِلُوا رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيُّهُمَا عَلَى الْمُنْتَهَى فَلَمْ يَزَلْ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى
 سَكَتُوا وَسَكَتَ قَالَتْ فَمَكُثْتُ يَوْمِي ذَلِكَ لَا
 يَذِقَانِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ يَنُومُ قَالَتْ فَاصْبِرْ أَبَوَايَ
 عِنْدِي وَقَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمًا لَا أَكْتَحِلُ
 يَنُومُ وَلَا يَذِقَانِي دَمْعٌ يَخْطَبَانِ أَنَّ الْبَكَاءَ عَرَقَانِي
 كَيْدِي قَالَتْ فَبَيْنَمَا هُمَا جَالِسَانِ عِنْدِي وَأَنَا
 أَبْكِي فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَذِنَتْ
 لَهَا فَجَلَسَتْ بَيْنِي مَعِي قَالَتْ فَبَيْنَمَا نَحْنُ عَلَى
 ذَلِكَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ثُمَّ جَلَسَ قَالَتْ وَتَوَجَّعْتُ عِنْدِي مُنْذُ قِيلَ
 مَا قِيلَ قَبْلَهَا وَقَدْ لَبِثْتُ شَهْرًا لَا يُوْحِي إِلَيَّ فِي
 شَأْنِي قَالَتْ فَتَشَرَّفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ حِينَ جَلَسَ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدَ يَا عَائِشَةُ
 فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي عَنْكَ كَذَا وَكَذَا فَإِنْ كُنْتَ
 بِرَيْبٍ فَسَيَرُّكَ اللَّهُ وَإِنْ كُنْتَ أَلَمْتَ بِدَنْبٍ
 فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ وَكُونِي إِلَيَّ فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا
 اعْتَرَفَ بِدَنْبِهِ شَرَّ تَابَ إِلَى اللَّهِ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ
 قَالَتْ فَلَمَّا تَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَقَالَتَهُ فَلَصَّ دُمْعِي حَتَّى مَا أَحْسَ مِنْهُ قَطْرَةٌ
 فَقُلْتُ لِأَبِي أَحِبَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فِيمَا قَالَ قَالَ وَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِأُمِّي أَحِبِّي
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا أَدْرِي

اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عورت نے میرے پاس آنے کی اجازت
 طلب کی۔ پس میں نے اس کو اجازت دیدی۔ پس وہ بھی میرے گریبے ممانہ
 دوسنے لگی۔ اسی شانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف
 لائے اور بیٹھ گئے۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ تمہارے وقت سے
 لے کر قبل ان میں آپ میرے پاس نہیں بیٹھتے تھے اور ایک جینے سے آپ
 پر میرے متعلق کسی قسم کی دھجی نہیں آتی تھی۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھنے وقت حدیث معبود کی شہادت دی،
 اس کے بعد فرمایا: اے عائشہ! بیشک تمہارے متعلق مجھے شک یہ
 بات پہنچی ہے اگر تم اس سے بری ہو تو عنقریب اللہ تعالیٰ تمہیں اس
 سے بری کر دے گا اور اگر تم اس گناہ میں ملوث ہو تو اللہ تعالیٰ سے
 معافی چاہو اور توبہ کر دو کیونکہ بندہ جب اپنے گناہ کا اعتراف کرے
 پھر اللہ تعالیٰ کی طرف تائب ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ
 قبول فرماتا ہے۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرما چکے تو میرے آنسو ٹپک گئے یہاں تک کہ ایک
 قطرہ بھی محسوس نہ ہوتا تھا۔ جتنا بچہ میں نے اپنے والد محترم سے عرض
 کیا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کا جواب دیں۔ انہوں
 نے فرمایا: خدا کی قسم، میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ میں رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب دوں۔ پھر میں نے اپنی والدہ محترمہ سے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دینے کے لئے کہا۔ انہوں نے فرمایا کہ
 میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب
 دوں۔ وہ فرماتی ہیں کہ پھر میں خود عرض گزار ہوئی، حالانکہ میں کم سن
 لڑکی تھی اور قرآن کریم بھی میں نے زیادہ نہیں پڑھا ہوا تھا کہ بیشک
 خدا کی قسم، میں جانتی ہوں کہ لوگوں سے یہ بات سُن کر آپ کے دلوں میں
 سما گئی ہوگی اور آپ نے اسے سچ جان لیا ہوگا۔ دریں حالات اگر میں
 آپ سے کہوں کہ اس سے بری ہوں اور خدا جانتا ہے کہ میں اس سے
 بری ہوں، لیکن آپ میری تصدیق نہیں کریں گے اور اگر میں اس بات
 کا اعتراف کر لوں اور خدا جانتا ہے کہ میں اس سے بری ہوں تو آپ
 ضرور میری تصدیق کریں گے خدا کی قسم مجھے تو یہی نظر آتا ہے کہ میری والدہ
 آپ حضرات کی مثال حضرت یوسف علیہ السلام کے والد ماجد جیسی

مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ
فَقُلْتُ وَأَنَا جَارِيَةٌ حَيَاتِي فِي الْحَيَاةِ لَا أَقْرَبُ كَثِيرًا
مِنَ الْقُرْآنِ إِنِّي وَاللَّهِ لَقَدْ عَمِلْتُ لَقَدْ سَمِعْتُ
هَذَا الْحَدِيثَ حَتَّى اسْتَقَرَّ فِي أَنْفُسِكُمْ وَصَدَقْتُمْ
بِهِ فَلَمَّا قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي بَرِيَّةٌ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنِّي
بَرِيَّةٌ لِلنَّصِيحَةِ قُوِي بِذَلِكَ وَلَكِنْ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ
يَا مِرَّةَ اللَّهُ يَعْلَمُ إِنِّي بَرِيَّةٌ لِلنَّصِيحَةِ وَاللَّهُ
مَا أَحَدٌ لَكُمْ مِثْلُ الْقَوْلِ إِنِّي يُوسُفُ قَالَتْ
فَصَبْرٌ جَبِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ
قَالَتْ ثُمَّ تَحَوَّلْتُ فَأَضْطَجَعْتُ عَلَى فِعَا شَيْءٍ
قَالَتْ وَأَنَا جُنْدِي أَعْلَمُ إِنِّي بَرِيَّةٌ وَاللَّهُ مَعِي
بِدَارِي وَلَكِنْ وَاللَّهُ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللَّهَ مُنْزِلٌ
فِي شَأْنِي وَحَيَاتِي فِي نَفْسِي كَانَ
أَحْقَرُ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللَّهُ فِي يَأْمُرِيَّتِي وَلَكِنْ
كُنْتُ أَرْجُو أَنَّ يَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يَبْرِيئِي اللَّهُ بِهَا قَالَتْ
قَالَ اللَّهُ مَا سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَا خَدِجٌ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ حَتَّى أَنْزَلَ عَلَيْهِ
فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُ مِنَ الْبَرَحَاءِ حَتَّى إِتَتْهُ
لَيْتُهَا لَيْتُهُ مِثْلُ الْجَمَانِ مِنَ الْحَرِيِّ وَهُوَ فِي
يَوْمٍ شَاتٍ مِنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ الَّذِي نَزَلَ عَلَيْهِ
قَالَتْ فَلَمَّا سَرَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَرَى عَنْهُ وَهُوَ يَطْمَعُ فَكَانَتْ أَوَّلَ كَلِمَةٍ
تَكَلَّمَ بِهَا عَائِشَةُ أَمَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَدْ
بَدَأَ فَقَالَتْ أُمِّي قُوِي إِلَيْهِ قَالَتْ فَقُلْتُ وَاللَّهِ
لَا أَتُومُّ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُ إِلَّا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنْزَلَ
اللَّهُ مِنَ الذِّكْرِ جَاءَ قَوْلُ الْإِنْفِ عَصَبَةٍ مِنْكُمْ
لَا تُعْصِيهِ الْعَشْرُ الْآيَاتِ كُلُّهَا فَلَمَّا أَنْزَلَ

ہے جبکہ انہوں نے فرمایا: تو میرا چچا ادا اللہ ہی سے مدد چاہتا
ہوں اُن باتوں پر جو تم بتا رہے ہو (سورہ یوسف، آیت ۱۸) پھر میں
وہاں سے چلی گئی ادا اپنے بستر پر لیٹ گئی۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں
بخاری جانتی ہوں کہ اس سے بڑی ہوں اور اللہ تعالیٰ ضرور میری
برأت کو ظاہر فرمائے گا لیکن خدا کی قسم، میں یہ گمان بھی نہیں کر سکتی
تھی کہ میرے بارے میں اللہ تعالیٰ وحی نازل فرمائے گا جو میری
شان میں تلاوت کی جائے گی، کیونکہ میں اپنے آپ کو اس سے بہت
کم سمجھتی تھی کہ اللہ تعالیٰ میرے متعلق ایسا کلام فرمائے جس کی
تلاوت کی جائے وہاں مجھے یہ امید تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو عیند کی حالت میں میری برأت کا خواب دکھایا جائے
گا۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے
پاس سے خدا کی قسم، ابھی تشریف بھی نہیں لے گئے تھے اور
ہمارے گھر والوں میں سے کوئی ایک بھی باہر نہیں نکلا
تھا کہ آپ پر وحی کا نزول شروع ہو گیا اور معمول کے مطابق
آپ پر وہی حالت طاری ہو گئی۔ چنانچہ آپ کے جسم اطہر
سے موتیوں کی طرح پسینہ پھینکے لگا اور یہ سردیوں کے دن
تھے لیکن جو کلام آپ پر نازل ہوا ہا نقاب اس کی ثقالت
کے سبب تھا۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب وحی کا نزول ہو چکا
اور آپ فارغ ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تبسم رہتے تھے۔ چنانچہ پہلا کلام آپ نے یہ فرمایا کہ اے
عائشہ! اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس الزام سے بری کر دیا
ہے۔ اس پر میری والدہ محترمہ نے فرمایا کہ کھڑی ہو کہ
ان کا شکریہ ادا کرو۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں
نے کہا کہ، خدا کی قسم میں ان کا شکریہ ادا نہیں کروں گی
بلکہ میں اللہ عز و جل کی حمد و ثنا ہی بیان کروں گی کیونکہ
اللہ تعالیٰ نے یہ دس آیتیں نازل فرمائیں: بیشک وہ کہ
یہ بڑا بہتان لائے ہیں، تمہیں میں کی ایک جماعت ہے، اسے
اپنے لیے برا نہ سمجھو (آیت ۲۰ تا ۲۹) جب اللہ تعالیٰ نے میری
برأت کا اعلان نازل فرما دیا تو حضرت ابو بکر صدیق نے فرمایا:

كَانَ يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحِ بْنِ أَسَاثَةَ يَقْرَأُ بَيْنَهُ
 مِنْهُ وَقَعْدَهُ وَاللَّهُ كَأَنَّهُ عَلَى مِسْطَحٍ شَيْئًا
 أَبَدًا بَعْدَ الْكَذِبِ قَالَ لِعَائِشَةَ مَا قَالَ فَإِنَّكَ
 اللَّهُ وَلَا يَأْتِلُ أَوْ كَوَالْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعْدَانِ
 يُؤْتِيَانِ أُولَى الْقُرْبَى وَالْمَسَاكِينَ وَالنَّهْجَ جَدِّينَ فِي
 سَبِيلِ اللَّهِ وَلِيَعْقُوا وَلِيَصْفَحُوا أَلَا تَحِبُّونَ
 أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ
 بَلَى وَاللَّهِ إِنِّي أَحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لِي فَدَجَرَ إِلَى
 مِسْطَحٍ النِّفْقَةَ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ
 وَاللَّهُ لَا أَذْغِرُهَا مِنْهُ أَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَ
 كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ
 زَيْنَبَ ابْنَةَ جَحْشٍ عَنْ أَمْرِى فَقَالَ يَا زَيْنَبُ
 مَاذَا عَلِمْتِ أَوْ أَيْتِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 أَحْمِي سَبِيحِي وَبَصْرِي مَا عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا
 قَالَتْ وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تَسْأَلُنِي مِنْ أَرْوَاحِ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَصَمَهَا
 اللَّهُ نَأْوِرُكُمْ وَطَفِيفَتُ أَخْتِهَا حَمْنَةُ تُحَارِبُ
 لَهَا ذَهَابُكُمْ فِيمَنْ هَلَكَ مِنْ أَصْحَابِ
 الْأَقْلِيَّةِ -

بَابُ قَوْلِهِ وَكَوَالْفَضْلِ اللَّهُ
 عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَسَّكُمْ
 فِيهَا أَفْضَلُكُمْ فِيهِ عَدَا بَعْضُهُمْ وَقَالَ
 مُجَاهِدٌ تَلْقَوْنَهُ بِرُؤْيَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ
 بَعْضٍ يُفِيضُونَ تَقُولُونَ -

۱۸۶۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا
 سُكَيْنٌ عَنْ حَصِينٍ عَنْ أَبِي قَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ
 عَنْ أُمِّ رُوْمَانَ أُمِّ عَائِشَةَ أَنَّهَا تَأْتِي لَهَا
 رُؤْيَا عَائِشَةَ حَدَّثَتْ مَعْشِيَةً عَلَيْهَا -

بَابُ قَوْلِهِ إِذْ تَلْقَوْنَهُ بِالسِّنِّكُمْ

جو مسطح بن اثاثہ کی قرابت اور ان کی غربت کے باعث مالی
 امداد کیا کرتے تھے کہ خدا کی قسم اب میں مسطح کو کبھی پیسہ
 بھی نہیں دوں گا کیونکہ اس نے عائشہ کے متعلق ناپہنچا بات کہی
 تھی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا:۔ اور قسم نہ کھائیں وہ جو
 تم پر فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں، قرابت والوں اور مسکینوں اور
 اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی اور چاہئے کہ معاف کریں اور
 درگزر کریں کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے
 اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (آیت ۲۲) حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کہا کہ
 خدا کی قسم میں تو یہی چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری بخشش فرمائے۔ پس یہ
 حضرت مسطح کو اتنا مال ہی دینے لگے جتنا دیا کرتے تھے اور کہا کہ خدا کی
 قسم اب میں کبھی اسے ہند نہیں کروں گا حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے اس معاملے میں حضرت زینب بنت جحش
 سے بھی پوچھا کرتے تھے کہ کیا غیب تمہارے کیا جانتی ہو یا تم نے اسے کیسا
 دیکھا ہے، وہ عرض گزاشتیں، یا رسول اللہ میں اپنے کانوں سے سنی ہوں انہوں کو
 بدگوئی سے بچاتی ہوں، میری نظر میں تو ان کا انداز بھلائی کے ہوا اور کچھ نہیں۔
 حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ انداز مطرات میں سے یہی تقریباً میری ہم عمر تھیں یا
 نسبت کے برابر ہی تھیں لیکن انکی پرہیزگاری کے باعث اللہ تعالیٰ نے انہیں میری
 بدگوئی کے گناہ میں ملوث نہ ہونے کے سبب ایسا لیکن ہی بہن محمدؐ اس بات پر مطمئن
 رہی اور اس موقع پر بہتان لگانے والوں کی طرح وہ بھی ہلاک ہوئی۔

وَكَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَسَّكُمْ
 فِيهَا أَفْضَلُكُمْ فِيهِ عَدَا بَعْضُهُمْ وَقَالَ
 مُجَاهِدٌ تَلْقَوْنَهُ بِرُؤْيَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ
 بَعْضٍ يُفِيضُونَ تَقُولُونَ -

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
 عنہا کی والدہ محترمہ حضرت ام رومان رضی اللہ تعالیٰ
 عنہا نے فرمایا کہ جب عائشہ نے اپنے اوپر بہتان سنا تو
 یہوش ہو کر گر پڑی تھیں۔

إِذْ تَلْقَوْنَهُ بِالسِّنِّكُمْ

وَتَقُولُونَ يَا أَهْلَ هَٰؤُلَاءِ مَا لَيْسَ لَكُم بِهِ عِلْمٌ
وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ
عَظِيمٌ

۱۸۶۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي جَرِيرٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ ابْنُ
أَبِي مَرْثُكَةَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقْرَأُ إِذْ تَلْقَوْنَهُ
بِالنِّسْبَةِ

بَابُ قَوْلِهِ وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ
مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهَذَا سُبْحَانَكَ
هَذَا بَهْتَانٌ عَظِيمٌ

۱۸۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا

يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ ابْنُ أَبِي حَسَنٍ قَالَ حَدَّثَنِي
ابْنُ أَبِي مَرْثُكَةَ قَالَ اسْتَأْذَنَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَبْلَ
مَوْتِهَا عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ مَكْتُوبَةٌ فَتَأَلَّتْ
أَخْشَى أَنْ يُثَنِّيَ عَلَيَّ فَقِيلَ ابْنُ عَدِيٍّ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ أَجْوَهِ الْمُسْلِمِينَ
قَالَتْ اسْتَأْذَنُوا لِمَا فَقَالَ كَيْفَ يُجِدُ يَنْتَ قَالَتْ
يَحْيَى ابْنُ أَتَيْتُ قَالَ فَأَنْتِ يَحْيَى ابْنُ مَسْعُودٍ
رَوَّجَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُفِّرَ
بَيْنَكُمْ بَيْنَكُمْ عَائِشَةُ وَنَزَلَ عَدُوٌّ مِنَ السَّمَاءِ
وَدَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ خِلَافَهُ فَقَالَتْ دَخَلَ
ابْنُ عَبَّاسٍ مَا لَيْسَ عَلَيَّ وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ
نَسِيًّا مَنَسِيًّا

۱۸۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْجَبْرِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَمْرٍو
عَنِ الْقَسِيمِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اسْتَأْذَنَ عَلَى عَائِشَةَ
نَحْوَهُ وَتَوَيْدُ كَرَنَسِيًّا مَنَسِيًّا

بَابُ قَوْلِهِ يَعْظَمُ اللَّهُ أَنْ تَعُوذُوا
بِأَمْرِهِ أَبَدًا

جب ہم ایسی بات اپنی زبانوں پر ایک دوسرے سے سن کر لائے تھے
اور اپنے من سے وہ نکالتے تھے جس کا نہیں علم نہیں دہم سے معمولی بات
سمجھتے تھے اور وہ اللہ کے نزدیک بڑی بات ہے (آیت ۱۵)۔

ابن علیہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو (مذکورہ آیت میں)
پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ
اور کیوں نہ ہوا جب تم نے سنا تھا کہ ہمیں نہیں پہنچتا کہ ایسی بات کہیں
اللہ اپنی ہے سمجھتے۔ یہ بڑا بہتان ہے (آیت ۱۶)۔

ابن ابی علیہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے
حضرت عائشہ صدیقہ سے اندھا آنے کی اجازت مانگی جبکہ وفات سے
پہلے وہ عالم نزع میں تھیں۔ انہوں نے فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ یہ میری
تعریف کریں گے۔ حاضرین نے کہا کہ یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے چچا زاد اور سرگرم مسلمانوں سے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: اچھا
انہیں اجازت دے دو۔ حضرت ابن عباس نے پوچھا کہ آپ کا کیا حال
ہے؟ جواب دیا: اگر پہنچتا ہوں تو بہتر ہے۔ یہ کھڑے کہ انشاء اللہ
تجاسلے بہتر ہی رہے گا کیونکہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی ندۂ مطہرہ ہیں اور آپ کے سوا انہوں نے کسی کنواری
عودت سے نکاح نہیں کیا اور آپ کی صفائی آسمان سے
نازل ہوئی تھی۔ ان کے بعد حضرت ابن زبیر اندھا آئے تو
حضرت صدیقہ نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس کے لئے کئے اور وہ میری تعریف کریں گے
تھے اور میں یہ چاہتی ہوں کہ کاش میں گناہم ہوئی۔

حضرت قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس

رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
اجازت طلب کی اور پھر حدیث مذکورہ بیان کی لیکن انہوں نے
نَسِيًّا مَنَسِيًّا ہونے کا ذکر نہیں کیا۔

يَعْظَمُ اللَّهُ أَنْ تَعُوذُوا بِأَمْرِهِ أَبَدًا

۱۸۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الصُّغَيْرِ عَنْ مَسْرُوقٍ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ مُحَمَّدُ بْنُ قَابِثٍ يَسْتَأْذِنُ
عَلَيْهَا قُلْتُ أَتَأْذِنِينَ لَهُذَا قَالَتْ أَوَلَيْسَ
قَدْ أَصَابَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ قَالَ سُفْيَانُ تَحْنِي
ذَهَابَ بَصَرِهِ فَقَالَ ۝
حَصَانُ رَزَانٌ مَا تَذَنُّ بِرَيْبَةٍ ۝

وَتَصِيحُ غُرَّتِي مِنْ لُحُومِ الْعَوَاقِلِ
قَالَتْ لَكِنَّ أَنْتَ ۝

بَابُ قَوْلِهِ وَيُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ
الْآيَاتِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝

۱۸۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
أَبُو أَبِي عَدِيٍّ أَنَّ أَبَا نَافِعَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ
أَبِي الصُّغَيْرِ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلَ حَسَّانُ
بَنُ ثَابِتٍ عَلَى عَائِشَةَ فَتَنَّبَ وَقَالَ ۝

حَصَانُ رَزَانٌ مَا تَذَنُّ بِرَيْبَةٍ
وَتَصِيحُ غُرَّتِي مِنْ لُحُومِ الْعَوَاقِلِ

قَالَ لَسْتُ كَذَا لَكُ قُلْتُ كَذَا عَيْنٌ مِثْلُ هَذَا
يَدْخُلُ عَلَيْكَ وَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ وَالَّذِي تَوَلَّى
كِبْرَهُ مِنْهُمْ فَقَالَتْ وَآخِي عَذَابٌ أَشَدُّ مِنْ
الْحَبَى وَقَالَتْ وَقَدْ كَانَ يَرُدُّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

بَابُ قَوْلِهِ إِنَّ الَّذِينَ يَحِبُّونَ
أَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ
عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ
وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ وَلَوْ لَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ
وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ ذَكِيٌّ تَسِيْعُ
نَظَرَهُمْ ۝

بَابُ قَوْلِهِ وَلَا يَأْتِلْ أَوْلُوا الْفَضْلِ

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت
کی ہے کہ حضرت حسان بن ثابت نے ان کے پاس حاضر ہوئے کی
اجازت مانگی میں نے کہا کیا آپ ایسے شخص کو اندر آنے کی اجازت
دیں گی؟ فرمایا، انہیں بہت بڑا عذاب مل گیا ہے۔ سفیان ثمالی
کا بیان ہے کہ بصارت کے محروم ہو جانا مراد ہے۔ حضرت
حسان نے کہا ۝

زبان عقیقہ و سنجیدہ، نیکوکار،
نہیں اس سے کہ ہر نسبت سے گنہگار ۝

حضرت صدیقہ نے فرمایا، لیکن آپ تو ایسے نہیں ہیں۔

وَيُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ كِتَابِ التَّوْحِيدِ

اور اللہ تمہارے لئے آیتیں صاف بیان فرماتا ہے (آیت ۱۸)۔

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی
خدمت میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور
ان کی تعریف میں یہ شعر پڑھا ۝

عقیقہ و سنجیدہ و پر وقار

زبان پاک رکھتی ہے غیبت سے جو

حضرت صدیقہ نے فرمایا، مگر آپ تو ایسے نہیں ہیں، میں عرض گزار ہوا کہ
آپ ایسے آدمی کو بھی اپنے پاس آنے کی رحمت فرمادیتی ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ
نے ان کے متعلق یہ حکم نازل فرمایا: اُولَئِكَ فِي دَعْوَانِمْ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ
رَبَّنَا ۝ اَلَمْ يَنْزِلْ عَلَيْكَ الْكِتَابُ بِالْحَقِّ مَعْلُومَاتٍ ۝ اَلَمْ يَنْزِلْ عَلَيْكَ الْكِتَابُ بِالْحَقِّ مَعْلُومَاتٍ ۝
فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے دعاء کیا کرتے تھے۔

إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ وَلَوْ لَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ ذَكِيٌّ تَسِيْعُ نَظَرَهُمْ ۝

وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں ہمارا چرچا پھیلے، ان کے لیے
دردناک عذاب ہے، دنیا اور آخرت میں اور اللہ جانتا ہے اور
تم نہیں جانتے اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی
اور یہ کہ اللہ تم پر مہربان، کرم کرنے والا ہے۔ تو تم اس کا عزم
چکے (آیت ۱۹، ۲۰)۔

وَلَا يَأْتِلْ أَوْلُوا الْفَضْلِ كِتَابِ التَّوْحِيدِ

اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم پر نفیست والے اور گنجائش والے ہیں، قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی اور چاہیے کہ معاف کریں اور درگزر کریں۔ کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

عمرہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب مجھ پر تھمت لگائی گئی اور مجھے اس کا علم بھی نہ تھا تو میرے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دیتے کھڑے ہوئے چنانچہ آپ نے وحدانیت معبود کی شہادت دی اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا۔ مجھے ان لوگوں کے بارے میں مشورہ دو جنہوں نے میری ساری برکتیں لگائی ہے اور خدا کی قسم مجھے اس میں ایسی کوئی برائی نظر نہیں آتی اور جس شخص پر بدہ الزام لگا رہا ہے مجھے اس کے اللہ بھی کوئی برائی نظر نہیں آتی اور وہ کبھی میرے گھر میں داخل نہیں ہوگا میری موجودگی میں اور جب میں سفر پر گیا تو وہ بھی میرے ساتھ جانا تھا پس حضرت سعد بن معاذ کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے کہ ان سارے آدمیوں کی گردن اڑا دوں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور والدہ حسان بن ثابت اسی کے خاندان سے تھیں۔ اس نے کہا آپ غلط کہتے ہیں۔ اگر وہ اس قبیلے کے ہوتے تو آپ ہر گز ان کی گردنیں نہ اڑاتے۔ اس پر بنی اوس اور خزرج کے درمیان مسجد میں لڑائی مٹنے جلنے کا غم شدہ لاحق ہوئے لگا اور مجھے اس وقت تک کوئی علم نہ تھا جب اس روز شام کا وقت ہو گیا تو میں قصائے حاجت کے لئے ام مسطح کے ساتھ باہر نکلی۔ ان کا پیر لہجہ تو کہتے تھیں۔ مسطح کا بڑا بھائی نے کہا آپ اپنے بیٹے کو کیوں برا بھلا کہتی ہیں۔ وہ خاموش ہو گئیں پھر دوبارہ پیر لہجہ تو کہنے لگیں کہ مسطح کا بڑا بھائی نے ان سے کہا کہ آپ اپنے بیٹے کو برا بھلا کہہ رہی ہیں پھر میری مرنے والی کا پاؤں لہجہ تو کہا کہ مسطح کا سنیاساں جاسے۔ پس میں نے ان کو پھر لگا۔ انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم میں تو آپ کی وجہ سے کوئی ہوں۔ میں نے دریافت کیا کہ میری وجہ سے کیوں؟ ان کا بیان ہے کہ پھر انہوں نے تھمت کی اپنی داستان سنا دی۔ میں نے کہا کہ یہ بات ہے ۱۹ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں یہی ہے خدا کی قسم پھر میں اپنے گھر کو آؤں گا کہ اگر وہ میرے گھر سے نکلتا اور کہاں سے آئی مجھے اس کا بھی کچھ

مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولَى الْقَرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلْيَعْلَمُوا وَيُصْطَفُوا لَتَتَّبِعُونَ أَنْ يَعْطُوا اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

۱۸۶۸۔ وَقَالَ ابْنُ سَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَائِشَةَ قَالَتْ كَمَا ذَكَرَ مِنْ شَأْنِي الَّذِي ذَكَرَ وَمَا عَلِمْتُ بِهِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خُطْبَةٍ فَقَالَ تَحِيَّاتُ اللَّهِ وَأَتَى عَلَى مَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَسِيرُوا عَلَى فِي أَنْفُسِ ابْنِ أَبِي هَالٍ وَأَيْمَنَ اللَّهُ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي مِنْ سُوءٍ وَلَا ابْنُ هُوَ بِمَنْ وَاللَّهُ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَلَا يَدْخُلُ بَيْنِي قَطُّ إِلَّا وَأَنَا حَافِرٌ وَلَدَغِيَّتِي فِي سَفَرٍ إِلَّا غَابَ مَعِيَ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مَعَاذٍ فَقَالَ أَسْأَلُكَ فِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ تُضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ وَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي الْخَزْجِ وَكَانَتْ أُمُّ حَسَّانَ بِنْتُ ثَابِتٍ مِنْ رَهْطِ ذَلِكَ الرَّجُلِ فَقَالَ كَذَبْتَ أَمَا وَاللَّهِ أَنْ لَوْ كَانُوا مِنَ الْإِنْسِ مَا أَحْبَبْتُ أَنْ تُضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ حَتَّى كَذَاكَ يَكُونُ بَيْنَ الْإِنْسِ وَالْخَنَزِرِ شَرٌّ فِي الْمَسْجِدِ وَمَا عَلِمْتُ قَلْبًا كَانَ مَسَاءً ذَلِكَ الْيَوْمَ خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِي وَمَعِيَ أُمُّ مِسْطَحٍ فَخَرَجْتُ وَقَالَتْ لَيْسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ أَيْ أُمُّ تَسْمِينِ ابْنِكَ وَسَكَتَتْ ثُمَّ عَدَّتْ الثَّانِيَةَ فَقَالَتْ لَيْسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا تَسْمِينُ ابْنِكَ ثُمَّ عَدَّتْ الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ لَيْسَ مِسْطَحٌ فَانْتَهَرَهَا فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا أَسْبَهُ إِلَّا فَبَدَأْتُ فَقُلْتُ فِي آيٍ شَأْنِي قَالَتْ فَبَقَرْتُ لِي الْحَدِيثَ فَقُلْتُ وَقَدْ كَانَ هَذَا قَالَتْ لَيْسَ وَاللَّهُ فَرَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي

كَثِيرًا وَوَعَيْتُ فَقُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلْنِي إِلَى بَيْتِ أَبِي فَأَرْسَلَ مَعِيَ الْخَلَامَ فَدَخَلْتُ الدَّارَ فَوَجَدْتُ أُمَّ رُومَانَ فِي السَّفَلِ وَأَبَا بَكْرٍ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَأُ فَقَالَتْ أَيْ مَا جَاءَكَ بِكَ يَا بَنِيَّةُ فَأَخْبَرْتُهَا وَذَكَرْتُ لَهَا الْحَدِيثَ وَإِذَا هُوَ لَوْ يَسْلُمُ مِنْهَا مِثْلَ مَا بَلَغَ مِنِّي فَقَالَتْ يَا بَنِيَّةُ خَفِضِي عَيْنَكَ الشَّانَ فَإِنَّهُ وَاللَّهِ لَقَلَّمَا كَأَنْتِ إِمْرَأَةٌ حَسَاءٌ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا لَهَا ضَرًّا يَكْثُرُ إِلَّا حَسَدَ لَهَا وَقِيلَ فِيهَا وَإِذَا هُوَ لَمْ يَسْلَمْ مِنْهَا مَا بَلَغَ مِنِّي قُلْتُ وَقَدْ عَلِمْتُهُ أَنِّي تَأْتِ نَحْمُ قُلْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْتِ نَحْمُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَعْبِرْتُ وَبَكَيْتُ فَصَبَّحَ أَبُو بَكْرٍ صُورِي وَهُوَ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَأُ فَذَلَّ فَقَالَ لَأُخْبِيَ مَا شَأْنُهَا تَأْتِ بَلَغَهَا الْكَذِبُ ذَكَرَ مِنْ شَأْنِهَا فَقَا ضَبْتُ عَيْنَاهُ قَالَ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ أَيُّ بَنِيَّةٍ أَلَدَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي فَدَجَعْتُ وَلَقَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِي فَسَأَلَ عَنِّي خَادِمَتِي فَقَالَتْ لَا وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا عَيْبًا إِلَّا أَنَّهُمَا كَأَنْتِ تَرْتَدُّ حَتَّى تَدْخُلَ الشَّاةُ فَتَأْكُلَ خِمِيرَهَا أَوْ عَجِينَتَهَا وَأَزْهَرَهَا بَعْضُ أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَصْدَقِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اسْقَطُوا لَهَا بِهِ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا إِلَّا مَا يَكُونُ الصَّائِغَ عَلَى تَبْرِ الدَّهَبِ الْأَحْمَرِ وَبَلَغَ الْأَمْرَ إِلَى ذَلِكَ الرَّجُلِ الَّذِي قَبْلَ لَهُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ مَا كَشَفْتُ كَيْفَ أَنْتِ قَطُّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقِيلَ شَرِيفَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَتْ وَاصْبِرْ أَبَوَايَ عِنْدِي فَكَلِمَةُ الْأَحْتَى دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ صَلَّى

ہوئیں نہ رہا اور میں یہاں ہو گئی۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ مجھے میرے والدین کے گھر بھیج دیجئے۔ چنانچہ آپ نے ایک لڑکا میرے ساتھ بھیج دیا۔ پس میں ان کے گھر میں داخل ہوئی اور اپنی والدہ ماجدہ حضرت ام دشان کو گھر میں بھیجے پایا جبکہ والدہ محترمہ حضرت ابوبکر صدیق پھرت پر قرآن کریم پڑھ رہے تھے والدہ محترمہ نے فرمایا بیٹی! کیسے آتا ہوا؟ میں نے سارا واقعہ ان کے سامنے بیان کر دیا لیکن والدہ صاحبہ کو اس کا اتنا صدمہ نہیں ہوا جتنا مجھے تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ بیٹی! غم نہ کھاؤ خدایک قسم ایسا تو ہوتا ہی آیا ہے۔ جب کوئی عورت خوبصورت ہو اور خاندان بھی اسے چاہے تو سو کہیں اس سے حسد کیا ہی کرتی ہیں اور جو بات تم تک پہنچی ہے ایسی باتیں پھیلا یا ہی کرتی ہیں۔ میں نے کہا۔ کیا اباجان کو اس بات کا علم ہے؟ انہوں نے کہا، ہاں میں نے کہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو؟ انہوں نے کہا، ہاں۔ اس پر میں رو رہی تھی تو حضرت ابوبکر نے میری آغوش میں لی وہ جنت پر تلاوت کر رہے تھے۔ پس وہ نیچے اترے اور میری والدہ سے پوچھا کہ اسے کیا ہو گیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ جو بات مشہور کی جا رہی ہے وہ اس تک بھی پہنچ گئی۔ اس پر ان کی آنکھوں میں بھی آنسو پھر آئے۔ فرمایا بیٹی! اس مجھے قسم دیتا ہوں تو اپنے گھر چل جا۔ پس میں لوٹ آئی والدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف لائے تو میری مادہ میرے سر سے متعلق دریافت فرمایا۔ پس اس نے کہا، انہیں خدایک قسم میں تو ان کے اندر کوئی سبب نہیں پاتی، ہاں یہ تو ہے کہ یہ آگوندہ کہ بھول جاتی اور سو جاتی ہیں، یہاں تک کہ بکری اگر لے کھالیتی ہے۔ اس پر آپ کے اصحاب میں سے کسی نے جھڑک کر اس سے کہا کہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ بچ بچا ہے بلکہ اس پر اسے سخت سست بھی کیا۔ پس اس نے کہا، سبحان اللہ خدایک قسم میں ان کو اس طرح جانتی ہوں جس طرح سناور خالص سونے کی ڈلی کو جانتا ہے۔ جب یہ خبر اس شخص (حضرت صفوان) تک پہنچی جس کے متعلق سخت کھڑکی لگی تھی، تو انہوں نے کہا، سبحان اللہ خدایک قسم جب سے میری بیوی کا انتقال ہوا ہے میں نے تو کسی عورت کے کپڑے کو بھی مطلقاً ہاتھ نہیں لگایا۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ حضرت صفوان نے مجھ کو سبیل اللہ میں جام شہادت نوش کیا۔ وہ فرماتی ہیں کہ صبح کے وقت میرے والدین میرے پاس تھے وہ موجود

أَلْحَصْرُ شَمَّ دَخَلَ وَقَدْ أَلْتَفَتْنِي أَبَوَايَ عَنْ يَمِينِي
وَعَنْ شِمَالِي فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ
أَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ إِنَّ كُنْتُ قَارِئُ سُبُوحٍ أَوْ
ظَلَمْتُ قُتُوبِي إِلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ

مِنْ عِبَادِهِ قَالَتْ وَقَدْ جَاءَتْ امْرَأَةً مِنْ
الْأَنْصَارِ فَهِيَ جَالِسَةٌ بِالْبَابِ فَقُلْتُ أَلَا تَسْتَحْيِي
مِنْ هَذِهِ الْمَرْأَةِ أَنْ تَذْكُرَ شَيْئًا ذَوَعَطَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْتَفَتُ إِلَى
أُمِّي فَقُلْتُ أَحِبُّهُ قَالَ فَمَاذَا أَقُولُ فَأَلْتَفَتُ إِلَى
أُمِّي فَقُلْتُ أَحِبُّبِهِ فَقَالَتْ أَقُولُ مَاذَا أَقُلُّمَا
لَمْ يُحِبَّاهُ تَشْهَدُ بِتَّحْمِيدِكَ اللَّهُ وَأَنْتِ تَمْنِي
عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قُلْتُ أَمَّا بَعْدُ فَبَرَّ اللَّهُ
لَكِنَّ قُلْتُ لَكُمْ أَتِي لَمْ أَفْعَلْ وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
يَشْهَدُ إِنِّي تَصَادَقْتُ مَا ذَلِكُ بِمَا فَعَلْتُ عِنْدَ كَوْمٍ
لَقَدْ تَكَلَّمْتُ بِهِ وَأَشْرَبْتُهُ فُلُوبُكُمْ وَإِنْ قُلْتُ
إِنِّي فَعَلْتُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَتِي لَمْ أَفْعَلْ تَتَقُولُ قَدْ
بَاءَتْ بِه عَلَى نَفْسِهَا وَإِنِّي وَاللَّهُ مَا أَجِدُ فِي
وَلَكُمْ مَثَلًا وَالْمَسْتُ رَسُولُ يَعْزُوبُ لَمْ أَفْعَلْ
عَلَيْهِ إِلَّا أَبَا يُوسُفَ حِينَ قَالَ فَصَبْرٌ حَبِيبٌ
وَاللَّهُ الْمُتَعَانِ عَلَى مَا تَصِفُونَ وَأَنْزَلَ عَلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَاعَتِهِ
فَسَكَنَّا فَرَفِعَ عَنِّي وَإِنِّي لَا تَبِينُ الشُّرُورَ
فِي وَجْهِهِ وَهُوَ بِسَمِّ حَبِيبَةٍ وَيَقُولُ أَبْشِرْ يَا
عَائِشَةُ فَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ بَرَاءَةً لَكَ قَالَتْ وَ
كُنْتُ أَشَدَّ مَا كُنْتُ غَضَبًا فَقَالَ لِي أَبَوَايَ
قُومِي إِلَيْهِ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ وَلَا
أَحْمِلُهُ وَلَا أَحْدَاكُمَا وَلَكِنْ أَحْمَدُ اللَّهَ الَّذِي
أَنْزَلَ بَرَاءَةً لِي لَقَدْ سَمِعْتُهُ فَمَا أَنْكَرْتُهُ
أَمَّا بَعْدُ

تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لے گئے۔ نماز عصر پڑھ
لی تھی جب تشریف لائے اور میرے والدین نے دائیں بائیں سے میرے
کندھے پر ہاتھ رکھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ
کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا: اے عائشہ! اگر تم سے برائی

ہو گئی اندھن اپنی جان پر ظلم کر بیٹھی ہو تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کر لو،
بیشک وہ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ اس وقت ایک انصاری عورت
آئی ہوئی تھی جو دروازے پر بیٹھی تھی۔ میں عرض کر رہی تھی کہ اس عورت کا خیال
رکھ کر آپ پر ذکر فرماتے، بلکہ بعد پھر رسول اللہ نے مجھے نصیحت فرمائی تو میں
اپنے والد ماجد کی طرف متوجہ ہوئی اور ان سے کہا کہ حضور کو جواب دیجئے۔
انہوں نے کہا کہ میں کیا عرض کروں؟ پھر میں نے اپنی والدہ محترمہ کی جانب متوجہ
ہو کر کہا کہ آپ حضور کو جواب دیں، انہوں نے بھی فرمایا کہ میں کیا عرض کروں؟
جب ان دونوں نے کوئی جواب دیا تو میں نے اللہ اور رسول کی شہادت دی۔
پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد عرض کر رہی تھی کہ خدا کی قسم اگر آپ کے
حضور میں یہ کہوں کہ یہ کام میں نہ ہرگز نہیں کیا اور خدا گواہ ہے کہ بیشک میں
بھی ہوں لیکن آپ کے نزدیک یہ بات مجھے کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گی کیونکہ
لوگوں کی پھیلائی ہوئی افواہ آپ کے دلوں میں گھر کر چکی ہے وہ اگر میں یہ کہوں کہ
میں نے یہ کام کیا ہے وہ خدا جانتا ہے کہ میں نے ایسا ہرگز نہیں کیا تو آپ ضرور
کہیں گے اس نے خود اعتراف جرم کر لیا۔ پس میں نے اپنی والدہ آپ کی مثال تلاش کرتی ہوئی
تو مجھے حضرت یعقوب کا اہم گرامی ملتا ہے۔ میں نے اسے سوا کیا کہوں کہ حضرت
یوسف کے والد محترم کی طرح کہوں جیسے کہ انہوں نے فرمایا تھا: تو صبر اچھا اللہ
اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں اُن باتوں پر جو تم بتاتے ہو (سورۃ یوسف آیت ۱۸)۔
چنانچہ اسی ساعت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا نزول شروع ہو گیا،
تو ہم سب خاموش ہو گئے جب وحی نازل ہوئی تو حجرۃ القدوس سے جھگڑا رہا تھا
اور آپ فرماتے ہیں کہ اے عائشہ! مجھے بشارت ہو کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے میری
برأت نازل فرمادی ہے اس وقت جو کہ میں غصے کی حالت میں تھی کہ میرا اعتبار
نہیں کیا گیا تھا، لہذا جب میرے والدین نے مجھ سے فرمایا کہ حضور کا شکریہ ادا
کر دو تو میں نے کہا کہ خدا کی قسم میں اللہ کا شکریہ ادا نہیں کرتی اس بلے میں نہ ان کا
تعریف کرتی ہوں اور نہ آپ دونوں کی، بلکہ میں تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرتی ہوں
جس نے میری برأت نازل فرمائی ہے۔ آپ حضرات نے حیات سن لی تھی نہ تو ان کا

ابْنَةُ جَحْشٍ فَعَصَمَهَا اللَّهُ بِدُبُرِهَا فَلَمْ تَقُلْ
 إِلَّا خَيْرًا قَامَا اخْتَمَاهَا حَبْنَةُ فَهَلَكَتْ فِي بَيْنِ
 هَلَكٍ وَكَانَ الَّذِي يَتَكَلَّمُ فِيهِ مِسْطَحٌ وَحَسَنَانُ
 بَنُ تَابِتٍ وَالْمَنَافِقُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي وَهُوَ
 الَّذِي كَانَ يَشْتَرِيهِ وَيَجْمَعُهُ وَهُوَ الَّذِي
 تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ هُوَ وَحَبْنَةُ فَتَالَتْ فَحَلَفَتْ
 أَبُو بَكْرٍ أَنْ لَا يَنْفَعَهُ مِسْطَحًا يَفْعَهُ أَبَدًا
 فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَذْرًا جَلًّا وَلَا يَأْتِلُ أَوْكُوا الْفَضْلَ
 مِنْكُمْ إِلَى آخِرِ الْأَيَّامِ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ قَالَتْ
 أَنْ يَتَوَلَّوْا أُولَى الْقُرْبَى وَالْمَسَاكِينَ يَعْنِي
 مِسْطَحًا إِلَى قَوْلِهِ إِلَّا تَجِدُونَ أَنَّ يَغْفِرَ اللَّهُ
 لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ حَتَّى قَالَ أَبُو بَكْرٍ
 بَلَى وَاللَّهِ يَا رَبَّنَا لَا تُجِبْ أَنْ تَغْفِرَ لَنَا
 عَادَلَهُ بِمَا كَانَ يَصْنَعُ

باب ۱۸۵ قَوْلِهِ وَلِيَضْرِبَنَّ
 بِخُمْرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ وَقَالَ أَحْمَدُ
 بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ قَالَ
 ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
 يَدْخُمُ اللَّهُ نِسَاءَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُولَى
 لَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ وَلِيَضْرِبَنَّ بِخُمْرِهِنَّ
 عَلَى جُيُوبِهِنَّ شَقَقْنَّ مَرُوطَهُنَّ
 فَأَخْتَمَرْنَ بِهِ

۱۸۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ
 ابْنِ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَسْلُومٍ عَنْ صَفِيَّةَ
 بِنْتِ شَيْبَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ
 تَقُولُ لَمَّا أَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَلِيَضْرِبَنَّ
 بِخُمْرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ أَخَذَنَ أَمْرًا رَهْنًا
 فَشَقَّقَهَا مِنْ قِبَلِ الْحَرَاثِيِّ فَأَخْتَمَرْنَ بِهَا

انکار کیا اور نہ اسے مٹایا اور حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ حضرت زینب بنت
 جحش کو اللہ تعالیٰ نے محکم دینا ہی کے باعث اس گناہ میں ملوث ہونے سے
 بچالیا، چنانچہ انہوں نے بھلائی کے سوا میرے متعلق کوئی کلمہ نہیں کہا لیکن انکی بہن
 محمدہ دوسرے ہلاک ہونے والوں کی طرح ہلاک ہوئی اور اسکا بچہ چاکرے والے
 مسطح، حسان بن ثابت اور منافق عبداللہ بن ابی بنفخے، یہ شخص بھوٹا گھڑا
 اور لوگوں کو جمع کر کے سنا تا تھا اندیر تھمت لگاتے والوں کی سرپرستی کر رہا تھا
 جبکہ ابتدا اس نے اور محمد نے کی حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر نے
 قسم کھالی تھی کہ اب مسطح کی کبھی مالی امداد نہیں کریں گے، اس پر سورۃ النور
 کی آیت ۲۲ نازل ہو گئی، اس میں فضیلت اور گنجائش دینے سے حضرت ابو بکر
 مراد ہیں اور اہل قرابت و مساکین سے مسطح، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے
 فرمایا کہ کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اللہ تمہاری بخشش کر دے اور اللہ بخشنے والا
 جہاں ہے۔ اس پر حضرت ابو بکر صدیق نے کہا یہ کیوں نہیں بخدا کی قسم! اسے
 ہمارے رب! ہم تو یہی چاہتے ہیں کہ تو ہمارے بخشش کر دے، چنانچہ جو مالی امداد
 یہ کیا کرتے تھے وہ حسب سلیق ہماری کر دی۔

وَلِيَضْرِبَنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ کی تفسیر

ابن شیبہ، ان کے والد یونس، ابن شہاب، عروہ سے حضرت عائشہ صدیقہ
 رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان عورتوں پر رحم فرمائے جنہوں
 نے سب سے پہلے ہجرت کی تھی کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ حکم
 نازل فرمایا کہ اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر ڈالے
 رکھا کہ وہی تو انہوں نے اپنی چادروں کو پھاڑ کر اوڑھنیاں
 بنالیا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی
 ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی :- اور وہ اپنے اپنے
 گریبانوں پر ڈالے (آیت ۳۱) تو اس وقت کی
 مسلمان عورتوں نے اپنے ہمد ایک جانب سے پھاڑ
 کر اس حاشیے کے ساتھ اپنے سینوں کو چھپایا تھا۔

يَوْمَ يُقِيمُهُ قَالَتْ تَتَادَهُ بَلَى وَعِدَّةٌ مَرَّتَيْنَا -

بَابُ قَوْلِهِ وَالَّذِينَ لَا يُدْعُونَ
مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ
الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَ
مَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا الْعُقُوبَةُ

۱۸۴۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ وَسَيِّمَانُ عَنْ أَبِي
وَإِيلٍ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَحَدَّثَنِي
وَاصِلٌ عَنْ أَبِي وَإِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ أَوْ
سَيْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الذَّنْبِ
عِنْدَ اللَّهِ أَكْبَرُ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدَاءً هُوَ خَلَقَكَ
فَقُلْتَ شَرَّ أَيْ قَالَ شَمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشِيَةً أَنْ
يَطْعَمَ مَعَكَ قُلْتَ شَرَّ أَيْ قَالَ أَنْ تَزْنِيَ بِجَدِّكَ
جَارِدٌ قَالَ وَتَزْنِي هَذِهِ الْآيَةُ فَصَدَّقْتُ يَقُولُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِينَ لَا
يُدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ
الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ -

۱۸۴۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا
هَيْثَامُ بْنُ يُونُسَ أَنَّ ابْنَ جَدِّهِ أَخْبَرَهُمْ قَالَ
أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ أَبِي بَدْرَةَ أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ
جَبْرِ هَلْ لَيْمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مَشْعُودًا مِنْ تَوْبَةٍ
فَقَرَأَتْ عَلَيْهِ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ
اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ فَقَالَ سَعِيدٌ قَرَأْتُهَا عَلَى ابْنِ
عَبَّاسٍ كَمَا قَرَأْتُهَا عَلَى فَقَالَ هَذِهِ مَكِّيَّةٌ
فَسُخِّتْهَا أَيُّهَا مَدَنِيَّةٌ الَّتِي فِي سُورَةِ النِّسَاءِ -

۱۸۴۳۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
عَنْدَرُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْبَغَيْرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ قَالَ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْكُوفَةِ
فِي قَتْلِ الْمَرْمِيْنِ فَدَخَلْتُ فِيهِمْ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ

کی قسم، کیوں نہیں۔

وَالَّذِينَ لَا يُدْعُونَ مَعَ اللَّهِ

اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے
اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق قتل نہیں کرتے
اللہ بدکاری نہیں کرتے اور بدکاری کا کسی کو نہ سزا پائے گا یعنی عذاب۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دوسروں کے
ساتھ مروی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سوال کیا یا کسی نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اللہ کے نزدیک کونسا گناہ سب سے بڑا شمار ہوتا
ہے؟ فرمایا، یہ گناہ کہ تو اللہ تعالیٰ کا کسی کو شریک ٹھہرائے حالانکہ تجھے
پیدا اسی نے کیا ہے، میں نے پوچھا کہ پھر کونسا گناہ ہے؟ فرمایا پھر یہ کہ
تو اپنی اولاد کو قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔ پھر میں نے کہا کہ
اس کے بعد کونسا گناہ ہے؟ فرمایا یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے بدکاری
کرے۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان روایات
کی تصدیق میں یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی
دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی
ناحق قتل نہیں کرتے اور بدکاری نہیں کرتے اور بدکاری کا کام
کرے وہ سزا پائے گا (آیت ۶۸)۔

قاسم بن البرزہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر
(نامی) سے دریافت کیا کہ جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کر دے
تو اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ پھر میں نے ان کے سامنے یہ
آیت پڑھی: وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ
إِلَّا بِالْحَقِّ تو سعید بن جبیر نے فرمایا کہ میں نے یہ آیت حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حضور پڑھی تھی جیسے آپ نے میرے
سامنے پڑھی ہے تو انہوں نے فرمایا کہ یہ آیت کی ہے اور اس مدنی
آیت سے منسوخ ہے جو سورۃ النساء کے اندر موجود ہے۔

مغیرہ بن نعمان کا بیان ہے کہ حضرت سعید بن جبیر نے فرمایا:-
قتل مومن کے بارے میں اہل کوفہ کا اختلاف ہے اس لیے میں سفر کر کے
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے
فرمایا کہ اس سلسلے کی یہ آخری آیت ہے اور اسے منسوخ کرنے

فَقَالَ نَزَلْتُ فِي أَخِيرِ مَا نَزَلَ وَلَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ مِنْ
۱۸۴۴. حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا
مَنْصُورٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ
عَبَّاسٍ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى فَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ قَالٍ
لَا تُؤْبَهُ لَهُ وَعَنْ قَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ لَا يَدْعُونَ

مَعَ اللَّهِ الرَّجَاءَ اخْرُجْتَ كَأَنَّكَ هَلَاكٌ فِي
الْجَاهِلِيَّةِ -

**باب ۱۸۴۵ قَوْلِهِ يَصْأَعِفُّ لَهُ الْعَذَابُ
يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَيُخْلِدُ فِيهِ مَهْلًا**

۱۸۴۵. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا
شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَنْ
يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مَتَعِدًا فَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ وَقَوْلِهِ وَلَا
يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ حَتَّى
يَبْلُغَ الْأَمَنُ تَابَ قَسَاكُنْهُ فَقَالَ لَمَّا نَزَلَتْ قَالَ
أَهْلُ مَكَّةَ فَقَدْ عَدَلْنَا بِاللَّهِ وَقَتَلْنَا النَّفْسَ
الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَتَيْنَا الْقَوَاعِشَ
فَانْزَلِ اللَّهُ الْأَمَنَ تَابَ وَأَمِنْ وَعَمِلَ عَمَلًا
صَالِحًا إِلَى قَوْلِهِ عَقُوبًا رَجِيمًا

**باب ۱۸۴۶ قَوْلِهِ الْأَمَنُ تَابَ وَأَمِنْ
وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ
حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا**

۱۸۴۶. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ
أَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي رَافٍ أَنْ أَسْأَلَ ابْنَ
عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ وَمَنْ يَقْتُلْ
مُؤْمِنًا مَتَعِدًا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَمْ يَنْسَخْهَا
شَيْءٌ مِنْ دُونِ الْكُفْرِ وَلَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ الرَّجَاءَ
أَخْرُجْتَ كَأَنَّكَ هَلَاكٌ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ -

والی کوئی آیت نازل نہیں ہوئی -

سعيد بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے فجرِ آخرہ میں سنا ... کہ بارے میں دریافت کیا تو
انہوں نے فرمایا کہ (موس کو جان بوجھ کر قتل کرنے والے کی) توبہ قبول
نہیں ہے۔ اور جب ارشاد باری تعالیٰ: - لَا يَدْعُونَ مَعَ

اللَّهِ الْهَاجِرَ ... کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ یہ اس صورت
میں ہے جبکہ حالت کفر میں ایسا کیا ہو -

يَصْأَعِفُّ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَيُخْلِدُ فِيهِ مَهْلًا

سعيد بن جبیر نے ابن ابی رافہ کی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے ارشاد باری تعالیٰ: - اور جو کسی کو جان بوجھ کر قتل کرے
تو اس کا بدلہ ہم ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ: - اس کو جس کی حرمت اللہ نے
دکھی ناحق قتل نہیں کرتے (آیت ۶۸) اور لا حق قاتل تک پڑھ کر
ان کے بدلے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب مذکورہ حکم نازل ہوا تو
اہل مکہ نے کہا کہ ہم اللہ کا شریک ٹھہرتے ہیں جس جان کو قتل کرنا اللہ نے
حرام کیا ہم اسے بھی قتل کرتے تھے اور ہم نے یہ حیاتی کے کام بھی کیے، تو
اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا: - مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا
کام کرے تو ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ بھلا نہیں دے بلکہ شے گا
اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (آیت ۷۰) -

الْأَمَنُ تَابَ وَأَمِنْ وَعَمِلَ صَالِحًا

مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسی لوگوں کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ
بھلا نہیں دے بلکہ شے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے -

سعيد بن جبیر کا بیان ہے کہ مجھے عبدالرحمن بن ابی رافہ نے
حکم دیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان دو
آیتوں کے بارے میں دریافت کروں، پہلے جو کسی مسلمان
کو جان بوجھ کر قتل کرے کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ
یہ کسی آیت سے منسوخ نہیں ہوئی ہے اور دوسری کہ جو
اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے (آیت ۶۸)
یہ مشرکین کے متعلق نازل ہوئی ہے -

يَا أَيُّهَا قَوْلِيهِ فَسَوْفَ يَكُونُ
لِئَلَّا مَا هَلَكَكَ

۱۸۷۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ خَسَى قَدْ مَضَيْنَ الدُّنْيَانُ وَالْقَهْرُ وَالزُّلْمُ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ فَسَوْفَ يَكُونُ لِيَأْمَا

فَسَوْفَ يَكُونُ لِيَأْمَا (یعنی ہلاکت) کی تفسیر

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر قیامت کی پانچ نشاناتیاں گزریں گی (۱) دھواں (۲) معجزہ شقی القمر (۳) رومیوں کا مغلوب ہونا (۴) پکڑ (جو قریش پر شدید قحط مسلط کیا گیا) (۵) بربادی (جو کفار قریش کی غزوہ بدر میں ہوئی) میں ایسی کا ذکر ہے۔

الشُّعْرَاءُ

سورة الشعراء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَقَالَ مِمَّا هَذَا تَعَبُونَ تَبْكَوْنَ هَاجِرُونَ
تَفَتَّتْ إِذَا مَسَّ مَسَرَّيْنِ الْمَسْحُورَيْنِ
لَيْكُهُ وَالْأَيْكَةُ جَمْعُ أَيْكَةٍ وَهِيَ جَمْعُ شَجَرٍ
يَوْمَ الظُّنَّةِ إِنَّ ذَلِكَ الْعَذَابُ ابِإِيَّاهُمْ
مَوْزُونٌ مَعْلُومٌ كَالطُّورِ الْجَبَلِ الشَّرِذِمَةِ
هَاجِرَةٌ قَلِيلَةٌ فِي السَّاجِدِينَ الْمُصَلِّينِ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَعَلَّكُمُ تَعْلُدُونَ كَأَنَّكُمْ
الرِّبْعُ الْأَيْفَاعُ مِنَ الْأَرْضِ وَجَمْعُ رِيحَةٍ
وَأَرْيَاعٌ وَاحِدُ الرِّبْعَةِ مَصَاتِعُ كُلُّ بَنَاءٍ
فَهُوَ مَصْنَعَةٌ قَرَاهِينَ مَرِحِينَ قَارِهِينَ
يَمَعْنَاهُ وَيُقَالُ قَارِهِينَ حَاذِقِينَ تَعَثُّوا
أَشْدُّ الْفَسَادِ عَاتٍ يَعْثُ عَيْثُ الْجَبَلِ
الْخَلْقُ جِلْ خَلْقٍ وَمِنْهُ جَبَلٌ وَجَبَلٌ
وَجَبَلٌ يَعْنِي الْخَلْقُ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔
مجاہد کا قول ہے کہ تَعَبُونَ تم بے لگتے ہو۔ تَبْكَوْنَ جو چھوٹے سے
بریزہ بریزہ ہو جائے۔ تَفَتَّتْ جس پر جادو کر دیا گیا ہو۔ لَيْكُهُ
اور الْاَيْكَةُ دونوں ایکٹ کی جمع ہیں بمعنی جھگڑ۔ يَوْمَ الظُّنَّةِ جب ان
پر عذاب سایہ کرے۔ مَوْزُونٌ معلوم۔ كَالطُّورِ پہاڑ کی طرح۔ الشَّرِذِمَةُ
چھوٹی جماعت۔ فِي السَّاجِدِينَ نمازیوں میں۔ ابْنِ عَبَّاسٍ کا قول
ہے تَعَلَّكُمُ تَعْلُدُونَ جیسے دنیا میں ہمیشہ رہو گے۔ رِيحَةٍ
اور اَرْيَاعٌ ہم معنی ہیں۔ مَصَاتِعُ ہر ایک عمارت۔ یہ مَصْنَعَةُ کی جمع
ہے۔ قَارِهِينَ انراستے ہوئے۔ یہ قَارِهِينَ کے معنی میں
ہے۔ بعض کا قول ہے کہ قَارِهِينَ ماہرین کو کہتے
ہیں۔ تَعَثُّوا سخت فساد۔ عَاتٍ یَعِثُ عَيْثًا
تَجِبَلَةُ پیدا نش۔ جَبَلٌ پیدا کیا گیا۔ اسی طرح
جَبَلٌ اور جَبَلًا تینوں ہم معنی ہیں یعنی پیدا نش۔

يَا أَيُّهَا قَوْلِيهِ وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ
يُبْعَثُونَ

۱۸۷۸۔ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ ابْنِ
أَبِي ذَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ کی تفسیر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ بیشک حضرت
ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام قیامت کے روز اپنے والد

کو ذلت اور رسوائی کی حالت میں دیکھیں گے۔ انفترہ
اور انفترہ دونوں ہم معنی ہیں (بعض کے نزدیک یہاں
ان کے چچا آزد مراد ہیں)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام

اپنے والد (یا چچا آزد) کو دیکھ کر عرض کریں گے: اے رب!
بے شک تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ تجھے قیامت کے
روز رسوا نہیں کروں گا۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے
کافروں پر جنت کو حرام کیا ہوا ہے۔

وَأَذِّنْ مِرْعَاشَ تِلْكَ الْأَقْدَرِينَ كِتَابِ
وَأَخْفِضْ بَعَثَاكَ كَمَا مَطْلَبُ هَبْ كَمَا بَنِي بَانِدُ نَرَمُ كَرَدُو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب آیت :-

اولادے محبوب: اپنے قریب تر رشتہ داروں کو خدا (آیت ۴۱) نازل
ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ صبا پر چڑھے اور آپ نے آواز دی۔
میں نے فرمایا: اے عدی! قریش کی شاخو! یہاں تک کہ تمام لوگ جمع
ہو گئے اور جوڑ جا سکا اس نے اپنا نامندہ بھیجا تاکہ اگر بتائے کہ بات
کیا ہے۔ ابولہب بھی آیا اور سارے قریش آئے۔ آپ نے فرمایا: خدا
یہ تو بتائیے اگر میں آپ سے یہ کہوں کہ وادی کے اس طرف ایک لشکر جہاد
ہے جو آپ پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو کیا آپ مجھے سچا جانیں گے؟ سب
نے کہا: ہاں کیونکہ ہم نے آپ سے ہمیشہ سچ بولتا ہی سنا ہے۔ فرمایا
تو میں آپ لوگوں کو قیامت کے سخت عذاب سے ڈراتا ہوں جو سب
کے سامنے ہے۔ پس ابولہب نے کہا: ہلاک ہونے کیا ہمیں اسی
لیے جمع کیا ہے؟ پس یہ سورت نازل ہوئی:۔۔۔ تنہا ہو جائیں
ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تنہا ہو ہی گیا۔ اسے کچھ کام نہ
آیا اس کا مال اور نہ وہ جو کما یا۔ اب وہ حسرت سے لپٹ مارتی
آگ میں وہ اداس کی جود۔۔۔ (سورۃ لہب)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب

آیت :- اے محبوب: اپنے قریب تر رشتہ داروں کو خدا (آیت ۴۱) نازل
ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ
وَالسَّلَامُ سَأَلَ أَبِي آدَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ الْقَبْرَةُ
وَالْقَبْرَةُ الْقَبْرَةُ هِيَ الْقَبْرَةُ۔

۱۸۷۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَخِي عَنِ
ابْنِ أَبِي ذَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلْقَى
إِبْرَاهِيمُ آدَاهُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ إِنَّكَ وَعَدْتَنِي أَنَّ
تُخْرِقَنِي يَوْمَ يَبْعَثُونَ فَيَقُولُ اللَّهُ إِنِّي حَرَمْتُ
الْجَنَّةَ عَلَى الْكَافِرِينَ۔

بَابُ ۴۲ وَأَذِّنْ مِرْعَاشَ تِلْكَ الْأَقْدَرِينَ
وَأَخْفِضْ بَعَثَاكَ كَمَا مَطْلَبُ هَبْ كَمَا بَنِي بَانِدُ نَرَمُ كَرَدُو۔

۱۸۸۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ
حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي
عُمَرُ بْنُ مَرْثَدَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَذِّنْ مِرْعَاشَ تِلْكَ الْأَقْدَرِينَ
صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّفَا
فَجَعَلَ يَتَكَلَّمُ يَا بَنِي قُرَيْشٍ يَا بَنِي عَدِيٍّ لَبَطُونِ
قُرَيْشٍ حَتَّى اجْتَمَعُوا فَجَعَلَ الرَّجُلُ إِذَا كَرِهَ
يَسْتَطِيعُ أَنْ يَخْرُجَ أَرْسَلَ رَسُولًا لِيَنْظُرَ مَا
هُوَ فَجَاءَ أَبُو لَهَبٍ وَقُرَيْشٌ فَقَالَ أَمَا آيَتُكُمْ تَو
أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا بِأَوْدِيٍّ تُرِيدُ أَنْ تَغِيرَ
عَلَيْكُمْ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِي قَوْلُوا نَعَمْ مَا جَدَبْنَا
عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا قَالَ فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيِ
عَذَابٍ شَدِيدٍ فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ تَبَّالْكَ سَائِرُ
الْيَوْمِ الْهَذَا جَمَعْتُنَا فَنَزَلَتْ تَبَّكَ يَدَا ابْنِ
لَهَبٍ وَتَبَّ مَا أَغْنَى عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ۔

۱۸۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا
شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ
الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ

اے صفیہ! رسول خدا کی بھوپھی بھی! (اگر تم ایمان نہ لائیں تو) میں اللہ کے ہاں تمہارے کام نہیں آؤں گا۔ اے فاطمہ! بنت محمد! میرے ماں میں سے جتنا سچا ہوتا ہے لیکن (اگر تم ایمان نہ لائیں تو) اللہ کے ہاں میں تمہارے بھی کام نہیں آؤں گا۔ اے صبیحہ! ابن مرہب، یونس سے ابن شہاب سے بھی اسکی طرح روایت کی ہے۔

سورة النمل

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا صبریان نہایت رحم کرنے والا ہے۔
 اَلْحَبِیْبُ چھپی ہوئی چیز کا قیل طاقبت میں۔ الصَّخْرُج محل۔
 شیشہ ملا یا ہوا گا دا یا مسالہ اداس کی جمع صخرہ ہے
 ابن عباس کا قول ہے کہ وَکُنَّا عَرَّشٌ بَادِ شَاہِی تَحْتِ -
 کمرہ عجم کا رنگری کا بہترین نمونہ اور ہمیشہ قیمت
 مشہورین اطاعت گزار ہو کر۔ کہ وَفَّ قَرِیْبَ آیَا -
 جَا مِدَّةً قَاعْم۔ اڈنہ غنی مجھے مفروضہ کر دے۔ مجاہد
 کا قول ہے کہ کمرہ اسے مراد ہے شکل بدل دو۔ وَ
 اَوْفِیْنَا اِلَیْہِمْ یہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا لیکن بعض
 کے نزدیک یہ یلقیس کا مقولہ ہے۔ الصَّخْرُج پانی کا حوض جو حضرت سلیمان
 نے شیشوں سے چھپایا ہوا تھا۔

سورة القصص

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا امر بیان نہایت رحم کرتے والا ہے ۔
 حق تعالیٰ بڑھا کاف الا بجزئہ یعنی سوائے اسکی بادشاہی

أَبَاهُ يَزِيدُ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ وَأَنْذَارُ عَشِيرَتِكَ
الْأَقْدَرِيِّينَ قَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ أَوْ كَلِمَتُهُ
نَحْوَهَا اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ
اللَّهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ مَنَاظٍ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ
مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي
عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ
اللَّهِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا فَاطِمَةُ
بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدَتِي مَا
شَيْئٌ مِنْ مَالِي لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا
تَابِعَهُ أَهْبَحُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ
ابْنِ شَرَابٍ

الْمَدَامُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَالْحَيُّ مَا خَبَاتَ لَا قِبَلَ لَأَطَاقَهُ
الصَّدرُ كُلُّ مَلَأَ اتَّخَذَ مِنَ الْقَوَائِدِ
وَالصَّدرُ الْقَصْرُ وَجَمَاعَتُهُ صُرُوحٌ وَقَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَهَا عَرْشٌ سَرِيذُ كَرِيمٍ حُسْنِ
الصَّنْعَةِ وَغَلَاءُ الثَّمَنِ مُسَيِّدِينَ طَائِعِينَ
زِدْ أَقْرَبَ جَامِدَةً قَائِمَةً أَوْزَعِي
اجْعَلْنِي وَقَالَ مُجَاهِدٌ نَكَّرُوا غَيْرُوا
وَأَوْتَيْنَا نَعْلَمُ يَقُولُهُ سَلِيمٌ الصَّدرُ
بِرْكَةِ مَاءٍ خَرَبَ عَلَيْهَا سَلِيمٌ قَوَائِدِ
الْبِسْمِهَا أَتَقَاهُ -

الْقَصَصُ !

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ الْأَمَلُ

کے، بعض حضرات نے کہا ہے کہ سولہ الٹکی ذات کے انجانب کا قول ہے کہ انشاء سے دلائل اور محبتیں مراد ہیں۔

إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَكَانَ تَقْدِيرُ

سید بن مسیب نے اپنے والد ماجد حضرت مسیب رضی اللہ عنہ

کے روایت کی ہے کہ جب ابو طالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے۔ دیکھا تو وہاں ابو جہل اور عبداللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ بھی بیٹھے ہیں، آپ نے فرمایا: چچا جان! لا الہ الا اللہ کہہ دو تاکہ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمہارے متعلق کچھ عرض کر سکوں پس ابو جہل اور عبداللہ بن ابی امیہ کہنے لگے کہ کیا آپ عبدالطلب کے دین کے پھر جائیں گے؟ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان پڑی چیز پیش کرتے رہے اور کلمہ پڑھنے کی بات کو بار بار باہر دہراتے رہے یہاں تک کہ ابو طالب نے آخری کلام یہی کیا کہ عبدالمطلب کی ملت پر ادا اللہ الا لا تہتے سے انکار کر دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں ہرگز آپ کے لیے استغفار کرتا نہیں گا جب تک مجھے آپ سے روک نہ دیا گیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: لِلَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِشَيْءٍ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَجْرًا كَبِيرًا اور اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرمایا: يَرْحَمُكَ اللَّهُ وَلَكَ أَجْرٌ كَبِيرٌ

ہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جسے چاہے (آیت ۵۶)۔ ابن عباس کا قول ہے کہ اُمّی القوۃ مراد یہ ہے کہ اس کی کنجیاں کتنے ہی طاقتور آدمیوں کے متنبہ اٹھانے والی تھیں۔ لہذا یہاں بھی ہوتی تھیں فاروق صرف

حضرت موسیٰ کا خیال تھا۔ انفرجین خوشی سے اترنے لگے تھے۔ تفسیر اس کے چھپے جا، یہ کلام کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے نفقۃ تلک ہم یہ تصدق سے بیان کرتے ہیں۔ عن مجتبى دود سے اللہ عن ابی جہل کا معنی بھی یہی ہے، بیٹھ کر بیٹھ کر بیٹھ رہے ہیں۔ یا تہرؤن مشورہ کہہ رہے ہیں اللہ دان۔ اللہ انہ ادا اللہ تعالیٰ ہم معنی ہیں۔ اس میں دیکھا جھڑو لکڑی کا وہ مٹا ہوا جس میں آگ لگ گئی نہ ہو۔ انشاء اللہ اللہ

وَيَقَالُ إِنْكَ مَا أُرِيدُ بِهِ وَجِبَهُ اللَّهُ وَقَالَ
مُجَاهِدٌ هَذَا الْكُتَابُ الْحَقِيقُ

یابن ابی قویہ نے انک لا تہدی من
أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ
۱۸۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْعَاتٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةَ جَاءَهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ عِنْدَهُ
أَبَا جَهْلٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُخَيَّرَةِ
فَقَالَ أَيْ عِمٍّ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةً أَجَازَ لَكَ
بِمَا عِنْدَ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي
أُمَيَّةَ أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَكَرِهَ ذَلِكَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرِضُهَا عَلَيْهِ
وَيُعِيذُ بِهِ يَتْلُوكَ الْمَقَالَةُ حَتَّى تَأْتِيَ أَبَا طَالِبٍ
أَخِذَ مَا كَلَّمَ هُمُ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَإِنِّي أَنُ
يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَا سَتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَوْ
أَنَّهُ عَنكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ
آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ فِي
أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ
يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ فَخَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أُولَى الْقُوَّةِ
لَا يَرْفَعُهَا الْعَصَبَةُ مِنَ الرِّجَالِ لَتَنْتَوَى كَتَشَوَّلُ
فَارْعَا الْأَمِينَ ذِكْرُ مَوْسَى الْفَرَجِيِّ الْمَرْحُومِ فَصِيحُ
اتَّبَعِي أَكْرَهُ وَقَدْ يَكُونُ أَنْ يَقْصَرَ الْكَلَامُ نَحْنُ
نَقْصُ عَلَيْكَ عَنْ جَنْبٍ عَنْ بَعْدٍ عَنْ جَنَابَةٍ
وَاحِدَةٍ عَنْ أَجْنَابٍ أَيْضًا يَنْبَغِي وَيَنْبَغِي
يَا تَهْرُونَ يَنْشَاوَرُونَ الْعَدَاوَاتِ وَالْعَدَاوَاتِ
وَالْعَدَاوَاتِ وَاحِدَاتٍ أَسْ أَبْصَرَ حَذْرَةَ قِطْعَةً

ہمک۔ اَلْحَيَاتِ سَانِپ ان کی کئی قسمیں ہوتی ہیں جیسے اَلْحَيَاتِ پَتلا سَانِپ،
اَلْاَفْقِی کَلا اَلدَقْمَرِیلا سَانِپ، اَلْاَسَاذِ کَلا اَلدَبْطَرِیلا سَانِپ، اَلْاَدْمَدِ کَلا
سَانِپ۔ ابن عباس کا قول ہے کہ یہ لفظ یُکَلِّبُ فِقْہِ شَہ ہے۔ دوسرے حضرات کا
قول ہے سُنَّہ مَنقَرِبِ ہم تیری مدد کریں گے، اہل عرب جب کسی کی مدد کرتے
تو کہتے قَدْ بَحَلْتُ لَكَ عَصِدًا دافعی تو نے اس کی مدد کی۔ مَثْبُوتِ جِئِی

ہلکا کی گئے دُستِ ناز ہم نے اُسے بیان کیا اور پوچھا کیا۔ مجھ سے
 کھینچے چلے آتے ہیں۔ بطرث سرکش کی۔ اُمّ القریٰ کہہ کر مراد اس کے
 منافقات۔ لیکن چھپاتی ہے جیسے کہتے ہیں اُکشت الشیء چیز میں نے چھپائی
 اور کشتہ میں نے اُسے چھپایا۔ دُیکھا کہ اللہ کا وہی معنی ہے جو
 اَلَمْ تَرَ کَلْبَہٗ یُخِیْطُ الرِّیْثَیْنَ رِیْثَیْنِ یُشَارُ دَیْقِدَہٗ
 یعنی جس پر چاہے رِیْثَیْنِ کی دُست کر دے اور جس پر چاہے رِیْثَیْنِ کرے۔

إِنَّ الدِّينَ قَرَضٌ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ كِتَابِ

عکرم نے حضرت ابی عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ
 ارشاد باری تعالیٰ: - وہ تمہیں لے جائے گا یہاں پھر ناچاہتے ہو
 (آیت ۸۵) میں یہ اشارہ کہ عکرمہ کی جانب ہے۔

سورة العنكبوت

اللہ کے نام کے شروع جو شراعت پران نہایت رحم کہنے والا ہے۔
عباد کا قول ہے کہ ذلکنا لکھنا مستقبیر یعنی گمراہی کو فلیفغان
اللہ پس اللہ تعالیٰ صریحاً دیکھا یہاں پر تیز کرنے کی جگہ ہے جیسے فرمایا
ہے یٰمُؤْمِنِیْنَ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ اَشْنَائِکَ کی تیز کر دے گا۔ اَقَالَا
سَخَّ اَنْفَالِہِمْ یعنی اپنے بوجھ کے ساتھ دوسروں کا بوجھ بھی۔

سورة الروم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔
 فَلَیْزِلْ بوجھ نفع کمانے کے لیے رقم دے اس کے لیے اجر نہیں
 ہے۔ مجاہد کا قول ہے یُخْبِرُونَ نعتیں دیئے جائیں گے۔ یُخْبِرُونَ
 اپنے لیے بستر بچھاتے ہیں۔ المصاحح بارش۔ ابن عباس کا قول ہے

ہل نکم منّا ناکث، ایسا کہ تم اپنے فرضی خداؤں سے
تخافونکم کہ تمہارے وارث ہو جائیں گے جیسے ایک دوسرے کا
وارث ہوتا ہے۔ یصدعون الگ الگ ہو جائیں گے۔ فاصدع
کھول کر بیان کر دو۔ دوسرے کا قول کہ ضعت ادر
ضعت دونوں طرح بڑھا جاتا ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ
السنو آئی اور الا ساعرة برائی کرنے والوں کا
بدلہ۔

مردی کا بیان ہے کہ ایک شخص کتبہ میں یہ بیان کر رہا تھا قیامت
کے روز ایک ایسا دھواں آئے گا جو منافقوں کے کالوں اور آنکھوں میں داخل
ہو جائیگا اور ان ایمان کو اس سے موت اتنی تکلیف پہنچے گی جیسے زکام ہو جاتا
ہے۔ یہ سن کر ہم ڈر گئے چنانچہ میں حضرت ابی سعید رضی اللہ عنہ کی خدمت
میں حاضر ہو گیا اور وہ ٹیک لگاتے ہوئے تھے۔ جب میں نے واقعہ بیان
کیا تو غضب ناک ہوئے، پھر سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا: جو کسی بات
کو جانتا ہو تو کہے اور جو نہ جانتے تو اسے کہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ خوب
جانتا ہے کیونکہ یہی علمی بات ہے کہ جس بات کو نہ جانتے تو کہہ دے کہ
میں نہیں جانتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرمایا: تم فرما دو کہ میں اس پریم سے کوئی معاذ ہر نہیں مانگتا اور
میں بناؤں یا نہیں کرنے والوں میں سے نہیں ہوں چنانچہ جب قریش
اسلام نہ لائے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خلاف دعا مانگی۔

اسے اللہ ان کے مقابلے پر میری مدد فرما اور ان پر ایسے سات سال
بھیج جیسے حضرت یوسف کے زمانے میں بھیجے تھے پس انہیں قحط
نے گھیر لیا یہاں تک کہ کہتے ہی اس میں ہلاک ہو گئے اور اس کے دوران
وہ مردار اور ہڈیاں تک کھا گئے اور ان میں سے جب کوئی آدمی زمین و
آسمان کے درمیان نظر دوڑاتا تو وہ ہواں ہی دھواں نظر آتا تھا اہل یوسفیان
آپ کی خدمت میں آیا اللہ کے لگا لگائے تو آپ تو ہمیں جلدی کا کام دینے آئے تھے دیکھیے تو کسی
ایک قوم ہلاک ہو گئی پس اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے پھر یہ آیت پڑھی: تو ہم اس من کے منتظر
ہم جو جب آسمان تک نہا ہر دھواں لائے گا سورۃ المدثر، آیت ۱۰ تو کیا ان کے آخرت کا
عذاب ٹل جائے گا جبکہ وہ اپنے گناہ پھر وہ اپنے کفر کی طرف پھر گئے جس کے متعلق

الودی البطر قال ابی عباس صد تک
مما ملکک ایما سکھ فی الذیقہ وفیہ
تخافونہم ان ییرکوکم کما یرث بعضکم
بعضا یصدعون یتفدون فاصدع
وقال غیرہ ضعت وضعت لغتان
وقال مجاہد السوای الاساعرة جدا
المیسرین

۱۸۸۴۔ حکا ثنا محمد بن کثیر حدیثنا
سفیان حدیثنا منصور والاعمش عن ابی الطلیح
عن مردی قال بیننا رجلا یحدث فی کتفہ
فقال یعی مغان یومرا یقیمہ فیا خدا یا سماع
المنافقین واکبصارہم یا خدا المؤمن کرہیم
الذکر مرغز عننا فاستیت ابن مسعود وکان
منکما فغضب فجلس فقال من علیہ فلیقل
ومن کو یقل فلیقل اللہ اعلم فان من الاعیر
ان یقول یما لا یقلہ لا اعلم فان اللہ قال
لنبیہ صلی اللہ علیہ وسلم قل ما اساکم
علیہ من اجر و ما آنا من المتکلفین وان
قدیشا ابطوا عن الا سلام فدا علیہم النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فقال اللهم اعنی علیہم
بسم کسیر یوسف فاحذہم سنہ حتی ھلکوا
فیھا واکلوا المیتة وایضا مر وبری الرجل
ما بین السماء والارض کھیمہ الدخان
نجاہ ابو سفیان فقال یا محمد جئت تامرنا
بصلو التحیم وان قومک قد ھلکوا فادع
اللہ فقرا فارقیب یومرانی السماء بیدخان
میین الی قولہ عایکون اقیبکشف عنہم
عذاب الآخرہ اذا جاء شم عاد و الی کفرہم

الدخان آیت ۱۶ یہ بندہ کا دوزخ ہے اور ان کے بھی جنگ بندی مراد ہے اور
لذمیوں کے مغلوب اور غالب ہونے کے واقعات گزر چکے ہیں۔

لَا تَبْدِيلَ لِمَا يَخْلُقُ اللَّهُ لَا تَقْدِيرَ
خَلْقِ اللَّهِ یعنی اللہ کا دین۔ خلق انشاء دین پیروں کے دین۔
اسلام جو فطرت کے عین مطابق ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :- کوئی بچہ ایسا نہیں
مگر وہ اپنی فطرت (دین اسلام) پر پیدا ہوتا ہے لیکن اس کے
والدین اسے یہودی، نصرانی اور مجوسی بنا دیتے ہیں جیسے بلاتوڑ
کا ہر بچہ صحیح سالم پیدا ہوتا ہے کیا تم نے ان میں سے کوئی کان
کنا ہوا پیدا ہونے دیکھا ہے؟ پھر آپ کہتے ہیں :- اللہ
کی ڈالی ہوئی بنا جس پر لوگوں کو پیدا کیا، اللہ کی بنائی
ہوئی چیز نہ بدلنا، یہی سیدھا دین ہے مگر بہت سے
لوگ نہیں جانتے (آیت ۳۰)۔

سورہ لقمان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا جبریاں نہایت دم کرنے والا ہے۔

لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب
آیت :- جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ نہیں
ملاتے نہ نازل ہوئی تو یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ پر بڑی
 سخت گزری اور انہوں نے کہا کہ ہم میں سے ایسا کون ہے جس نے
اپنے ایمان کو ظلم کسی نہ کسی گناہ کے ساتھ نہ لایا ہو؟ پس
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بات نہیں ہے کیا تم نہیں
سنے کہ لقمان نے اپنے بیٹے سے کیا کیا؟ بیٹے شک و شک
بڑا ظلم ہے (آیت ۱۳) پس سابقہ آیت میں بھی ظلم سے
شک مراد ہے)

يَوْمَ تَبْدُرُ الْأُمُودُ يَوْمَ تَذْهَبُ الْأُمُودُ
إِلَى سَيْفِلِیْنِ وَالْأُمُودُ قَدْ مَضَتْ۔

بَاب ۹۵ قَوْلِهِ لَا تَبْدِيلَ لِمَا يَخْلُقُ اللَّهُ
لِيَدِينِ اللَّهُ خَلْقَ الْأَقْلَامِ دِينِ الْأَقْلَامِ
قَالَ الْفُطْرَةُ الْإِسْلَامُ۔

۱۸۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي
أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو
سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ
مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يَهُودِيًّا
أَوْ نَصْرَانِيًّا أَوْ مَجَسَّانِيًّا كَمَا تَنْتَبِهُ الْبَهِيمَةُ
بِهَيْمَةِ جَمْعَاءَ هَلْ تَحْسُونَ فِيهَا مِنْ جَدِّ عَاءٍ
ثُمَّ يَقُولُ فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا
تَبْدِيلَ لِمَا يَخْلُقُ اللَّهُ فَبِذَلِكَ الدِّينِ الْقَيِّمُ۔

لُقْمَانُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَاب ۹۶ قَوْلِهِ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ
الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ

۱۸۸۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ
الَّذِينَ آمَنُوا وَهُمْ يَكْفُرُونَ بِمَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ
ذَلِكَ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَقَالُوا إِنَّا لَنَكْفُرُ بِمَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
كَيْسَ يَذَاكُ لَا تَسْمَعُ إِلَى قَوْلِ لُقْمَانَ لِبَنِيهِ
إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ۔

بَاب ۹۷ قَوْلِهِ إِنَّ اللَّهَ عِنْدَكَ عِلْمٌ

السَّاعَةِ-

إِنَّ اللَّهَ عِنْدَكَ عِلْمُ السَّاعَةِ کی تفسیر

۱۸۸۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا بَارِئًا لِلنَّاسِ إِذَا أَتَاهُ رَجُلٌ يَمْشِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِيمَانُ قَالَ الْإِيمَانُ أَنْ تُوْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَتَقَاسِمَ بِالتَّوْحِيدِ الْأَخِيرُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِسْلَامُ قَالَ الْإِسْلَامُ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكَ شَيْئًا وَتَقِيَهُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ الْمَقْرُوظَةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِحْسَانُ قَالَ الْإِحْسَانُ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّكَ يَرَاكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْمُسْكُوتُ عَنْهَا بِأَعْلَمُ مِنَ السَّائِلِ وَلَكِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا إِذَا وَلَدَتْ الْمَرْأَةُ رِبَّيْهَا فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا وَإِذَا كَانَ الْحَقَّاءُ الْعُرَاةُ رُؤُسَ النَّاسِ فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا فِي خَمْسٍ لَا يَعْلمُ هُنَّ إِلَّا اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ عِنْدَكَ عِلْمُ السَّاعَةِ وَمِنْكَ الْغَيْثُ وَ يَحْكُمُ فِي الرُّحَامِ ثُمَّ انْصَرَفَ الرَّجُلُ فَقَالَ لِدَوَاعِي فَأَخَذُوا إِلَيْهِ دَوَاعِيَهُمْ وَاشْتَبَاهُ فَقَالَ هَذَا جَبْرِيْلُ جَاءَ لِيُخَوِّعَ النَّاسَ دِينَهُمْ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان جلوہ افروز ہوئے تھے کہ ایک شخص چلتا ہوا حاضر ہوا گاہ ہو کہ عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! ایمان کیا ہے؟ فرمایا ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر ایمان لاؤ، اس کے فرشتوں پر، اس کے رسولوں پر، اس کی بارگاہ میں حاضر ہوئے پروردگار دوبارہ زور دہرے پر ایمان لاؤ، اس نے کہا۔ یا رسول اللہ! اسلام کیا ہے؟ فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ اس نے پوچھا۔ یا رسول اللہ! احسان کیا ہے؟ فرمایا، احسان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اس تصور کے ساتھ کرو کہ اسے دیکھ رہے ہو، اگر تم اسے نہیں دیکھ سکتے تو بڑی نشیں رکھو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ فرمایا جس سے یہ سوال کیا گیا ہے وہ سوال کئے ملے سے اس کے متعلق زیادہ نہیں جانتا، ہاں میں تمہیں اس کی کچھ نشانیاں بتا دیتا ہوں، جب لڑائی اپنے آقا کو جیتنے لگے تو قیامت کی نشانی ہے، ان پانچ چیزوں میں سے جو کوئی ملے کہ کوئی نہیں جانتا، اس آیت میں ہے: يُشْكَكُ لِلَّهِ اس میں ہے قیامت کا علم اور تازہ ہے میں اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے۔ (آیت ۴۲) پھر وہ آئی چلا گیا، اپنے فرمایا۔ اکی دی کو میرے پاس بلا کر لاؤ لوگ آگے بلائے گئے لیکن وہ نظر نہ آیا۔ آپ نے فرمایا۔ وہ حضرت جبریل تھے جو لوگوں کو ان کا دین سکھانے کے لئے آئے تھے۔

فت: حضرت جبریل علیہ السلام آدمی کی شکل و صورت کے اندر دربار رسالت میں حاضر ہوئے اور ایمان، اسلام اور احسان کے متعلق آپ سے سوالات کیے۔ حضرت روح الامین نوری مخلوق ہیں لیکن بشری شکل میں آئے اس طرح وہ اور کہتے ہیں مگر فرشتے مختلف مواقع پر انسانی شکل میں آتے رہے تھے۔ حضرت مریم کے پاس جب انھیں پروردگار عالم نے بھیجا تو قرآن مجید نے ان کے متعلق یوں بتایا ہے۔

فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا - (۱۹: ۱۷)

قرآن اس کے ساتھ ایک تندرست آدمی کی شکل میں ظاہر ہوا۔

لہذا تادیر مطلق نے اپنے محبوب، خاصہ کائنات، سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نوری بشر بنایا ہے تو اس میں استحالہ کی بات؟ بعض ائمہ کہتے ہیں کہ آپ کے متعلق نور کا لفظ سننے سے معلوم نہیں تکلیف کیوں ہونے لگتی ہے؟ علامہ بریل وہ مہربان نور اور بشر کو نور و متناہ چیزیں سمجھتے ہیں اور ان کا خیال ہے کہ جو نور ہر وہ بشر نہیں ہو سکتا اور جو بشر ہر وہ نور نہیں ہو سکتا۔ درحقیقت ان لوگوں کا یہ خیال درست نہیں ہے کہ جو کچھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو نور صرف نوری بشر ہیں بلکہ آپ سرائے نور، علی نور، جان نور اور صدر نور میں جو رحمت و عالم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صرف بشریت کے زادیے سے دیکھتے ہیں اور دوسرے انسانوں کی طرح سمجھتے ہیں۔ اُن کے بارے میں سرائی ملت کے عظیم اشائ نگہبان، حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ر المتوفی ۱۲۳۲ھ نے فرمایا ہے۔

مجربیاں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را بشر گفتند و در رنگ سائر بشر تصور نمودند و چار منکر آمدند و صاحب دولت را اورا علیہ الصلوٰۃ والسلام بہ عنوان رسالت و در محبت عالمیان دانستند و از سائر ناس ممتاز دیدند و دولت ایمان مشرف گشتند و از اہل نجات آمدند۔ (مکتوبات امام ربانی، دفتر سوم، مکتوب ۶۴)

بے خبر لوگوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بشر کہا اور باقی انسانوں جیسا تصور کیا تو نتیجہ یہ ہوا کہ منکر ہو گئے اور غرور شش قسمت لوگوں نے انھیں علیہ الصلوٰۃ والسلام رسالت اور درجہ دو عالم ہونے کے عنوان سے جانا اور دوسرے تمام انسانوں سے ممتاز دیکھا تو ایمان کی دولت سے مشرف ہو گئے۔ اور نجات پانے والوں میں اُن کا شمار ہو گیا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نورانی بشر ہونے کی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے تصریح فرمائی ہے بلکہ حدیثِ نور کی تصدیق کرتے ہوئے آپ یوں رقمطراز ہیں۔

بیدانست کہ خلق محمدی در رنگ خلق سائر افراد انسانی نیست بلکہ بخلفیہ پیچ فردی از افراد عالم مناسبت ندارد کہ او صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم با وجود نشاء عنصری از نور حق جل و علا مخلوق گشتہ است کہا قال علیہ وعلیٰ آلہ للصلوٰۃ والسلام خلقت من نور اللہ و دیگران را این دولت میسر نشدہ است۔ (مکتوبات امام ربانی، دفتر سوم، مکتوب ۱۰۰)

جاننا چاہیے کہ خلق محمدی دوسرے انسانی افراد کی پیدائش کی طرح نہیں ہے بلکہ افرادِ عالم میں سے کسی بھی فرد کی پیدائش سے مناسبت نہیں رکھتی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عنصری پیدائش کے باوجود اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوئے ہیں جیسا کہ آپ علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ خُلِقْتُ مِنْ نُورِ اللہ۔ دوسرے حضرات کو یہ دولت میسر نہیں ہے۔

امت محمدیہ کا ہمیشہ سے یہ عقیدہ رہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نورانی بشر ہیں۔ آپ کی پیدائش خدا کے نور سے ہوئی تھی۔ کس طرح ہوئی؟ یہ پروردگارِ عالم ہی جانتے ہے۔ ہم تو آپ کے ارشادِ گرامی خُلِقْتُ مِنْ نُورِ اللہ پر ایمان لائے ہیں اور اس کی کیفیت و حقیقت کو اللہ جل مجدہ کے پیر و کرتے ہیں۔ اسی لیے تو حضرت مولانا اختر الحامدی الرضوی رحمۃ اللہ علیہ ر المتوفی ۱۳۸۱ھ/۱۹۶۱ھ بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ!

سزا پا تو بشر ہے بشر سے سوا بھی ہے
یعنی تمام مظہرِ نور خدا بھی ہے

سرورِ کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو ایسے نور ہیں کہ جس کو چاہتے اسے بھی نور بنادیتے جیسے آپ سے نسبت ہونے کے باعث مدینہ طیبہ کو مدینہ منورہ بھی کہا جاتا ہے، آپ کا نور ہونا تو ہر قسم کے شک و شبہ سے بالاتر ہے اہل حق کے نزدیک تو آپ کی اولاد بھی نور ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں یکے بعد دیگرے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں آئیں جن کے باعث انھیں

رضی النورین کا لقب ملا۔ اگر آپ کی اولاد بھی نور نہ ہوتی تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رضی النورین کا لقب کس وجہ سے ملا۔ اس حقیقت کو چودھویں صدی کے عظیم الشان دانائے راز نے یوں بیان کیا ہے۔

تیری نسل پاک میں ہے تجھ پر نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرا نور کا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غیب کی کنجیاں (کلیدی امور) پانچ چیزیں ہیں اور پھر یہ آیت پڑھی۔ بے شک اللہ تعالیٰ کے پاس ہے قیامت کا علم اور اتنا دتا ہے بادشہ اور جانتا ہے جو کچھ مائوں کے پیٹ میں ہے۔۔۔۔۔ (آیت آخری)

سورہ نجم سجدہ

اللہ کے نام کے شروع جو پڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ عباد کا قول ہے کہ ہمیں کمزور یعنی مرد کا نطفہ۔ ضلالتا ہم تباہ ہوئے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ انجمن سے وہ زمین مراد ہے جہاں بادشہ بہت کم ہو اور اس کے ساتھ کام نہ چلے۔ قصہ ہم نے ظاہر کیا۔

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی، نہ کسی کان نے سنی ہیں اور نہ کسی شخص کے دل میں جن کا خطرہ (خیال یا تصور) گزرا۔ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو، تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لیے چھپا رکھی ہے۔ (آیت ۷۱)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔۔۔۔۔ ان کے گزشتہ حدیث کے مطابق روایت کی۔ سفیان سے پوچھا گیا کہ کیا آپ اسے حضور سے روایت

۱۸۸۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلِيمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زَيْدٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَاكَ حَدَّثَنَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَّا لَكُمْ الْغَيْبُ خَمْسٌ ثُمَّ قَدَّ إِنَّ اللَّهَ يَنْدَكُ عَنْكَ السَّاعَةَ۔

تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَقَالَ بَجَاهِدَ مَهْمُ بْنُ ضَعِيفٍ نَطْفَةُ
الرَّجُلِ ضَلَمْنَا هَاكَتَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْجُرُ
الَّتِي لَا تَنْظُرُ إِلَّا مَطَرًا كَمَا يَعْنِي عَنْهَا شَيْئًا
يَهْدِي سَبِيلًا۔

۱۸۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سَفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ
اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَهْدَاكَ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ
مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أذنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبٍ
بَشَرٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَقْرَأُوا إِنَّ فِيكُمْ فَلَا تَعْلَمُ
نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ۔

۱۸۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سَفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ
اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَهْدَاكَ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ
مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أذنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبٍ
بَشَرٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَقْرَأُوا إِنَّ فِيكُمْ فَلَا تَعْلَمُ
نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ۔

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سَفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ
اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَهْدَاكَ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ
مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أذنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبٍ
بَشَرٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَقْرَأُوا إِنَّ فِيكُمْ فَلَا تَعْلَمُ
نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ۔

کر رہے ہیں، جواب دیا اللہ کس سے۔ ابو سعیدؓ، عائشہؓ ابو صالحؓ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے انہوں نے اس میں قرأت پڑھ لی ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیزیں تیار کر رکھی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی، نہ کسی کان نے سنی، اللہ کسی انسان کے دل میں ان کا تصور نہ کرے، بہشت کی جن نعمتوں پر تم مطلع ہو گے انہیں ذخیرہ کی ہوئی نعمتوں کے مقابلے میں چھوڑ دو گے۔ پھر یہ آیت پڑھی: "وَلَوْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُوا أَمْرَهُ"۔ انہیں معلوم ہو کہ اللہ کی نعمتوں کے لیے چھپا رکھی چیزیں جہنم کی کمائی کا (آیت ۱۷)۔

سورة الاحزاب

اللہ کے نام سے شروع ہو کر تہران نہایت رحم کرنے والا ہے۔
بجا ہد کا قول ہے کہ صیاراتہم سے ان کے محلات اللہ قلعے مراد ہیں۔

الَّتِي أُولَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ

حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی مومن ایسا نہیں کہ دنیا اللہ آخرت میں جس کی جان کا میں اس سے بھی زیادہ مالک نہ ہوں۔ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا فِي مَالِكُمْ سَوَءَ مَا يُقْبَلُ مِنْكُمْ وَلَا مِمَّا كَسَبْتُمْ"۔ پس جو بھی مومن مال چھوڑے تو اس کے رشتہ دار ہی میراث پائیں گے لیکن اگر اس کے سرپرست قرض ہے یا کسی کا مال ضائع کیا تھا تو وہ میرے پاس آئے کیونکہ اس کا ذمہ دار میں ہوں۔

ادْعُوهُمْ لِآلِهِمْ

سالم بن عبد اللہ نے اپنے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت زید بن حارثہ کو ہم

أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَدَرًا
أَبُو هُرَيْرَةَ قَرَأَتْ

۱۸۹۰. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا
أَبُو سَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى أَعَدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ
مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى
قَلْبٍ بَشَرٍ فَمَنْ يَلَهُ مَا أَطْلَعْتُمْ عَلَيْهِ ثُمَّ
قَرَأَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مِمَّا أَخْفَى لِمَنْ مِّنْ فَتْرَةٍ
أَعْيَيْنَ جَزَاءَهُمَا كَانُوا بِمَعْمُوكَ

الاحزاب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَقَالَ تَحَايَدُوا صِيَابَهُمْ قُصُورِهِمْ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُلُوبُهُ النَّبِيِّ أُولَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ
مِنْ أَنْفُسِهِمْ

۱۸۹۱. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ هَلَالِ بْنِ
عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُّوْمِنٍ
وَلَا مَرْءٍ أُولَىٰ النَّاسِ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ أَقْرَبُ
إِنْ شِئْتُمْ النَّبِيُّ أُولَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ
فَأَيُّمَا مُّوْمِنٍ تَرَكْتُمْ مَا لَمْ يَلِيْهِ شَيْءٌ عَصَيْتُمْهُ
كَأَنْ تَرَكَ قَاتِلَ دِمَتِهِ أَوْ ضَيَاعًا فَلْيَا يَسْخِي
وَأَنَا مَوْلَاهُ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُلُوبُهُ ادْعُوهُمْ لِآلِهِمْ

۱۸۹۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَقْبَةَ
قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ

بَنَ حَارِثَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا كُنَّا نَدْعُوهُ إِلَّا زَيْدًا بَنَ مُحَمَّدٍ حَتَّى نَزَلَ
الْقُرْآنُ أَدْعُوهُمْ لِأَبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ

بِأَيِّ قَوْلٍ فِيهِمْ مَنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ
وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ مَا يُدْأُوهُنَّ بِدِلَالِ غَفَّتِ
عَهْدَهُ أَفْقَارُهُمَا جَوْلَ فِيهَا الْغَيْثُ لَا تَوْهَا
لَا عَطْوَاهَا -

١٨٩٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ تَدْرِي هَذِهِ الْآيَةُ نَزَلَتْ فِي أَنَسِ بْنِ النَّظْرِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ

١٨٩٨ - حَدَّثَنَا أَبُو إِيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ
بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ
بْنِ زَيْدٍ بَن ثَابِتٍ قَالَ لَمَّا كُنَّا الصُّفَى فِي الْمَصَاحِفِ
قَدَّاتُ آيَةُ مِنَ سُورَةِ الْأَحْزَابِ كُنْتُ أَسْمَعُ
يُرْوَى اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُهَا لَوْ أَجِدَهَا
أَحَدُ الْأُمَمِ خُزَيْمَةُ الْأَنْصَارِيِّ الَّذِي جَدَّ
وَلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتُهُ شَهَادَةٌ
بَلِيَّةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا
عَلَيْهِ -

بِأَنِّ قَوْلِهِ قُلْ لَا زَوْجَكَ إِن كُنْتِ
دَنِ الْحَيَوةِ الْكَافِيَا رَزَيْتَهَا فَتَعَالَيْنِ امْتَعْنِ
مِنْ حَكَمٍ سَرَا حَا جَمِيلًا التَّيْرُجِ اَنْ تَخْرِجِ
اَيْسَهَا سَنَهُ اللّٰهُ اسْتَمَهَا جَعَلَهَا -

١٨٤. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شَيْبٌ
الذُّهَلِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَمَّا يَشَى زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنَاهُ

ابو سلمہ بن عبدالرحمن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بتایا کہ جب اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو کہو یا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ اپنی اذواج مطہرات کو پاس لے کر نہ رہنے کا

أَمَرَ اللَّهُ أَنْ يُخَيَّرَ زَوْجَهُ فَبَدَأَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي ذَا كِرَامًا فَلَا عَلَيْكَ أَنْ تَسْتَعْجِلَنِي حَتَّى تَسْتَأْمِرَ أَبِي بَوَيْكٍ وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبَوَيْكَ لَمْ يَكُونَا يَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ قَالَتْ كُفِّرَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ قَتَلَ بَنَاتِهَا النَّبِيَّ قَدْ لَذَّ وَاجِدًا إِلَى تَمَامِ الْآيَتَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ فَعِنِّي آتِي هَذَا اسْتَأْمِرَ أَبَوَيْ قَاتِي أُرِيدُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالنَّارَ الْآخِرَةَ

باب قولہ وإن كنتن تردن
اللہ ورسولہ والدار الآخرة فان الله أعتد لي محنت منكن أجرا عظيما وقال قتادة فاذكرن ما ينكحن في بيوتكن من آيات الله والحكمة القرآن والسنة

۱۸۹۶۔ وَقَالَ النَّبِيُّ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَيَّرَ زَوْجَهُ بَدَأَ إِنِّي فَقَالَ إِنِّي ذَا كِرَامٍ لَا يَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ قَالَتْ فَتَأَلَّيْتُ حَتَّى تَسْتَأْمِرَ أَبِي بَوَيْكٍ قَالَتْ وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبَوَيْكَ لَمْ يَكُونَا يَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ قَتَلَ بَنَاتِهَا النَّبِيَّ قَدْ لَذَّ وَاجِدًا إِلَى تَمَامِ الْآيَتَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ فَعِنِّي آتِي هَذَا اسْتَأْمِرَ أَبَوَيْ قَاتِي أُرِيدُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالنَّارَ الْآخِرَةَ قَالَتْ ثُمَّ فَعَلَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ تَابِعَهُ مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنْ مَعْبُورٍ عَنِ الذُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبُو سَفْيَانَ الْمُعْتَمِرِيُّ عَنْ مَعْبُورٍ

میں تم سے ایک بات کا ذکر کرنے لگا ہوں اس کا جواب دینے میں جلدی نہ کرنا جب تک اپنے والدین سے مشورہ نہ کر لو اور آپ اچھی طرح جانتے تھے کہ میرے والدین ہرگز آپ کے ساتھ میری جدائی پسند نہیں کریں گے حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اے نبی! اپنی بیویوں سے فرما دو (آیت ۲۸، ۲۹)۔ میں عرض گزار ہوئی کہ اس بارے میں اپنے والدین سے میں کیا مشورہ کروں جبکہ میں بذات خود صحت الشک رضا، اس کے رسول کی رضا اور آخرت کی بہتری ہی چاہتی ہوں (اولاد کے مقابلے میں مجھے کوئی چیز پسند نہیں)۔

وَأَنْ كُنْتُن تَرُدْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ كِتَابُ اللَّهِ تَرُدْنَ
اولاد اگر تم اللہ اور اس کے رسول کو اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو بیشک اللہ نے تم میں سے نیکی کرنے والیوں کے لیے بڑا اجر تیار کر رکھا ہے (آیت ۲۹) قتادہ کا قول ہے کہ مائتکلی فی بیوتکمن من آیات اللہ والی حکمتہ۔ سے قرآن و سنت مراد ہیں۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا کہ ازدواج مطہرات کو یا اس دہنے یا نہ دہنے کا اختیار دے دیجئے تو آپ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: میں تم سے ایک بات کہنے

لگا ہوں لیکن اس کا جواب دینے میں جلدی نہ کرنا بلکہ اپنے والدین سے بھی مشورہ کر لینا۔ وہ فرماتی ہیں کہ آپ یہ بات بخوبی جانتے تھے کہ میرے والدین مجھے آپ سے جلد ہونے کا ہرگز حکم نہیں دیں گے حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ پھر آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ایک غیب بتانے والے نبی! اپنی بیویوں سے فرما دو، اگر تم دنیا کی زندگی اور آزمائش چاہتی ہو تو کہہ میں نہیں مان دوں اور اچھی طرح چھوڑ دوں (آیت ۲۸، ۲۹)۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی کہ اس بارے میں اپنے والدین سے میں کیا مشورہ کروں جبکہ میں خود الشک رضا، اس کے رسول کی رضا اور آخرت کی بہتری چاہتی ہوں۔ وہ فرماتی ہیں کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازدواج مطہرات سے بھی اسی طرح کیا جس طرح مجھ سے دریافت فرمایا تھا۔ اسی طرح موسیٰ بن اعیان، معمر زہری نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت کی۔ نیز عبد الرزاق، ابو سفیان سمعی، معمر زہری، عروہ بن زبیر

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرٍوَةَ عَنْ عَائِشَةَ -
بَابُ قَوْلِهِ وَلَتُخْفِيَنَّ فِي نَفْسِكَ مَا
اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ
تَخْشَاهُ -

۱۸۹۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ
حَدَّثَنَا مَعْنَى بْنُ مَنصُورٍ عَنْ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ
حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ هَذِهِ
الْآيَةَ وَلَتُخْفِيَنَّ فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ نَزَلَتْ
فِي شَأْنِ زَيْدِ بْنِ أَبِي جَحْشٍ وَزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ -
بَابُ قَوْلِهِ تَرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُمْ
وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمِنْ ابْتِغَايَتِ مَتْنٍ
عَذَلْتُ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ قَالِ ابْنُ عَبَّاسٍ تَرْجِي
تَوْخِيْدَ رَجُلَةٍ أُخَذَتْ -

۱۸۹۸- حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا
أَبُو سَامَةَ قَالَ هِشَامُ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَعَارِعُ عَلَى اللَّاتِ وَهَبْنِ
أَنْفُسَهُنَّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَقُولُ اتَّهَبُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا فَلَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى
تَرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُمْ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ
وَمِنْ ابْتِغَايَتِ مَتْنٍ عَذَلْتُ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ
قُلْتُ مَا أَرَى رُبَّكَ إِلَّا يَسَارِعُ فِي هَوَاكَ -

۱۸۹۹- حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَامِرُ الْأَحْوَلُ عَنْ مَعَاذَةَ عَنْ
عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَسْتَأْذِنُ فِي يَوْمِ الْمَرْأَةِ مَتَابَعًا أَنْ أُفْزِلَتْ
هَذِهِ الْآيَةُ تَرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُمْ وَتُؤْوِي
إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمِنْ ابْتِغَايَتِ مَتْنٍ عَذَلْتُ
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ فَقُلْتُ لَهَا مَا كُنْتُ تَقُولِينَ قَالَتْ

نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کی ہے -
وَلَتُخْفِيَنَّ فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ کی تفسیر
اور تم اپنے دل میں رکھتے تھے وہ بات جو اللہ کو ظاہر
کرنا منظور تھی -

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آیت : - اور تم اپنے
دل میں وہ بات چھپاتے تھے جو اللہ کو ظاہر کرنا منظور تھی اور تمہیں لوگوں کے سامنے
کا اندیشہ تھا (آیت ۳۲) یہ حضرت زینب بنت جحش اور حضرت زید بن حارثہ رضی
اللہ عنہما کے بارے میں نازل ہوئی تھی -

پچھے ہٹاؤ ان میں سے جس کو چاہو اور اپنے پاس جگہ دو جسے چاہو اور جسے تم نے
کنا سے کر دیا تھا اسے تمہارا ہی چلے تو اس کا بھی تم پر کچھ گناہ نہیں (آیت ۵۱)
ابن عباس کا قول ہے کہ ترجی تم پچھے ہٹاؤ۔ اسی سے ارجحہ ہے
میں پچھے ہٹاتا ہوں -

عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جن
مولوں نے اپنی ذات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بہر کر دیا تھا مجھے اُن پر
رشتہ آتا تھا چنانچہ میں نے کہا کہ عورت کس طرح اپنے آپ کو بہر کر سکتی
ہے جب اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا یہ پچھے ہٹاؤ ان میں سے جس کو

چاہو اور اپنے پاس جگہ دو جسے چاہو اور جسے تم نے کنا سے کر دیا تھا، اُسے
تمہارا ہی چلے تو اس میں بھی تم پر کچھ گناہ نہیں (آیت ۵۱)۔ اس پر میں
عرض گزار ہوئی، میں دیکھتی ہوں کہ آپ کا رب آپ کی خواہش پوری کرنے
میں جلدی فرماتا ہے -

معاذ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے بادی دلی اپنی بیوی سے اجازت لے کر
دوسری کے پاس جایا کرتے تھے جبکہ یہ آیت نازل ہو گئی نہ پچھے ہٹاؤ ان میں
سے جس کو چاہو اور اپنے پاس جگہ دو جسے چاہو اور جسے تم نے کنا سے کر دیا
تھا اسے تمہارا ہی چاہے تو اس میں بھی تم پر کچھ گناہ نہیں (آیت ۵۱) میں
عرض گزار ہوا کہ آپ نے کیا جواب دیا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ میں آپ
کی خدمت میں یوں عرض گزار ہوئی تھی : - اگر آپ مجھ سے دریافت فرما
۲۰۰ -

ترجمہ دونوں کی اسی طرح عباد بن عباد نے حضرت عائشہ سے سنا ہے۔

مَا قَدْ خَلُّوا بِبُيُوتِ النَّبِيِّ

یہی کھڑوں میں نہ جانا جب تک اجازت نہ مل جائے مثلاً کھانے کے لیے بلائے جاؤ، نہ یوں کہ اس کے پکے کا انتظار کرنے رہے، ہاں جب بلائے جاؤ تو حاضر ہو جایا کرو اور جب کھا چکو تو منتشر ہو جاؤ، یہ نہیں کہ بیٹھے باتوں سے دل بہلاؤ، بیشک اس میں نبی کو ایذا پہنچتی تھی وہ تمہارا لحاظ فرماتے تھے اور اللہ حق فرماتے سے نہیں شرارتا اور جب تم ان سے برستے کی کوئی چیز مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو۔ اس میں زیادہ سہولتی ہے تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کی اور تمہیں یہ حق نہیں کہ کھولو اللہ کو ایذا دو اور نہ یہ کہ ان کے بعد کبھی ان کی بیویوں سے نکاح کرو بیشک یہ اللہ کے نزدیک بڑی سخت بات ہے (آیت ۵۳) کہا گیا ہے کہ لانا پکے کا انتظار مراد ہے جیسے انا یا بی اناۃ میں نے خوب پکایا۔ کھلنا شاعری شکر قریش اگر قریش کو الشاعری کی صفت قرار دیں تو مؤنث کے باعث قریش پر ہونا ہو گا اور اسے قریش بدل قرار دیا جائے تو اس کی صفت نہیں بدلتی بلکہ مؤنث کی صفات ہشادی ہلکتی گی اور یہ لفظ واحد تشبیہ اور جمع میں اسی طرح رہے گا اور خواہ مؤنث

مذکر ہو یا مؤنث۔

حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔
میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! آپ کی خدمت میں پہلے برس ہر قسم کے آدمی حاضر ہوتے ہیں لہذا آپ ازواج مطہرات کو پردے کا حکم فرمادیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے پردے کا حکم نازل فرمادیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب بنت جحش سے نکاح کیا تو دیر کے لیے لوگوں کو بلایا، چنانچہ جب سارے کھانا کھا چکے تو وہیں بیٹھ کر باتیں کرتے رہے گویا وہ یہیں رہنے کا اللہ کر کے گئے ہیں اور کوئی یہ بھی کھڑے ہونے کا نام نہیں لیتا تھا۔ جب حضور نے یہ صورت حال دیکھی تو آپ کھڑے ہو گئے اور آپ کے ساتھ دست حضرت ابی کھڑے ہو گئے لیکن انفراد

رَسُولُ اللَّهِ أَنْ أَوْشَرَ عَلَيْكَ أَحَدًا تَابِعَهُ عِبَادُ اللَّهِ
عَبَادُكُمْ عِيَالًا

یاد رکھو کہ قولہ لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ
إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ
إِلَيْهِ وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ
فَانْتَشِرُوا وَلَا مَسْتَأْذِنِينَ لِحَدِيثِ إِنْ ذُكِرَ
كَانَ يُؤْذَى النَّبِيُّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي
مِنَ الْحَقِّ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا
فَأَسْأَلُوهُنَّ مِنْ دُونِ أَرْجَائِكُمْ ذُكِرَ أَطْفَرُ
يَقُولُ بَكْرٌ وَقَوْلُهُنَّ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا
رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْ تُسْأَلُوا أَرْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ
أَبَدًا إِنْ ذُكِرَ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا يَمْتَأَلُ
إِنَّا هَذَا دُرَاكُهُ أَنَا يَأْتِي أَنَا هَذَا لَعَلَّ السَّاعَةَ
تَكُونُ قَرِيبًا إِذَا وَصَفَتْ صِفَةَ الْمُؤَنَّثِ
قُلْتُ قَرِيبَةً وَإِذَا جَعَلَتْهُ ظَرْفًا رُبَّ لَا
وَلَوْ تَرَدُّ الصِّفَةُ نَزَعَتْ الرِّاءَ مِنَ الْمُؤَنَّثِ
وَكَذَلِكَ لَفُظَهَا فِي الْوَاحِدِ وَالْإِثْنَيْنِ وَ

الْجَمْعِ لِلذَّكْرِ وَالْإُنْثَى

۱۹۰۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ حَبِيبٍ
عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبُرُوقُ فَاجْزَعُوا
أَمَرْتُ أَهْلَ بَيْتِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَلْحَابٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ
أَيُّهُ الْحُجَابَ

۱۹۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ التَّقِيشْتِيُّ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ يَقُولُ
حَدَّثَنَا أَبُو مَجْلَزٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا
تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ
أَبْنَةَ جَحْشٍ دَعَا الْقَوْمَ فَطَعِمُوا ثُمَّ جَلَسُوا
يَتَحَدَّثُونَ وَادَّهَوْا كَأَنَّهُ يَتَمَيَّزُ الْفِيضُ فَلَمْ يَقْرَأُوا

فَلَمَّا بَرَأَى خَلْقَكَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مِنْ قَامٍ
وَقَعْدَ ثَلَاثَةٍ نَعْدٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِيَدْخُلَ فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ ثُمَّ انْتَهَمَ
قَامُوا فَأُتِلَتْ فَجِئْتُ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدْ انْطَلَقُوا فَجَاءَ
حَتَّى دَخَلَ فَدَهَبَتْ أَدْخَلَ فَأَتَى الْحِجَابَ بَيْنِي
وَبَيْنَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا
بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا بِإِذْنِهِ

۱۹۰۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ جَرْبٍ
حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ
قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِهَذِهِ
الْآيَةِ آيَةِ الْحِجَابِ لَمَّا أَهْدَيْتْ زَيْنَبَ إِلَى
نَسْرِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ مَعَهُ
فِي الْبَيْتِ مَنَعَ طَعَامًا وَدَعَا الْقَوْمَ فَفَعَلُوا
بِتَحَدُّثِهِمْ فَعَمِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُخْرِجُهُمْ يَرْجِعُ وَهُمْ قُعُودٌ يَكْهَدُونَ فَأَنْزَلَ
اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ
النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُدْعَى لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ
إِنَّكُمْ إِلَى قُدُومِهِ مِنْ ذَوَائِرِ حِجَابٍ فَهَرَبَ لِحِجَابٍ
وَقَامَ الْقَوْمُ

۱۹۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صَهْبِيبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ
بَنِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ
ابْنَتِ جَحْشٍ بِخَبَرٍ وَلَحِمٍ فَأَرْسَلَتْ عَلَى الطَّعَامِ
دَاعِيًا قَبْلِي قَوْمٌ قَبَا كَلُونَ وَيُخْرِجُونَ كَمَ
يَحِي قَوْمٌ قَبَا كَلُونَ وَيُخْرِجُونَ قَدْ دَعَوْتُ
حَتَّى مَا أَجِدُ أَحَدًا أَدْعُو فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ
مَا أَجِدُ أَحَدًا أَدْعُوهُ قَالَ أَرْفَعُوا طَعَامَكُمْ وَ
بَقِيَ ثَلَاثَةٌ رَهْطٌ يَتَحَدَّثُونَ فِي الْبَيْتِ فَخَرَجَ

پھر بھی بیٹھے رہے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ اللہ تشریف
لائے تو دیکھا کہ وہ بیٹھیں بیٹھے ہوئے ہیں۔ پھر جب وہ اٹھ کر چلے گئے تو
میں نے جا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ وہ چلے گئے ہیں۔ پس
آپ گھر میں اندر تشریف لے آئے اور آپ نے میرے اور اپنے
درمیان پردہ لٹکایا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمادیا
اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں نہ جانا جب تک اجازت نہ مل
جائے۔ مثلاً کھانے کے لیے بلائے جاؤ۔ نہ یوں کہ اس کے
پکے کا انتظار کرتے رہو (آیت ۵۲)۔

ابو قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے
فرمایا کہ دو سرے تمام لوگوں کی نسبت پردے کی آیت کے شان نزول کا
مجھ پر زیادہ پتہ ہے جب حضرت زینب بنت جحش کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ہاں بھیج دیا گیا اور وہ گھریں آپ کے پاس تھیں۔ پس آپ نے دعوت
درمیان کے لوگوں کو بلایا گی تو لوگ اگر بیٹھ گئے اور بائیں کمرے میں نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم باہر چلے جاتے پھر اندر تشریف لے آتے لیکن وہ بیٹھے
بائیں ہی کرتے رہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما
دی۔ اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں نہ جانا جب تک اجازت
نہ مل جائے، مثلاً کھانے کے لیے بلائے جاؤ۔ نہ یوں کہ
اس کے پکے کا انتظار کرتے رہو۔۔۔۔۔ (آیت ۵۲)۔
پس پردہ لٹکا دیا گیا اور لوگ اٹھ کر چلے گئے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے حضرت زینب بنت جحش کا دلیر گوشت اور دھنی سے کیا۔ پس آپ نے
مجھے بھیجا کہ لوگوں کو کھانے کے لیے بلا لاؤں۔ پس میرے ساتھ کچھ حضرات
آئے اور وہ کھا کر چلے گئے۔ پھر کچھ حضرات آئے اور وہ بھی کھا کر چلے گئے۔
چنانچہ اسی طرح جنہیں میں بلا تا وہ حضرات آئے اور کھا کر چلے جاتے۔ یہاں تک
کہ آپ مجھے بلائے کے لیے کوئی نہیں مل رہا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ کھانا
اٹھا کر رکھ دو۔ لیکن میں اُسی اس وقت بھی گھریں بیٹھے بائیں کمرے
میں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکل گئے اور حضرت عائشہ صدیقہ
کے حجرے میں تشریف لے گئے۔ آپ نے ان سے فرمایا اے اہل بیت!

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُطْلِقَ إِلَى حُجْرَةِ
عَائِشَةَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ
رَحِمَهُ اللَّهُ فَقَالَتْ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحِمَهُ
اللَّهُ كَيْفَ وَجَدْتَ أَهْلَكَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ
فَقُلْتُ حَجَرْتُكُمْ كُلَّكُمْ يَقُولُ لَنْ كَمَا
يَقُولُ بِعَائِشَةَ وَيَقُولَنَّ كَمَا قَالَتْ عَائِشَةُ
ثُمَّ رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا
قُلُوبُهُ رَهِيطٌ فِي الْبَيْتِ يَتَحَدَّثُونَ وَكَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَدِيدًا الْحَيَاءِ فَخَرَجَ
مُطْلِقًا نَحْوَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَمَا أَدْرَى أَخْبَرْتُهُ
أَوْ خَبَرَانِ الْقَوْمِ خَرَجُوا فَدَجَّعَ حَتَّى إِذَا وَضَعَ
رِجْلَهُ فِي اسْتِقْفَةِ الْبَابِ دَاخِلُهُ وَأَخْرَى خَارِجُهُ
أَرْنَى السُّتْرَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَأَنْذَلْتُ آيَةَ الْحِجَابِ -
۱۹۰۴ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرِ السَّهْمِيُّ حَدَّثَنَا جَمِيْعٌ عَنْ أَنَسٍ
قَالَ أَوَّلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حِينَ بَنَى بَيْتَهُ أُبَيُّ بْنُ جَحْشٍ فَأَشْبَهَ النَّاسُ
خُذْرًا وَلَحْمًا ثُمَّ خَرَجَ إِلَى حُجْرَةِ أَهْلِهِ
كَمَا كَانَ يَصْنَعُ صَبِيحَةً بِنَاتِهِ فَيَسْلُوْنَ عَلَيْهِمْ وَيَدْعُوْنَ
لَهُمْ وَيَسَلِّمْنَ عَلَيْهِ وَيَدْعُوْنَ لَهُ فَلَمَّا رَجَعَ
إِلَى بَيْتِهِ رَأَى رَجُلَيْنِ جَدِيَّيْهِمَا الْحَدِيثُ فَلَمَّا
رَأَاهُمَا رَجَعَ عَنْ بَيْنِهِ فَلَمَّا رَأَى الرَّجُلَانِ نَبِيَّ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ عَنْ بَيْنِهِ وَتَبَا مَسْرِعِينَ
فَمَا أَدْرَى أَنَا أَخْبَرْتُهُ بِخُذْرِهِمَا أَمْ أَخْبَرْتُهُمَا
حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ دَارُغِي السُّتْرَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَ
أَنْذَلْتُ آيَةَ الْحِجَابِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا
يَحْيَى حَدَّثَنِي حَمِيدٌ سَمِعَ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۹۰۵ - حَدَّثَنِي زَكْرِيَّا بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا

تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت انہوں نے جواب دیا۔ اور آپ پر بھی
سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت آپ نے اپنی نور و مطہرہ کو کیسا پایا! اللہ تعالیٰ
آپ کو ان میں برکت عطا فرمائے۔ پھر آپ بادی بادی اپنی تمام ازدواجی مطہرات کے
پاس تشریف لے گئے اور ان سے یہی فرماتے رہے جو حضرت عائشہ سے فرمایا
تھا اور وہ بھی اسی طرح جواب عرض کرتی رہیں جس طرح حضرت عائشہ
صدیقہ نے جواب عرض کیا تھا۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم واپس
لوٹ کر آئے تو دیکھا کہ وہ دونوں باہر بھی گھومیں بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے ہیں جو تک
نبی کریم بہت ہی شرمیلے تھے لہذا آپ باہر گئے اور حضرت عائشہ کے حجرے کے
پاس ٹپکنے لگے مجھے یاد نہیں رہا کہ پھر میں نے جا کر آپ کو بتایا یا کسی در شخص نے کہ
وہ لوگ چلے گئے ہیں۔ چنانچہ آپ واپس تشریف لے آئے اور ابھی
ایک قدم مبارک ہی اتر رہے تھے کہ اتر رہے تھے اور وہ سراپا ہر ہی
تھا کہ میرے اور اپنے درمیان آپ نے پردہ لٹکا دیا۔ اور
اس وقت پردے کی آیت کا نزول ہوا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے حضرت زینب بنت جحش کے ساتھ نکاح کیا تو دعوت و عہد کا
انتظام فرمایا چنانچہ بڑے بڑے گوشت کے ٹکے سیر ہو گئے پھر آپ اہتمام
الموئینہ کے بھروسے کی طرف نکلے جیسے کہ شب زفاف کی سب کو آپ کا معمول
تھا۔ آپ انہیں سلام کرتے اور انہیں دعائیں دیتے اور وہ بھی سلام و
دعا کا جواب دیتیں۔ اس کے بعد جب آپ بیٹھنے کی جانب واپس تشریف
لائے تو دروازوں کو وہاں بائیں کرتے دیکھا۔ انہیں دیکھ کر آپ گھر کے
واپس لوٹ گئے۔ جب ان دروازوں کی دھڑکیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو
کا شاعر اقدس سے واپس لوٹنے کی اطلاع دی تو وہ جلدی سے کھسک گئے۔ یہ
مجھے معلوم نہیں کہ ان دروازوں کے چلنے جانے کی بابت میں نے آپ کو بتایا یا
کسی اور شخص نے۔ پس آپ واپس گھر لوٹے یہاں تک کہ اندر داخل ہو گئے
پھر میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا دیا اس کے بعد پردے کی
آیت نازل ہو گئی۔ ابن ابی مریم، یحییٰ، حمید نے حضرت
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پردے کا حکم نازل

ہونے کے بعد حضرت سودہؓ کی ضرورت سے باہر نکلیں دودھ بھاری جسم والی عورت تھیں، جو انہیں جانتا تھا اس کا انہیں پہچان لینا مشکل نہ تھا۔ حضرت عمرؓ بن خطابؓ نے نہیں دیکھ کر کہا اسے حضرت سودہؓ انحد کی قسم! ہم آپ کو پہچان لیتے ہیں حالانکہ آپ پردہ کر کے نکلتی ہیں حضرت صدیق کا بیان ہے کہ میں نے اس کو وہ بارگاہ رسالت کی طرف لوٹ آئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت میرے پاس جلوہ گر ہو کر کھانا تناول فرما رہے تھے اور دست مبارک میں ایک ہڈی تھی۔ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں یا رسول اللہ! میں اپنی کسی ضرورت سے باہر نکلتی تھی کہ حضرت عمرؓ مجھ سے یہ کہے کہ آپ نے حضرت صدیقؓ کا بیان ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ پر مدی فرمائی شروع کر دی جب وحی کا نازل ہو چکا تو ہڈی اٹھ کر آگئی آپ کے دست مبارک میں تھی دلائل رکھی تھیں آپ نے قربا کر بیشک تمہیں اجازت مل گئی ہے لہذا اپنی حاجت کے تحت باہر جا سکتی ہو۔

لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ

اگر تم کوئی بیان ظاہر کر دیا چھپاؤ تو بیشک اللہ سب کو جانتا ہے۔ ان (ازادہ) مطرات پر مضائقہ نہیں ان کے باپ اور بیٹوں اور بھائیوں اور بھتیجیوں اور بھانجیوں اور اپنے دین کی عورتوں اور اپنی کنیزوں میں اور اللہ سے ڈرتی ہو بیشک ہر چیز اللہ کے سامنے ہے (آیت ۵۵)۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے قربا کر ابو القعیس کے بھائی ارقمؓ نے مجھ سے میرے پاس آنے کی اجازت طلب کی جبکہ پردے کا علم نازل ہو چکا تھا میں نے کہا کہ اس وقت تک میں اجازت نہیں دے سکتی جب تک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہ لے لوں کیونکہ ابو القعیس کے بھائی نے مجھے دودھ نہیں پلایا بلکہ ابو القعیس کی بیوی نے دودھ پلایا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لے آئے تو میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ! بیشک ابو القعیس کے بھائی ارقمؓ میرے پاس آنے کی اجازت مانگتے تھے تو میں نے اجازت دینے سے انکار کر دیا کہ جب تک حضور اجازت مرحمت نہ فرمائیں پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بھائی کو اجازت دینے سے تمہیں کس چیز نے روکا ہے؟ میں عرض گزار ہوئی یا رسول اللہ! ارجحی نے تو مجھے دودھ نہیں پلایا ابو القعیس کی بیوی نے دودھ پلایا ہے۔ پس آپ نے فرمایا انہیں اجازت دے دیتا وہ تمہارا

ابو اسامہ عن هشام عن أبيه عن عائشة قالت خرجت سودة بعدما ضرب الحجاب لحاجتها وكانت امرأة جسيمة لا تخفى على من يعبرها قراها عمر بن الخطاب فقال يا سودة أما والله ما تخفين عينا فالتظري كيف تخرجين قالت فانكفات راجعة ورسول الله صلى الله عليه وسلم في بيتي وانه ليتعشى وفي يده عرق قد خلت فقالت يا رسول الله اني خرجت لبعض حاجتي فقال لي عمر كذا وكذا قالت فادعى الله اليه ثم رفع عنه ذاك العرق في يده ما وضعه فقال انه قد اذن بكن ان تخرجين لحاجتك يا ابى قولة ان تمكنا واشيتا او تخفوة فان الله كان بكل شيء عليما ولا جناح عليهن في ابائهن ولا ابناهن ولا اخواتهن ولا ابناهم اخواتهن ولا فساتهن ولا ما ملكت ايماهن والقيين الله ان الله كان على كل شيء شهيدا۔

۱۹۰۶ حَدَّثَنَا ابُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ أَقْلَمُ خَوَاتِمِ الْقُعَيْسِ بَعْدَ مَا أَنْزَلَ الْحِجَابَ فَقُلْتُ لَا أَذْنُ لَهُ حَتَّى اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ أَخَا أَبَا الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلَكِنْ أَرْضَعَنِي أُمُّ رَأَةَ أَبِي الْقُعَيْسِ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَقْلَمَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ اسْتَأْذَنَ فَأَبَيْتُ أَنْ أَذْنَ حَتَّى اسْتَأْذَنَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْذِينَ عَمْرِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلَكِنْ أَرْضَعَنِي أُمُّ رَأَةَ أَبِي

بچا ہیں مٹی بھرے ہاتھ دالی - عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اسی لیے فرماتی ہیں کہ رضاعت کے ذریعے بھی وہ رشتے حرام ہیں جو نسب کے ذریعے حرام ہیں۔

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا قَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ صَلَوةُ اللَّهِ تَسْلِيمًا عَلَيْهِ عِنْدَ الْمَلَائِكَةِ وَ صَلَوةُ الْمَلَائِكَةِ السُّعَادَةِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُصَلُّونَ بِبِرْكَتِكَ لَتُغْفِرَ بِكَ لَتُسَلِّطَكَ - ۱۹۰۷. حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مِسْرَعُ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي كَيْلَانَ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاكَ فَكَيْفَ الصَّلَاةُ قَالَ قَوْلُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ -

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بارگاہ رسالت میں عرض کی گئی: یا رسول اللہ! آپ پر سلام بھیجیے کا طریقہ تو ہم اچھی طرح جان گئے لیکن صلوٰۃ کس طرح بھیجیں؟ فرمایا یوں کہو: اے اللہ! درود بھیج محمد پر اور محمد کی آل پر جس طرح تو نے ابراہیم پر درود بھیجا۔ بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! برکت بھیج ابراہیم پر اور ابراہیم کی آل کے جیسے تو نے برکت بھیجی ابراہیم کی آل پر۔ بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! سلام کرنا تو ہم جانتے ہیں لیکن آپ پر درود کس طرح بھیجیں؟ فرمایا: یوں کہو: اے اللہ! درود بھیج محمد پر جو تیرے بندے اور رسول ہیں جیسے تو نے ابراہیم کی آل پر درود بھیجا اور برکت بھیج محمد پر اور محمد کی آل پر جیسے برکت بھیجی تو نے ابراہیم پر اور ابراہیم کی آل پر۔ اس روایت کی ہے کہ محمد پر اور محمد کی آل پر جیسے برکت بھیجی تو نے ابراہیم پر اور ابراہیم کی آل پر۔

ابن ابی حاتم اور ابی حاتم نے یزید بن حماد سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: جیسے درود بھیجی تو نے ابراہیم پر اور برکت بھیج محمد پر اور آل محمد پر جیسے برکت بھیجی

الْقُعَيْسِ فَقَالَ أَتُنَادِي لَكَ فَإِنَّهُ عَنكَ تَرَبَّيْتُ بِبَيْتِكَ قَالَ عُرْوَةُ فَلَيْذَا لَكَ كَأَنْتَ عَارِضُهُ تَقُولُ حَرِّمُوا مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا تُحَرِّمُونَ مِنَ النَّسَبِ -

۱۹۰۸. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مِسْرَعُ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي كَيْلَانَ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاكَ فَكَيْفَ الصَّلَاةُ قَالَ قَوْلُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ -

۱۹۰۸. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مِسْرَعُ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي كَيْلَانَ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاكَ فَكَيْفَ الصَّلَاةُ قَالَ قَوْلُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ -

۱۹۰۹. حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَنْزَلَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ قَالَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارَكْتَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ

تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر۔

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ أَذُوا مَوْسَىٰ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک حضرت موسیٰ علیہ السلام بہت ہی شریف آدمی تھے، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں فرمایا ہے: اے ایمان والو! ان جیسے نہ ہو جانا جہنم میں۔ موسیٰ کو ستایا تو اللہ تعالیٰ نے اُسے بری فرمادیا۔ اس بات سے جو انہوں نے کہی تھی اور موسیٰ اللہ کے نزدیک اہم والہ ہے (آیت ۶۹)۔

سورة السبا

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔
کہا گیا ہے کہ معجزین سے مراد ان کے تکل جانے والے ہیں۔
معجزین ہاتھوں سے تکل جانے والے جیسے کہتے ہیں۔
یعجزون وہ ہیں عاجز نہیں کہہ سکتے۔ معجزین دو سری
قرأت میں معجزین ہے یعنی ایک دوسرے پر غلبہ حاصل کرنے
والے ایک دوسرے کا معجز ظاہر کرنے والے۔ مثلاً اللہ سوال جہد
الاکل بھل۔ باعد اور بعد دونوں ہم معنی ہیں۔ مجاہد کا
قول ہے کہ لا یعزب غائب نہیں ہوتے۔ العزیم رکاوٹ،
یہ ایک سرخ پانی تھا جو اللہ تعالیٰ نے بھیجا تو بندہ گر گیا،
میدان میں گر پڑا۔ گویا اور بارغ کی دو اطراف اونچی ہو گئیں۔
پھر پانی ان کی نگاہوں کے سامنے سے غائب ہو گیا اور دونوں
بلغ ہو گئے اور سرخ پانی بندہ کا نہ تھا بلکہ اللہ تعالیٰ کا عذاب
تھا اور ان کے لیے اُسے اللہ تعالیٰ نے بھیجا جہاں سے چاہا۔
عمر دین شریعت کا قول ہے کہ العزیم یمن والوں کی زبان میں
بندہ کہتے ہیں اور کسی دوسرے کا قول ہے کہ العزیم سے میدان
مراد ہے۔ السابغات نہ ہیں۔ مجاہد کا قول ہے کہ سبغات
عذاب دینے والے ہیں۔ اعظمکوا جزاء اللہ کی اطاعت

كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِلِٰهِمُ
بَابٌ قَوْلِهِ لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ
أَذُوا مَوْسَىٰ

۱۹۱۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا
رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا عَوْفُ بْنُ الْحُسَيْنِ وَهَيْثَمُ
وَحَلَّاسٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ مَوْسَىٰ كَانَ رَجُلًا حَيًّا وَخَلِّكَ
قَوْلُهُ تَعَالَىٰ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ
أَذُوا مَوْسَىٰ فَبَرَّاهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِندَ
اللَّهِ وَجِيهًا

سَبَا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَقَالُ مُعَاجِزِينَ مَسَابِقِينَ بِمُعْجِزَاتٍ
بِفَاتِنَاتٍ سَبَقُوا قَالُوا لَا يُعْجِزُونَ لَا يَقُولُونَ
يَسْبِقُونَا يُعْجِزُونَا قَوْلُهُ بِمُعْجِزَاتٍ بِفَاتِنَاتٍ
وَمَعْنَى مُعَاجِزِينَ مُغَالِبِينَ يُرِيدُ كُلُّ
وَاحِدٍ مِّنْهَا أَنْ يَكْظُرَ عَجْزَ صَاحِبِهِ
مِثْلًا عَشْرًا أَكْثَرَ الشُّرَبَاءِ عِدَّةً وَبَعْدَ
وَاحِدٍ وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَا يُعْزِبُ لَا يُغَيِّبُ
الْعِزْمَ السَّكْمَ مَاءٌ أَحْمَرُ أَرْسَلَهُ اللَّهُ فِي السَّكْمِ
فَشَقَّهُ وَهَدَمَهُ وَحَقَّرَ الْوَادِيَّ فَأَرْفَعْنَا
عَنِ الْجَنَبَيْنِ وَغَابَ عَنْهُمَا الْمَاءُ فَيَسْتَا
وَلَوْ يَكُنِ الْمَاءُ إِلَّا أَحْمَرُ مِنَ الشَّوْكِ لَكُنْ
كَانَ عَذَابًا أَرْسَلَهُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَيْثُ
شَاءَ وَقَالَ عَمْرُ بْنُ شَدَّ حَبِيلُ الْعِزْمِ
الْمُسْتَاةُ يَلْحِقُ أَهْلَ الْبَحْرِ وَقَالَ غَيْرُهُ
الْعِزْمُ الْوَادِي السَّابِغَاتِ الدُّرُودُ وَقَالَ
مُجَاهِدٌ لَمْ يَكُنْ لِقَاءُ لِقَاءٍ مَّا عَظَمَكَ نَحْنُ أَحَدًا

يُطَاعَةُ اللَّهِ مَشْنَى وَفَرَادَى فَاحِدًا وَ
اثنَيْنِ التَّنَاقُصُ التَّكْثُفُ مِنَ الْاُخْرَةِ اِلَى الدُّنْيَا
وَبَيْنَ مَا يَسْتَمُوهُونَ مِنْ مَالٍ اَوْ وَلَدٍ اَوْ نَحْوِ هَذِهِ
بِأَشْيَاعِهِمْ بِأَمْثَالِ هَذِهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
كَالْجَرَابِ كَالْجُوبَةِ مِنَ الْأَرْضِ مِنَ الْخَطِّ الْأَرْضِ
كَالْأَثَلِ الْتَطْرِفَةُ الْعَرِمُ الشَّدِيدُ

بَابُ قَوْلِهِ حَتَّى إِذَا فُزِعَ عَنْ
قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقُّ
وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ

۱۹۱۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ
حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ قَالُوا سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ
أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَضَى اللَّهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ
خَرَبَتْ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْمَعَةٍ خَاضِعَانَا يَقُولُ
كَأَنَّهُ سُلَيْكَةٌ عَلَى صَفْوَانٍ فَإِذَا فُزِعَ عَنْ
قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْكَذِبُ
قَالَ الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرِقٌ

لَسَمِعَ وَمُسْتَرِقٌ السَّمْعُ هَكَذَا ابْعُضُهُ فَوْقَ بَعْضٍ
وَوَصَفَ سَفِيَانُ يَكْفُهُمْ فَحَرَّفَهَا وَبَدَّلَ بَيْنَ
أَصَابِعِهِمْ فَيَسْمَعُ الْكَلِمَةَ فَيُلْقِيهَا إِلَى مَنْ لَحْتَهُ
حَتَّى يُلْقِيَهَا عَلَى لِسَانِ السَّاحِرِ أَوْ الْكَاهِنِ
فَبِمَا أَدْرَكَ الشَّهَابُ قَبْلَ أَنْ يُلْقِيَهَا رَدَّتْهَا
الْقَاهَا قَبْلَ أَنْ يَذْرُوكَهُ فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةً
كَذِبَةٍ فَيُقَالُ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَنَا يَوْمَ كَذَا
وَكَذَا كَذَا وَكَذَا فَيُصَدَّقُ بِتِلْكَ الْحِكْمَةِ
الَّتِي سَمِعَ مِنَ السَّمَاءِ

بَابُ قَوْلِهِ إِنَّ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَكُمْ
بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ
۱۹۱۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

کرنے کی۔ مثنیٰ دو فرادی دو دو یا ایک ایک۔ التناقص
آخرت سے دنیا کی طرف لوٹنا۔ کائشتمون مال و اولاد
اور سامان کی جو زینت چاہیں۔ ابن عباس کا قول ہے
کالجواب زمین کے تالاب یا گڑھے کی طرح۔
الخطیبیلو کا درخت۔ الاثل مثل جھاڑو کا درخت۔
العزم سخت چیز۔

حَتَّى إِذَا فُزِعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ كَيْفَ تَفْسِيرُ

یہاں تک کہ جب ان کے دلوں کی گھبراہٹ دور فرادی جاتی
ہے تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں (آیت ۲۳)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ آسمان پر کسی بات کا حکم فرماتا ہے تو غار بنی
سے فرشتے یوں پروں کو پھڑپھڑاتے ہیں جیسے پتھر پر پتھر مارنے کی
جھنکار۔ یہاں تک کہ جب ان سے کہہ کر ان کے دلوں کی گھبراہٹ دور فرما
دی جاتی ہے تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا بات فرمائی
وہ کہتے ہیں جو فرمایا حق فرمایا اور وہی ہے بلند بڑائی والا (آیت ۲۳)۔
پس انکی گفتگو کو چوری کرنے والے شیاطین سننے کی کوشش کرتے ہیں وہ
وہ اس طرح اوپر تلے ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس وقت سفیان راوی نے

اپنی انتہائی کوسوڑا اور اپنی انگلیوں کو اوپر نیچے جوڑ کر دکھایا۔ اگر
وہ ایک بات بھی سن پائیں تو فوراً اپنے نیچے والے کو
بتا دیتے ہیں اور وہ اپنے نیچے والے کو یہاں تک کہ
وہ بات جادوگر اور کاهن کی زبان تک پہنچ جاتی ہے۔
بعض اوقات پچھلے شیطان کے دوسرے کے بتانے سے
پچھلے الگ کی چٹکاری آگتی ہے اور کبھی وہ چٹکاری سے پچھلے دوسرے کو بتا چکا
ہو تاکہ پھر جادوگر اور کاهن کے ساتھ سو جھوٹ اپنی طرف سے ملاتے
ہیں۔ پھر وہ کہتے ہیں کہ کیا ہم نے فلاں فلاں بات نہیں بتائی تھی۔
چنانچہ آسمان سے سنی ہوئی آکر ایک بات کے باعث اپنی تصدیق کر دیتے ہیں۔

إِنَّ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ كَيْفَ تَفْسِيرُ

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ صفا

مَحْتَدُونَ حَازِرٍ مَحْدَدًا ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَرَ بْنِ
مَرْثَدَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
صَدَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهِتْفَانِ ذَاتَ
يَوْمٍ فَقَالَ يَا صِبَا حَاهُ فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ قُرَاشٌ
قَالُوا مَا لَكَ قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ الْعَدُوَّ
يَصِيحُكُمْ أَوْ يَمْسِكُكُمْ أَمَا كُنْتُمْ تَصْدِقُونِي
قَالُوا بَلَى قَالَ فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ
شَدِيدٍ فَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ تَبَا لَكَ إِلَهَذَا جَمَعْتَنَا
فَأَقْرَلَ اللَّهُ تُبَّتْ يَدَايَ لَهَيْبٍ

پر جمع ہوئے اور حد ستود کے مطابق آپ نے آواز دی، اے لوگو! فریاد کو پہنچو! یہ
یہ سب کی تقریریں کے تمام افراد آپ کے پاس گئے ہو گئے اور کہا بتائیے کس نے
بلا یا ہے؟ اپنے فرمایا اگر میں آپ لوگوں سے یہ کہوں کہ دشمن جمع ہو کر صبح یا شام
کو آپ پر حملہ کرنے والے ہیں تو کیا آپ مجھے بچا جائیں گے؟ سب نے کہا کیوں نہیں؟
پس آپ نے فرمایا میں نہیں ڈرتے والا ہوں سخت عذاب آنے سے یہ لوگ اذیت دے رہے
اس پر ابو لہب نے کہا ہر ہلاک ہونے لگا، کیا ہمیں اس نے اٹھا کیا
ہے؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے سورۃ لہب نازل فرمادی کہ تباہ
ہو جائیں ابو لہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا، اُسے
کچھ کام نہ آیا اس کا مال اور جو کمایا؟

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِفَضْلِهِ تَعَالَى نِسْوَاتِ الْأُمَمِ هُوَ

پارہ ۲۰

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب الملائكة

قَالَ عَجَاهِدُ الْقُطَيْبِيُّ لِفَافَةِ النَّوَاةِ مُثْقَلَةٌ
مُثْقَلَةٌ وَقَالَ غَيْرُهُ الْخُرُورُ بِالنَّهَارِ مَعَ الشَّيْءِ
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْخُرُورُ بِاللَّيْلِ وَالشَّمْسُ بِالنَّهَارِ
وَعَبَّاسٌ أَشَدُّ سَوَادَ الْخَرِيثِيِّ الشَّدِيدُ السَّوَادِ

باب سورۃ لیس

وَقَالَ عَجَاهِدُ فَخَرْنَا شَدُّ دُنَايَا حَسْرَةً عَلَى
الْعِبَادِ كَانَ حَسْرَةً عَلَيْهِمْ إِسْتَهْنِ أَوْ هُمْ بِالرَّسُولِ أَنْ
تُدْرِكَ الْقَمَرَ لَا يَسْتَرْضُونَ أَحَدَهُمَا ضَوْءَ الْآخِرِ
وَلَا يَنْبَغِي لِهَذَا ذَلِكَ سَابِقُ النَّهَارِ يَخْطَأُ لَبَّانَ
حَشِيَّتَيْنِ تَسْلَخُ نَخْرَجُ أَحَدَهُمَا مِنَ الْخُرُورِ
يَجْرِي كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِنْ قَتْلِهِ مِنَ الْأَنْكَامِ
فَيَكُونُ مُعْجِبُونَ جُنْدٌ مُّخْضَرُونَ وَنَعْنِدَ الْحَسَنِ
وَيَذْكُرُ عَنْ عَمْرِوَةَ الْمُشْحُونِ الْمَوْقَرِ وَقَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ طَارَتْ كُمُ مَصَابِيكُكُمْ يَنْسِلُونَ يَخْرُجُونَ
مَرْقَدِنَا مَخْرَجِنَا أَحْصَيْنَا حِفْظَنَا كَمَا تَرَاهُمْ
وَمَكَانَهُمْ وَاحِدٌ

باب الشمس تجري لمستقر ذلك
تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ

۱۹۱۳ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ أَبِي
عَنْهُ قَالَ كُنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ

سورۃ فاطر کی تفسیر
مجاہد کا قول ہے کہ القُطَيْبِيُّ کھجور کی ٹھٹھکی کا چھکا۔ مُثْقَلَةٌ باری
ہوئی۔ دوسرے کا قول کا الخُرُورُ دن میں سورج کی گرمی یا بن عباس
کا قول ہے کہ الخُرُورُ رات کی گرمی اور الشَّمْسُ دن کی گرمی کو
کہتے ہیں۔ عَجَاهِدُ بہت ہی سیاہ الخَرِيثِيُّ پیٹ سخت کالی چیز۔

سورۃ لیس کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے کہ فَعَزَّزْنَا سے مراد ہے ہم نے طاقت دی یا
حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ان لوگوں پر انہوں سے جو رسولوں سے
مذاق کرتے ہیں اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ ایک کی روشنی دوسرے کی
روشنی کو سب نہیں کہے گی اور نہ یہ اس کے لائق ہے سابقُ النَّهَارِ
دونوں ایک دوسرے کے پیچھے رہتے ہیں کُنْزُكُمْ ہم ان میں
سے ایک کو دوسرے سے نکالتے ہیں اور دونوں پستے رہتے ہیں۔
فَيَكُونُ مُعْجِبُونَ غرض وقرم جُنْدٌ مُّخْضَرُونَ سب کے
لئے۔ مَعْرِض سے منقول ہے کہ الْمُشْحُونُ سے مراد ہے بھری
ہوئی۔ ابن عباس کا قول ہے طَارَتْ كُمُ مَصَابِيكُكُمْ یعنی تیسلیوں
نکل آئیگی۔ مَرْقَدِنَا اپنے نکلنے کی جگہوں احْصَيْنَا ہم نے
نظر کر لیا ہے کُمُ لہذا مَكَانَهُمْ دونوں ہم معنی ہیں

والشمس تجري لمستقر لها کی تفسیر

یہ مقرر فرمایا ہوا ہے اس کا جو غالب علم والا ہے۔

حضرت البرزخ بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
غروب آفتاب کے وقت مسجد نبوی کے اندر میں بنی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا۔ پس آپ نے فرمایا

بے شک یہ باکر عرش کے نیچے سمجھ کر تا ہے، اسی لئے ارشاد باری تعالیٰ ہے :- یہ حکم ہے زبردست حکم واسے کہ (آیت ۳۸)۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ارشاد باری تعالیٰ ۱۔ اور سورج پلتا ہے اپنے ایک ٹکڑے کے لئے (آیت ۳۸) کے بارے میں بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس کا ٹکڑا عرش اعظم کے نیچے ہے۔

سورۃ الصافات

مجاہد کا قول ہے کہ وَیَقْدُحُونَ بِالْغَیْبِ مِنْ کُلِّ مَکَانٍ بَعِیْدٍ اس میں مَکَانٍ بَعِیْدٍ سے مراد ہے ہر جانب سے اور یَقْدُحُونَ سے مراد ہے وہ پھینکے جاتے ہیں وَاصْبُ سَبِیْئًا لَاحِقًا لَازِمٌ ضروری اتاقُونَ عَنِ النَّبِیِّ یعنی کافر جو جنہیں شاہین کہا جاتا ہے شول پیٹ کا درد لایَزُحُونَ ان کی عقوبت منالغ نہ ہوں گی۔ قَرِیْنٌ شَیْطَانٌ رَیْحٌ مَعُونٌ تیز و دیرتے ہیں بَیْرُ حُونَ تیز جتے ہوں گے بَیْرُ الْجَنَّةِ سَبَا کفار قریش کہتے تھے کہ مرزشتہ لشکر کی بیٹیاں ہیں اور انکی مائیں جنوں کے سرداروں کی بیٹیاں ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ سے ۲۔ وَلَقَدْ کَلِمَتِ الْجَنَّةِ اَنْهَضَ لِحَضْرَتِ یعنی مقرب حساب کے لئے حاضر کے جائینگے۔ ابن عباس کا قول ہے لَنَحْنُ الصَّافُونَ مَرِئَتِ حِوَارِ الْجَحِیْمِ جہنم کے اندر لشرباً جنہیوں کے کھانے میں سنت گرم پانی ملا یا جائیگا۔ مَحْمُورٌ بَکَا ہوا۔ بَیْسٌ مَکْنُونٌ چمک دار مرقی وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمْ فِي الْاٰخِرِیْنِ اشیاء بعد واسے بھائی کے ساتھ یاد کریں گے۔ یَسْتَحْدُونَ ہنسی کرتے ہیں بَعْدَ لَا یَمِنُ رَالِی کی بولی میں رب کو کہتے ہیں۔

وَ اِنْ یُوَسَّسْ لَیْسَ الْمُرْسَلِیْنَ کی تفسیر

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَقَالَ یَا اَبَا ذَرٍّ اَتَدْرِیْ اِنَّ تَغْرُبُ الشَّمْسُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا تَذْهَبُ اَحَدٌ تَسْبِدُ فَتَحْتَ الْعَرَشِ کَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰی وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لِّهَا ذٰلِکَ تَقْدِیْرُ الْحَیْرِ یُزِ الْحَلِیْمِ۔

۱۹۱۴۔ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِيُّ حَدَّثَنَا وَکَیْمٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِیْهِمُ النَّخَعِیِّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالٰی وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لِّهَا قَالَتْ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرَشِ۔

باب ۱۵۱ وَالصَّافَاتِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: وَیَقْدُحُونَ بِالْغَیْبِ مِنْ کُلِّ مَکَانٍ بَعِیْدٍ مِنْ کُلِّ مَکَانٍ وَیَقْدُحُونَ مِنْ کُلِّ جَانِبٍ یُرْمُونَ وَاصْبُ دَاۤیْمًا کَارِبٌ لَا یَمُرُّ تَاوِنًا عَنِ الْیَمِیْنِ: یَعْنِی الْجَنِّ الْکُفَّارُ قَوْلُهُ بِلَشَّیْطِیْنِ عُلُوٌّ وَجَعٌ بَطْنٌ یُزْفُونَ: لَا تَذْهَبُ عَقُولُهُمْ قَرِیْنٌ شَیْطَانٌ یُھْمَعُونَ کَهَیْدَرٌ الْهَرُولَةُ: یَزْفُونَ التَّسْلَانُ فِي الْمَشْرِی دَیْنٌ الْجَنَّةُ لَسَا: قَالَ الْکُفَّارُ قَرِیْنٌ الْمَلَائِكَةُ نَبَاتُ اللّٰهِ وَ اَمَّا هَآؤُلَہُمْ مِّنَآتٍ سَرَّ رَاۤیَ الْجَنِّ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: وَلَقَدْ عَلِمَتْ الْجَنَّةُ اَنْهَضَ لِحَضْرَتِ سَتَحْضَرُ بِالْحِسَابِ وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَنَحْنُ الصَّافُونَ الْمَلَائِكَةُ صِرَاطُ الْجَحِیْمِ: سَوَاءُ الْجَحِیْمِ: وَوَسَطُ الْجَحِیْمِ لَشَوْبًا یُخْلَطُ طَعَامُهُمْ وَیَسَاطُ بِالْعَمِیْمِ: مَذْخُورٌ اَمْطُورٌ بَیْسٌ مَّکْنُونٌ التَّوَلُّوُ الْمَکْنُونُ: وَتَرَكْنَا عَلَیْهِ فِي الْاٰخِرِیْنِ یَذْکُرُ بِخَبَرٍ یَسْتَحْدُونَ: یَسْتَحْدُونَ بَعْدَ رَقَا۔

بَابُ ۱۵۱ وَ اِنْ یُوَسَّسْ لَیْسَ الْمُرْسَلِیْنَ

۱۹۱۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی شخص کے لئے یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ میں (حضرت) حضرت یونس بن مثنیٰ سے افضل ہوں۔

عطاء بن یسار نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو میرے متعلق یہ کہے کہ میں حضرت یونس بن مثنیٰ سے افضل ہوں تو اس نے منہ پر جھوٹ بولا ہے۔

سورہ ص کی تفسیر

شعبہ کو عوام بن حوشب نے بتایا کہ میں نے مجاہد سے سورہ ص

میں مجاہد کی بابت پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت دی تو اسے محبوب اتم بھی اسکے راستے پر چلو۔ لہذا حضرت ابن عباس اس سورت کو پڑھ کر مجاہد کیا کرتے تھے۔

مجاہد سے سورہ ص میں مجاہد کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا کہ آپ اس میں مجاہد کیوں کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ کیا تم یہ نہیں دیکھتے کہ انسان کی اولاد میں دائرہ اولاد سلیمان یہ ہیں وہ لوگ جن کو اللہ نے ہدایت دی تو اسے محبوب اتم بھی اسکے راستے پر چلو۔ پس حضرت دائرہ اولاد السلام بھی ان حضرات میں سے ہیں جن کے راستے پر چلے گا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم فرمایا گیا، اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سورت میں مجاہد کیا۔ عجیب۔ القبط مجاہد یہاں ٹیکسوں کا نام اطلاق یعنی کتاب کے مراد ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ فی عترۃ سرکش کرنا ہے، العترۃ الاخیرۃ قوم قریش۔ الاختلاق جھوٹ۔ الانساب آسمان کے دروازوں والے راستے جنت کا ہونا ایک مہذب و مرقع یعنی قریش۔ اولیک الاخیرۃ مجاہد لوگ۔ کواکب ثواب کرنا۔ قطعاً ہمارا مذاہب۔ اتخذناکم تحفیراً ہم نے انہیں گھیرا۔ آخر اب اللہ کے مانند ابن عباس کا قول ہے آیت عبادت کی طاقت

جبریل عن الاعمش عن ابي وايل عن عبد الله بن الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما ينبغي لأحد أن يكون خيراً من ابن مثنى ۱۹۱۶۔ حدثني إبراهيم بن المثنى عن المثنى بن محمد ثنا محمد بن قليب قال حدثني أبي عن هلال بن علي بن أبي عامر بن لؤي عن عطاء بن يسار عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من قال أنا خير من يوسف بن مثنى فقد كذب۔

باب ۱۵

۱۹۱۷۔ حدثنا محمد بن بشرنا باحدثنا عن حدثنا شعب بن العوام قالت سألت مجاهد عن السجدة في من قال سئل ابن عباس فقال أولئك الذين هدى الله فبهداهم اقتبده وكان ابن عباس يسجد فيها۔

۱۹۱۸۔ حدثني محمد بن عبد الله حدثنا بن عبيد الظنا فبني عن العوام قالت سألت مجاهد عن سجدة من فقال سألت ابن عباس عن من أين سجدت فقال أو ما نقرأ أو من ذريتہ داود سليمان أولئك الذين هدى الله فبهداهم اقتبده فكان داود من أول بيتكم صلى الله عليه وسلم أن يفتدي به فسجد بها رسول الله صلى الله عليه وسلم عجيب القبط الصريحۃ هو هبتنا صريحۃ الحسابة وقال مجاهد في عترۃ معاذ بن النملة الأخيرة: ملة قریش الاختلاق الكذب۔ الأسباب طرق السموات في أبوابها جند ما هنالك مقرر ومثني قريشاً أولئك الأخراب القرون الماضية قواي رجوع قطعنا عذابنا اتخذنا هم سخرنا أخطأنا

الْأَبْصَارُ حَكَمَ إِلَهِي بِفِكَرٍ كُنْ - حُبُّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَجِي
عَنْ يَاسِينَ بْنِ كَثِيرٍ هُوَ طَلَقَ مَسْحًا كَمُزِيدٍ كِي كَرُونِ
اور ٹانگوں پر ہاتھ پھیرتے رہے - الْأَصْفَادُ
بیڑیاں -

بَابُ هَبِّي مَا كَالَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي فِي تَفْسِيرِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر شش رات ایک شراعت پر
اگر مجھے چھوڑنے لگا یا ایسا ہی کوئی اور لفظ ارشاد فرمایا تاکہ وہ میری نماز
مقطع کر دے پس اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قابو مرحمت فرمایا۔
چنانچہ میں نے ارادہ کیا کہ اسے مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون
کے ساتھ باندھ دوں تاکہ صبح کے وقت تم سب اسے دیکھتے پس مجھے
اپنے بھائی حضرت سیمان کی دعا یاد آگئی کہ: یا رب ارحم الراحمین
سلطنت عطا فرما جو میرے بعد کسی کو ملے نہ ہو (آیت ۲۵) روح بن مبارک راوی
سکا توں ہے کہ پھر وہ زمین و غوار پر گر کر لٹ گیا۔

وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ کی تفسیر

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
فرمایا: اسے لوگوں جو تم میں سے کسی بات کا علم رکھتا ہو تو اسے کہے اور جو نہ
ہو تو اسے کہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ جو کچھ بھی علم کا حصہ
ہے کہ جس بات کو آدمی نہ جانے اس کے متعلق کہے کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا
ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس میں حکم فرمایا
کہ: تم فرماؤ: میں اس قرآن پر تم سے اجز نہیں لگتا اور میں بناؤں والوں
میں سے نہیں (آیت ۴۸) اور لیجئے میں تمہیں دعوتیں کے بارگاہیں بتاتا ہوں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو اسلام کی طرف دعوت دی تو وہ

بِهِمْ أَتَرَأَيْتَ أَمْثَالَهُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْأَيْدِ
الْقُوَّةُ فِي الْعِبَادَةِ الْأَبْصَارُ الْبَصَرُ فِي أَمْرِ اللَّهِ
حُبُّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَجِي مِنْ ذِكْرِ طَلَقَ مَسْحًا يَمْسَحُ
أَعْرَافَ الْخَيْلِ وَغَيْرِهَا الْأَصْفَادُ الْوَقَاقِ

بَابُ هَبِّي مَا كَالَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ
بَعْدِي إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ

۱۹۱۹ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ
وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنْ عَفِرَ رِثَاءُ مِنَ الْجَنِّ تَقَلَّتْ عَلَى الْبَارِيَةِ أَوْ
كَلِمَةً نَحْوَهَا لِيَقْطَعَ عَلَى الصَّلَاةِ فَمَا مَكَّنِي اللَّهُ مِنْهُ
وَأَرَدْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ إِلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتَّى
تُصْبِحُوا أَوْ تَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ قَدْ كَرِهْتُ قَوْلَ أَبِي
سَيِّمَانَ رَجَبِ هَبِّي مَا كَالَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي
قَالَ رُوِيَ عَنْ فَرْدَا خَاسِئًا

بَابُ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ

۱۹۲۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الصُّخْرِ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قُلْنَا
عَلَى عَدَدِ اللَّهِ بَيْنَ مَسْحُورٍ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ
عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهِ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ اللَّهُ
أَعْلَمُ فَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يَقُولَ لِمَا لَا يَعْلَمُ اللَّهُ
أَعْلَمُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَا أَسَأَلْتُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ
وَسَأَلْتُكُمْ عَنِ الدُّخَانِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هَذَا
عَذَابٌ أَلِيمٌ قَالَ فَدَعُوا رَبَّنَا الْكَثِيفَ عَذَابَ
إِنَّا مُؤْمِنُونَ أَلَيْسَ لِلَّهِ الْكَرِيُّ وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ
مُبِينٌ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوا مُعَلِّمٌ مِثْنُونَ إِنَّا
كَاشِفُوا الْعَذَابَ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ أَفَيْكَ شَفِ
لِلْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ فَكُشِفَ حُجْرًا عَادُوا
فِي كُفْرِهِمْ فَاحْذَرُوا اللَّهَ يَوْمَ يَذَرُ قَالَ اللَّهُ
تَعَالَى يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ

سورۃ التمرکی تفسیر

مجاہد کا قول ہے اَقَمْنِیْ یٰجُحَیْمُ جو منہ کے بل آگ
میں گسیٹے جائیگے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے اَقَمْنِیْ یٰجُحَیْمُ
اَقَمْنِیْ یٰجُحَیْمُ پچانچہ اس والا ہی ستر ہے ذی یحییٰ مشکوک رجلاً
لرجلٍ یہ عبودان باطل اور خدا سے برتر کی مثال ہے وَیَحْیٰ فَوَسَّکَ
بِالَّذِیْنَ مِنْ دُونِیْ مَنُّوْنَ سَعَوْنَا ہم نے عطا کیا وَالَّذِیْ جَاءَ
بِالصِّدْقِ قرآن مجید وَصَدَّقَہُ سے مراد میری ہے جو مرد و
قیامت اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو کہے گا کہ تو نے
مجھے یہ عطا فرمایا اور میں نے اس کے مطابق عمل کیا۔ مَتَّعْنَا اَکْثُوْنَ
اَلْاَکْثَرُ سے مستحق ہے یعنی وہ بد مزاج جو انصاف پر راضی
نہ ہو۔ رَجَلًا سَلَمًا جمع سالم آدمی کو کہتے ہیں۔ اَشْمَا اَشْمَتْ۔
انفرت کرنے لگتے ہیں بِمَعَاذِہُمْ یہ اَقْطُوْنَا سے مستحق
ہے حَاقِقِیْنَ حلقہ باندھ کر طواف کرنا مَشْرِیْہُمْ یہ اِلَاشِقِیْہِ
سے مستحق نہیں بلکہ نُفِیْہُ سے ہے جن کا ایک ہتھوڑے کی تصویر کر کے
یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا کی تفسیر میں تم فرماؤ اے
میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے
نا امید نہ ہو بیک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے بیک ہی بخشہ لاہران سے آیت ۴۸
سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہما نے فرمایا کہ مشرکوں کے کچھ آدمیوں نے بٹے قتل اور بہت ہی
زنا کئے تھے پس وہ کلمہ سَعِیْطُہ اَمَلِ اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
ہوئے اور کہنے لگے کہ جو کچھ آپ فرماتے ہیں وہ باتیں تو بہت اچھی ہیں

بَابُ الزَّمْرِ
وَقَالَ مُجَاهِدٌ: أَفَمَنْ يَتَّقِي بِوَجْهِهِ يُجِزُّ
عَلَى وَجْهِهِ فِي النَّارِ وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى أَفَمَنْ يُلْقَى
فِي النَّارِ خَيْرٌ أَمْ أَمَّنْ يَأْتِي آمِنًا. ذِي عَوْرَةٍ لَيْسَ
وَرَجُلًا سَلَامًا الرَّجُلُ مَثَلٌ لَا يَلْهِيهِمُ الْبَاطِلُ وَالْإِلَهَ
الْحَقُّ. وَيُخَوِّفُونَكَ بِالَّذِينَ مِنْ دُونِهِ بِالْأَوْثَانِ
نَحْنُ لَنَا أَعْطَيْنَا. وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ: الْقُرْآنِ
وَصَدَقَ بِهِ الْمُؤْمِنِينَ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَقُولُ
هَذَا الَّذِي أَعْطَيْتَنِي عَمِلْتُ بِمَا فِيهِ مُشَافِكُونَ
الشَّكِكُ الْحَسِرُ لَا يَرْضَى بِالْإِنْصَافِ. وَرَجُلًا سَلَامًا
وَيُقَالُ سَالِمًا صَالِحًا شَمَانًا. كَفَرْتُ بِعَازَتِهِمْ
مِنَ الْقَوْرِ: حَاقِقِينَ. أَطَافُوا بِهِ مُطِيفِينَ بِحَاقِقِهِ
يَجَوَانِبُهُ مُشَابِهًا لَيْسَ مِنَ الْإِشْتِبَاهِ، وَلَكِنْ
نُشِبَهُ بَعْضُهُ بَعْضًا فِي التَّصْدِيقِ.

بَابُ يَاعِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى

أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْطَعُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ
الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ
١٩٢. حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا
هَشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ
يَعْلَى بْنُ سَعِيدٍ بْنُ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الشَّرْكِ كَانُوا

لیکن ہمیں یہ معلوم ہو جائے کہ بارے سے اتنے بارے گل ہوں گا
کون کفارہ ہو سکتا ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: اور وہ جو اللہ
کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پرستتے اور اس جان کو جس کی
اللہ نے حرمت رکھی ناحق قتل نہیں کرتے اور جو کاری نہیں کرتے
رسول الفرقان، آیت ۱۶۸۔ اور یہ آیت نازل فرمائی: ہر تم فرمائی،
اسے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت
سے ناامید نہ ہو۔ (سورۃ الزمر، آیت ۵۳)۔

وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ علمائے
یہود میں سے ایک عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
ہو کر کہنے لگا۔ اے محمد! ہم تو ریت میں اپنے ہیں کہ اللہ تعالیٰ
آسمانوں اور زمین کو اپنے انگلی میں رکھتا ہے زمینوں کو بھی اپنے
انگلی میں درختوں کو بھی اپنے انگلی میں، پانی اور مٹی کو بھی اپنے
انگلی میں اور ساری مخلوق کو اپنے انگلی میں لے کر فرماتا ہے کہ حقیقی
بادشاہ میں ہوں پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑے،
یہاں تک کہ دندان مبارک نظر آنے لگے گویا یہ یہودی عالم کی تصدیق
فرمائی تھی، پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت
فرمائی اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا اس کا حق تھا اور وہ قیامت
کے دن سب زمینوں کو سمیٹ دے گا اور اس کی قدرت سے
سب آسمان لپیٹ دے جائیں گے اور وہ ان کے شرک سے
پاک اور برتر ہے (آیت ۱۶۴)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ
میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے
ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ زمین کو سمیٹ دے گا، اور
آسمانوں کو لپیٹ دے گا، پھر فرمائے گا: میں حقیقی
بادشاہ ہوں، زمین کے بادشاہ (آج) کہاں
ہوں؟

وَنَفَخَ فِي الصُّورِ فَصَبَحَ كَيْ تَقْسِرَ
اور صور پھونکا جائیگا
تو ہمیشہ ہر جانیکے جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں گریبے اللہ

قَدْ قَتَلُوا وَأَكْتَرُوا وَذَكَّرُوا أَكْثَرُ ذَاكَ أَتَوْا الْحَمْدَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنْ أَلَذَّ نَا قَتْلُ
وَقَدْ عَوَّا إِلَيْهِ لِحَسَنٍ لَوْ نَحْبِرْنَا أَنْ لَمَّا عَلَيْنَا كَفَارَةً
فَنَزَلِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا
يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ
وَنَزَلِ قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ
لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ

بَابُ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ

۱۹۲۱۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي
مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ مِنَ الْأَنْبَارِ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ
إِنَّا نَجِدُ أَنَّ اللَّهَ يَجْعَلُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَلَى
إصْبَعٍ وَالْأَرْضِ عَلَى إصْبَعٍ وَالشَّجَرِ عَلَى إصْبَعٍ
وَالْأَشْيَاءِ عَلَى إصْبَعٍ وَسَاءَ ثَرَا الْخَلَائِقِ عَلَى إصْبَعٍ
فَيَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ فَصَحَبَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا يَدْتُ نَوَاحِدَةً تَصْدِيقًا لِقَوْلِ
الْحَبْرِ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا
قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ
يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَالسَّمَوَاتُ مَطْوِيَاتٌ خَالِيسِينَ سُبْحَانَ
وَعَالِي عَمَّا يُشْرِكُونَ

۱۹۲۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي
الْثَّيْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ
مُسَافِرٌ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا
هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ يَقْبِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ وَيَطْوِي السَّمَوَاتِ
يَوْمَ يَمِينُهُ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ مُلْكُكَ الْأَرْضُ

بَابُ وَنَفَخَ فِي الصُّورِ فَصَبَحَ مَنْ فِي
السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

چاہے پھر دوبارہ سورہ بقرہ کا باب لکھا جیسا کہ دیکھتے ہوئے کھڑے ہو جائیگی (آیت ۴۸)
 مامر شیبی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 نے فرمایا:۔ دوسرا سورہ بقرہ پھرنکھنے کے بعد میں اپنا سر
 سب سے پیسے اٹھاؤں گا، تو دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ
 علیہ السلام عرش اعظم کو کھڑے ہوئے ہونگے میں نہیں
 کہہ سکتا کہ وہ اسی حالت میں رہے یعنی بیہوش ہی نہ ہوئے
 یا سورہ بقرہ پھرنکھنے کے بعد ہوش میں (سب سے پیسے) آئے۔

ابوہریرہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
 دونوں دفعہ سورہ بقرہ پھرنکھنے کے درمیان چالیس کا وقفہ ہوگا لوگوں نے
 حضرت ابوہریرہ سے دریافت کیا کہ چالیس دن کا؟ وہ فرماتے ہیں
 کہ میں نے انکار کر دیا۔ لوگوں نے پوچھا کیا چالیس سال کا؟ وہ فرماتے
 ہیں کہ میں نے انکار کر دیا لوگوں نے پھر پوچھا کیا چالیس ماہ کا؟ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے
 انکار کر دیا حضور نے یہ بھی فرمایا کہ انسان کی ضروری کی ہڈی کے سوا سب کچھ
 گل جائے گا اور اسی پر اسکی دوسری پیدائش مرتب فرمادی جائے گی۔

سورۃ المؤمن کی تفسیر مجاہد کا قول ہے کہ لفظ حسم
 بطور مجاز و تحفیف مقبضات سے ہے جیسے دیگر سورتوں
 کی ابتداء میں بھی ہیں یہ بھی کہا گیا ہے کہ شاید اس سورت کا نام
 ہر جیسے شریح بن ابی اوفی جیسی نے کہا ہے۔

پہل رہے نیزے ہیں اور عامیم کروالی ہے یاد

کاش! تو عامیم پڑھتا پیشتر یفسار سے

الظہور احسان کرنا۔ داخیر بن ذیل و خوار موہنے والے مجاہد
 کا قول ہے کہ النجاء سے مراد ایمان ہے کیسے کہ
 دعوت بت کسی کی دعا قبول نہیں کر سکے تبسجود جنم
 کا ایندھن نہیں گئے تہر حوون اتراتے تھے۔ واقعہ ہے کہ حضرت
 علاء بن زیاد (تالیف) لوگوں کو جہنم سے ڈرار سے تھے ایک آدمی نے
 کہا کہ آپ لوگوں کو ناامید کیوں کر رہے ہیں؟ فرمایا کیا میں لوگوں کو
 ناامید اور ایس کر سکتا ہوں جبکہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے اسے میرے

نُفَخَ فِيهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُوْنَ
 ۱۹۲۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ
 بْنُ خَلِيلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ زَكْرِيَّا عَنْ اَبِي
 نَوَّاسٍ عَنْ عَائِشٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّي اَوَّلُ مَنْ
 يَرْفَعُ رَأْسَهُ بَعْدَ النَّفْثَةِ الْاٰخِرَةِ فَاِذَا اَنَا بِمَنْ
 مُتَعَلِّقٌ بِالْعَرْشِ فَلَا اَدْرِى اَكْذَلِكْ كَانَ اَمْ يَعْدُ
 النَّفْثَةَ

۱۹۲۴۔ حَدَّثَنَا اَعْمَرُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا اَبُو
 قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هَالِحٍ
 قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ النَّفْثَتَيْنِ اَرْبَعُونَ قَالُوا اَبَا هُرَيْرَةَ
 اَرْبَعُونَ يَوْمًا؟ قَالَ اَبَدٌ قَالَ اَرْبَعُونَ سَنَةً
 قَالَ اَبَدٌ قَالَ اَرْبَعُونَ شَهْرًا قَالَ اَبَدٌ وَ
 يَبْلَى كُلُّ شَيْءٍ مِّنَ الْاِنْسَانِ اِلَّا عَجَبُ ذَنْبُهُ فِيهِ
 يَرْكَبُ الْخَلْقُ

بَابُ الْمُؤْمِنِ

قَالَ عَجَبٌ هَذَا هَاجَزٌ مَبْنًى اَوْ اَوَّلُ السُّورَةِ وَ
 يُقَالُ هَلْ هُوَ اِسْمٌ يَقُولُ شَرِيحُ بْنُ اَبِي اَوْفَى
 الْحَبَسِيِّ

يَذْكُرُنِي حَامِيْمٌ وَالزَّمَمُ شَاوِدُ
 فَلَا تَلَا حَامِيْمٌ قَبْلَ الثَّتِ ثَمِ
 الطُّوْلُ. الْمُتَفَصَّلُ. دَاخِرِيْنَ. خَاضِعِيْنَ
 قَالَ عَجَبٌ هَذَا اِلَى الْخَاتَمِ الْاِيْمَانُ لَيْسَ لَهُ دَعْوَةٌ
 يَبْقَى الْوَقْتُ. يُسَجَّدُونَ كَوَقْدٍ بِهِمُ الْمَاءُ اُرْ
 تَمَّ مَرْنٌ. تَبَطَّرُونَ. وَكَانَ الْغَلَاءُ بَيْنَ زِيَادٍ
 يَذْكُرُ النَّاسَ فَقَالَ رَبِّ لِمَ تَقْطِطُ النَّاسَ؟ قَالَ
 وَاَنَا اَقْدَرُ اَنْ تَقْطِطَ النَّاسَ. وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ
 يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ اَسْرَفُوا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَنْظُرُوْا

بنو اہلبیت نے اپنی جانوں پر زبانی کی ہے اللہ کی رحمت کا اسید ہونا اور یہ بھی فرمایا ہے
"بیشک راہی جان پر از پاوی کر نیلے جنم ہی"۔ درحقیقت آپ حضرت یحییٰ
ہیں کہ برائیاں کرتے رہیں اور جنت کی بشارت پائیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے
موصطیٰ علیہ السلام کو اس لئے مبعوث فرمایا تھا کہ امانت کو لے لوں اور جنت
کی بشارت دیں اور نامزدانی کرے لوں کہ جنم سے ڈرا لیں۔

عزیز بن زبیر نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ مجھے یہ قریب کیسے کہ ستر کپڑے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے سخت
سوک کیا کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم ایک روز صحن کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے، تو
عقبہ بن ابی معیط آگے بڑھا اور اس نے رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو درش مبارک سے پکڑ کر اپنا
کپڑا آپ کی مبارک گردن میں ڈالا اور پورے طاقت کے
ساتھ آپ کا گلا گھونٹنے لگا۔ پس حضرت ابو بکر آگے
بڑھے اور اسے (عقبہ کو) کندھے سے پکڑ کر رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پرے ہٹایا اور فرمایا: یہ کیا
تم ایسے آدمی کو قتل کرتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور وہ
تمہارے پاس اس حشر کی طرف سے واضح نشانیاں لے کر آیا ہے۔

سورۃ حم السجدة کی تفسیر

طاؤس کا قول ہے کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا انبیاء اطوعاً تم
دونوں خوشی سے دو ایکنا طایعین ہم نے خوشی سے دیا منال
کا قول ہے کہ سعید بن جبیر نے فرمایا اللہ کی قسم میں نے حضرت ابن عباس سے
کہا کہ میں قرآن کریم میں بعض ایسی چیزیں پاتا ہوں جو مجھے ایک دوری
سے مختلف نظر آتی ہیں مثلاً (۱) فلا انساب بینہم یومئذ ولا یأتون
(۲) واقبل بعضهم علی بعض یتساءلون (۳) ولا یكتمون الله حديثا
(۴) ونبأ ما کنا مشرکین۔ اس آیت میں انہوں نے
حقیقت چھپائی ہے (۵) اور فرمایا اهل السماء یا ہا اہل الارض
پس اس میں آسمان کی پیدائش کو زمین کی پیدائش سے پہلے ذکر فرمایا

مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ وَيَقُولُ وَإِنَّ الْمُسْرِفِينَ هُمُ أَهْلُ
التَّارِ وَلَیْسَ كُمْ تُحِبُّونَ أَنْ تُبَشِّرُوا بِالْجَنَّةِ عَلَى
مَسَاوِيٍّ أَعْمَالِكُمْ وَإِنَّمَا بَعَثَ اللَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُبَشِّرًا بِالْجَنَّةِ لِمَنْ أَطَاعَهُ
وَمُنْذِرًا بِالتَّارِ مَنْ عَصَاهُ

۱۹۲۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي
يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
الْقَبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ قُلْتُ
لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَخْبَرَنِي بِأَشَدِّ مَا
صَنَعَ الْمُشْرِكُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِلُ
بِفَنَاءِ الْكَعْبَةِ إِذْ أَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مَعِيْطٍ فَأَخَذَ
بِمَنْكِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوَّى
رُوحَهُ فِي عُنُقِهِ فَخَنَقَهُ خَنَقًا شَدِيدًا فَأَقْبَلَ
أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ بِمَنْكِبِهِ وَدَفَعَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ
رَبِّيَ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ

باب ۱۲۵ حم السجدة

وَقَالَ طَاوُوسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ انْتَبِهَا طَوْعًا
أَعْطِيَا قَالَتِ ابْنَةُ طَاوُوسٍ أَعْطَيْنَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
عَنْ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِبْنِ عَبَّاسٍ إِنِّي أَجِدُ
فِي الْقُرْآنِ أَشْيَاءَ تَخْتَلِفُ عَلَيَّ قَالَ فَلَا لِسَابٍ
بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ. وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ
عَلَى بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ. وَلَا يَكْتُمُونَ اللَّهُ حَدِيثًا
رَبَّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ فَقَدْ كَتَبُوا فِي هَذِهِ الْآيَةِ
وَقَالَ أُمُّ السَّمَاءِ بَنَاهَا إِلَى قَوْلِهِ دَخَاهَا فَذَكَرَ
سَخَطَ السَّمَاءِ قَبْلَ خَلْقِ الْأَرْضِ فَقَالَ أَتَيْتُكُمْ

طَائِفِينَ. فَذَكَرَ فِي هَذِهِ خَلْقَ الْأَرْضِ قَبْلَ
السَّمَاءِ. وَقَالَ وَكَانَ اللَّهُ عَفْوَراً رَحِيماً، عَزِيزاً
حَكِيماً سَبِيحاً بَصِيراً فَكَانَ كَانَتْ مَقْصِي. فَقَالَ
فَلَا أُنْسَابَ بَيْنَهُمْ فِي النَّفْخَةِ الْأُولَى ثُمَّ يَنْفَخُ
فِي الصُّورِ فَصَبِقَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ
إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَا أُنْسَابَ بَيْنَهُمْ عِنْدَ ذَلِكَ
وَلَا يَنْتَسَاءُ لَوْ. ثُمَّ فِي النَّفْخَةِ الْآخِرَةِ قَرَأَ قَبْلَ
بَعْضُ هُمْ عَلَى بَعْضٍ يَنْتَسَاءُ لَوْ. وَأَمَّا قَوْلُهُ مَا كُنَّا
مُشْرِكِينَ وَلَا يَكْفُرُونَ اللَّهُ. فَإِنَّ اللَّهَ يُغْفِرُ لِلْأَهْلِ
الْإِخْلَاصِ دُئُوبَهُمْ وَقَالَ الْمُشْرِكِينَ تَعَالَوْا
تَقُولُ لَمْ تَكُنْ مُشْرِكِينَ فَخَتَمَ عَلَى أَفْوَاهِهِمْ فَطَقُوا
أَيْدِيَهُمْ فَعِنْدَ ذَلِكَ عَرِفَ أَنَّ اللَّهَ لَا يَكْفُرُ حَدِيثاً
وَعِنْدَ الْيَوْمِ الَّذِينَ كَفَرُوا وَالْآيَةَ وَخَلَقَ الْأَرْضَ
فِي يَوْمَيْنِ ثُمَّ خَلَقَ السَّمَاءَ ثُمَّ اسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ
فَسَوَّاهُنَّ فِي يَوْمَيْنِ آخِرِينَ ثُمَّ دَحَا الْأَرْضَ
وَدَحَّوْهَا أَنْ أَخْرَجَ مِنْهَا الْمَاءَ وَالْمَرْعَى وَخَلَقَ
الْجِبَالَ وَالْجِبَالِ وَالْأَكَامَ وَبَنَى لَهَا فِي يَوْمَيْنِ
آخِرِينَ فَذَلِكَ قَوْلُهُ دَحَاَهَا. وَقَوْلُهُ خَلَقَ الْأَرْضَ
فِي يَوْمَيْنِ فَجُعِلَتِ الْأَرْضُ وَمَا فِيهَا مِنْ شَيْءٍ فِي آدَمِ
أَيَّامٍ وَخُلِقَتِ السَّمَوَاتُ فِي يَوْمَيْنِ وَكَانَ اللَّهُ
عَفْوَراً سَتَى لِنَفْسِهِ ذَلِكَ، وَذَلِكَ قَوْلُهُ أَيْ
لَمْ يَزَلْ كَذَلِكَ فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَزَلْ شَيْئاً إِلَّا
أَصَابَ يَدَا رَأْدِ فِي فَلَا يَخْتَلِفُ عَلَيْكَ
الْقُرْآنُ فَإِنْ كَلَّامٍ عِنْدَ اللَّهِ وَقَالَ لِمَا هَذَا سَنُو
مَحْسُوبٌ أَقْوَاتُهَا أَرْتَرَأَقَهَا. فِي كُلِّ سَمَاءٍ أَمْرُهَا
مِمَّا أَمَرَ بِهِ فَجَسَّاتٍ مَشَائِمٍ وَفِيضُنَّالَهُمْ
فَرَنَاءَ تَبْتَدَلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ الْمَوْتِ
اهْتَرَتْ بِالنَّبَاتِ. وَرَبِّتْ أَرْتَفَعَتْ. وَقَالَ
عَزِيزُهُ مِنْ أَكْمَامِهَا جِنِّ كَطَلَمَ لَيَقُولَنَّ هَذَا إِلَى

اس آیت میں آسمان کی پیدائش کا زمین کی پیدائش سے پہلے ذکر
فرمایا ہے، اور فرمایا وَكَانَ اللَّهُ عَفْوَراً رَحِيماً عَزِيزاً حَكِيماً سَبِيحاً
بَصِيراً۔ گویا وہ زمانہ ماضی میں ایسا تھا جو کئی گز ماضی کی بات ہوئی پس
انہوں نے جواباً فرمایا: فَلَا أُنْسَابَ بَيْنَهُمْ یہ پہلی دفعہ صریحاً پھر کھنے
کے وقت کی بات ہے پھر دوبارہ صریحاً پھر کھنے کا جائیگا تو سب
بیہوش ہو جائیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں پھر جس کو اللہ چاہے
لہذا فَلَا أُنْسَابَ بَيْنَهُمْ عِنْدَ ذَلِكَ وَلَا يَنْتَسَاءُ لَوْ۔ پہلی دفعہ اس بات
سے، پھر جب دوسری دفعہ صریحاً پھر کھنے کا جائیگا اقبل بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ
يَنْتَسَاءُ لَوْ کا سماں ہوگا۔ اور یہ ان کا یہ کہنا کہ وَمَا كُنَّا مُشْرِكِينَ اور وَلَا
يَكْفُرُونَ اللہ حَقِيقاً کا معاملہ، تو یقیناً اللہ تعالیٰ انہوں کے
گناہ بخش دے گا تو مشرکین کہیں گے کہ آؤ ہم بھی کہہ دیں کہ ہم
شُرک نہیں کیا کرتے تھے، پس ان میں سے ہر ایک کے منہ پر
سہر لگا دی جائے گی تو ان کے ہاتھ بولیں گے پھر اس وقت
سب جان لیں گے کہ خدا سے کوئی بات چھپائی نہیں جاسکتی، پس
اس وقت یَوْمِ الَّذِينَ كَفَرُوا وَالْآيَةَ کہہ کر پھر خَلَقَ الْأَرْضَ
فِي يَوْمَيْنِ پھر آسمان کو پیدا فرمایا، پھر آسمان کی طرف نصیب کیا اور
انہیں دُئُوبِ دوسرے مدت میں برابر کیا۔ پھر زمین کو پھیلا یا اور اس کا
پھیلنا یہ ہے کہ پانی اور چرلے کی جگہیں اس سے نکالیں اور پھاڑ
ٹیلے، جانور وغیرہ جو کہ ان سطحوں کے درمیان ہیں دوسرے دُئُوبِ
میں پیدا فرمائے اسی لئے فرمایا ہے وَدَحَاَهَا اور یہ جو فرمایا ہے
كَرْتَمِ كَرْتَمِ دُئُوبِ میں پیدا فرمایا، پس زمین کو اور جو کہ اس میں
ہے انہیں چار روز میں پیدا فرمایا گیا۔ جبکہ آسمان کو دو روز میں پیدا
فرمایا گیا اور یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وَكَانَ اللَّهُ عَفْوَراً
رَحِيماً یہ اس نے اپنی تعریف فرمائی ہے یہ خدا کا ارشاد ہے اور وہ پھر
اسی طرح رہے گا اور اللہ تعالیٰ جس چیز کا ارادہ فرماتا ہے وہ اسی
طرح ہو جاتی ہے لہذا انہیں قرآن مجید میں مختلف جگہوں پر کیونکہ سب
کچھ خدا کی طرف سے ہے اور تمام کا قول ہے کہ مَعْنُونٌ سے
تھا کہ یہ امر وہ ہے أَقْوَاتُهَا اس کی روشنی میں کلی معنی
أَمْرُهَا ہر آسمان میں اسی کا حکم کار فرما ہے فَجَسَّاتٍ مَشَائِمِ

١٩٢٤ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ وَحَدَّثَنَا سُبَيْانُ
حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي مَحْمُودٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

بھی سن لیتا ہوگا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی :- اور تم اس سے کہاں چھپ کر رہا ہے کہ تم پر گواہی دیں۔ تمہارے گمان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
ردّ قریشی اور ایک ثقیف یا ردّ ثقیفی اور ایک قریشی یہ تینوں بیت اللہ

کے پاس اکٹھے ہوئے۔ انکی توند چربی سے پھولی ہوئی تھیں لیکن دل
سجہ پر جو سے ملے تھے ان میں سے ایک نے کہا کیا آپ کے خیال میں
اللہ تعالیٰ ہماری باتوں کو سناتا ہے؟ دوسرے نے کہا، جب ہم اپنی آواز
سے بولتے ہیں تو سن لیتا ہے اور جب آہستہ بولتے ہیں تو نہیں سنتا تیسرے
نے کہا جب وہ ہماری اپنی آواز کو سناتا ہے تو ہر ایک آواز کو بھی سن لیتا ہوگا
اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: **وَمَنْ يَشْرَأْ**
كُرْبَانَ يَسْأَلِ اللَّهَ بِكُلِّ بَشَرَةٍ سَوِيٍّ
وَاللَّهُ يَسْتَجِيبُ لَهُمْ
کہا لیں۔ لیکن تم یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ اللہ تمہارے بہت سے کام
نہیں جانتا (آیت ۲۲)۔ سفیان ہم سے یہ حدیث بیان
کرتے وقت منصور یا ابن کثیر یا حمید میں سے ایک یا دو
سے روایت کیا کرتے لیکن پھر منصور پر قائم ہو گئے اور کئی دفعہ
دوسروں کا ذکر کیا۔

فَإِنْ يُصِيبُ رُفَاتًا مَثْوًى لَّهُمْ کی تفسیر

عمر بن علی بن یحییٰ، سفیان ثوری، منصور، مجاہد، ابو سعید نے
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث مذکورہ کے
مطابق روایت کی ہے۔

سورة الشورى کی تفسیر

ابن عباس سے منقول ہے کہ حقیقتاً وہ عورت جو بچہ نہ
جئے۔ روحاً میں اٹھنا قرآن مجید۔ مجاہد کا قول ہے کہ یدرؤکم
فہو ایک نسل کے بعد دوسری نسل لا حرجۃ بیننا کرل
جھگڑا دشمنی نہیں۔ طرف حقیقی نظر بچا کر۔ دوسرے کا قول ہے
فیظللن رد اکذ علی نظیرہ حرکت کرنا لیکن دریا میں نہ
چلنا شرمعوا ابتدا کی طرح ڈال۔

الآل المودۃ فی القرابی کی تفسیر

طاؤس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے آیت **الآل المودۃ فی القرابی** (آیت ۲۳) کے
بارے میں پوچھا گیا تو عبید بن جریج نے (طبری سے) کہا کہ اس سے
عمر مطلقہ اصل اللہ علیہ وسلم کی آل مراد ہے حضرت ابن عباس

رضی اللہ عنہ قال اجتمع عند البیت قریشیان
وثقیفیان وثی شئی کثیرۃ شعم بطولہ
قلیلۃ فقام قلوبہم فقال أحدہم: أترون أن
اللہ یستہم ما نقول؟ قال الآخر یسمع ان حیرنا
ولا یسمع ان أخفینا؟ قال الآخر ان کان یسمع
إذا جہرنا فإنا یسمع إذا أخفینا فأتزلزل اللہ
عز وجل وما کنتم تستترون أن یشہد
علیکم سماعکم ولا أبصارکم ولا جلودکم الا یہ
وکان سفیان یحدثنا بهذا فیتول حدیثنا منصور
منصور وابن ابی نعیم أو حمید أحدہم أو
اثنان منهم ثم ثبت علی منصور وترك ذلك
مراراً غیر واحدۃ۔

باب ۴۲۸ **فَإِنْ يُصِيبُ رُفَاتًا مَثْوًى لَّهُمْ**
الآیۃ

۱۹۲۸۔ حدثنا عمرو بن علی حدثنا یحییٰ
حدثنا سفیان الثوری قال حدثنی منصور
عن جہاد عن ابی معمر عن عبد اللہ بن جریج۔
باب ۴۲۹ **حکم عسق**

ویدکر عن ابن عباس: عقیماً لا یلد روحاً
من أمیرنا القرآن. وقال مجاہد یدرؤکم
فہو نسل بعد نسل لا حرجۃ بیننا. لا خصوصۃ
طرف حقیقی ذلیل. وقال غیرہ فیظللن رد اکذ
علی ظہر یدتحرکن ولا یجری من فی البحر شرمعوا
ابتدا عوا۔

باب ۴۳۰ **الآل المودۃ فی القرابی**

۱۹۲۹۔ حدثنا محمد بن یحییٰ حدثنا احمد بن
جعفر حدثنا شعبۃ عن عبد الملک بن میسرکہ
قال سمعت طاؤس عن ابی عباس رضی اللہ عنہما
انہ سئل عن قولہ **الآل المودۃ فی القرابی** فقال

نے فرمایا کہ تم نے جلدی کی ہے بیشک قریش کی کوئی شاخ ایسی نہ تھی جس کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرابت رشتہ داری نہ ہو۔ لہذا آپ نے ان سے فرمایا کہ تمہیں میرے اور اپنے درمیان اس رشتہ داری کا لحاظ تو رکھنا چاہیے۔

سورۃ الزخرف کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے کہ علی اُمّۃ بیان علی اکرام کے معنی میں ہے اور پہلی آیت اس کی تفسیر ہے یعنی کیا انہیں یہ گمان ہے کہ ہم ان کی پروردگار ہیں، مشرکے اور کفار کو نہیں سنتے؟ ابن عباس کا قول ہے کہ نولاً ان یكون الناس اُمَّةً واحدةً سے یہ مراد ہے کہ اگر تمام لوگوں کے کافر ہو جائے گا خدا شہد ہوتا کہ کفار کے گھروں کی چھتیں اور گریباں ہم سرے کی بنا رہتے اور ان کے تاج و تخت سونے کے ہوتے مقررین زور دالے اسفوتنا ہمیں غصہ دلایا۔

یعنی اندھا ہر ہے مجاہد کا قول ہے اَنْفُثَرِبُ عَنْكُمْ الذِّكْرُ کہ تم قرآن مجید کو مٹا دے رہا اور ہم تمہیں عذاب نہ دیں۔ وَمَعْنٰی ضَلُّ الْاَوَّلَیْنِ پہلوں کا طریقہ۔ مقررین جانوروں پر ہم قابو نہ پاسے۔ یَدْنَا فِی الْحَکِیْمِ یعنی تم نے انہیں خدا کی اولاد ٹھہرایا یہ کیا حکم تھا ہر نواشاء الرحمن مَا عَبَدْنَا هُمْ اَفْکِیْفَ عَکْمُونَ لَوْ شَاءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنَا هُمْ یَعْبُدُونَ الْاَوَّلَیْنِ اَنْ یَقُولَ اللّٰهُ تَعَالٰی مَا لَکُمْ بِذٰلِکَ مِنْ عِلْمٍ اِی الْاَوَّلَیْنِ اِنَّهُمْ لَا یَعْلَمُونَ فِی عَقِیْبِهِ وَلَکِنَّ مَقَرِّیْنِ یَمْشُونَ مَعَ سَلَفٍ اَقَوْمٍ فَرَعَوْنَ سَلَفًا لِّلْکَافِرِیْنَ اُمَّةٌ مَّحَمَّدٌ صَلٰی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَثَلًا عِبْرَةً یَصِیْدُونَ یَضْحَكُونَ مَبْرَمُونَ مَجْمُوعُونَ اَوَّلُ الْعَابِدِیْنَ اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِنِّیْ بَرَاءٌ مِّمَّا تَعْبُدُونَ وَالْعَرَبُ تَقُولُ نَحْنُ مِنْکَ الْبَرَاءُ وَالْخَلَاءُ وَالْوَاحِدُ الْاِثْنَانِ وَالْجَمِیْعُ مِنَ الْمَذْکُورِ وَالْمَوْنَتُ یُقَالُ فِیْهِ بَرَاءٌ لِذٰلِکَ مَصْنَعٌ وَلَوْ قَالَ بَرِیُّ لَقِیلَ الْاَوَّلَیْنِ بَرِیَّانِ وَفِی الْجَمِیْعِ بَرِیُّونَ وَقَدْ اَعْبَدَ اللّٰهُ اِنِّیْ

مقررین ساتھ چلتے ہیں۔ سَلَفًا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کے کفار کے اسلاف فرعون اور اس کے ہم قوم ہیں مثلاً سامان عبرت۔ یَصِیْدُونَ نکل پھالے گئے مَبْرَمُونَ متفق ہونے والے۔ اَوَّلُ الْعَابِدِیْنَ سب سے پہلا ایمان والا۔ اِنِّیْ بَرَاءٌ مِّمَّا تَعْبُدُونَ اہل عرب سب کو کفری اور انھیں کے لئے استعمال کرتے ہیں الْبَرَاءُ اور الْخَلَاءُ۔ دونوں واحد وثنیہ جمع اور مذکر و مؤنث سب کے لئے استعمال ہوتے ہیں بَرَاءٌ کے متعلق یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ مصدر ہے اگر خبر نہ کہیں تو تثنیہ کے لئے بَرِیَّانِ اور جمع بَرِیُّونَ ہر گاہ کہ یہ عبد اللہ بن مسعود کی قرات میں بریٰ ہے الزخرف نزل

سَعِیْدُ بْنُ جَبْرِ قُرَیْشِیُّ اِلَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ یَجْعَلُ اَنْ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَكُنْ بَطْنٌ مِّنْ قُرَیْشٍ اِلَّا کَانَ لَهُ فِیْهِمْ قَرَابَةٌ فَقَالَ اِلَّا اَنْ تَصِلُوْا مَا بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ مِّنْ الْقَرَابَةِ۔

باب ۸۳ حم الزخرف

وَقَالَ جَاهِدٌ عَلَى اُمَّةٍ عَلَى اِمَامٍ وَقِیْلَہُ یَا رَبِّ تَفْسِیْرُہُ اَیَحْسِبُونَ اَنَا لَا نَسْمَعُ سِرَّ هُوْدٍ وَجَوَاهِرُ وَلَا نَسْمَعُ قِیْلَ هُوْدٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَ لَوْ کَانَ یَكُوْنُ النَّاسُ اُمَّةً وَاحِدَةً لَّوَلَا اَنْ یَّجْعَلَ النَّاسُ کُلُّهُمْ کَفَّارًا لَّجَعَلْتُ لِّیُّوْبَ الْکُفَّارِ سَقْفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَمَعَارِیْرَ مِّنْ فِضَّةٍ وَهٰی دَرَجٌ وَ سُرَرٌ فِضَّةٍ مُّقْرِیْنِ مَّطِیْقِیْنِ اَسْفُوْنَا اَسْحَطُوْنَا یَحْشُ یَعْنٰی وَقَالَ جَاهِدٌ اَفَضْرِبُ عَنْکُمُ الذِّکْرَ اِیْ تَکْذِبُوْنَ بِالْقُرْاٰنِ ثُمَّ لَا تَعْقِبُوْنَ عَلَیْہِ وَمَعْنٰی مَثَلُ الْاَوَّلَیْنِ سُنَّةُ الْاَوَّلَیْنِ مُقَرِّیْنِ یَعْنِیْ اٰدَمَ وَالْحَبْلَ وَالْحِمَارَ وَالْحَمِیْرَ یَنْشَا فِی الْحَبْلِیَّةِ الْخَوَارِیْ جَعَلْتُمْ هٰذِلِکَ الرَّحْمٰنَ وَلَدًا فِیْہِ عَکْمُونَ لَوْ شَاءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنَا هُمْ یَعْبُدُونَ الْاَوَّلَیْنِ اَنْ یَقُولَ اللّٰهُ تَعَالٰی مَا لَکُمْ بِذٰلِکَ مِنْ عِلْمٍ اِی الْاَوَّلَیْنِ اِنَّهُمْ لَا یَعْلَمُونَ فِی عَقِیْبِهِ وَلَکِنَّ مَقَرِّیْنِ یَمْشُونَ مَعَ سَلَفٍ اَقَوْمٍ فَرَعَوْنَ سَلَفًا لِّلْکَافِرِیْنَ اُمَّةٌ مَّحَمَّدٌ صَلٰی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَثَلًا عِبْرَةً یَصِیْدُونَ یَضْحَكُونَ مَبْرَمُونَ مَجْمُوعُونَ اَوَّلُ الْعَابِدِیْنَ اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِنِّیْ بَرَاءٌ مِّمَّا تَعْبُدُونَ وَالْعَرَبُ تَقُولُ نَحْنُ مِنْکَ الْبَرَاءُ وَالْخَلَاءُ وَالْوَاحِدُ الْاِثْنَانِ وَالْجَمِیْعُ مِنَ الْمَذْکُورِ وَالْمَوْنَتُ یُقَالُ فِیْهِ بَرَاءٌ لِذٰلِکَ مَصْنَعٌ وَلَوْ قَالَ بَرِیُّ لَقِیلَ الْاَوَّلَیْنِ بَرِیَّانِ وَفِی الْجَمِیْعِ بَرِیُّونَ وَقَدْ اَعْبَدَ اللّٰهُ اِنِّیْ

بَرِيءٌ بِالْيَأْوِ وَالزُّخْرُفِ، الذَّهَبُ، مَلَأْتُكَ
يَخْلُقُونَ يَخْلُقُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا
بَابٌ وَنَادُوا يَا مَلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا
رَبُّكَ الْآيَةَ

۱۹۳۰۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا
سُقْيَانُ بْنُ عَمِيْنَةَ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ
بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمَنَابِرِ وَنَادُوا يَا مَلِكُ لِيَقْضِ
عَلَيْنَا رَبُّكَ وَقَالَ قَتَادَةُ: مَثَلُ الْآخِرِينَ: عِظَةٌ وَقَالَ
غَيْرُهُ: مُقَرَّبِينَ صَابِطِينَ. يُعَالُ قُلَانٌ مُقَرَّبٌ
لِغُلَانٍ صَابِطٌ لَهُ وَالْأَكْوَابُ: الْبَارِئُ الَّذِي لَا
خَرَابَ لِيَوْمِهِمْ كَمَا أَقُولُ الْعَايِدِينَ أَيْ مَا كَانَ خَاتَمًا أَوَّلَ
الْآخِرِينَ، وَهَذَا لَفْظَانِ رَجُلٌ عَايِدٌ وَعَبِيدٌ وَكَرَأُ
عَبِيدُ اللَّهِ وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ، يُقَالُ أَوَّلُ الْعَايِدِينَ
الْعَايِدِينَ: مِنْ عِبِدٍ يَعْبُدُ وَقَالَ قَتَادَةُ فِي أَمِّ الْكِنَادِ
جَمْدٌ أَيْ كِتَابٌ، أَصْلُ الْكِتَابِ أَهْضَبٌ عَنْكُمْ لِذِكْرِ
صَفْحًا إِنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُسْرِفِينَ، مُسْرِفِينَ، وَاللَّهُ
لَوْ أَنَّ هَذَا الْقُرْآنَ رُفِعَ حَيْثُ سَادَّكَ أَوَّلُ هَذِهِ
الْأُمَّةِ لَهْلَكُوا فَأَهْلَكْنَا أَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَمَضَى
مَثَلُ الْأَوَّلِينَ، عِقَابُهُ الْأَوَّلِينَ: جَزَاءُ الْعِدَلِ
بَابُ الدُّخَانِ

وَقَالَ يٰ هَٰؤُلَاءِ رَهْوَ: طَرِيقًا يَأْسَأُ عَلَى النَّاسِ
عَلَى مَنْ بَيْنَ ظَهْرِيْهِ فَاسْتَلُوا: إِذْ فَعَلُوا - وَ
رَوَّجْنَا هُمْ رَجُورًا: أَكْثَرْنَا هُمْ حُورًا عَيْنًا يَحَارِفُهَا
الطَّرْفُ تَرْجُمُونَ: الْقَتْلُ. وَرَهْوَ: سَارِكًا
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كَالْمُهْلِ: أَسْوَدَ كَمُهْلِ الرَّمْيَةِ
وَقَالَ غَيْرُهُ تَبِعَ مَلُوكُ الْيَمِينِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ
يَسْتَعِي تَبْعًا لَا تَبَعَ يَتَّبِعُ صَاحِبَهُ. وَالظَّلُّ يَسْتَعِي
تَبْعًا لَا تَبَعَ يَتَّبِعُ الشَّمْسُ.

الْمَلِكُ يَخْلُقُونَ خَلْقًا فَرَشَ: يَكُونُ دَرَجَاتٍ فِي السَّمَاءِ
يَا مَلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ الْآيَةَ

حضرت یحییٰ بن اکثیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر یہ آیت میں تلاوت فرماتے
ہرے سنا۔ یا مَلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ الْآيَةَ اور تبارہ کا قول ہے
کہ مثلاً بِالْآخِرِينَ میں مثل سے نصیحت مراد ہے دوسرے کا قول ہے
مُقَرَّبِينَ قُلَانٍ میں لانے والے جیسے کہ جاتا ہے کہ قُلَانٌ مُقَرَّبٌ
يُقَالُ لِيَعْنِ غُلَانٍ قُلَانٍ پر تبارہ کہتا ہے اَلْأَكْوَابُ بَغِيرُ ثَوْبٍ کے کوٹے
أَوَّلُ الْعَايِدِينَ پر کہ خدا کی اولاد ہے نہیں لہذا اسے پہلا انکار
کر کرنا لایا میں ہوں۔ یہ دو طرح پڑھا جاتا ہے یعنی رَجُلٌ عَايِدٌ اور عَبِيدٌ
اور حضرت ابن مسعود کی قرات میں یوں ہے وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ
يُقَالُ أَوَّلُ الْعَايِدِينَ اس میں الْعَايِدِينَ سے مراد انکار کرنا ہے
ہیں اور یہ عَبِيدٌ يَعْبُدُ سے ہے تبارہ کا قول ہے کہ أَفَرَأَيْتَ الْكِتَابَ
سے ساری کتاب یا اصل کتاب مراد ہے أَهْضَبٌ عَنْكُمْ لِذِكْرِ
صَفْحًا إِنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُسْرِفِينَ میں مُسْرِفِينَ سے مراد
مشرکین ہیں۔ خدا کی قسم، جس طرح ابتدا میں لوگوں نے قرآن کریم کا انکار
کیا تھا، اگر یہ اٹھائے جاتا تو ہم پاک ہو گئے ہر گز اشدُّ مِنْهُمْ
بَطْشًا وَمَضَى مَثَلُ الْأَوَّلِينَ سے لوگوں پر عذاب آئے جزاءً اَبْرَارٍ کا کوئی

سورۃ الدخان کی تفسیر

یاد رکھنا کہ قول ہے کہ رَهْوَ سے غلطی کا راستہ مراد ہے عَلَى الْعَالَمِينَ
سے پچھے تمام لوگ مراد ہیں۔ فَاسْتَلُوا پر سے ہٹاؤ۔ وَنَادَوْا جَنَانًا
مُخَوَّنًا یعنی بڑی آنکھوں والی ایسی خوروش سے ہم نے ان کا کالج کر
کر دیا جو آنکھوں کو خیرہ کر دیں۔ تَرَجَّمُونَ قَتْلُ کرنا رَهْوَ رہنا
سکونت اختیار کرنا۔ اب اس کا قول ہے کہ كَالْمُهْلِ اِلَّا سَاهِ
جو تیل کی چمکیٹ کے مانند دوسرے کا قول ہے تَبِعَ تَبِعَ تَبِعَ
بادشاہ جن میں سے ہر ایک تَبِعَ کہتا تھا کیونکہ وہ اپنے پیشرو کے بعد
اسکا جانشین ہوتا تھا اور وہی تَبِعَ کہتا تھا ہے کیونکہ یہ سورج کے

بَابُ يَوْمٍ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ
قَالَ قَتَادَةُ: فَإِنْ تَقَبَّيْتُ: فَأَنْتَظِرُ.

يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ
قَتَادَةُ: قَالَ قَتَادَةُ: فَإِنْ تَقَبَّيْتُ: فَأَنْتَظِرُ.

۱۹۳۱- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَزْمَةَ عَنِ
الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ
مُصَنِّعَ النَّاسِ الدُّخَانَ وَالرُّومَ وَالْقَسْرَ الْبَطْشَةَ وَنَحْوَهَا
بَابُ يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ.

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ
عنه نے فرمایا کہ رقیقت کی پہنچ نشانیاں گزر چکی ہیں (۱) دھواں (۲) برقیق
کا مغرب غالب بنام ہلکا شق ہوا (۳) قریش کی کچرا (۴) ان کی ہلاکت۔
يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ کی تفسیر

۱۹۳۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو مَعَاذٍ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ
إِنَّمَا كَانَ هَذَا الْإِنْفَرُ يُشَاءُ لَمَّا اسْتَحْضَوْا عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا عَلَيْهِمْ سَبْعِينَ كِسْفِي
يُوسُفَ فَأَصَابَهُمْ قُحُطٌ وَجُفَدٌ حَتَّى أَكَلُوا الْعِظَامَ
فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى مَا بَيْنَهُ وَ
بَيْنَهُمَا كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ مِنَ الْجَهْدِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ
تَعَالَى فَإِذَا تَقَبَّيْتُ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ
يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ قَالَ فَتَأْتِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ اسْتَسْقِ اللَّهَ لِمَصْرَفٍ فَإِنَّمَا قَدْ هَلَكْتَ قَالَ
لِمَصْرَفٍ أَنْكَ لَجَرِي فَأَسْتَسْقِ فَسَقُوا فَنَزَلَتْ أَنْكُمْ
عَائِدُونَ فَلَمَّا أَصَابَتْهُمْ الرَّفَاهِيَّةُ عَادُوا إِلَى
حَالِهِمْ حِينَ أَصَابَتْهُمْ الرَّفَاهِيَّةُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ
عَذَابًا يَوْمَ يَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ
قَالَ يَحْيَى يَوْمَ يَدُورُ

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ
عنه نے فرمایا کہ جب قریش نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کی تو
آپ نے حضرت یوسف علیہ السلام کے ذمے جیسے سات سالوں کی
انکے لئے دعا مانگی پس ان کا قحط اور مصیبت سے ایسا سا سوا کر ڈیا
تک کھا گئے پس ان میں سے جب کوئی آدمی آسمان کی جانب دیکھتا تو
اسے بھوک کے باعث زمین و آسمان کے درمیان دھواں ہی نظر آتا
تھا پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: تو تم اس دن کے منتظر رہو
جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا کہ لوگوں کو ڈھانپ لے گا
یہ ہے دردناک عذاب (آیت ۱۱، ۱۲) آپ فرماتے ہیں کہ پھر وہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے: یا رسول اللہ! آپ
اللہ تعالیٰ سے مضر قریش کے لئے بارش کی دعا کر دیں کیونکہ وہ ہلاک
ہو گئے آپ نے قریش سے فرمایا کہ تم تو بڑے بہادر بنے ہو راب
تعدت سے سفاک ہو رہے ہو اپنے بارش کی دعا کی تو ان پر بارش ہوئی۔
پس یہ آیت نازل فرمائی گئی: پھر تم وہی کرو گے (آیت ۱۵) چنانچہ جب
ان پر خوشحالی کا درد آگیا تو خوشحالی آتے ہی اپنی اصلی حالت کی طرف لوٹ
گئے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: جس روز ہم سب سے

بَابُ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ
إِنَّا مُؤْمِنُونَ

رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ کی تفسیر

مسروق کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ بات بھی علم کا
ایک حصہ ہے کہ جس بات کو تم نہ جانتے ہو تو اس کے متعلق کہہ دو کہ
میں نہیں جانتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے فرمایا: تم فرماؤ کہ میں قرآن پر تم سے کوئی بدلہ نہیں مانگتا اور نہ میں

۱۹۳۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الصُّغَيْرِ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ مَخَّلَتْ
عَلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ إِنْ مِنْ أَعْلَمُوا أَنْ تَقُولَ لِمَا لَا
تَعْلَمُ اللَّهُ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا

بنات و دلوں سے ہوں۔ بیشک قریش نے جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
 کشش کی اور آپ کی مائتہ کی قرآن کے حق میں دے مانگی۔ اسے اللہ تعالیٰ کے فضل
 پر میری مدد فرما اور ان پر ایسے سات سال بھیج جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے
 زمانے میں آئے پس ان پر قحط سالی آگئی اور ایسی آئی کہ تنگی میں نہیں رہا
 مردار تک کھا گئے یہاں تک کہ جب ان میں سے کوئی اپنے اور آسمان کے
 درمیان نظر دوڑاتا تو اسے بھوک کے باعث دھواں ہی دھواں نظر آتا
 تھا اس پر وہ کہنے لگے۔ اے ہمارے رب! یہ عذاب ہم سے ہمارے
 ہم ایمان لے آئیے۔ چنانچہ اس بارے میں فرمایا گیا کہ اگر ہم نے ان سے
 عذاب ہٹا دیا تو وہ پھر مایوس گئے۔ بہر حال آپ نے اپنے رب سے دعا کی
 تو ان سے عذاب ہٹ گیا لیکن وہ اپنے وعدے سے پھر گئے، پس
 اللہ تعالیٰ نے اس کا ان سے بدلہ کے روز انتقام لیا۔ اسی کے بارے میں
 اَللّٰہُ الَّذِیْ ذِکْرُہٗ وَقَدْ جَاءَہُمْ کِتَابُہٗمُ الْفَصِیْحُ اَنَّا عَلَّمَاکُمْ
 انکھیں پس صحابہ بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے
 مسروق کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم نے قریش کو اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے آپ کو جھٹلایا
 اور فرمایا کہ۔ پس آپ نے دعا کی۔ اے اللہ! ان پر حضرت یوسف
 علیہ السلام کے زمانے جیسے سات سال بھیج کہ میری مدد فرما۔ چنانچہ انہیں
 قحط سالی نے آویسا یہاں تک کہ رکھانے کی ہر چیز ختم ہو گئی تو وہ مرد
 تک کھانے لگے اور جب ان میں سے کوئی اپنے اور آسمان کے
 درمیان دیکھتا تو تکلیف اور بھوک کے باعث انہیں دھواں ہی
 نظر آتا تھا پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی۔ تو تم اس دن کے منتظر
 رہو جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا کہ لوگوں کو ڈرانا پس لے گا
 یہ ہے دردناک عذاب۔۔۔۔۔ پھر تم وہی کرو گے کہ آیت انا ہام
 حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ کیا ان لوگوں سے قیامت
 کے روز عذاب ہٹایا جائے گا؟ نیز انہوں نے فرمایا کہ بڑی کپڑ
 سے سر اور بدن کی لڑائی ہے۔

تَمَتُّوْا اَعْنَہٗ وَقَالُوْا مَعْلَمٌ مَّجْنُوْنٌ کِی تَفِیْرُ

مِنَ السُّیَافِیْنَ اَنْ قَرِیْشًا تَمَاعَبُوْا الَّذِیْ صَلَّی
 اِلَیْہِ وَسَلَّمُوْا وَاسْتَحْضَوْا عَلَیْہِ قَالَ اللّٰہُ
 اَعِیْیَ عَلَیْہِ یَسِیْعُ کَسِیْعُ یُوْسُفَ فَاَخَذَتْہُمْ سَنَۃٌ
 اَکْثَرُ اَمِیْنِ الْاَعْطَامِ وَالْمِیْتَةِ مِنَ الْجُہْدِ حَتّٰی جَعَلَ
 اَحَدُہُمْ یَرٰی مَا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ السَّمَآءِ کَہِیْتَةٍ
 اَلْذُّخَانِ مِنَ الْجُوْءِ قَالُوْا رَبَّنَا کَشَفْ عَنَّا
 الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ فَقِیْلَ لَہٗ اِنْ کَشَفْنَا عَنْہُمْ
 عَذْرَۃً وَّاحِدَةً کَشَفْنَا عَنْہُمْ فَعَادُوْا وَاِذَا نَحْمُ
 اللّٰہُ مِنْہُمْ یَوْمَ یَدْرٰہُ قَدْ لَکَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی یَوْمَ تَأْتِی
 السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ اِلٰی قَوْلِہٖ جَلَّ ذِکْرُہٗ اِنَّا
 مُنْتَقِمُوْنَ

بَابُ اَتٰی لَہُمْ الذِّکْرُی وَقَدْ جَاءَہُمْ
 رَسُوْلٌ مُّبِیْنٌ الذِّکْرُ وَالذِّکْرُی وَاحِدٌ

۱۹۳۳۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
 جَرِیْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ اَبِی الْعَمَّشِ عَنْ اَبِی الصُّدْحِی عَنْ
 مَسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَبْدِ اللّٰہِ ثُمَّ قَالَ اِنْ
 التَّیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُوْا لَمَّا دَعَا فَرِیْشًا
 کَذَبُوْا وَاسْتَحْضَوْا عَلَیْہِ فَقَالَ اللّٰہُ اَعِیْیَ
 عَلَیْہِمْ یَسِیْعُ کَسِیْعُ یُوْسُفَ فَاَصَابَتْہُمْ سَنَۃٌ حَصَتْ
 یَعْنِیْ کُلَّ شَیْءٍ حَتّٰی کَانُوْا یَا حُلُوْنَ اَلْمِیْتَةِ فَکَانَ
 یَقُوْمُ اَحَدُہُمْ فَاَن یَرٰی بَیْنَہٗ وَبَیْنَ السَّمَآءِ
 مِثْلَ الدُّخَانِ مِنَ الْجُہْدِ وَالْجُوْءِ ثُمَّ قَالُوْا رَبَّنَا
 یَوْمَ تَأْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ یَغْشٰی النَّاسَ هٰذَا
 عَذَابٌ اَلِیْمٌ حَتّٰی یَلْمِزُوْا کَا مِثْلُ الْعَذَابِ قَلِیْلًا
 اَنْتُمْ عَاثِدُوْنَ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ اَفِیْدَشَفْنَا عَنْہُمْ
 الْعَذَابَ یَوْمَ الْقِیَمَةِ؟ قَالَ وَابْطِشَةُ الْکِبْرِی
 یَوْمَ یَدْرٰہُ

بَابُ کَرَّتُوْا اَعْنَہٗ وَقَالُوْا مَعْلَمٌ
 مَّجْنُوْنٌ

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تو آپ کو حکم دیا کہ ”تم فرماؤ کہ میں تم سے اس قرآن پر کوئی بدلہ نہیں مانگتا اور نہ میں بناوٹ والوں سے ہوں“، پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حبیب دیکھا کہ قریش تو برابر نافرمانی ہی کرتے جا رہے ہیں تو وہ مکی ہوئے۔ اسے اللہ ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے جیسے سات سال بھیج کر میری مدد فرما۔“ تو انہیں قحط سال کے آدھریا بیان تک کہ سب چیزیں ختم ہو گئیں اور ٹہیاں اور کھالیں کھٹ بھی کھا گئے۔ ان میں سے ایک نے کہا: ”میاں تک کہ ٹہیاں اور سردار بھی کھا گئے۔“ اور انہیں زمین سے دھواں جیسی چیز نکلتی ہوئی نظر آتی تھی۔ چنانچہ ابرہہ ان آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا: اے محمد اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ وہ ہم سے اس عذاب کو ہٹا دے۔ چنانچہ آپ نے دعا کر دی لیکن فرمایا کہ تم دوسرے سے پھر جاؤ گے عذاب پٹنے کے بعد۔ منہور کی حدیث میں ہے کہ پھر آپ نے یہ آیتیں پڑھیں۔ تو تم اس دن کے منتظر رہو جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا کہ لوگوں کو کھانا پلے گا۔ رات آناھا کیا قیامت میں ان سے عذاب ہٹایا جائیگا؟ پس دھواں کی یہ بات زار و باقی۔

يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَىٰ إِنَّا مُنتَقِمُونَ کی تفسیر

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رقیامت کی پانچ نشانیاں گزر چکی ہیں، سلا قریش کی طاقت دھار دیوں کی فتح (۳) قریش کو پکڑنا (۴) شق القمر (۵) دھواں۔

سورہ الجاثیہ کی تفسیر

گھٹنوں کے بل بیٹھنے والے مجاہد کا قول ہے: کَسْتَبِخْ ہم کہتے ہیں نَشَاكُفْ ہم تمہیں چھوڑ دیں گے۔

وَمَا يَهْدِيكُمْ إِلَّا الدَّهْرُ کی تفسیر

حضرت ابومریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

۱۹۳۵ حَدَّثَنَا يَشْرُبُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الصُّحَيْحِ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى قَوْمًا يَسْتَعْصِمُونَ عَلَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعِ كَسْبِ يَوْسُفَ فَأَخَذَ قَوْمُ السَّنَةِ حَتَّى حَضَبَتْ كُلُّ شَيْءٍ حَتَّى أَكَلُوا الْعِظَامَ وَالْجُلُودَ فَقَالَ أَحَدُهُمْ حَتَّى أَكَلُوا الْجُلُودَ وَالْمَيْتَةَ وَجَعَلَ يَخْرُجُ مِنَ الْأَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ فَأَتَاهُ أَبُو سَفْيَانَ فَقَالَ أَيْ مُحَمَّدُ إِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَدَكُوا فَأَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَكْشِفَ عَنْهُمْ قَدْ عَاثَرْتُكَ تَعُودُوا بَعْدَ هَذَا فِي حَدِيثٍ مَنْصُورٍ خَرَقَ فَأَرْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ إِلَى عَائِدُونَ أَيْ كَشَفَ عَذَابَ الْآخِرَةِ فَقَدْ مَضَى الدُّخَانُ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَقَالَ أَحَدُهُمْ الْقَمَرُ وَقَالَ الْآخَرُ الرُّومُ

بَابُ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنتَقِمُونَ

۱۹۳۶ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ خَمْرٌ قَدْ مَضَى مِنَ اللَّزَامِ وَالرُّومُ وَالْبَطْشَةُ وَالْقَمَرُ وَالْدُّخَانُ

بَابُ (الْجَاثِيَةِ)

مُسْتَوْفِينَ عَلَى التَّكْبِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ نَسْتَسِيمُ نَكْتَبُ نَسَاكُمُ نَتَرَكُكُمْ

بَابُ وَمَا يَهْدِيكُمْ إِلَّا الدَّهْرُ الْآيَةِ

۱۹۳۷ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنِيُّ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ

الرُّهْرَقُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ النَّسِيبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَنْ وَجَدَ يُؤْذِنِي ابْنُ آدَمَ
يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي الْأَمْرُ أَقْلِبُ
الَّيْلَ وَالنَّهَارَ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے
آدم کی اولاد زمانے کو گالی دے کر مجھے ازیت پہنچانے کی
کوشش کرتے ہیں کبیر تک زمانہ میں ہوں ہر کام میرے ہاتھ
میں ہے اور دن رات کو میں گردش میں رکھتا
ہوں۔

باب ۸۲۱ رَأَى الْأَحْقَافَ

وَقَالَ هَٰذَا نَفِيسُونَ، تَعْمَلُونَ، وَقَالَ
بَعْضُهُمْ، أَفَرَّةٌ وَأَفَرَّةٌ وَأَفَرَّةٌ بَقِيَّةٌ عِلْمٍ وَقَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ يَذْعَانِ مِنَ الرَّسْلِ لَسْتُ بِأَوَّلِ الرَّسْلِ
وَقَالَ غَيْرُهُ، أَسَآئِكُمْ، هَذِهِ الْأَكْفُ إِنَّمَا هِيَ
تَوَعُّدٌ إِنْ صَحَّ مَا تَدْعُونَ لَا يَسْتَحِقُّ أَنْ يُعْبَدَ
لَيْسَ قَوْلُهُ أَرَأَيْتُمْ بِرُؤْيَا الْعَيْنِ، إِنَّمَا هُوَ
أَنْتَ لَمْ تَعْلَمُوا أَبْلَغَكُمْ أَنْ مَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ
خَلْقُوا شَيْئًا؟

باب ۸۲۲ وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَّكُمَا
أَتَعِدَّائِي أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُونُ مِنْ
قَبْلِي وَهُمَا يَسْتَفْخِفَانِ اللَّهُ وَيَبْلُغُ أَمِنْ أَنْ وَعَدَ
اللَّهُ حَقٌّ يَقُولُ مَا هَذَا إِلَّا آسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ

۱۹۳۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهِلِكٍ
قَالَ كَانَ مَرُوانَ عَلَى الْحِجَابِ اسْتَعْمَلَهُ مَعَاوِيَةُ
فَخَطَبَ فَجَعَلَ يَذْكُرُ يَزِيدَ بْنَ مَعَاوِيَةَ لِكَيْ يَبَايِعَ
لَهُ يَحْدُثُ بِهِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرِ شَيْئًا
فَقَالَ حَدِّثْهُ فَدَخَلَ بَيْتَ عَائِشَةَ فَلَمْ يَقْدِرُوا
فَقَالَ مَرُوانَ إِنَّ هَذَا الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ الَّذِي
قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَّكُمَا أَتَعِدَّائِي، فَقَالَتْ عَائِشَةُ
مِنْ دُونِ الْحِجَابِ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِيْنَا شَيْئًا مِنَ
الْقُرْآنِ إِلَّا أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ عَذَابَ

سورة الاحقاف کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے: نَفِيسُونَ تم کہتے ہو جس منہ کا قول ہے: أَفَرَّةٌ أَفَرَّةٌ
اور أَفَرَّةٌ تینوں کا معنی ہے علم کا باقی بچہ ہے ابن عباس کا قول ہے
يَذْعَانِ الرَّسْلِ سب سے پہلے آئے اللہ ارسل نہیں ہوں دوسرے کا قول
ہے أَرَأَيْتُمْ یہ ابتدائی الفاظ عید کے لئے ہے یعنی اگر تمہارا خیال
درست ہو تو میں چہیزوں کو تم پر جتے ہو وہ عبارت کے لائق نہیں
ہیں اور یہ آریثتو آنکھ سے دیکھنے والی رویت نہیں ہے بلکہ اس
سے مراد ہے کہ کیا تم جانتے ہو؟ کیا تمہارے تک کوئی ایسی خبر پہنچی ہے
کہ جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو انہوں نے کوئی چیز پیدا کی ہو؟

وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَّكُمَا لکما کی تفسیر اور وہ جس نے اپنے
والدین سے کہا کانت تم سے دل یک گیا کیا مجھے یہ وعدہ دیتے ہو کہ پھر زندہ
کیا جاؤں گا مالا کمر مجھ سے پہلے سنگتیں گزریں اور وہ دونوں اللہ سے فریاد
کرتے ہیں تیری عزائی ہو ایمان لا۔ بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو کہا یہ تو

ابو البشر نے یوسف بن مالک سے روایت کی ہے کہ مروان جب
حجاز کا گورنر ہوا ہے حضرت معاویہ نے بنایا تقاسم وہ خطبہ دیتے ہوئے
یزید بن معاویہ کی تعریف کرنے لگا تاکہ اس کے والد معاویہ کے بعد لوگ
اس کے ہاتھ پر بیعت کر لیں۔ تو حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر اس بات
پر معترض ہوئے۔ اس نے حکم دیا کہ اسے پکڑ لو۔ لیکن یہ حضرت عائشہ
صلی اللہ علیہا وسلم کے اقدس میں داخل ہو گئے جس کے باعث وہ انہیں
نہ پکڑ سکے مروان نے کہا، یہی وہ شخص ہے جس کے بارے میں اللہ
تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ
لَّكُمَا أَتَعِدَّائِي اِنِّی اس پر حضرت عائشہ صلی اللہ علیہا وسلم نے پوچھے
سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تو قرآن کریم میں ہمارے

ابو البشر نے یوسف بن مالک سے روایت کی ہے کہ مروان جب حجاز کا گورنر ہوا ہے حضرت معاویہ نے بنایا تقاسم وہ خطبہ دیتے ہوئے یزید بن معاویہ کی تعریف کرنے لگا تاکہ اس کے والد معاویہ کے بعد لوگ اس کے ہاتھ پر بیعت کر لیں۔ تو حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر اس بات پر معترض ہوئے۔ اس نے حکم دیا کہ اسے پکڑ لو۔ لیکن یہ حضرت عائشہ صلی اللہ علیہا وسلم کے اقدس میں داخل ہو گئے جس کے باعث وہ انہیں نہ پکڑ سکے مروان نے کہا، یہی وہ شخص ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَّكُمَا اِنِّی اس پر حضرت عائشہ صلی اللہ علیہا وسلم نے پوچھے سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تو قرآن کریم میں ہمارے

باب ۱۹۳۸ فَلَئِمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ

أَوْدِيَّتِهِمْ قَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُّسَطَّرٌ نَّابِلٌ هُوَ
مَا اسْتَعَجَلْتُمْ بِهِ رِيْعَ قَبْلِهَا عَذَابُ آلِ يَنْعَبٍ قَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ عَارِضٌ السَّحَابُ.

۱۹۳۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَهَيْبُ
أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَنْ سُلَيْمَانَ
ابْنِ يسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ
إِذَا كَانَ يَتَبَسَّمُ قَالَتْ وَكَانَ إِذَا دَاوَى غَيْثًا مَا
أَدْرِي يُحَاسِرُ فِي وَجْهِهِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنَّ النَّاسَ إِذَا مَا أَوَّلَ الْغَيْمِ فَرَحُوا رَجَاءً أَنْ يَكُونَ
فِيهِ الْمَطَرُ وَإِذَا رَأَوْا آيَاتَهُ عَمِرَتْ فِي وَجْهِهِ
أَلَمْ تَرَ هَيْئَتَهُ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ يُؤْمِنُنِي أَنْ يَكُونَ فِيهِ
عَذَابٌ عَذَابُ قَوْمٍ يَا لِرَفِيعٍ وَقَدْ رَأَى قَوْمُ
النَّحْدَابِ فَقَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُّسَطَّرٌ نَّابِلٌ.

باب ۱۹۳۹ الَّذِينَ كَفَرُوا

أَوْ نَارُهَا، أَتَامَهَا حَتَّى لَا يَبْقَى إِلَّا مُسْلِمٌ عَرَفَهَا
بَيِّنَاتًا، وَقَالَ عُمَارَةُ، مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَلِيَهُمْ
عَزَمُ الْأَمْرِ، جَدُّ الْأَمْرِ، فَلَا تَكْهِنُوا، لَا تَضَعُفُوا
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَضْعَافُهُمْ حَسَدُهُمْ أَسْبَغَ
مُتَغَيِّرٌ.

باب ۱۹۴۰ وَتَقَطَّعُوا أَرْحَامَكُمْ

۱۹۴۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ
قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
يسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ
مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَأَخَذَتْ بِحَقْوِ الرَّحْمَنِ

فَلَئِمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا كِتَابُ التفسير

جب انہوں نے عذاب کو دیکھا بادل کا طرح آسمان کے کنار میں پیدا
ہوا ان کی وادوں کی سیطرت آتا ہوا، بولے یہ بادل ہم پر بڑے گار آیت میں
ابن عباس کا قول ہے۔ عارِضٌ سے بادل مراد ہے۔

سلمان بن لیسا نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
زوطہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے
فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی اس طرح
ہنستے ہوئے نہیں دیکھا جس میں آپ کا خلق دیکھ لیتی کہ بزرگم آپ
کا ہنسنا صرف تہمت کی عزتک ہوتا تھا۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب آپ
ابریا ہوا کہ دیکھتے تو آپ کے مبارک چہرے سے پریشانی پکڑنے
لگتی۔ ایک دفعہ وہ عرس گزار ہو گئے، یا رسول اللہ اگر
جب ابراہیم دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں کہ بارش ہو گی لیکن
صنوبر کے چہرے سے کراہیت کے آثار نمایاں ہونے لگتے
ہیں۔ فرمایا: اسے عائشہ! مجھے یوں تسلی نہیں ہوتی کہ مبادا اس
میں عذاب ہو کیونکہ ایک قوم کو ہوا کے ذریعے عذاب دیا گیا تھا۔
اور ایک قوم نے عذاب کو دیکھ کر کہا تھا کہ یہ بادل تو ہم پر بارش برسانے کا۔

سورہ محمد کی تفسیر

أَوْ ذَارَهَا ان کے گناہ، یا ان تک کہ مسلمان کے سوا کوئی باقی
نہیں رہے گا۔ عَرَفَهَا اس کو بیان کیا۔ مجاہد کا قول ہے:۔
مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا ان کا مددگار ہے عَزَمُ الْأَمْرِ ہمت کا کام
فَلَا تَكْهِنُوا کمزوری نہ دکھانا۔ ابن عباس کا قول ہے أَضْعَافًا نَحْنُكُمْ
ان کا حسد کرنا۔ اس میں رنگ بدل جاتا۔

وَتَقَطَّعُوا أَرْحَامَكُمْ كِتَابُ التفسير

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا کرنے
سے ندرغ ہو چکا تو صلہ رحمی نے کھڑے ہو کر یہ وردہ کار کا واسن
رحمت تمام کیا۔ اس سے فرمایا گیا، عظمیٰ وہ عرس گزار ہوا کہ میں اس
سے تیری پیادہ چاہتا ہوں تاکہ مجھے کوئی قطع ذکر کے ارشاد ہوا، کیا

بَابُ لِيُغْفَرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ
ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيَتَقَرُّ رَحْمَتُهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيكَ
صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا.

١٩٣٧ حَدَّثَنَا صَدُوقُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا
ابْنُ عَيْنَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي عَدْنَةَ سَمِعَ الْخَيْرَةَ يَقُولُ

تقارہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے فرمایا کہ اَقَاتَحْتَنَا لَكَ فَتَحْتَنَا مُبِينًا سے مراد
صلح حدیبیہ ہے۔

لِيُخْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ قَبْلِكَ
 تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے
 پچھلوں کے اور اسی نعمتیں تم پر قیام کرے اور تمہیں یہ بھی راہ دکھائے (آیت ۲)
 حضرت مخیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
 نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راتوں کو اس درجہ قیام فرماتے تھے کہ آپ

کے مبارک قدموں پر ورم آجائے آپ کے کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب آپ کے اگوں اور پھپھوں کے گناہ معاف فرما دیے تو اب اتنا قیام کریں فرمایا جائے؟ فرمایا کیا میں شکر گزار بندہ نہ ہوں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کے وقت اس درجہ قیام فرمایا کرتے کہ دونوں قدم مبارک پھٹ جاتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ عرض گزار ہوئیں یا رسول اللہ! آپ ایسا کیوں کرتے ہیں جب کہ آپ کے سبب اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگوں اور پھپھوں کے گناہ معاف فرما دیے ہیں آپ نے فرمایا کہ کیا مجھے پسند نہیں کہ میں شکر گزار بندہ بنوں؟ جب جسم مبارک قدمے بھاری ہو گیا تو آپ نماز پتھر بیٹھ کر ادا فرماتے تھے اور جب رکوع کرنے کا ارادہ ہوتا تو کھڑے ہو قرأت کرتے اور پھر رکوع میں جاتے۔

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کی آیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہمیشہ ہم نے نہیں سمجھا مگر وہ ناظر اور غرضی اور ڈر سناتا آیت ۸ پر تورات میں اس طرح ہے: اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بیشک ہم نے نہیں سمجھا مگر وہ ناظر اور غرضی سناتا اعلان فرمیں کی جائے پناہ بنا کر تم میرے بندے اور میرے رسول ہو میں نے تمہارا نام المتوکل رکھا ہے نہ تم سخت خوفزدہ نہ گدگدائے نہ بازوؤں میں پھرنے والے ہو اور برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے ہو مگر معاف کر دیتے اور درگزر فرماتے ہو اور تمہیں اللہ تعالیٰ اس وقت تک نہیں اٹھائے گا جب تک تمہارے سبب بگڑی ہوئی ملت کو سیدھا نہ کرے اور وہ یہ نہ کہیں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ پس تمہارے ذریعے اندھی آنکھوں، بہرے کانوں، اور پرے پڑے ہوئے دلوں کو کھول دے،

نو: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدا کے ذوالنہن نے اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہمارے جیسے آن پڑے لوگوں کو جائے پناہ بنایا ہے اور فرمایا کہ اے محبوب! میں اس وقت تک تمہیں دنیا سے نہیں بلاؤں گا جب تک تمہارے ذریعے پڑھنے والی ملت کو سیدھا نہ کر دوں اور جب تک تمہارے ذریعے اندھی آنکھوں، بہرے کانوں، اور پرے پڑے ہوئے دلوں کو کھول نہ دوں۔ ایسے تمام لوگوں

حَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَرْمَتَ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهُ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَعَدُ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأْخُرُ قَالَ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا

۱۹۴۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَحِيٍّ أَخْبَرَنَا حَبِيبُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ سَمِعَ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى تَقْطُرَ قَدَمَاهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِمَ تَصْنَعُ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَعَدُ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأْخُرُ؟ قَالَ أَفَلَا أُحِبُّ أَنْ أَكُونَ عَبْدًا شَكُورًا؟ فَكُنَّا كَتَرُ لَحْنِهِ صَنِيعًا جَالِسًا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكُعَ قَامَ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ

بَابُ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا

۱۹۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ الَّتِي فِي الْقُرْآنِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا أَلَا فِي الثَّوْرَةِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا الْإِلَهِيَّيْنِ أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي سَمِعْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِقَظٍ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا مَخَافٍ بِالْأَسْوَاقِ وَلَا يَدُ فَعْرِ السَّيِّئَةِ بِالسَّيِّئَةِ وَلَكِنْ يَقُولُ وَيَصْفَحُ وَلَنْ يَقْبِضَهُ اللَّهُ حَتَّى يَقِيمَ بِهِ الْيَمْلَةَ الْعَوَجَاءَ يَأْنِ يَقُولُوا كَذَابًا إِلَّا اللَّهُ كَيْفَ تَحْمِلُهَا أَعْيُنًا عَمِيًّا وَإِذَا نَاصَبًا ذَكُلًا بَأْغْلًا

کی یہ بلائیں پروردگار عالم نے اپنے محبوب کے ذریعے وضع فرمائیں۔ آپ ہی کے ذریعے ان کی شکل کشائی اور حاجت روائی معلوم ہوگا کہ خدا نے آپ کو دفع بلا کا سبب بنایا ہے۔ حقیقی طور پر تو پروردگار عالم ہی مافیہ بلا، شکل کشا اور حاجت روا ہے۔ اس کے حکم کے بغیر ایک پتہ بھی حرکت نہیں کر سکتا۔ نہ کوئی کسی کا ذاتی طور پر کچھ بنا سکتا ہے اور نہ بگاڑ سکتا ہے لیکن اس کے طاقت و اہلیت دینے اور حقہ للعالمین بنانے کے باعث مہماری اور عطائی طہر پر اس کا محبوب ساری مخلوق میں سب سے بڑا مافیہ بلا، شکل کشا اور حاجت روا ہے۔ ساری مخلوق خدا کے بعد محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سب سے زیادہ مرہونِ منت ہے۔ مخلوق کا کوئی بڑے سے بڑا نر آپ سے مستغنی نہیں رہ سکتا۔ اسی لیے ایک بزرگ نے فرمایا ہے۔

اگر نام محمد را نیاوردی شفیع آدم
نه آدم بافتی توبه نه نوح از غرق بچتا

بَابُ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ

۱۹۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى عَنْ

إِسْرَاطِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقِفُ أَوْ قَرَأَ سُورَةَ مَرْيَمَ فِي الدَّارِ

فَجَعَلَ يَنْفُزُ فَخَرَجَ الرَّجُلُ فَنَظَلَ فَلَمْ يَرِ شَيْئًا

وَجَعَلَ يَنْفُزُ فَلَمَّا أَصْبَحَ ذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنْزَلُ بِالْقُرْآنِ

بَابُهَا إِذَا يَأْتِي بِحُورِكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

۱۹۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا يَوْمَ الْعَدِيَّةِ

الْفَاوِ أَرْبَعِيَّةً

۱۹۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

شَيْبَةُ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ

عُقَيْبَةَ بْنَ صُهَيْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ

الْمُرِّي أَيْ مِمَّنْ قَرَأَ الشَّجَرَةَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخُذْفِ وَعَنْ عُقَيْبَةَ ابْنِ

صُهَيْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمُخَفَّلِ

۱۹۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ قَتَادَةَ

هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ

حضرت براہین مازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے ایک صحابی تلاوت

کر رہے تھے اور وہیں گھر میں ان کا گھوڑا بندھا ہوا تھا تو چونکہ وہ

بیکے بگا پس اس صحابی نے باہر نکل کر دیکھا تو اس کے پاس کسی

چیز کو نہ پایا۔ صبح کے وقت انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس

بات کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا: یہ وہ سکینہ ہے جو قرآن کریم

کی تلاوت کے وقت نازل ہوتا ہے۔

رَأَيْتُمَا يَحُونَا تَحْتَ الشَّجَرَةِ

عمر بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ صبحِ مدینہ کے روز ہم (صحابہ کرام)

چودہ سو کی تعداد میں تھے۔

حضرت عبد اللہ بن مغفل سمرقانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں کہ میں ان لوگوں میں شریک تھا جنہوں نے درخت کے

نیچے بیعت کی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کنکریاں

پھینکنے سے منع فرمایا۔ عقبہ بن سہیان کا بیان ہے کہ

حضرت عبد اللہ بن مغفل سمرقانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عز سے غسل خانے میں پیشاب کرنے کے متعلق سنا۔

ابو قلادہ نے حضرت ثابت بن سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت کی ہے کہ درخت کے نیچے بیعت رضوان کرنے والوں سے

ہیں۔ عبدالعزیز بن سبأ نے حبیب بن ثابت سے روایت کی ہے کہ میں ابو دؤل کے پاس رند جویوں کا محل (پوچھنے گیا۔ تو انہوں نے فرمایا ہم جنگ مسقین میں موجود تھے تو ایک شخص نے کہا: کیا تم ان لوگوں کو نہیں دیکھتے جو اللہ کی کتاب کی طرف بلائے جاتے ہیں اس پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہاں اس پر سہل بن حفص نے اس شخص سے کہا کہ الزام تم اپنے اوپر رکھو کیونکہ ہم مدینہ کے مقام پر صلح کر دیکھ چکے ہیں جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ شکرین کے درمیان ہوئی تھی۔ حالانکہ اس وقت اگر ہم لڑنا چاہتے تو لڑ سکتے تھے کیونکہ کافر نیم جان تھے) اس پر حضرت عمر فاروق و رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار بھی ہوئے کہ: کیا ہم حق پر اور وہ باطل پر نہیں؟ کیا ہمارے مقتول جنت میں اور ان کے جہنم میں نہیں؟ حضور نے فرمایا: کیوں نہیں، عرض گزار ہوئے کہ پھر ہم اپنے دین میں کیوں رہ کر ہیں اور غالی ہاتھ واپس لڑیں جب تک اللہ تعالیٰ ہمارے درمیان فیصلہ نہ فرما دے۔ ارشاد فرمایا: اسے ابن خطاب! میں اللہ کا رسول ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھے کبھی نقصان میں نہیں رکھے گا پس حضرت عمر یہاں سے غصے کی حالت میں واپس لوٹے اور اسی نے حبشی میں حضرت ابو بکر کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے: اے ابو بکر! کیا ہم حق پر اور لشکرین باطل پر نہیں فرمایا۔ اسے ابن خطاب! بیشک وہ اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ انہیں کبھی نقصان میں نہیں رکھے گا اس پر پھر اللہ تعالیٰ

أَيُّ قِلَابَةٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ السَّلْمِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ سَبَأٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا دَاوُدَ أَسْأَلُهُ فَقَالَ لَنَا بِصَفِيْنٍ فَقَالَ رَجُلٌ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُدْعَوْنَ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ عَلَى نَعَمْ فَقَالَ سَهْلُ بْنُ حَنْصَفٍ اذْهَبُوا أَنْفُسَكُمْ فَلَقَدْ رَأَيْتُنَا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ يَعْنِي الصُّلْحَ الَّذِي كَانَ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُشْرِكِينَ وَلَوْ تَرَى قِتَالًا لَفَاتَنَّا، فَجَاءَ عَنْهُ فَقَالَ أَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ؟ أَلَيْسَ قِتَالُنَا فِي الْحَقِّ وَقِتْلَهُمْ فِي الْبَاطِلِ؟ قَالَ بَلَى، قَالَ فَفِيكُمْ تُعْطَى الدِّينِيَّةُ فِي دِينِنَا وَتَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمُ اللَّهُ بَيْنَنَا، فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ وَنَنْ يُضَيِّعَنِي اللَّهُ أَبَدًا فَرَجَعْتُ مَغْفِيْطًا فَلَمْ يُضَيِّرْ حَتَّى جَاءَ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ؟ قَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أَلَسْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَنْ يُضَيِّعَهُ اللَّهُ أَبَدًا فَنَزَلَتْ سُورَةُ التَّحْقِيْرِ

وَالْحَقُّ وَالْبَاطِلُ

سورة الحجرات کی تفسیر

جہاد کا قول ہے لَا تَقْعُدُوا تَمَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے جواب دینے میں پیش قدمی نہ کرنا یاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کی زبان مبارک سے جواب پورا کر دے۔ اِمْتَحَنَ خَالصِ کر دیا۔ تَحَابُّوا مسلمان ہونے کے بعد انہیں کافر نہ کہیں بلکہ تم کم کر دے گا اَللَّهْنَا ہم نے کم کر دیا۔

لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ کی تفسیر تَشْعُرُونَ تم جانتے ہو اور لفظ الشاعر بھی اسی سے مشتق ہے۔

باب الحجرات

وَقَالَ جَاهِدْ لَا تَقْعُدُوا لَا تَقْعُدُوا لَوَاعِدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ لِسَانَهُ، اِمْتَحَنَ اخْتَصَرَ تَنَا بَدُوْا يُدْعَى بِالْكَفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ: يَلْتَكُمُ يَنْقُصُكُمْ التَّنَا نَقُصْنَا.

باب لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ الْآيَةِ: تَشْعُرُونَ: تَعْلَمُونَ. وَمِنْهُ الشَّاعِرُ

۹۵۴۔ حَدَّثَنَا يَسْرَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ جَبِيلٍ
الذَّحِيُّ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ
قَالَ: كَادَ الْخَبْرَانِ أَنْ يَهْلِكََا، أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا، رَفَعَ أَصْوَاتَهُمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ عَلَيْهِ رَكْبٌ بَنِي تَمِيمٍ
فَانْتَارَ أَحَدُهُمَا بِالْأَقْرَعِ بْنِ حَالِسٍ أَخِي بَنِي
مُجَاشِعٍ فَأَشَارَ الْآخَرُ بِرَجُلٍ آخَرَ، قَالَ نَافِعٌ لَا
أَحْفَظُ اسْمَهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ مَا أَرَدْتُ إِلَّا
يُخْلَفِي قَالَ مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ فَادْفَعْتَ أَصْوَاتَهُمَا
فِي ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا
أَصْوَاتَكُمْ لِأَلَا تَكُونَ لَكُمْ آيَةٌ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَمَا كَانَ عَمْرُ
يُسْمِعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ
هَذِهِ الْآيَةِ حَتَّى يَسْتَفْهِمَهُ. وَلَمْ يَذْكُرْ ذَلِكَ
عَنْ أَبِيهِ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ.

۹۵۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنبَأَنِي مُوسَى
ابْنُ أَبِي أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْتَقَدَ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ فَقَالَ
رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا أَعْلَمُكَ بِعِلْمِهِ، فَأَنَاهُ
فَوَجَدَهُ جَالِسًا فِي بَيْتِهِ مُنْكِسًا رَأْسَهُ فَقَالَ لَهُ
مَا شَأْنُكَ؟ فَقَالَ شَرُّ كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَوَقَّ
صَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ حَبِطَ
عَمَلُهُ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَأَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ كَذًا وَكَذَا
فَقَالَ مُوسَى فَرَجِعْ إِلَى الْعَمَةِ الْآخِرَةِ بِشَأْنٍ
عَظِيمَةٍ فَقَالَ أَذْهَبَ إِلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّكَ لَسْتَ
مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَلَكِنَّكَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

حضرت ابن ابی ملکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دو بہترین
حضرات ہلاک ہونے کے نزدیک جا پہنچے تھے پر انہوں نے حضرت ابو بکر
اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی آوازیں نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ادا نہ کی تھیں جبکہ بنی تميم کے سوار
بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے تھے ان میں سے ایک صاحب نے
اقرع بن حابس کی طرف اشارہ کیا جو بنی مجاشع کا بھائی تھا اور دوسرے
نے ایک اور شخص کی جانب - نافع کا بیان ہے کہ مجھے اس شخص کا نام
یاد نہیں رہا حضرت ابو بکر نے حضرت عمر سے کہا کہ آپ صرف میری
مخالفت کرنا چاہتے ہیں حضرت عمر نے کہا کہ میں آپ کی مخالفت کرنا
نہیں چاہتا پس یہ گفتگو کرتے ہوئے ان دونوں حضرات کی آوازیں
بلند ہو گئیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اے ایمان
والو! اپنی آوازیں ادا نہ کرو نبی کی آواز سے راہیت حضرت
عبداللہ بن زبیر کا بیان ہے کہ اس آیت کے بعد حضرت عمر اتنی آہستہ آواز بولنے لگے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ دیکھتے اور دوبارہ یہ آیت نازل ہوئی لیکن انہوں نے اپنے نامہ بیان
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دفعہ حضرت ثابت بن قیس کو نہ دیکھا اور
اس کا ذکر فرمایا تو ایک شخص عمر بن گزرا ہوا، یہ رسول اللہ آپ کو
میں ان کی خبر لا کر دیتا ہوں پس وہ شخص ان کے پاس گیا تو انہیں دیکھا
کہ اپنے گھر میں سر جھکائے بیٹھے ہیں اس شخص نے پوچھا کہ آپ کا
کیسا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ بہت بُرا کیونکہ جو اپنی
آواز کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے ادا نہ کر دے
اس کے عمل ضائع ہو جاتے ہیں اور وہ جہنمی ہو جاتا ہے پس
وہ شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا اور
بتایا کہ وہ ایسا کہتے ہیں۔ موسیٰ راوی کا بیان ہے کہ وہ
شخص دوبارہ ان کے پاس گیا اور بہت طری بشارت
دے کر گیا۔ کیونکہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جانا اور ان سے کہو
کہ تم جہنمی نہیں بلکہ جنتی ہو۔

إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ

الْحُجْرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ

١٩٥٥ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
حَجَّاجُ بْنُ أَبِي جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الزُّبَيْرِ
أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ قَدِيرَ مَرْكَبٍ
مِنْ بَنِي تَيْمِيمٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
أَبُو بَكْرٍ أَمِيرَ النَّعَقَاءِ بْنِ مَعْبُدٍ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ
أَبِي الْإِثْرَةِ بْنُ حَارِيسٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا أَرَدْتُ
إِلَى أَوْ إِلَّا خِلَافِي فَقَالَ عُمَرُ مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ
فَمَا رَأَيْتُ حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فَتَنَزَّلَ فِي ذَلِكَ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا الْفَضْلُ مَوَاقِفَ يَدَيِ اللَّهِ
وَسُورِهِ حَتَّى انْقَضَتِ الْآيَةُ

بَابُ وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّى تَخْرُجَ

الْيَوْمَ كَانَ خَيْرَ يَوْمٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

رَجَعَهُ بَعِيدٌ رَدُّهُ رُوحٌ، فَتَوَقَّى وَاجِدُهَا
فَرَجٌّ وَرَيْدٌ فِي خَلْقِهِ الْجَلَّ جَلَّ الْعَالِقِ وَقَالَ
مُجَاهِدٌ مَا تَنْقُصُ الْأَرْضُ مِنْ عِظَامِهِمْ
تَبَصُّرَةً: بَصِيرَةً. حَتَّى الْحَصِيدِ: الْحِنْطَةُ
بِاسْتِقَابٍ: الطَّرَالُ أَفْعَيْنَا أَفَاعِي عَلَيْنَا وَقَالَ
قَرِيبُهُ الشَّيْطَانُ الَّذِي قِيضَ لَهُ فَتَقَبَّلُوا أَهْلَهُ
أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ لَا يَحْدِثُ نَفْسَهُ يَخْبِرُهُ حِينَ
النَّشَاكُمُ وَالنَّشَاخْلُكُمُ: قَيْبٌ عَتِيدٌ نَصْدُ
سَائِقٍ وَشَهِيدٌ: الْمَلَكُ الْكَاتِبُ وَشَهِيدٌ
شَهِيدٌ شَاهِدٌ بِالْقَلْبِ لِقَوْبِ النَّصَبِ وَ
قَالَ غَيْرُهُ نَصِيدٌ: الْكَفَرِيُّ مَا دَامَ فِي الْكُفْرِ
وَمَعْنَاهُ مَنْضُودٌ بِعَصْنَةٍ عَلَى بَعْضٍ فَإِذَا خَرَجَ
مِنَ الْكُفْرِ فَلَيْسَ بِنَصِيدٍ فِي أَدْبَارِ النُّجُومِ
وَأَدْبَارِ النُّجُودِ كَانَ عَاصِمٌ يَفْتَحُ الَّتِي فِي قَا

اَلَّذِي لَا يَحْكُمُونَ كِى تَفْسِيرِ

ابن ابی ملیکہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب بنی تمیم کے سردار بنی کریم سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو حضرت ابو بکر نے اسے پیش کیا کہ فقہاء میں معبد کو ان پر امیر مقرر کر دیا جائے۔ حضرت عمر نے کہا کہ اقرع بن مالح کو امیر مقرر کرنا چاہیے۔ حضرت ابو بکر نے کہا کہ آپ میری مخالفت کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت عمر نے کہا کہ میں تو آپ کی مخالفت کرنا نہیں چاہتا۔ یہ باتیں کرتے ہوئے دونوں حضرات کی آوازیں اونچی ہو گئیں تو اس بارے میں یہ آیتیں نازل ہوئی۔
اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو، بیشک اللہ سنا جاسکتا ہے اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو
وَلَا تَكُونُوا صَوْرًا حَتَّى تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ كِتَابًا

سورہ ق کی تفسیر

رَجِيعٌ بَعِيدٌ كَوْنًا خَرُوجُ شَكَاةٍ، اس کا واحد خَرَجَ خَرِجٌ خَرِجْتُ
 کی رگ۔ مجاہد کا قول ہے مَا تَقْصُ الْأَشْجَانُ كَيْلَيْلَ بَصِيرَةٍ
 بصیرت۔ حَتَّى الْتَحَصِيدِ مَعْنَى بِاسْتِقَابِ لَيْلَى أَكْثَيْنَا
 کیا ہم عاجز ہر عامی گئے۔ وَقَالَ قَرِينُهُ سے وہ شیطان مراد ہے جو اس
 پر مقرر کیا ہوا ہے فَتَقَبَّوْا اُچے پھرے۔ اِذَا لَقِيَ الشَّعَمَ
 کان لگا کر سننے اور اِدھر اُدھر توجہ نہ لے جائے جِئْنَا اَنْشَا كَعْدَ
 جب تمہیں پیدا کیا زَقِيْبًا عَتِيْدًا گمان تیار کرے انگوٹیاں مستند
 مَسَانِيْنُ وَ شَهِيدٌ دُرُوز شے ایک کھنے والا دوسرا گواہی دینے
 والا شَهِيدٌ قَلْبِي توجہ سے مشاہدہ کرنے والا لُحُوْبٌ تَمَكَاوُثُ
 دوسرے کا قول ہے نَحْصِيْدٌ بَطْحَا اُکلی، جب تک وہ اپنے غلاف
 میں رہے اور نہ برتہ پہلی یعنی ایک دوسرے کے اوپر تلے اور جب وہ
 غلاف سے نکل جائے تو اب اسے نَحْصِيْدٌ نہیں کہیں گے
 فَاِذَا بَرَأَ الْقُوْدُ سُوْرَةُ طُورٍ اَوْ اِذَا بَرَأَ الشُّجُوْرُ (سورہ ق) عاظم کی قرأت
 سورہ ق والے الف پر زبر اور سورہ الطور والے الف پر زبر

ہے جبکہ بعض نے دونوں جگہ کسرو اور بعض نے دونوں جگہ فتح بتائی ہے ابن عباس کا قول ہے کہ: "یَوْمَ الْاُخْرٰی" صحیح قبروں سے نکلیں گے۔

وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيْدٍ کی تفسیر

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب لوگ جہنم میں ڈال دئے جائیں گے تو وہ کہیں گی کیا اور بھی ڈالے جائیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا قدم رکھے جس کی حقیقت وہ خود جانے رکھ دے گا تو وہ کہے گی: بس بس۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں جبکہ ابوسفیان رادی سے اکثر موقوفہ روایت کیا کرتے ہیں کہ جہنم سے کہا جائے گا: کیا تو بھر گئی؟ وہ عرض کرے گی: کیا اور بھی ڈالنے ہیں؟ پس اللہ تبارک و تعالیٰ اس پر اپنا قدم رکھ دے گا تو وہ کہے گی: بس۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت اور دوزخ آپس میں بحث کرنے لگیں تو دوزخ نے کہا کہ میں تکبر کرنے والوں اور ظالموں کے لئے مخصوص کر دی گئی ہوں جنت کہے گی کہ مجھے کیا ہو گیا جبکہ میرے اندر تو وہی لوگ آئیے جگہ جنہیں (معاشرے میں) کمزور اور حقیر سمجھا جاتا تھا اللہ تعالیٰ جنت سے فرمائیگا۔ تو میری رحمت ہے، میں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا تیرے ذریعے رحم فرماؤں گا اور دوزخ سے کہا کہ تو میرا عذاب ہے پس تیرے ذریعے میں اپنے بندوں میں سے جس کو چاہوں گا عذاب دلاؤں گا اور ان دونوں میں سے ہر ایک کے لئے ایک تعداد مقرر ہے لیکن دوزخ چونکہ نہیں بھرے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس میں اپنا قدم رکھے گا تو اس وقت وہ بس بس کہنے لگے گی اور بھر جائے گی اور اس کے حصے سمٹ کر ایک دوسرے سے مل جائیں گے اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی ایک پر بھی ظلم نہیں

وَيَكْبُرُ الَّتِي فِي الظُّلُمِ وَيَكْبُرُ اِنْ يَجْعَلُ وَيَضْبَانِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمَ الْاُخْرٰی يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْقُبُورِ

بَابٌ وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيْدٍ

۱۹۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا حَرْمِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُلْقَى فِي النَّارِ وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيْدٍ حَتَّى يَضَعَ قَدَمَهُ قَتُولٌ قَطُّ

۱۹۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمٍ حَدَّثَنَا الْحَمِيرِيُّ سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ وَكَثَرُ مَا كَانَ يُوقِفُهُ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ يَقَالُ لِحَبْلَتِهِمْ هَلْ امْتَلَأَتْ وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيْدٍ فَيَضَعُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدَمَهُ عَلَيْهَا فَتَقُولُ قَطُّ قَطُّ

۱۹۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَتَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ أَوْ خِزْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمَسْجُورِينَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ مَا لِي لَا يَدْخُلُنِي إِلَّا ضِعْفَاءُ النَّاسِ وَ سَقَطُومٌ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِلْجَنَّةِ أَنْتِ رَحِمَتِي أَرْحَمُ نِيكَ مَنْ أَسَاءَ مِنْ عِبَادِي وَقَالَ لِلنَّارِ أَنْتِ عَذَابُ أَعْدَابِي مَنْ أَسَاءَ مِنْ عِبَادِي وَلِيْكَ وَاحِدٌ قَبْلَهُمَا وَلَوْ هَافَا مَا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِي وَ يُزَوَّى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ وَلَا يَظْلِمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ خَلْقٍ أَحَدًا وَأَمَّا الْجَنَّةُ فَقَادَرَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يُنْفِخُ فِيهَا خَلْقًا

بَابُ وَسَيِّعُ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ
الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ.

۱۹۵۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جُرَيْجٍ
عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جُرَيْجٍ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ، كُنَّا جُلُوسًا لَيْلَةً مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَظَّرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةً أَرْبَعَ عَشْرَةَ
فَقَالَ لَكُمْ سَتَرُونَ رَبَّكُمْ كَمَا تَتَرُونَ هَذَا، لَا
تَضَاهُونَ فِي رُؤْيَايِهِ فَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تَغْلِبُوا
عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا
فَاَفْعَلُوا أَفْعَلْ قَرَأَ أَدَسِيْعُ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ
الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ.

۱۹۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُرْجَانَ وَمَرْثَاءُ عَنْ ابْنِ
أَبِي نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَهْرَأُ
أَنْ يُسَبِّحَ فِي أَدْبَارِ الصَّلَاةِ كُلِّهَا يَعْنِي قَوْلَهُ وَ
إِدْبَارَ الشُّجُودِ.

وَسَيِّعُ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ كَاتِبِ

حضرت جریر بن عبد اللہ بھی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے
چودھوی کے پانچ کی طرف دیکھ کر فرمایا اور عنقریب تم اپنے رب
کو اس طرح دیکھا کرو گے اور اس کی رویت میں تمہیں کسی قسم کی
زحمت یا رکاوٹ پیش نہیں آئے گی۔ لہذا جہاں تک ممکن ہو تم سورج
طلوع و غروب ہوجانے سے پہلے نماز پڑھنا نہ چھوڑنا
اور پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: اور اپنے رب کی
تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی پر سورج طلوع ہونے اور غروب
ہونے سے پہلے راہیت ۱۳۹۔

مجاہد کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنه نے انہیں تمام نمازوں کے بعد تسبیح پڑھنے کا حکم دیا۔ کیونکہ
ارشاد باری تعالیٰ ہے: اسود کچھ رات گئے اس کی تسبیح کرو اور
نمازوں کے بعد راہیت ۱۴۰۔

سورة الذاریات کی تفسیر

حضرت علی کا قول ہے کہ: الذاریات سے مراد ہیں
دوسرے کا قول ہے: تذاریۃ بکبر و متی ہیں وفي التفسیر
أَفَلَا تَتَّبِعُونَ کہ تم کھاتے پیتے کن راستوں سے ہر اور وہ
نکل کن راستوں سے ہے۔ فَرَاغَ پس رُطَا۔ فَصَلَّتْ
اپنی انگلیوں کو بلا کر اپنی پیشانی پر مارا۔ التَّارِیْمُ وہ سوئی
ہوئی گھاس جو روند دی گئی ہو۔ تَوَّيْحُونَ طاقت والے اور
عَلَى الْمُؤْتَمِرِ میں بھی یہی مراد ہے ذَوَّجِبَیْنِ یعنی مرد و عورت
رنگوں کا امتلاک اور بیٹھا کھٹا وغیرہ یہ جوڑے ہیں۔
فَفِیْرًا وَابْنِیْنِ اللّٰہِ یعنی اللہ کی طرف سے اللہ کی طرف ہی فِیْرًا
الْأَلْبِیْعِدُونَ جنہوں اور انسانوں کے سعادت مندوں کو توحید
پر قائم رہنے کے لئے، بعض حضرات کا قول ہے کہ زمانے
اللہ کے کام کریں تو کسی نے کئے اور کسی نے نہ کئے اور اس

بَابُ (وَالذَّارِيَاتِ)

قَالَ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْبَرِيَاءُ. وَقَالَ غَيْرُهُ
قَدْ رَوَاهُ: تَضَرَّفَهُ. وَفِي أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا تَبْصُرُونَ
فَاكُلُوا وَتَشْرَبُوا فِي مَدْحَلٍ وَاحِدٍ وَيَخْرُجُ مِنْ
مَوْضِعَيْنِ. فَرَاغَ. فَرَجَعَتْ. فَصَلَّتْ. فَجَمَعَتْ
أَصَابِعَهَا فَضَرَبَتْ جَبْهَتَهَا. وَالتَّارِیْمُ مَبَاتُ
الرَّاحِ إِذَا بَيَسَ وَوَلَّيَسَ. لَمْ يُسَبِّحُوا أَيْ
لَمْ يُسَبِّحُوا. وَكَذَلِكَ عَلَى الْمُؤْتَمِرِ قَدْ رَوَاهُ يَحْيَى
الْقَوِيُّ ذَوَّجِبَيْنِ الذَّكَرُ وَالْأُنْثَى رَاخِطَلَابِ
الْأَلْوَانِ حُلُوٌّ وَحَامِضٌ فَهَذَا رُوحَانِ فَعَرَا إِلَى
اللّٰهِ مِنَ اللّٰهِ الْبَرِ الْكَالِیْعِبِدُونَ مَا خَلَقْتَ أَهْلَ
السَّعَادَةِ مِنْ أَهْلِ الْفَرِیْقَيْنِ إِلَّا لَمْ يُوحِدَاوْنَ. وَ
قَالَ بَعْضُهُمْ خَلَقَهُمْ لِيَفْعَلُوا فَعَلُوا بَعْضٌ وَتَرَكَ

بَعَثَ وَلَيْسَ فِيهِ حُجَّةٌ لِّأَهْلِ الْقُدْرَةِ وَالذُّلَّةِ
الَّذِينَ الْعَظِيمُ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ صَرَفَ صِيحَتَهُ ذُنُوبًا
سَبِيلًا الْعَظِيمُ الَّذِي لَا تَلِدُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
وَالْحَبْكُ اسْتَوَادُهَا وَحُسْنُهَا. فِي عَمَلَةٍ فِي
ضَلَالَتِهِمْ يَتَمَادُونَ. وَقَالَ غَيْرُهُ كَوَاصُوا
تَوَاطَوْا وَقَالَ مُسَوِّمٌ: مُحَلِّمَةٌ مِنَ
النَّيِّمَةِ.

بَابُ رَوَاطِي الطُّورِ

وَقَالَ قَتَادَةُ مَسْطُورٌ: مَكْتُوبٌ. وَقَالَ
مُجَاهِدٌ الطُّورُ الْجَبَلُ بِالسُّرِّ يَابِيتُ رَقِي مَنَشُورٌ
صَحِيفَةٌ وَالسَّقْفُ الْمَرْقُوعُ سَمَاءٌ. الْمَسْجُورُ
الْمَوْقُودُ وَقَالَ الْحَسَنُ تَشَجَّرُ حَتَّى يَذْهَبَ مَاؤُهَا
فَلَا يَبْقَى فِيهَا قَطْرَةٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ: أَلْتَمَّاهُمْ
نَقَصْنَا. وَقَالَ غَيْرُهُ تَمُومٌ: تَدُومٌ. أَحْلَاهُمْ
وَالدُّقُولُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْبَرُّ اللَّطِيفُ. كَسَفَا
قَطْعًا الْمَنُونُ الْمَوْتُ. وَقَالَ غَيْرُهُ يَتَنَازَعُونَ
يَتَحَاوَنُونَ.

۱۹۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ تَوَافِلٍ
عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي سَكْمَةَ عَنْ أُمِّ
سَلَمَةَ قَالَتْ شَكُوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَشْتَكِي فَقَالَ طُوفِي مِنْ وَرَاءِ
النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَأُ
بِالطُّورِ وَكِتَابِ مَسْطُورٍ.

۱۹۶۲۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
قَالَ حَدَّثَنِي عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ جَبْرِ
ابْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ

میں قدر یہ فرقے کے لئے کوئی دلیل نہیں الذکر ذیل میں
مجاہد کا قول ہے۔ صرَفَ صِيحَتَهُ ذُنُوبًا راستہ۔ الْعَظِيمُ
وہ عورت جس کے پیٹ سے بچے پیدا نہ ہوں۔ ابن عباس کا
قول ہے الْعَبْكُ اس کا برابر اور خوبصورت ہونا۔ فِي
عَمَلَةٍ اپنی گمراہی میں کھنچے جاتے ہیں۔ دوسرے کا قول ہے
كَوَاصُوا موافقت کرتے ہیں اور کہا کہ مُسَوِّمَةٌ نشان لگاتے
ہوئے، یہ النیئما سے مشتق ہے۔

سورة الطور کی تفسیر

قَتَادَةُ کا قول ہے مَسْطُورٌ مکتوب۔ مجاہد کا قول ہے الطُّورُ
سریانی زبان میں ایک پہاڑ کا نام ہے نَفِی مَنَشُورٌ کتبہ سَقْفِ
الْمَرْقُوعِ آسمان۔ الْمَسْجُورُ بھڑکایا ہوا۔ حسن بصری کا قول ہے
لَتَسْجُرَ اس کا پانی سوکھ جائے گا یہاں تک کہ ایک قطرہ بھی
باقی نہیں رہے گا۔ مجاہد کا قول ہے أَلْتَمَّاهُمْ نے انہیں کم
کیا۔ دوسرے کا قول ہے تَمُومٌ گھومتے گا۔ أَحْلَاهُمْ
عقیلیں۔ ابن عباس کا قول ہے الْبَرُّ اللطیف بہرہاں کسب
لمکرمہ الامنون سوت۔ دوسرے کا قول ہے
يَتَنَازَعُونَ ایک دوسرے کو دیں گے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتایا کہ میں بیمار ہوں لہذا
طواف کس طرح کروں؟ آپ نے فرمایا کہ تم سوار ہو کر لوگوں
کے پیچھے پیچھے طواف کر لیا۔ پس میں نے طواف کیا۔ اور
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت بیت اللہ شریف
کے ایک گوشے میں رہ بیٹھے ہوئے، سورہ الطور
کی تلاوت فرما رہے تھے۔

حضرت جابر بن مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں سورہ الطور
پڑھتے ہوئے سنا۔ جب آپ اس آیت پر پہنچے کہ کیا وہ کسی

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ
بِالطُّورِ فَلَمَّا بَلَغَ هَذِهِ الْآيَةَ أَمَرَ خَلْقُوا مِنْ غَيْرِ
شَيْءٍ أَمْ هُوَ الْخَالِقُونَ أَمْ خَلَقُوا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ
بَلْ لَا يُؤْقِنُونَ أَمْ عِنْدَهُمْ خَزَائِنُ رَيْكَ أَمْ هُمْ
الْمُضْطَرُّونَ. كَذَا قُلْتُ أَنْ يُطَيَّرَ قَالَ سَفِيَانُ
فَأَمَّا أَنَا فَإِنَّمَا سَمِعْتُ الرَّهْزَاقِي يُحَدِّثُ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ
لَعَنَ اللَّهُ مَنْ أَدَا الدِّيْنَ قَالُوا لِي.

اصل سے نہ بنا کے گئے اور نہ ہی بنائے والے ہیں؟ یا ان کے
پاس تمہارے رب کے خزانے ہیں یا وہ کڑوڑے ہیں (راوی)۔
تو قریب تھا کہ میرا دل فیل ہو جاتا۔ سفیان راوی کا بیان ہے کہ
جہاں تک میرا تعلق ہے تو مجھے نہ ہر جگہ نے انہیں محمد بن جبر نے
اسد ان سے ان کے والد حضرت جبر بن مسلم رحمہ اللہ
تھانے نے نہ فرمایا کہ میں نے نبی کریم سے اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں سورۃ الطور پڑھتے
ہوئے سنا اور میں نے انہیں اس سے زیادہ کہتے ہوئے
نہیں سنا۔

سورۃ النجم کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے: ذوقہ ذوقہ لا تصور۔ قَابَ قَوْسَيْنِ وَاوَّاهُ
دو کمانوں کا ناصبہ۔ حِزْبِي طیر طیسی۔ اَلَّذِي اُكْدِيَ اِسْنِي بَحْشِش
روک لی۔ دَبَّ الشَّعْرَ شَعْرِي تارے تارے کرب، اَلَّذِي وَفَا
جو اس پر فرض ہوا اسے پورا کیا۔ اَرَفَّتْ الْاَرْضُ قِيَامَتِ
قریب آگئی۔ سَامِدُونَ یہ بڑے نامی ایک قبیل بھی ہے۔
عمرہ کا قول ہے: يَتَخَفَتُونَ۔ یہ حمیری زبان کا لفظ ہے
ابراہیم کا قول ہے: اَفْتَارُ دَنَّةٍ کیا تم جھگڑتے ہو اور
جس نے اَفْتَرُ دَنَّةٍ پڑھا تو معنی ہے کہ کیا تم انکار
کرتے ہو۔ مَا زَا اِغْرَ الْبَصَرِ یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی نظر۔ فَمَا كَفَّ اور جو چیز رکھی اس سے ادھر ادھر
ہوئی۔ فَعَارُوا انہوں نے بھٹلایا۔ سن کا قول ہے: اِذَا هَوَى
جب نائب ہوا۔ ابن عباس کا قول ہے: اَفْتَى وَاَفْتَى بَابُ اَفْتَى
مصدق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی

باب (۱۹۶) (والتَّجْمُرِ)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ذُوقُ ذُقْ، ذُوقُ ذُقْ، ذُوقُ ذُقْ، ذُوقُ ذُقْ
حَيْثُ الْوَقْرُ مِنَ الْقَوْسِ حِزْبِي: عَوَجًا
وَاُكْدِيَ: قَطْعَ عِطَاءٍ رَبِّ الشَّعْرَى هُوَ مَرْمَرُ
الْجَوْنَاءِ. اَلَّذِي وَفَى: وَفَى مَا فَرَضَ عَلَيْهِ اَزْمَتِ
الْاَرْضِ: اِخْتَرَبَتِ السَّاعَةُ: سَامِدُونَ الْبَرْطَمَةُ
وَقَالَ عِكْرَمَةُ يَتَخَفَتُونَ بِالْحَمِيرِيَّةِ، وَقَالَ
اِبْرَاهِيمُ اَفْتَارُ دَنَّةٍ اَفْتَجَادُ كَرَنَةً وَمَنْ قَرَأَ
اَفْتَارُ دَنَّةٍ يَعْنِي اَفْتَجَحَدُ دَنَّةً. وَمَا زَا اِغْرَ الْبَصَرِ
بَصَرُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا طَفَى وَلَا
جَاوَزَ مَا رَأَى. فَتَمَارُ وَكَذَلِكَ قَالَ الْحَسَنُ
اِذَا هَوَى: غَابَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَعْطَى وَ
اَفْتَى: اَعْطَى مَا رَضَى.

۱۹۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا ذَكِيَّةُ عَنْ
اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ عَنْ عَالِيٍّ عَنْ قُسْرُوقٍ
قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: يَا أُمِّتَ أَهْ
هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّ
فَقَالَتْ لَقَدْ قَفَّ شَعْرِي مِمَّا قُلْتُ، أَيْنَ أَنْتَ مِنْ
ثَلَاثٍ مَنْ حَدَّثَكَ هُنَّ فَقَدْ كَذَبَ مَنْ حَدَّثَكَ

مصدق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا۔ اے عیسیٰ! کیا نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنے رب کو دیکھا؟ انہوں نے فرمایا کہ اس بات سے تو میرے رنگے کھڑے
ہو گئے جو تم نے کہی ہے اگر تم سے کوئی ان میں سے کہے کہ اس نے
بھڑ بھڑا جو تمہیں بتائے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا
تو اس نے جھوٹ کہا۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی: اِنَّا نَحْنُ اِسْمَاعِيلُ

أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَبَّهُ
فَقَدْ كَذَبَ، ثُمَّ قَرَأَتْ لَا تَدْرِكُهُ الْبُصَارُ
وَهُوَ يُدْرِكُ الْبُصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ وَمَا
كَانَ لِيُشِيرَ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحِيًّا أَوْ مِنْ قَرَارٍ
يَحَاطُ، وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي عَدْنٍ
فَقَدْ كَذَبَ، ثُمَّ قَرَأَتْ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا
تَكْسِبُ عَدْنًا، وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ كَتَمَ فَقَدْ كَذَبَ
ثُمَّ قَرَأَتْ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ
رَبِّكَ الْآيَةَ وَالْكُتُبَةَ رَأَى جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
فِي صُورَاتِهِ مَرَّتَيْنِ.

۱۹۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو التَّحْمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ
حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ زُرَّارًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
كَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا
أَوْحَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ
لَهُ سِتْمَانَةٌ جَنَاحَ.

۱۹۶۵۔ حَدَّثَنَا طَلْحُ بْنُ عَدْنَانَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ
عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَأَلْتُ زُرَّارًا عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى
كَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا
أَوْحَى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى جِبْرِيلَ لَهُ سِتْمَانَةٌ
جَنَاحَ.

۱۹۶۶۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ إِسْرَافِيلَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

کہ قرآن اور سب آنکھیں ان کے احاطے میں ہیں اور وہی ہے نہایت باطن پورا
خبردار سورہ الانعام، آیت ۱۰۳ نیز۔ ایک کسی آدمی کو نہیں پہنچا گا اس سے
کلام فرمائے مگر وحی کے طور پر یا یہ کہ وہ بشر پر وہ عظمت کے پیچھے ہو۔
سورہ الزمر، آیت ۵۱۔ اور جو تم سے یہ کہے کہ وہ کل کی بات جانتا ہے
تو اس نے جھوٹ بولا۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی۔ اور کوئی جان نہیں
جانتی کل کیا کماے گی (سورہ لقن، آیت آخری)۔ اور جو تمہیں یہ بتائے کہ
صورتوں کوئی بات چھپائی تو اس نے جھوٹ بولا۔ پھر انہوں نے یہ آیت
پڑھی۔ اے رسول! پہنچا دو جو کچھ آمار تمہیں تمہارے رب کی طرف سے
سورہ المائدہ، آیت ۱۱۴۔ بات دراصل یوں ہے کہ آپ حضرت جبریل
علیہ السلام کو دو دفعہ ان کی اصلی شکل صورت میں دیکھا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرمادی
تعالیٰ۔ تو اس سب سے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا
بلکہ اس سے بھی کم۔ اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی
آیت ۱۰۹ کے بارے میں فرمایا ہے کہ حضور نے حضرت جبریل کو
دیکھا اور اس کے چھ سو پرتے۔

ارشاد فرمادی تعالیٰ۔ تو اس سب سے اور اس محبوب میں
دو ہاتھ کا فاصلہ رہ گیا بلکہ اس سے بھی کم۔ اب وحی فرمائی اپنے
بندے کو جو وحی فرمائی آیت ۱۰۹ کے بارے میں حضرت
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بیشک محمد مصطفیٰ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جبریل کو دیکھا جن کے
چھ سو پرتے۔

مفسر نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے آیت۔ بیشک آپ اپنے رب کی بہت بڑی

۱۹۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا
هشام بن يوسف أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلْفِهِ وَالْبَلَدِ وَالْعَمَى
فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَى
أَوْ مِرَّةً فَلَيْتَ صَدَّقَ.

باب وَمِنَ الثَّالِثَةِ الْآخِرَى

۱۹۶۹۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنَا الثَّوْمِيُّ سَمِعْتُ عُرْوَةَ قَالَتْ لِعَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَتْ إِنِّي كَانُ مِنْ أَهْلِ مَنَاءَ
الطَّائِفَةِ الْخَرَجُ بِالْمُسْتَلِّ لَا يُطَوُّونَ بَيْنَ الصَّفَا
وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ
شَعَائِرِ اللَّهِ فَطَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالْمُسْلِمُونَ. قَالَ سُفْيَانُ مَنَاءُ بِالْمُسْتَلِّ مِنْ
قَدِيدٍ. وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ
شِهَابٍ قَالَ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ نَزَلَتْ فِي
الْأَنْصَارِ كَانُوا هُمْ وَعُثْمَانُ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمُوا
فَيُطَوُّونَ لِمَنَاءَ مِثْلَهُ. وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ كَانَتْ رِجَالٌ مِنَ الْأَنْصَارِ
مِمَّنْ كَانُوا يَهْلِكُ لِمَنَاءَ وَمَنَاءُ هُمْ بَيْنَ مَكَّةَ
وَالْمَدِينَةِ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ كُنَّا لَا نَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا
وَالْمَرْوَةِ نَعْطِفُهَا لِمَنَاءَ نَحْوَهُ.

۱۹۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ
حَدَّثَنَا يَكُوبُ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا قَالَ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّجْمِ
وَسَجَدَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْجِنِّ وَالْإِنْسِ
تَابِعَهُ ابْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ وَكُثَيْبٍ كُرَ
بْنُ عَلِيَّةَ ابْنِ عَبَّاسٍ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر کوئی سہواً یہ
کہہ بیٹھے کہ لات و عزیٰ کی قسم، تو اسے پاسبی کے لاکھ لاکھ
پڑھ لے اور اگر کوئی بھول کر اپنے ساتھی سے کہہ
دے کہ آؤ جواد کیسیں تو اس کو خیرات کرن
پاسبی۔

وَمِنَ الثَّالِثَةِ الْآخِرَى كِتَابُ التَّحْلِيقِ

عروہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ حکم ان لوگوں کے
مستعلق ہے جو مَنَاءَ طائفہ سے احرام باندھا کرتے تھے جو مشیل میں
ہے اور مَنَاءَ درود کے درمیان پھیرے نہیں لگایا کرتے تھے۔
پس اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ بیشک مَنَاءَ درود تو اللہ
تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم اور سارے مسلمان ان کے درمیان پھیرے لگاتے رہے
درود کی سند کے ساتھ عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت
کی ہے کہ یہ آیت انصار کے بارے میں نازل ہوئی ہے کیونکہ وہ
اور قبیلہ عثمان والے مسلمان ہونے سے پہلے منات کے پاس اگر
احرام باندھا کرتے تھے۔ تیسری سند کے ساتھ عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ
سے روایت کی ہے کہ انصار کے کچھ لوگ تھے جو منات کے
پس احرام باندھا کرتے تھے اور منات ایک جگہ تھا جو مکہ و مدینہ
کے درمیان رکھا ہوا تھا چنانچہ لوگوں نے آپ کو بتایا کہ یا نبی اللہ! ہم منات
کی تعظیم کے پیش نظر مَنَاءَ درود کا طواف نہیں کیا کرتے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورۃ النجم پڑھ کر سجدہ
تکلیف کیا اور آپ کے ساتھ مسلمانوں، مشرکوں، جنوں اور
انسانوں سب نے سجدہ کیا۔ ابن طہان نے بھی اللہ سے
اسی طرح روایت کی ہے لیکن ابن کثیر نے حضرت ابن عباس
کا ذکر نہیں کیا۔

۱۹۷۱۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا
إِسْرَءِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَوَّلُ سُورَةٍ
أَنْزَلَتْ فِيهَا سَجْدَةٌ وَالْقَجَرُ قَالَ فَسَجَدَ مَنْ
خَلْفَكَ إِلَّا رَجُلًا رَأَيْتُهُ أَخَذَ كَفًّا مِنْ تَرَابٍ
فَسَجَدَ عَلَيْهِ قَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ قَتَلَ كَافِرًا أُخِيَّةً
بَنُ خَلِيفٍ.

بَابُ ۴۴ (اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ)

قَالَ مُجَاهِدٌ: مُسْتَمِرٌّ، ذَاهِبٌ، مُرْدَجِرٌ
مُتَنَاهٍ، وَإِذَا دُجِرَ فَاسْتَطِيرَ جُرُونًا، دُجِرَ
أَصْلًا عَنِ الشَّيْئَةِ لِمَنْ كَانَ كُفْرًا يَقُولُ كُفْرًا لَمْ
يَجْرَأْ مِنَ اللَّهِ مُخْتَضِرٌ يَخْضَرُ مِنَ الْمَاءِ وَقَالَ
ابْنُ جَبْرِ مَعْطِطِينَ، النَّسْلَانِ، الْخَبِيبِ السَّرَّاحِ
وَقَالَ غَيْرُهُ فَتَعَاطَى فَعَاطَهَا بِبِدِهِ فَعَقَرَهَا
الْمُحْتَطِرُ كَحِطَارٍ مِنَ الشَّجَرِ مُخْتَرِفٌ إِذَا دُجِرَ
أَفْشَلُ مِنْ زَجَرَتْ كُفْرًا فَعَلْنَا بِهِ وَبِهِمْ مَا فَعَلْنَا
جَزَاءَ لِمَا صَنَعْتُمْ يَوْمَ وَأَصْحَابِهِ مُسْتَقَرًّا عَذَابٍ
حَتَّى يَقَالَ الْأَشْرُ الْمَرْحُ وَالشَّجَرُ.

۱۹۷۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
شُعْبَةَ وَسَفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي
مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: الشَّقُّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَقَتَيْنِ فَرَقَةٌ
فَوْقَ الْجَبَلِ وَفَرَقَةٌ دُونَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ شَهِدُوا

۱۹۷۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ أَخْبَرَنَا
ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: الشَّقُّ الْقَمَرُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَارَ فَرَقَتَيْنِ فَقَالَ: نَبَا إِنْ شَهِدُوا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا
کہ سجدہ والی سورتوں میں سب سے پہلے سورہ الفہم نازل ہوئی
اس کی تلاوت کر کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سجدہ
کیا اور جتنے لوگ بھی آپ کے پیچھے تھے (مسلمان یا کافر) ان میں سے
سجدہ کیا یا سوائے ایک شخص کے جس نے اسے دیکھا کہ اس نے اپنے
ہاتھ میں مٹی لے کر اس پر سجدہ کر لیا پس اس کے بعد میں نے اسے دیکھا کہ کفر
کی حالت میں قتل ہوا پھر اٹھا اور وہ تھا امیر بن خلف۔

سورہ القمر کی تفسیر

جہاد کا قول ہے مُسْتَمِرٌّ باسنے والا۔ مُرْدَجِرٌ رکاوٹ
اُزْدَجِرَ پاگل کر کے چھڑا گیا۔ دُجِرَ کشتی کی میخیں۔ لِمَنْ
کَانَ کُفْرًا جس کے لئے کفر کیا اس کا اللہ کی طرف سے بدلہ
مُخْتَضِرٌ پانی کے پاس حاضر ہوتے ہیں۔ ابن جریر کا قول ہے
مَعْطِطِينَ تیز دوڑنے والے۔ الْخَبِيبُ تیز چلنے۔ دوسرے
کا قول ہے۔ فَتَعَاطَى اپنے ہاتھ سے وار کر کے پھر اسے
زنج کیا۔ الْمُحْتَطِرُ بل ہوں باڑ۔ إِذَا دُجِرَ یہ زَجَرَتْ کا
باب انقل ہے کُفْرًا ہم نے اس کے اور ان کے ساتھ یہ اس لئے کیا
کہ جو حضرت نوح اور ان کے ساتھیوں کی بات کو سوکھ گیا تھا اس کا بدلہ
بلے۔ مُسْتَقَرًّا عذاب حق ہے الْأَشْرُ اترنے کو کہتے ہیں اور شجر کا لٹگو
ابو عمر نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت کی ہے کہ چاند شق ہونے کا واقعہ تو رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں ہوا چنانچہ
اس کا ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر تھا اور دوسرا ٹکڑا پہاڑ
کے پرے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔
گواہ رہنا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ جب چاند شق کیا گیا اس وقت ہم نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ پس چاند کے ٹکڑے ٹکڑے
ہو گئے۔ پھر آپ نے ہم سے فرمایا:۔ گواہ رہنا،

کدام روستا -

عبداللہ بن عبداللہ بن عبید اللہ بن عمرو نے
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
کی ہے کہ چاند شمس ہونے کا واقعہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں
ہوا۔

قمارہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ اہل مکہ نے حضور سے مطالبہ کیا تھا کہ انہیں کوئی معجزہ دکھایا جائے۔ چنانچہ آپ نے انہیں چاند کے ٹکڑے کر کے دکھائے تھے۔

قتارہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ چاند کے دیکھ کر بے پروا ہو گئے

تھے۔
جَزَاءَ لِمَنْ كَانَ كُفْرًا تفسیر

ہمارا ہی نگاہ کے سامنے بستی، اسکے صلیب کے ساتھ کفر کیا گیا تھا اور ہم نے اسے نشانی بنا چھوڑا، پس ہے کوئی وجہ بیان کرنا اللہ آیت ۱۵، ۱۶۔

فائدہ کا قول، کہ مشرقتوں نے حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کو باقی رکھا یہاں تک کہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس آیت کو یوں پڑھا کرتے تھے۔ وَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ أَخْرَجَهُمْ مِنَ ظُلُمَاتٍ إِلَى نُورٍ۔ مجاہد کا قول ہے یَسْرُنَا ہم نے اس کا پڑھنا آسان کر دیا۔

اسرو نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم فَعَلَّ مِنْ مَثَلٍ صَبْرٍ - پڑھا کرتے
تھے۔

اَحْجَازُ نَحْلٍ مُنْقَعٍ كَيْفَ كَانَ عِندَ اِيَّيْ وَنَذِيرُكَ نَذِيرٌ

کسی آدمی نے اسود سے پوچھا کہ اس آیت میں منکر کی
سے یا مُنکر کی؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہی ہے حضرت

الشركاء

١٩٤٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا
يُكْرُ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُثْمَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١٩٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ
النَّسَائِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَ أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يُرَبِّعُوا
أَيَّةَ فَأَرَاهُمُ الشُّقَاقَ الْقَمَرِ.

١٩٤٠ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ

فَرَقَيْنِ تَجْرِي بَاعَيْنَا

بَابُ ١٤٥ جَزَاءُ لِمَنْ كَانَ كُفْرًا وَلَقَدْ
تَرَكْنَاهَا آيَةً فَهَلْ مِنْ مُدَكِّرٍ قَالَ قَتَادَةُ
أَبْقَى اللَّهُ سَفِينَتَهُ تَوُجُّ حَتَّى آذُنِ كَلْبٍ أَوْ أَيْلٍ هَذِهِ
الْأَمَّةُ

١٩٤٤ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ مَدَنِيًّا شَعْبِيًّا عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ وَهَلْ مِنْ مَدَدٍ قَالَ مُجَاهِدٌ بَشَرْنَا هُوَ قَارِئُهُ.

١٩٤٨ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عِيْسَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ
أَيُّوبَ سَعْدٍ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ
فَهَلْ مِنْ مُذَكِّرٍ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خَلُّوا أَيْدِيَكُمْ عَنْ عَدَاتِكُمْ وَأَكْلُوا بَرًّا كَمَا نَافَعْتُمُ

١٩٤٩ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ
أَبِي إِسْحَاقَ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا سَأَلَ الْأَسْوَدَ قَهْلًا

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فہل من مذکر
پڑھتے ہوئے سنا ہے اور انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فہل من مذکر پڑھتے ہوئے سنا
تھا یعنی اس کے اندر حرف دال ہے۔

فَكَانُوا كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ

اسود نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فہل من مذکر
پڑھا کرتے تھے۔

وَلَقَدْ صَبَحَ حَمُّ بَكْرَةَ عَذَابٍ مُسْتَقِرٍّ

اسود نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت
کو فہل من مذکر پڑھا ہے۔

وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا أَشْيَاءَ عَمَّكُمْ تَفْسِير

اسود بن یزید نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کے سامنے اسے فہل من مذکر پڑھا ہے
اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی اسے فہل من مذکر
پڑھتے تھے۔

سَيُهَنُّ مَرُ الْجَمْعِ وَيُكُونُ الذَّكْرُ تَفْسِير

مکرملے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
سندوں کے ساتھ روایت کی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ غزوہ بدر
کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے خیمے میں بیٹھ کر نماز
پڑھ رہے تھے اسے اللہ امین تھے تیرا عہد اور وعدہ یاد کرنا ہوں اسے اللہ
اگر توبہ کیا تو اسے آج کے بعد تیری عبادت نہ ہو۔ اسے میں
حضرت ابو بکر نے اپنے ہاتھوں سے آپ کو بچھا کر کہا یا رسول اللہ

مِنْ مُذَكِّرٍ أَوْ مُذَكِّرٍ فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَقْرَأُهَا
فَهَلْ مِنْ مُذَكِّرٍ قَالَ رَسِمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُهَا فَهَلْ مِنْ مُذَكِّرٍ
دال کا۔

بَابُ فَكَانُوا كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ وَ
لَقَدْ يَسِّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُذَكِّرٍ

۱۹۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُبَيٍّ عَنْ شُعْبَةَ
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ
فَهَلْ مِنْ مُذَكِّرٍ الْآيَةَ

بَابُ وَلَقَدْ صَبَحَ حَمُّ بَكْرَةَ عَذَابٍ
مُسْتَقِرٍّ وَقَرَأَ عَذَابِي وَنَذِيرٍ

۱۹۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ رَحْمَةَ
شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فَهَلْ مِنْ مُذَكِّرٍ

بَابُ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا أَشْيَاءَ عَمَّكُمْ فَهَلْ مِنْ مُذَكِّرٍ
۱۹۸۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ
مِنْ مُذَكِّرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ
مِنْ مُذَكِّرٍ

بَابُ سَيُهَنُّ مَرُ الْجَمْعِ وَيُكُونُ
الذَّكْرُ

۱۹۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشِبٍ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّهْمَنِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ
مُسْلِمٍ عَنْ وَهَيْبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ يَوْمَ يَدْعُو اللَّهَ

یہ کافی ہے آپ اپنے رب کے حضور التجا پیش کر چکے ہیں اس وقت حضور نے زہر پینے پر ہمتی چنانچہ آپ یہ پڑھتے ہوئے باہر تشریف لے آئے :- ”اب بھگائی جاتی ہے یہ جماعت اور پیٹھ پھیر دیں گے بلکہ ان کا وعدہ ترقیامت پر ہے اور تسیامت نہایت سخت اور کڑی ہے“ (آیت ۴۵، ۴۶) اَمْرٌ بِهِنَّ الْمَرَارَةُ سَ شَتَّى ہے۔

ابن جریر کا بیان ہے کہ مجھے یوسف بن یحییٰ نے بتایا کہ میں اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر تھا تو انہوں نے فرمایا کہ جب یہ آیت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کمرہ میں نازل ہوئی تو ان دنوں میں زہر دہنی تھی اور کھیل کر تھی۔

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ غزوہ بدر کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے پیچھے میں یوں دعا کر رہے تھے :- اے اللہ! میں تجھے تیرا عہد اور تیرا وعدہ یاد دلاتا ہوں۔ اے اللہ! اگر تو چاہتا ہے کہ آج کے بعد کبھی تیرا عبارت ہی نہ ہو۔۔۔ تو حضرت ابو بکر نے اپنے ہاتھ سے پکڑ پکڑ کر عرض کی یا رسول اللہ آپ کے لئے تمناں کافی ہے۔ آپ اپنے رب کے حضور التجا پیش کر چکے ہیں وقت حضور نے زہر پینے پر ہمتی چنانچہ آپ یہ پڑھتے ہوئے باہر تشریف لے آئے :- ”اب بھگائی جاتی ہے یہ جماعت اور پیٹھ پھیر دیں گے۔ بلکہ ان کا وعدہ ترقیامت پر ہے اور تسیامت نہایت سخت اور کڑی ہے“ (آیت ۴۵، ۴۶)

سورۃ الرحمن کی تفسیر

وَالْيَوْمِ الْوَرْدِ سے ترانہ کی تفسیر مراد ہے۔ العصف کی فصل جبکہ اُسے پکنے سے پہلے کا کھانے والا تریحان رند کی الحبت واز جو کھایا جاتا ہے اہل عرب کی زبان میں التریحان رند کی کو کہتے ہیں بعض حضرات کا قول ہے العصف سے مراد وہ دانے ہیں جو کھائے جاتے ہیں اور التریحان وہ رند ہے جو دانوں کی شکل میں نہیں کھایا جاتا اور سرے کا قول ہے العصف سے گندم کے تپے مراد ہیں نہاک کا قول ہے العصف سوکھی ہوئی

إِنِّي أَعِدُّكَ عَذَابَكَ وَعَدَكَ اللَّهُمَّ إِن تَشَأْ لَا تُعَذِّبَ بَعْدَ الْيَوْمِ فَآخِذْ أَبُوتُكَ بِيَدِهِ فَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْحَحْتُ عَلَى رَبِّكَ وَهُوَ يَتَّبِعُ فِي الدُّمْرِ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ سَيَهْرَمُ الْجَمْعُ وَيَكُونُ الدُّمْرُ قَوْلَهُ بِالسَّاعَةِ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَذْهَى وَأَمْدٌ يَعْنِي مِنَ الْمَرَارَةِ

۱۹۸۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يُونُسَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ مَاهِكٍ قَالَ إِنِّي عِنْدَ سَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ لَقَدْ أُتِرَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنَّةٍ وَإِنِّي لَجَارِيَةُ الْعَبِ

۱۹۸۵۔ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ اسْحَوَّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِلْرِ مَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ لَهُ يَوْمَ بَدْرٍ أَعَدُّكَ عَذَابَكَ وَعَدَكَ اللَّهُمَّ إِن شِئْتَ لَمْ تُعَذِّبْ بَعْدَ الْيَوْمِ أَبَدًا فَآخِذْ أَبُوتُكَ بِيَدِهِ وَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَدْ أَحْحَحْتُ عَلَى رَبِّكَ وَهُوَ فِي الدُّمْرِ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ سَيَهْرَمُ الْجَمْعُ وَيَكُونُ الدُّمْرُ قَوْلَهُ بِالسَّاعَةِ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَذْهَى وَأَمْدٌ

باب (سورۃ الرحمن)

وَأَقِيمُوا الزُّنَانَ يُرِيدُ لِسَانَ الْمِيزَانِ وَالْعَصْفُ بَقْلُ الزُّرْعِ إِذَا قُطِعَ مِنْهُ شَيْءٌ قَبْلَ أَنْ يَدْرِكَ قَدْرَ لِكَ الْعَصْفِ وَالزُّرْحَانُ رِزْقُهُ وَالْحَبُّ الَّذِي يُوَكَّلُ مِنْهُ وَالزُّرْحَانُ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ الزُّرْفُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ وَالْعَصْفُ يُرِيدُ الْمَاكُولَ مِنَ الْحَبِّ وَالزُّرْحَانُ التَّضْيِيجُ الَّذِي لَمْ يَكُنْ كُلٌّ وَقَالَ غَيْرُهُ

الْعَصْفُ وَرَأَى الْجَنُطَةَ. وَقَالَ الصَّحَابُ الْعَصْفُ
التَّيْنُ. وَقَالَ أَبُو مَالِكٍ: الْعَصْفُ أَوَّلُ مَا يَبْدُو
تَسْوِيمُ النَّبِطِ هَبْوًا. وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْعَصْفُ
وَرَأَى الْجَنُطَةَ وَالذَّيْحَانَ: الذَّرْمُ وَالْعَارِجُ
الذَّهَبُ الْأَصْفَرُ وَالْأَخْضَرُ الَّذِي يَحْلُو النَّارُ
إِذَا أُوقِدَتْ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ مُجَاهِدٍ: رَأَى
الْمَشْرِقَيْنِ: الْمَشْرِقَ فِي الشَّيْءِ وَالْمَشْرِقُ
فِي الصَّيْفِ. وَرَأَى الْمَغْرِبَيْنِ: مَغْرِبُهُمَا فِي النَّشْأَةِ
وَالصَّيْفِ لَا يَبْغِيَانِ: لَا يَخْتَلِطَانِ. لِلْمُنْشَأَاتِ
مَا رُفِعَ قَلْعُهُ مِنَ الشُّقْنِ، فَمَا مَا لَمْ يَرْفَعْ قَلْعُهُ
فَلَيْسَ بِمُنْشَأَةٍ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: وَنَحَاسُ الصُّفْرِ
يُصَبُّ عَلَى رُؤُسِهِمْ يُعَذِّبُونَ بِهِ. خَافَ مَقَامَ
رَبِّهِ: يَهْتَرِ بِالنَّعْصِيَةِ فَيَذْكُرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ
فَيُشْرِكُهَا: الشَّوَاطِطُ: لَهَبٌ مِنْ نَارٍ مَدَّهَا قَتَاتَانِ
سُرُودَانِ مِنَ التَّرِيقِ: صَلَاحٌ. لِهَبْنِ خَطِّ يَرْمِلُ
فَصَلَّصَ كَمَا يُصَلِّصُ الْفَخَّارُ. وَيُقَالُ مُنْتَنٍ
يُرِيدُونَ بِهِ صَلَّ. يُقَالُ صَلَّصَالُ كَمَا يُقَالُ
صَمَّ النَّبَابُ عِنْدَ الْإِعْلَاقِ وَصَرَّ صَرَّ مِثْلُ الْكَبْكَبَةِ
يَعْنِي كَبْكَبَتُهُ، فَالْكِبَّةُ وَنَحْلُ وَرُمَانٌ وَقَالَ
بَعْضُهُمْ لَيْسَ الرُّمَانُ وَالتَّحْلُ بِالْفَاكِهَةِ وَأَمَّا
الْعَرَبُ فَإِنَّهَا تَعُدُّهَا فَالْكِبَّةُ كَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ
حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى فَأَمْرُهُمْ
بِالْمُحَافَظَةِ عَلَى كُلِّ الصَّلَوَاتِ ثُمَّ أَعَادَ الْعَصْرَ
شَدِيدًا لَهَا كَمَا أُعِيدَ النَّحْلُ وَالرُّمَانُ وَشَلَّهَا
أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَسْجُدُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ
فِي الْأَرْضِ نَحْرًا قَالَ وَكَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ وَكَثِيرٌ حَقٌّ
عَلَيْهِ الْعَذَابُ. وَقَدْ ذَكَرَهُمْ فِي أَوَّلِ قَوْلِهِ مَنْ
فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ. وَقَالَ غَيْرُكَ: أَفَنَانَ
أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَسْجُدُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ

گھاس۔ ابوالکاک کا قول ہے۔ العصف جو فصل سب سے پہلے آگے ابد میں
کوڑھی زبان میں صبور آگے میں مجاہد کا قول ہے۔ العصف گندم کے
پتے۔ الزکحان رزق۔ الناس جو وہ اندر داور ہزرنگ کے شے جو آگ
سنگ کے پر بلند ہوتے ہیں دوسرے حضرات نے مجاہد سے نقل کیا ہے۔
رأى المشرقین دو مشرق ہیں لے کہا کہ وہ جہاں سے سرور میں سرور
طلوع ہوتا ہے اور دوسری جگہ وہ جہاں سے گریوں میں طلوع ہوتا ہے۔
لا یبغیان دونوں آپس میں نہیں ملتے۔ المنشآت ایسے جہاز مراد ہیں
جن کے بارہا بلند کر دئے گئے ہوں ابد جن کے بلند نہ کیے جائیں انہیں
منشآت نہیں کہا جاتا۔ مجاہد کا قول ہے نحاس وہ تانیا جو گھلا کر ان کے
سرور پر ڈال دیا جائے گا تاکہ انہیں عذاب دیے جائیں خائف مقام ہر
گناہ کا ارادہ کرنے پر خدا کو یاد کر کے اُس گناہ کا ارادہ چھوڑ دینا۔
الشواطل آگ کے شے منشاءات گہرا سبز رنگ مائل بہ سیاہی۔
صلصال ریت ملی ہوئی مٹی جو ٹھکانا ہے بعض کہتے ہیں کہ اس سے مراد گلی
ہوئی مٹی ہے اور اُسے صل کہتے ہیں بعض کا قول ہے کہ جس طرح ہزرتے وقت
دورانہ بیتا ہے اس طرح ہوتی مٹی۔ رہا صر صر تو وہ لکبنتہ کی طرح
ہے فالکبہ و النحل ذکرمان بعض کا قول ہے کہ کچھ اور اندام بیرون
میں شمار نہیں ہیں لیکن اہل عرب انہیں بیرون میں شمار کرتے ہیں جیسا کہ
ارشاد خداوندی ہے: تمام نازوں کی حفاظت کرو اور انہیں
طور پر درمیانی ناز کی یہاں شروع میں ہر ناز کی
حفاظت کا حکم ہے پھر عصر کا تاکید کی عرض سے
دوبارہ ذکر فرمایا، پس اس طرح کچھ اور اندام
کا دوبارہ ذکر فرمایا گیا ہے اور اس کی مثال یہ
ارشاد باری تعالیٰ بھی ہے: کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ کے لئے
سجدہ کرتی ہیں سب چیزیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین
میں ہیں یہ پھر فرمایا کہ: ”ایسے بہت سے لوگ ہیں اور بہت
سے وہ ہیں جن پر عذاب ضروری ہو گا“ حالانکہ پہلے ارشاد میں
عرشی اور فرشی ساری مخلوق کا ذکر فرمایا تھا۔ دوسرے کا قول ہے
افنان بنیاں وحشی البشاش دان جس پھل کو چاہیں گے قریب
آجائے گا۔ حسن بصری کا قول ہے: ”فباي آلاء ائس کی نعمت

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک جنت میں ایک
نہر ایسا ہوگا جو ایک ہی کھوکھلے کوئی کا ہوگا اور اس کی چوڑائی ساڑھے
میل ہوگی اس کے ہر گوشے میں حوریں ہوں گی ایک گوشے والی دوسری
گوشے والی تودوں کو نہیں دیکھ سکیں گی اور اہل ایمان ان کے پاس
آئیں گے۔ وہاں دو جنتیں چاندی کی ہوں گی یہاں تک کہ ان کے
برتن اور تمام چیزیں بھی اسی طرح دو جنتیں ہونے کی بلکہ ان کی
ہر چیز بھی ان لوگوں کے لئے جنت ہون میں اپنے رب
کے دیدار پر کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی ماسوائے اس کے کہ اس
کے ہمسرے پر کبریا کی چادر پڑی ہوگی۔

عَبْدُ الْعِزِّ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ
الْحَوْثِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَبِيصٍ عَنْ
أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ
فِي الْجَنَّةِ خَيْمَةً مِنْ لَوْلُؤٍ مَجُوفَةٍ عَرْضُهَا سِتُونَ
مِيلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ مَا يَرَوْنَ الْآخَرِينَ
يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُونَ وَجَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ لَيْتَمَا
فِيهِمَا، وَجَنَّتَانِ مِنْ كَذَا الْيَتَمَاهُمَا وَمَا
فِيهِمَا، وَمَا بَيْنَ الْقَتَمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى
رَبِّهِمْ إِلَّا يَدْرَأَهُ الْكَبِيرُ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةٍ
حَذِينَ.

بَابُ الْوَاقِعَةِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ رُجَّتْ: نَزَلَتْ بُسْتٌ فَتَتْ
لَتَتْ كَمَا يُلْتِ الشَّوْقُ الْمَحْضُودُ: الْمُؤَقَّرُ حَمَلًا
وَيُقَالُ أَيْضًا لَا شُرَكَ لَهُ مَنُصُودٌ: الْمَوْجُودُ وَالْعَرَبُ
الْمُحِبَّاتُ إِلَى أَرْوَاحِهِنَّ ثَلَاثُ أُمَّةٍ: يَحْشُرُهُمْ
دُخَانٌ أَسْوَدٌ يُصِيرُ مَنْ يَدُيْمُونَ الْهَيْيَمُ
الْإِبِلُ الظَّمَاءُ كَمَنْ مَوْنٌ لَمَلَزَمُوهُ دُخَانُ جَنَّةٍ
وَرُخَاءٌ وَرِيحَانٌ: الرِّزْقُ وَثُنَا كُحْرِي وَخَنِي
نَشَاءُ: وَقَالَ غَيْرُهُ تَفَكَّهُونَ: تَعْجَبُونَ: عَرَبًا
مُثْقَلَةً: وَاحِدُهَا عَرُوبٌ مِثْلُ صَبُورٍ وَصَبِيرٍ
يُسَمُّهَا أَهْلُ مَكَّةَ الْعَرَبِيَّةِ: وَأَهْلُ الْمَدِينَةِ
الْعَنِجَةُ وَأَهْلُ الْعِرَاقِ الشَّحْكَةُ: وَقَالَ فِي
خَافِضَةَ لِقَوْمٍ إِلَى النَّبَا وَمَا فَعَتْ إِلَى الْجَنَّةِ
مَوْضُوعَةٌ مَنُصُوجَةٌ وَمِنْهُ وَضِيقٌ الثَّاقِبَةُ
وَالْكُوبُ لَا أَذَانَ لَهُ وَلَا عُرْوَةَ وَلَا بَارِيقَ: ذَوَاتُ
الْأَذَانِ وَالْعُرَى مَسْكُوبٌ جَارٍ: وَفَرَسٌ مُرْتَوِّجٌ
بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ مُتَرَفِّعِينَ مَتَمِّعِينَ: مَا
تَمْنَعُونَ هِيَ التَّطَفُّةُ فِي أَرْحَامِ النِّسَاءِ وَالْمُسَوِّينَ

سورة الواقعة کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے:۔ رُجَّتْ: نَزَلَتْ: بُسْتٌ فَتَتْ: بَسْتٌ تو اگر پینا جیسے
شکوہ جاتے ہیں: "الْمَحْضُودُ" بوجہ سے نما ہوا آدمی جس چیز کو بھی کہتے
ہیں جس میں کانا نہ ہو: "مَنُصُودٌ" کیلئے "عَرَبٌ" اپنے شوہر سے الفت کرنے
والی "ثَلَاثُ" جماعت "تَحْشُرُهُمْ" دھواں سیاہ رنگ کا "یَحْشُرُهُمْ" ہمیشہ
گھراتے رہتے ہیں "عَلَمٌ" پیاسے اونٹ "لِغُرْمُونَ" الزام دیے گئے
"دُخَانٌ" جنت اور خوشحالی "رِيحَانٌ" رندہ "وَرُخَاءٌ" گم جس صورت
میں ہم چاہیں پیدا کرتے ہیں دوسرے کا قول ہے "تَفَكَّهُونَ" تم تعجب
کرتے ہو "عَرَبًا" خوبصورت عورتیں اس کا واحد "عَرُوبٌ" جیسے صبر
کا واحد صبور ہوتا ہے، اہل مکہ اسے "عَرَبٌ" اور اہل مدینہ "عَنْجٌ" کہتے
ہیں جب کہ اہل عراق "شَحْكَةُ" کہتے ہیں اور "خَافِضَةُ" کے بارے میں
کہا کہ ایک جماعت کو جہنم میں گرانا اور دوسری کو جنت کی طرف اٹھانا
مراد ہے "مَوْضُوعَةٌ" نما ہوا آدمی "وَضِيقٌ الثَّاقِبَةُ" اسی سے مشتق ہے۔
"الْكُوبُ" وہ برتن جس میں کوئی آدمی دستہ نہ ہو "الْبَارِيقُ" ایسے برتن
جس میں ٹوٹیاں اور دستے ہوں۔ "مَسْكُوبٌ" بہتا ہوا "فَرَسٌ مُرْتَوِّجٌ"
ایک دوسرے کے اوپر، تہہ بہ تہہ "مُتَرَفِّعِينَ" نفع کاتے والے "مَتَمِّعِينَ"
بہ عورت کے رحم میں لطف ڈالنے سے استعارہ ہے "الْمُسَوِّينَ" مساویوں
کے لئے: "الْفَقِي" چھیل میدان: "بِوَالِقِ الْوَعْدِ" قرآن مجید کی آیات ٹکڑے

قرب ہے ہیں نیز "مواقع" بمعنی جہم معنی ہیں "مذہبوں" جھٹلانے والے
جیسے "لوہ بن قید منوں" میں ہے "سلام لک" یعنی جبرے کے سلاحتی
ہے کیونکہ لوہا ہی جانب والوں سے ہے۔ یہاں لفظ "ان" کو محذوف
کر کے اس کو معیار قرار رکھا گیا ہے جیسے کہتے ہیں "انت مصدق مسافر
عن قلیل" تہذیبی تصدیق کی جاتی ہے کہ عنقریب تم سفر کر دے گے جب کہ
اس نے پہلے بتایا ہو کہ میں عنقریب سفر کرنے والا ہوں۔ کبھی یہ
دعا کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے کہتے ہیں "فتیاس اتر من" اگر
لفظ "سلام" مرفوع ہو تو وہ دعا کے معنی میں ہو تا ہے
"تودون" تم نکالو گے۔ ہر دکانی گئی۔ جلائی گئی "لغو" باطل۔
تاشما جھوٹ۔

وَقَالَ مَسْدُودٌ كَيْ تَفْسِرُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرفوعاً روایت کی ہے

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔ بیشک جنت میں ایک
درخت ایسا ہے کہ اگر کوئی سوار اس کے سایہ میں سو سال
محکم چلا رہے تو سب پر ختم نہ ہوگا اگر تم چاہتے ہو تو یہ آیت
پڑھ لو:۔ "اور ہمیشہ کے سایہ میں" (آیت ۳۰)

سورۃ الحديد کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے "جعلکم مستخلفین" اس میں رہنے والے۔ "من
الظلمات الی النور" گراہی سے ہدایت کی طرف "منافع للناس"
فوائد اور بہتیاں۔ "مولاکم" تم سے زیادہ نزدیک، تمہارا
خیر خواہ "لعلکم تعلمون الکتاب" تاکہ اہل کتاب کو معلوم ہو جائے
وہ "الظاہر والباطن" اس لحاظ سے ہے کہ ہر چیز اس کے علم
میں ہے "انکرونا" ہمارا انتظار کرو

سورۃ المجادلہ کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے کہ ب۔ "بما دون" مخالفت کرتے ہیں "بکثرت" دلیل کے لئے یہ "الخری" سے مشتق ہے "استخوذ" غالب آیا۔

يُحْكَمُ الْقُرْآنُ، وَيُقَالُ بِمَسْقُطِ التَّجْوِيزِ إِذَا
سَقَطَ. وَمَوَاقِعُ وَمَوَاقِعُ وَاحِدٌ مَذْهَبُونَ
مُكَذِّبُونَ، وَمِثْلُ لَوُتْذَهْنُ قَيْدْ هُنُونَ، فَسَلَامٌ
لَكَ أَيْ مُسَلِّمٌ لَكَ إِنَّكَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ
وَالْعَيْتُ إِنَّ وَهُوَ مُحْتَبَأٌ كَمَا نَقَرُونَ أَنْتَ مُصَدِّقٌ
مُسَافِرٌ عَنْ قَلِيلٍ إِذَا كَانَ قَدْ قَالَ أَيْ مُسَافِرٌ
عَنْ قَلِيلٍ وَقَدْ يَكُونُ كَالدُّعَاءِ لَمَّا كَثُرَ لَيْسَ
فَسَقِيًّا مِنَ الْبَرِّ جَالٍ إِنْ رَفَعْتَ السَّلَامَ فَهَلَوْ
مِنَ الدُّعَاءِ تَوَرُّونَ تَسْتَخْرِجُونَ أَوْ رَيْتَ
أَوْ قَدَّتْ لَحْوًا بَاطِلًا تَأْتِي مَا كَذِبًا

بَابُ وَظِلِّ مَسْدُودٍ

۱۹۸۸. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ الْيَقِيْنَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّائِبُ فِي ظِلِّهَا
مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا وَاقْرَأُوا إِنْ شِئْتُمْ وَظِلِّ
مَسْدُودٍ

بَابُ (الْحَدِيدِ)

قَالَ مُجَاهِدٌ: جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلَفِينَ مُعْتَرِينَ فِيهِ
مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى التَّوَرِّهِ مِنَ الضَّلَالَةِ إِلَى الْهُدَى
وَمَنَافِعَ لِلنَّاسِ: جَنَّةٌ وَسِلَاحٌ. مَوْلَاكُمْ أَوْ لِي
يَكُونُ لِيَلَّا يَعْلَمُوا أَهْلُ الْكِتَابِ لِيَعْلَمُوا أَهْلُ الْكِتَابِ
يُقَالُ الظَّاهِرُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَالْبَاطِنُ عَلَى
كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا أَنْظَرُونَا اسْتَظَرُونَا

بَابُ (الْمُجَادِلَةِ)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: يُجَادُونَ يَشَاقِقُونَ اللَّهُ
كَيْتُوا اخْرَجُوا مِنَ الْخَيْرِ اسْتَخْوَدَ: عَلَبَ

باب (الحشر)

الْجَلَاءَ مِنْ أَرْضِ إِلَى أَرْضٍ

۱۹۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا
سَعِيدُ بْنُ سَلِيمَانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو يَسِيرٍ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِرَبِّ بْنِ عَبَّاسٍ سُورَةُ
التَّوْبَةِ قَالَ التَّوْبَةُ هِيَ الْفَاضِحَةُ مَا رَأَيْتُ تَنْزِيلَ
وَمِنْهُمْ وَمِنْهُمْ حَتَّى ظَنُّوا أَنَّهُ لَمْ يَبْقَ أَحَدٌ مِنْهُمْ
إِلَّا دُكِرَ فِيهَا قَالَ قُلْتُ سُورَةُ الْأَنْفَالِ قَالَ
تَوَلَّيْتُ فِي بَدْرٍ قَالَ قُلْتُ سُورَةُ الْحَشْرِ قَالَ
تَوَلَّيْتُ فِي بَنِي النَّضِيرِ

۱۹۹۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكَةَ حَدَّثَنَا

يَحْيَى بْنُ حَبَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِرَبِّ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سُورَةُ
الْحَشْرِ قَالَ قُلْتُ سُورَةُ النَّضِيرِ

باب مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْتَةٍ نَخْلَةٍ مَا
لَمْ تَكُنْ عِجْوَةً أَوْ بَرْنِيَّةً

۱۹۹۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ مَا فِيهِ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَبَيَّ
الْبُيُوتَ فَخَالَفَ اللَّهُ تَعَالَى مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْتَةٍ أَوْ بَرْنِيَّةٍ فَكَرِّهُوا مَا كَانَ
عَلَى أَصُولِهِ فَأَبَى ذِي اللَّهِ وَلِيُّهُمَا فَقَاتِلُوا

باب مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ

۱۹۹۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ
مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُ
قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا لَمْ يُوجِبِ الْمُسْلِمُونَ
عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

سورة الحشر کی تفسیر

۱۹۸۹۔ ایک علامت سے دوسرے کی طرف نکال دینا، جلا وطن کرنا۔

سید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہما سے سورۃ التوبہ کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا
کہ یہ سورت زکافروں اور منافقوں کو (مذلیل کرنے والی ہے۔ جب تک اس
کی وہ آیتیں نازل ہوئی رہیں جن میں ”وَمِنْهُمْ“ و ”مِنْهُمْ“ ہے تو ہم سمجھتے رہے
کہ ان میں سے ایک آدمی بھی ایسا نہیں ہے گا جس کا اس میں ذکر نہ فرمایا جائے
ان کا بیان ہے کہ پھر میں نے سورۃ الانفال کے بارے میں دریافت کیا تو
فرمایا کہ یہ غزوہ بدر کے متعلق نازل ہوئی ہے ان کا بیان ہے کہ پھر میں نے
سورۃ الحشر کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ یہ بنی نضیر کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

سید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن
عباس رضی اللہ عنہما سے سورۃ الحشر کے متعلق دریافت
کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اسے سورۃ النضیر کہو

مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْتَةٍ

عجروہ امیر بنی کے سوا کچھ کی دیگر اقسام کے درختوں کو لیتہ کہتے ہیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے بنی نضیر کے باغات جلا دیے اور بعض کاٹ دیے جن میں بونیرہ بھی
تھی ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:۔ جو وہ نعمت تم نے کاٹے
یا ان کی جڑوں پر قائم چھوڑ دیے، یہ سب اللہ کی اجازت سے تھا اور۔

اس نے کہ نافرمان لوگوں کو سزا کرے (آیت ۵)

مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ

اوس بن حدثان نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی ہے کہ بنی نضیر کا سارا مال وہ ہے جو اللہ تعالیٰ
نے اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بطور فتنہ مرحمت فرمایا، کیونکہ
مسلمانوں نے ان پر گھوڑوں یا سواروں کے ذریعے حملہ نہیں
کیا تھا۔ پس یہ خاص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا
حق تھا جس سے آپ اپنی ازواج مطہرات کو سال بھر کا

خرج مرحمت فرمایا کرتے اور جو باتیں بچتا اس سے جدا و
فی سبیل اللہ کی تیاری کے لیے ہتھیار اور زینتیں خریدی
جاتی تھیں۔

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ گو دینے
والی ہنگو دینے والی چھری کے بال لینے والی اور دانتوں کو جدا کرنے
والی عورتوں پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے کیونکہ وہ خدا کی پیدا نش
کو بدلتی ہیں۔ جب یہ بات اُمّ یعقوب نامی بنی اسد کی ایک عورت تک پہنچی
تو وہ آپ کے پاس آکر کہنے لگیں: مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ غلام غلام کا
کسے والی عورتوں پر لعنت بھیجتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ میں ان پر
کیوں لعنت نہ بھیجوں جن پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت
فرمائی ہے اور میں کا ذکر اللہ کی کتاب میں موجود ہے۔ اس عورت نے

نے کہا: میں نے قرآن مجید پڑھا ہے، وہ میرے پاس دو تختوں میں موجود
ہے لیکن اس میں تو یہ بات نہیں جو آپ بتاتے ہیں۔ فرمایا مگر تم نے مجھ کو
چھوڑا تو اس بات کو ضرور پایا ہوتا۔ اچھا تم نے یہ تو پڑھا ہے۔ ان دونوں
تختوں جو کچھ وہ لے کر آئیں اس سے منع فرمائیں اس سے مرگ جائے اور ان
عورت نے کہا کہ میں نہیں، فرمایا تو بیشک حضور نے ان باتوں سے روکا
ہے۔ اس عورت نے کہا کہ میں آپ کی اہلیہ قرمرہ کو بھی تو ایسا کرتے ہوئے
دیکھتی ہوں۔ فرمایا، اچھا جا کر تو دیکھو پس وہ عورت گئی، اس نے دیکھا
بھلا لیکن اپنے مقصد کی کوئی چیز نہ پائی۔ انہوں نے فرمایا: اگر وہ ایسی
علاقہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ردا
کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس عورت پر لعنت فرما
ہے۔ جو اپنے بال دوسری عورت کے بالوں سے جڑے چنانچہ عبدالرحمن
بن عابس کا بیان ہے کہ میں نے ایک عورت سے سنا۔ جس کو اُمّ یعقوب
کہا جاتا تھا، وہ حضرت عبداللہ بن مسعود سے اسی حدیث منقولہ کے
مطابق روایت کرتی ہے۔

وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ

عمر بن محمّد سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے فرمایا: میں خلیفہ کے لئے وصیت کرتا ہوں کہ وہ مہاجرین انہیں کا حق

عَلَيْهِمْ وَاسْتَوْحَا صَبَةً يَتَّقُونَ عَلَى أَهْلِهِ مِنْهَا نَفَقَةً
سَلْتِهِمْ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلَاحِ وَالْكَأْسِ عِدَّةً
فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔

بَابُ مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ

۱۹۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
سَفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: لَعَنَ اللَّهُ الْوَأَسِمَاتِ وَالْمَوَاسِمَاتِ
وَالْمَسْنِصَاتِ وَالْمُسْفَلَجَاتِ لِلْحَسَنِ الْمَعْبِرَاتِ
خَلَقَ اللَّهُ قَبْلَكَ أَهْرَآةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ
لَهَا أُمُّ يَعْقُوبَ فِجَاءَةٌ فَقَالَتْ: إِنَّهُ يُلْغِي أُنْكَ
لَعْنَتَكَ كَيْتَ وَكَيْتَ، فَقَالَ قِمَارِي لَا لَعْنُ مَرَّةٍ
لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ هُوَ

فِي كِتَابِ اللَّهِ فَقَالَتْ: لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ الرَّحْمَنِ
فَمَا وَجَدْتُ فِيهِ مَا تَقُولُ، قَالَ لَعْنُ كُنْتُ قَرَأْتِيهِ
لَقَدْ وَجَدْتِيهِ، أَمَا قَرَأْتَ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ
فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا قَالَتْ بَلَى قَالَ
فَاتَّقِ اللَّهَ قَدْ نَهَى عَنْهُ، قَالَتْ فَإِنِّي أُرَى أَهْلَكَ
يَفْعَلُونَ قَالَ فَادْهِي فَإِنْ ظَنَنْتِي، وَدَّ هَبْتُ
فَنَظَرْتُ فَلَمْ تَرِ مِنْ حَاجَتِهَا شَيْئًا، فَقَالَ: لَوْ
كَانَتْ كَذَلِكَ مَا جِئْتَنَا۔

۱۹۹۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزَنَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ
سَفْيَانَ قَالَ ذَكَرْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ حَدِيثَ
مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْوَأَسِمَاتِ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ أَهْرَآةٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوبَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مِثْلَ حَدِيثِ مَنْصُورٍ۔

بَابُ الَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ

۱۹۹۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ
عَنْ حَصِينٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ صَيْمُونٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ

بھیجائے اور خلیفہ کو انصار کے بارے میں بھی وصیت کرتا ہوں جنہوں نے پہلے سے اس شہر اور ایمان میں اپنا گھر بنایا مالا لکھ نہیں کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہجرت کر کے ابھی یہاں تشریف لائے تھے پس چاہیے کہ ان کی نیکیوں کو قبول کریں اور ان کی برائیوں سے درگزر کریں۔

وَيُؤْتُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ كِتَابًا

”انحصاراً“ ”فائدہ کشی“ ”انفلکون“ ”جنت میں داخل ہو کر کامیابی پانے والے“ ”الفلج“ ”حیات جاوید“ ”حق علی الفلج“ ”جلدی“ ”خس بصری“ کا قول ہے: ”حاجد“ سے مراد محمد ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ مجھے بہت بھوک لگی ہوئی ہے۔ آپ نے ازواج مطہرات کے پاس کسی کو بھیج

کر معلوم کیا لیکن کھانے کی کوئی چیز نہ ملی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا ہے کوئی آدمی، جو آج رات اسے مہمان بنائے اور اللہ تعالیٰ اُن پر رحم فرمائے۔ پس انصار میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ پس وہ اپنے گھر گیا اور اپنی بیوی سے کہنے لگا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مہمان آیا ہے لہذا تم نے اُس سے کوئی چیز بچا کر نہیں رکھی ہے۔ اُس نے فرمایا: ”جواب دیا کہ ہمارے پاس تو بچوں کی خوداک کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے۔ فرمایا: ”جب عشاء کا وقت ہو جائے تو تم پہلا پیسلا کر بچوں کو سلا دینا بطریق ہم کھانا کھانے بیٹھیں (تو تم حیران دست کرنے کے بہانے آکر اُسے بچا دینا کیا ہوا، آج رات ہم بھوکے پیٹے ہیں گے۔ چنانچہ یہی کچھ کیا گیا۔ جب صبح کے وقت وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے تمہاری کارگزاری کو بہت پسند فرمایا ہے یا اللہ تعالیٰ! کوئی فلاں آدمی اور فلاں عورت پر غصہ آگئی (جس طرح اُس کی خان کے لائق ہے) پس اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی: ”اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں حقانی ہو (آیت ۹)“

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. أَوْ رَضِيَ الْخَلِيفَةُ بِالْمُهَاجِرِينَ
الْأَقْلَمِينَ أَنْ يَحْبِثَ لَهُمْ حَقُّهُمْ وَأَوْ رَضِيَ الْخَلِيفَةُ
بِالْأَنْصَارِ الْكَافِرِينَ تَبَوُّوا الدَّارَ وَالْأَيْمَانَ مِنْ قَبْلِ
أَنْ يَهَاجِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْبَلَ مِنْ
مُحْسِنِيهِمْ وَيَعْفُو عَنْ مَسِيئَتِهِمْ.

بِأَنْفُسِهِمْ وَيُؤْتُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ الْآيَةَ

الْخَصَاصَةَ الْفَاقَةَ. الْمَفْلُحُونَ الْفَاقُونَ
بِالْخُلُودِ. الْفَلَاحُ الْمَقَامُ. حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ عَجَلٌ
وَقَالَ الْحَسَنُ حَاجَةً حَسَنَةً.

۱۹۹۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ
حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ مُزَرٍّ عَنْ
حَدَّثَنَا أَبُو جَارِمٍ الْأَشَجِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَابَنِي الْجُحْدُ فَأَرْسَلْ
إِلَى نِسَائِي فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهُنَّ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا رَجُلٌ يُضَيِّقُهُ هَذَا
الَّتِي لَمْ يَرْحَمَهُ اللَّهُ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ
فَقَالَ أَيْهَا رَسُولَ اللَّهِ اخْذْ هَبْ إِلَى أَهْلِي فَقَالَ
لِي مَرَأَتِي ضَيْقُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَدْخِرِيهِ شَيْئًا قَالَتْ وَاللَّهِ مَا عِنْدِي إِلَّا
كُوْثُ الصَّبِيَّةِ قَالَ فَإِذَا أَسَادَ الصَّبِيَّةُ الْحَشَاءُ
فَتَوَمَّيْهِمْ وَتَعَالَى فَاطْفَى السِّرَاجَ وَنَظَرُوا بَطُونَنَا
الَّتِي لَمْ تَفْعَلْكَ تَقَرَّعَدَ الرَّجُلُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ حَبَّبَ اللَّهُ عَزَّ
جَلَّ أَفْضَلَكَ مِنْ قُلَانٍ وَفُلَانَةٍ خَانِزِلَ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ وَيُؤْتُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ صَكَتْ
بِهِمْ خَصَاصَةً.

بِأَنْفُسِهِمْ (الْمُسْتَحِينَةُ)

سورة المتحنه کی تفسیر

وَقَالَ جَاهِدْ لَا تَجْعَلَنَّ فِتْنَةً لَا تُعَذِّبْنَا
بِأَيِّدِيهِمْ فَيَقُولُوا لَوْ كَانَ هَؤُلَاءِ عَلَى الْحَقِّ
مَا أَصَابَكُمُ هَذَا بَعْضُ الْكَوَاثِبِ أَوْ هِيَ أَصْحَابُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَاقِ نِسَائِهِمْ
كُنْ كَوَافِرًا بِمَكَّةَ .

۱۹۹۷. حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ
ابْنُ مُحَمَّدَ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ الْأُرَافِعِ
كَاتِبَ عَمِّي يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَا وَالرَّبِيعُ وَالْيَقْدَادُ فَقَالَ الطَّلِيفُ احْتِثَاؤًا
رَفِضَةً خَافَ فَإِنْ جَاءَ طَلْعُهَا مَعَهَا كِتَابٌ
فَتَحَذَرُوا مِنْهَا فَذَهَبَ تَعَادَى بَنَاتُ خَيْلِنَا حَتَّى
أَتَيْنَا الرَّوَضَةَ فَإِذَا أَحْمَرُ بِالطَّلْعِ نَتَقَلْنَا أَخْرَجَنِي
الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعِيَ مِنْ كِتَابٍ فَفَلَسْنَا
لَمْ نَخْرِجَنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَمْ نَلْقَيْنِ الشَّيَابَ فَاخْرَجَتْ
مِنْ عَقَائِدِنَا أَتَيْنَا بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ
إِلَى أَنَا بِسَ قَيْنِ الْمَشْرِكَينِ مِمَّنْ يَمْكُةُ بِخَيْرِهِمْ
بَعْضُ أَهْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا يَا حَاطِبُ قَالَ لَا تَجْعَلُ
عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُ أَهْرَاقُ مِنْ دَمِي
لَمْ أَكُنْ مِنَ النَّفْسِيهِمْ وَكَانَ مِنْ مَنَكٍ مِمَّنْ
الَّذِينَ يَتَرَفَّعُونَ لَكُمْ قَرَابَاتٍ يُحْمَلُونَ بِهَا أَهْلِيَهُمْ
وَأَهْوَاءَهُمْ يَمْدَنُ قَسَبُ سَبَبٍ إِذْ قَرَّبَنِي مِنَ النَّسَبِ
فِيهِمْ أَنْ أَسْتَعْرِضَهُمْ يَدَايَحْمُونَ قَرَابَتِي وَمَا
فَعَلْتُ ذَلِكَ كُفْرًا وَلَا رَأْفَةً أَدَا عَنْ دِينِي فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ
فَقَالَ عُمَرُ دَعِينِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِذَا صَرَبَ عُنُقُهُ

جہاد کا قول ہے "لا تجعلنا فتنه" ہم کو ان کے ہاتھوں مصیبت میں مبتلا نہ کرنا
ورنہ وہ کہیں گے کہ اگر یہ حق پر ہوتے تو انہیں یہ تکلیف کیوں پہنچتی ۔
"بعض الكواثر" نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کو حکم دیا گیا کہ جن
کی بیویاں کافر ہونے کے باعث مکہ مکرمہ میں رہ گئی ہیں وہ انہیں (طلاق دے
کر) جدا کر دیں ۔

عبد اللہ بن ابی رافع کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ
عنه کو فرماتے سنا ہے اور یہ حضرت علی کے کاتب تھے، کہ مجھے اور زبیر و مقداد
کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھیجا کہ جب تم روضہ خاخ کے پاس
پہنچو گے تو وہاں تمہیں ایک بڑی عورت ملے گی جس کے پاس ایک خط
ہے، پس وہ خط اس سے لے آؤ۔ پس ہم اپنے گھوڑے دوڑا کر ہوئے
مجھے یہاں تک کہ روضہ خاخ کے پاس پہنچ گئے اور وہاں ایک
بڑی بیوی تھی۔ پس ہم نے اس سے کہا کہ خط نکال کر دے دو۔ اس نے کہا
میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے ہم نے کہا کہ خط نکال دو ورنہ ہم تمہاری
جانتی ہیں گے چنانچہ اس نے اپنی چوٹی سے ایک خط نکال کر دے دیا ۔
پس ہم اسے لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے وہ
خط حضرت حاطب بن ابی بلتعہ نے مکہ مکرمہ کے بعض مشرکین کے نام لکھا تھا
اس کے ذریعے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعض کاموں کی انہیں خبر
دی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اے حاطب! یہ کیا ہے؟
وہ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! میرے بارے میں جلدی نہ فرمائیے قریش
کے اندر شمار ہوتا ہوں لیکن ان کے خاندان سے نہیں ہوں۔ چنانچہ آپ کے
ساتھ جو مہاجرین ہیں ان میں سے ایک بھی ایسا نہیں ہے جس کا مکہ مکرمہ میں
کوئی رشتہ دار نہ ہو جس کے باعث وہ ان کے اہل و عیال اور مال و ممال کا خیال
رکھتے ہیں۔ چونکہ میری ان میں سے کسی کے ساتھ رشتہ داری نہیں ہے لہذا میں
نے چاہا کہ ان پر کچھ احسان کروں تاکہ میرے اقارب کا وہ خیال رکھیں ۔ یہ
میں نے کفر یا اپنے دین سے پھر جانے کے باعث نہیں کیا۔ اس پر نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ یہ شک تم نے سچی بات بتادی ہے۔ حضرت
عمر عرض گزار ہوئے:۔ یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ اس کی گردن اڑا
دوں۔ ارشاد فرمایا:۔ اسے یہ تو غزوہ بدر میں قاتل تھا۔ اور تمہیں معلوم نہیں
کہ کیا اللہ تعالیٰ اہل بدر کے حالات پر مطلع نہ تھا جس نے یہ فرمایا کہ اب

فَقَالَ إِنَّهُ شَهِدَ بَذْمًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ
عَزَّ وَجَلَّ أَظْلَمَ عَلَى أَهْلِ بَيْدَا فَقَالَ اعْمَلُوا
مَا بَشَرْتُمْ فَتَدْعُرُهُمْ نَكْمًا قَالَ عَمَّا وَوَكَلْتُ
فِيهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي
وَعَدُوَّكُمْ قَالُوا لَا دُرِي الْأَيَّةُ فِي الْحَدِيثِ
أَوْ قَوْلُ عَمٍّ وَ

۱۹۹۸. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَتِيلٍ سَفِيَّانُ فِي هَذَا
ذَكَرْتُ لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي قَالَ سَفِيَّانُ هَذَا
فِي حَدِيثِ الثَّاسِ حِفْظُهُ مِنْ عَمٍّ وَ مَا تَرَكْتُ
رَمْنَهُ حَرَفًا وَمَا أَسْرَى أَحَدًا أَحْفَظُهُ غَيْرِي.

باب ۵۸۱ إِذَا جَاءَكُمْ الْمُؤْمِنَاتُ هَاجِرَاتٍ

۱۹۹۹. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
ابْنِ إِسْرَاهِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجْمٍ عَنْ
عَمِّهِ أَخْبَرَنِي عَنْ وَهَّابٍ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْتَلِفُ مِنْ
هَاجِرَاتٍ إِلَيْهِ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ بِهَذِهِ الْآيَةِ يَقُولُ
اللَّهُ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يَبَايِعُكَ
إِلَى قَوْلِهِ عَصُوًّا رَجِيئًا قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ
فَمَنْ أَقَرَّ بِهَذَا الشَّرْطِ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ قَالَ لَهَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَايَعْتُكَ
كَلَامًا قَلِيلًا وَاللَّهُ مَا مَسَّتْ يَدُكَ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ
فِي الْمُبَايَعَةِ مَا يَبَايِعُكَ إِلَّا يَقُولُ قَدْ بَايَعْتُكَ
عَلَى ذَلِكَ تَابِعَهُ يُونُسُ وَمَعْمَرُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ
ابْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ اسْحَقُ بْنُ رَاشِدٍ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَ عَمْرَةَ

باب ۵۸۲ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ
يَبَايِعُكَ

تم جو باہر کرو، میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔ عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ یہ
آیت:۔ اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو درست
نہ بناؤ (آیت پہلی)۔ سفیان راوی کہتے ہیں کہ یہ مجھے معلوم نہیں
کہ یہ آیت اس حدیث میں موجود ہے یا عمرو بن دینار
نے اسے اپنی طرف سے بیان کیا ہے

سفیان سے آیت: میرے اور اپنے دشمنوں کو درست نہ بناؤ
کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ لوگوں کے متعلق ایسی حدیث
ہے جس کو میں نے عمرو بن دینار سے یاد کیا ہے اور ایک لفظ چھوڑا انہیں اور
میں خیال میں کسی دوسرے نے ان سے اسے یاد نہیں کیا یا سوائے میرے۔

إِذَا جَاءَكُمْ الْمُؤْمِنَاتُ هَاجِرَاتٍ

عروہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
زبورہ بن کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتایا کہ جو مسلمان عورتیں آپ کی
طرف ہجرت کر کے آئیں تو آپ ان کا امتحان لیا کرتے ہو جب آیت:۔
اسے بھی! جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں حاضر ہوں (آیت ۵۸) عروہ
کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ جو مسلمان عورتیں ان شرطوں کا
کا اقرار کریں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان
عورتوں سے فرما دیا کرتے کہ میں نے تمہیں بیعت کر لیا
اور خدا کی قسم، بیعت کرتے وقت آپ کے دست مبارک
نے کسی عورت کے ہاتھ کو قطعاً نہیں چھوا۔ آپ کا
عورتوں کو بیعت کرنا صرف زبان کی کلامی ہوتا کہ
قسم مادی ہے کہ میں نے تمہیں فلاں بات پر بیعت
کر لیا ہے۔ زہری نے بھی عروہ اور عمرہ
سے اسی طرح روایت کی ہے۔

إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يَبَايِعُكَ

عقودہ مذکورہ سے کہ تمہیں عورتیں حاضر ہوں (آیت ۵۸) عروہ

۱۹۹۹. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

نے فرمایا کہ جب ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی تو آپ نے ہمارے سامنے پرچھا کہ ہم اللہ تعالیٰ کا کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور ہمیں نوحہ کرنے سے منع فرمایا۔ پس ایک عورت نے اپنا ہاتھ روک لیا کہ فلاں عورت نے نوحہ کرنے میں میری مدد کی تھی فلاں میں چاہتی ہوں کہ اس کا بدلہ پیسے اتار دوں چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے کچھ بھی نہ کہا۔ پس وہ چلی گئی اور پھر واپس آکر بیعت کر لی۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ارشاد باری تعالیٰ: "اور کسی نیک بات میں تمہارے منافسانہ نہ کریں گی" (آیت ۱۲) کے بارے میں فرمایا کہ یہ ایک بشرط ہے جو اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے مقرر فرمائی ہے۔

حضرت عباد بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے تو آپ نے فرمایا: کیا تم مجھ سے اس بات پر بیعت کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر دو گے، بدکاری نہ کرو گے، چھوٹی نہ کرو گے۔ پھر آپ نے وہ آیت پڑھی جو بیعت نبیوں کے متعلق ہے۔ سفیان اکثر مرتب آیت ہی کا ذکر کرتے تھے۔ پھر فرمایا: پھر جو بٹا مہر پورا کرے تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے اور جو ان میں سے کسی گناہ میں مبتلا ہو اور اس پر حسد قائم ہو تو اس کے لئے وہ کفار ہوگی۔ اور جو ان میں سے کوئی ایسا گناہ کرے جس کی اللہ تعالیٰ پر وہ پوختی فرماتے تو اس کا معاملہ اللہ کے ہر ذمہ ہے، چاہے عذاب دے اور چاہے اسے معاف کر دے۔ عبد اللہ بن مسعود نے اس آیت کے بارے میں اسی طرح روایت کی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عبد الغفار کی ناز میں موجود تھا اور حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان بھی تھے۔ پس سب نے عبد کی ناز خطبے سے پہلے پڑھی پھر اس کے بعد خطبہ پڑھا گیا پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر سے اتر آئے اور وہ منظر

حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سَيِّدِ بْنِ عَنْ أَهْرِ عِطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ بَايَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ لَا يُشْرِكُنَّ بِاللَّهِ شَيْئًا وَنَهَانَا عَنِ الْبَيْعَةِ فَفَقِصَصَتْ أَهْرًا قَالَتْ: أَسْعَدْتُ نَفْسِي فَلَا نَةَ أُرِيدُ أَنْ أَجْزِيَهَا فَمَا قَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا، فَأَنْطَلَقَتْ وَرَجَعَتْ قَبَايِعُهَا.

۳۰۰۱. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ الزُّبَيْرَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: وَلَا يَعْصِيَنَّكَ فِي مَعْرُوفٍ قَالَ إِنَّهَا هُوَ مَشْرُوطٌ شَرْطُهُ اللَّهُ لِلنِّسَاءِ.

۳۰۰۲. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو دَرِيْسٍ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَبَايَعُونَنِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَسْرِقُوا. وَقَرَأَ آيَةَ النِّسَاءِ وَالْكَثْرُ لَفْظٌ سُفْيَانٌ قَرَأَ الْآيَةَ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ فَهُوَ كَفَّارٌ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْهَا شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَسَرَّهَ اللَّهُ قَبْلَهُ قَبِلَهُ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَذَابُهُ وَإِنْ شَاءَ عَفَا لَهُ. تَابِعَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ مَعْنَى فِي الْآيَةِ.

۳۰۰۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ وَخَبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ مُسْلِمٍ أَخْبَرَهُ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ شَهِدْتُ الصَّلَاةَ يَوْمَ الْفَيْطْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْجَى بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُمَرَانُ
فَكَرَّمَهُ بِصَلَاتِهِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخُطُبُ بَعْدُ
فَقَالَ نَحْمَدُ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَرَّمَهُ
النَّظَرُ إِلَيْهِ حِينَ يُجْلِسُ الرِّجَالُ يَمِينَهُ شَقْرًا
أَقْبَلَ يَشْفَاهُمْ حَتَّى آتَى النِّسَاءَ مَعَ بِلَالٍ فَقَالَ
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يَسِيْبَنَّكَ
عَلَى أَنْ لَا تُبَشِّرَنَّ يَا اللَّهُ شَيْئًا يَسِرُّنَّ وَلَا يُزَيِّنَنَّ
وَلَا يَفْتَنَنَّ أَوْ لَا دُهْنَ وَلَا يَأْتِيَنَّ بِبُهْتَانٍ
يُفْتَرِ بَعْدَ بَيِّنٍ أَوْ يَدْرِيهِنَّ وَأَرْجِلُهُنَّ حَتَّى تَرْمَعَنَّ
مِنَ الْآيَةِ كُلِّهَا ثُمَّ قَالَ حِينَ تَرْمَعَنَّ امْنُتَنَّ
عَلَى ذَلِكَ، وَقَالَ: امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ لَمْ يُجِبْهُ
غَيْرُهَا، نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؛ لَا يَدْرِي الْحَسَنُ
مَنْ هِيَ قَالَ فَدَصَدَقَنَّ وَبَسَطَ بِلَالٌ ثَرْبَةً
فَجَمَلَنَ يُلْقِيَنَّ الْقَدَمَ وَالْخَوَارِئُ يَمُرُّ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ

باب رِسْوَةِ الصَّفَةِ

وَقَالَ عُمَرُ هَذَا مِنْ أَصْحَابِي إِلَى اللَّهِ مَنْ يَتَّبِعُنِي
إِلَى اللَّهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَرْصُوعٌ، مُلَمَّصٌ
بَعْضُهُ بِبَعْضٍ، وَقَالَ غَيْرُهُ بِالنَّصَاحَةِ
بِالْبَابِ ۱۸۸۹ مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ
۲۰۰۳ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ
عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنْ لِي أَسْمَاءٌ: أَنَا
مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْيَمَانِيُّ الَّذِي
يَمْحُوهُ اللَّهُ فِي الْكُفْرِ، وَأَنَا الْجَاهِلِيُّ الَّذِي
يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدْحِي وَأَنَا الْعَاقِبُ

باب رِسْوَةِ الصَّفَةِ

ابن عباس صیری نگاہوں کے ساتھ بھر رہا ہے۔ جب کہ آپ ہاتھ
سے لوگوں کو جٹا رہے تھے، پھر آپ صفوں کو چیرتے ہوئے عورتوں
کے پاس پہنچے اور حضرت بلال آپ کے ساتھ تھے۔ پس آپ نے فرمایا
۱۔ اسے نہیں! جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں حاضر ہوں، اس پر
بیعت کرنے کو کہ اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گی اور نہ چودہ کریں
اور نہ بدکاری اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ وہ بہتان
لاہیں گی جسے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان یعنی موضع ولادت
میں اٹھائیں اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی تو
اُن سے بیعت لو اور اللہ سے اُن کی مغفرت چاہو۔ بیشک اللہ بخشنے
والا مہربان ہے۔ (آیت ۱۲) جب آپ اس سے فارغ ہو گئے تو فرمایا
: کیا تمہیں یہ منظور ہے؟ ایک عورت نے اس کے سوا اور کوئی
جواب نہ دیا کہ یا رسول اللہ! ہاں جن بنی سلم کا بیان ہے کہ مجھے
کہ مجھے نہیں معلوم کہ وہ عورت کون تھی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ خیرات کد اور
حضرت بلال نے کپڑا پھیلا دیا تو عورتوں نے حضرت بلال کے کپڑے میں چھپے اور

سورة الصف کی تفسیر

عجائب کا قول ہے: مَنْ أَصَابَ إِلَى اللَّهِ الشُّكَّ طَرَفٌ كَوْنٌ مِيرے پیچھے آتا ہے؛
ابن عباس کا قول ہے: مَنْ مَرَّ مَوْضِعَ صَفَةٍ وَدَرَسَ عَنْهَا بَعْدَ دَرَسِهَا
قَوْلُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: مَرَّ مَوْضِعَ صَفَةٍ وَدَرَسَ عَنْهَا بَعْدَ دَرَسِهَا

مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ کی تفسیر

حضرت جابر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں
نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے
سنا کہ میرے کئے ہی نام ہیں: میں محمد ہوں اور میں احمد
ہوں اور میں یمنی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کفر کو میرے
دربارے مٹائے گا اور میں حاضر ہوں کہ لوگوں کو میرے قدموں
میں اٹھا کیا جائے گا اور میں سب سے آخری ہی ہوں۔

سورة الصف کی تفسیر

قَوْلُهُ وَالْآخِرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ وَوَقَّرَأَ
عَمْرًا فَامْضُوا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ

۲۰۵۔ حَدَّثَنَا ثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ نَوْفَلٍ عَنْ
أَبِي الْخَثِثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَإِذَا نَزَلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْجُمُعَةِ وَالْآخِرِينَ مِنْهُمْ
لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ
فَلَمْ يُرَاجِعْهُ حَتَّى سَأَلَ ثَلَاثًا وَفِينَا سَلْمَانَ
الْفَارِسِيُّ وَضَعَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَدَاكَ عَلَى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ
الشُّرَيْكَةِ لَنَالَهُ رِجَالٌ أَوْ رَجُلٌ مِنْ هَؤُلَاءِ

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے اور ان میں سے دوسرے جو ابھی ان کے ساتھ نہیں
ہیں حضرت عمرؓ نے فامضوا الی ذکر اللہ پر بڑھا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ پر سورۃ الجمعہ نازل
ہونے لگی یعنی:۔ اور ان میں سے دوسرے ابھی تک۔۔۔

جو ان انگوٹوں سے نکلے (آیت ۲) ان کا بیان ہے
کہ میں مسدس گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! وہ کون حضرات
ہیں؟ جب آپ نے جواب مرحمت نہ فرمایا تو میں نے تین مرتبہ
دریافت کیا اور حضرت سلیمان فارسی بھی ہمارے درمیان بیٹھے ہوئے تھے
تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دستِ کرم حضرت سلیمان
پر رکھ کر فرمایا: اگر ایمان ثریا کے قریب بھی ہوتا تو ان میں سے کچھ لوگ
یا ایک آدمی اُسے وہاں سے بھی حاصل کرے گا۔

فت: یہ حدیث امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۵۰ھ) کے بارے میں بہت بڑی بشارت ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ ہی جملہ ائمہ
مجتہدین میں امام اعظم کہلاتے ہیں۔ بقول حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۸۵۰ھ) ان کا فہم و حقیقت فہم نبوت
کے بہت ہی قریب ہے۔ بعض حضرات ان کے پروردگار کی بلندی اور وقتِ مہمانی کے باعث ان کے بعض مسائل کو سمجھ نہ پائے اور معتزلی ہو
بیٹھے ورنہ جس درجہ ان کا اجتہاد کتاب و سنت کے قریب تر ہے اتنا کسی اور محدث کو سیر نہیں آیا۔ امام ابو حنیفہ حقیقت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کا اجتہادی مجزہ ہیں۔ ان کے بارے میں حدیث کی بشارتیں ملاحظہ ہوں۔

- ۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دستِ کرم حضرت سلمان فارسی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے سر پر رکھ کر فرمایا: اگر ایمان ثریا کے پاس ہوتا تو ان میں سے کچھ آدمی یا ایک آدمی اُسے حاصل کرے گا (بخاری)
- ۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر دینِ ثریا کے پاس ہوتا تو انبائے
فارس سے ایک آدمی یا کچھ آدمی اُسے حاصل کرے گا۔ (صحیح مسلم)
- ۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر ایمان ثریا کے پاس ہوتا تو انبائے فارس
سے ایک شخص اُس تک پہنچ جائے گا (مسلم باب فضل فارس)
- ۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر علمِ ثریا کے پاس ہوتا تو انبائے فارس
کا ایک فرد اُسے حاصل کرے گا (اخرجہ در ابو نعیم فی الحلیۃ)
- ۵۔ حضرت قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر علمِ ثریا کے پاس ہوتا تو انبائے فارس
سے کچھ لوگ اُسے حاصل کر لیں گے۔
- ۶۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر دینِ ثریا کے ساتھ جو

ہوا ہوتا تھا فارس (ایران) والوں میں سے کچھ لوگ اسے حاصل کر لیتے (مجموع المطبوعاتی)
 مذکورہ احادیث کی بنا پر نویں صدی کے محدث صاحب تصانیف کثیرہ معتمدہ نافعہ، محدث کبیر خاتم الحفاظ، امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۱۱ھ) نے فرمایا ہے کہ یہ بشارت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر منطبق ہوتی ہے کیونکہ آئمہ مجتہدین میں سے کوئی بھی فارسی النسل نہیں ہے۔ ان احادیث سے امام ابو حنیفہ کی ثابت درجہ فضیلت ثابت ہوتی ہے اور دامنح ہو رہا ہے کہ انہوں نے ایمان اور علم کی حقیقت کو پایا تھا۔ مذکورہ احادیث کے پیش نظر ہی امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے تعلق تیفض السیف میں یہ فرمایا۔
 فهذا اصل صحيح يعتمد عليه في
 پس یہ اصل صحیح ہے جس پر بشارت اور فضیلت
 کے بارے میں اعتماد کیا جاتا ہے۔
 البشارة والفضيلة -

مذکورہ بشارت کے پیش نظر امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیقات جلیلہ و گہرہ تمام آئمہ کی نسبت کتاب و سنت سے زیادہ قریب ہیں۔
 حنفی مذہب جملہ فقہی مذاہب سے افضل و اعلیٰ ہے جس کے باعث اہل کشف و کرامت میں سے لاکھوں اولیاء اللہ کا مذہب حنفی رہا اور ہر دور کے اندر احناف کی تعداد مسلمانوں میں دو تہائی سے نمائندہ رہی اور اکثر ممالک میں حنفی مذہب کی حکمرانی رہی ہے۔ متمدن ہندوستان پاکستان، بھارت، بنگلہ دیش) پر حنیفوں نے آٹھ سو سال تک حکومت کی ہے اور فقہ حنفی کو یہاں قانون کا درجہ حاصل رہا ہے۔ احناف کے ہوا اسی ملک میں آٹھ میں نکتہ کے برابر شیعہ حضرات بھی تھے اور ان کے سوا کسی تیسرے فرقے کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ ان کے علاوہ آج یہاں جتنے بھی فرقے نظر آ رہے ہیں یہ سارے برائش گروہ غلط کے وہ نامراد تھے ہیں جو اس نے اپنی اسلام دشمنی کے تحت یہاں کے مسلمانوں کو دیتے تاکہ یہ اصل اسلام کے خلاف معرکہ آرائی کرتے رہیں اور مسلمانوں کو کبھی متحد نہ ہونا نصیب نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کوئی ایسا فرد پیدا کرے جو حق و باطل میں تمیز کر کے کہے کو کھرا اور کھوٹے کو کھوٹا منوا سکے، آمین۔

بعض حضرات امام اعظم کے اجتہاد اور بلندی پر وار تک رسائی نہ ہونے کے باعث مترن ہو بیٹھے اور بعض نے اپنی بے راہ روی کے باعث امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر اعتراضات کرنا ضروری شمار کیا کیونکہ امت محمدیہ کا سوا امام اعظم (ان کی پیروی اور تقلید پر متفق ہے)۔ ایسے جملہ حضرات کے بارے میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے یوں فرمایا ہے۔

مخالفتین انھیں صاحب رائے جانتے ہیں اور ایسے غفلوں
 سے یاد کرتے ہیں جو بے ادبی پر مبنی ہیں۔ حالانکہ وہ سب
 آپ کے ملی کمال اور ورع و تقویٰ سے مالا مال ہونے
 کے معترف ہیں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ایسے لوگوں کو توفیق بخشنے
 کہ وہ دین کے سردار اور مسلمانوں کے رئیس کو انبیا نہ
 پہنچائیں اور مسلمانوں کے سوا امام اعظم کے دلوں کو نہ دکھائیں
 وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنی چھوٹوں سے بچا دیں
 وہ جماعت جہان اکابر دین کو اصحاب رائے جانتی

مخالفتان اور صاحب رائے میدانہ و الفلک کہ معنی اتر
 سوتے ادب اند با و منتسب سازند با وجود آنکہ ہر کمال
 علم و وفور و ورع و تقویٰ اور معتزات اند حضرت حق سبحانہ
 و تعالیٰ ایشان را توفیق دہد کہ آزار این را میں دین در میں
 اہل اسلام نہاید و سوا امام اعظم اسلام را ایذا نکنند
 لِيُطْفِقُوا نُوْرَ اللّٰهِ بِأَنُوْرِهِمْ۔

جامعہ کہ اکابر دین را اصحاب رائے می دانند اگر این
 کہ ایشان
 اعتقاد دارند

نہی نمودند پس سوارِ اعظم اذابی اسلام بزرگم فاسدِ ایشان
ضلال و مبتدع باشند بیکد از جرگہ اہل اسلام بیرون
یونہ۔ این اعتقاد نہ کنند مگر جاسے کہ از جبل خود بخیر
است یا زندگی بقے کہ مقصودش ابطالِ شطردین است
ناقصے چند احادیث چند یاد گرفته اند و احکام
شرعیات را مختصر در آن ساخته اند و در اسے معلوم
خود را نفی می نمایند و آنچه نزد ایشان ثابت نشدہ
مستفی می سازند

(مکتوبات امام ربانی، دفتر دوم، مکتوب ۵۵)

حکم دیتے ہیں اور کتاب و سنت کی پیروی نہیں کرتے
تو اس طرح مسلمانوں کا سوا یا عظیم آن کے کرم فاسد کی
سکڑے گمراہ اور بدعتی قرار پاتا ہے۔ بلکہ یہ لوگ دائرہ
اسلام ہی سے خارج ہو جاتے ہیں۔ یہ عقیدہ نہ رکھے گا مگر
وہ حامل کہ خود اپنی جہالت سے بے خبر ہے یا ایسا زندگی
جو اسے دین کو باطل کرنا چاہتا ہے۔ کچھ ناقص علم
حاصل ہے چند حدیثیں یاد کر کے شرعی احکام کو ان میں
مختصر ٹھہرا لیتے ہیں اور جذباتیں ان کی معلومات سے
باہر ہیں ان کی نفی کہ دیتے ہیں اور جو ان کے
نزدیک ثابت نہیں اسس کا انکار کر دیتے ہیں

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ جو علمیت و روحانیت کے پیکر اور سرِ رائے ملت کے عظیم الشان بگہبان ہوئے ہیں انہوں نے
نبی علی اور باطنی نگاہوں سے حضرت امام ابو حنیفہ اور دیگر آئمہ و فقہاء کو کیا دیکھا اس پر روشنی ڈالتے ہوئے حاسدین امام اعظم پر یوں تانت کھینچے۔

دائے ہزار دوائے از تعقب اسے بار دایاں و از
نظر اسے فاسد ایشان۔ بانی فرقہ ابو حنیفہ است و سر
حقہ از فرقہ اور مسلم داشته و در ریح باقی ہمہ شرکت
دارند۔ در فرقہ صاحب خانہ اوست و دیگران ہمہ خیال
و سے اند۔ باوجود التزام این مذہب مرا با امام شافعی
گویا محبت خانی ست و بزرگ میدانم لهذا در بعضی
اعمال نافذ تقلید مذہب اوی نمایم اما چہ کنم کہ
دیگران را با وجود وفود علم و کمال تقوی در جنب امام
ابو حنیفہ در رنگ طفلان می یابم۔

(مکتوبات، دفتر دوم، مکتوب ۵۵)

افسوس! ہزار افسوس! ان لوگوں کے یہی تعقب اور
ان کی فاسد نظروں پر۔ فقہ کے بانی امام ابو حنیفہ ہیں
اور فقہ سے تین حصے ان کے لیے مسلم ہیں جبکہ باقی
جو حنائی میں دوسرے آئمہ و فقہاء شرکت رکھتے ہیں
فقہ میں صاحب خانہ یہ ہیں اور باقی سب ان
کے بال بچے ہیں۔ باوجود اس مذہب کے التزام
کے بچے امام شافعی سے گویا ذاتی محبت ہے اور
بزرگ جانتا ہوں لہذا بعض اعمال نافذ میں ان
کے مذہب کی تقلید کر لیتا ہوں لیکن کیا کروں کہ
دوسروں کو وفود علم اور کمال تقوی کے باوجود
امام ابو حنیفہ کے پہلو میں بچوں کے رنگ میں پاتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مدد سے اپنے اس گنہگار بندے کو مسلمانوں کے اس سوا یا عظیم میں رکھے اور ان
بزرگوں کے زیر سایہ میرا حشر و نشر فرمائے آمین۔

عبداللہ بن عبدالوہاب، عبدالحزیز، نور، ابو الفیث، حضرت
الوریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

۲۰۰۶ - حَتَّانَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ
بِأَمْرِهِ النَّبِيُّ مُحَمَّدٌ فِي كِتَابِهِ أَلْفُ الْوَحْدَةِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّا
كَرَجَالٍ مِنْ هَؤُلَاءِ

بَابٌ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً

۲۰۰۷۔ حَدَّثَنَا حَنْصَلُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا خَالِدُ
ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي
الْجَعْدِ عَنْ أَبِي سُنَيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَقْبَلْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَنَحْنُ
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَارَ النَّاسُ إِلَّا
إِثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَأَنزَلَ اللَّهُ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً
أَوْ لَهْوًا انْقَضُوا إِلَيْهَا

بَابٌ (قَوْلُهُ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ)

قَالُوا أَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ إِلَى الْكَافِرِينَ
۲۰۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا
إِسْرَافِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ
كُنْتُ فِي غَزَاةٍ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي يَقُولُ
لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عَدَدَ رَسُولُ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُوا
مَنْ حَوْلَهُ وَلَوْ رَجَعْنَا مِنْ عَدُوٍّ لَيُخْرِجَنَّ الْأَمْرُ
مِنْهَا إِلَّا ذَلِكَ، فَذَا كُنْتُ ذَلِكَ لِيَعْنِي أَوْ لِيَحْمَرَ
فَذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَعَانِي
فَحَدَّثَنِي فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي وَآخِيَابِهِ
فَحَلَفُوا مَا قَالُوا فَكَذَّبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَّقَهُ وَأَصَابَنِي هَمٌّ لَمْ
يُصِيبْنِي مِثْلُهُ قَطُّ فَجَلَسْتُ فِي الْبَيْتِ
فَقَالَ لِي عَتِيقٌ مَا أَرَدْتُ إِلَى أَنْ كَذَّبَكَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَقَّتَكَ فَأَنزَلَ

اللَّهُ نَعَالِي إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ فَبُخِثَ

علیہ وسلم نے فرمایا: اُسے (ایمان کو) ان میں سے کچھ
لوگ پالیں گے۔

وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ جمعہ المبارک کے روز تجارتی قافلہ آیا اور ہم نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس تھے اُس وقت بارہ
حضرات کے سوا باقی سارے چلے گئے۔ پس اللہ تعالیٰ
نے یہ آیت نازل فرمائی: اور جب انہوں نے
تجارت یا کوئی کھیل دیکھا تو اُس کی طرف چل دیے
(آیت ۱۱)

سورة المنافقون کی تفسیر

انہوں نے کہا، ہم گواہی دیتے ہیں کہ ضرور آپ اللہ کے رسول ہیں
حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے
ایک غزوہ میں عبد اللہ بن ابی کو یہ کہتے ہوئے سنا: کہ اُن لوگوں پر کچھ
خرچ نہ کرو جو رسول اللہ کے پاس ہیں، یہاں تک کہ جو ان کے
مگرد ہیں وہ پریشان ہو جائیں..... کہتے ہیں کہ ہم مدینہ لوٹ کر گئے
تو جو بڑی عزت والا ہے وہ ضرور اس سے اُس کو نکال دے گا جو
نہایت ہی ذلت والا ہے (آیت ۸، ۹) پس میں نے اس بات کا تذکرہ اپنے
چچا (حضرت سعد بن عبادہ) یا حضرت عمر سے کر دیا اور انہوں نے وہ
بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کر دی۔ آپ
نے مجھے بلایا تو میں نے یہ بات بیان کر دی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن ابی اور اُس کے ساتھیوں کو جلایا۔
تو وہ قسم کھا گئے کہ انہوں نے ایسا نہیں کہا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے مجھے جھوٹا اور اُسے سچا قرار دیا اس پر مجھے ایسا صدمہ پہنچا کہ آتا
دیکھ کبھی نہ پہنچا ہوگا۔ پس میں اپنے گھر میں گوشہ نشین ہو گیا۔ پس میرے چچا نے
مجھ سے کہا کہ اگر تو ایسا نہ کرتا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیوں

مجھے جھوٹا قرار دیتے اور کیوں مجھ سے ندامت ہوتے؟ پس اللہ تعالیٰ نے سورۃ
المنافقین میں یہ آیت نازل فرمائی: وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَرَدُّوا إِلَى اللَّهِ لَخَبَرْنَا لَقَدْ

پڑھیں اور فرمایا:۔۔۔ اے نبی! بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہیں سچا کر دیا ہے۔

بَابُ الْإِيمَانِ الْمَرْجِيَّةِ فِي التَّائِيْدِ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے چچا کے ہمراہ صحابہ میں نے عبد اللہ بن ابی بن سلول (مناقبین کا سردار) کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جو لوگ رسول اللہ کے پاس ہیں ان پر خرچ نہ کرو یہاں تک کہ وہ تیرے برابر نہ بنیں اور یہ بھی کہا کہ اگر تم مدینے کی طرف لوٹ کر گئے تو ضرور ایسا ہوگا کہ جو سب سے زیادہ عزت والا ہے وہ سب سے زیادہ ذلت والے کو نکال باہر کرے گا۔ پس میں نے اپنے چچا سے اس کا ذکر کر دیا اور میرے چچا نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور واقعہ عرض کر دیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کو بلایا تو وہ مسہیں کھائے کہ انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں سچا اور مجھے جھوٹا قرار دیا۔ اس پر مجھے اتنا مدد ہوا کہ ایسا مدد کبھی نہ پہنچا ہوگا۔ چنانچہ میں اپنے گھر میں بیٹھ رہا۔ اُس وقت اللہ تعالیٰ نے سورہ منافقین نازل فرمائی اور بتایا کہ:۔۔۔ وہ لوگ بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ اُن لوگوں پر خرچ نہ کرو جو رسول اللہ کے پاس ہیں۔۔۔ اور جو بہت عزت والا ہے وہ مدینے سے ضرور اُس کو نکال دے گا جو بہت ذلت والا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے بلایا، اس سورت کو پڑھا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں سچا کر دیا ہے۔

ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا فَطُبِعَ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ کی تفسیر

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب عبد اللہ بن ابی نے کہا کہ اُن لوگوں پر خرچ نہ کرو جو رسول اللہ کے پاس ہیں اور یہ بھی کہا کہ اگر تم لوٹ کر گئے تو مدینہ سے۔۔۔ میں نے اس کی خبر نہ لی کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مدینے کی طرف انصراف نے مجھے علامت کی کہ جو عبد اللہ بن ابی قسم کھا گیا کہ اُس نے یہ بات نہیں کہی۔ پس میں اپنے گھر جا کر سو گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے بلایا۔ جب میں حاضر خدمت ہوا تو آپ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہیں سچا کر دیا ہے اور یہ وحی نازل فرمائی ہے:۔۔۔

إِنَّ اللَّهَ قَدْ صَدَّقَكَ يَا نَبِيُّ
بَابُ الْإِيمَانِ الْمَرْجِيَّةِ فِي التَّائِيْدِ

۲۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْثَدَةَ بْنُ أَبِي رَافَةَ، حَدَّثَنَا إِسْرَءِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ بَيْنَ سَلُولٍ يَقُولُ: لَا تُفْقَرُوا عَلَيَّ مِنْ جَنْدِ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْقُضُوا. وَقَالَ أَيْضًا لِمَنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لِيُخْرِجَنَا الْأَعْرَابُ مِنْهَا الْأَذَلَّ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَلِيٍّ فَذَكَرْتُهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قُحَّاصٍ فَخَلَعُوا أَمَّا لَوْ فَصَلَّ قَلْبُهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَّبَنِي، فَأَصَابَنِي هَمٌّ لَمْ يُصِيبْنِي مِثْلَهُ فَجَلَسْتُ فِي بَيْتِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ إِلَى قَوْلِهِ هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُفْقَرُوا عَلَيَّ مِنْ جَنْدِ رَسُولِ اللَّهِ إِلَى قَوْلِهِ لِيُخْرِجَنَا الْأَعْرَابُ مِنْهَا الْأَذَلَّ، فَأَرْسَلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِنْ أَتَانَهُ قَدْ صَدَّقَكَ.

بَابُ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا فَطُبِعَ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ

۲۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْثَدَةَ بْنُ أَبِي رَافَةَ، حَدَّثَنَا إِسْرَءِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ بَيْنَ سَلُولٍ يَقُولُ: لَا تُفْقَرُوا عَلَيَّ مِنْ جَنْدِ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْقُضُوا. وَقَالَ أَيْضًا لِمَنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لِيُخْرِجَنَا الْأَعْرَابُ مِنْهَا الْأَذَلَّ، فَأَرْسَلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِنْ أَتَانَهُ قَدْ صَدَّقَكَ.

(آیت ۸۰، ۸۱) - ابن ابی نائدہ نے بھی اس کی اعتراف اور
 ابن ابی لیلیٰ، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
 نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْهُ فَقَالَ إِنْ اللَّهَ قَدْ صَدَقَكَ
 وَتَزَلَّ هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنْفِقُوا أَلَايَةَ يَقُولُ
 إِنَّ إِيَّاهُ زَادَ عَيْنَ الْإِسْمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي
 لَيْلَى عَنْ زَيْدِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَابُ ۸۹ وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ
 وَإِنْ يَقُولُوا تَسْمَعُ لِقَوْلِهِمْ كَأَنَّهُمْ خَشَبٌ مُسْتَقَرٌّ
 يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ هُمُ الْعُدَاةُ فَاذْكُرْهُمْ
 قَاتِلْهُمْ اللَّهُ أَفَى يُؤْفَكُونَ

اور جب تو انہیں دیکھے ان کے جسم کی تعجب کی تفسیر

اور جب تو انہیں دیکھے ان کے جسم کی تعجب کی تفسیر
 تو ان کی بات غور سے سنے۔ گویا وہ گریاں ہیں دیوار سے لگائی ہوئی۔ ہر لمحہ
 آواز اپنے ہی اوپر ملے جاتے ہیں۔ وہ دشمن ہیں، تو ان سے بچتے رہو۔ اللہ انہیں
 حضرت بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم
 نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو گوں کو بڑی تکلیف کا سامنا
 کرنا پڑا اس پر عبد اللہ بن ابی نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ جو لوگ رسول
 اللہ کے گرد ہیں ان پر خرچ مت کرو یہاں تک کہ وہ منتشر نہ جائیں اور کہہ
 اگر ہم مدینے کی طرف لوٹ کر گئے تو جو سب سے زیادہ عزت والا ہے وہ ضرور
 اس سے اس کو نکال دے گا جو سب سے زیادہ ذلت والا ہے پس میں نبی
 کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا اور یہ بات آپ کو بتادی
 پس آپ نے عبد اللہ بن ابی کو بلایا اور اس سے پوچھا تو اس نے قسم کھا کر کہا
 کہ اس نے ایسا نہیں کیا ہے۔ لوگ کہنے لگے کہ زید بن ارقم نے رسول اللہ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم سے جو بات کہی ہے پس لوگوں کے اس فیصلے سے میرے
 دل کو بہت صدمہ پہنچا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میری تصدیق میں
 سورہ منافقون نازل فرمادی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
 ان منافقین کو بلایا تاکہ ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے تو انہوں نے
 اپنے سر گھمائے، اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں دیوار پر لگی ہوئی گریاں
 کہا ہے اور وہ دیکھنے میں تھے بھی بظاہر شریعہ خوبصورت۔

۸۰/۱ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ
 ابْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ
 زَيْدَ ابْنَ اَرْقَمٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ أَصَابَ النَّاسَ فِيهِ شِدَّةٌ
 فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي لَيْصَةَ لَا تُنْفِقُوا عَلَى
 مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْقُضُوا مِنْ حَوْلِهِ
 وَقَالَ لَيْثٌ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لِيُخْرِجَنَا الْأَمْرُ
 مِنْهَا الْأَذَلَّ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَخَبَرْتُهُ فَأَرْسَلَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي قَسَالَةَ
 فَاجْتَهَدَ يَمِينَتَهُ مَا قَعَلَ قَالُوا كَذَبَ زَيْدُ بْنُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمَهُ فِي نَفْسِي مِثْلًا
 قَالُوا سَيِّدًا حَتَّى أَقْرَأَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَصَدِيقِي
 فِي إِذَا أَجَاعَكَ الْمَنَافِقُونَ فَنَدَّاهُمْ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْتَخْفِرَ لَهُمْ قُلُوبَهُمْ وَأَنَّهُمْ
 قَوْلُهُ خَضِبْ مُسَدَّدًا قَالَ كَانُوا رِجَالًا لَا
 أَجْمَلَ شَيْءٍ

بَابُ ۹۰ وَإِذَا قِيلَ لَكُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ
 رَسُولُ اللَّهِ تَوَدَّوْا رُبَّكُمْ وَرَأَيْتَهُمْ يَصْذُوقُونَ
 وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ - حَدَّثَنَا اسْتَهْزَأَ وَإِلَى النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقْرَأُ بِالْحَفِيفِ مِنْ
 تَوَيْتٍ

وَإِذَا قِيلَ لَكُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ کی تفسیر
 اور جب ان سے کہا جائے کہ اؤ رسول اللہ تمہارے لئے معافی چاہیں تو اپنے سر گھماتے ہیں
 اور تم انہیں دیکھو کہ غرور کرتے ہوئے منہ پھیرتے ہیں (آیت ۵) یعنی مردوں کو اس طرح
 حرکت دیتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تسخیر و انا مقصود تھا
 بعض نے تو قیام کو کوبیت سے تخفیف کے ساتھ پڑھا ہے۔

۲۰۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَتَّى فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَنٍّ سَلُولِي يَقُولُ لَا تَسْأَلُوا عَلِيَّ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُوا وَلَيْثُنَ دَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لِيُخْرِجَنَا الْأَعْرَابُ مِنْهَا الْأَذَنَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَتَّى فَذَكَرَ عَتَّى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَّقَهُمْ فَأَصَابَنِي عُمَرُ لَمْ يُصِبْنِي مِثْلُهُ قَطُّ فَجَلَسْتُ فِي بَيْتِي وَ قَالَ عَتَّى مَا أَرَدْتُ إِلَى أَنْ كَذَبَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَقَّتَكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا لَنْ نَشْهَدَ إِنَّكَ لِرَسُولِ اللَّهِ وَارْجِعْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرَاهَا وَقَالَ إِنَّ اللَّهَ فَدَّ صَدَقَكَ

باب ۹۶ سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ وَإِنْ اللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ

۲۰۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْزَانَ قَالَ عَمَّا وَسَّعَتْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ كُنَّا فِي غَزَاةٍ قَالَ سَيِّئَانِ مَرَّةً فِي جَيْشٍ كَسَمَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا الْأَنْصَارُ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا الْمُهَاجِرِينَ فَسَمِعَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ دَعَايَ جَاهِلِيَّةٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَسَمَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ دَعَايَا فَاتَّهَا مُنْتِنَةً فَسَمِعَ بِذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَحْطَانَ فَقَالَ فَعَلُوا هَذَا مَا دَانَ اللَّهُ لَيْثُنَ رُجِعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لِيُخْرِجَنَا الْأَعْرَابُ مِنْهَا الْأَذَنَ فَلَبِغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعَايَ أَضْرِبُ عَنْقَ هَذَا

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے چچا (حضرت سعد بن عبادہ) کے ساتھ تھا کہ میں نے عبد اللہ بن ابی بن سلول کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جو لوگ رسول اللہ کے پاس ہیں ان پر خرچ نہ کرو یہاں تک کہ وہ پیچھے ہٹ جائیں اور اگر ہم مدینہ کی طرف واپس لوٹے تو جو سب سے زیادہ والا ہے وہ ضرور اس سے اس کو نکال دے گا جو سب سے ذلت والا ہے۔ میں نے اس کا ذکر اپنے چچا جان سے کر دیا اور انہوں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہہ دی۔ (مناہضین کے قسم کھانے پر) آپ نے انہیں سچا کر دیا تو مجھے اتنا صدمہ پہنچا کہ جتنا کبھی نہ پہنچا ہوگا میں اپنے گھر میں جا بیٹھا۔ میرے چچا جان نے فرمایا کہ اس بات سے تمہیں کیا کیا حاصل ہوا۔ جبکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمہیں جھوٹا قرار دیا اور تم سے ناراض ہو گئے اس پر اللہ تعالیٰ نے سورۃ المنافقون نازل فرمائی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے بلایا۔ پھر آپ نے یہ سجدہ پڑھ کر فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہیں سچا کر دیا ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ أَسْتَغْفِرُكَ كُفْرُكَ كُفْرُكَ كُفْرُكَ
اُن پر ایک سارے تم ان کی معافی چاہو یا نہ چاہو اللہ انہیں برگزیدہ نہیں سمجھے گا بیشک اللہ منافقوں کو راہ نہیں دکھاتا (آیت ۶)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم ایک غزوہ میں تھے۔ سیئان راوی نے ایک دفعہ غزوہ کی جگہ بتائی کہ مہاجرین میں سے ایک نے کسی انصاری کو ٹھوکر ماری تو انصاری نے آواز دی کہ: انصار کی مدد کرو اور مہاجر نے بھی آواز دی کہ: مہاجرین کی مدد کرو۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا سنا تو فرمایا: یہ زمانہ جاہلیت کی یاد کس نے تازہ کی جا رہی ہے لوگوں نے بتایا کہ رسول اللہ مہاجرین میں سے ایک آدمی نے انصار کے ایک آدمی کو ٹھوکر ماری تھی۔ آپ نے فرمایا کہ زمانہ جاہلیت کی طرح آواز نہیں لگانی چاہیے یہ تو بری بات ہے۔ جب عبد اللہ بن ابی قحطانی نے یہ بات سنی تو کہا: یوں کرواؤ خدا کی قسم اگر ہم مدینہ کی طرف لوٹ کر گئے تو اس سے جو سب سے زیادہ عزت والا ہے وہ ضرور اس کو نکال دے گا جو سب سے زیادہ ذلت والا ہے۔ جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو حضرت عمرؓ نے ہرگز

عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجیے کہ اس منافق کی گردن اڑا دوں پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: اس خیال کو

چھوڑ دو لوگوں میں چہرہ پائنے لگے تاکہ محمدؐ تو اپنے ساتھیوں کو بھی قتل کر دیتے ہیں جب آپؐ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی تو انصار کی تعداد مہاجرین سے زیادہ تھی لیکن بعد میں مہاجرین کی تعداد زیادہ ہو گئی تھی۔ سخیان کا بیٹا ہے کہ میں نے اس حدیث کو عربوں دینار سے سن کر یاد کیا ہے اور وہ نرک تھے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے سنا کہ ہم نبی کریم ﷺ سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔

ہُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تَنْفِقُوا فِي تَفْسِيرِ
 وہی ہیں جو کہتے ہیں ان پر خرچ نہ کرو رسول اللہ کے پاس ہیں یہاں تک کہ پریشانی ہو جائیں اور اللہ ہی کے لیے ہیں آسمانوں اور زمین کے خزانے مٹا نفقوں کو سمجھ نہیں ہے (آیت ۷)

عبد اللہ بن فضل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ خزہ کے واقعے سے (جس میں متعدد صحابہ اکرام شہید ہوئے) مجھے بہت صدمہ پہنچا ہے۔ پس حضرت زید بن ارقم نے میرے لیے خط لکھا کہ مجھے بھی اس کا بہت رنج ہو رہا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا کہ اے اللہ! انصار کی مغفرت فرما اور ان کے بیٹوں کی۔ پس انھوں نے انھیں راوی کو اس میں شک ہے کہ انصار کے پوتوں کے لیے بھی آپؐ نے یہ دعا کی تھی یا نہیں۔ پس جو لوگ حضرت انس کے پاس تھے ان میں سے کسی نے ان کے متعلق پوچھا تو حضرت انس نے فرمایا کہ یہ (حضرت زید بن ارقم) وہ شخص ہیں جن کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے کہ یہ وہ شخص ہے جس کی سماعت کو اللہ تعالیٰ نے سنی قرار دیا ہے۔

يَقُولُونَ لَيْسَ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ فِي تَفْسِيرِ
 کہتے ہیں ہم مدینہ پھر کر گئے تو فردوس بڑی عزت والا ہے وہ اس میں سے نکل دے گا اے جو نہایت عزت والا ہے اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ مہاجرین میں سے ایک آدمی نے انصار

کے ایک ایک آدمی کو شکر کر مار دی تو انصاری نے آواز دی: "انصار کی مدد کرو۔" اور مہاجر نے بھی آواز دی: "مہاجرین کی مدد کرو۔" جب

الْمُسَافِقُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاهُ لَا يَخْذَلُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَهْلَهُ وَكَانَتْ الْأَنْصَارُ أَكْثَرَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ حِينَ قَامُوا الْمَدِينَةَ ثُمَّ قَالَ الْمُهَاجِرُونَ كَثُرُوا وَابْتَدَأَ قَالَ سُفْيَانُ حَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ۸۹۷ هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تَنْفِقُوا
 عَلَيَّ مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْقُضُوا وَيَقْرَأُوا وَلَهُ خَزَائِنُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكِنَّ الْمُسَافِقِينَ لَا يَقْعَمُونَ

۲۰۱۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُثَيْبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُثَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْقَاضِي أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ حَرِمْتُ عَلَى مَنْ أَصِيبَ بِالْحَرْبِ فَكُتِبَ إِلَيْهِ زَيْدٌ بَرٌّ أَسَاقِمٌ وَيُلْغِيهِ شِدَّةُ حَرْبِي يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْنِ الْإَنْصَارَ وَلَا تَبْنِ الْإَنْصَارَ وَشَدَّ ابْنُ الْقَاضِي فِي ابْنِ أَبِي الْأَنْصَارِ فَسَأَلَ أَنَسًا بَعْضَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَقَالَ هُوَ الَّذِي يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا الَّذِي أَوْفَى اللَّهُ لَهُ يَأْذَنُ

بَابُ ۸۹۸ يَقُولُونَ لَنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ
 لِيُخْرِجَنَّا لَأَعْرَضْنَا الْأَذَلَّ وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنَّ الْمُسَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ

۲۰۱۵۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ كُنَّا فِي عَمْرٍاءَ فَكَسَّرَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ بات سنائی تو آپ نے فسر لیا۔ بات کیا ہوئی ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ ایک مہاجر نے ایک انصاری کو شوکر مار دی تھی۔ تو انصاری نے انصار کو مدد کے لئے پکارا اور مہاجر نے مہاجرین کو۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فسر لیا کہ اس طرح پکارنا چھوڑ دو، یہ تو بُری بات ہے۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کی جانب ہجرت فرمائی تو انصار تعداد میں زیادہ تھے لیکن بعد میں مہاجرین کی تعداد زیادہ ہو گئی۔ اس پر عبداللہ بن ابی نے کہا کہ تم ایسا کرو اور اگر ہم مدینہ کی طرف لوٹ کر گئے تو جو سب سے زیادہ مسرت والا ہے وہ اُس سے ضرور اُسے نکال دے گا جو سب سے زیادہ ذلت والا ہے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ اچھے اہانت مرحمت فرمائیے کہ اس منافق کی گردن اُٹا دوں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو کیونکہ لوگ باتیں بنائیں گے کہ عسکد تو اپنے ساتھیوں کو بھی قتل کر دیتے ہیں۔

سورۃ التغابن کی تفسیر

عقلمند بن قیس نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ جو اللہ پر ایمان رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے دل کو نورِ ہدایت سے بھر دیتا ہے۔ ایسے شخص کو جب کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ رمضانے الہی پر راضی رہتا اور جانتا ہے کہ یہ اللہ کا

سورۃ الطلاق کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے کہ کسی کام کا وبال اُس کا بدلہ ہوتا ہے۔

سالم کا بیان ہے کہ ان کے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما) نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی پس حضرت عمر نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کر دیا تو آپ نے اس پر ناراضگی کا اظہار فرمایا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فسر لیا کہ اُسے واپس لوٹاؤ

اور اپنے پاس رکھو یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے پھر جب حیض آئے اور اُس سے پاک ہو جائے تو اگر طلاق دینا چاہو تو پاکی کی حالت میں دے

فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ يَا اَللّٰهُ اَنْصَارِيْ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا اَللّٰهُ هَاجِرِيْ فَقَسَعَهَا اَللّٰهُ رَسُوْلَهُ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا هَذَا فَقَالُوا اَلَسَمَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ يَا اَللّٰهُ اَنْصَارِيْ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا اَللّٰهُ هَاجِرِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهَا فَاَقْبَا مُنِيْنَةً قَالَ جَابِرٌ وَكَانَتْ الْاَنْصَارُ حِيْنَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْتَرَكْتُمْ كَثْرَ الْمُهَاجِرِيْنَ بَعْدُ فَقَالَ عَبْدُ اَللّٰهِ بْنُ اَبِيْ اَوْقَدٍ فَعَلُوْا وَ اَللّٰهُ لَشَرٌّ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لِيُخْرِجَنَّ الْاَعْرَضُ مِنْهَا الْاَذَلَّ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اَللّٰهُ عَنْهُ دَعْنِيْ يَا رَسُوْلُ اَللّٰهُ اَصْرِبْ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَحَدَّثُ اِنْسَانٌ اَنْ يُّحْمَدًا يَقْتُلَ اَخِيْاَبَةً

باب ۹۹ (سورۃ التغابن)

وَقَالَ عَلَقْمَةُ عَبْدُ اَللّٰهِ وَمَنْ يُؤْمِنُ بِاَللّٰهِ يَهْدِ قَلْبُهُ هُوَ الَّذِيْ اِذَا اَصَابَتْهُ مُصِيْبَةٌ رَّضِيَ وَ اَعْرَفَ اَقْدَامَ اَللّٰهِ

باب ۱۰۰ (سورۃ الطلاق)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَبَالَ اَمْرِهِ اَجْزَا اَمْرِهِا. ۲۰۱۶. حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُزَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ اَبُو قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو اَلْعَمَاسِ عَنْ اَبِيْ دَاوُدَ اَنَّ اَبِيْ رَضِيْ اَللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهُ اَنَّ طَلُوْا اَصْرَا قَهْوَةً وَهِيَ حَائِضَةٌ فَذَكَرُوْهُ لِرَسُوْلِ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ فِيْهِ رَسُوْلُ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِيُجْرِ اِحْدَاهَا ثُمَّ يُسَكِّرُهَا حَتّٰى تَطْلُوْا ثُمَّ تَحِيْضُ فَتَطْلُوْا فَاِنْ

دو۔ لیکن ہاتھ لگانے سے پہلے اور حکم الہی کے مطابق ہی عذت ہے اور حل والی عورتوں کے لئے عذت یہ ہے کہ وضع حمل ہو جائے اور جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو اس کے کام میں آسانی پیدا کر دی جاتی ہے۔ اور ذراتِ اخیال کا واحد ذاتِ حیل ہے۔

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس وقت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اُن کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اُس آدمی نے کہا کہ مجھے اس عذت کے بارے میں فتویٰ دیکھنے جو اپنے غاوند کی وفات کے چالیس دن بعد پکڑنے پر حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ دونوں عذتوں میں سے دوسری (جس کے دن زیادہ ہوں)۔ میں ابو سلمہ نے کہا (قرآن کریم میں تو یہ ہے) اور حل والیوں کی عیاد یہ ہے کہ وہ اپنا حل ہی لیں (آیت م) حضرت ابو ہریرہ نے کہا کہ میں بھی اپنے بھتیجے ابو سلمہ سے اتفاق کرتا ہوں پس حضرت ابن عباس نے اپنے غلام کو نرب کر دیا کہ اس کا واقعی حکم حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ملو انہ کے آئے۔ انہوں نے فرمایا کہ سیدہ اسمیہ کا شوہر شہید ہو گیا تھا اور وہ اُس وقت حاملہ تھیں، تو اُن کے وصال کے چالیس روز بعد ان کے ہاں بچہ پیدا ہوا۔ پس اُن کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا گیا اور خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کا نکاح پڑھایا۔ اور نکاح کا پیغام دینے والوں میں ابو السائب بھی تھے۔ ابوبکر منقذی نے محمد بن سیرین سے روایت کی ہے کہ میں اُس حلقہ میں موجود تھا جس کے اندر عبدالرحمن بن ابویسلی تھے اور اُن کے ساتھی اُن کی تعظیم کرتے تھے تو انہوں نے دونوں عذتوں کا ذکر کیا۔ پس میں نے عبداللہ بن عقبہ کے واسطے سے حضرت سیدہ بنت حارث کا واقعہ بیان کیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ مجھے اُن کے بعض ساتھیوں نے روکا محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمن بن ابویسلی سے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہوا کہ میں دانستہ عبداللہ بن عقبہ پر جھوٹ بولنے کی جرات کر رہا ہوں، حالانکہ وہ نواج کو ذمہ میں رکھتے ہیں۔ وہ فرمایا ہر کوئی کہے کہ اُن کے چچا تو ایسا نہیں کہتے۔ پھر میں ابو عقیلہ مالک بن عامر سے ملا اور اُن سے پوچھا تو انہوں نے مجھ سے حدیث سیدہ بیان کی پھر میں نے اُن سے کہا کہ کیا اب نے عبداللہ بن مسعود سے اس بارے میں کچھ سنا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ

بَدَأَ أَنْ يُطْلِقَهَا أَقْلِي طَلِقَهَا طَاهِرًا قَبْلَ أَنْ تَمْسَهَا قَتَلَكَ الْوَحْدَةُ كَمَا أَمَرَكَ اللَّهُ وَأَوْلَاكَ الْأَحْمَالُ أَجَلُكَ أَنْ تَضَعَنَّ حَمْلَهُنَّ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا أَوْ أَوْلَاكَ الْأَحْمَالُ وَاجِدْهَا ذَاتَ حَمْلٍ.

۲۰۱۷. حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَالْبُؤْهُرُ مَرَّةً جَالِسٌ عِنْدَهُ فَقَالَ أَقْبَتْنِي فِي امْرَأَةٍ وَلَدْتُ بَعْدَ زَوْجِيهَا بِأَرْبَعِينَ لَيْلَةً فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ آخِرُ الْأَجَلَيْنِ قُلْتُ أَنَا وَأَوْلَاكَ الْأَحْمَالُ أَجَلُكَ أَنْ تَضَعَنَّ حَمْلَهُنَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَا مَعَ ابْنِ أَخِي يَعْنِي أَبَا سَلَمَةَ خَدَمْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ غُلَامًا كَرِيمًا إِلَى أُمِّ سَمَةَ يَسْأَلُهَا فَقَالَتْ قَتَلَ زَوْجِي سَبْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةِ رَهَى حَبْلِي فَوَضَعَتْ بَعْدَ مَوْتِهِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً فَخَطَبْتُ فَأَنكَحَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَبُو السَّنَابِلِ فِيْمَنْ خَطَبَهَا. وَقَالَ سَيِّدَانُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو الثَّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي شَرْبٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ كُنْتُ فِي حَلْقَةٍ فِيهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ أَبِي لَيْلَى وَكَانَ أَصْحَابُهُ يُعْظِمُونَهُ قَدْ كَرَّ الْأَجَلَيْنِ فَحَدَّثْتُ بِحَدِيثِ سَبْعَةِ يَذُبُّ الْحَايَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْبَةَ قَالَ فَصَنَعْتُ بِبَعْضِ أَصْحَابِهِ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ فَقَطَّعْتُ لَهُ فَقُلْتُ إِنْ أَدَّ الْجَرِيءُ إِنْ كَذَبْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْبَةَ وَهُوَ فِي نَاحِيَةِ الْكُوفَةِ فَاسْتَحْيَا وَقَالَ لَكِنْ عَمَّ لَمْ يَقُلْ ذَلِكَ فَتَقَيَّتُ أَبَا عَظِيمَةَ مَالِكُ بْنُ عَامِرٍ فَسَأَلْتُهُ قَدْ هَبَ يَحْدِثُ حَدِيثَ سَبْعَةِ فَقُلْتُ هَلْ

عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ اتَّعَجَلُونَ عَلَيْهَا التَّخْلِيضَ
وَلَا تَعَجَلُونَ عَلَيْهَا الرُّخَصَةَ، لَنَزَلَتْ سُورَةُ
النِّسَاءِ الْقَصْرَى بَعْدَ النُّطُولِ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ
أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ.

ہم حضرت عبداللہ بن مسعود کے پاس موجود تھے کہ انہوں نے فرمایا کہ کیا تم عورتوں پر سختی کرتے ہو اور ان کے بارے میں آسانی کو نظر انداز کر دیتے ہو۔ حالانکہ عدت کے کم دنوں والی سورۃ النساء کی آیت عدت کے زیادہ دنوں والی آیت کے بعد نازل ہوئی ہے یعنی: "حمل والیوں کی یہ عداوت ہے کہ وہ اپنا حمل جن لیں۔"

سورۃ التحریم کی تفسیر

اسے غیب بتانے والے (نبی) تم اپنے آپ پر کبوں حرام کیے لیتے ہو وہ چیز جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کی۔ اپنی بیویوں کی مرضی چاہتے ہو اور اللہ کی سنت والا مہربان ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حرام ٹھہرانے میں کفارہ دینا ہو گا۔ نیز انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طرز عمل پیروی کی جانی چاہیے۔

بَابُ سُورَةِ التَّحْرِيمِ

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ تَبَتَّخِ
مَرْضَاةَ أَزْوَاجِكَ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ.
۲۰۱۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فضالة حَدَّثَنَا هِشَامُ
عَنْ يَحْيَى عَنْ ابْنِ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ
ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ فِي الْحَرَامِ يَكْفُرُ
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ لَكَ فِي رَسُولِ اللَّهِ
أَسْوَةٌ حَسَنَةٌ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُمّ المؤمنین زینب بنت جحش کے پاس شہد پیا کرتے اور کافی دیر ٹھہرے رہتے۔ اس پر میں نے اور اُمّ المؤمنین حفصہ نے آپس میں ٹھہرائی کہ ہم میں سے جس کے پاس حفصہ تشریف لائیں تو وہ ضرور آپ سے بے گنجی کے آپ نے مٹا کر لیا ہے کیونکہ مجھے آپ سے مٹا کر کی بوجھ ہے۔ (چنانچہ میں نے یہی کہا) تو آپ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ میں نے تو زینب بنت جحش کے پاس سے شہد پیا ہے۔ بہر حال میں اب یہ بھی نہیں پیوں گا اور میں نے قسم کھالی ہے۔ تم اس کا کسی سے ذکر نہ کرنا۔

بَابُ تَبَتَّخِ مَرْضَاةَ أَزْوَاجِكَ کی تفسیر

تم اپنی بیویوں کی مرضی چاہتے ہو اور اللہ کی سنت والا مہربان ہے۔ بیشک اللہ عید بن حنین کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرمایا کہ تم نے ایک سال تک میں یہ ارادہ کیا کرتا رہا کہ

بَابُ تَبَتَّخِ مَرْضَاةَ أَزْوَاجِكَ کی تفسیر

بَابُ تَبَتَّخِ مَرْضَاةَ أَزْوَاجِكَ قَدْ
فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ.

۲۰۲۰. حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ

حضرت عمر بن خطاب سے ایک آیت کے متعلق دریافت کروں لیکن ان کی حیثیت کے سبب مجھے پوچھنے کی جرأت نہ ہوئی، یہاں تک کہ وہ حج کے ارادے

حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ
أَنَّهُ قَالَ مَكَثْتُ سَنَةً أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ ابْنَ

الْخَطَابِ عَنْ أَبِيهِ فَمَا اسْتَطِيعَ أَنْ أَسْأَلَ هَيْبَةً
لَهُ حَتَّى خَرَجَ حَاجًّا فَخَرَجْتُ مَعَهُ فَلَمَّا رَجَعْتُ
وَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَدَلُ إِلَى الْأَرَاكِ لِحَاجَةٍ لَهُ
قَالَ فَوَقَفْتُ لَهُ حَتَّى خَرَجَ ثُمَّ سِرْتُ مَعَهُ فَقُلْتُ
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ اللَّهِ أَنْ تَظَاهَرَنَا عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَدْرَاجِهِ فَقَالَ يَلُوكَ
حَقِصَةٌ وَعَاشِئَةٌ قَالَ فَقُلْتُ وَإِنَّهُ إِنْ كُنْتُ
لَا دِيْدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ هَذَا مِنْ سَنَةٍ فَمَا اسْتَطِيعَ
هَيْبَةً لَكَ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ مَا ظَنَنْتُ أَنْ يَعْنُو مِنْ
عِلْمٍ فَاسْأَلْنِي فَإِنْ كَانَ لِي عَلَيْكَ خَبْرٌ فَكُنْ بِهِ وَقَالَ
كُفَّ قَالَ عَمْرٌ إِنْ كُنَّا فِي الْحَجِّ هَيْبَةٌ مَا نَعْدُ لِلنِّسَاءِ
أَمْرًا حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِمْ مَا أَنْزَلَ وَقَسَمَ لَهُنَّ مَا
قَسَمَ قَالَ فَبَيْنَا إِنْ أَمْرًا تَأَمَّرُكَ إِذْ قَالَتْ
إِمْرَأَتِي لَوْ صَنَعْتَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَقُلْتُ لَهَا
مَا لَكَ وَلِمَا أَهْلُنَا فِيمَا كَكُنْكَ فِي أَمْرٍ أَرِيدُهُ فَقُلْتُ
لِي سَجَّاءُ لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَابِ مَا تُرِيدُ أَنْ تُرَاجِعَ أُمَّتَ
وَإِنْ أَبَيْتُكَ لَتُرَاجِعَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتَّى يَقْضَى يَوْمَهُ غَضَبَانِ فَقَامَ عُمَرُ فَأَخَذَ
رِدَاءَهُ كَمَا كَانَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى حَقِصَةٍ فَقَالَ لَهَا
يَا بَنِيَّةُ إِنَّكَ لَتُرَاجِعِينَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتَّى يَقْضَى يَوْمَهُ غَضَبَانِ فَقَالَتْ حَقِصَةٌ
وَاللَّهِ إِنْ أَلْتُرَاجِعُهُ فَقُلْتُ تُعْلِمِينَ إِلَيَّ أَحَدُكُمْ
عُقُوبَةَ اللَّهِ وَغَضَبَ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا بَنِيَّةُ لَا يُعْمَلُ نَكَاحٌ هَذِهِ إِلَيَّ أَجْمَعُهَا حَسَنًا
خُبَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا يُرِيدُ
عَاشِئَةٌ قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ
لَقَدْ أَبَيْتُ مِنْهَا فَاكَلَمْتُهَا فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ عَجَبًا لَكَ
يَا ابْنَ الْخَطَابِ دَخَلْتَ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى تَبْتَغِيَ أَنْ
تَكُنَّ أُمَّتِي أَوْ شَأْنًا أَوْ شَأْنًا أَوْ شَأْنًا أَوْ شَأْنًا

سے نکلے تو میں بھی اُن کے ساتھ نکلا جب ہم آ رہے تھے تو وہ ایک پہلو کے
دروخت کے پاس ٹھہرے حاجت کے لئے گئے یہ فرماتے ہیں کہ میں اُن کے آٹھ
میں کھڑا رہا یہاں تک کہ جب وہ فارغ ہو گئے تو میں اُن کے ساتھ چل دیا۔
اُس وقت میں نے کہا: اے امیر المؤمنین ابی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
ازواج مطہرات میں سے وہ کونسی زوجہ ہیں جنہوں نے آپس میں مشورہ کیا تھا۔
انہوں نے فرمایا: وہ حفصہ اور عائشہ تھیں۔ یہ فرماتے ہیں، پھر میں نے کہا کہ خدا
کی قسم میں ایک سال سے یہ بات پوچھنے کا ارادہ کر رہا تھا۔ لیکن آپ کی محبت کے
کے باعث دریافت نہ کر سکا۔ انہوں نے فرمایا: ایسا نہ کیا کرو۔ اگر تمہارا یہ
خیال ہو کہ مجھے فلاں بات کا علم ہے تو مجھ سے پوچھ لیا کرو۔ اگر مجھے اسکا علم ہو گا
تو تمہیں بتا دیا کروں گا۔ یہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ خدا کی قسم
زمانہ جاہلیت میں ہم عورتوں کا کوئی حق نہیں سمجھتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے
اُن کے متعلق وہ احکام نازل فرمائے جو نازل فرمائے ہیں۔ اور اُن کا وہ حق
مقرر فرمایا جو بھی مقرر فرمایا وہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں اپنے کسی معاملے میں
سوچ بچار کر رہا تھا کہ میری اہلیہ نے کہا: کاش آپ ایسا اور ایسا کرتے۔ وہ
فرماتے ہیں کہ میں نے اُن سے کہا تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جو کچھ میں کرنا چاہتا ہوں
تم میرے اس معاملے میں کیوں دخل دیتی ہو؟ انہوں نے کہا: اے ابن خطاب
یہ آپ کیسے عجیب بات کر رہے ہیں؟ آپ یہ چاہتے ہیں کہ آپ کو مطلقاً جواب نہ دیا
جائے۔ حالانکہ آپ کی صاحبزادی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جواب
دیتی ہیں جس پر ایک سردار ان ضرورت غصے کی حالت میں گزرا۔ پس حضرت عمرؓ
کھڑے ہو گئے، اپنی چادر سمجھائی، یہاں تک کہ حضرت حفصہ کے پاس پہنچے اور
اُن سے کہا: اے بیٹی! کیا تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جواب دیتی ہو
یہاں تک کہ حضور سارا دن غصے میں گزارتے ہیں۔ پس حضرت حفصہ نے کہا:
خدا کی قسم ہم تو (سب کی سب) حضور کو جواب دیتی ہیں حضرت عمرؓ نے فرمایا: کیا
تم یہ جانتی ہو کہ میں تمہیں اللہ کے عذاب سے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے غضب سے بچا سکتا ہوں؟ اے بیٹی! جس کا حق مقبول بارگاہ رسالت ہے
اور جس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو محبت ہے اُس کا معاملہ
تمہیں دھوکا نہ دے جائے۔ اُن کا اشارہ حضرت عائشہ کی طرف تھا۔ وہ

فرماتے ہیں کہ پھر میں باہر نکل آیا اور رشتہ داری کے سبب حضرت اُم سلمہ
کے پاس گیا اور اُن سے اسرار و راز گفتگو کر تو ام المؤمنین حضرت اُم سلمہ نے

وَأَمَّا وَاجِبُهُ فَأَخَذَ نَبِيُّ وَاللَّهُ أَخَذَ أَسْرَ نَبِيِّ عَنْ
بَعْضٍ مَا كُنْتُ أَحَدٌ فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهَا وَكَانَ
لِي صَاحِبٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا رَغِبْتُ أَنْتَلِّي بِالْخَيْرِ
وَإِذَا غَابَ كُنْتُ أَنَا الرِّقْمَ بِالْخَيْرِ وَنَحْنُ نَتَخَوَّفُ
مِنْكَ مِنْ مَلُوكِ غَسَّانَ ذِكْرُكَ إِنَّهُ يُرِيدُ أَنْ
يَسِيرَ إِلَيْكَ فَقَدْ امْتَلَأَتْ صَدْرُ نَاوِيَهُ فَإِذَا
صَاحِبِي الْأَنْصَارِيُّ يَدْفِي الْبَابَ فَقَالَ افْتَحْ افْتَحْ
فَقُلْتُ جَاءَ الْغَسَّانِيُّ فَقَالَ بَلْ أَشَدُّ مِنْ ذَلِكَ
أَنْتَ نَزَلِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَوَّاجُهُ
فَقُلْتُ رَغِبَ الْفَقِصَةُ وَعَايِشَةُ فَأَخَذْتُ ثَوْبِي
فَأَخَذْتُ حَقِّي جَدْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي مَشْرِيقِهِ لَهُ يَرْنِي عَلَيْهِ فَأَجْعَلُهُ وَغُلَامٌ
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْوَدُ عَلَى
رَأْسِ الدَّرَجَةِ فَقُلْتُ لَهُ قُلْ هَذَا عَمْرُ بْنُ
الْخَطَّابِ فَأَذِنَ لِي قَالَ عَنْ فَقَصَصْتُ عَلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْحَبِيثُ فَلَمَّا بَلَغْتُ
حَدِيثَ أَقْرَسَلَمَةَ أَقْرَسَلَمَةَ رَضِيَ تَبَسُّمَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَتْ لَعَلِّي حَصْبِي فَأَبْدَتْ
بَيْنَهُ شَيْئًا وَتَحَتَّ رَأْسِهِ وَبَسَادَةٌ مِنْ أَدَمٍ حَشَوَهَا
لَيْفٌ وَإِنْ عِنْدَ رَجُلِيهِ قَرَأَ الْمَصْبُورُ وَعِنْدَ
رَأْسِهِ أَهْبَ مَعْلَقَةٌ قَرَأَتْ أَثَرُ الْحَصِيرِ فِي
جَنْبِهِ فَبَكَيْتُ فَقَالَ مَا يُبْكِيكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنَّ كِسْرِي وَفَيْصَرٍ فِيمَا هُمَا فِيهِ وَأَنْتَ
رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ لَهُمْ
الْمُدْنِيَا وَلَنَا الْآخِرَةُ

بَابُ ۹ وَإِذَا أَسْرَ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضٍ

أَرَوَّاجُهُ حَدِيثًا فَلَمَّا نَبَّاحَتْ بِهِ وَأُظْهِرَهُ اللَّهُ
عَلَيْهِ عَرَفَ بَعْضَهُ وَأَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ فَلَمَّا
نَبَّاهَا بِهِ قَالَتْ مَنْ أَنْبَاكَ هَذَا قَالَ تَبَّأَنِي

فرمایا: اسے اس خطاب آپ پر تعجب ہوتا ہے کہ آپ ہر بات میں دلیل اندازی کرتے
ہیں، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کی اندراج مطہرات کے
کے ذاتی معاملات میں مداخلت کرنے سے بھی نہیں ترکتے پس خدا کی قسم انہوں نے
ایسا سخت مواخذہ کیا کہ میرا عقد فرج پر گر گیا پس میں اُن کے پاس سے چلا آیا
چنانچہ میرا ایک انصاری دوست تھا جب میں بارگاہ رسالت سے غیر حاضر ہوتا
تو وہ مجھے اُس وقت کی باتیں بتاتا اور جب وہ غیر حاضر ہوتا تو میں جا کر اُسے بتایا
کرتا اور اُن دنوں میں غسان کے ایک بادشاہ کے حملے کا خطرہ تھا جسے بتایا گیا
تھا کہ وہ حملہ کرنے کے لئے روانہ ہو چکا ہے چنانچہ مجھے اس سے دل اس خوف سے
بہرہ ریز تھے جب میرے انصاری دوست نے اگر وہ دُعا کھٹکھٹایا، پھر کہا کھولو،
کھولو پس میں نے کہا: کیا غسانی آگیا؟ اُس نے کہا: بلکہ اُس سے بھی سخت معاملہ
سامنے آگیا۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی اندراج مطہرات سے
عظیم کی اعتبار فرمائی ہے پس میں نے کہا: حقیقتہً اور عائشہ کی ناک خاک آلود
ہو میں نے اپنا کپڑا (چادر) لیا پھر پڑھ لیا یہاں تک کہ کاشا اقدس تک جا پہنچا
اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس وقت بالافغانہ پر تشریف فرما تھے، جس پر
چڑھنے کے لئے میری لگا لی ہوئی اتنی اند میری کے پاس آپ کا ایک مہیا فام غلام
کھڑا تھا میں نے اُس سے کہا کہ میری جانب سے عرض کرو کہ میں خطاب حاضر ہوا
ہے۔ پس مجھے اجازت مرحمت فرمائی گئی حضرت عمر فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ واقعہ بیان کیا جب میں نے حضرت ام سلمہ کی گفتگو کی
تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہنسنے فرمایا اُس وقت حضور ایک چٹائی پر
لیٹے ہوئے تھے جبکہ چٹائی اندر جم اہر کے درمیان کوئی کپڑا کھینچا ہوا تھا اور سرور
کے نیچے چوڑے کا سر ہاتھ جو کھوکھ کی چھال سے بھرا ہوا تھا۔ اور ہاتھ میں پیروں کے
نیچے سلم کے پتے پھانے ہوئے تھے سرانے کی جانب چند کچے چھوڑے لٹکے ہوئے تھے
پس میں نے حضور کے پہلو میں ہونے کے نشانات دیکھے تو میں بے اختیار رونے
لگا۔ آپ نے دریافت فرمایا کیوں روتے ہو میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ
بیشک یہ کسری اور قیصر کیسے آسام سے زندگ گزار رہے ہیں حالانکہ آپ تو اللہ
وَإِذَا أَسْرَ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضٍ أَرَوَّاجُهُ کی تفسیر

اور جب میں نے اپنا ایک بیوی سے ایک راز کی بات فرمائی۔ پھر جب وہ اُس کا ذکر

کر یعنی اللہ اللہ نے اُسے نبی پر ظاہر کر دیا تو میں نے اُسے کچھ بتایا اور کچھ چھپ کر پوشی فرمائی
پھر جب میں نے اُسے اس کی خبر دی۔ بولی حضور کو کس نے بتایا؟ فرمایا مجھے تم نے

عَلَيْهِمُ الْخَيْرُ فِيهِ عَاشَتْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 خبر دہانے بتایا (آیت ۴) اس بارے میں حضرت عائشہ نے نبی کریم ﷺ سے
 تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

فت: اس حدیث کے آخر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دنیاوی زندگی کا ایک نقشہ ہے کہ پروردگار عالم نے آپ کو دونوں
 جہانوں کا بادشاہ بنایا لیکن دنیاوی آرام و راحت کے لیے آپ کے کاشائے اقدس میں سامان کتنا تھا کیا دنیا میں اتنے سامان کے ساتھ زندگی
 گزارنے پر کوئی رضامند ہو سکتا ہے؟ کیا اس سامان میں مزید کچھ کی جا سکتی ہے؟

اس طرح زندگی گزارنا اس ہستی نے پسند فرمایا جس کی خاطر پروردگار عالم نے سب کچھ پیدا کیا اور سب کچھ جسے عطا فرما دیا ہے
 جس سے اس سے محبوب نے فرمایا: اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ جس نے غم فرمایا: يَا عَائِشَةُ لَوْ شِئْتُ لَسَارَتْ مَعِيَ
 جبال الذهب — اعطيت الكنزين — اعطيت مقاتيئع خزائن الارض — اعطيت
 مقاتيئع كل شيء —

جس کو حقیقی مالک نے زمین کی ہر چیز کا مالک بنا دیا جس کے سر پر خلافت عظمیٰ کا تاج رکھ دیا — اس ہستی نے اپنی مرضی
 سے دنیاوی زندگی (اس طرح گزار لی کہ سامان گھر میں تھا تو برائے نام۔ غذا تھی تو جھکی روٹی اور وہ بھی پیٹ بھر کر نہیں اور وہ بھی روزانہ تین
 یا دو وقت نہیں بلکہ کسی وقت کھانا اور کسی وقت یہ جو کچھ پسند فرمایا اس کے پیش نظر ہی کھانا چلیے۔

گل جہاں یک اور جہاں روٹی غذا
 اس شکم کی قناعت پر لاکھوں سلام

یہ سب کچھ اختیاری تھا۔ اگر چاہتے تو سونے پاندی کے سکرات ہوتے اور دولت کے انبار دنیا کی کوئی نعمت تھی جو حاضر وقت
 نہ ہوتی لیکن اس حقیقت کے باوجود اس طرح زندگی گزار لی کہ کوئی غریب سے غریب اُمتی بھی شکایت کے لیے زبان نہ کھول سکے اور
 نہ کبھی دل بدداشتہ ہو۔ محبوبی کی بات اور ہے لیکن جو سب کچھ ہوتے ہوئے کم از کم پر قناعت کرے یہ بات ہی کچھ اور ہے شاہد شرق
 ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم نے اس کے متعلق فرمایا ہے۔

امامت کیا شکوہ خسروی بھی ہو تو کیا حاصل
 کہ پایا میں نے استغنا میں معراجِ مسلمان

۲۰۲۱. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْزَانَ حَدَّثَنَا سَفِيَّانُ حَدَّثَنَا
 يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ حُنَيْنٍ
 قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ
 أَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
 مِنَ الْمَرَاتَيْنِ اللَّتَانِ تَطَاهَرْتَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا أَتَمَمْتَ كَلَامِي حَتَّى
 قَالَ عَائِشَةُ وَخَفَّصَتْهُ

عبید بن حنین کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابی عباس رضی اللہ
 تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت عمر سے پوچھنے کا ارادہ کیا پس
 میں نے کہا۔ اے امیر المؤمنین! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازلی
 مطہرات میں سے وہ دونوں کوئی تھیں جنہوں نے آپس میں مشورہ
 کر لیا تھا؟ ابی میں بات پوری نہیں کرنے پایا تھا کہ انہوں نے
 فرمایا: وہ عائشہ اور خفصہ تھیں۔

٢٠٢٢ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ حَنِينٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرَأَتَيْنِ تَطَاهَرَتَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَكَثْتُ سَنَةً فَلَمْ أَجِدْ لَهُ مَوْضِعًا حَتَّى خَرَجْتُ مَعَهُ حَاجًّا فَلَمَّا كُنَّا بِظَهْرَانِ ذَهَبَ عُمَرُ لِحَاجَتِهِ فَقَالَ أَذْرِكْنِي بِالْوُضُوءِ فَإِذَا دُرِكْتَهُ بِالْأَدَاوَةِ فَجَعَلْتُ أَسْكُبُ عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ مَوْضِعًا فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْمَرَأَتَيْنِ تَطَاهَرَتَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَمَا أَتَمَمْتُ كَلَامِي حَتَّى قَالَ

باب عسى ربه ان طلقك ان يبدله

أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُمْ مِّسْلِمَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ قَاتِلَاتٍ
تَأْتِيَنَّاتٍ عَائِدَاتٍ سَائِحَاتٍ ثِيَابًا زَاهِيًّا.
٢٠٣٣. حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ
عَنْ حَبِيبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ اجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْغَمْرِ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَهْنٌ عَسَى رَبُّهُ إِنْ
طَلَقَكُمْ أَنْ يُبَدِّلَكُمْ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُمْ فَقُلْتُ
هَذِهِ الْآيَةُ.

عید بن خین کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے ارادہ کیا کہ اندراج مطہرات میں سے جو دو نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک معاملے میں زندہ باندھا اُن کے بارے میں دریافت کروں۔ چنانچہ ایک سال تک مجھے دریافت کرنے کا مناسب موقع ہاتھ نہ آیا۔ یہاں تک کہ میں حج کے لئے اُن کے ساتھ نکلا۔ جب ہم ظہران کے مقام پر تھے تو حضرت عمر زنج عابت کے لئے گئے۔ پھر انہوں نے فرمایا کہ میں نے وضو کرنا ہے تو میں ایک چھالگی میں پانی لے آیا۔ (وہ وضو کر رہے تھے اور) میں پانی ڈال رہا تھا۔ یہ مجھے مستوقع نظر آیا۔ چنانچہ میں عرض گزار ہوا: اے امیر المومنین! اندراج مطہرات میں سے وہ کونسی دو چیزیں جنہوں نے آپس میں مشورہ کر لیا تھا؟ اہل میں اپنی بات چوری کرنے بھی نہ پایا تھا کہ انہوں نے فرمایا

وہ عائشہ اور حفصہ تھیں۔

عَسَى رِقْمَانٌ طَلَقَكَ كِتَابِ

اُن کا رب قرین ہے۔ اگر وہ تمہیں طلاق دے دیں کہ انہیں تم سے بہتر عورتیں مل
دے، اطاعت والیاں، ایمان والیاں، اُرب والیاں، توبہ والیاں، فسخ کی گئی
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات
آپ پر دباؤ ڈالنے کے لئے جمع ہوئیں، تو میں نے کہا کہ اگر یہ آپ کو
طلاق دے دیں تو تشریب ہے کہ اُن کا رب انہیں آپ سے بہتر
عورتیں عطا فرمادے گا۔ چنانچہ اُس موقع پر یہ آیت نازل ہو گئی،
..... (آیت ۵)

تم جالیاں، زور دے رکھتے جالیاں، یہاں ہمارے اور کنڈرا کے

سورۃ الملک کی تفسیر

التَّعَاوُنُ اتِّفَاقُ التَّغَاوُثِ اَوَّلُ التَّغَاوُثِ هُمْ مَعْنَى فِيهِمْ تَعَاوُنٌ مَعْرُوفٌ
مَعْرُوفٌ هُوَ مَا كَيْفَ اَمْسَ كَرِهَتْ دَعْوَانِ اَوَّلُ دَعْوَانِ اَمْسَ طَرَحَ فِيهِ
يَجْعَلُ كَرُونِ اَوَّلُ دَعْوَانِ فِيهِ يَجْعَلُ مَعْنَى اَمْسَ طَرَحَ فِيهِ
ہیں۔ جب ہر کا قول ہے تعاضات ہر دوسرے کا پھیلاؤ نفس و
کفر کرنا

سورۃ القلم کی تفسیر

تعاود کا قول ہے:۔ جَوْدُ اپنے دلوں میں کوشش کرنا۔ ابن
عباس کا قول ہے:۔ تَعَاوُنٌ ہم بھول گئے کہ ہمارا بارع کہاں ہے
دوسرے کا قول ہے:۔ کَالْقَلَمِ یُجِیْزُ مَعْنَى طَرَحَ جَوْدَاتِ سے جسما
ہو جاتی ہے اور دسات کی طرح جو دن سے الگ ہو جاتی ہے اور اسی طرح
ریت کا ہر ذرہ جھیلوں سے جدا ہو جاتا ہے اور القلم بھی اسی طرح
القلم دُوم سے ہے جیسے قَبِیل سے مَقْتُول ہے

عَنْ بَعْدَ ذَلِكَ زَنِيمٌ

نجا بد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
کی ہے کہ آیت:۔ اس سب پر طرہ یہ کہ اُس کی اصل میں خطا ہے
(آیت ۱۳) تشریح کے جس آدمی کے بارے میں ہے اُس کی اصل میں خطا
خطا اس طرح نمایاں تھی جس طرح بکری کی خاص نشانی نمایاں
ہوتی ہے۔

حضرت حارث بن وہب خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان
ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے
ہوئے سنا:۔ کیا میں تمہیں اہل جنت کی پہچان نہ بتاؤں؟ ہرگز نہ
اور عقیدہ سمجھا جانے والا، لیکن اگر وہ اللہ کے بھروسے
پر قسم کھا بیٹھے تو وہ اُسے سچا کر دیتا ہے اور کب میں
تمہیں جہنمیوں کی پہچان نہ بتاؤں؟ ہرگز نہ، جھگڑا
اور مغرور۔

بَابُ رَتَبَاتِ الَّذِي يَدِيكَ الْمَلِكُ

التَّعَاوُنُ الْاِخْتِلَافُ وَالتَّغَاوُثُ وَالتَّغَاوُثُ
دَاخِرٌ تَمَيُّزٌ تَقَطُّعٌ مِّنْ كَيْفِهَا، جَوَابُهَا تَدْعُونَ
وَتَدْعُونَ مِثْلُ تَدْعُونَ وَيَقْبِضُونَ يَضْرِبُونَ
بِأَجْنَحَتَيْهِنَّ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ صَافِيَةً بَسْمًا
أَجْنَحَتَيْهِنَّ وَتَدْعُونَ الْكُتُورُ

بَابُ رَنَ وَالْقَلَمِ

وَقَالَ قَتَادَةُ جَرَّدٌ جَدِّي فِي التَّغَاوُثِ وَقَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ لَضَالُّونَ أَضَلُّنَا مَكَانَ جَنَّتِنَا وَقَالَ
غَيْرُهُ كَالضَّرِيعِ كَالضَّبْعِ اِنْصَرَمَ مِنَ اللَّيْلِ
وَاللَّيْلِ اِنْصَرَمَ مِنَ النَّهَارِ وَهُوَ اَيْضًا كُلُّ
رَمَلَةٍ اِنْصَرَمَتْ مِنْ مُعْظِمِ الرَّمْلِ وَالضَّرِيعُ
اَيْضًا اِنْصَرَمَ وَمِثْلُ قَبِيلٍ وَمَقْتُولٍ

بَابُ عُنَى بَعْدَ ذَلِكَ زَنِيمٌ

۲۰۲۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ
إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ جَاهِدٍ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ بَعْدَ ذَلِكَ زَنِيمٌ
كَانَ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ لَهُ زَنْمَةٌ مِثْلُ زَنْمَةِ
إِسْرَافِيلَ

۲۰۲۵ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ
مُعْبِدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ
وَهَبٍ الْخَزَاعِيَّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ
كُلُّ ضَعِيفٍ مُّتَضَعِّفٍ كَوَاثِمٍ عَلَى اللَّهِ لَابِرَةٌ
أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُنْطٍ جَزَاطٍ
مُسْتَكْبِرٌ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ

ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ (قیامت کے روز) جب اللہ تعالیٰ اپنی پٹلی (جس کی حقیقت خدا خود جانے) کو ظاہر فرمائے گا تو قسم میں مرد اور مومنہ عورت اس کے لئے سجدہ ریز ہو جائیں گے اور جو دنیا میں صرف دکھاوے اور شہرت کے لئے سجدہ کیا کرتے تھے، جب وہ سجدہ کرنا چاہیں گے تو ان کی کمر تخت کے مانند ہو جائے گی (یعنی سجدہ نہ کر سکیں گے)۔

سورۃ الحاقہ کی تفسیر

عِشَّةٌ رَّا حِیَّةَ یَرِیْہِ التَّیْرُ صَاحِبَہِ لِقَا حِیَّةَ یعنی پسندیدہ لقا حِیَّةَ پہل موت جس کے بعد آدمی کو قیامت میں دوبارہ زندہ کیا جائے گا اَحَدٌ عِنْدَہُ حَاجِزَیْنِ اس میں اَحَدٌ جمع اور واحد دونوں کے لئے ہے۔ ابن عباس کا قول ہے:۔ اَلْوَرْدُ رُکْجَانُ۔ ابن عباس کا قول ہے:۔ حُلْطٰی زیادہ ہو جانا، جیسے شہیدانہ صحن کو الطایغیۃ کہتے ہیں جو طغیان سے ہے اور طغفۃ علی الخزانہ بھی بولتے ہیں جیسے طغی السماء علی قوم کوسر۔

سورۃ المعارج کی تفسیر

الْقَضِیَّةُ جو نیم کے آباو اجداد میں اُس کا سب سے قریب ہو لشوئی دونوں ہاتھ، دونوں پیر، پہلو اور سر کی کال کو شواۃ کہتے ہیں اور جن کے سٹے سے آدمی نہ مرے وہ شوئی ہیں۔ انعمون جماعتیں، اس کا واحد عرۃ ہے۔

سورۃ نوح کی تفسیر

اَلْطَّوْرُ کبھی کوئی حالت اور کبھی کوئی اور طوْرۃ۔ سے اس کو قدر مراد ہے۔ الکُبَّار سے بہت ہی بوڑھا مراد ہے، جیسے جُمُل سے جمال۔ اس میں الکُبَّار کا شدید مبالغہ ہے۔ یہ تحفیف کے ساتھ بھی بولا جاتا ہے کیونکہ اہل عرب حشاش اور کھال

خَالِدِ بْنِ یَزِیْدٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْہِ لَالٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللہ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَوَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ یُکْشَفُ رُبُّنَا عَنْ سَاقِہِ فِیَسْجُدُ لَہُ کُلُّ مُؤْمِنٍ وَ مُؤْمِنَۃٍ وَ یَبْقٰی مِنْ کَانَ لَیْسَ یَسْجُدُ فِی الدُّنْیَا رِبَاۃً وَ سُنْعَۃً فِی ذَہَبٍ لَیْسَ یَسْجُدُ فِیَعُوْدُ ظَہْرُہُ کَاطْبَعًا وَ اَحِیْدًا۔

باب ۹۰ (الحاقۃ)

عِشَّةٌ رَّا حِیَّةَ یَرِیْہِ فِیہَا الرِّضَاۃُ الْفَاضِیَّةُ الْمَوْتُ الْاَوَّلٰی الَّتِیْ مَتَّہَا شَمُّ اَحْیَاۃٍ بَعْدَ ہَا مِنْ اَحَدٍ عِنْدَہُ حَاجِزَیْنِ اَحَدٌ یَّکُوْنُ لِیَجْمَعُہُ وَالْوَرْدُ وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْوَرْدِیْنِ رِبَاۃُ الْقَلْبِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَغٰی کَثْرَ وَ یَقَالُ بِالطَّغَاغِیۃِ یَطْغٰیَانِہُمْ وَ یَقَالُ طَغَتْ عَلٰی الْخَزَانِ کَمَا طَغٰی الْمَاءُ عَلٰی قَوْمٍ کُوسٍ۔

باب ۹۱ (سَالَسَائِلُ)

الْفَصِیْلَةُ اصْغَرُ اَبَآئِہِ الْقُرْبٰی الَّتِیْ یَنْتَبِیْ مِنْ اَنْتَمٰی لِشَوٰی الْمِیْدَانِ وَ الرَّجُلَانِ وَالْاَطْرَافُ وَ جَلْدُہُ الرَّاسِ یُقَالُ لِنَا شَوَاکَ وَ مَا کَانَ غَیْرَ مَقْتُلٍ فَهُوَ شَوٰی الْعِزُّونَ الْجَمَاعَاتِ وَ اَحَدُہَا عَرۃ۔

باب ۹۱۱ (اَنَا اَرْسَلْنَا)

اَطْوَارًا۔ طَوْرًا کَذَا وَ طَوْرًا کَذَا یُقَالُ عَدَا طَوْرَہُ اَیْ قَدَرُہُ وَ الْکِبَارُ اَشَدُّ مِنْ الْکِبَارِ وَ کَذٰلِکَ جَمَانٌ وَ جَمِیْلٌ لِکَثَرِہَا اَشَدُّ مِنْ اَلْعَہِ وَ کِبَارُ الْکِبَرِ وَ کِبَارًا اَيْضًا بِالتَّخْفِیْفِ وَ الْعَرَبُ یَقُولُ

رَجُلٌ حَسَنٌ وَجَمَلٌ وَحَسَنٌ مُخَفَّفٌ وَجَمَلٌ
مُخَفَّفٌ دَيَّارًا مِنْ دُومٍ - وَلَكِنَّهُ فَيَعَالُ مِنْ
الدُّورِ كَمَا قَرَأَ عُمَرُ الْخَطْبَاءُ وَهِيَ مِنْ
قُتَيْبٍ وَقَالَ غَيْرُهُ دَيَّارًا أَحَدًا تَبَارًا هَلَاكًا
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَدْرَسًا يَتَّبِعُ بَعْضُهَا بَعْضًا
وَقَارَأَ عَظَمَةً.

۲۰۲۷ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا
هَيْشَامُ بْنُ ابْنِ جُرَيْجٍ وَقَالَ عَطَاءٌ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا صَارَتِ الدُّورَةُ الَّتِي
كَانَتْ فِي قَوْمِ نُوَوحٍ فِي الْعَرَبِ بَعْدَ مَا دُفِنَتْ
يَكْلَبُ بِدُومَةِ الْجَنْدَلِ وَأَمَّا سَوَاعٌ كَانَتْ
لِهَذِيلٍ وَأَمَّا يَهُوثٌ كَانَتْ لِمُرَادٍ ثُمَّ لِبَنِي عَطِيْفٍ
بِالْجَوْفِ عِنْدَ سَبَا، وَأَمَّا يَهُوثٌ فَكَانَتْ لِهَذَانَ
وَأَمَّا سَرٌّ فَكَانَتْ لِحَبِيبٍ لِأَلِ ذِي الشَّكَلِ
أَسْمَاءُ رَجَالٍ صَالِحِينَ مِنْ قَوْمِ نُوَوحٍ فَلَمَّا هَلَكُوا
أَوْحَى الشَّيْطَانُ إِلَى قَوْمِهِمْ أَنْ انْصِبُوا إِلَى الْجَاهِلِيَّةِ
الَّتِي كَانُوا يَجْلِسُونَ أَنْصَابًا وَسَوَّاهَا بِأَسْمَاءِهِمْ
فَفَعَلُوا فَلَمَّ تَحَبَّدَ حَتَّى إِذَا هَلَكَ أَوْلَيْتُكَ وَتَشَخَّ
الْجَلْمُ عُبَيْدَتٌ.

کی مگر حسنان اور جمالن بھی استعمال کرتے ہیں۔ دئیاریہ دور ہے
ہے اور الدور ان سے فیئال کے وزن پر بتایا گیا ہے، یہی
حضرت عمر نے النبی القیام پڑھا ہے جو ثمنت سے ہے۔
دوسرے کا قول ہے۔ دئیاریہ سے ایک آدمی مراد ہے۔ تباراً
ہلاکت۔ ابن عباس کا قول ہے۔ مدراراً لگاتار۔ وقاراً
عزت و عظمت۔

مطارد خراسانی یا مطارد بن ابی رباح نے حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جو بت حضرت نوح علیہ السلام
کی قوم میں پورے جاتے تھے وہی بعد میں اہل عرب نے اپنے
معبود بنایے۔ دئیاریہ کلب کا بت تھا جو دومۃ الجندل کے
مقام پر رکھا ہوا تھا۔ سواع بت بنی ہذیل کا تھا۔ یہوث یہ بنی
مراد کا تھا، پھر بنی عطیف کا جو سبا کے پاس جوت میں تھا۔
یہوثی یہ ہمدان کا تھا اور گسر یہ ذی الکلاع کی آل حیر کا بت تھا۔
یہ حضرت قمر کی قوم کے نیک آدمیوں کے نام ہیں۔ جب وہ
وفات پا گئے تو شیطان نے ان کی قوم کے دلوں میں یہ بات
ڈالی کہ جن جگہوں پر وہ اللہ واسے بیٹھا کرتے تھے وہاں ان کے
میتے بنا کر رکھ دو اور ان بتوں کے نام بھی ان نیکیوں کے نام پر
رکھ دو لوگوں نے ازراہ عقیدت ایسا کر دیا لیکن ان کی پوجا نہیں کرتے تھے۔
جب وہ لوگ دنیا سے چلے گئے اور علم ہی گھٹ گیا تو ان کی پوجا ہو چکی۔

سورہ جن کی تفسیر

ابن عباس کا قول ہے۔ لیدر اندر گار، دست و بازو۔
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بعض اصحاب کی ایک جماعت کو ساتھ
لے کر بازار عکاظ کی جانب تشریف لے گئے۔ اس وقت آسمانی خبروں
اور شیطانوں کے درمیان رکاوٹ ڈال دی گئی تھی اور ان پر چنگاریاں
مار دی جاتی تھیں۔ شیطان جب واپس لوٹے تو لوگ کہنے لگے کہ تم
خبریں لاکر نہیں دیتے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے اور آسمانی خبروں کے
درمیان رکاوٹ ڈال دی گئی ہے اور ہمیں چنگاریاں ماری جاتی

باب ۹۱۲ قُلْ أُوْحِيَ إِلَيَّ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِبَدَا، أَعْوَانًا.

۲۰۲۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي لَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَنْطَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ
عُكَاظٍ وَكَدْجِيلَ بَيْنَ الشَّيْطَانِ وَبَيْنَ خَبَرِ
السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّكُوبُ فَرَجَعَتِ الشَّيْطَانُ
فَقَالُوا مَا لَكُمْ فَقَالُوا رَاحِيلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَ

ہیں۔ ایک کہنے لگا کہ یہ جو ہمارا آسمانی خبریں معلوم کرنا روکا گیا ہے تو کوئی نیا واقعہ رونما ہوا ہوگا۔ پس زمین کو مشرق سے مغرب تک دیکھو کہ کون سا نیا واقعہ ظہور پذیر ہوا ہے۔ پس وہ مشرقوں اور مغربوں تک دیکھتے پھرے کہ کس سے واقعے کے باعث ہیں آسمانی خبروں سے روکا گیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ جو حضرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھامری جانب بازار عکاظ کے ارارے سے گئے تھے ابھی وہ نخل کے مقام پر تھے۔ چنانچہ حضور اپنے ساتھیوں کے ہمراہ فجر کی نماز ادا کر رہے تھے۔ جب شیطان نے قرآن کریم سنا تو اسے غور سے سننے لگے، پھر انہوں نے کہا کہ یہ ہے وہ چیز جو ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان حائل ہوئی ہے۔ پس اسی وقت وہ اپنی قوم کی طرف لوٹے اور کہا، اے ہمارے قوم! ہم نے ایک عجیب قرآن سنا کہ بھلائی کی راہ بتاتا ہے، تو ہم اس پر ایمان لائے اور ہم ہرگز کسی کو اپنے رب کا شریک نہ کریں گے۔ (آیت ۲۱) اور اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل فرمائی۔ تم فرماؤ، مجھے وحی ہوئی کہ کچھ جنوں نے میرا چھنا کان لگا کر سنا اور جنات نے جو کہا وہ آپ کو بذریعہ

سورۃ المزمل کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے: **مَزْمَلٌ** اس کا ہوا۔ حسن کا قول ہے: **اَنْكَلًا** بڑیاں۔ **مَنْقُطَرٌ** پھر اس کی وجہ سے مجاری ہو جائے گا۔ ابن عباس کا قول ہے: **كَثِيْبًا** مَسْخِيْلًا اُتِي بِرِيْت۔
وَبَيِّنًا سَمْنَت۔

سورۃ المدثر کی تفسیر

ابن عباس کا قول ہے: **عَسِيْرَةٌ** سمٹ، مشکل۔ **قَسْوَرَةٌ** لوگوں کا شر و غل یا بوسہ کا قول ہے۔ کہ اس کا معنی شیر ہے اور ہر سخت چیز کو **قَسْوَرَةٌ** کہتے ہیں **مَسْتَفْرَءَةٌ** بد کے ہوئے، خوفزدہ ہو کر بھاگنے والے۔
یحییٰ بن ابی کثیر کا بیان ہے کہ میں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے سچا قرآن کریم کی کون سی سورت پہلی نازل ہوئی تھی؟ انہوں نے بتایا کہ سورۃ

اُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشَّيْبُ قَالَ مَا حَالُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَيْرِ السَّمَاءِ اِلَّا مَا حَدَّثَ قَاضِيُ بَوَامِشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبُهَا فَانْظُرُوا مَا هَذَا الْاَمْرُ الَّذِي حَدَّثَ فَانْظُرُوا فَضَرَّ بَوَامِشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبُهَا يَنْظُرُونَ مَا هَذَا الْاَمْرُ الَّذِي حَالُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ خَيْرِ السَّمَاءِ قَالَ فَانْطَلِقِ الَّذِينَ تَوَجَّهُوا اَنْحُوْا تَهَامَةً اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّتْ وَهُوَ عَامِدٌ اِلَى سُوْقٍ عُكَاظٍ وَهُوَ يُصَلِّيْ بِاَمْحَابِهِ صَلَوَةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ تَسْمَعُوْا لَهُ فَقَالُوْا هَذَا الَّذِيْنَ حَالُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَيْرِ السَّمَاءِ هُنَالِكَ رَجَعُوْا اِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوْا يَا قَوْمَنَا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِيْهِ اِلَى الرُّشْدِ فَاَمْتَابِيْهِ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا اَحَدًا وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَمْرًا وَّجَلَّ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلُوبُنَا اِنِّيْ اَنْتَ اَسْمَعُ نَفْسًا مِنَ الْجِنَّ وَانْتُمَا اُوْرَجِيْ اِلَيْهِ قَوْلُ الْجِنَّ۔

باب ۱۲۱ سورۃ المزمل

وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَبَيِّنًا: اَخْلَصَ وَقَالَ الْحَنَ اَنْكَلًا. قِيُوْدًا. مَنْقُطَرٌ بِم. مُثْقَلَةٌ بِه. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كَثِيْبًا مَّهِيْلًا. الرَّمْلُ السَّائِلُ وَبَيِّنًا شَدِيْدًا۔

باب ۱۲۲ المدثر

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَسِيْرٌ شَدِيْدٌ، قَسْوَرَةٌ رِكَزٌ النَّاسِ وَاَصْوَابُهُمْ وَقَالَ ابُو هُرَيْرَةَ الْاَسَدُ وَكُلُّ شَدِيْدٍ قَسْوَرَةٌ مُسْتَفْرَءَةٌ، نَافِلَةٌ مَذْمُوْرَةٌ۔
۲۰۲۹ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيٍّ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَرْجَى كَثِيْرٌ سَأَلْتُ اَبَا

المدثر میں نے کہا: لوگ تو کہتے ہیں کہ سورہ علق پہلے نازل ہوئی تھی۔ اس پر ابوسلمہ نے فرمایا کہ مجھے سے تو حضرت جابر نے فرمایا کہ میں نہیں وہی بتاتا ہوں جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ میں غار حرا میں گوشہ نشین تھا۔ جب میں اپنا نظیہ پورا کر چکا اور نیچے اترنے لگا تو کسی نے مجھے آواز دی۔ میں نے اپنے دائیں جانب دیکھا لیکن کوئی نظر نہ آیا۔ آگے دیکھا تو کوئی نظر نہ آیا اور اپنے پیچھے دیکھا تب بھی کوئی نظر نہ آیا۔ پس میں نے سر اٹھا کر اوپر دیکھا تو مجھے کچھ نظر آیا۔ پس میں غریب کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ مجھے چادر میں لپیٹ دو اور میرے اوپر ٹھنڈا پان بہاؤ۔ وہ فرماتے ہیں کہ اس وقت یہ وحی نازل ہوئی:۔
اے بالاپوس اور بھنے واسے! کھڑے ہو جاؤ پھر ذکر سناؤ اور اپنے رب کی بڑائی بیان کرو
(آیت ۲۱)

قُمْ فَأَنْذِرْ کی تفسیر

ابوسلمہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
میں غار حرا میں گوشہ نشین تھا۔ پھر اسی طرح حدیث بیان کی جس طرح گزشتہ حدیث عثمان بن عمر نے علی بن ابی طالب کے واسطے سے بیان کی ہے۔

وَرَبِّكَ فَكَبِّرْ کی تفسیر

یہی کا بیان ہے کہ میں نے ابوسلمہ سے دریافت کیا کہ قرآن کریم کا کون سا حصہ سب سے پہلے نازل فرمایا گیا؟ انہوں نے بتایا کہ سورہ المدثر۔ پس میں نے کہا کہ مجھے تو یہ بتایا گیا ہے کہ سورہ علق سب سے پہلے نازل ہوئی تھی۔ اس پر ابوسلمہ نے کہا کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا تھا کہ قرآن کریم کی کون سی صورت سب سے پہلے نازل ہوئی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ سورہ المدثر میں نے کہا کہ مجھے

سَمِعْتُ بَنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَوَّلِ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ أَفَرَأَيْتُمْ رَبَّكَ الَّذِي خَلَقَ الْإِنْسَانَ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ مَا لَكَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ ذَلِكَ فَقُلْتُ لَهُ يَسْأَلُ الَّذِي قُلْتُ فَقَالَ جَابِرٌ لَا حَذْوُكَ إِلَّا مَا حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَابِرٌ بَدَأَتْ بِحَرَائِجِ فَلَمَّا قَضَيْتُ جَوَارِي هَبَّتْ فَتَوَدَّيْتُ فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي فَلَمَّا رَأَيْتُ شَيْئًا أَوْ نَظَرْتُ عَنْ شِمَالِي فَلَمَّا رَأَيْتُ شَيْئًا وَنَظَرْتُ خَلْفِي فَلَمَّا رَأَيْتُ شَيْئًا فَفَرَّقَتْ رَأْسِي فَرَأَيْتُ شَيْئًا فَأَتَيْتُ حَدِيثًا فَقُلْتُ دَعُونِي وَصَبُّوا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا قَالَ فَتَرَيْتَ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ

بَابُ قُمْ فَأَنْذِرْ

۲۰۳۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَغَيْرُهُ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَابِرٌ بَدَأَتْ بِحَرَائِجِ مِثْلَ حَدِيثِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ عَنِ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ

بَابُ ۹۱۲ وَرَبِّكَ فَكَبِّرْ

۲۰۳۱ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدُ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَالْتُ أَبَا سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ أَفَرَأَيْتُمْ رَبَّكَ الَّذِي خَلَقَ الْإِنْسَانَ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ مَا لَكَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ يَسْأَلُ الَّذِي قُلْتُ فَقَالَ جَابِرٌ لَا حَذْوُكَ إِلَّا مَا حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَابِرٌ بَدَأَتْ بِحَرَائِجِ فَلَمَّا قَضَيْتُ جَوَارِي هَبَّتْ فَتَوَدَّيْتُ فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي فَلَمَّا رَأَيْتُ شَيْئًا أَوْ نَظَرْتُ عَنْ شِمَالِي فَلَمَّا رَأَيْتُ شَيْئًا وَنَظَرْتُ خَلْفِي فَلَمَّا رَأَيْتُ شَيْئًا فَفَرَّقَتْ رَأْسِي فَرَأَيْتُ شَيْئًا فَأَتَيْتُ حَدِيثًا فَقُلْتُ دَعُونِي وَصَبُّوا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا قَالَ فَتَرَيْتَ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ

تو یہ بتایا گیا ہے کہ سورہ علی سب سے پہلے نازل ہوئی تھی۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے تمہیں وہی بتایا ہے جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے غار حرا میں گورشت نشین تھا۔ جب اپنا وظیفہ ختم کر کے میں پہاڑ سے نیچے اترنے لگا تو وادی میں آگیا اس وقت کسی نے مجھے آواز دی تو میں نے اپنے آگے پیچھے اور دائیں بائیں نظر دوڑائی۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ زمین و آسمان کے درمیان کوئی تخت پر بیٹھا ہے۔ میں نے گھر آ کر خدیجہ سے کہا کہ مجھے چادر میں لپیٹ دو اور مجھ پر بٹھنا۔ ابو سلمہ بن عبدالرحمن کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے وحی بند ہو جانے کا واقعہ بیان فرماتے ہوئے سنا کہ ایک روز میں عبادہ بن جراح کے آسمان سے ایک آواز سنی۔ پس میں نے اپنا سر اٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ آسمان اور زمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا جو غار حرا میں آیا تھا۔ اس کے دیکھنے سے مجھ پر خوف طاری ہو گیا۔ پس میں گھر واپس لوٹ آیا اور کہا: مجھے کب اڑھاؤ پس میرے اور کپڑا اڑال دیا گیا تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی: **يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنذِرْ** (آیت ۱۵) یہ نساخ فرض ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے اور الرجز سے مسدود اذان سے دبتا ہے۔

وَالرَّجْزُ كَالْهَجْرِ كِتَابُ التَّفْسِيرِ

بعض کا قول یہ ہے کہ الرجز اور الرجز سے عذاب مراد ہے۔ ابو سلمہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب پہلی وحی کے بعد وحی کا سلسلہ بند تھا تو میں ایک روز جبار ہوا تھا کہ میں نے آسمان سے ایک آواز سنی۔ پس میں نے نظر اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا تو زمین و آسمان کے درمیان ایک کرسی پر وہی فرشتہ بیٹھا ہوا تھا جو میرے پاس غار حرا

إِلَّا بِمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْ فِي حَرَاءٍ فَلَمَّا قَضَيْتُ جَرَارِي دَبَطْتُ فَاسْتَبَطْتُ الْوَادِي فَنُودِيَتْ فَتَنَظَّرْتُ أَمَّا بِي وَخَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلَى عَرْشٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَأَتَيْتُ خَدْرِي حَتَّى فَقُلْتُ دَبَرُونِي وَصَبُّوا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا وَأُنْزِلْ عَلَيَّ يَا إِلَهَا الْمَدَائِرِ فَأَنْزَلُ وَرَبِّكَ كَكَيْدِ وَشِيَا بَكَ فَطَلَقَ

۲۰۳۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْدُثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ قَبِينَا أَنَا أَمْتِي إِذَا سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَهَجْتُ رَأْسِي فَإِذَا الْمَلِكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحَرَاءٍ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيِّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَجِئْتُ مِنْهُ رُفْعًا فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ نَقَلَنِي رَبِّي فَقَدَرُونِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى بِأَيِّهَا الْمَدَائِرُ إِلَى الرَّجْزِ فَهَجَرْتُ قَبْلَ أَنْ تَفْرُضَ الصَّلَاةَ وَهِيَ الْأَذَانُ

بَابُ ۹۱ فَاَلرَّجْزُ كَالْهَجْرِ يَقَالُ الرَّجْزُ وَالرَّجْزُ الْعَذَابُ

۲۰۳۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْدُثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ قَبِينَا أَنَا أَمْتِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَهَجْتُ بَصِي فَرَقَلْتُ السَّمَاءَ فَإِذَا الْمَلِكُ الَّذِي

جَاءَنِي بِحَرَاءٍ قَاعِدٌ عَلَى كُرْسِيِّ بَيْنَ السَّمَاءِ
وَالْأَرْضِ فَجِئْتُ مِنْهُ حَتَّى هَدَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ
فَجِئْتُ أَهْلِي فَذَلْتُ زَقِيلُونِي زَقِيلُونِي فَنَ مَلُونِي
فَأَنْزَلَ اللَّهُ نَزْلًا إِلَى يَأْتِيهَا السُّدُورُ إِلَى قَوْلِهِ فَأَهْجُرُ
قَالَ ابْرُسْنِي وَالرُّجْزُ الْأَوْثَانُ ثُمَّ حَبَرُ الْوَحْيِ
وَقَتَّ ابْعَ : اپنے کپڑے پاک رکھو اور غیوں سے دور رہو آیت تمام

بَابُ ٩٨ رِسْوَۃُ الْقِيَامَةِ

وَقَوْلُهُ لَا تُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَكَ لِتُحْجِلَ بِهِ وَيُحْجِلُ
ابْنُ عَبَّاسٍ سَدًا هَمَلًا لِيُقْجَرَ أَمَامَهُ سَوْفَ
الْقَوْمِ سَوْفَ أَعْمَلُ لَا وَنَزَلَ لَا حِصْنٌ
٢٠٣٣ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنِيُّ عَنْ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ وَكَانَ ثِقَةً عَنْ
سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ
عَلَيْهِ الْوَحْيُ حَرَّكَ بِهِ لِسَانَهُ وَوَصَفَ سُفْيَانُ
يُرِيدُ أَنْ يُمْفِظَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ لَا تُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَكَ
لِتُحْجِلَ بِهِ بِأَبْنِ عَبَّاسٍ عَلَيْنَا جُمُعَةً وَ
قُرْآنَةً.

٢٣٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى عَنْ
إِسْرَائِيلَ عَنْ مَوْسَى بْنِ أَبِي عَالِشَةَ أَنَّهُ سَأَلَ
سَيِّدَ بْنَ جَبْرِ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى لَا تُحَرِّكُ بِهِ
لِسَانَكَ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ
إِذَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ فَفَقِيلَ لَا تُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَكَ يَحْتَشَى
أَنْ يَتَغَلَّبَتْ مِنْهُ إِنْ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ إِنْ
جَمَعَهُ فِي صَدْرِكَ وَقُرْآنَهُ إِنْ تُقْرَأُ أَفْزَاذًا
قَرَأْنَاهُ يَقُولُ أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَاسْمِعْ قُرْآنَهُ شَرِّتَ
عَلَيْنَا بَيَانَهُ أَوْ نَبَيِّنَهُ عَلَى لِسَانِكَ .

٩١٩ فَإِذَا قَرَأْتَ آيَاتِنَا فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ قَالَ

میں آیا تھا۔ اسے دیکھ کر میرے اوپر خوف طاری ہو گیا کہ میں زمین
 پر گر پڑا۔ پس میں اپنی اہلیہ مہترہ کے پاس آ گیا اور ان سے کہا
 کہ مجھے کبیل اڑھا دو، مجھے کبیل اڑھا دو۔ پس مجھے کبیل اڑھا دیا
 گیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی: "اے بالاپوش اور مٹنے
 والے! کھڑے ہو جاؤ، پھر ڈر سناؤ اور اپنے رب کی پاکی بیان کرو اور
 حکم کا قائل ہو کہ اللہ عز و جل سے بت مراد میں پھر وحی کا سلسلہ تیز ہو گیا اور متواتر وحی
 آنے لگی۔

سورۃ القیامہ کی تفسیر۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: تم یاد کرنے

کی جلدی میں اپنی مبارک زبان کو قرآن کے ساتھ حرکت نہ دے اور آیت ۱۶
 ابن عباس کا قول ہے :- مُتَدِّدٌ آزاد، مُتَمَلِّ - لَبِيقُ مَرَأَاةٍ جلدی تو بہ
 کروں گا۔ جلدی چل کر رہے گا۔ لاکوڑ کوئی بچاؤ نہیں کوئی پناہ گاہ نہیں۔
 سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
 روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جب وحی نازل
 ہوتی تو آپ زبان مبارک کو حرکت دیا کرتے تھے۔ مَضْيانَ بڑی
 کا بیان ہے کہ آپ یاد کر لینے کے ارادے سے ایسا کیا کرتے
 تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر حکم نازل فرما دیا۔ یہ قسم یاد کرنے کی جلدی
 میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دے۔ یہے شک
 اس کا محفوظ کرنا اور یہ دیکھنا ہمارے ذمے ہے۔

وقت ۱۴۱۷

سید بن جبیر کا ارشاد باری تعالیٰ :- لا تخرٹ بہ لسانک
 کے بارے میں بیان ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ
 جب وحی نازل ہوتی تو حضور اپنے مبارک، جوڑوں کو حرکت دیا کرتے
 تھے چنانچہ فرمایا گیا کہ قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دے اس
 خدشے کے پیش نظر کہ کہیں بھول نہ جاؤ۔ اس کا معنی یہ کہ نا اور پڑھا
 ہمارا ذمہ ہے یعنی تمہارے سینے میں جمع کر دینا اور یہ کہ تم زبان
 سے پڑھ سکو۔ اور جب ہم پڑھیں یعنی وحی نازل کر دی تو اس
 کے مطابق پڑھنا۔ پھر اس کا بیان کرنا بھی ہمارے ذمے ہے یعنی
 تمہاری زبان سے بیان کروادنا۔

فَإِذَا قَرَأْتَهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ، کی تفسیر۔ ابن عباس کا قول

ہے۔ قرآن ہم اسے بیان کریں فاشیع اس کے مطابق عمل کرو۔
 سعید بن جبیر نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ارشاد
 باری تعالیٰ: تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت
 نہ دو۔ (آیت ۱۶) کے بارے میں روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم پر جب حضرت جبریل دجی نازل کرتے تو حضور انبی زبانی اور
 ہونٹوں کو ان کے ساتھ حرکت دیا کرتے تھے اور اس
 سے آپ کو تکلیف ہوتی خود سرور کو بھی معلوم ہوتی تھی۔ پس اللہ
 تعالیٰ نے سورۃ القیامہ کی یہ آیت نازل فرمائی: تم یاد کرنے کی جلدی
 میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو۔ اس کا محفوظ کرنا اور
 پڑھنا ہمارا ذمہ ہے۔ یعنی فرمایا کہ اس کا تمہارے سینے میں محفوظ
 کر دینا اور تم سے پڑھوانا ہمارا ذمہ ہے لہذا جب ہماری جانب سے
 پڑھا جا چکے تو اس پڑھے ہوئے کے مطابق کر دو اور جب ہماری
 طرف سے نازل ہو تو غور سے سنو پھر اس کا بیان کرنا ہماری ذمہ داری کہ ہماری
 زبان سے بیان کروادیں۔ راوی کا بیان ہے کہ جب حضرت جبریل آتے تو

سورۃ الدھر کی تفسیر

ہل ائی علی الانسان کے بارے میں کہا گیا ہے کہ انسان
 پر ایسا نازہ بھی گزرا ہے اور لفظ هل کبھی انکار کے لیے اور
 کبھی خبر کے لیے استعمال ہوتا ہے جبکہ یہاں خبر کے لیے آیا ہے۔
 یہی کہتے ہیں کہ وہ تھا تو کسی لیکن ناقابل ذر تھا اور یہ اس کے مٹی سے پیدا
 ہونے اور اس میں روح پھرنے تک کا عرصہ ہے۔ انشراح عورت کے
 پانی کا مرد کے پانی کے ساتھ ملنا۔ یہی کہا جاتا ہے کہ خون اور حیا ہوا خون
 جب میں تو اسے منہ سے نکلتے ہیں جسے لفظ خلط ہے اور منہ سے نکلا
 مخلوط کی طرح ہے۔ کہتے ہیں کہ سلاسل اور اقلان پڑھنا بعض کے
 نزدیک درست نہیں ہے۔ مستطیر اطلول مصیبت۔ انقشیر
 سخت۔ یوم قسطنز یہی کہتے ہیں اور یوم قسطنز بھی۔ انقبوس
 انقشیر یہ انقشیر اور انقبوس ایسے سخت دنوں کو کہتے ہیں جو
 مصیبت سے بھرے ہوئے ہوں۔ منمر کا قول ہے: اسرہم منقبوط
 پیدائش اور مردہ چہرہ جس کو مضبوطی سے باندھا جائے جیسے بالان وغیرہ اس

ابن عباس قرآن انا کلمتنا لا فائبر اعلم یہ
 ۲۰۳۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ
 جَبْرِ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَالِيَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
 جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ لَا تَحْرُكَ بِ
 لِسَانِكَ لِتُعْجَلَ بِهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ جَبْرِيلُ بِالْوَحْيِ وَكَانَ
 مَتَايُخِرُكَ بِهِ لِسَانَهُ وَشَفَتَيْهِ فَيَسْتَدُّ عَلَيْهِ
 وَكَانَ يُعْرِفُ مِنْهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ الْآيَةَ الَّتِي فِي لَا
 أَقْسَمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا تَحْرُكَ بِهِ لِسَانُكَ لِتُعْجَلَ
 بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ إِذَا أَفْرَأْنَاهُ فَاتَمَعَ
 قُرْآنَهُ إِذَا أَنْزَلْنَاهُ فَاسْتَمِعْهُ ثُمَّ إِذَا عَلَيْنَا
 بَيَانَهُ عَلَيْنَا أَنْ نُبَيِّنَهِ بِلِسَانِكَ قَالَ فَكَانَ
 إِذَا أَفَاءَ جَبْرِيلُ أَطْرَقَ إِذَا ذَهَبَ قُرْآنُكَ كَمَا
 وَعَدَ اللَّهُ - أَوَّلَى لَكَ فَأَوَّلَى قَوْلُهُ

ہانی ہل ائی علی الانسان

يَقَالُ مَحْتَاةٌ اِثْنَى عَلَى الْاِنْسَانِ وَهَلْ تَكُونُ
 حَجْدًا اَوْ تَكُونُ خَبْرًا وَهَذَا مِنْ الْخَيْرِ يَقُولُ
 كَانَ شَيْئًا فَكَمْ يَكْرًا مَدَّ كُرْأً وَذَلِكَ مِنْ

جَنِينَ خَلَقَ مِنْ طِينٍ اِلَى اَنْ يَتَفَخَّرَ فِيهِ الرَّؤُوسُ
 اَمْشَارُ الْاَخْلَاطِ مَاءُ الْمَرَاةِ وَمَاءُ الزَّجَبِ
 الدَّمُ وَالْحَلَقَةُ وَيَقَالُ اِذَا خَلَطَ مِشْجَمُ كَقَوْلِكَ
 خَلِيطٌ وَمَشْجُومٌ مِثْلُ مَخْلُوطٍ وَيَقَالُ سَلَسِلًا
 وَالْعَلَاةُ وَلَمْ يَجْزِ بَعْضُهُمْ مَسْتَطِيرًا مُتَدَّ الْبَلَاءِ
 وَالْقَطِيرُ الشَّدِيدُ يَقَالُ يَوْمٌ قَطِيرٌ يَوْمٌ
 قَطِيرٌ وَالْحَبُوسُ وَالْقَطِيرُ وَالْقَطِيرُ وَالْعَصِيبُ
 اَشَدُّ مَا يَكُونُ مِنَ الْاَيَامِ فِي الْبَلَاءِ وَقَالَ مَعْنَى
 اَسْرَهُمْ مِثْلَهُ الْخَلْقِ وَكُلُّ شَيْءٍ شَدِيدٌ
 مِنْ قَتَبٍ فَهُوَ مَأْسُورٌ

ابن عباس قرآن انا کلمتنا لا فائبر اعلم یہ
 حدیثنا قتیبہ بن سعید عن جابر عن موسیٰ بن ابی عالیہ عن سعید بن
 جابر عن ابن عباس فی قولہ لا تحرک بلسانک لتعجل بہ
 قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نزل جبریل بالوحي وکان
 متایخیرک بہ لسانہ وشفطیہ فاستد علیہ وکان یعرف منہ
 فانزل اللہ الایۃ التی فی لا اقسم بیوم القیامۃ لا تحرک
 بہ لسانک لتعجل بہ ان علینا جمعه وقرآنہ اذا افرأناہ فاتم
 قرآنہ اذا انزلناہ فاستمعہ ثم اذا علینا بیانہ علینا ان
 نبینہ بلسانک قال فکان اذا افاہ جبریل اطرق اذا ذهب
 قرآنک کما وعد اللہ - اولی لک فاولی قولہ

ج۲ باب ۵ (والمرسلات)

وَقَالَ مَجَاهِدٌ جَمَالَتْ حَبَالُ الرُّكْعَةِ صَلُّوا
لَا يُصَلُّونَ وَسُرِّيَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَنْطِقُونَ وَاللَّهُ
يَتَنَامُ مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ الْيَوْمَ تَخْتِمُ فَقَالَ إِنَّ ذُو
الْوَلَانِ مَرَّةً يَنْطِقُونَ وَمَرَّةً يُخْتَمُ عَلَيْهِمْ .

٢٠٣٤. حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرَلَّاهُ
وَأَنَا لَنَسْلُقَاهَا مِنْ فِيهِ فَخَرَجَتْ حَيَّةٌ فَأَبْتَدَرَهَا
فَسَيَّقَتُنَا فَدَخَلَتْ حُجْرَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَبِيتُ شَرَّكُمْ وَأَقْبَتُمُ
شَرَّهَا.

٢٠٣٨ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَدَمَ عَنْ إِسْرَءِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ مَوْلَى هَذَا أَوْ عَنْ إِسْرَءِيلَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَثَدَّةُ وَكَافِعَةُ أَسْرَدُ بْنُ عَاجِرٍ عَنْ إِسْرَءِيلَ وَقَالَ حَضَرُ وَأَبُو مَعَاوِيَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ

عَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسَدِ
 قَالَ يَحْيَى بْنُ حَمَادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُنِيرَةَ
 عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ
 ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسَدِ عَنْ
 أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ -

٢٠٣٩. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّادٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَاٍ إِذَا تَزَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَسَلَاتُ
فَقُلْنَا مَا هَذَا مِنْهُ وَإِنْ قَالَ لَكُمْ بِهَا أَوْ

سورۃ المرسلات کی تفسیر عبادہ کا قول ہے: ا۔ جمالات سے۔

از کونو انما زیر ہو جو نماز نہیں پڑھتے۔ حضرت ابن عباس سے لگا
بَنَی قُرَیْنٌ۔ وَاللّٰہُ رَیْبًا مَا کُنَّا مُخْرِکَیْنِ اِیْہَا لَیْسَ لَکُمۡ تَخِیْمٌ کے بارے
میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ ان دکانفرن کی قیامت میں مختلف
حالتیں ہوں گی کہ کبھی وہ بولیں گے اور کبھی ان کے منہ پر رکھادی جائے گی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
 ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے جب کہ آپ پر سورۃ النمل سنا
 نماز پڑھائی اور ہم اسے آپ کی مبارک زبان سے سیکھ رہے
 تھے کہ ایک سانپ نکل آیا۔ ہم اس کی طرف دوڑے لیکن وہ
 ہم سے آگے نکل کر اپنے بل میں گھس گیا۔ پس رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ تمہارے شر سے بچ گیا جس
 طرح تم اس کے شر سے بچ گئے ہو۔

عبدہ بن عبد اللہ یحییٰ بن آدم، اسرائیل، منصور سے
 اسی طرح روایت کی ہے۔ اسرائیل، ابلش، ابراہیم، علقمہ،
 حضرت عبد اللہ بن مسعود سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔
 اسی کی متابعت اسود بن عامر نے اسرائیل سے کی۔ حفص
 اور ابو سعید اور سلیمان بن قیس نے ابلش، ابراہیم، اسود سے

یہی روایت کی۔ یحییٰ بن حماد، البرعوانہ، مغیرہ، ابراہیم، علقمہ،
حضرت عبد اللہ بن مسعود سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔
ابن اسحاق، عبد الرحمن بن الاسود، المود بن یزید بن قیس نخعی
نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
اسے روایت کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک فارسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جبکہ آپ پر سورۃ المرسلات نازل ہوئی۔ ہم آپ کی زبان مبارک سے اس سورت کو سیکھ رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت سے رطب اللسان ہی تھے۔

تھیں چہیے کہ اسے مار ڈالو۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم اس کی طرف بکے
لیکن وہ ہم سے آگے نکل گیا۔ حضرت ابن مسعود کا بیان ہے کہ پھر آپ نے
فرمایا وہ تمہارے شر سے بچ گیا جس طرح تم اس کے شر سے بچ گئے ہو
انہا ترھی بشر کا القصص کی تفسیر

عبدالرحمن بن عباس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو انہا ترھی بشر کا القصص کے بارے میں
فرماتے ہوئے سنا کہ ہم عین عین گویا اس سے کچھ کم لمبی لڑیاں لیتے
اور انہیں سردیوں کے لیے اٹھا رکھتے تھے اور انہیں ہم انقص
کا نام دیا کرتے تھے۔

کاتہ جمالات صفر کی تفسیر

عبدالرحمن بن عباس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ترھی بشر کے بارے میں فرماتے ہوئے
سنا کہ ہم عین عین گویا اس سے بھی زیادہ لمبی لڑیاں جمع کرتے
اور انہیں سردیوں کے لیے اٹھا رکھتے تھے اور انہیں ہم انقص
کا نام دیا کرتے۔ گویا وہ جمالات صفر یعنی کشتی کے رستے ہیں
اور ہم انہیں جمع کر لیتے کہ دھیر درمیانے آدمی کے برابر ہو جاتا۔
ہذا ایوہلا ینطقون کی تفسیر۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
کہ ایک غار میں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ
اس کی تلاوت فرما رہے تھے اور آپ کی زبان مبارک سے اسے
سیکھ رہے تھے اور اسی آپ اس کی تلاوت سے وطب اللسان ہی
تھے کہ اچانک ہمارے قریب ایک سانپ آنکلا۔ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو مار ڈالو۔ پس ہم اس کی جانب
بکے لیکن وہ چلا گیا۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
وہ تمہارے شر سے بچ گیا جس طرح تم اس کے شر سے بچ گئے
ہو۔ عمر بن حفص کا بیان ہے کہ میں نے اس حدیث کو اپنے
والد ماجد سے سنا کہ یاد کیا ہے جو معنی کی اس غار میں موجود تھے۔

سورۃ النبأ کی تفسیر

خَرَجَتْ حَيَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ اقْتُلُوهَا قَالَ فَايْتَدَرْنَاهَا فَنَقْتُلُهَا
قَالَ فَتَنَالُوا دُقِيتَ شَرَكُكُمْ كَمَا دُقِيتُمْ شَرَّهَا
بَاب ۹۲۲

۲۰۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَاطِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا تَرْحِي بَشَرَ كَالْقَصْرِ قَالَ كُنَّا نَرْفَعُ
الْخَشَبَ بِهَضْمٍ ثَلَاثَةَ أَذْرُعٍ أَوْ أَقْلَ فَنَرْفَعُهُ
لِلشَّيْءِ فَتُسَمِّيهِ الْقَصْرُ

بَاب ۹۲۳ كَاتِهْ جَمَالَاتٌ صَفَرٌ

۲۰۳۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ أَخْبَرَنَا
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَاطِيٍّ سَمِعْتُ ابْنَ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا تَرْحِي بَشَرَ كَالْقَصْرِ كُنَّا نَعِيدُ إِلَى
الْخَشَبِ ثَلَاثَةَ أَذْرُعٍ وَفَوْقَ ذَلِكَ فَنَرْفَعُهُ
لِلشَّيْءِ فَتُسَمِّيهِ الْقَصْرُ كَاتِهْ جَمَالَاتٌ صَفَرٌ جِبَالُ
الشَّيْءِ تَجْمَعُ حَتَّى تَكُونَ كَأَسَاطِيرِ الرِّجَالِ

بَاب ۹۲۴ هَذَا يَوْمٌ لَا يَنْطِقُونَ

۲۰۳۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حُدَّادٍ
أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ أَبِي عَسَاةٍ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فِي غَارٍ إِذَا تَرَكْتُ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتُ فَإِنَّهُ
لَيَسْتَلُوهُمَا رَأَى لَمْ تَلَقَا هَا مِنْ فِيهِ وَإِنَّ فَاهُ لَطَرِبُ
بِحَا إِذْ وَثَبَتْ عَلَيْهِمَا حَيَّةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوهُمَا فَايْتَدَرْنَاهَا فَذَهَبَتْ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُقِيتَ شَرَكُكُمْ كَمَا
دُقِيتُمْ شَرَّهَا قَالَ عُمَرُ حَفِظْتُهُ مِنْ إِيَّائِي غَارِ
يَمِينِي

بَاب ۹۲۵ عَمْرٍو يَنْسَاءُ لَوْنٌ

مجاہد کا قول ہے: لَا يَرْجُونَ حِسَابًا حساب کا انہیں ڈر ہی نہ تھا۔
لَا يَسْأَلُونَ عَنْهُ عَذَابًا يُعَذِّبُهُمْ اس کے ساتھ کلام
نہیں کر کے گا۔ ابن عباس کا قول ہے: وَقَالُوا رَدِّشْنَاهُمْ
عَذَابًا حَسْبًا پورا بدلہ۔ اَعْطَانِي مَا احْسَنِي یعنی مجھے پورا امداد دیا۔
يَوْمَ يَنْفَعُ فِي الصُّورِ كَاتِبُونَ اُفْوَجًا کی تفسیر
گروہ درگروہ، عینہ عینہ ٹولیاں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دوزخ دوزخ ہے جس کا دروازہ
دفع چالیس کا ہے۔ کسی نے (حضرت ابوہریرہ سے) پوچھا، کیا
چالیس دن کا؟ ان کا بیان ہے کہ میں نے انکار کر دیا۔ اس نے
کہا، کیا چالیس مہینے کا؟ ان کا بیان ہے کہ میں نے انکار کر دیا۔ اسی
نے کہا، کیا چالیس سال کا؟ ان کا بیان ہے کہ میں نے انکار کر دیا۔
فرمایا پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے ایسی بارش برسائے گا کہ انسان یوں
زمین سے نکل آئیں گے جیسے سبزہ الگ ہے۔ حالانکہ انسان کے
تمام اعضا گل جلتے ہیں مگر ایک ٹہنی کے اور وہ تھوڑی کی ٹہنی ہے۔

سورۃ النازعات کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے کہ اَلْاٰتِ الْكُبْرٰی ان کا مصداق اور صفت مبارک کہتے
ہیں اَلْاٰتِ الْكُبْرٰی اور اَلْاٰتِ الْكُبْرٰی ہم سنی ہیں جیسے اَلْاٰتِ الْكُبْرٰی اور اَلْاٰتِ الْكُبْرٰی
اَلْاٰتِ الْكُبْرٰی اور اَلْاٰتِ الْكُبْرٰی۔ بعض کا قول ہے اَلْاٰتِ الْكُبْرٰی اَلْاٰتِ الْكُبْرٰی۔ اَلْاٰتِ الْكُبْرٰی وہ
کو کھلی ٹہنی جس سے ہوا گزرے تو آواز پیدا ہو۔ ابن عباس کا قول
ہے: اَلْاٰتِ الْكُبْرٰی زندگی سے پہلے کی حالت۔ دوسرے کا
قول ہے: اَلْاٰتِ الْكُبْرٰی اَلْاٰتِ الْكُبْرٰی اَلْاٰتِ الْكُبْرٰی اور اَلْاٰتِ الْكُبْرٰی اَلْاٰتِ الْكُبْرٰی

قَالَ مُجَاهِدٌ لَا يَرْجُونَ حِسَابًا لَا يَخَافُونَهُ
لَا يَسْأَلُونَ عَنْهُ عَذَابًا لَا يَكْتُمُونَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَهُمْ
ذُرِّيَّتُهُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَهَاجًا مُّضِيًّا عَطَاءٌ
حِسَابًا جَزَاءٌ كَافِيًّا اَعْطَانِي مَا احْسَنِي اَمَّا كَفَانِي
بِالْحَبِّ يَوْمَ يَنْفَعُ فِي الصُّورِ كَاتِبُونَ اُفْوَجًا زَمْرًا

۳۰۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَابَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ قَالَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا قَالَ
أَبِيَّتُ قَالَ أَرْبَعُونَ شَهْرًا قَالَ أَبِيَّتُ قَالَ أَرْبَعُونَ
سَنَةً قَالَ أَبِيَّتُ قَالَ ثُمَّ يَنْزِلُ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ
فَيَنْبُتُونَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ لَيْسَ مِنَ الْإِنْسَابِ
شَيْءٌ إِلَّا يَبْلَى إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ حَبُّ الذَّنْبِ
وَهَذِهِ يَرْكَبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

باب ۹۲ والثانی عات

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: الْأَمِيَّةُ الْكُبْرٰی: عَصَاهُ وَدَيْدَا
يَقَالُ النَّاخِرَةُ وَالنَّخْرَةُ سَوَاءٌ مِثْلُ الظَّامِعِ وَ
الظَّمْعِ وَالْبَاحِلِ وَالْبَحِيلِ وَقَالَ بَعْضُهُمُ النَّخْرَةُ
الْبَالِيَّةُ وَالنَّاخِرَةُ الْعَظْمُ الْمَجُوفُ الَّذِي تَأْتِيهِ
الرِّيحُ فَيَنْخَرُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْخَاخِرَةُ الَّتِي أَفْرَأَ
الْأَقْدَلُ إِلَى الْحَيَاةِ وَقَالَ غَيْرُهُ آيَاتُ صَرْفِهَا مَتَى

مکہ کی روایت کے لئے اس کی تائید ہے۔

باب ۹۲۸ عِبَسَ

عَبَسَ، كَلَّمَ وَاعْرَضَ، وَقَالَ غَيْرُهُ مَطْفَرَةٌ لَا يَمَسُّهَا إِلَّا الْمَطْفَرُونَ وَهُمْ الْمَلَائِكَةُ، وَهَذَا إِشْلُاقٌ لَهُ فَإِنَّهُ بَرَأَتْ أُمْرًا جَعَلَ الْمَلَائِكَةَ وَالصُّحُفَ مَطْفَرَةً لِأَنَّ الصُّحُفَ يَقَعُ عَلَيْهَا النَّطْهُ هِيَ فَجَعَلَ النَّطْهُ لِمَنْ حَمَلَهَا أَيْضًا سَفَرَةً، الْمَلَائِكَةُ وَاحِدٌ هُوَ سَافِرٌ سَفَرَتْ أَصْلَحَتْ بَيْنَهُمْ، وَجُعِلَتْ الْمَلَائِكَةُ إِذَا نَزَلَتْ بِوَحْيِ اللَّهِ وَقَادِ بَيْتَهُ كَالْتَفْسِيرِ الَّذِي يُصَدِّقُ بَيْنَ الْقَوْمِ، وَقَالَ غَيْرُهُ تَصَدَّى، تَغَافَلَ عَنْهُ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَنَا يَقْضَى لَا يَقْضَى أَحَدُهَا أَمْرٌ بِهِ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَرَفَّقًا تَخَشَّاهَا شِدَّةً، مَسْفَرَةٌ مُشْرِقَةٌ بِأَيْدِي سَفَرَةٍ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَتَبَةٌ أَسْفَارٌ اُكْتُبَاتُهَا تَشَاغُلُ يُعَالُ وَاحِدٌ الْأَسْفَارُ سِفْرٌ.

۲۲۵- حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ زُرَّارَةَ بْنَ أَوْفَى يَخْدُثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مِثْلُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ حَافِظٌ لَهُ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ، وَمِثْلُ الَّذِي يَقْرَأُ وَهُوَ يَتَاهَدُّ لَهُ وَهُوَ عَلَيْهِ شَدِيدٌ فَلَهُ أَجْرَانِ.

باب ۹۲۹ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

إِنْكَدَرَتْ، انْتَبَرَتْ، وَقَالَ الْحَسَنُ: سَجَرَتْ وَهَبَ مَا وَهَّاهَا فَلَا يَبْقَى قَطْرَةٌ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ السَّجُورُ الْمَمْلُوءُ، وَقَالَ غَيْرُهُ سَجَرَتْ أَفْضَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ فَصَارَتْ بَحْرًا وَاحِدًا وَالْحَسَنُ تَحْنِيسٌ فِي مَجْرَاهَا تَرْجِعُ وَتَكْنِيسٌ تَسْتَدْرِكُهَا تَكْنِيسُ الطَّبَاةِ تَنْفَسِرُ إِنْ تَفَعَّمَتِهَا وَالطَّيْنِ

سورة عبس کی تفسیر

عَبَسَ تیوری چڑھا کر منہ پھیرنا۔ دوسرے کا قول ہے: یہ مَطْفَرَةٌ یعنی اس کو نہیں چھوڑتے مگر پاک بندے جو فرشتے ہیں۔ یہ ارشاد ربانی نازلہ حیرات آنرأ کی طرح ہے کہ فرشتوں اور صحیفوں کو پاک رکھا ہے کیونکہ صحیفے پاک ہیں لہذا ان کے اٹھانے والے بھی پاک مقرر فرمائے۔ سفرۃ فرشتے، اس کا واحد سافر ہے۔ سفرت میں نے ان کی صلح کر دئی اور فرشتے جو اللہ کی رحمت سے آتے ہیں۔ وہ بھی سفر کی طرح ہیں جو قوم کے درمیان صلح کر داتے ہیں۔ دوسرے کا قول ہے: تَفَعَّلَ اسی سے غفلت برتی۔ مجاہد کا قول ہے: لَمَّا يَتَقَنَّ جو حکم دیا جاتا ہے اس کو پورا نہیں کرتے۔ اب عباس کا قول ہے: تَرَفَّقًا اس کو سختی سے ڈھانپ لے گا۔ مَسْفَرَةٌ چمکنے والی۔ بِأَيْدِي سَفَرَةٍ کے بارے میں ابن عباس کا قول ہے کہ دیکھنے والے۔ أَسْفَارٌ کتا ہیں۔ تَلْکَی مشغول ہوا۔ کہتے ہیں کہ اَلْأَسْفَارُ کا واحد سِفْرٌ ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی مثال جو قرآن مجید کو پڑھتا ہے یہاں تک کہ اسے ذہن نشین کر لیتا ہے تو وہ بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور اس شخص کی مثال جو قرآن کریم کو پڑھے اور اسے ذہن نشین کرتے ہوئے بڑی دشواری کا سامنا ہو تو اس کے لیے دوہرا اجر ہے۔

سورة التکویر کی تفسیر

اِنْكَدَرَتْ منتشر ہو جائیں گے۔ حسن کا قول ہے: سَجَرَتْ خشک ہو جائے گا، یہاں تک کہ ایک قطرہ پانی بھی باقی نہیں رہے گا۔ مجاہد کا قول ہے: سَأَلْتُ جُوزَ بَعْرٍ ہوا۔ دوسرے کا قول ہے: سَجَرَتْ ایک دوسرے سے اس طرح مل جائیں کہ سب کا ایک ہی ہند ہو جائے گا۔ اَنْفَسَ اپنے چلنے کے مقام پر پھر لوٹ کر آنے والی۔ تَلْکَی سرن کی طرح جھپ جانا۔ تَنْفَسٌ دن چڑھ گیا۔ اَلْطَّيْنِ جس

الْمَنَّمَهُمُ وَالصَّانِينَ يُضَنُّ بِهِنَّ وَقَالَ عُمَرُ النَّفُوسُ
رُوحَاتُ يَزُوجُ نَظِيرُهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ
فَمَرَقَرَأَ أَحْيَا وَالَّذِينَ ظَلَمُوا أَرَادُوا جَهَنَّمَ
عَسَسَ أَدْبَرَ

باب ۹۲ إذا السماء انقطرت

وَقَالَ الرَّبِيعُ بْنُ خَشِيمٍ فَجَرَتْ فَاضَتْ وَ
قَرَأَ الْأَنْشُورُ وَعَاصِمٌ فَقَدْ لَكَ بِالْخَفِيفِ وَ
قَرَأَ أَهْلُ الْحِجَازِ بِالتَّشْدِيدِ وَأَرَادَ مُعْتَدِلُ
الْخَلْقِ وَمَنْ خَفَّفَ يَعْنِي فِي آتِي صُورَةٍ شَاءَ إِمَّا
حَسَنٌ وَإِمَّا قَبِيحٌ وَطَوِيلٌ وَقَصِيرٌ

باب ۹۳ ويل للمطففين

وَقَالَ مُجَاهِدٌ رَأَى ثَبَّتَ الْخَطَايَا ثَوْبَ
جُوزِيٍّ وَقَالَ غَيْرُهُ الْمُطَفِّفُ لَا يُؤْتِي غَيْرًا
۲۰۳۶ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا
مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ حَتَّى
يُخَيَّبَ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أَذْنِهِ

باب ۹۴ إذا السماء انشقت

قَالَ مُجَاهِدٌ كِتَابُهُ بِشِمَالِهِ يَأْخُذُ كِتَابَهُ
مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ وَسَقَى جَمْعٌ مِنْ دَابَّةٍ ظَنَّ أَنَّ
لَنْ يَحْيَا لَا يَرْجِعُ إِلَيْنَا
۲۰۳۷ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثَيْمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ
سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

برائت لگائی جائے گی۔ اَلْمُضَنِّينَ بخیل سے لے کر کا قول ہے۔ اَلْمَنَّمَةُ
نُورِ جَنَّتِ اپنی مثل کے ساتھ جنت یا دوزخ میں ملا دئے جائیں گے
اس کے بعد پڑھا۔ اَلْحَيُّ وَالَّذِينَ ظَلَمُوا اَرَادُوا اَجَهَنَّمَ اِسْمُ
کے جائیں گے ظالم اور ان کی بیویاں عَسَسَ پیٹھ بھری، واپس پھرے۔

سورة انفطار کی تفسیر

ربیع بن خثیم کا قول ہے۔ بد فحشرٹ پھوٹ کر بہا۔ اشمش اور
عاصم نے فقہ کث کو بغیر تشدید کے پڑھا ہے جبکہ ابن حجاز تشدید
کے ساتھ پڑھتے اور معتدل شکل و صورت والا مراد لیتے ہیں اور
تحفیف کے ساتھ پڑھنے والے مراد لیتے ہیں کہ جس میں حیا
پیدا فرمایا یعنی خوبصورت یا بد صورت، ایسے قدر والا یا پست قدر۔

سورة تطهیر کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے۔۔۔ ران گن ہوں کارنگ چڑھ جانا۔ ثوب بدلہ
دیا گیا۔ دوسرے کا قول ہے المطفف جو دوسرے کو پورا بدلہ نہ دے۔
حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔۔۔ جس روز تمام انسان پروردگار
عالم کے حضور کھڑے ہوں گے تو کوئی اس حال تک پہنچا ہوا
ہوگا کہ کانوں کی نو تک اپنے پسینے میں غسوق
ہوگا۔

سورة انشقاق کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے۔۔۔ کِتَابُهُ بِشِمَالِهِ اپنے نام اعمال کو
پیشے کے پیچھے سے پکڑے گا۔ وَسَقَى اپنے جانوروں کو
جمع کرنا۔ ظَنَّ أَنَّ لَنْ يَحْيَا کہ ہمارے پاس لوٹ کر نہیں آئیں گے
عمر بن علی، یحییٰ، عثمان بن اسود، ابن ابی ملیکہ، حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے
سنا ہے۔

۲۰۴۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي حَرْبٍ حَدَّثَنَا
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ
عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۲۰۴۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي
يُوشَعَ حَاتِرٍ عَنْ أَبِي صَعْبَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ
عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ أَحَدٌ حَاسِبٌ
إِلَّا هَلَكَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ
أَلَيْسَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَامًا مَنْ أَوْفَى كِتَابَهُ
بِمِيزَانِهِ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا قَالَ ذَلِكَ
الْعَرَضُ يُعَرِّضُونَ وَمَنْ تَوَقَّشَ الْحِسَابَ هَلَكَ
۲۰۵۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ النَّضْرِ أَخْبَرَنَا هُثَيْمٌ
أَخْبَرَنَا أَبُو لَيْثٍ جَعْفَرُ بْنُ إِيَّاسٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ تَرَكَ بَنَ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ حَالًا بَعْدَ
حَالٍ قَالَ هَذَا إِلَيْكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۹۳ البروج

وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْأَحْدُودُ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ
فَيُتْرَاقُ بَوًّا

باب ۹۴ الطارق

وَقَالَ مُجَاهِدٌ ذَاتُ الرَّجَبِ سَحَابٌ يَرْجِعُ
بِالْمَطَرِ ذَاتُ الصَّدَعِ تَنْصَدِعُ بِالنَّبَاتِ

باب ۹۵ نبي اسم ربك

۲۰۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حَرْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ
شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصْعَبُ بْنُ عَمِيرٍ وَابْنُ أُمِّ قُتَيْبٍ

سليمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، ابن ابی ملکہ،
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص ایسا نہیں جس سے حساب
لیا گیا مگر وہ ہلاک ہو گیا۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ
اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر ترکان کرے، کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا:۔
تجس کو اس کا نامہ اعمال دہنے ہفتہ میں دیا گیا تو اس سے آسانی اور
نرمی کے ساتھ حساب لیا جائے گا۔ فرمایا یہ تو نامہ اعمال دے
جائے گا بیان ہے جو انہیں دے جائیں گے لیکن جو حساب کی
جانب پر تڑپاں میں پھنس گیا تو وہ ہلاک ہو گیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد باری
تعالیٰ:۔ ”ضرورت تم منزل بہ منزل چڑھو گے“ (آیت ۱۹) کے
بارے میں فرمایا:۔ ایک حالت کے بعد دوسری حالت کی طرف۔
ان کا بیان ہے کہ یہ مفہوم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے۔

سورہ البروج کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے:۔ الْأَحْدُودُ زمین کی دراڑیں، شکاف۔
فَيُتْرَاقُ اذذاب دے گئے۔

سورہ الطارق کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے:۔ ذَاتُ الرَّجَبِ وہ بادل جو بار بار بارش
برساتے۔ ذَاتُ الصَّدَعِ سبزہ اگنے کی جگہ سے پھٹ جانے والی۔

سورہ الاعلیٰ کی تفسیر

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ہمارے پاس سب سے پہلے ہجرت
کر کے، حضرت مصعب بن عمیر اور حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ
لئے، یہ دونوں حضرات ہیں قرآن کریم سکھایا کرتے تھے، پھر حضرت عمار

فَجَعَلَ يُقْرَأُ ثَانِيًا فِي الْقُرْآنِ أَنْ تَفْرَجَ عَنْ عَمَارَةَ وَيَلَا
وَسَعْدُ. ثُمَّ جَاءَ عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي مِثْرَيْنِ
ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَارَ آيَتُ
أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَرَحُوا بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ حَتَّى رَأَيْتُ
الْوَلَاتِ دَوَالِصِيَّانَ يَقُولُونَ: هَذَا رَسُولُ اللَّهِ
قَدْ جَاءَ فَجَاءَ حَتَّى قَرَأَتْ سَبْعَ أَسْمَاءَ
رَبِّكَ الْأَعْلَى فِي سُورَةِ تِلْكَ.

باب ۳۲: هَلْ أَنْتَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ النَّصَارَى
وَقَالَ مُجَاهِدٌ: عَيْنٌ أُنِيَّةٌ. بَلَّغَ إِيَّاهَا وَحَانَ
شَرُّهَا حَيْثُ أَنْ. بَلَّغَ إِيَّاهَا. لَا يَسْمَعُ فِيهَا لَأَعِيَّةَ
تَسْمَا الْقُرَيْشُ نَبِيَّتُكَ يَقُولُ لَهُ الشَّيْخُ يُسَيْمِيَّةُ
أَهْلُ الْحِجَابِ الضَّرِيَّةُ إِذَا أَيْبَسَ، وَهُوَ سَمٌّ
يُسَيِّطُ بِمُسْلَطٍ. وَيَقْرَأُ بِالضَّادِ وَالسِّينِ: وَ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِيَّاكُمْ مَرَّجَهُمْ.

باب ۳۳: وَالْفَجْرِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: أَلْوَرُّ اللَّهُ. إِعْرَ ذَاتِ الْعِمَادِ

الْقَدِيمَةُ وَالْعِمَادُ أَهْلُ عَمُورٍ لَا يُهَيِّمُونَ سَوَاطِ
عَذَابِ الَّذِي عَذَّبُوا بِهِ. أَكَلْنَا ثَمَرَهُ. وَجَمًّا
الْكُفْرِ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ كُلُّ شَيْءٍ خَلَقَهُ فَهُوَ شَفَعُ
السَّمَاءِ شَفَعُ الْوَقْرِ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَقَالَ
عَبْرُكَ سَوَاطِ عَذَابِ كَلِمَةٍ تَقُولُهَا الْعَرَبُ لِكُلِّ
تَوَجُّعٍ مِنَ الْعَذَابِ يَدْخُلُ فِيهِ السَّوْطُ لِبِالْمُرَادِ
إِلَيْهِ الْمَصِيرُ: تَحَاضُّونَ: تَحَافِظُونَ وَيَحْضُونَ
يَأْمُرُونَ بِأَطَاعِهِ. الْمُظْمِئَةُ الْمُصَدَّقَةُ
بِالثَّوَابِ وَقَالَ الْحَسَرُ: يَا قَتْلَ النَّفْسِ
إِذَا أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَبْضَهَا أَطَاعَتْ إِلَى

بن عباس، حضرت بلال اور حضرت سعد بن ابی وقاص تشریف لائے،
پھر حضرت عمر بن خطاب میں صحابہ کرام کے ساتھ تشریف فرما ہوئے
اور ان کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قدم سینت لڑوم
سے نوازا۔ میں نے اہل مدینہ کو اتنے کسی بات پر خوش ہوتے نہیں
دیکھا جتنے آپ کی تشریف آوری پر، یہاں تک کہ میں نے بچوں اور
بجوں کو بھی دیکھا کہ وہ بھی کہہ رہے تھے: یہ اللہ کے رسول تشریف لے آئے
جس وقت آپ کی تشریف آوری ہوئی تو میں سورۃ الاعلیٰ اور اسی چند حدیثیں سن کر

سورۃ الغاشیہ کی تفسیر

ابن عباس کا قول ہے: عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ سے مراد نصاریٰ
میں۔ مجاہد کا قول ہے: عَيْنٌ أُنِيَّةٌ کناروں تک بھرا ہوا اور
پینے کا وقت آگیا۔ حشیم ان کناروں تک بھرے ہوئے۔
لَا يَسْمَعُ فِيهَا لَأَعِيَّةَ گالی، بذر بانی۔ الضَّرِيَّةُ ایک گھاس جیسے
شیرق کہا جاتا ہے اسی کو اہل حجاز الضَّرِيَّةُ کہتے ہیں جبکہ وہ
سوکھ جائے اور وہ زہری ہو جاتی ہے۔ يَسَيِّطُ سَلَطُ ہونا، یہ ص اور ی
دروں سے پڑھا جاتا ہے۔ ابن عباس کا قول ہے: إِيَّاكُمْ مَرَّجَهُمْ ان کے

سورۃ الفجر کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے: إِعْرَ ذَاتِ الْعِمَادِ سے اللہ تعالیٰ کی ذات مراد ہے۔

لَا يَسْمَعُ فِيهَا لَأَعِيَّةَ سے متوفیوں واسے مراد ہیں
جو ایک جگہ قیام نہیں کرتے تھے۔ سَوَاطِ عَذَابِ وہ چیز جس کے
ساتھ عذاب دئے گئے سَوَاطِ عَذَابِ عَذَابِ عَذَابِ عَذَابِ عَذَابِ
زیادہ۔ مجاہد کا قول ہے کہ ہر چیز جو بھی خدا سے پیدا کی اس کا جوڑا
ہے اور اکیلا (الْوَرُّ) صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ دوسرے کا قول
ہے: سَوَاطِ عَذَابِ ایسا لفظ جس کو اہل عرب ہر قسم کے عذاب
کے لیے بولتے ان میں سے سَوَاطِ بھی ہے۔ یَا قَتْلَ النَّفْسِ اسی کی
طرف لوٹ کر جاتا ہے۔ تَحَاضُّونَ تم حفاظت کرتے ہو۔ يَحْضُونَ
کھا نا کھلانے کا حکم دیتے ہیں۔ الْمُظْمِئَةُ ثواب کی تصدیق کرنے والی
حسن کا قول ہے: يَا قَتْلَ النَّفْسِ جب اللہ تعالیٰ اس کو قبضہ کرنے

اللَّهُ وَأَطْمَأَنَّ اللَّهُ إِلَيْهَا وَرَضِيَ عَنْ اللَّهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا خَائِماً بَقَعَهُ رُوحُكَ وَأَخْلَدَ

کا ارادہ فرماتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مطمئن ہوتا ہے اور
اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے راضی ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوتا ہے

غَيْرُهُ جَاءُوا: نَقَبُوا مِنْ جَيْبِ الْقَيْصِ قِطْعاً لَهُ
جَيْبٌ يَجُوبُ الْفَلَاحَ يَقْطَعُهَا لَنَا لَمْ نَكُنْ
أَجْمَعُ أَتَيْتُ عَلَى الْخِيَرِ

ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوتا ہے
ہے۔ پس اللہ تعالیٰ اس کی روح کو جنت میں داخل کرتا اور اپنے نیک بندوں
میں شامل فرمادیتا ہے۔ دوسرے کا قول ہے: خایو اسوراج کیا، یہ جیب
القیص سے نکلا ہے کہ اس کا گریبان خپک کیا جاتا ہے، اسی طرح مجرب

باب ۹۲۸ لَا اقْسِمُ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: بِهَذَا الْبَلَدِ مَكَّتَ لَيْسَ عَلَيْكَ
وَمَا عَلَى النَّاسِ حَيْثُ مِنَ الْأَثَرِ وَالِدِ أَدْرَ وَمَا
وَلَدٍ لِبَدًا كَثِيرًا وَالْجَدَّيْنِ الْخَيْرُ وَالشُّرُ
مُسْتَبِقَةٍ: مَجَاعَةٌ مَتْرَبَةٍ السَّاقِطُ فِي الثَّرَابِ
يُقَالُ فَلَا تَقْتَحِمِ الْعُقْبَةَ: فَلَمَّا أَقْتَحِمِ الْعُقْبَةَ
فِي الدُّنْيَا: فَتَرَسَّ عَنِ الْعُقْبَةِ فَقَالَ وَمَا أَدْرَاكَ
مَا الْعُقْبَةُ: فَكَ رَقَبَةٌ أَوْ أَطْوَأُ مَرَّةً يَوْمَ مَرَرِي مَسْجِدَ

سورة البقرة کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے: بِهَذَا الْبَلَدِ مَكَّتَ لَيْسَ عَلَيْكَ
کی طرح کوئی گناہ نہیں۔ کہ والد سے مراد حضرت آدم علیہ السلام مراد ہیں
اور فلما ولد سے ان کی اولاد۔ لیکن اکثر سے۔ التجددین بھائی اور
برائی۔ مستقبۃ بھوک۔ مخریہ گردا گردہ۔ کہتے ہیں کہ فلا اقتحم العقبة
سے یہ مراد ہے کہ دنیا کے اندر دشوار گزار گھاٹی میں داخل نہ ہوا پھر العقبة کی
تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ تمہیں کیا معلوم کہ العقبة یہ کیا ہے؟ وہ گرن
کا چھڑانا یا بھوک میں کھانا کھلانا ہے۔

باب ۹۲۹ وَالشَّمْسُ وَضَحَاهَا

وَقَالَ مُجَاهِدٌ يَطْفُو أَهْلًا بِمَعَاصِرِهَا وَلَا يَخْأُ
عُقْبَاهَا عُنْبَى أَحَدٍ

سورة الشمس کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے: يَطْفُو أَهْلًا بِمَعَاصِرِهَا وَلَا يَخْأُ
يَخْأُ عُقْبَاهَا کوئی اس سے بدتر نہیں بے سکتا۔

ف: اس حدیث میں ہے کہ اہل مدینہ نے سب سے زیادہ خوشی اس موقع پر منائی جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ
سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ میں جلوہ افروز ہوئے اور یہاں کے قدم مینت لڑم ہی کی برکت تھی کہ میثرب کہلانے والی بستی کا نام مدینہ منورہ
ہو گیا۔ پہلے جو سیاریوں کا گھر تھا وہ آپ کے باعث پوری دنیا کا دارالاشنان بن گیا۔ کل تک جو بستی کسی شہر میں نہ تھی وہ آج سے اہل ایمان
کے دلوں کی دھڑکن اور مرجع بن گیا۔ یہ خوشی اس وقت صرف اہل مدینہ تک محدود رہی کیونکہ اس روز مدینہ طیبہ دارالاسلام بن گیا تھا اہل
ایمان کو رہنے کے لیے ایک ٹھکانا مل گیا تھا۔

سرور کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جس روز اس دنیا میں تشریف آوری ہوئی وہ اس سے بھی اہم دن ہے کیونکہ اگر بالفرض دنیا
میں آپ کی تشریف آوری نہ ہوتی تو دنیا پر جو فساد پھیل چکا تھا اس کا کبھی نام و نشان بھی نظر نہ آتا۔ یہ صرف آپ ہی کا عظیم الشان وجود ہے جس نے
گیسوٹے بستی کو اس درجہ سنوارا ہے۔ آپ کی اگر اس عالم آب و گل میں جلوہ آرائی نہ ہوتی تو انسان کو کبھی انسان بننے کا سلیقہ نہ آتا۔ اسی

السلام نے آپ کے آنے کی بشارت سنائی۔ وقت قریب آنے پر پروردگار عالم نے آپ کی والدہ ماجدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آپ کے متعلق خراب دکھایا۔ یہ سب کچھ اس لیے تھا کہ دنیا میں آپ کی تشریف آوری کوئی معمولی بات نہ تھی نہ میں آپ کی آمد کے لیے بے قرار تھی۔ انسان تڑپ رہی تھی اسی لیے خلائے ذوالنن نے فرمایا ہے۔

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِن قَبْلُ لَمِن قُضِلِينَ

(۳ : ۱۶۴)

بے شک اللہ نے بڑا احسان کیا اہل ایمان پر کہ انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے اور وہ ضرور اس سے پہلے گمراہ ہی میں تھے۔

گویا گمراہی سے نجات ملنا، کلام الہی کی تلاوت کا میسر آنا، کتاب و حکمت سے حصہ ملنا، نفوس کا تزکیہ ہونا اور ایمان جیسی دولت کا حاصل ہونا محبوب پروردگار کے سبب ہوا۔ یہ نعمتیں داریں کی تمام نعمتوں کی جان ہیں اور جس ہستی کے سبب یہ نعمتیں ملیں اور ملتی رہیں گی کیا وہ پیارا جان رحمت نہ ہوا؟ کیا وہ رحمتہ للعالمین نہ ہوا؟ کیا کسی اور کے سبب اہل جہان کو اتنی نعمتیں ملیں یا مل سکتی ہیں؟ پھر اس کی دنیا میں آمد کیا تمام خوشیوں سے بڑی خوشی نہ ہوگی؟ کیا یہ خوشی تمام عیدوں سے بڑھ کر عید نہیں ہے؟ اسی لیے سرزمین پاک و ہند کے سر تاج المحدثین یعنی خاتم المحققین، شاہ عبدالحق محدث و بلوی رحمۃ اللہ علیہ و المتوفی ۱۲۵۲ھ / ۱۸۳۶ء نے تفسیر فرمائی ہے۔

قال ابن الجوزی فاذا كان هذا ابو لهب للكا خرا لذي نزل القرآن بذاقه جوزی فی الذار بفرحہ لیلۃ مولد النبی صلی اللہ علیہ

امام ابن الجوزی نے فرمایا کہ جب ابولہب بیا کا فر جس کی مذمت میں قرآن نازل ہوا، اس کو بھی جہنم کے اندر نہی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیدائش کی خوشی

وسلم فیا حال المسلم من ائمتہ یسترمولده ویبذل ما تصل الیہ قدرته فی محبتہ صلی اللہ علیہ وسلم لعمری انما کان جزاء من اللہ الکریم ان یدخلہ بقضله العیم جئات النعم ولا یزال اهل الاسلام یحتفلون بشهر مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم ویصلون الولایم ویصدقون فی لیل الیہ بانواع الصدقات ویظہرون السرور ویزیدون فی المبرات ویعتنون بقرآن مولدہ الکریم ویظہر علیہم من مکانہ کل فضل عیم وحقا

کہنے پر بدلہ دیا گیا تو آپ کی امت کے اس مسلمان کا کیا حال ہوگا جو آپ کی پیدائش کی خوشی کے لیے اور آپ کی پیدائش کی خوشی میں حسب استطاعت محبت سے مال خرچ کرے۔ مجھے اپنی جان کی قسم، اللہ کریم کی طرف سے اس کی سبب جزا ہوگی کہ اپنے فضل عیم سے اسے جنت میں داخل کرے اور اہل اسلام ہمیشہ سے آپ کی پیدائش کے مہینے میں مٹھلیں کرتے آئے ہیں اور ضیافتیں کرتے ہیں اور اس میں طرح طرح کے صدقات سے خوشی کا اظہار کرتے۔ نیکیوں میں اضافہ کرتے اور پیدائش کے واقعات پڑھتے

ویشری عاجل بنیل البغیة والمراۃ فرحمہ
اللہ امرأ اتخذ لیا لی شہر مولدہ المبارک
اعیاد الیکون اشد غلبۃ علی من فی قلبہ
مرض وعناد۔

رہا ثبت من السنۃ، مطبوعہ حمایت
اسلام پریس لاہور، ص ۶۰

کے خواس سے یہ مجرب ہے کہ یہ اس سال کے
یہ امان ہے اور اس میں مرادیں پوری ہونے کی
بشارت ہے اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے
جو آپ کی پیدائش مبارک کے یل و نہار کو عیدیں
بنائے تاکہ جس کے دل میں کوڑہ اور عناد ہے وہ
خوب چلے سکے۔

آپ کی پیدائش کی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے جتنے بھی کام کیے جائیں ان کا شرعی حدود میں ہونا ضروری ہے اور یہ بھی ضروری
ہے کہ مومن کا ہر کام محض رضائے الہی کے لیے ہونا چاہیے یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ صرف جلسہ میلاد النبی کرنا ہی اظہار محبت کی
سند نہیں ہے بلکہ آنا ہے کہ اظہار محبت کے جتنے کام ہیں جلسہ میلاد النبی بھی ان میں سے ایک مبارک اور مقدس عمل ہے محبوب
پروردگار سے محبت رکھنے کو جن طریقوں اور جن کاموں کے ذریعے ظاہر کیا جائے ان کا ایک مقام اور تقدس ہے جس کو برقرار رکھنا
بہت ضروری ہے جہاں اس بارگاہ کی عقیدت و محبت کے باعث عنایات الہیہ کی موسلا دھار بارش ہونے لگتی ہے وہاں اس جانب محبت
کی ذرا سی بے ادبی پر چشم زدن میں جملہ اعمال صالحہ ختم ہو جاتے ہیں۔ خدائے ذوالمنن اپنے محبوب اسیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے مصنفے میں ہیں اپنے حبیب کی سچی عقیدت و محبت مظاہر کرنا اور اس بارگاہ بکس پناہ کی ادنیٰ سے ادنیٰ گستاخی و اہانت
اور بے ادبی کے شائبہ تک سے محفوظ و مامون فرمائے، آمین۔

۲۰۵۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
وَهَبُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِيهِ إِذْ أَخْبَرَهُ عَبْدُ
اللَّهِ بْنُ زَمْعَةَ أَنَّ سَمْعَةَ النَّخَعِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُخَطِّبُ وَذَكَرَ الثَّقَافَةَ وَالَّذِي عَقَرَ فَتَكَلَّ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ أَنْبَعَتْ أَشَقُّ أَهْلًا
أَنْبَعَتْ لَهَا رَجُلٌ عَيْنُ يَزْعَارٍ وَمَنْبَعٌ فِي رَهْطِهِ
مِثْلُ نَمْعَةٍ، وَذَكَرَ النِّسَاءَ فَقَالَ: يَعْمَدُ أَحَدُكُمْ
يَجْلِدُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ فَلَعَلَّهُ يَصْنُحُهَا
مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ: شَرٌّ وَعَقَا هُمْ فِي ضَرْحِكُمْ مِنْ
الضَّرْحَةِ وَقَالَ: لِمَ يَصْنُحُكَ أَحَدُكُمْ مِثْلًا
يَفْعَلُ؟ وَقَالَ أَبُو مَعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِثْلُ أَلْفِ زَمْعَةَ عَلَى الزُّبَيْرِ
بْنِ الْعَوَّامِ۔

حضرت عبداللہ بن زعمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے
سنا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے تو آپ نے
(حضرت صالح علیہ السلام کی) اوشنی اور اس کی کوئیں کاٹنے والے کا
ذکر فرمایا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی: اَشِدُّ
اس کا سب سے بد بخت اشد کفر اچھا (آیت ۱۲) یعنی ایسا آدمی کفر
جو اچھوڑو اور، سفید اور بوزمہ کا اپنے قبیلے میں طاقتور تھا۔ پھر
آپ نے عورتوں کا ذکر فرمایا کہ ایک آدمی اپنی عورت کو غلاموں کی طرح
مارتا بیٹا ہے اور بھرات کے وقت اسے بستر پر اپنے پاس بیٹاتا
ہے۔ پھر آپ نے رخ خارج ہونے پر بیٹنے کے بارے میں نصیحت
فرمائی کہ اس کام پر تم کیوں بیٹتے ہو جسے خود بھی کرتے ہو؟۔ ابو سعید
مشام، عمرہ بن زبیر، حضرت عبداللہ بن زعمہ سے روایت کرتے ہیں کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بوزمہ کی طرح جو حضرت زبیر
بن عوام کا چچا تھا۔

باب ۹۲ واللیل اذا یغشی

سورۃ واللیل کی تفسیر

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: بِالْعُسْفِيِّ بِالْخَلْفِ. وَقَالَ مُحَمَّدٌ تَرَدَّى مَا تَوَلَّى. وَتَوَلَّى تَوَلَّى. وَقَالَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ تَتَلَوَّى.

ابن عباس کا قول ہے۔۔۔ بالعمشی صدمے کا۔ عباد کا قول ہے۔۔۔ تَرَدَّى مَرَّی۔ تَتَلَوَّى جَوَّش مارتا ہے اور عبید بن عمیر کی قرآن میں یہ لفظ تَتَلَوَّى ہے۔

۲۰۵۳. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ الْأَنْعَمِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْتَمَةَ قَالَ دَخَلْتُ فِي تَفْرِيقِ أَصْحَابِ عَبْدِ اللَّهِ الشَّامِ فَمَسَمَرْتُ بِأَبُو الدَّرْدَاءِ فَأَنَا فَظًا أَلْفِيكُمْ مِنْ بَيْتٍ أَظَلُّهُ أَنْتُمْ قَالَ قَاتِلُكُمْ أَقْرَأُ فَأَشَارُوا إِلَيَّ فَقَالَ اقْرَأْ أَفْقَرُ أَتِ الْبَيْتَ إِذَا يَغْشَى وَالتَّهَارِ إِذَا تَعَبَى وَالذِّكْرُ وَالْأُنْثَى قَالَ أَنْتَ سَمِعْتَهُ قَائِمًا فِي سَاعِيكَ قُلْتَ نَعَمْ قَالَ وَأَنَا سَمِعْتُهُ قَائِمًا فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَائِمٌ يَأْتُونَ عَلَيْنَا.

علقہ کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگردوں کی ایک جماعت کے ساتھ شام گیا جب حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمارے متعلق سنا تو وہ تشریف لائے اور فرمایا۔ کیا تمہارے اندر کوئی قاری ہے؟ ہم نے جواب دیا ہاں۔ فرمایا، تم میں سے کون پڑھے گا؟ ساتھیوں نے میری جانب اشارہ کیا۔ انہوں نے فرمایا، پڑھو۔ پس میں پڑھنے لگا کہ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى، وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى، وَالذِّكْرُ وَالْأُنْثَى فرمایا۔ کیا تم نے اس طرح اپنے صاحب حضرت ابن مسعود کی زبان سے سنا ہے؟ میں نے کہا، ہاں۔ انہوں نے فرمایا، اور میں نے اسی طرح نبی کریم ﷺ

باب ۹۲ وما خلق الذكر والأنثی

وما خلق الذكر والأنثی کی تفسیر

۲۰۵۴. حَدَّثَنَا عَنْ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ثَنَا الْأَنْعَمِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ مَرَّ أَصْحَابُ عَبْدِ اللَّهِ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَطَلَبُوا قَوْمًا هُمْ فَقَالَ أَتَيْكُمْ بَيْتٌ أَعْلَى قَرَأَ فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ كُنَّا. قَالَ ذُنُوبُكُمْ أَحْلَفُوا وَأَشَارُوا إِلَى عَلْتَمَةَ قَالَ كَيْفَ سَمِعْتَهُ يَقْرَأُ وَالْبَيْتَ إِذَا يَغْشَى قَالَ عَلْتَمَةُ وَالذِّكْرُ وَالْأُنْثَى قَالَ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ هَكَذَا هُوَ هُوَ لَا يُرِيدُ فِي عِلْمِ أَنْشَأَ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى وَاللَّهُ لَا يَأْتِي

ابراہیم بخاری کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد حضرت ابودرداء کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے (شام) گئے۔ پس غردان کی تلاش میں نکلے اور ان کے پاس جا پہنچے۔ پھر فرمایا۔ تم میں سے عبداللہ بن مسعود کی طرح کون قرآن کریم پڑھتا ہے؟ ہم نے کہا۔۔۔ صاحب اسی طرح پڑھتے ہیں، فرمایا، تم میں سے زیادہ کس کو یاد ہے؟ ساتھیوں نے علقہ کی جانب اشارہ کیا۔ فرمایا، اس طرح تم نے ان سے سنا ہے اسی طرح سورۃ واللیل پڑھو۔ پس علقہ نے اس سورت میں وَالذِّكْرُ وَالْأُنْثَى پڑھا۔ حضرت ابودرداء نے فرمایا۔ میں گواہ دیتا ہوں کہ میں قَامًا مِّنْ أَعْطَى وَآتَى کی تفسیر۔

باب ۹۲ قَامًا مِّنْ أَعْطَى وَآتَى

۲۰۵۵. حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ عَنْ الْأَنْعَمِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ الْغُرَقَةِ فِي جَنَازَةِ فَتَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَفَدَ كُتِبَ مَتَعَدُّهُ مِنَ الْحَجَّةِ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جہانے تلے علیہ وسلم کے ساتھ بقیع غرقہ کے اندر ایک جنازے میں شریک تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا۔۔۔ تم میں کوئی ایک بھی ایسا نہیں مگر اس کے متعلق لکھا ہوا ہے کہ اس کا ٹھکانا جنت میں ہے یا جہنم میں۔ لوگ عرض

وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ فَأَقْالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا تَنْتَهِلُ فَفَقَالَ أَعْمَلُوا فِكْلًا مِثْلَ مِثْرٍ شَرَقًا أَوْ مِثْرًا مَقْطُوعًا وَآتَقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى إِلَى قَوْلِهِ لِلْحُسْنَى ۲۰۵۶ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عِطِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا قَعُودًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَبِيثَ

بَابُ ۹۲۱ فَسَيِّئُ كَاللَّيْسَرِ

۲۰۵۷ حَدَّثَنَا يَشْرُبُ بْنُ سَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عِطِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ فِي مَنَازِلَةٍ فَأَخَذَ عَوْدًا يَسْكُتُ فِي الْأَرْضِ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ أَوْ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا تَنْتَهِلُ فَفَقَالَ أَعْمَلُوا فِكْلًا مِثْلَ مِثْرٍ شَرَقًا أَوْ مِثْرًا مَقْطُوعًا وَآتَقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى الْآيَةَ قَالَ وَشُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي بِهِ مُنْصَوِّرٌ فَلَمْ أَنْكُرْهُ مِنْ سَيِّئَاتِ سُلَيْمَانَ

بَابُ ۹۲۲ وَأَقَامَنُ بِخَلٍّ وَاسْتَغْنَى

۲۰۵۸ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا أَوْكَيْعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عِطِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا تَنْتَهِلُ فَفَقَالَ أَعْمَلُوا فِكْلًا مِثْلَ مِثْرٍ شَرَقًا أَوْ مِثْرًا مَقْطُوعًا وَآتَقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَيِّئُ كَاللَّيْسَرِ إِلَى قَوْلِهِ فَسَيِّئُ كَاللَّيْسَرِ

بَابُ ۹۲۵ وَكَذَبَ بِالْحُسْنَى

گزار ہوئے :- یا رسول اللہ ! پھر اس پر بھروسہ کر کے نہ بیٹھ رہیں ؟ آپ نے فرمایا :- عمل کرو کیونکہ ہر ایک کو اسی کے مطابق آسانی مہیا کر دی جاتی ہے ۔ پھر آپ نے فرمایا :- ابو عبد الرحمن کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا :- ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے ۔ پھر پوری گزشتہ حدیث بیان کی ۔

فَسَيِّئُ كَاللَّيْسَرِ

ابو عبد الرحمن سلمی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک منازعے میں انشعریک تھے کہ ایک مکڑی لے کر آپ زمین کو دینے لگے ۔ پھر فرمایا :- تم میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں کہ جس کا ٹھکانا دروزخ یا جنت میں لکھا ہوا نہ ہو ۔ لوگ عرض گزار ہوئے :- یا رسول اللہ ! کیا ہم اسی پر بھروسہ کر کے نہ بیٹھ رہیں ؟ فرمایا ، عمل کرو کیونکہ ہر ایک کے لیے اسی طرف آسانی مہیا کر دی جاتی ہے ۔

کیونکہ :- ”تو وہ جس نے دیا اور پرہیز گاری کی اور سب سے اچھی کو“ جانا تو بہت جلد ہم اس کو آسانی مہیا کر دیں گے“ (آیت ۵ تا ۱۱) شعبہ کا بیان

کہ منصف نے مجھ سے حدیث بیان کی تو میں نے سلیمان کی حدیث سے اس کو

وَأَقَامَنُ بِخَلٍّ وَاسْتَغْنَى کی تفسیر

ابو عبد الرحمن کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے فرمایا :- تم میں سے کوئی ایک بھی نہیں مگر اس کا ٹھکانا جنت

یا دروزخ میں لکھا ہوا ہے ۔ ہم عرض گزار ہوئے :- یا رسول اللہ ! کیا ہم اسی پر بھروسہ نہ کریں ؟ فرمایا ، نہیں بلکہ عمل کرو کیونکہ ہر ایک کے لیے

وہی راستہ آسان کر دیا جاتا ہے ۔ پھر آپ نے یہ پڑھا :- ”تو وہ جس نے دیا اور پرہیز گاری کی اور سب سے اچھی کو“ (آیت ۵ تا ۱۱) شعبہ کا بیان

اسے آسانی مہیا کر دیں گے :-

وَكَذَبَ بِالْحُسْنَى کی تفسیر

۲۰۵۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِي بَيْتِ الْعَرَقَةِ فَأَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ وَمَعَهُ مَخْضَرَةٌ فَتَنَاسَلْنَا فَبَعَلَ يَنْكُتُ بِمَخْضَرَتِهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ وَمَا مِنْ نَفْسٍ مَشْفُوسَةٍ إِلَّا كُتِبَ مَكَانُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْأَكْبُتُ شَفِيفَةٌ أَوْ سَجْدَةٌ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا تُشِيرُ عَلَيَّ كِتَابًا وَدَعَا الْعَمَلُ لَكَ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَبَّحْتُ إِلَى أَهْلِ السَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَسَبَّحْتُ إِلَى أَهْلِ الشَّقَاءِ إِلَى أَهْلِ السَّعَادَةِ قَالَ أَمَا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيَسِّرُونَ يَعْمَلُ أَهْلُ السَّعَادَةِ وَأَمَا أَهْلُ الشَّقَاءِ فَيَسِّرُونَ يَعْمَلُ أَهْلُ الشَّقَاءِ ثُمَّ قَرَأَ مَا مَنَ أُعْطِيَ وَآتَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى

الْآيَةِ فَسَبَّحْتُ لِلْعُسْرَى

۲۰۶۰۔ حَدَّثَنَا أَدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَخَذَ شَيْئًا فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِهِ الْأَرْضَ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَفَدَ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ فَالْوَايَا رَسُولُ اللَّهِ أَفَلَا تُشِيرُ عَلَيَّ كِتَابًا وَدَعَا الْعَمَلُ قَالَ أَعْمَلُوا فَعَلُوا ميسرًا يسيرًا لَهُ أَمَا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَيَسِّرُ يَعْمَلُ أَهْلُ السَّعَادَةِ وَأَمَا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَيَسِّرُ يَعْمَلُ أَهْلُ الشَّقَاءِ ثُمَّ قَرَأَ مَا مَنَ أُعْطِيَ وَآتَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى الْآيَةِ

ابو عبد الرحمن سلمیٰ کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم بقیع غرقہ کے اندر ایک جنازے میں شامل تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لے آئے۔ پس آپ بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے گرد گرد بیٹھ گئے۔ آپ کے پاس ایک پھڑکی تھی۔ چنانچہ آپ نے سر مبارک جھکالیا اور اپنی اس پھڑکی کے ساتھ زمین کر دینے لگے۔ پھر فرمایا: تم میں سے کوئی ایک جان اور کوئی ایک سانس لینے والا نہیں کہ اس کا ٹھکانا لکھا ہوا ہے کہ جنت میں ہوگا یا دروزخ میں اور وہ شقی ہوگا یا سعید۔ ایک آدمی عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! کیا ہم اپنے اس کلمے ہوئے پر بھر دوسرے کر لیں اور عمل کرنا چھوڑ دیں کیونکہ جو ہم سے سعادت مند ہوگا۔ وہ سعادت مندوں سے جا ملے گا اور جو ہم سے بدبخت بدبخت ہوگا وہ بدبختوں جیسے عمل کرے گا۔ ارشاد فرمایا: جو سعادت مند ہے اس کے لیے سعادت مندوں والے اعمال آسان کر دئے جاتے ہیں اور جو بدبخت ہوتا ہے اس کے لیے بدبختوں والے اعمال آسان کر دئے جاتے ہیں۔ پھر آپ نے قرآن کریم سے یہ پڑھا: تو وہ جس نے دیا اور پرہیز گاری کی اور سب سے اچھی کو پس مانا تو بہت جلد ہم اسے آسانی دیتا کر دیں گے۔ (آیت ۵ تا ۱۱)

ابو عبد الرحمن سلمیٰ کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک جنازے میں شامل تھے تو آپ نے ایک چیز سے کراس کے ساتھ زمین کو کریدنا شروع کر دیا۔ پھر فرمایا: تم میں سے ایک بھی ایسا نہیں کہ اس کا ٹھکانا دروزخ یا جنت میں لکھا ہوا نہ ہو۔ لوگ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! کیا ہم اپنے کلمے ہوئے پر بھر دوسرے کے عمل نہ چھوڑیں۔ فرمایا: عمل کرو کیونکہ ہر ایک کے لیے وہی آسان کر دیا جاتا ہے جس کے لیے اسے پیدا کیا گیا ہے۔ اگر وہ اہل سعادت سے ہے تو اس کے لیے سعادت مندوں کے کام آسان کر دئے جاتے ہیں اور اگر وہ بدبختوں سے ہے تو اس کے لیے بدبختوں والے کام آسان کر دئے جاتے ہیں۔ پھر آپ نے یہ پڑھا: تو وہ جس نے دیا اور پرہیز گاری کی اور سب سے اچھی کو پس مانا تو بہت جلد ہم اسے آسانی دیتا کر دیں گے۔

باب ۹۳۶ وَالصُّحُ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ إِذَا سَجَى اسْتَوَى وَقَالَ غَيْرُهُ
أَظْلَمَ وَسَكَنَ عَائِلًا دُرَيْعِيًّا
۲۰۶۱ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هَرِيرٌ
حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبَ بْنَ
سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا
فَجَاءَتْ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي لَأَرَجُوا
أَنْ يَكُونَ شَيْطَانُكَ قَدْ تَرَكَكَ لَمَّا رَأَى قَرِيْبَكَ
مُنْذُ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَنْ وَجْهِكَ
وَالصُّحُ وَاللَّيْلُ إِذَا سَجَى مَا دَعَاكَ رَبُّكَ وَمَا
قُلِي قَوْلُهُ مَا دَعَاكَ رَبُّكَ وَمَا قُلِي تَغْشَى
بِالتَّشْدِيدِ وَالتَّخْفِيفِ يَسْعَى وَاحِدٌ مَا
تَرَكَكَ رَبُّكَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا تَرَكَكَ
وَمَا أَبْغَضَكَ

۲۰۶۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ جَعْفَرٍ عَنْدَهُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ
قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا الْمِجَلِيَّ قَالَتْ امْرَأَةٌ
يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَرَى صَلَاحَكَ إِلَّا ابْطَاطَكَ
فَتَرَكْتَ مَا دَعَاكَ رَبُّكَ وَمَا قُلِي

باب ۹۳۷ الْمَلْشَرَح

وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَتَرَكَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَتَقَعَدُ
أَتَقُلُّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَيْ مَعَ
ذَلِكَ الْعُسْرِ يُسْرًا أَخْرَجَ قَوْلَهُ هَلْ تَرْتَضَوْنَ مِنَّا
إِلَّا أَحَدِي الْحَسَنَيْنِ وَلَنْ يَغْلِبَ عُسْرُ يُسْرَيْنِ
وَقَالَ مُجَاهِدٌ فَانْصَبْ فِي حَاجَتِكَ إِلَى رَبِّكَ
وَيُذَكِّرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْمَلْشَرَحَ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ

سورة الضحیٰ کی تفسیر

عبارہ کا قول ہے ۔۔۔ اِذَا سَجَى جہاں ہو جائے ۔۔۔ دوسرے کا قول ہے کہ جب رات تاریک اور پُچھ مٹوں ہو جائے ۔۔۔ عَائِلًا بال بیچے دار۔۔۔ اسود بن قیس کا بیان ہے کہ میں نے جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہو گئے تو دو یا تین راتیں آپ نے قیام نہ فرمایا پس ایک عورت (ابو سفیان کی بہن عورت بنت عرب زوجہ ابولہب) آپ کے پاس آکر کہنے لگی ۔۔۔ اے محمد! مجھے اسید ہے کہ تمہارے شیطاں نے تم کو چھوڑ دیا ہے کیونکہ میں نے دو تین راتوں سے اسے تمہارے پاس آتے ہوئے نہیں دیکھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرمائیں: ہا چاشت کی قسم اور رات کی جب وہ پردہ ڈالے کہ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکر وہ جاننا (آیت ۳۱) اسے دال کی تشدید سے پڑھیں یا تخفیف سے، دونوں صورتوں میں سنی ایک ہی ہے۔ حضرت ابن عباس نے اس کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ نہ اس نے تمہیں چھوڑا اور نہ تم سے ناراض ہوئے۔

اسود بن قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ ایک عورت نے کہا: یا رسول اللہ! میں دیکھتی ہوں کہ آپ کا ساتھی (حضرت جبریل آپ کے پاس آنے میں دیر کرنے لگا ہے) اس پر یہ آیت نازل ہوئی: تمہیں تمہارے رب نے نہیں چھوڑا اور نہ مکر وہ جاننا (آیت ۳۱)۔

سورة الشرح کی تفسیر

عبارہ کا قول ہے ۔۔۔ وَتَرَكَ زَادَ جَاهِلِيَّةٍ مِّنَ النَّفْسِ لَوْ مَحَلَّ كَرِيَاةٍ مِّنَ الْغَمِّ يُسْرًا ایک کے ساتھ دوسری چیز، یہ اسی ارشاد ربانی کی طرح ہے جیسے قُلْ تَرْتَضَوْنَ مِنَّا إِلَّا أَحَدِي الْعُسْرَيْنِ فرمایا ہے۔ عبارت کا قول ہے ۔۔۔ فَانْصَبْ حاجت کے وقت اپنے رب سے ابن عباس سے منقول ہے ۔۔۔ اَلْمَلْشَرَحُ یعنی آپ کے مبارک سینے کو اللہ تبارک نے اسلام کے لیے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کھول دیا تھا۔

سورۃ والتین کی تفسیر۔

مجاہد کا قول ہے: یہ انجیل اور زبور وہی ہیں جن کو لوگ کھاتے ہیں کہتے ہیں:۔۔۔ فَمَا يَكْذِبُكَ جَوْشَقَسَ تَهْمِيں جھٹلائے گا تو سب لوگ اپنے اپنے اعمال کا بدلہ دئے جائیں گے۔ گویا یہ فرمایا ہے کہ ثواب اور عذاب کو ماننے رکھتے ہوئے تمہیں جھٹلانے کی جرأت کرے۔
عمر بن ثابت کا بیان ہے کہ میں نے حضرت رافع بن عازر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ ایک سفر کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی ایک رکعت میں سورۃ والتین پڑھی تھویم سے مراد پیدائش ہے۔

سورۃ علق کی تفسیر۔

قتیبہ، حاد، یحییٰ بن عقیق نے امام حسن بصری سے روایت کی کہ قرآن مجید میں سورۃ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ لکھا کر اور دس سو رکعتوں کے درمیان امتیاز کے لیے بھی۔ مجاہد کا قول ہے: یہ کتاب اپنے رشتہ دار الزبائیہ فرشتے۔ اور کہا: الزبائیہ کو شایستگی یہ نون ضمیمہ کے ساتھ ہے اور شفقت بیکہ کی سے نکلا ہے کہ میں نے پکڑا۔

ابن شہاب نے دو سندوں کے ساتھ حضرت عمر بن زبیر سے روایت کی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نزدیکی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر رکی کی ابتدا یوں ہوئی کہ سونے کی حالت میں سچے خواب نظر آتے تھے۔ پس آپ خواب میں جو کچھ دیکھتے تو صبح کی طرح وہی منقوش نمودار پر جلوہ گر ہو جاتا۔ پھر خلوت کی محبت آپ کے دل میں ڈال دی۔ چنانچہ آپ غار حرا میں تشریف لے جاتے اور اس کے اندر عبادت کرتے رہتے۔ یعنی کئی دنوں تک متواتر عبادت کرتے اور پھر اپنی زودیر مسطرہ کی جانب واپس لوٹتے تھے اور پھر

بَابُ وَالتَّائِينَ

وَقَالَ جَاهِدْ هُوَ التَّائِينَ. وَالتَّائِينَ الَّذِي يَأْكُلُ النَّاسَ. يَقَالُ فَمَا يَكْذِبُكَ فَمَا الَّذِي يَكْذِبُكَ بِأَنَّ النَّاسَ يُكَذِّبُونَ بِأَعْمَالِهِمْ، كَأَنَّهُ قَالَ وَمَنْ يَقْدِرُ عَلَى تَكْذِيبِكَ بِالثَّوَابِ وَالْإِعْقَابِ.
۲۰۶۳۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ فَقَرَأَ فِي الْعِشَاءِ فِي رَحْطَى الرُّكْعَتَيْنِ يَا تَائِينَ وَالتَّائِينَ تَقْوِيمُ الْحَقِيقِ.

بَابُ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ

وَقَالَ قَتِيبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: الْكُتُبُ فِي الْمَصْحَفِ فِي أَوَّلِ الْإِمَامِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَاجْعَلْ بَيْنَ السُّورِ كَقَطْطٍ. وَقَالَ جَاهِدٌ نَادِيَهُ عَشِيرَتُهُ: الزَّيْبَانِيَةُ الْمَلِكَةُ. وَقَالَ الرَّحْبِيُّ: الْمَرْجِعُ لِنَسْفَعَنَّ قَالَ لَنَا خُذْنَا وَلِنَسْفَعَنَّ يَا ثَوْرٍ وَهِيَ الْخَفِيفَةُ سَفَعَتْ يَدَهُمْ أَخَذَتْ.

۲۰۶۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ. حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رُمْثَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو صَالِحٍ سَمِعُوهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا صَالَتْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ أَوَّلَ مَا يَدْعُو بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّوَاءَ الصَّادِقُ فِي

اسی طرح کھانے پینے کی ضروری چیزیں بے کر چلنے جاتے، یہاں تک کہ جب آپ غریب تھے تو دمی، گٹھ، معنی فرشتہ (حضرت جبرئیل) آیا اور اس نے کہا: پڑھو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ پھر اس نے مجھے پکڑ کر دو چار یہاں تک کہ مجھے تکلیف محسوس ہونے لگی۔ پھر مجھے چھوڑ کر کہا: پڑھو۔ میں نے جواب دیا: میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ پس اس نے مجھے دوسری دفعہ دو چار، یہاں تک کہ مجھے تکلیف محسوس ہونے لگی۔ پھر مجھے چھوڑ کر کہا: پڑھو۔ میں نے کہا کہ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ اس پر اس نے مجھے تیسری دفعہ دو چار، یہاں تک کہ مجھے تکلیف محسوس ہوئی۔ پھر مجھے چھوڑ کر کہا: پڑھو اپنے رب کے نام سے، جس نے پیدا کیا آدمی کو۔ خون کی پھٹک سے بنایا۔ پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم ہے جس نے قلم سے لکھنا سکھایا آدمی کو سکھایا جو نہ جانتا تھا (آیت انہ)۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے ساتھ کانچے ہوئے لوٹے، یہاں تک کہ حضرت خدیجہ کے پاس تشریف لے آئے اور فرمانے لگے: مجھے کبیل اڑھا دو، بلکہ کبیل اڑھا دو۔ پس انہوں نے آپ کو کبیل اڑھا دیا۔ یہاں تک کہ خوف آپ سے دور ہو گیا۔ پھر آپ نے حضرت خدیجہ سے فرمایا: اے خدیجہ! مجھے اپنی جان کا خطرہ محسوس ہوا اور پھر سارا واقعہ سنایا۔ حضرت خدیجہ نے کہا: ایسا ہے تو آپ کو خوشخبری ہو خدا کی قسم، اللہ تعالیٰ کہیں آپ کو دشمن نہیں ہونے دے گا کیونکہ خدا کی قسم آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، پیار بولتے ہیں، ہر ایک کا بوجہ برداشت کرتے ہیں، مندوروں کے لئے کاتے ہیں، مہمان کی خاطر تواضع کرتے ہیں اور سارا حق میں پیش آنے والی مصیبتوں میں مدد کرتے ہیں۔ پھر حضرت خدیجہ آپ کو لے کر درقہ بن نوفل کے پاس گئیں، جو ان کے چچا زاد بھائی تھے۔ وہ زمانہ جاہلیت میں نصرانی ہو گئے تھے اور عربی لکھا کرتے تھے اور جو اللہ تعالیٰ نے جاہلہ و اکیمل سے عربی میں

شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَيَّى قَالَتْ خَدِيجَةُ يَا عَمْرُو
اسْمِعْ مِنْ ابْنِ أَخِيكَ قَالَ وَرَقَةُ يَا ابْنُ أُمِّ
مَاذَا تَرَى؟ فَأَخْبَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَبْرَ مَا رَأَى، فَقَالَ وَرَقَةُ هَذَا النَّاسُ مَوْسَى الَّذِي
أُنْزِلَ عَلَى مُوسَى لِيَتَنَبَّأَ فِيهِمْ فَأَجْزَعًا، لِيَتَنَبَّأَ أَكُونَ
حَيًّا ثُمَّ ذَكَرَ حَرْفًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَوْ مَخْرُجِي هُمْ قَالَ وَرَقَةُ نَعَمْ لَعَنَ مَا
رَجُلٌ يَسْأَلُ حَتَّى يَمُوتَ بِهِ إِلَّا أَوْ ذِي وَإِنْ تَذَرْتَنِي تَوَكَّلْ
حَيًّا أَنْصُرَكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَعَنَ كَثِيرًا وَرَقَةُ
أَنْ تَوَكَّلِي وَفَتَرِ الْوَحْيِ فَتَرَةً حَتَّى حَزَنَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ شِهَابٍ
فَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ
الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُخَوِّدُ عَنْ فَتَرَةِ
الْوَحْيِ قَالَ فِي حَدِيثِهِ يَنْسُمَا أَنَا أَمْسِنِي سَمِعْتُ
صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِي فَإِذَا الْمَلَكُ
الَّذِي جَاءَنِي بِحَدِيثِ جَالِسٍ عَلَى كُرْسِيِّ بَيْنَ السَّمَاءِ
وَالْأَرْضِ فَقَرِئْتُ مِنْهُ فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَيْدُ بْنُ
قَدْرَةَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى بِأَيُّهَا الْمَدِينَةُ قُرْآنًا
فَأَنْزَلَ وَرَقَةَ فَكَتَبَ وَثَبَّأَكَ فَطَهَّرُوا الرَّجُلَ
فَأَهْرَجُوا قَالَ أَبُو سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا الْوَحْيُ كَانَ
أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَعْبُدُونَ فَتَالَ شَرُّ تَابِعِ
الْوَحْيِ

باب ۹۵ خَلْقَ الْإِنْسَانِ مِنْ عَلَقٍ

۳۶۵. حَدَّثَنَا ابْنُ بَكْرِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَوَّلُ مَا بَدَأَ بِهِ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيَ النَّصَالِحَ
فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ يَا سَمِيعُ رَبِّكَ الَّذِي

لکھا تھا۔ وہ بہت بزرگ اور بینائی سے محروم ہو گئے تھے پس حضرت
خدیجہ نے کہا:۔ بھائی جان! ذرا اپنے بھتیجے کی بات تو سنے۔ ورنہ بن نوفل
نے کہا:۔ اے بھتیجے! آپ نے کیا دیکھا ہے؟ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے جو کچھ دیکھا تھا بتا دیا۔ ورنہ نے یہ سن کر کہا:۔ جی تو وہ ناسوس ہے
جو حضرت موسیٰ پر نازل کیا گیا تھا کاش میں جو ان سوتا کاش میں اس
وقت تک زندہ رہتا۔ پھر ایک لفظ کہہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے کہا:۔ کیا لوگ مجھے نکال دیں گے؟ ورنہ نے کہا:۔ ہاں۔ جو شخص جس چیز
نے کہا یا جو آپ لائے ہیں تو اسے ازیت سچائی لگئی اور اگر میں آپ کے اس
زمانے تک زندہ رہا تو آپ کی بھرپور مدد کروں گا۔ اس کے ہوش سے سر
بعد ورنہ بن نوفل کا انتقال ہو گیا اور وحی کا سلسلہ کچھ دنوں تک بند رہا
یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کا غم محسوس کرنے
لگے۔ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وحی کے بند ہونے کے دوران کا واقعہ
بیان فرما رہے تھے۔ اُس میں آپ نے فرمایا کہ ایک روز میں ہمارا تھا
کہ آسمان سے ایک آواز سنی میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ تھا

جو میرے پاس غار حرا میں آیا تھا۔ وہ زمین و آسمان کے درمیان ایک رکاب
پر بیٹھا ہوا تھا۔ میں اس سے ڈرا اٹھ کر ٹوٹ آیا اور کہا:۔ مجھے کس اڑھاد میں
اپس انہوں نے مجھے چار دروازے دیے پھر اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی
اے بالاپوش اور سنے واسے! کھڑے ہو جاؤ، لوگوں کو ڈراؤ اور اپنے
رب کی بڑائی بیان کرو اور اپنے کپڑے پاک رکھو اور غنوں سے
دور رہو (سورۃ المدثر: آیت ۱ تا ۵)۔ ابوسلمہ کا بیان ہے کہ
الرؤیہ سے بہت سزا دیں جن کی زناہ جاہلیت میں لوگ
پر جا کرتے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر متواتر وحی آنے لگی۔

خَلْقَ الْإِنْسَانِ مِنْ عَلَقٍ کی تفسیر

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر رب سے پہلے
پچھو لوں کے ذریعے وحی کی ابتدا ہوئی۔ پھر فرشتہ
آیا اور اُس نے کہا:۔ پڑھو اپنے رب کے نام سے، جس
نے پیدا کیا آدمی کو۔ خون کی چمک سے بنایا۔ پڑھو اور تمہارا

رب ہی سب سے بڑا کریم ہے جس نے قلم سے کھنا سکھایا جوڑ جاتا تھا" (آیت ۵۵)

عبداللہ بن مسعود، عبدالرزاق، معمر، زہری سے روایت کرتے ہیں۔ عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پچھے خوابوں سے وحی کی ابتدا ہوئی پھر فرشتہ آیا اور اس نے کہا: "پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا آدمی کو خون کی چھٹک سے بنایا۔ پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم ہے جس نے قلم سے کھنا سکھایا آدمی کو سکھایا جوڑ جاتا تھا" (آیت ۵۵)

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت خدیجہ کی طرف واپس لوٹے اور فرمایا: مجھے کھل اڑھا دو، مجھے کھل اڑھا دو۔ پھر باقی حدیث بیان فرمائی۔

کَلَّا لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ كُفْرُكُمْ أَتَىٰ عِزِّي يَوْمَ تَكُونُ الْأَنْفُسُ فِي الْفُجَارِ
مذہب پیشانی کے بال بچھڑ کر گھٹنیں گے کیسی پیشانی جھوٹی خطا کا درجہ ہے
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک دفعہ ابوجہل نے کہا: اگر میں تم کو کیسے کے پاس نہ لٹھ پٹھے ہوئے دیکھ لوں تو ان کی گردن کچل کر رکھ دوں گا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہاں جا پہنچے۔ ابوجہل نے کہا، اگر میں اسی طرح کرتا تو فرشتہ مجھے مزد پکڑ لیتا۔ عروہ بن مسعود، عبید اللہ، عبد اکرم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

سورۃ القدر کی تفسیر

الْمُطْلَعُ بھی طلوع ہونے کو کہتے ہیں اور اُتار دینے سے طلوع ہونے کی جگہ بھی مراد ہے۔ اَنْزَلْنَاهُ فِیْ ذِی الْحِجْرِ قرآن مجید سے کنایہ ہے۔ اَنْزَلْنَاهُ سے سارا قرآن کریم مراد ہے اور اس کا نازل کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے اہل عرب نفل واحد کو تاکید بنائے کی غرض سے ایسا

خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ، اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ
قَوْلُهُ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ۔

۲۰۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَوَّلَ مَا بَدَأَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّؤْيَا الصَّادِقَةَ جَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ يَا أَيُّهَا رَبُّكَ الَّذِي خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ، اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ۔

۲۰۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَرَّجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَدِيجَةَ فَقَالَ زَمِلُونِي زَمِلُونِي فَذَكَرَ الْحَدِيثَ۔

بَابُ ۹۵۱ كَلَّا لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ كُفْرُكُمْ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ
نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ۔

۲۰۶۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزْرِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ ابْنُ جَهْلٍ لَيْتَ مَا يَتُخَذُ يُصَبِّقُ عِنْدَ الْكُتُبَةِ لَطِيفَانِ عَلَى عُنُقِهِمَا فَيُلْقِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ فَعَلَهُ لَخَذْتُهِ الْمَلَكُ ثُمَّ تَابَعَهُ عُمَرُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ

بَابُ ۹۵۲ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ

يُقَالُ الْمَطْلَعُ هُوَ الْمَطْلُوعُ وَالْمَطْلُوعُ الْمَوْجِعُ الَّذِي يُطْلَعُ مِنْهُ، أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْنَا كُنَايَةً عَنِ الْقُرْآنِ أَنْزَلْنَاهُ مِنْ حَرَمِ الْجَبْعِ وَالْمَنْزِلُ هُوَ اللَّهُ وَالْعَرَبُ تُؤَكِّدُ فَعَلُ الرَّأْسِ فَتَجْعَلُ الْفِعْلَ

لفظ لاتے ہیں جو جمع کا معنی دے اور اس میں ثبوت اور تاکید زیادہ ہے،

سورۃ البینہ کی تفسیر

مُتَفَكِّينَ دور ہونے والے۔ تیکڑے کاظم ہونے والی رُتین اُلْقِیْمَتِیَا دین کو مؤنث کی طرف منفات کیا گیا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب سے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ تمہیں لم یکن الذین کفروا والی سورت پڑھ کر سنو، عرض گزار ہوئے: کیا میرا نام لیا؟ فرمایا ہاں پس یہ رونے لگے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب سے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہیں قرآن کریم پڑھ کر سناؤں حضرت ابی عرض گزار ہوئے: کیا اللہ تعالیٰ نے آپ سے میرا نام لیا ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ سے تمہارا نام لیا ہے پس حضرت ابی رونے لگے۔ قتادہ کا بیان ہے: مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ نے انہیں سورۃ البینہ پڑھ کر سنائی تھی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب سے فرمایا: بیشک مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ تمہیں قرآن مجید سناؤں عرض گزار ہوئے: کیا اللہ تعالیٰ نے آپ سے میرا نام لیا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ عرض گزار ہوئے: کیا میں پروردگار عالم کے نزدیک یاد کیا گیا ہوں؟ فرمایا: ہاں۔ پس ان کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔

سورۃ زلزال کی تفسیر

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اَوَّلَ مَا يَكُونُ مِنْ حَرْبٍ اَنْ يَكُونَ لِقَاءٌ رَجُلٍ مِّنْ قَوْمٍ يَدْعُوهُ إِلَى الدِّينِ فَذَكَرَ لَهُمْ دِينَهُمْ وَمَا يَدْعُوهُمْ اِلَيْهِ مِنْ دِينِهِمْ اَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يَرُؤْنَ اَمْ لَهُمْ اَسْمَاعٌ يَشْرَعُونَ فِيهَا؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

الْجَمِيعُ لِيَكُونَ اثْبَتًا وَادْكًا

بَاب ۹۵ لَمْ يَكُنْ

مُتَفَكِّينَ: زَائِلِينَ. قِيَمَةً. الْقَائِمَةُ: دِينُ الْقِيَمَةِ، أَضَافَ الدِّينَ إِلَى التَّوَكُّفِ. ۲۰۶۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَنٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَاقِيَ: إِنْ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الدِّينُ كُفْرًا وَقَالَ وَسَمَائِي؟ قَالَ نَعَمْ قَبْلِي. ۲۰۷۰- حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ حَسَنٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَاقِيَ: إِنْ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ قَالَ أَيْ: أَلَا اللَّهُ سَمَائِي لَكَ؟ قَالَ اللَّهُ سَمَائِي جَعَلَ أَيْ سَمَائِي قَالَ قَتَادَةُ فَإِنْ بَيَّنَّتْ أَمْرًا عَلَيْهِ لَمْ يَكُنِ الدِّينُ كُفْرًا وَهِيَ أَهْلُ الْكِتَابِ.

۲۰۷۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ وَجَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا رُوَيْحٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْوَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا بَاقِيَ: إِنْ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ قَالَ اللَّهُ سَمَائِي لَكَ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَقَدْ دُرِّمَتْ عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَقَالَ نَعَمْ قَدْ رَفَعَتْ عَيْنَاكَ.

بَاب ۹۵ إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا

قَوْلُهُ فَمَنْ يَحْمِلُ مِمَّا فِيهَا ذَرَّةً خَيْرًا يَرَى كَيْفَ يَأْتِيهَا أَوْحَى لَهَا أَوْحَى إِلَيْهَا وَوَحَى لَهَا وَوَحَى إِلَيْهَا وَوَحَى لَهَا. ۲۰۷۲- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ حَدَّثَنَا

مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَانِ
عَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْخَيْلُ لِفَلَاحَةِ لِرَجُلٍ أَحَدٌ
وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلَى رَجُلٍ وَزْرٌ، فَأَمَّا الَّذِي لَهُ
أَجْرٌ فَخُرْجِلْ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَطَالَ فِي
صَرِيحٍ أَوْ رَوْضَةٍ فَمَا أَصَابَتْ فِي طَبَلِهَا ذَلِكَ فِي
الْمَرْبُوحِ وَالرَّوْضَةِ كَانَ لَهُ حَسَنَاتٌ وَلَوْ أَنَّهَا
قَطَعَتْ طَبَلَهَا فَاسْتَتَتْ شَرْفًا أَوْ شَرَفَيْنِ
كَانَتْ أَثَارُهَا وَأَرْوَاهَا حَسَنَاتٌ لَهُ وَلَوْ أَنَّهَا
مَرَّتْ بِنَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَ بِهِ
كَانَ ذَلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ فَهِيَ لِذَلِكَ الرَّجُلِ أَجْرٌ
وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَحْتِيًّا وَتَحْقُفًا وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللَّهِ
فِي رِقَابِهَا وَلَا ظُهُورِهَا فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا
فَحَرًّا وَرِجَاءً وَذِي آخٍ فَهِيَ عَلَى ذَلِكَ وَزْرٌ فَسُئِلَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَرِّ قَالَ
مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى فِيهَا إِلَّا هَذِهِ الْآيَةُ: النَّادَةُ
الْجَامِعَةُ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا مَرَّةً وَ
مَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا مَرَّةً.

۲۰۴۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلِيمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي
ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ
عَنِ ابْنِ صَالِحٍ السَّمَانِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَرِّ
فَقَالَ لَمْ يَنْزَلْ عَلَى فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا هَذِهِ الْآيَةُ
الْجَامِعَةُ النَّادَةُ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا
مَرَّةً وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا مَرَّةً.

بَابُ الْعَادِيَاتِ

وَقَالَ جَاهِدٌ: الْكَنُودُ الْكَفُورُ يَقَالُ فَأَثَرَنَ
بِهِ تَتَعَارَفَنَ بِهِ غِيَارًا لِمَنْبِ الْغَيْبِ مِنْ أَحْمَلِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گھوڑے تین قسم کے آدمیوں کے پاس ہوتے
ہیں ایک کے لئے اجر ہے دوسرے کے لئے پردہ پوشی اور تیسرے
کے لئے بوجھ ہے پس وہ اجر تو اس شخص کے لئے ہے جس نے جہاد
فی سبیل اللہ کے لئے پالا۔ پھر وہ اسے کسی چراگاہ یا باغ میں لمبی رسی سے
باندھ دیتا ہے پس اس چراگاہ یا باغ میں جہاں تک وہ رسی پہنچے گی اتنی
ہی اس شخص کو نیکیاں ملیں گی۔ پس اگر وہ رسی کو توڑ کر ایک روٹی پر
چلا جائے تو گھوڑے کے سر قدم اور کورنے بھانڈے کے بدلے اس
شخص کو نیکیاں ملیں گی اور اگر وہ کسی نہر کے پاس سے گندے اور اس کا
پانی پی لے، اگرچہ ایک کاراہہ وہاں سے پانی پلانے کا نہ ہو تو اس آدمی
کو اس کے بدلے بھی نیکیاں ملیں گی۔ اس مقصد کے لئے گھوڑا رکھنا
تو آدمی کے لئے باعث اجر ہے جس آدمی نے کاندہ حاصل کرنے اور مال
سے بچنے کی غرض سے گھوڑا پالا اور اس کی گردن اور پیٹھ میں اللہ کا حق نہ
بھلایا، تو اس مقصد کے لئے گھوڑا پانا آدمی کے لئے پردہ پوشی ہے جس
آدمی نے فقر و غرور یا ماریت رکھانے یا اہل اسلام کے خلاف گھوڑا
باندھا تو یہ اس پر بوجھ ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گدروں
کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اس بارے میں تو اللہ تعالیٰ مجھ پر
کوئی چیز نازل نہیں فرمائی ماسوائے اس آیت کے جو عام اور جامع ہے۔ تو
ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اس کے لئے ایک ذرہ بھر برائی کرے اس کے لئے ایک ذرہ
البر صالح تھان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گدروں
کے بارے میں پوچھا گیا۔ فرمایا، اس بارے میں تو مجھ پر کوئی
چیز نازل نہیں ہوئی ماسوائے اس آیت کے جو جامع اور عام
ہے۔ ا۔ ہ۔ تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور
جو ایک ذرہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا۔
رأیت ۱۸۱۴۔

سورة والعاديات کی تفسیر

جہاد کا تعلق ہے۔ ا۔ ک۔ ن۔ و۔ نا۔ مکر کا کرنے والا کہتے ہیں۔ نا۔ ث۔ ن۔ بہ۔ نشأ
ان کے ذریعے گرد و غبار اڑاتے ہیں۔ رجب۔ الخیر مال کی محبت

حُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ لَبِخِيلٌ وَقَالَ لِبَخِيلٍ
شَدِيدٌ حَصِيلٌ مَيِّزٌ

لَشَدِيدٌ ضرور بخیل ہے، کیونکہ بخیل کو شدید بھی کہتے ہیں۔
حَصِيلٌ کھول دی جائے گی۔

بَابُ الْقَارِعَةِ

سورۃ القارعہ کی تفسیر

كَالْفَرَّاشِ الْمُبْتَوِّثِ كَغَوَاةٍ الْجَرَادِ يَرْكَبُ بَعْضُهُ
بَعْضًا كَذَلِكَ النَّاسُ يَجُولُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ
كَالْعِدْنِ كَالْوَابِ الْعِدْنِ وَقَرَأَ عَبْدُ اللَّهِ كَالضُّوْفِ

کافراش المبتوث جس طرح مڈیاں ایک دوسری پر چڑھتی رہتی ہیں اسی طرح
اوی ایک دوسرے پر گر رہے ہونگے کالعدن ردن کی طرح۔ عبد اللہ بن
مسعود کی قرات میں اس کی جگہ کالتوف ہے۔

بَابُ الْهَآكِمِ

سورۃ التکاثر کی تفسیر

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْتَاكُثْرُ مِنَ الْأَمْوَالِ
وَالْأَوْلَادِ

ابن عباس کا قول ہے :- التکاثر مال اور اولاد کی
کثرت۔

بَابُ ۹۵۸ وَالْعَصْرِ

سورۃ العصر کی تفسیر

وَقَالَ يَحْيَى الدَّهْرُ، أَقْسَمَ بِهِ

یحییٰ کا قول ہے :- الدهر جس کی قسم کھائی گئی ہے۔

بَابُ ۹۵۹ وَيْلٌ لِّكُلِّ هَمَزَةٍ

سورۃ ہمزہ کی تفسیر

الْحَطْمَةِ اسْمُ النَّارِ، وَثَلُ سَقَرٌ وَلَقِيَ

الْحَطْمَةُ یہ سقر اور لقی کی طرح جہنم کے ایک حصے کا نام ہے۔

بَابُ ۹۶۰ الْمَوْتَرِ

سورۃ قیل کی تفسیر

قَالَ مُحَمَّدٌ أَبَا بَيْدٍ مُّتَابِعَةٌ مُّجْتَمِعَةٌ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ سَجِيلٍ هِيَ سَنَكٌ وَكُلٌّ

محمد کا قول ہے :- ابابیل متابعہ کے جسد۔ ابن عباس کا قول
ہے :- سن سَجِيلٍ یہ سنگ و گلی کا معرب ہے۔

بَابُ ۹۶۱ لَا يَلَا فِ قُرَيْشٍ

سورۃ قریش کی تفسیر

وَقَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَلَا فِ الْقُرَا ذَلِكْ فَلَا يَشُقُّ
عَلَيْهِمْ فِي الشَّتَاءِ وَالصَّيْفِ وَالْمَنْهَجِ مِنْ كُلِّ
عَدُوٍّ هُمْ فِي حَرَمِهِمْ قَالَ ابْنُ عَيْنَةَ لَا يَلَا فِ
لِعَمَلِي عَلَى قُرَيْشٍ

محمد کا قول ہے :- لا یلاف اس کی الفت دی کہ انہیں سردیوں اور
گرمیوں میں سفر گراں نہیں گزرتا۔ انہیں ہر آن کے دشمنوں سے
حرم میں ابن عیینہ کا قول ہے :- لا یلاف میری جو الفت
قریش پر ہے۔

سورۃ الماعون کی تفسیر

نماز کا قول ہے۔ یہ پندرہ اس کے حق سے بھگتا ہے کہتے ہیں۔
کہ یہ دعوت سے ہے علیہا یدعون وکے ریا بھگتا،
سائون بھولے ہوئے۔ الماعون ہر ایک اچھی بات۔ یعنی اہل
عرب کا قول ہے۔ الماعون پانی۔ مکرر کا قول ہے۔ مالی
خرچ میں زکوٰۃ کا سب سے اونچا درجہ لحاظ فرمیت ہے اور
اولیٰ درجہ عام مانگنے کی چیزوں کا ہے۔

سورۃ الکوتر کی تفسیر

ابن عباس کا قول ہے: شائیک تہاد دشمن
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آسمانوں کی معراج کروائی گئی جس
کے دونوں کناروں پر کھوکھے موتیوں کے خیمے تھے۔ میں
نے کہا:۔۔۔ اسے جبریل! یہ کیا ہے؟ جواب دیا: یہ
کوثر ہے۔

الوہیدہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ارشاد بارمی تعالیٰ: انا اعطینک الکوتر
کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ نہر ہے جو
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمائی گئی ہے
اس کے دونوں کناروں پر کھوکھے موتیوں کے خیمے
ہیں اس کے برتن تاروں کی گنتی کے برابر ہیں اسی طرح
نکریا، ابوالاحوص، مطرف نے ابواسحاق سے بھی
حدیث کی ہے۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی
اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک الکوتر سے مراد وہ بھٹائی
ہے جو اللہ تعالیٰ نے صرف حضور کو مرحمت فرمائی۔ ابوالشیر
کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر سے دریافت کیا
کہ لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ وہ جنت میں ایک نہر ہے؟ سعید بن

باب ۹۶۲ رَأَيْتَ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ يَدْعُرُ يَدْعُرُ عَنْ حَقِّهِ يُعَالِهُو
مِنْ دَعْتِ يَدْعُرُونَ يَدْعُرُونَ سَاهُونَ يَاهُونَ
وَالْمَاعُونَ. الْمَعْرُوفُ عَلَيْهِ. وَقَالَ بَعْضُ
الْعَرَبِ: الْمَاعُونَ: الْمَاءُ. وَقَالَ عِكْرِمَةُ
أَهْلُهَا الرِّكَازُ الْمَعْرُوفَةُ دَاوُدَ: أَهَا عَارِيَةُ
الْمَتَاعِ.

باب ۹۶۳ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: شَائِكَ: عَدُوُّكَ.
۲۰۴۴ حَدَّثَنَا أَبُو حَرَبٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا
قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: الْمَاعُزُ جَر
يَا لَيْتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى السَّمَاءِ قَالَ:
أَتَيْتُ عَلَى تَهَيُّ حَافَتَا قِبَابِ الزُّلُومِ مَجْرُورًا
فَقُلْتُ مَا هَذَا يَا جَبْرِيلُ قَالَ هَذَا الْكَوْثَرُ.

۲۰۴۵ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْكَاهِلِيُّ
حَدَّثَنَا إِسْرَءِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ: سَأَلْتُهَا عَنْ
قَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ قَالَتْ: كَثْرُ
أَعْطِيَهُ يَدْعُرُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاطِئَا
عَلَيْهِ دُرٌّ مَجْرُورٌ أَيْتُهُ كَعْدُ النَّجْمِ مَرَّوَاهُ
زَكْرِيَّا وَابْنُ الْأَحْوَصِ وَمُطَرَفٌ عَنْ أَبِي
إِسْحَاقَ.

۲۰۴۶ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي رَافٍ حَدَّثَنَا
هَشِيمٌ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ هَذَا
فِي الْكَوْثَرِ هُوَ الْخَبِيرُ الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ
قَالَ أَبُو لَيْثٍ: قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ جَبْرِ إِنْ النَّاسَ

مجیر نے فرمایا کہ جو نہر حنت میں ہے وہ بھی اسی خیر کا ایک حصہ ہے براہِ تقاضا نے آپ کو خصوصی طور پر مرحمت فرمائی۔

يَزْعُمُونَ أَنَّهُ ظَهَرَ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيدُ النَّهْرِ
الَّذِي فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِي أُعْطَاهُ اللَّهُ
إِيَّاهُ.

سورہ الکافرون کی تفسیر

کہتے ہیں کہ تم دینیکم یعنی کفر تمہارے اور ولی دین اسلام ہمارے یہاں دینی نہیں کہا کیونکہ یہ آیتیں نون سے شروع ہوئی ہیں جبکہ باعثِ یادِ خدمت ہو گئی ہے جیسا کہ یہ دین اور تفسیر میں ہے دوسرے کا قول ہے کہ اَعْبُدُوا مَا تَعْبُدُونَ یعنی اس وقت عبادت کرتا ہوں اور میں اس بات کو اپنی باقی زندگی میں قبول کروں گا وہاں اَقْتُمُوا مَا بَدُونُ مَا تَعْبُدُوا اولیہ ان لوگوں کے بارے میں ہے جن کے متعلق فرمایا گیا وَكَيِّدُوكُمْ كَثِيرًا مِّنْكُمْ مَا أَنزَلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا سورہ المائدہ، آیت ۶۴۔

و: اس حدیث میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ آنکھ خود وہ بھلائی ہے جو خدا نے ذوالقنن نے صرف اپنے محبوب، سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کو مرحمت فرمائی ہے اور وہ دنیا میں کسی بڑے سے بڑے فرد کو بھی مرحمت نہیں فرمائی۔ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ راتونی سلمہ نے تو تفسیر کبیر میں اس کی پندرہ تفسیریں بیان فرمائی ہیں گو یا وہ اکثر شریکی منقل تفسیر ہے اور اس حدیث میں اجمالی تفسیر ہے کہ اس سے مراد خدائیں منقل ہیں۔ پروردگار عالم نے ہر صاحب کمال کا کمال اپنے محبوب کو بھی عطا فرمایا اور ان تمام مجموعی کمالات کے علاوہ بعض ایسے کمالات سے بھی سرفراز فرمایا جو کسی دوسرے کو عطا نہیں فرمائے تھے اور نہ عطا فرمائے جائیں گے۔ آپ کی تنہا کمالات اولین و آخرین کی جامع بھی ہے اور خدائیں منقلی ان کے علاوہ ہیں۔ ذلِکَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝ یہ بات بخاری شریف، جلد سوم، حدیث ۱۲۹۲ میں بھی ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

سورہ نصر کی تفسیر

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورہ نصر نازل ہونے کے بعد کوئی نساہ ایسی نہیں پڑھی جس میں یہ تسبیح: سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي پڑھی ہو۔

باب ۹۶ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ

۹۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا
أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الصُّنْدُوحِ عَنْ
سُرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا
هَلَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً بَعْدَ
أَنْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ إِلَّا
يَقُولُ فِيهَا: سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ
اغْفِرْ لِي.

سرفراز کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رکوع اور سجود میں اکثر اے اللہ! میں تیرے لیے دعا کرتی رہتی ہوں کہ اے اللہ! عقیقہ فرما کر اسے بڑھا کر دے تھے اور یہ آیت :- وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَبْتَغُونَ رِزْقًا مِنْ اللَّهِ أَنْزَالًا كَيْفَ يَتَّبِعُونَ رِزْقًا

سید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت عمرؓ نے لوگوں سے پوچھا کہ ارشاد باری تعالیٰ :- اَوْفَا نَحْنُ نَقْرَأُ الشُّعْرَ وَنُفْتَحُ الْوَعْدَ بَارِئًا مِنْ تَبَارُكٍ خِيَالِی ہے ؟ لوگوں نے جواب دیا کہ شہری اور غلات کے فتح ہونے کا بیان ہے انہوں نے فرمایا :- اے ابن عباس! تمہاری کیا رائے ہے ؟ انہوں نے کہا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رسول کی خبر ہے یا انکی اس پر اس میں مثل یا نزل ہے فَسَيَذَرُكَ اللَّهُ غَدًا وَاسْتَغْفِرْ لَكَ تَنْفِيسًا بَدُوں کی توبہ قبول فرمائے والا اور انسانوں کی جانب اس کی نسبت ہو تو مراد ہے گناہ سے توبہ کرنا۔

سید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ مجھے بدی کا ریکے برابر بٹھایا کرتے تھے۔ بعض حضرات نے اس بات کو اپنے دلوں میں غموں کیا اور کہا کہ انہیں آپ ہمارے برابر کیوں بٹھاتے ہیں جبکہ اللہ کے ہم عمر تو ہمارے بیٹے ہیں ؟ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ آپ اسکی وجہ جانتے نہیں چنانچہ حضرت عمرؓ نے ایک روز مجھے بلایا تو میں ان بزرگوں کے ہمراہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میرے خیال میں مجھے اس روز موت اس لئے بلایا گیا تھا کہ انہیں کچھ دکھایا جائے حضرت عمرؓ نے اٹھ کر فرمایا کہ آپ ارشاد باری تعالیٰ :- اَوْفَا نَحْنُ نَقْرَأُ الشُّعْرَ وَنُفْتَحُ الْوَعْدَ بَارِئًا مِنْ تَبَارُكٍ خِيَالِی ہے ؟ ان میں سے بعض نے کہا کہ میں یہ کہہ گیا کہ ہم اللہ کی حمد کریں اور ان سے استغفار کریں جبکہ ہماری مدد فرمائی جائے اور یہی نتیجہ سے نواز لیا اور بعض حضرات کا پیش یہ ہے انہوں نے کچھ بھی نہ کہا چنانچہ حضرت عمرؓ نے مجھ سے کہا کہ اے ابن عباس! کیا تم بھی یہی کہتے ہو ؟ میں نے جواب دیا، میں تو یہ نہیں کہتا فرمایا

۲۰۷۸ - حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَبْرِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الصُّنْحِي عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتُمُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنُ بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَبْتَغُونَ رِزْقًا مِنْ اللَّهِ أَنْزَالًا كَيْفَ يَتَّبِعُونَ رِزْقًا

۲۰۷۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلَهُمْ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ قَالُوا أَفَنُفْتَحُ الْمَدَائِنَ وَالْقُصُورَ قَالَ مَا تَقُولُ يَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ أَجَلٌ أَوْ مِثْلُ ضَرْبٍ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْبِتُ لَهُ نَفْسُهُ.

۹۶۶۶ - قَسِمُ بِحَمْدِكَ وَأَسْتَغْفِرُكَ إِنَّهُ كَانَ تَوَابًا تَوَابًا عَلَى الْعِبَادِ وَالتَّوَابُ مِنَ الذَّنْبِ

۲۰۸۰ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي يَشْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَذْخُلُ مَعَ أَشْيَاخِهِمْ بَدْرًا فَكَانَ بَعْضُهُمْ وَجَدَنِي نَفْسِهِ فَقَالَ لِمَ تَدْخُلُ هَذَا مَعَنَا وَلَنَا أَبْنَاءُ وَمِثْلُهُ؟ فَجَالَ بَدْرًا إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ عَلِمْتُمْ قَدْ عَادَ أَهْلُ يَوْمٍ فَادْخُلُوا مَعَهُمْ فَمَارُوا بِتُأْتِ دَعَانِي يَوْمَئِذٍ إِلَّا لِيَرْيَاكُمْ

قَالَ مَا تَقُولُونَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ أَمِيرَنَا نَحْمَدُ اللَّهَ وَنَسْتَغْفِرُكَ إِذَا نَصَرْنَا وَفَتَرَمَ عَلَيْنَا أَوْ سَكَتَ بَعْضُهُمْ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا، فَقَالَ لِي أَكْذَابُ تَقُولُ يَا ابْنُ عَبَّاسٍ؟ فَقُلْتُ لَا قَالَ فَمَا تَقُولُ؟ قُلْتُ هُوَ

Chapman

ہے۔

سورۃ البقرہ کی تفسیر

تَبَابُ نَسَارَہ، نَقِصَان۔ تَبَابُ نَسَارَہ، تَبَابُ نَسَارَہ۔
 سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
 عنہما نے فرمایا کہ جب یہ آیت: ﴿وَأَنذَرْتُ عَشِيرَتَكَ الْأَثَرِينَ وَرَقْلَةَ
 مِثْلَمَ الْخَلِثِينَ﴾ (سورۃ الشعراء) نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر
 نکلے یہاں تک کہ کوہِ صفا پر جا پہنچے اور پھر آپ نے پکارا: يَا صَبَا
 (مذہب کے لئے حوڈ) لوگوں نے کہا: یہ کون ہے؟ پھر آپ کے
 پاس آکر جمع ہو گئے چنانچہ آپ نے فرمایا: بتاؤ اگر میں تمہیں یہ بتاؤں
 کہ دشمن کے سوار اس پہاڑ کے دامن سے نکل کر تم حملہ کرنا چاہتے
 ہیں تو کیا تم مجھے سچا جانو گے؟ لوگ کہنے لگے: ہم نے کبھی آپ کو
 صحیڑے بولتے ہوئے نہیں سنا۔ فرمایا: تو میں تمہیں (رحیم کے) اس
 سخت مذہب سے ڈرانے والا ہوں جو تمہارے سامنے موجود ہے اس پر

ابو لہب نے کہا: تو ہلاک ہو جائے، کیا میں اسی لیے جج کیا تھا؟ پھر وہ
اٹھ کھڑا ہوا۔ اس پر یہ وحی نازل ہوئی:۔ ابو لہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے
اور وہ ہلاک ہو گیا۔۔۔ اللہ نے جس روز یہ حدیث سنائی تو رتبہ سے
مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ ۖ كُفً ۚ

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم داری بطن کی جانب لٹکے پھر ایک
پہاڑ پر چڑھ گئے اور خدا فرمایا:۔ یا صبا ہمارے لئے دوڑو (تو قریش
آپ کے پاس آجے ہوئے) پھر آپ نے فرمایا:۔ بتاؤ اگر میں تمہیں یہ بتاؤں کہ دشمن
صبح یا شام کو تم پر حملہ کرنے کے لئے تیار ہے تو کیا تم مجھے سچا باز گے؟
لوگوں نے جواب دیا:۔ کیوں نہیں۔ فرمایا تو میں نہیں (جہنم کے)
اس سخت عذاب سے ڈرانے والا ہوں جو تمہارے سامنے ہے۔
اس پر ابو لہب نے کہا:۔ تو ہلاک ہو جائے کیا میں اسی لئے
اکٹھا کیا تھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے سورہ لہب نازل
فرمائی۔

سَيَصْلَىٰ نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہما نے فرمایا:۔ جب ابو لہب نے حضور سے کہا:۔ تو ہلاک ہو گیا
میں اسی لئے اکٹھا کیا تھا؟ اس پر یہ سورت نازل ہوئی ابو لہب
کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ ہلاک ہوا اور اس کی پوری جو
لکڑیوں کا اکٹھا ٹھکانے والی ہے۔۔۔ مجاہد کا بیان ہے کہ جو بدگن
کا گھڑیاں اکٹھا کرے پھر قیامت میں۔ فی جہنم تک جہنم کے بارے
میں کہتے ہیں کہ گوند لے کی چال سے بیٹی ہوئی رسی اور وہ نہ بخیر ہے جو
جہنم میں ڈالی جائے گی۔

سورہ اخلاص کی تفسیر

کہتے ہیں کہ اگر تم پر تنویر نہیں ہے اس کا معنی ہے اکیلا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ یعنی آدم نے

عَذَابٍ شَدِيدٍ ۚ قَالَ أَبُو لَهَبٍ تَبًّا لَّكَ مَا جَمَعْتَنِي
إِلَّا لِهَذَا ۚ ثُمَّ قَالَ فَتَرَلْتَ تَبَّتْ يَدَايَ أَبِي لَهَبٍ
وَقَدْ تَبَّتْ هَكَذَا ۚ قَرَأَهَا الْأَعْمَشُ يَوْمَئِذٍ
بَاب ۹۶۱ وَتَبَّ مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ
وَمَا كَسَبَ

۲۰۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا أَبُو
مَعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْبَطْحَاءِ فَصَعِدَ إِلَى الْجَبَلِ
فَنَادَى: يَا صَبَا حَاكَا فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ
فَقَالَ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ حَدَّثْتُكُمْ أَنَّ الْعَدُوَّ مَصِيبُكُمْ
أَوْ مَسِيْكُكُمْ لَكُنْتُمْ تُصَدِّقُونِي؟ قَالُوا نَعَمْ قَالَ
فَأَنِّي نَذِيرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيِ عَذَابٍ شَدِيدٍ ۚ قَالَ
أَبُو لَهَبٍ إِنْ هَذَا جَمَعْتَنِي تَبًّا لَّكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ: تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ إِلَى الْآخِرَةِ ۚ

بَاب ۹۶۱ سَيَصْلَىٰ نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ

۲۰۸۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا عَمْرِو بْنُ مُرَّةٍ عَنْ سَعِيدِ
بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
أَبُو لَهَبٍ تَبًّا لَّكَ إِنْ هَذَا جَمَعْتَنِي فَتَرَلْتَ
تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ ۚ وَأَمْرًا تَحْتَالُهُ الْخَطْبُ
وَقَالَ مُجَاهِدٌ حَتَالَةُ الْخَطْبِ تُشْتَبَىٰ بِالنَّيْمَةِ
فِي جِدِّهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۚ يُقَالُ مِّنْ مَّسَدٍ لِّفِي
الْمَقْلِ وَهِيَ النَّيْلَةُ الَّتِي فِي النَّارِ ۚ

بَاب ۹ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ

يُقَالُ لَا يَتَوَنُّ أَحَدٌ أَفَى وَاحِدٌ ۚ

۲۰۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْنِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا
أَبُو الزُّبَيْنِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ
 اللَّهُ كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ وَ
 شَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ فَأَمَّا كَذِبِيهِ إِتَى
 فَقَوْلُهُ لَنْ يُجِيدَنِي كَمَا بَدَأَنِي وَلَيْسَ أَوَّلُ الْخَلْقِ
 بِأَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ إِعَادَتِهِ وَأَمَّا شَتَمِي إِتَى فَقَوْلُهُ
 اتَّخَذَ اللَّهُ وَدَّادًا أَنَا الْأَحَدُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ
 وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفُوًا أَحَدٌ
 بَابُ ۹۱ اللَّهُ الصَّمَدُ وَالْعَرَبُ شَتَمِي أَشْرَافُهَا
 الصَّمَدُ قَالَ أَبُو وَائِلٍ هُوَ الشَّيْءُ الَّذِي انْتَهَى
 سُوءُهُ ۚ

۲۰۸۵ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ وَ
 حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ وَ
 شَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ فَأَمَّا كَذِبِيهِ إِتَى
 أَنْ يَقُولَ إِنِّي لَنْ أُجِيدَ كَمَا بَدَأَنِي وَأَمَّا
 شَتَمِي إِتَى أَنْ يَقُولَ اتَّخَذَ اللَّهُ وَدَّادًا أَنَا
 الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِي
 كُفُوًا أَحَدٌ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ
 كُفُوًا أَحَدٌ كُفُوًا وَكَيْفِيًّا وَكَيْفَاءً وَاحِدٌ

بَابُ ۹۲ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ

وَقَالَ جَاهِدٌ غَاسِقُ اللَّيْلِ إِذَا وَقَبَ عَزِيمٍ
 الشَّمْسُ يُقَالُ آيَيْنُ مِزْقِي الشَّمْسِ وَخَلَقَ الصُّبْحُ
 وَقَبَ إِذَا دَخَلَ فِي كُلِّ شَيْءٍ قَاطِلٌ
 ۲۰۸۶ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَلْبِيَانُ
 عَنْ عَاصِمٍ وَعَبِيدَةَ وَرَبْرِ بْنِ حَبِيشٍ وَكَأَنَّ
 سَأَلْتُ أَبِي بَنٍ كَعْبٍ عَنْ مَعْقُودَتَيْنِ فَقَالَ
 سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

مجھے جھٹلایا اور اس کے لئے مناسب نہیں اور مجھے گالی دی جبکہ
 یہ بھی اس کے لئے مناسب نہیں پس اس کا جھٹلانا تو یہ ہے جو
 وہ کہتا ہے کہ میں دوبارہ زندہ نہیں کیا جائے گا جیسا کہ میں پہلے
 پیدا کیا گیا۔ حالانکہ پہلی دفعہ بنا میرے لئے دوبارہ زندہ کرنے سے
 مشکل نہیں ہے اور اس کا گالی دینا یہ ہے جو کہتا ہے کہ خدا کا بیٹا بھی
 ہے۔ حالانکہ میں اکیلا ہوں اسے نیاز ہوں انہیں نے کسی کو جانا
 اور نہ کسی نے مجھے جانا اور نہ کوئی ایک بھی میری برابری کرنے والا ہے۔

اللَّهُ الصَّمَدُ کی تفسیر

اہل عرب اپنے سردار کو العزیز کہتے تھے۔ ابو وائل کا قول ہے کہ الشیء
 اسے کہتے جس پر سرداری ختم ہوتی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ بنی آدم نے
 مجھے جھٹلایا حالانکہ یہ اس کے لئے مناسب نہیں اور مجھے گالی دی
 جبکہ یہ بھی اس کے لئے مناسب نہیں ہے اس کا جھٹلانا تو یہ
 ہے جو وہ کہتا ہے کہ میں طرح میں نے اسے پہلے پیدا کیا ہی
 طرح دوبارہ زندہ نہیں کروں گا اور اس کا گالی دینا یہ ہے کہ جو
 وہ کہتا ہے کہ اللہ کا بیٹا بھی ہے۔ حالانکہ میں وہ بے نیاز ہوں
 جو کہ کسی کو جنتا ہوں اور نہ جانا گیا ہوں اور میری برابری کرنے
 والا کوئی ایک بھی نہیں ہے۔ کفو، کیفی، اور کیفاء
 تینوں کا معنی ایک ہے۔

سورۃ الفلق کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے۔ نماز میں رات۔ اِذَا وَقَبَ سُوْرَةُ غَزَبٍ لَمْ يَكُنْ قَوْتٌ
 کہتے ہیں کہ صبح کے وقت فترت سے فلق زیادہ روشن ہوتی
 ہے وَقَب جب تاریکی ہر چیز پر چھا جائے۔

در بن حبیش کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابی بن کعب
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کے بارے
 میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے ان کے متعلق رسول
 اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا تھا پس آپ نے جو مجھ سے

فرمایا وہی میں کہتا ہوں۔ پس ہم وہی کچھ کہتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

سورۃ الناس کی تفسیر

ابن عباس سے منقول ہے: اَلْوَسْوَسُ اس جب بچہ پیدا ہو تو شیطان اسے پھرتا ہے اور جب ذکر الہی کیا جائے تو چلا جاتا ہے اور اگر خدا کا ذکر نہ کیا جائے تو اس کے دل پر جم جاتا ہے۔

زید بن جُبَیْش کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رموز تین کے بارے میں دریافت کرتے ہوئے کہا کہ اسے ابو النضر آپ کے بھائی حضرت ابن مسعود تو یوں فرماتے ہیں؟ حضرت ابی بن کعب نے فرمایا کہ میں نے اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: جو مجھے بتایا گیا میں وہی کہتا ہوں۔ پس ہم وہ کہتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

قرآن کریم کے فضائل

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے نزول وحی کی کیفیت اور پہلی وحی ابن عباس کا قول ہے: اَلْمُحْمِیُّ اَیْنِ اَلْیَقْرِآنِ کریم تمام سبقت کتابوں کا امین ہے۔

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم دونوں حضرات سے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نزول قرآن کے وقت دس سال مکہ میں اور دس سال مدینہ منورہ میں رونق افراٹے تھے۔

معتز نے ابو عثمان سے روایت کی ہے کہ مجھے بتایا گیا کہ حضرت جبریل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ام المؤمنین حضرت ام سلمہ اس وقت آپ کے

قُلْ لِّی قُلْتُ، فَخَرَجْتُ نَقُولُ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۹ قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ

وَيَذْكُرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْوَسْوَسَ إِذَا وُلِدَ خَلَسَهُ الشَّيْطَانُ فَإِذَا ذَكَرَ اللَّهَ عَمَّ وَجَلَّ ذَهَبَ وَإِذَا لَمْ يَذْكُرْ اللَّهَ ثَبَّتَ عَلَى قَلْبِهِ ۚ ۲۰۸۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ حَبِيشٍ وَحَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ زَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ أَبِي كَعْبٍ قُلْتُ يَا أَبَا الْمُتَدِيرِ إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ، أُنْجِيَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي قِيلَ لِي فَقُلْتُ، قَالَ فَخَرَجْتُ نَقُولُ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فضائل القرآن

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۙ بِأَمْرٍ ۙ كَيْفَ نَزَّلَ الْوَحْيَ، وَأَوَّلُ مَا نَزَّلَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: الْمُهِمِّينُ: الْأَمِينُ الْقُرْآنُ أَمِينٌ عَلَى كُلِّ كِتَابٍ قَبْلَهُ

۲۰۸۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرْتَنِي عَائِشَةُ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ وَالْمَدِينَةُ عَشْرًا

۲۰۸۹ - حَدَّثَنَا مَوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَيْفٍ عَنْ أَبِي عُرَيْشٍ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ قَالَ: أُنْذِرْتُ أَنَّ جِبْرِيلَ آتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ فَجَعَلَ يَتَحَدَّثُ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَرْسَلَةٌ مِنْ هَذَا
أَوْ كَمَا قَالَ قَالَتْ هَذَا دِيحِيَّةٌ فَلَمَّا قَامَ قَالَتْ
وَاللَّهِ مَا حَسِبْتُه إِلَّا آيَةً حَتَّى سَمِعْتُ خُطْبَةَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْبِرُ خَبْرَ جِبْرِيلَ
أَوْ كَمَا قَالَ قَالَ إِبْنُ قُلْتُ لِذِي عَثَانَ وَمَتْنٍ
سَمِعْتُ هَذَا قَالَ مِنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

۲۰۹۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
الْثَّبَاتُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَلَنْبِيَاءٍ بَنِي إِلَّا أُعْطِيَ مَا يُشْتَلَى مِنْ
عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَلَمْ يَكُنْ الْبَشَرُ الْبَشَرُ الْبَشَرُ الْبَشَرُ
أَوْ حَاكَ اللَّهُ إِلَيْنَا فَارْجُوا أَنْ أَكُونَ أَلَنْبِيَاءٍ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۲۰۹۱ - حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ زُهْرَةَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى تَابِعَ عَلَى رَسُولِهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَفَاتِهِ حَتَّى
تَوَفَّاهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ الْوَحْيُ خُفْرَتِي رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ

۲۰۹۲ - حَدَّثَنَا أَبُو لَيْسٍ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ
عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جَنْدَبًا
يَقُولُ أَشْتَكِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ
يَقُمْ لَيْلَةً أَوْ لَيْلَتَيْنِ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ
يَا مُحَمَّدُ مَا أُرَايَ شَيْطَانُكَ إِلَّا قَدْ تَرَكَكَ فَأَنْزَلَ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالصُّحُفَ وَاللَّيْلَ إِذَا اسْبَحْتَ مَا
وَدَّ عَكَ رَبُّكَ وَمَا قُلَى

بَابُ نَزْلِ الْقُرْآنِ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ

پاس تھیں پس آپ گفتگو کرتے رہے پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے حضرت ام سلمہ سے فرمایا: یہ کون ہیں؟ یا ایسا ہی کوئی لفظ
اور فرمایا انہوں نے کہا کہ وہ جبریل ہیں جب وہ کھڑے ہو کر قرآن فرماتے ہیں
مذکورہ قسم میں تو یہی بھی تھا یہاں تک کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خطیرہ سنا
اپنے فرمایا کہ مجھے میری بیوی سے کہتا ہے کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (مترجم کے والد) ہیں
فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو عثمان سے دریافت کیا کہ آپ کے پیش کس سے تھے
انہوں نے کہا کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی نبی ایسا نہیں مگر جتنے لوگ اس پر ایمان
لائے ان کے مطابق ہی اسے معجزے دیئے گئے اور جو چیز (بطور معجزہ)
مجھے دی گئی وہ وحی (قرآن کریم) ہے جو اللہ تعالیٰ نے میری طرف
فرمائی ہے میں مجھے امید ہے کہ قیامت کے روز میرے سر پر وہ کار
سب سے زیادہ ہوں گے۔

ابن شہاب کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ
عنہ نے مجھے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
پر آپ کے وصال سے پہلے متواتر وحی بھیجی شروع کر دی
یہاں تک کہ وصال کے قریب وحی بہت زیادہ آنے
لگی تھی اور پھر اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے وفات پائی۔

اسود بن قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جندب بن عبد اللہ
رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ بیمار
پڑ گئے تو آپ نے ایک دو راتیں قیام نہ فرمایا پس ایک عورت (عسودہ)
نوحہ (الوسب) آپ کے پاس لے کر گئیں کہ اسے محمد! مجھے ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ تمہارے شیطان نے تمہیں چھوڑ دیلے ہے پس اللہ تعالیٰ اسے یہ
وحی نازل فرمائی: چاشت کی قسم اور رات کی جب پردہ ڈالے کہ تمہیں تمہارا
رب نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا (سورۃ الضحیٰ، آیت ۳)
قرآن کریم قریش اور عرب کی زبان میں نازل ہوا ہے۔

وَالْعَرَبُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ

۲۰۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَأَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ مَرْثَدُ بْنُ زَيْدٍ بَنُ ثَابِتٍ وَمُسْعِدُ بْنُ الْعَاصِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ الْعَارِثِ بْنِ

هَشَامٍ أَنَّ يَسْحُوهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ لَهُمْ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي عَرَبِيَّةٍ مِنَ عَرَبِيَّةِ الْقُرْآنِ فَامْكُتُوهَا بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّ الْقُرْآنَ أَنْزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوا۔

۲۰۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا هَتَامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ وَقَالَ مُسَدُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنُ أُمَيَّةَ أَنَّ يَعْلَى كَانَ يَقُولُ لَيْسَتَنِي أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يُزَلُّ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَلَمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَعْرِ أَنَّهُ عَلَيْهِ كُتُبٌ قَدْ أَضَلَّ عَلَيْهِ رَمَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مَضْمُومٌ بِطَيْبٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحَدٌ مَرِيٌّ جَبَةً بَعْدَ مَا تَضَمَّنَهُ بِطَيْبٍ فَنَظَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً فَجَاءَهُ الْوَحْيُ فَامْتَسَا رُحْمًا إِلَى يَعْلَى أَنَّ تَعَالَ فَجَاءَهُ يَعْلَى فَادْخَلَ دَاسَةً فَإِذَا هُوَ مُحْمَرٌ الْوَجْهَ يَغْطِي كَذَلِكَ سَاعَةً ثُمَّ سَرَى عَنْهُ فَقَالَ أَيْنَ الَّذِي يَسْأَلُنِي عَنِ الْعُمَرَةِ الْفَاقِ الْتَمِسَ الرَّجُلُ فَجِيءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَّا الطَّيِّبُ الَّذِي بِكَ فَأَعْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَ أَمَّا الْجَبَةُ فَانْرِغْ بِكَ ثُمَّ اصْنَعْ فِي عِمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حِجَابِكَ۔

قرآن کا عربی زبان سے یہی عربی زبان مراد ہے جو بالکل واضح ہے۔

زہری کا بیان ہے کہ مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت عثمان نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے حضرت عبداللہ بن زبیر اور حضرت عبداللہ بن عمر بن حارث رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ قرآن مجید کو ایک جگہ جمع کریں اور ان سے فرمایا کہ اگر کسی مقام پر تمہارے اور زید بن ثابت کے درمیان قرآن کریم کی عربی زبان کے بارے میں کوئی اختلاف واقع ہو تو اس آیت کو قریش کی زبان میں لکھنا کیونکہ قرآن کریم ان کی زبان میں نازل ہوا ہے۔ چنانچہ انہوں نے یہی کیا۔

صفوان بن یعلیٰ بن امیہ کا بیان ہے کہ (میرے والد ماجد حضرت یعلیٰ بن امیہ فرمایا کرتے تھے کہ کاش میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں دیکھوں جہاں آپ پر وحی نازل ہوتی ہو، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جعرہ کے مقام پر تھے اور آپ کے اوپر ایک کپڑا تان رکھا تھا اور صحابہ کرام میں سے کئی حضرات آپ کی خدمت میں موجود تھے تو ایک آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا: یا رسول اللہ! آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جس نے مجھے میں احرام باندھا ہوا ہوا اور اس نے خوشبو لگائی ہوئی ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر تو اسے دیکھتے رہے پھر آپ پر وحی کا آنا شروع ہو گیا۔ حضرت عمرؓ نے حضرت یعلیٰ کو اشارے سے بلایا۔ حضرت یعلیٰ گئے اور سر اندر کر کے دیکھا تو حضور کا مبارک چہرہ سرخ ہو گیا تھا، خراٹوں جیسی آواز آ رہی تھی، نقوڑی دیر تک یہی حالت رہی پھر رقع ہو گئی تو آپ نے فرمایا: وہ شخص کہاں ہے جس نے عمرہ کے بارے میں بھی کچھ دریافت کیا تھا؟ پس اس آدمی کو تلاش کیا گیا اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا تو آپ نے فرمایا: جب تم نے اپنے اوپر خوشبو لگائی ہوئی ہے تو اسے تین مرتبہ دھو ڈالو اور حجۃ اتا دو، پھر عمرہ میں اسی طرح کہ جس طرح تم اپنے حج میں کرتے ہو۔

بَابُ جَمْعِ الْقُرْآنِ

۲۰۹۵. حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رَيْدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أُرْسِلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ مَقْتَلِ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَإِذَا عَمَّ بْنَ الْخَطَّابِ عِنْدَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ عُمَرَ أَتَانِي فَقَالَ: إِنَّ الْقَتْلَ قَدْ اسْتَعَزَّ بِوَهْلِ الْيَمَامَةِ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَإِنِّي أَخَشَى أَنْ يَسْتَعِزَّ الْقَتْلُ بِالْقُرْآنِ بِالْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبَ كَثِيرٌ مِنَ الْقُرْآنِ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ أَقُلْتُ لِعُمَرَ كَيْفَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ عُمَرُ هَذَا وَاللَّهِ خَيْرٌ فَكُلُّهُ يَزِلُّ عُمَرَ بِرَأْيِهِ حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِيَذَلِكَ وَرَأَيْتُ فِي ذَلِكَ الَّذِي رَأَى عُمَرُ. قَالَ زَيْدٌ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّكَ تَجْعَلُ شَأْنَكَ عَاقِلًا لَمْ تَهْمُكَ وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ التَّوْحَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَجْمَعُ الْقُرْآنَ فَاجْمَعْهُ فَوَاللَّهِ لَوْ كُنْتُ لَفُوتِي فَقُلْتُ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ أَثَرُ لِي عَلَى مِثْمَا أَهْرِي بِهِ مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلُونَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ هُوَ وَاللَّهُ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ أَبُو بَكْرٍ يَرَاهُ حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرِي بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَتَتَبَعْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعَهُ مِنَ الْعُسْبِ وَالْقِافِ وَصَدُّوا مِنَ الرَّجَالِ حَتَّى وَجَدْتُ أُخْرَ سُورَةِ التَّوْحَى مَعَ أَبِي مُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ لَمْ أَرِ أَحَدًا مَعَهَا غَيْرَهُ لَقَدْ جَاءَ كَثَرُ رَسُولٍ مِنَ الْقَوْمِ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَتَّى خَاتِمَةٌ بِرَأْدَةٍ فَذُكِّرْتُ الْفُحْفُ

قرآن مجید کا جمع کرنا۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے مجھے بلایا جبکہ یاسر والوں سے لڑائی ہو رہی تھی اور اس وقت حضرت عمرؓ بھی خطاب بھی ان کے پاس تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ میرے پاس آئے اور کہا کہ جنگ یمامہ میں قرآن کریم کے کتنے ہی قادی شہید ہو گئے ہیں اور مجھے غم ہے کہ قادیوں کے مختلف مقامات پر شہید ہو جانے کے باعث قرآن مجید کا اکثر حصہ جاتا رہے گا، لہذا میری رائے یہ ہے کہ آپ قرآن کریم کے جمع کرنے کا حکم فرمائیں۔ میں نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ میں وہ کام کس طرح کروں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کیا۔ حضرت عمرؓ نے کہا: خدا کی قسم پھر بھی یہ اچھا ہے۔ پس حضرت عمرؓ برابر اس بارے میں مجھ سے بحث کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں میرا سینہ کھول دیا اور میں بھی حضرت عمرؓ کے ساتھ متفق ہو گیا۔ حضرت زید کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: تم لو جو ان آدمی اور صاحب عقل و دانش ہو اور تمہاری قرآن فہمی چیز کسی کو کلام بھی نہیں اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ بھی لکھ کر دیا کرتے تھے۔ پس سعی بلیغ کے ساتھ قرآن کریم کو جمع کر دو۔ پس خدا کی قسم، اگر مجھے پہاڑ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا حکم دیا جاتا تو اسے اس سے بھائی نہ سمجھتا جو مجھے حکم دیا گیا کہ قرآن کریم کو جمع کروں۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ وہ کام کیوں کرتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا۔ انہوں نے فرمایا: خدا کی قسم، پھر بھی یہ بہتر ہے۔ پس برابر میں حضرت ابوبکرؓ سے بحث کرتا رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ بھی اسی طرح کھول دیا جس طرح حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہما کا کھول دیا تھا۔ پس میں نے قرآن کریم کو کھجور کے پتوں، پتھر کے ٹکڑوں اور لوگوں کے سینوں سے تلاش کر کے جمع کیا یہاں تک کہ سورۃ التوبہ کی آخری آیت حضرت ابوبکرؓ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لی اور کسی سے دستیاب نہ ہوئی لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ ۰۰۰۰۔ پس یہ جمع کیا ہوا نسخہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے پاس رہا۔ جب ان کا وصال ہو گیا تو حضرت عمر کے پاس
انہی پر حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہم کی تحویل میں رہا۔

حضرت ابن شہاب کا بیان ہے کہ (مندر عثمانی میں) حضرت
انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ حضرت حذیفہ بن یمان
جب اہل شام اہل عراق کی معیت میں الہ میمنہ ادا آئے یا نبجان
کی فتوحات حاصل کر رہے تھے تو امیر المؤمنین حضرت عثمان کی خدمت

میں حاضر ہوئے کیونکہ انہیں شامیوں اور عراقیوں کے قرأت میں
اختلاف نے تڑپا دیا تھا۔ چنانچہ حضرت حذیفہ عرض گزار ہوئے: اے
امیر المؤمنین! یہود و نصاریٰ کی طرح کتاب الہی میں اختلاف کرنے سے
پہلے اس امت کی دستگیری فرمائیے۔ پس حضرت عثمان نے حضرت حفصہ کے
بیسے پیغام بھیجا کہ قرآن کریم کا جو اصل نسخہ آپ کے پاس محفوظ ہے

وہ ہمیں عنایت فرمائیے ہم اسے واپس کر دیں گے۔ پس حضرت حفصہ نے
وہ نسخہ حضرت عثمان کے پاس بھیج دیا۔ پس انہوں نے حضرت زید بن
ثابت (حضرت عبداللہ بن زبیر، حضرت سعید بن العاص اور حضرت

عبدالرحمن بن العاص) کو حکم دیا تو انہوں نے اس کی نقلیں کیں۔
حضرت عثمان نے ان کے ذکر کی تینوں قریشی حضرات سے فرمایا کہ جب تمہارے
اور زید بن ثابت کے درمیان کسی لفظ میں اختلاف واقع ہو تو اسے قریش
کی زبان میں لکھنا کیونکہ قرآن مجید کا نزول ان کی زبان میں ہوا ہے، چنانچہ

انہوں نے ایسا ہی کیا اور اصل نسخہ حضرت حفصہ کو واپس کر دیا گیا۔
پھر نقل شدہ نسخوں سے ایک ایک نسخہ ہر علاقے میں بھیج دیا گیا
حکم دیا کہ ان کے غلات جو کسی کے پاس قرآن کریم

کے نام سے لکھا ہوا ہو اسے جلا دیا جائے، ابن شہاب

کو عامر بن زید نے بتایا اور انہوں نے حضرت

زید بن ثابت سے سنا کہ قرآن کریم جمع کرتے وقت

مجھے سورۃ الاحزاب کی ایک آیت بتھیں میں یہی لکھی حالانکہ

وہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک

سے سنی تھی۔ جب ہم نے اسے تلاش کیا تو حضرت خزیمہ بن

ثابت انصاری کے پاس ملی یعنی: میں المؤمنین کمال

صدقہا ما عاہدوا اللہ علیہ۔ پس ہم نے جمع کر دہ

عَنْ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى تَوَفَّاكَ اللَّهُ، ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَاتِهِ
ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

۴۰۹۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ
حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالٍ حَدَّثَهُ
أَنَّ حَذِيفَةَ بْنَ الِيسَانَ قَدِمَ عَلَى عُثْمَانَ وَكَانَ
يُعَازِي أَهْلَ الشَّامِ فِي فَتْحِ إِزْمِينِيَّةَ وَ

أَذْرَبِيَّةَ مَعَ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَأُخْرِجَ حَذِيفَةُ
اخْتِلَافُهُمْ فِي الْقِسْطِ فَقَالَ حَدِيفَةُ لِعُثْمَانَ
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَدْرِيكَ هَذِهِ الْأَمَّةُ قَبْلَ أَنْ
تُخْتَلِفُوا فِي الْكِتَابِ اخْتِلَافَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى

فَارْسَلَ عُثْمَانُ إِلَى حَفْصَةَ أَنَّ أَرْسَلِي إِلَيْكَ
بِالصُّحُفِ تَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ تَرْدُهَا
إِلَيْكَ فَأَرْسَلَتْ بِهَا حَفْصَةُ إِلَى عُثْمَانَ فَأَمَرَ
زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ الرَّبِيعِ وَسَعِيدَ

بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْعَصَارِثِ بْنِ هِشَامٍ
فَنَسَخُوهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ
الْمُرَشَّيْنِ الثَّلَاثَةِ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَ
زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَارْتَبِعُوا

بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّمَا نَزَلَ بِدِسَانِهِمْ فَفَعَلُوا
حَتَّى إِذَا نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ رَدُّوا
الصُّحُفَ إِلَى حَفْصَةَ وَأَرْسَلَ إِلَى كُلِّ مَنْ يَمْلِكُ
مِمَّنْ نَسَخُوا وَأَمْرِي مَا سِوَاهُ مِنَ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ
صَحِيفَةٍ أَوْ مَسْحُوفٍ أَنْ يُحْرَقَ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ

وَأَخْبَرَنِي خَالِجَةُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ سَمِعَتْ زَيْدَ بْنَ
ثَابِتٍ قَالَ فَقَدْ تَأْتِي مِنَ الْأَحْزَابِ حِينَ تَخْتَلِفُ
الصُّحُفُ قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَاتَّسَبْنَا هَا فَوَجَدْنَا هَا

مَعَ حَذِيفَةَ ابْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

بِحَالٍ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَاتَّسَبْنَا هَا

وَأَخْبَرَنِي خَالِجَةُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ سَمِعَتْ زَيْدَ بْنَ

ثَابِتٍ قَالَ فَقَدْ تَأْتِي مِنَ الْأَحْزَابِ حِينَ تَخْتَلِفُ

فِي سُورَتِهَا فِي الْمُصْحَفِ .

نسخہ کے اندر اس کی سورت کے مقام پر اسے لکھ دیا۔

بَابُ كَاتِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

رسول خدا کے کاتب

۲۰۹۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
يُوسُفَ عَنْ ابْنِ شَرَاهِبٍ أَنَّ ابْنَ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ
إِنَّ زَيْدَ بْنَ عَمْرٍاءَ قَالَ أُرْسِلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ مجھے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے روپے دو درختوں میں (بیلہ) لکھ
فرمایا: بیشک تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی لکھ کر دیتے رہے

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّكَ كُنْتَ تَكْتُبُ الرُّسُلَ لِرَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُ الْقُرْآنَ فَتَبَيَّنْتُ حَيْثُ
وَجَدْتُ آخِرَ سُورَةِ التَّوْبَةِ آيَتَيْنِ مَعَ أَبِي حَزِيمَةَ
الْأَنْصَارِيِّ لَمْ أُجِدْهُمَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ لَقَدْ جَاءَكُمْ
رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزَّ نَزَّ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ إِلَى

لہذا ان کے کہیم جمع کر دو۔ چنانچہ میں نے جمع کیا، یہاں تک کہ
سورۃ التوبہ کی آخری دو آیتیں حضرت خزیمہ
انصاری کے پاس ملیں اور ان کے سوا اور کسی
کے پاس نہ ملیں یعنی لقد جاءكم رسول من
انفسكم عز نزل عليه ما عنيتكم۔۔۔۔۔ تا آخر
سورت۔

آخِرُهُ .

۲۰۹۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى عَنْ إِسْرَافِيلَ
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي
الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ
اللَّهِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْرَأَيْكُمْ زَيْدًا
وَلَيْجًا يَا لَوُجٍ وَالِدَاةٍ وَالْكُتَيْبُ أَوِ الْكُتَيْبُ وَالِدَاةٍ
ثُمَّ قَالَ: الْكُتَيْبُ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ وَخَدَّتْ ظَهْرُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَثْنٍ أَوْ مَكْتُومٍ
الْأَعْيَى قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُمَا تَامِدِي فَإِنِّي رَجُلٌ
ضَرِيرٌ أَبْصَرُ فَتَرَلْتُ مَكَانَهَا لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ غَيْرَ أَوْ لِي الضَّرِيرُ .

حضرت ابو بن مازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت
لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔۔۔ نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: زید بن ثابت کو ملاؤ اور وہ سختی اور شائے کی ہڈی لکھیں، راوی
کو شک ہے کہ شاید اپنے شائے کی ہڈی کا پہلے نام لیا اپنے لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ
لکھنے کے لیے فرمایا اس وقت نبی کریم کے مجھے حضرت عمرو بن اُمّ مکتوم بیٹھے
ہوئے تھے جو مینائی کے محرم تھے وہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! میرے
بلے میں کیا حکم ہے جبکہ میں ابصرات سے محرم ہوں اس موقع پر یہ آیت نازل
ہوئی:۔۔۔ بزرگ نہیں وہ مسلمان کہ بے عقد جہاد کے بیٹھے ہیں و وہ کہ راو خدا
میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں (سورۃ النساء آیت ۹۵)۔

بَابُ أَنْزَلِ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ .

قرآن کریم سات قرآنوں میں نازل ہوا ہے

۲۰۹۹ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي
اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شَرَاهِبٍ قَالَ
حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَقْرَأَنِي جِبْرِيلُ عَلَى حَرْفٍ فَرَأَيْتُهُ

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت جبریل نے
مجھے ایک طریقے پر قرآن مجید پڑھایا۔ لیکن میں زیادہ
طریقوں کا مطالعہ کرتا رہا، یہاں تک کہ سات قرآنوں

تک اجازت مل گئی۔

فَلَمْ أَسْأَلْهُ تَزِيدُكَ وَيَزِيدُنِي حَتَّىٰ أَتَّهِىَ إِلَىٰ سَبْعَةِ أَحْرَفٍ

۲۱۰۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي النَّبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدِ الْقَارِئِ حَدَّثَا أَنَّهُمَا سَمِعَا سَعِيدَ بْنَ الْمَخْطَابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهِ فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلَىٰ حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقِرْ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَأْتُ أَسْأَلُهُ فِي الصَّلَاةِ فَتَصَبَّرْتُ حَتَّىٰ سَلَّمْتُ فَتَبَيَّنَتْ لِي بِرَدِّهَا فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأُكَ هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي يُسَمِّئُكَ تَقْرَأُ قَالَ أَتَيْتُهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ كَذِبْتَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَقْرَأَ بِهَا عَلَىٰ غَيْرِ مَا قَرَأْتَ فَأَنْطَلَقْتُ بِهِمْ أَهْرُودَ إِلَىٰ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَىٰ حُرُوفٍ لَمْ تُقِرْ فِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَهُ إِقْرَأْ يَا هِشَامُ فَقَرَأَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتَهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذِبُكَ أَنْزَلْتُ ثُمَّ قَالَ إِذَا يَا أَسْمَاءُ فَقَرَأْتُ الْقِرَاءَةَ الَّتِي أَقْرَأَ فِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذِبُكَ أَنْزَلْتُ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنُ أَنْزَلَ عَلَىٰ سَبْعَةِ أَحْرَفٍ فَاحْرُفٌ وَأَمَّا الْبَشَرُ مِنْهُ

بِأَنَّهُ تَأَلَّفَ الْقُرْآنُ

۲۱۰۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَىٰ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ مَاهِكٍ قَالَ إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ عَائِشَةَ أُمِّ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ ان سے رسول بن مخمر اور عبد الرحمن القاری نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب کو قرأتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی کے اندر میں نے ہشام بن حکیم کو سورۃ الفرقان پڑھتے ہوئے سنا۔ وہ کسی اور قرأت میں پڑھ رہے تھے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے اس قرأت میں نہیں پڑھی تھی۔ قریب تھا کہ میں نماز ہی کے دوران میں ان پر لوٹ پڑتا لیکن سلام پھیرنے تک میں نے صبر سے کام لیا اور پھر میں نے اپنی پیادہ ان کے گلے میں ڈال کر کہا: تمہیں اس طرح یہ سورت کس نے پڑھائی جس طرح میں نے تمہاری زبان سنی ہے؟ انہوں نے کہا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی ہے۔ میں نے کہا: تم نے بھوٹ بولا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تو اودہ طرح پڑھائی ہے، پس میں انہیں کھینچ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا اور میں عرض گزار ہوا کہ جس طرح آپ نے سورۃ الفرقان مجھے سکھائی میں نے انہیں اس سے مختلف طریقے پر پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو اور اے ہشام! تم پڑھو۔ پس انہوں نے سورۃ الفرقان اسی طرح پڑھی جس طرح میں نے ان کی زبان سنی تھی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسی طرح نازل ہوئی ہے پھر فرمایا: اسے تم پڑھو، پس میں نے اسی طرح پڑھی جس طرح آپ نے مجھے پڑھائی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ بیشک قرآن کریم سات قرأتوں میں نازل فرمایا گیا ہے۔ پس ان میں سے جو طریقہ جس کے لیے آسان ہو اسی طریقے سے پڑھا کہے۔

قرآن مجید کی ترتیب و تالیف

بوسعت ہی مالک کا بیان ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں موجود تھا کہ ایک عراقي آیا اور اس کے کہا: کونسا کھن پتر ہے؟ حضرت صدیقہ نے فرمایا: تجھ پر انوس ہے کفن

الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِذْ جَاءَهَا عِرَاقِي فَقَالَ
أَيُّ الْكُفَّينَ خَيْرٌ قَالَتْ وَيَحْكُ وَمَا يُصْرُكُ
قَالَ يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ أَرَبَيْتِي مَصْحَفَكَ قَالَتْ لَهَا
قَالَ لَعَلِّي أَدْرَيْتُ الْقُرْآنَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ يَقْرَأُ غَيْرَ
مُؤَلَّفٍ قَالَتْ وَمَا يُصْرُكُ آيَةً قَرَأَتْ
قَبْلُ إِنَّمَا نَزَلَ آوَلُ مَا نَزَلَ مِنْهُ سُرُورَةٌ مِمَّنْ
الْفَقَصِلِ فِيهَا ذِكْرُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ حَتَّى إِذَا ثَابَتَ
النَّاسُ إِلَى الْإِسْلَامِ نَزَلَ الْحَدَلُ وَالْحَرَامُ وَلَوْ
نَزَلَ آوَلُ شَيْءٍ لَمْ تَشْرَبُوا الْخَمْرَ لَقَالُوا لَأَنْدَحَ الْخَمْرُ
أَبَدًا وَلَوْ نَزَلَ لَا تَزْنُوا لَقَالُوا لَا تَدْخُرُ الزَّيْنَى أَبَدًا
لَقَدْ نَزَلَ بِمَكَّةَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَى الْبَحَارِيَّةِ الْعَبَّاسِيَّةِ بِبَلِّ الشَّاعَةِ مَوْعِدُهُمْ وَالنَّاسِ
أَذْهَى وَأَمْرٌ بِمَا نَزَلَتْ سُرُورَةٌ الْبَقَرَةُ وَالنَّسَاءُ
إِلَّا وَأَنَا مَعَكُمْ قَالَتْ فَاسْتَرْجِعْ إِلَيْهِ الْمُصْحَفَ
فَأَمَلَتْ عَلَيْهِ آيَةَ السُّرْمَةِ

۲۱۰۲ - حَدَّثَنَا أَبُو مُرَّةٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي
إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ
سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ بَنِي إِسْرَءِيلَ وَالْكَفَّينَ
وَمَرْيَمَ وَطَةَ وَالْأَنْبِيَاءَ إِنْ هُنَّ مِنَ الْعِتَاقِ لَأُولَى
وَهُنَّ مِنْ تِلَادِي

۲۱۰۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
أَبِي أَنَا أَبُو إِسْحَاقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ تَعَلَّمْتُ مِنْ سَمْعِ رَيْكَ قَبْلَ أَنْ يَقْدَمَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۱۰۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي مَسْرُودَةَ عَنْ
الْأَعْيُنِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَتَن
عَلِمْتُ النَّظَائِرَ الَّذِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقْرَأُ هُنَّ اثْنَتَيْنِ اثْنَيْنِ فِي كُلِّ رُكْعَةٍ فَقَامَ

تجھے کیا نقصان دیتا ہے؟ عرض گزارا ہوا۔ اسے ام المؤمنین! مجھے اپنا قرآن کریم تو دکھائیے۔ فرمایا۔ بھلا کس لیے؟ عرض کی تاکہ میں قرآن کریم کی ترتیب درست کر لوں کیونکہ لوگ خلافت ترتیب پر مچتے ہیں۔ فرمایا اس میں تمہارا کوئی نقصان نہیں کہ جس کو چاہو پہلے پڑھ لو۔ قرآن کریم کا جو حصہ پہلے نازل ہوا وہ ہوا اور وہ مفصل سورتوں میں سے ایک سورت ہے جس میں جنت اور دوزخ کا ذکر ہے یہاں تک کہ جب لوگوں کے دلوں میں اسلام جم گیا تو حلال و حرام کے احکام نازل ہوئے۔ اگر شروع ہی میں یہ نازل ہوتا کہ شراب نہ پینا تو لوگ کہتے کہ ہم تو شراب بھی نہیں چھوڑیں گے۔ اگر یہ نازل ہوتا کہ نہ کرنا تو لوگ کہتے کہ ہم تو نہ کرنا کبھی ترک نہیں کریں گے جب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر مکر کر رہے ہیں یہ آیت۔ بلکہ ان کا وعدہ قیامت پر ہے اور قیامت نہایت سخت اور کڑی ہے (سورۃ الفجر آیت ۴) نازل ہوئی تو میں چھوٹی سی لڑکی تھی اور کھیلتی کوئی تھی اور جب سورۃ البقرہ اور سورۃ النساء نازل ہوئیں تو میں آپ کی حضوری میں تھی راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ صحت نکلا

عبدالرحمن بن زید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سورۃ بنی اسرائیل، سورۃ الکہف، سورۃ مريم، سورۃ طہ اور سورۃ الانبیاء سب سے پہلے نازل ہونے والی سورتوں میں سے ہیں اور مدتوں سے میرے ذخیرہ معلومات میں ہیں۔

حضرت براد بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ میں تشریف لانے سے پہلے سورۃ الاعلیٰ میں نے سیکھ لی تھی۔

شقیق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ان جڑواں سورتوں کو جانتا ہوں جنہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رکعت میں دو دو کو ملا کر پڑھا کرتے تھے یہ فرما کر حضرت عبداللہ کھڑے ہوئے اور ان کے ساتھ علقمہ بھی چلے گئے جب علقمہ باہر تشریف لائے تو ہم نے

فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ عَشْرُونَ سُورَةً مِنْ أَوَّلِ الشُّنْبَلِ
عَلَى تَأْلِيفِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَخِيهِ هُنَّ الْحَوَائِمُ حَدَّثَ
الدُّخَانُ وَغَيْرُكَ سَالُونَ

**بَابُ مَنْ كَانَ جَبْرِئِلُ يَعْزِضُ الْقُرْآنَ عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَسْرُوقٌ
عَنْ عَائِشَةَ عَنْ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَسْرَأَ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جَبْرِئِلَ
يُعَارِضُنِي بِالْقُرْآنِ كُلَّ سَنَةٍ وَإِنَّهُ عَارِضُنِي
الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أَسْرَأُ إِلَّا حَضَرَ أَجَلِي**
۲۱۰۵ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قُزُوعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ
بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْجَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَ
أَحْجَدُ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لِأَنَّ جَبْرِئِلَ كَانَ
يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ سَقَى يَسْكُمُ يَعْزِضُ
عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ
فَإِذَا لَقِيَهِ جَبْرِئِلُ كَانَ أَحْجَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرَّبِيعِ
الْمَرْبِيعَةِ

مفصل (مسی) میں مطابق ترتیب حضرت ابن مسعود کے امدان کی
دوسری (دو مباحی) حکم دالی سورتیں یعنی الدخان اور
شم یساکون ہیں۔
حضرت جبریل رسول خدا کے ساتھ قرآن کریم کا دودہ کیا کرتے تھے۔
مسروق نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے
فرمایا کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سرگوشی کی کہ ہر سال جبریل میرے ساتھ
قرآن کریم کا ایک دفعہ دودہ کیا کرتے تھے لیکن اس سال دو
دفعہ کیا ہے۔ میں تو یہی سمجھا ہوں کہ میرا وقت وصال
آگیا ہے۔

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی
اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خیرات کرنے میں سب سے سخی
تھے اور رمضان المبارک کے مہینے میں تو آپ کے دلہائے سخاوت کے
اللہ طغیانی آجاتی۔ کیونکہ حضرت جبریل علیہ السلام رمضان المبارک
کے مہینے کی سرات میں آخر ماہ تک روزانہ حاضر خدمت ہوتے تھے
کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ قرآن کریم
کا دودہ فرمایا کرتے تھے۔ جب حضرت جبریل حاضر بارگاہ معلی
ہوتے تو آپ فائدہ پہنچانے میں چلتے دالی ہوا سے بھی زیادہ
سخی ہو جاتے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت جبریل علیہ السلام
ایک دفعہ قرآن کریم کا دودہ کیا کرتے تھے لیکن جس سال
آپ کا وہ سال ہوا اس سال دو مرتبہ دودہ کیا اور
پہلے آپ ہر سال دس روز اعتکاف فرمایا کرتے
تھے لیکن جس سال آپ کا وہ سال ہوا اس سال دس
اعتکاف فرمایا۔

۲۱۰۶ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ
عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي سَالِبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ كَانَ لِجَبْرِئِلَ يَعْزِضُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً فَمَرَّضَ عَلَيْهِ
مَرَّتَيْنِ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ وَكَانَ يَحْتَكِي
بِكُلِّ عَامٍ عَشْرًا فَأَعْتَكْتُ عَشْرِينَ فِي الْعَامِ الَّذِي
قُبِضَ فِيهِ

**بَابُ الْقُرْآنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

رسول خدا کے اصحاب میں قاری حضرات۔

۲۱۰۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
عُمَرَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ ذَكَرَ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ اللَّهِ بَنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ: لَا أُنَالِ
أُجِبُّهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:
خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ: مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مَسْعُودٍ وَسَالِمٍ وَمُحَازٍ وَابْنِ كَعْبٍ.

۲۱۰۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقُ بْنُ سُلَيْمَةَ قَالَ
خَطَبَنَا عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ: وَاللَّهِ لَقَدْ أَخَذْتُ مِنْ
فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعًا وَ
سَبْعِينَ سُورَةً، وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمَ أَحِبُّ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَعْلِمُهُمْ بِكِتَابِ
اللَّهِ وَمَا أَنَا بِخَيْرِهِمْ قَالَ شَقِيقُ
فَجَلَسْتُ فِي الْحَلْقِ اسْمَعُ مَا
يَقُولُونَ فَمَا سَمِعْتُ رَأْدًا يَقُولُ غَيْرَ
ذَلِكَ.

۲۱۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا
سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ
عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا بِحِمصَ فَحَضَرَ ابْنُ مَسْعُودٍ
سُورَةُ يُوسُفَ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّا هَكَذَا أُنْزِلَتْ
قَالَ قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْسَنْتَ وَرَجَدَ
مِنْهُ رِيحُ الْخَمْرِ فَقَالَ: أَتَجِئُكُمْ أَنْ
تُكَذِّبَ بِكِتَابِ اللَّهِ وَتَشْرَبَ الْخَمْرَ فَضَرَبَ
الْحَدَّ.

۲۱۱۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا
ابْنُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ
مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ، وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ لَمَا أُنْزِلَتْ

حضرت عبداللہ بن عمر دین العاص نے حضرت عبداللہ بن
مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں براہِ
ان سے محبت رکھتا ہوں کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قرآن مجید
چار حضرات سے حاصل کرو یعنی عبداللہ بن مسعود، سالم مولیٰ
ابو حذیفہ، معاذ بن جبل اور ابی بن کعب سے۔

شفیق بن سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود
کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے شتر سے زیادہ
سورتیں سیکھی ہیں اور خدا کی قسم، نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے صحابہ کرام تو یہی سمجھتے ہیں کہ میں
ان کے اندر اللہ کی کتاب کا سب سے زیادہ جلتے
والا ہوں حالانکہ میں ان کے بہترین افراد سے نہیں
ہوں۔ شفیق کا کہنا ہے کہ میں کتنی ہی محاسن
میں بیٹھا ہوں لیکن میں نے سنا کہ کسی نے اس بات
کی تردید کی ہو۔

علقمہ کا بیان ہے کہ ہم حمص کے مقام پر تھے، کہ
حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورۃ یوسف کی
تلاوت کی۔ پس ایک آدمی نے کہا کہ یہ اس طرح تو نازل
نہیں ہوئی، انہوں نے فرمایا کہ جب میں نے یہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پڑھی تو آپ نے تحسین فرمائی
تھی۔ دیکھا تو اس آدمی کے منہ سے شراب کی بدبو آ رہی تھی۔
حضرت ابن مسعود نے فرمایا، تم کتاب اللہ کی تکذیب
کرتے اور شراب پیتے ہو، چنانچہ اس پر حد
قائم کی گئی۔

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود
رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود
نہیں، قرآن کریم کی کوئی رسالت ایسی نہیں ہے جس کے
متعلق میں یہ نہ جانتا ہوں کہ کہاں نازل ہوئی اور قرآن مجید

سُورَةً مِّنْ كِتَابِ اللَّهِ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ أَيْنَ
أُنَزِّلَتْ وَلَا أُنَزِّلَتْ آيَةٌ مِّنْ كِتَابِ
اللَّهِ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ فَيَوْمَ أُنَزِّلَتْ
لَوْ أَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمُ مِنِّي بِكِتَابِ اللَّهِ
تُبْلِغُهُ إِلَىٰ أَوَّلِ لَرَكِبْتُ إِلَيْهِ -

کی کوئی ایسی آیت نہیں ہے جس کے متعلق مجھے یہ علم نہ ہو کہ یہ
کس کے بارے میں نازل ہوئی۔ اگر مجھے معلوم ہو جائے
کہ فلاں شخص اللہ کی کتاب کا مجھ سے زیادہ علم رکھتا
ہے تو میں اونت پر سوار ہو کر اس کی خدمت میں
حاضر ہو جاؤں۔

ف: حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ را المتوفی سنہ ۲۲ھ / ۶۴۲ھ ہمارے امام اعظم، یعنی امام المسلمین ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
را المتوفی سنہ ۱۵۰ھ / ۷۶۷ھ کے امام اعظم ہیں۔ ان کی تحقیقات جلیلہ اور علوم و معارف ہی زیادہ تر فقہ حنفی کی بنیاد ہیں کیونکہ انہوں نے اور
اور ان کے بلند پایہ شاگردوں نے کوفہ کو مدینۃ العلم بنادیا تھا۔ سونے پر سہاگے کا کام اس وقت ہو گیا۔ جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
را المتوفی سنہ ۶۶ھ / ۶۸۱ھ نے کوفہ کو دار الخلافہ بنالیا۔ اس طرح کوفہ شہر ان دونوں بزرگوں کے علوم و معارف اور کتب ہی دیگر اہل علم
حضرات کا سکن بن گیا تھا۔ یہ صورت حال امام ابو حنیفہ اور ان کے رفقاء کے کار کے لیے تائید و ترویج ثابت ہوئی جس کے باعث کوفہ
میں ہی بہت کچھ مل گیا۔

اسی جملہ کی حدیث ۲۱۰۷ میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن مجید چار حضرات سے سیکھو۔ عبداللہ ابن مسعود، سالم مولى
ابو حنیفہ، معاذ بن جبل اور اسابی بن کعب۔ جملہ صحابہ کرام میں منتخب قاری یہ چار حضرات۔ ان چاروں میں سرفہرست حضرت ابن مسعود
معلوم ہوا کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود امت محمدیہ کے سب سے بڑے قاری ہیں۔ حدیث ۲۱۰۸ میں ہے کہ جملہ صحابہ کرام اور تابعین عظام
کا بھی اس بات پر اتفاق تھا اور وہ ان سے بڑا قرآن خوان اور قرآن دان کسی کو نہیں جانتے تھے۔ اس حدیث ۲۱۱۰ میں حضرت عبداللہ ابن مسعود
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود تحدیثِ نعت کے طور پر وضاحت فرمادی کہ قرآن مجید کے بارے میں ان کی معلومات کیا ہیں۔ خدا نے ذوالنہن اپنے
محبوب، سینا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں ان کے اور جملہ بزرگوں کے فیضان سے حصہ عطا فرمائے، آمین۔
۲۱۱۱۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک

رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے مبارک زمانہ میں قرآن کریم کس نے جمع کیا تھا؟ انہوں
نے فرمایا کہ چار حضرات نے اور چاروں انصار سے
لکھے یعنی ابی بن کعب، معاذ بن جبل، زید بن ثابت
اور ابو زید (سعد بن عبید) رضی اللہ عنہم، فضل، حسین بن واقد
ثما نے حضرت انس سے اسی طرح روایت کی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے وصال تک چار حضرات کے سوا اور کسی نے قرآن کریم جمع
نہیں کیا تھا۔ وہ چاروں یہ ہیں: ابو ذر، معاذ بن جبل
زید بن ثابت اور ابو زید (سعد بن عبید) رضی اللہ عنہم۔

حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ أَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ:
أَبِي بَكْرٍ كَعْبٌ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ
وَأَبُو زَيْدٍ، تَابَعَهُ الْفَضْلُ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ
عَنْ ثَمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ.

۲۱۱۲۔ حَدَّثَنَا مَعْلَى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَمِيْدُ
اللَّهِ بْنُ أَسَمَثَى قَالَ حَدَّثَنِي ثَابِتُ الْبَيْهَقِيُّ وَثَمَامَةُ
عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَمْ يَجْمَعْ الْقُرْآنَ غَيْرُ أَرْبَعَةٍ: أَبُو ذَرٍّ دَاوُدُ

وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَتَابِتُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَبُو سَرِيدٍ
قَالَ دَعْنُ وَرِثْنَاهُ.

۲۱۱۳. حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا
يَحْيَى عَنْ سَفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ عَلَى أَهْلِ الْكُوفَةِ
إِنِّي أَتَرَأْتُمْ أَوْلَادَ النَّبِيِّ مِنْ دَعْنٍ أَبِي وَأَبِي
يَقُولُ أَخَذَنَاهُ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَتْرَكُهُ لِشَيْءٍ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى
مَا تَلَسَّخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نَكْسِرْهَا إِنَّا تَرَى فِيهَا
أَوْ مَثَلًا

حضرت انس نے یہ بھی فرمایا کہ ان (حضرت ابو زبیر) کے
واردت ہم ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے
فرمایا کہ ہمارے بڑے قاضی اور ابی بن کعب ہم میں سے بڑے قاری ہیں لیکن ہم ان کی جتنی
قرأت کو چھوڑ دیتے ہیں اور ابی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے اسی طرح سیکھا ہے لہذا اسی چیز
کو میں کس طرح چھوڑ دوں حالانکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے = -
جب کوئی آیت ہم منسوخ فرمائیں یا بھلا دیں تو اس سے بہتر یا اس
جیسی لے آئیں گے (سورۃ البقرہ، آیت ۱۰۶)۔

بِقَضَائِهِ تَعَالَى جَلَدِي وَمِنْكُمْ هُوَ

بجدول۔ بخاری شریف مترجم جلد دوم

(پاروں کے لحاظ سے)

نمبر پارہ	تفصیل ابواب	میزان ابواب	تفصیل احادیث	میزان احادیث
پارہ ۱۱	۱ تا ۱۴۹	۱۴۹	۱ تا ۲۰۸	۲۰۸
۱۲ "	۱۵۰ تا ۲۸۲	۱۳۵	۲۰۹ تا ۲۲۳	۲۱۵
۱۳ "	۲۸۵ تا ۳۵۱	۶۷	۲۲۴ تا ۶۸۱	۲۵۸
۱۴ "	۳۵۲ تا ۴۱۴	۶۳	۶۸۲ تا ۹۶۲	۲۸۱
۱۵ "	۴۱۵ تا ۴۶۷	۵۳	۹۶۳ تا ۱۱۲۶	۱۶۴
۱۶ "	۴۶۸ تا ۵۰۴	۳۷	۱۱۲۷ تا ۱۳۴۹	۲۲۳
۱۷ "	۵۰۵ تا ۵۴۴	۴۰	۱۳۵۰ تا ۱۵۱۹	۱۷۰
۱۸ "	۵۴۵ تا ۶۹۶	۱۵۲	۱۵۲۰ تا ۱۷۶۴	۲۴۵
۱۹ "	۶۹۷ تا ۸۱۰	۱۱۴	۱۷۶۵ تا ۱۹۱۳	۱۴۸
۲۰ "	۸۱۱ تا ۹۸۰	۱۷۰	۱۹۱۴ تا ۲۱۱۳	۲۰۱
میزان		۹۸۰		۲۱۱۳